شرح نسائی شریف

جلد 6

تصنیف

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی

شرح

استاذ العلماء علامہ محمد لیاقت علی رضوی دامت برکاتہم العالیہ

شبیر برادرز

طالب دعا زوہیب حسن عطاری

اللہ
رسول
محمد

شرح

جلد ششم

سنن نسائی شریف

تصنیف

امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شرح

استاذ العلماء علامہ

محمد لیاقت علی رضوی

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر، ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

شرح
سنن نسائی شریف

باہتمام ——— ملک شبیر حسین
کمپوزنگ ——— ورڈز میکر
سن اشاعت ——— جنوری 2016ء
سرورق ——— شبیر حسین
طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ ——— روپے

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور
042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے۔ تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکرگزار ہوگا۔

ترتیب

كِتَابُ الْإِيمَانِ وَشَرَائِعِهِ

باب عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

كِتَابُ الزِّيْنَةِ

كتاب آداب القضاة

كِتَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

مقدمہ رضویہ

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ درود وسلام کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان خواتین اسلام کے درجات بلند فرمائے جنہوں نے علم حدیث میں بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔ اب ہم ان کا تذکرہ حسب ذیل پیش کررہے ہیں۔

خواتین اسلام اور علم حدیث کا بیان

ابتدائے اسلام سے لے کر اس وقت تک سینکڑوں ہزاروں پردہ نشیں مسلم خواتین نے حدود شریعت میں رہتے ہوئے گوشہ علم وفن سے لے کر میدان جہاد تک ہر شعبہ زندگی میں حصہ لیا اور اسلامی معاشرہ کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کیا، خواتین اسلام نے علم حدیث کی جو خدمات انجام دی ہیں، ان کی سب سے پہلی نمائندگی صحابیات وتابعیات کرتی ہیں، اس لئے سب سے پہلے انہی کے کارناموں کا اجمالی نقشہ پیش کیا جارہا ہے۔

صحابیات اور علم حدیث کا بیان

صحابہ کرام کی طرح صحابیات بھی اپنے ذہن ودماغ کے لحاظ سے ایک درجہ اور مرتبہ کی نہیں تھیں اور نہ سب کو یکساں طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ورفاقت نصیب ہوئی تھی، اس لئے ان کی خدمات بھی اسی کے اعتبار سے کم وبیش ہوں گی، کیونکہ حدیث کی خدمات کے لئے سب سے زیادہ ضرورت حفظ اور فہم وفراست ہی کی تھی۔ صحابیات میں ازواجِ مطہرات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر لحاظ سے زیادہ خصوصیت حاصل تھی، اس لئے اس سلسلہ میں ان کی خدمات سب سے زیادہ ہیں، یوں تو صحابیات کی مجموعی تعداد حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے احصاء کے مطابق (1545) ہے، لیکن جنہوں نے روایت حدیث کے ذریعہ حفاظت حدیث کا بیڑا اٹھایا ان کی تعداد سات سو سے زائد بتائی گئی ہے اور ان سے بڑے بڑے صحابہ کرام اور جلیل القدر ائمہ نے علم حاصل کیا ہے (9)، علامہ ابن حزم اپنی کتاب "اسماء الصحابة الرواة وما لكل واحد من العدد کے اندر کم وبیش (125) صحابیات کا تذکرہ کیا ہے جن سے روایات مروی ہیں اور ان کے اعداد وشمار کے مطابق صحابیات سے مروی احادیث کی کل تعداد (2560) ہے جن میں سب سے زیادہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکثرین رواۃ صحابہ میں سے ہیں، ان کی مرویات کی تعداد (2210) ہے (10)، جن میں (286) حدیثیں بخاری ومسلم میں موجود ہیں، مرویات کی کثرت کے لحاظ سے صحابہ کرام میں ان کا چھٹا نمبر ہے (11)، مرویات کی کثرت کے ساتھ احادیث سے استدلال اور استنباط مسائل، ان کے علل

واسباب کی تلاش وتحقیق میں بھی ان کو خاص امتیاز حاصل تھا اوران کی صفت میں بہت کم صحابہ ان کے شریک تھے، کتب حدیث میں کثرت سے اس کی مثالیں موجود ہیں۔

امام زہری جو کبار تابعین میں سے تھے وہ فرماتے ہیں: "**کانت عائشة اعلم الناس یسالها الاکابر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم** (12)، یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والی تھیں، بڑے بڑے صحابہ کرام ان سے مسائل دریافت کرتے تھے۔ دوسری جگہ اس طرح رقمطراز ہیں: "اگر تمام ازواجِ مطہرات کا علم بلکہ تمام مسلمان عورتوں کا علم جمع کیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم سب سے اعلیٰ وافضل ہوگا (13)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فتویٰ اور درس دیا کرتی تھیں، یہی نہیں بلکہ آپ نے صحابہ کرام کی لغزشوں کی بھی نشاندہی فرمائی، علامہ جلال الدین سیوطی اور زرکشی رحمہما اللہ نے اس موضوع پر "الاصابۃ فیما استدرکتہ عائشۃ علی الصحابۃ کے نام پر مستقل کتاب لکھ رکھی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے والے صحابہ وتابعین کی تعداد سو سے متجاوز ہے (14)۔

ازواجِ مطہرات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا علم حدیث میں ممتاز نظر آتی ہیں، علم حدیث میں ان کے مقام ومرتبہ کے متعلق محمد بن لبید فرماتے ہیں: "**کان ازواج النبی صلی اللہ علیه وسلم یحفظن من حدیث النبی صلی اللہ علیه وسلم کثیرا مثلا عائشة وام سلمة** (15)، یعنی عام طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات آپ کی حدیثوں کو بہت زیادہ محفوظ رکھتی تھیں، مگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور اُمّ سلمہ اس سلسلہ میں سب سے ممتاز تھیں۔ حضرا اُمّ سلمہ سے (378) حدیثیں مروی ہیں (16)۔ ان کے فتوے بکثرت پائے جاتے ہیں، علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے "اعلام الموقعین میں لکھا ہے: "اگر اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے فتوے جمع کیے جائیں تو ایک چھوٹا سا رسالہ تیار ہوسکتا ہے (17)، ان کا شمار محدثین کے تیسرے طبقہ میں ہے۔ ان کے تلامذہ حدیث میں بے شمار تابعین اور بعض صحابہ بھی شامل ہیں۔

ان دونوں کی طرح دوسری ازواجِ مطہرات نے بھی حدیث کی روایت اور اشاعت میں حصہ لیا اور ان سے بھی بڑے جلیل القدر صحابہ اور تابعین نے احادیث حاصل کیں، جیسے حضرت میمونہ ہیں۔ ان سے (76)، اُمّ حبیبہ سے (65)، حفصہ سے (60)، زینب بنت جحش سے (11) جویریہ سے (7) سودہ سے (5)، خدیجہ سے (1)، مزید براں آپ کی دونوں لونڈیوں میمونہ اور ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہن سے دو دو حدیثیں مروی ہیں۔

امہات المومنین کے علاوہ صحابیات میں مشکل ہی سے کوئی صحابیہ ایسی ہوں گی جن سے کوئی نہ کوئی روایت موجود نہ ہو، چنانچہ آپ کی پیاری بیٹی لختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے (18)، آپ کی پھوپھی حضرت صفیہ سے (11) حدیثیں مروی ہیں (18)۔ عام صحابیات میں سے حضرت اُمّ خطل سے (30) حدیثیں مروی ہیں، حضرت اُمّ سلیم اور اُمّ رومان سے چند حدیثیں مروی ہیں، اُمّ سلیم سے بڑے بڑے صحابہ مسائل دریافت کرتے تھے، ایک بار کسی مسئلہ میں حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت زید بن ثابت میں اختلاف ہوا تو دونوں نے ان ہی کو حکم مانا (19)۔ حضرت اُمّ عطیہ سے متعدد صحابہ وتابعین نے روایت کیا اور صحابہ وتابعین ان سے مردہ کو نہلانے کا طریقہ سیکھتے تھے (20)۔

مسانید صحابیات اور علم حدیث کا بیان

صحابیات کی کثرت روایت اور ان کی خدمت حدیث کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ امام احمد بن حنبل نے (140) سے زائد صحابیات کا تذکرہ لکھا ہے، اسی طرح "اسد الغابۃ اور "الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ میں (500) سے زائد صحابیات کے تراجم موجود ہیں، "تہذیب التھذیب میں (233) خواتین اسلام کا تذکرہ ہے جن میں بیشتر صحابیات ہیں (21)۔

تابعیات وتبع تابعیات اور علم حدیث کا بیان

صحابیات کی صحبت اور ایمان کی حالت میں جن خواتین نے پرورش پائی یا ان سے استفادہ کیا ان کو تابعیات کہا جاتا ہے، صحابیات کی طرح تابعیات نے بھی فن حدیث کی حفاظت واشاعت اور اس کی روایت اور درس وتدریس میں کافی حصہ لیا اور بعض نے تو اس فن میں اتنی مہارت حاصل کی کہ بہت سے کبار تابعین نے ان سے اکتساب فیض کیا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب "تقریب التہذیب کی ورق گردانی کرنے سے یہ بات مترشح ہوجاتی ہے کہ صحابیات کی طرح تابعیات کی ایک بڑی تعداد نے روایت وتحمل حدیث میں انتھک کوشش کی، چنانچہ ان کے اعداد وشمار کے مطابق (121) تابعیات اور (26) تبع تابعیات ہیں۔ البتہ "تقریب التھذیب" کے مطالعہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان تابعیات میں کچھ پائے ثقاہت کو پہنچی ہیں، زیادہ تعداد میں مجہولات پائی جاتی ہیں۔ چند مشہور تابعیات کی خدمت کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

حضرت حفصہ بنت سیرین اور علم حدیث کا بیان

انہوں نے متعدد صحابہ وتابعین سے روایت کی ہے، جس میں انس بن مالک اور اُمّ عطیہ وغیرہ ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن عون، خالد الحذاء، قتادہ وغیرہ شامل ہیں (22)۔ جرح وتعدیل کے امام یحییٰ بن معین نے ان کو "ثقۃ حجۃ" فرمایا (23)۔ ایاس بن معاویہ فرماتے ہیں: "ما ادرکت احدا افضلہ علی حفصۃ (24) میں نے حفصہ سے زیادہ فضل والا کسی کو نہیں پایا۔ امام ذہبی سے انہیں حفاظ حدیث کے دوسرے طبقہ میں شامل کیا ہے (25)۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن اور علم حدیث کا بیان

یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خاص تربیت یافتہ اور ان کی احادیث کی امین تھیں، ابن المدینی فرماتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی حدیثوں میں سب سے زیادہ زیادہ قابل اعتماد احادیث عمرہ بنت عبدالرحمٰن، قاسم اور عروہ کی ہیں"۔ محمد بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ مجھ سے عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: "ما بقی احد اعلم بحدیث عائشۃ (26) اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی احادیث کا ان سے بڑا کوئی جاننے والا موجود نہیں ہے۔ ابن سعد نے ان کو "عالمہ" لکھا ہے (27)۔ اور امام ذہبی نے ان کو تابعین کے تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے (28)۔ اور ابن المدینی نے "احد ثقات العلماء (29) کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دوسرے صحابہ کرام سے بھی انہوں نے روایتیں کی ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں تیرہ سے زیادہ کبار تابعین ہیں۔ 103ھ یا 116ھ میں وفات پائی (30)۔

روایت حدیث کے مختلف ادوار کا بیان

خیر القرون کے تذکرے کے بعد متاخرین کے مختلف ادوار کا تذکرہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے، ان ادوار میں بھی محدثین اور رواۃ کے ہمراہ راویات ومحدثات کی ایک لمبی فہرست دستیاب ہوتی ہے جنہوں نے حفاظت حدیث کی ذمہ داری اپنے ناتواں کندھوں پر اٹھائی۔ خدمت حدیث کی نوعیت علیحدہ علیحدہ اور مختلف ہے۔ کوئی اپنے زمانہ کی شیخۃ الحدیث تھی، کسی کا مسکن علم حدیث کا مرکز تھا، کسی نے حدیث کی تلاش وجستجو میں محرم کے ساتھ اپنے گھر کو خیرباد کہا، تو کسی نے محدثین کے ایک جم غفیر کو روایت حدیث کی اجازت مرحمت فرمائی۔ کسی نے حدیث کی مخصوص کتاب صحیح بخاری کا درس دیا، کتب مسند اور دیگر کتب حدیث میں سینکڑوں حدیثیں ایسی ہیں جو کسی محدثہ یا راویہ کے توسط سے مروی ہیں۔ امام بخاری، امام شافعی، امام ابن حبان، امام ابن حجر، امام سیوطی، امام سخاوی، عراقی، سمعانی اور امام ابن خلکان رحمہم اللہ جیسے اساطین علم وفن اے اساتذہ کی فہرست میں متعدد خواتین اسلام کے نام ملتے ہیں (31)، جن سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے خواتین نے اپنے ذاتی ذوق وشوق کی بنیاد پر نہ صرف علم حدیث کو حاصل کیا بلکہ اس کی نشر واشاعت کا فریضہ بھی انجام دیا ہے۔ جس طرح محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں اور خدمت حدیث میں دل چسپی رکھنے والوں کی تعداد وافر مقدار میں پائی جاتی ہے، اسی خواتین اسلام کی بھی ایک طویل فہرست کتب اسماء ورجال کی ورق گردانی کے بعد دستیاب ہوتی ہے، چنانچہ چوتھی صدی ہجری سے لے کر دسویں صدی ہجری کی محدثات اور راویات اور خدمت حدیث میں اپنے نام کو روشن کرنے والیوں کا ایک تذکرہ پیش کیا جارہا ہے:

چوتھی صدی ہجری میں پانچ خواتین، پانچویں صدی ہجری میں پندرہ، چھٹی صدی ہجری میں پچھتر، ساتویں صدی ہجری میں پینسٹھ، آٹھویں صدی ہجری میں ایک سو بانوے، نویں صدی ہجری میں ایک سو اکسٹھ اور دسویں صدی ہجری میں تین خواتین اسلام نے مختلف حوالوں سے خدمت حدیث کا کا انجام دیا (32)۔ ان کے علاوہ بہت ساری محدثات اور راویات ہیں، لیکن ان کی تاریخ وفات نیز ان کے اساتذہ اور تلامذہ کا سراغ نہ لگنے کی وجہ سے صدی متعین نہ ہو سکی، جس کی وجہ سے ان کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔ بہرحال خادمات حدیث کے جو اعداد وشمار بھی آپ کی نگاہوں سے گزرے ان سے آپ مسلم خواتین کی سرگرمیوں کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں، نیز حفاظت حدیث اور اس کی نشر واشاعت میں ان کی تگ ودو کا ہلکا سا پس منظر بھی آپ کے سامنے آگیا ہوگا۔ (ان تمام تر خدمات دینیہ کے ساتھ ساتھ وہ اسلامی اقدار کی پاسداری میں بھی اپنی مثال آپ تھیں)۔

تحصیل حدیث کے لئے سفر کا بیان

جس طرح احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش وجستجو میں محدثین نے عالم اسلام کی خاک چھانی ہے اور جملہ نوائب ومصائب کو برداشت کیا، ابتدائی دور میں احادیث وآثار کی روایت اور ان کی تدوین کے لئے بہت لمبے لمبے اسفار کئے تھے، لیکن بعد میں سند عالی کی طلب بھی ان اسفار کا سبب بن گئی، اسی خواتین اسلام نے بھی اپنی صنفی حیثیت وصلاحیت کے مطابق شرعی پردہ میں رہ کر تحصیل حدیث کے لئے دور دراز ملکوں اور شہروں کا سفر کیا اور محدثین کی فہرست میں اپنا نام درج کروایا (33)۔

امۃ الملک تقیہ بنت ابو الفرج بغدادیہ نے بغداد سے مصر جا کر قیام کیا اور اسکندریہ میں امام ابو طاہر احمد بن محمد السلفی سے اکتساب علم

کیا (34)۔ اسی طرح زینب بنت برہان الدین اردبیلیہ کی ولادت مکہ مکرمہ میں ہوئی، ہوش سنبھالنے کے بعد انہوں نے اپنے چچا کے ساتھ بلاد عجم کا سفر کیا اور بیس سال کے بعد مکہ مکرمہ واپس آئیں (35)۔ اُمّ محمد زینب بنت احمد بن عمر کا وطن بیت المقدس تھا، امام ذہبی نے ان کو "المعمرة الرحالة" کے القاب سے یاد کیا ہے، کیونکہ دور دراز کا سفر کر کے تحصیل علم اور حدیث کی روایت میں مشہور تھیں، اسی وجہ سے بعد میں دور دراز ملکوں کے طلبہ حدیث ان سے روایت کرتے تھے (36)۔ (یاد رہے کہ ان محدثات کے یہ اسفار محرم کے بغیر ہرگز نہ ہوتے تھے اور ان کی درسگاہیں بھی اسلامی اقدار اور حجاب کی پابندی میں ہوتی تھی)۔

محدثات کی درس گاہوں کا بیان

ان خواتین اسلام کی طینت محدثات اور راویات سے شرف تلمذ حاصل کرنے کے لئے مختلف علاقوں اور دور دراز ملکوں سے طلبہ حدیث جوق در جوق حاضر ہوتے تھے اور ان سے روایت کرنے کو اپنے لئے باعث صد افتخار تصور کرتے تھے، ان کی درس گاہوں میں طلبہ ہی نہیں بلکہ ائمہ وحفاظ حدیث بھی آ کر اکتساب فیض کرتے تھے۔ اُمّ محمد زینب بنت مکی حرانیہ نے چورانوے سال کی عمر تک حدیث کا درس دیا اور ان کی درس گاہ میں طلبہ کا کافی ہجوم رہا کرتا تھا، امام ذہبی نے لکھا ہے: "وازدحم عليها الطلبة (37)۔ اُمّ عبداللہ زینب بنت کمال الدین مقدسیہ مسندۃ الشام کی پوری زندگی احادیث کی روایت اور کتب حدیث کی تعلیم میں گزری، ان کی درس گاہ میں طلبہ کی کثرت ہوا کرتی تھی، امام ذہبی نے لکھا ہے: "تكاثر عليها وتفردت وروت كتبا كثيرا (38)۔

علم حدیث میں خواتین کی تدریسی خدمات کا بیان

عام طور سے محدثات کی مجلس درس ان کی رہائش گاہوں میں منعقد ہوتی تھی اور طلبہ حدیث وہیں جا کر استفادہ کرتے تھے، جیسا کہ امام ذہبی اور ابن الجوزی نے ان سے روایت کے سلسلہ میں ان کی قیام گاہوں کی نشاندہی کی ہے، مگر بعض محدثات نے مختلف شہروں میں بھی درس دیا ہے اور دینی علم کو عام کیا ہے (39)۔ خلدیہ بنت جعفر بن محمد بغداد کی باشندہ تھیں، ایک مرتبہ وہ بلاد عجم کے سفر میں نکلیں تو مقام دینور میں ان سے خطیب ابوالفتح منصور بن ربیعہ زہری نے حدیث کی روایت کی (40)۔ مسندۃ الوقت ست الوزراء بنت عمر تنوخیہ نے متعدد بار مصر اور دمشق میں صحیح بخاری اور مسند امام شافعی کا درس دیا (41)۔

حاصل کلام یہ ہے کہ خیر القرون سے لے کر عصر حاضر تک ہر دور میں کم وبیش خواتین اسلام نے علم حدیث کی اشاعت میں جو خدمات جلیلہ انجام دی ہیں خواہ تعلیم وتدریس کے میدان میں ہو، یا تصنیف وتالیف کے میدان میں وہ قابل تعریف وستائش اور ناقابل فراموش ہے اور پورے وثوق واعتماد کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ خواتین اسلام کی علمی خدمات سے چشم پوشی کرنا تاریخ کے ایک روشن باب کو صفحۂ ہستی سے ناپید کرنا ہے۔

آخر میں اللہ رب العالمین سے دعا گو ہوں کہ الٰہی ان خواتین اسلام کی علمی خدمات اور مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرما، نیز ہم طالبان علوم نبوت کو علم کے ساتھ ساتھ اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عنایت فرما، آمین۔

حوالہ جات: (9) خاتون اسلام ص 69، تالیف ڈاکٹر مقتدی حسن ازہری۔ (10) بقی بن مخلد القرطبی ص 79، تدریب الراوی 677 20۔ (11) خدمت حدیث میں خواتین کا حصہ ص 17، تالیف مجیب اللہ ندوی۔ (12) تہذیب التہذیب 12/463، سیر الصحابیات ص 28۔ (13) تہذیب التہذیب

12/463، الاستیعاب۔4/1883۔(14) تہذیب التہذیب:12/461، 463۔(15) طبقات ابن سعد:2/375۔(16) بقی بن مخلد القرطبی ص 81، سیر الصحابیات ص 9۔(17) اعلام الموقعین لابن قیم الجوزیہ:1/15۔(18) بقی بن مخلد القرطبی ص/16084۔(19) مسند احمد 6/430، منقول از خدمت حدیث میں خواتین کا حصہ ص 12۔(20) تہذیب التہذیب:12/455۔(21) تہذیب التہذیب:12/426-516۔(22) تہذیب التہذیب 12.438۔(23) تہذیب التہذیب 12/438۔(24) تہذیب التہذیب:12/438۔(25) تذکرۃ الحفاظ:1/9۔(26) تہذیب التہذیب 12/466۔(27) تہذیب التہذیب 12/466۔(28) تذکرۃ الحفاظ:1/94۔(29) تہذیب التہذیب:12/466۔(30) تہذیب التہذیب 12/466۔(31) تلخیص از ماہنامہ السراج مارچ 2001ء ص 24۔(32) تلخیص از مجلہ الفرقان جولائی تا ستمبر 2002ء ص-3726۔(33) خواتین اسلام کی دینی وعلمی خدمات ص 30-29۔(34) ابن خلکان 1/103۔(35) العقد الثمین۔8/224۔(36) ذیل العبر للذہبی ص 126۔(37) العبر :5/358۔(38) العبر 5/213۔(39) خواتین اسلام کی دینی وعلمی خدمات ص 54(40) تاریخ بغداد 14/444۔(41) خواتین اسلام کی دینی وعلمی خدمات ص 54۔(42) العقد الثمین 8/202۔(43) العبر للذہبی 5/194۔(44) ذیل العبر للذہبی ص ۴۹، بیروت)

روایت حدیث میں احتیاط کا بیان

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جھوٹ کے قریب جانا تو البعد الابعاد تھا وہ تو اس حدیث کی روایت میں بھی بڑی احتیاط کرتے تھے جو انہوں نے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سنی تھی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ان کی آنکھوں کے سامنے تھا جس کا خوف انہیں بسا اوقات اصل حدیث کی روایت میں بھی محتاط کر دیتا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ جو اصحاب مکثرین میں سے ہیں روایت حدیث میں اپنی احتیاط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مجھے تم سے بکثرت حدیثیں بیان کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روکتا ہے کہ جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔(صحیح بخاری، ج1، ص:21، صحیح مسلم، ج1، ص:7)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنے والد محترم جناب زبیر رضی اللہ عنہ سے عرض کرتے ہیں کہ میں نہیں سنتا کہ آپ بھی "اتنی کثرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرتے ہوں جیسا کہ فلاں اور فلاں بیان کرتا ہے، وہ فرمانے لگے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا تو نہیں ہوا لیکن میں نے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:" جو مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے اس کا ٹھکانہ آگ ہے۔(صحیح بخاری، ج1، ص:12)

معروف تابعی عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اس مسجد میں ایک سو بیس (120) صحابہ کو پایا ہے ان میں سے کوئی ایک بھی حدیث بیان کرنے کو تیار نہ ہوتا بلکہ ہر ایک کی خواہش ہوتی تھی کہ کوئی دوسرا بھائی بیان کرے۔(دارمی)

صحابہ کرام جیسا کہ خود حدیث روایت کرنے میں احتیاط سے کام لیتے اسی طرح کسی دوسرے سے یعنی روایت لینے میں پوری احتیاط کرتے تھے جیسا کہ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست کوئی حدیث سنتا تو اللہ مجھے اس حدیث سے جو نفع پہنچانا چاہتا پہنچا دیتا اور جب کوئی غیر مجھ سے حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم اٹھواتا اگر وہ قسم اٹھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔(مسند احمد، ج1، ص:2)

محمد لیاقت علی رضوی حنفی بن محمد صادق

كِتَابُ الْقَسَامَةُ

یہ کتاب قسامت کے بیان میں ہے

مذاہب اربعہ کی روشنی میں مفہوم قسامت کا بیان

"قسامت" ق کے زبر کے ساتھ قسم کے معنی میں ہے یعنی سوگند کھانا۔ شرعی اصطلاح میں "قسامت" کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی آبادی ومحلہ میں یا اس آبادی ومحلہ کے قریب میں کسی شخص کا قتل ہو جائے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو حکومت واقعت کی تحقیق کرے۔ اگر قاتل کا پتہ چل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اس آبادی یا محلہ کے باشندوں میں سے پچاس آدمیوں سے قسم لی جائے اس طرح کہ ان میں سے ہر آدمی یہ قسم کھائے کہ اللہ کی قسم نہ میں نے اس کو قتل کیا ہے۔ اور نہ اس کے قاتل کا مجھے علم ہے۔

یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا مسلک ہے۔ جس کی بنیاد یہ مشہور حدیث ہے کہ (البینہ علی المدعی والیمین علی من انکر) چنانچہ اس باب کی تیسری فصل میں حضرت رافع ابن خدیج سے منقول روایت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے۔ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد کے نزدیک "قسامت" کا مفہوم یہ ہے کہ جس آبادی ومحلہ میں یا جس آبادی ومحلہ کے قریب میں لاش پائی گئی ہے اگر اس کے باشندوں اور مقتول کے درمیان کوئی عداوت ودشمنی رہی ہو یا کوئی ایسی علامت پائی گئی ہو۔

جس سے یہ ظن غالب ہو کہ اس آبادی ومحلہ کے لوگوں نے اس کو قتل کیا ہے جیسے اس آبادی یا محلہ میں راش کا پایا جانا، تو مقتول کے وارثوں سے قسم لی جائے یعنی ان سے کہا جائے کہ وہ یہ قسم کھائیں کہ اللہ کی قسم! تم نے (یعنی اس آبادی یا محلہ کے لوگوں نے) اس کو قتل کیا ہے۔ اگر مقتول کے وارث یہ قسم کھانے سے انکار کر دیں تو پھر ان لوگوں سے قسم لی جائے جن پر قتل کا شبہ کیا گیا ہے۔

قسامت میں قصاص واجب نہیں ہوتا اگر چہ قتل عمد کا دعویٰ ہو بلکہ اس میں دیت واجب ہوتی ہے خواہ قتل عمد کا دعویٰ ہو یا قتل خطاء کا۔ لیکن حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ اگر قتل عمد کا دعویٰ ہو تو پھر قصاص کا حکم نافذ کرنا چاہئے اور حضرت امام شافعی کا قدیم قول بھی یہی ہے، قسامت کے بارے میں ملحوظ رہنا چاہئے کہ قسامت کا یہ طریقہ زمانہ جاہلیت میں بھی رائج تھا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ کو باقی رکھا اور اسی کے مطابق انصاریوں میں اس مقتول کا فیصلہ کیا جس کے قتل کا انہوں نے خیبر کے یہودیوں پر دعویٰ کیا تھا۔

پچاس قسموں کو پورا کرنے میں فقہی تصریحات کا بیان

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعود خیبر کو گئے اور عبداللہ بن سہل کو کسی نے مار ڈالا تو محیصہ اور ان کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ

آئے تو عبدالرحمٰن نے بات کرنی چاہی اپنے بھائی کے مقدمے میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بزرگی کی رعایت کر تو حویصہ اور محیصہ نے قصہ بیان کیا عبداللہ بن سہل کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاتے ہو (اس بات پر کہ فلاں شخص نے اس کو مار ڈالا ہے) اگر کھاؤ گے تو خون کا استحقاق (یا قاتل کا استحاق؟) تمہیں حاصل ہوگا انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہم کیونکر کھائیں) ہم اس وقت موجود نہ تھے نہ ہم نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وہ کافر ہیں ان کی قسمیں ہم کیونکر قبول کریں گے بشیر بن یسار نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کی۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے اور میں نے بہت سے اچھے عالموں سے سنا ہے اور اس پر اتفاق کیا ہے۔ اگلے اور پچھلے علماء نے کہا قسامت میں پہلے مدعیوں سے قسم لی جائے گی وہ قسم کھائیں۔ اگر وہ قسم نہ کھائیں تو مدعی علیہم سے قسم لی جائے گی اگر وہ قسم کھالیں گے تو بری ہو جائیں گے۔ اور قسامت دو امروں میں ایک امر سے لازم ہوتی ہے یا تو مقتول خود کہے مجھ کو فلانے نے مارا ہے (اور گواہ نہ ہوں) یا مقتول کے وارث کسی پر اپنا اشتباہ ظاہر کریں اور گواہی کامل نہ ہو تو انہیں دو وجہوں سے قسامت لازم آئے گی۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اس سنت میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ پہلے قسم ان لوگوں سے لی جائے گی جو خون کے مدعی ہوں۔ خواہ قتل عمد ہو یا قتل خطا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حارث سے جن کا عزیز خیبر میں مارا گیا تھا پہلے قسم کھانے کو فرمایا تھا۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اگر مدعی قسم کھالیں تو ان کے خون کا مدعیوں سے پچاس قسمیں لی جائیں گی جب وہ پچاس آدمی ہوں تو ہر ایک سے ایک ایک قسم لی جائے گی اور پچاس سے کم ہوں یا بعض ان میں سے قسم کھانے سے انکار کریں تو مکرر قسمیں لے کر قسمیں پچاس پوری کریں گے مگر جب مقتول کے وارثوں میں جن کو عفو کا اختیار ہے کوئی قسم کھانے سے انکار کرے گا تو پھر قصاص لازم نہ ہوگا بلکہ جب ان لوگوں میں جن کو عفو کا اختیار نہیں کوئی قسم کھانے سے انکار کرے تو باقی لوگوں سے قسم لیں گے اور جن کو عفو کا اختیار ہے ان میں سے اگر کوئی ایک بھی قسم کھانے سے انکار کرے تو باقی وارثوں کو بھی قسم نہ دیں گے۔ بلکہ اس صورت میں مدعی علیہم کو قسم دیں گے ان میں سے پچاس آدمیوں کو پچاس قسمیں دیں گے اگر پچاس سے کم ہوں تو مکرر کر کے پچاس پوری کریں گے اگر مدعی علیہ ایک ہی ہو تو اس سے پچاس قسمیں لیں گے جب وہ پچاس قسمیں کھالے گا بری ہو جائے گا۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اگر ایک قوم کی قوم کو جس میں بہت آدمی ہوں خون کی تہمت لگے اور مقتول کے وارث ان سے قسم لینا چاہیں تو ہر شخص ان میں سے پچاس پچاس قسمیں کھائے گا یہ نہ ہوگا کہ پچاس قسمیں سب پر تقسیم ہو جائیں یہ میں نے اچھا سنا۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ قسامت مقتول کی عصبوں کی طرف ہوگی جو خون کے مالک ہیں انہی کو قسم دی جاتی ہے اور انہی کی قسم کھانے سے قصاص لیا جاتا ہے۔ (موطا امام مالک: جلد اول: رقم الحدیث، 1456)

باب ذِكْرِ الْقَسَامَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

اُس قسامت کا تذکرہ' جو زمانہ جاہلیت میں رائج تھی

4720 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا قَطَنٌ اَبُو الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَزِيْدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَوَّلُ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ اسْتَاْجَرَ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ فَخِذِ اَحَدِهِمْ قَالَ فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِيْ اِبِلِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ اَغِثْنِيْ بِعِقَالٍ اَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِيْ لَا تَنْفِرُ الْاِبِلُ فَاَعْطَاهُ عِقَالًا يَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوْا وَعُقِلَتِ الْاِبِلُ اِلَّا بَعِيْرًا وَّاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَاْجَرَهُ مَا شَاْنُ هٰذَا الْبَعِيْرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْاِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ. قَالَ فَاَيْنَ عِقَالُهُ قَالَ مَرَّ بِيْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَاسْتَغَاثَنِيْ فَقَالَ اَغِثْنِيْ بِعِقَالٍ اَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِيْ لَا تَنْفِرُ الْاِبِلُ. فَاَعْطَيْتُهُ عِقَالًا فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيْهَا اَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا اَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُ.

قَالَ هَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّيْ رِسَالَةً مَّرَّةً مِّنَ الدَّهْرِ قَالَ نَعَمْ. قَالَ اِذَا شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا اٰلَ قُرَيْشٍ فَاِذَا اَجَابُوْكَ فَنَادِ يَا اٰلَ هَاشِمٍ فَاِذَا اَجَابُوْكَ فَسَلْ عَنْ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِيْ فِيْ عِقَالٍ وَّمَاتَ الْمُسْتَاْجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَاْجَرَهُ اَتَاهُ اَبُوْ طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَاَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ مَاتَ فَنَزَلْتُ فَدَفَنْتُهُ. فَقَالَ كَانَ ذَا اَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ. فَمَكُثَ حِيْنًا ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ الْيَمَانِيَّ الَّذِيْ كَانَ اَوْصٰى اِلَيْهِ اَنْ يُّبَلِّغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ قَالَ يَا اٰلَ قُرَيْشٍ. قَالُوْا هٰذِهٖ قُرَيْشٌ. قَالَ يَا اٰلَ بَنِيْ هَاشِمٍ. قَالُوْا هٰذِهٖ بَنُوْ هَاشِمٍ. قَالَ اَيْنَ اَبُوْ طَالِبٍ قَالَ هٰذَا اَبُوْ طَالِبٍ. قَالَ اَمَرَنِيْ فُلَانٌ اَنْ اُبَلِّغَكَ رِسَالَةً اَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِيْ عِقَالٍ. فَاَتَاهُ اَبُوْ طَالِبٍ فَقَالَ اخْتَرْ مِنَّا اِحْدٰى ثَلَاثٍ اِنْ شِئْتَ اَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ فَاِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا خَطَاً وَّاِنْ شِئْتَ يَحْلِفُ خَمْسُوْنَ مِنْ قَوْمِكَ اَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَاِنْ اَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهٖ. فَاَتٰى قَوْمَهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَقَالُوْا نَحْلِفُ. فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهُ فَقَالَتْ يَا اَبَا طَالِبٍ اُحِبُّ اَنْ تُجِيْزَ ابْنِيْ هٰذَا بِرَجُلٍ مِّنَ الْخَمْسِيْنَ وَلَا تُصْبِرْ يَمِيْنَهُ. فَفَعَلَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَرَدْتَ خَمْسِيْنَ رَجُلًا اَنْ يَّحْلِفُوْا مَكَانَ مِائَةٍ مِّنَ الْاِبِلِ يُصِيْبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيْرَانِ فَهٰذَانِ بَعِيْرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّيْ وَلَا تُصْبِرْ يَمِيْنِيْ حَيْثُ تُصْبَرُ الْاَيْمَانُ. فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ رَجُلًا حَلَفُوْا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَالْاَرْبَعِيْنَ عَيْنٌ تَطْرِفُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں پہلی قسامت یہ تھی کہ بنو ہاشم کے ایک شخص کو قریش کے (کسی اور قبیلے سے) تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مزدور رکھا' وہ مزدور اپنے مستاجر کے ساتھ اُس کے اونٹوں کے پاس

4720-اخرجه البخاري في مناقب الانصار، باب القسامة في الجاهلية (الحديث 3845) . تحفة الاشراف (6280) .

چلا گیا' وہاں سے بنو ہاشم کے ایک شخص کا گزر ہوا' جس کے ٹوکرے کا بند ٹوٹ چکا تھا۔ اُس شخص نے کہا: ایک رسّی مجھے دے دو' تاکہ میں اپنے ٹوکرے کا منہ بند کر دوں' اونٹ تو نہیں بھاگتے' تو اُس مزدور نے وہ رسّی اُسے دیدی تو اُس آدمی نے اپنے ٹوکرے کا منہ باندھ دیا' پھر انہوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا' اونٹوں کے پاؤں باندھنے شروع کیے' لیکن ایک اونٹ کا پاؤں باندھنے سے رہ گیا تو مستاجر نے اُس مزدور سے دریافت کیا اس اونٹ کا کیا معاملہ ہے؟ اس کے پاؤں کو کیوں نہیں باندھا گیا؟ مزدور نے جواب دیا اس کے پاؤں کو باندھنے والی رسّی نہیں ہے۔ مستاجر نے دریافت کیا: وہ رسّی کہاں گئی؟ مزدور نے جواب دیا: ایک ہاشمی میرے پاس آیا تھا' جس کے ٹوکرے کا بند ٹوٹ گیا تھا۔ اُس نے مجھ سے مدد مانگی اور کہا: مجھے یہ رسّی دے دو' جس کے ذریعے میں اپنے ٹوکرے کا منہ باندھ دوں۔ اونٹ تو نہیں بھاگیں گے' تو میں نے وہ رسّی اُسے دیدی تو اُس مستاجر نے اُسے ڈنڈا مارا' جس کے نتیجے میں وہ مزدور فوت ہو گیا (مرنے سے پہلے) اُس مزدور کے پاس سے ایک یمنی گزرا' مزدور نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم حج کو جا رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا: ابھی تو نہیں جا رہا' لیکن ہو سکتا ہے چلا جاؤں۔ مزدور نے اُس سے کہا: کیا تم میرا پیغام پہنچا دو گے؟ یمنی نے جواب دیا: جی ہاں! تو اس مزدور نے کہا: جب تم حج پر جاؤ تو یہ اعلان کرنا:

اے قریش کے خاندان والو! جب وہ تمہاری بات کا جواب دیں' تو تم یہ اعلان کرنا' اے ہاشم کی اولاد! جب وہ تمہیں جواب دیں' تو اُن سے جناب ابوطالب کے بارے میں دریافت کرنا' اور پھر جناب ابوطالب کو یہ بتانا کہ فلاں شخص نے مجھے قتل کر دیا ہے۔

پھر اُس کے بعد اُس مزدور کا انتقال ہو گیا۔

جب وہ مستاجر مکہ آیا' تو جناب ابوطالب اُس کے پاس آئے اور اُس سے دریافت کیا: ہمارے ساتھی کا کیا حال ہے؟ تو مستاجر نے جواب دیا' وہ بیمار ہو گیا' میں نے اُس کی اچھی طرح دیکھ بھال کی' پھر اُس کا انتقال ہو گیا تو میں نے اُسے راستے میں ہی دفن کر دیا' تو جناب ابوطالب نے فرمایا: وہ تمہاری طرف سے اسی سلوک کا مستحق تھا۔

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد وہ یمنی آدمی بھی حج کے موقع پر مکہ آ گیا' جسے مزدور نے یہ وصیت کی تھی کہ وہ اُس کا پیغام وہاں تک پہنچا دے۔ اُس یمنی نے اعلان کیا: اے قریش! لوگوں نے بتایا' ہمارا تعلق قریش سے ہے۔ اُس نے پھر آواز دی: اے بنو ہاشم! لوگوں نے بتایا' ہم بنو ہاشم ہیں۔ اُس نے دریافت کیا: ابوطالب کون ہے؟ تو ایک آدمی نے بتایا' جناب ابوطالب یہ ہیں' تو اُس یمنی نے کہا: مجھے فلاں شخص نے یہ ہدایت کی تھی کہ میں آپ تک یہ پیغام پہنچا دوں کہ فلاں آدمی نے اونٹ کی ایک رسّی کی وجہ سے مجھے قتل کر دیا تو جناب ابوطالب اُس مستاجر کے پاس آئے اور اُس سے فرمایا: تم تین میں سے ایک بات کا انتخاب کر لو' چاہو تو (دیت کے طور پر) سو اونٹ دیدو' کیونکہ تم نے ہمارے ایک ساتھی کو قتل کیا ہے۔ اگر تم چاہو تو تمہاری قوم کے پچاس افراد تمہاری طرف سے یہ قسم اُٹھا لیتے ہیں' تم نے اُسے قتل نہیں کیا۔ اگر تم اس کو بھی نہیں مانتے تو ہم اُس شخص کے بدلے میں تمہیں قتل کر دیں گے۔ وہ شخص اپنی قوم کے افراد کے پاس آیا اور اُن کے سامنے اس صورتِ حال کا تذکرہ کیا۔

تو اُس کی قوم کے افراد نے کہا: ہم قسم اُٹھانے کے لیے تیار ہیں۔

جناب ابوطالب کے پاس بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون آئی جو اُس قاتل کے قبیلے میں کسی شخص کی بیوی تھی اور اُس

عورت کا اُس مرد سے ایک بچہ بھی تھا۔ اُس خاتون نے کہا: اے ابوطالب! مجھے یہ بات پسند ہے' آپ میرے بیٹے کو اس بات کی اجازت دیں کہ وہ ان پچیس آدمیوں میں شامل ہو کر قسم نہ اُٹھائے' یعنی آپ اُسے قسم اُٹھانے کا حکم نہ کریں۔ تو جناب ابوطالب نے ایسا ہی کیا۔ اُس مستاجر شخص کے قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک اور شخص بھی آیا اور بولا: اے ابوطالب! آپ نے یہ ارادہ کیا ہے' سو اونٹوں کی جگہ پچیس آدمیوں سے اُس شخص کی بے گناہی کی قسم لے لیں' اس حساب سے ہر آدمی کے حصے میں دو اونٹ آتے ہیں' میری طرف سے آپ یہ دو اونٹ قبول کر لیں اور مجھے قسم اُٹھانے پر مجبور نہ کریں۔ اُس وقت جب باقی لوگوں سے قسم لی جائے گی' تو جناب ابوطالب نے وہ دو اونٹ قبول کر لیے' پھر اُس شخص کی قوم کے اڑتالیس افراد آئے اور انہوں نے قسم اُٹھائی (کہ وہ شخص اُس مزدور کے قتل کا ذمے دار نہیں ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! ایک سال گزرنے سے پہلے اُن اڑتالیس افراد میں سے کسی ایک کی آنکھ میں بھی حرکت باقی نہیں رہی (یعنی اُن سب کا ایک سال گزرنے سے پہلے انتقال ہو گیا)۔

بَاب الْقَسَامَةِ .

یہ باب قسامت کے بیان میں ہے

4721 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ - قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو - قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ .

☆☆ سلیمان بن یسار ایک انصاری صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کی اُسی صورتِ حال کو برقرار رکھا تھا' جو زمانۂ جاہلیت میں تھی۔

4722 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَاَقَرَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضٰى بِهَا بَيْنَ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِىْ قَتِيْلٍ ادَّعَوْهُ عَلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ . خَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ .

☆☆ سلیمان بن یسار' ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: قسامت کا رواج زمانۂ جاہلیت میں تھا اور

4721-اخرجه مسلم في القسامة، باب القسامة (7 و 8) واخرجه النسائي في القسامة، القسامة (الحديث 2722) مطولاً، و (الحديث 4723) مرسلاً . تحفة الاشراف (15587 و 18747) .

4722-تقدم (الحديث 4721) .

آپ ﷺ نے اس کے مطابق کچھ انصاریوں کے بارے میں فیصلہ دیا تھا' جو اُن کے ایک مقتول کے بارے میں تھا' جس کے بارے میں اُن کا یہ دعویٰ تھا کہ خیبر کے یہودیوں نے اُسے قتل کر دیا تھا۔

معمر نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

4723 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَانَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتِ الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَقَرَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْصَارِيِّ الَّذِي وُجِدَ مَقْتُوْلًا فِي جُبِّ الْيَهُوْدِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ الْيَهُوْدُ قَتَلُوْا صَاحِبَنَا .

☆☆ ابن مسیب بیان کرتے ہیں: قسامت زمانہ جاہلیت میں تھی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس انصاری کے بارے میں اس کو برقرار رکھا' جو یہودیوں کے کنویں میں مقتول پایا گیا تھا' تو انصاریوں نے کہا: یہودیوں نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔

باب تَبْدِئَةِ اَهْلِ الدَّمِ فِي الْقَسَامَةِ .

یہ باب ہے کہ قسامت میں خون (کا بدلہ لینے) کے حقداروں سے پہل کی جائے گی

4724 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِي حَثْمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمَا فَاُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَاُخْبِرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيْرٍ اَوْ عَيْنٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ . فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ . ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَخُوْهُ اَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَبِّرْ كَبِّرْ" . وَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِمَّا اَنْ يَّدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ يُّؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ" . فَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4723-تقدم (الحديث 4721) .

4724-اخرجه البخاري في الجزية، باب الموادعة و المصالحة مع المشركين بالمال وغيره و اثم من لم يف بالعهد (الحديث 3173) مختصراً، و في الادب، باب اكرام الكبير و يبدا الاكبر بالكلام و السوال (الحديث 6143)، و في الاحكام، باب كتاب الحاكم الى عماله و القاضي الى امنائه (الحديث 7192) . واخرجه مسلم في القسامة، باب القسامة (الحديث 1 و2 و3 و 4 و 5 و 6) . واخرجه ابو داؤد في الديات، باب القتل بالقسامة (الحديث 4520 و 5421) و اخرجه الترمذي في الديات، باب ما جاء في القسامة (الحديث 1422) و اخرجه النسائي في القسامة، تبدئة اهل الدم في القسامة (الحديث 4725)، و ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر سهل فيه (الحديث 4726 و 4727 و 4728 و 4729 و 4730 و 4731) و (الحديث 4732) مرسلاً . و اخرجه ابن ماجه في الديات، باب القسامة (الحديث 2677) . والحديث عند البخاري في الصلح، باب الصلح مع المشركين (الحديث 2702)، و في الديات، باب القسامة (الحديث 6898) . و ابي داؤد في الديات، باب في ترك القود بالقسامة (الحديث 5423) والنسائي في القسامة، ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر سهل فيه (الحديث 4733) . تحفة الاشراف (4644) .

لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ "تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ" . قَالُوْا لَا . قَالَ "فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ" . قَالُوْا لَيْسُوا مُسْلِمِيْنَ . فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ . قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِىْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ .

☆☆ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سہل اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہما خیبر تشریف لے گئے اپنے کسی کام کے سلسلے میں جس کی وجہ سے انہیں ضرورت پیش آئی تھی وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تو حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کے پاس کسی نے آ کر بتایا حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے کنویں میں یا چشمے میں پھینک دیا گیا ہے تو حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ یہودیوں کے پاس آئے اور بولے: اللہ کی قسم! تم لوگوں نے انہیں قتل کیا ہے تو ان یہودیوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے انہیں قتل نہیں کیا ہے۔ پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت محیصہ حضرت حویصہ رضی اللہ عنہما آئے تھے جو ان کے بڑے بھائی تھے ان کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کرنا چاہی کیونکہ وہی خیبر میں موجود تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے تم بڑے کو موقع دو پہلے تم بڑے کو موقع دو تو حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی۔

پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو وہ تمہارے ساتھی کے خون کی دیت دیں یا پھر جنگ کے لیے تیار ہو جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں یہودیوں کو خط لکھا تو انہوں نے جواب میں لکھا: اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حویصہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما سے یہ کہا کہ تم لوگ قسم اٹھا کر اپنے ساتھی کے خون کے حقدار بن جاؤ! تو ان حضرات نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہودی قسم اٹھا لیں گے انہوں نے عرض کی: وہ تو مسلمان ہی نہیں ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے انہیں دیت ادا کی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سو اونٹنیاں بھیجیں جو ان کے گھر پہنچ گئیں۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات بھی ماری تھی۔

4725 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ اَبِىْ لَيْلٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ وَرِجَالٌ مِّنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهٖ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمْ فَاُتِىَ مُحَيِّصَةُ فَاُخْبِرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِىْ فَقِيْرٍ اَوْ عَيْنٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ وَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ . فَاَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهٖ فَذَكَرَ لَهُمْ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِىْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ "كَبِّرْ كَبِّرْ" . يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ

4725-انظر (الحديث 4724) .

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِمَّا اَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا اَنْ يُؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ" . فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ "اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ" . قَالُوْا لَا . قَالَ "فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ" . قَالُوْا لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ . فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ . قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِيْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ .

☆☆ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُن کی قوم کے عمر رسیدہ افراد نے اُنہیں یہ بات بتائی ہے' ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن سہل اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کسی انتہائی ضرورت کے پیش نظر خیبر چلے گئے' تو حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کو آ کر کسی نے بتایا: حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے اُنہیں کنویں میں' یا چشمے میں پھینک دیا گیا ہے' تو وہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہا: اللہ کی قسم! تم نے اُنہیں قتل کیا ہے' اُنہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ہم نے اُنہیں قتل نہیں کیا' پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے افراد کے پاس آئے اور اُن کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' پھر وہ اُن کے بھائی حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ جو عمر میں اُن سے بڑے تھے اور عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے)۔

حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ گفتگو شروع کرنے لگے' کیونکہ خیبر میں وہی موجود تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ جو شخص عمر میں بڑا ہے (پہلے وہ گفتگو کرے) تو حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی' پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو وہ تمہارے ساتھی کی دیت دیں گے یا پھر وہ جنگ کے لیے تیار ہو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو اس بارے میں خط لکھا تو اُنہوں نے جواب میں لکھا: اللہ کی قسم! ہم نے اُنہیں قتل نہیں کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حویصہ' حضرت محیصہ اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہم سے یہ فرمایا' کیا اب تم لوگ قسم اُٹھا کر اپنے ساتھی کے خون کے حقدار بن جاؤ گے؟ اُنہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہودی قسم اُٹھائیں گے اُنہوں نے عرض کی: وہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔

(حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اُنہیں دیت ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف ایک سو اونٹنیاں بھجوائیں' وہ اُن کے گھر پہنچ گئیں۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اُن میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے ٹانگ بھی ماری تھی۔

باب ذِكْرِ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ سَهْلٍ فِيْهِ

یہ باب ہے کہ اس بارے میں حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایات میں نقل کرنے والوں کے لفظی اختلاف کا تذکرہ

4726 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ

وَحَسِبْتُ قَالَ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى اِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِيْ بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِذَا بِمُحَيِّصَةَ يَجِدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ - وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ - فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَبِّرِ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ" . فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ "اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْ قَاتِلَكُمْ" . قَالُوْا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ "فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا" . قَالُوْا وَكَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ عَقْلَهُ .

☆☆ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے یہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سہل اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روانہ ہوئے' یہ حضرات خیبر پہنچ کر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے' وہاں انہیں کوئی کام تھا' پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو مقتول پایا تو اُنہیں دفن کر دیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ تھے اور اُن کے ساتھ حضرت حویصہ بن مسعود اور حضرت عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن ان تینوں میں سے سب سے کم عمر تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن اپنے دو ساتھیوں سے پہلے گفتگو شروع کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: پہلے عمر میں بڑے کو موقع دو تو وہ خاموش ہو گئے' اُن کے دوسرے ساتھیوں نے بات چیت کی' پھر اُن کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن نے بات چیت کی' ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت عبداللہ بن سہل کے قتل کا مسئلہ پیش کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں اُٹھا لو گے اور اپنے ساتھی کے خون کے حقدار بن جاؤ گے۔

(راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں.) اپنے قاتل کے حقدار بن جاؤ گے؟ تو اُنہوں نے عرض کی: ہم کیسے قسم اُٹھا سکتے ہیں جبکہ ہم اُس وقت وہاں موجود نہیں تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر یہودی پچاس قسمیں اُٹھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے تو اُنہوں نے عرض کی: ہم کافروں کی قسم کا کیسے اعتبار کر سکتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں. جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صورتِ حال ملاحظہ فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اُنہیں دیت ادا کر دی۔

4727 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ اَتَيَا خَيْبَرَ فِيْ حَاجَةٍ لَهُمَا فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَآءَ اَخُوْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا عَمِّهٖ

4726-تقدم (الحديث 4724) .

4727-تقدم (الحديث 4724) .

اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِیْ اَمْرِ اَخِيْهِ - وَهُوَ اَصْغَرُ مِنْهُمْ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْكُبْرَ لِيَبْدَاَ الْاَكْبَرُ". فَتَكَلَّمَا فِیْ اَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا "يُقْسِمُ خَمْسُوْنَ مِنْكُمْ". فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْرٌ لَّمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ "فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ". قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ. فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ. قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَّهُمْ فَرَكَضَتْنِیْ نَاقَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْاِبِلِ.

☆☆ حضرت سہل بن ابوحثمہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت محیصہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہما اپنے کسی کام کے سلسلے میں خیبر تشریف لائے' پھر وہ دونوں کھجور کے باغ میں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے' پھر حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو اُن کے بھائی عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ اور ان کے دو چچازاد بھائی حضرت حویصہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

اپنے بھائی کے معاملے کے بارے میں حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بات چیت کرنے لگے' وہ ان تینوں میں سے کم عمر تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو' بڑے کو پہل کرنی چاہیے۔ تو باقی دو صاحبان نے اپنے ساتھی کے معاملے میں بات چیت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی' جس کا یہ مطلب بنتا تھا کہ تم میں سے پچاس افراد یہ قسم اُٹھالیں کہ (یہودیوں نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے) اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ ایک ایسا معاملہ ہے' جس کے ہم عینی گواہ نہیں ہیں' ہم کیسے قسم اُٹھا سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہودیوں کے پچاس افراد قسم اُٹھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کفار لوگ ہیں (ہم اُن کی قسم کا کیسے اعتبار کریں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اُن کی دیت ادا کی۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اُن کے باڑے میں داخل ہوا' تو اُن اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے ٹانگ ماری۔

4728 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُمَا اَتَيَا خَيْبَرَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا لِحَوَائِجِهِمَا فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَّهُوَ يَتَشَحَّطُ فِیْ دَمِهٖ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَّحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ - وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَبِّرِ الْكُبْرَ". فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَتَحْلِفُوْنَ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مِّنْكُمْ فَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلِكُمْ". قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ "تُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا". قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ.

☆☆ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سہل اور حضرت محیصہ بن مسعود بن زید رضی اللہ عنہما یہ

4728-تقدم (الحديث 4724).

دونوں صاحبان خیبر تشریف لائے' اُن دنوں یہودیوں کے ساتھ صلح چل رہی تھی۔ یہ دونوں اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے' پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو وہ قتل ہو چکے تھے اور خون میں لت پت تھے۔

حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دفن کیا' پھر وہ مدینہ منورہ تشریف لائے' پھر حضرت عبدالرحمٰن بن سہل' حضرت حویصہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بات چیت شروع کرنے لگے' وہ حاضرین میں سب سے کم عمر تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو! تو وہ خاموش ہو گئے' باقی دونوں صاحبان نے بات چیت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم میں سے پچاس افراد قسم اُٹھا لیں گے؟ اس طرح تم اپنے ساتھی کے خون کے حقدار بن جاؤ گے۔

(راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے قاتل کے حقدار بن جاؤ گے تو اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کیسے قسم اُٹھا سکتے ہیں جبکہ ہم وہاں موجود ہی نہیں تھے اور نہ ہی ہم نے قتل ہوتے ہوئے دیکھا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہودی پچاس قسمیں اُٹھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کافر لوگوں کی قسم کا کیسے اعتبار کریں۔

راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اُنہیں دیت ادا کی۔

4729 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِىَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فِىْ حَوَائِجِهِمَا فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَّهُوَ يَتَشَحَّطُ فِىْ دَمِهٖ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَّحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَبِّرِ الْكُبْرَ". وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَتَحْلِفُوْنَ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مِّنْكُمْ وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْ صَاحِبَكُمْ". فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ فَقَالَ "اَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ". فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ.

☆☆ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سہل اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیبر تشریف لے گئے' اُن دنوں اُن کے ساتھ صلح چل رہی تھی' یہ دونوں اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے' پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو وہ اپنے خون میں لت پت مقتول تھے۔

حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دفن کیا' پھر مدینہ منورہ تشریف لائے' پھر حضرت عبدالرحمٰن بن سہل' حضرت حویصہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہم یہ دونوں مسعود کے صاحبزادے ہیں' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' عبدالرحمٰن بات چیت شروع کرنے

4729-تقدم (الحديث 4724) .

لگے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو! اُن کی عمر سب سے کم تھی' تو وہ خاموش ہو گئے' باقی دونوں صاحبان نے بات چیت کی' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے پچاس افراد قسم اُٹھالیں گے؟ اس طرح تم اپنے قاتل کے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے ساتھی کے مستحق ہو جاؤ گے' اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کیسے قسم اُٹھا سکتے ہیں' جبکہ ہم وہاں موجود ہی نہیں تھے اور ہم نے دیکھا بھی نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا پچاس قسموں کی وجہ سے تم لوگ یہودیوں کو بری کر دو گے؟

اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کافر لوگوں کی قسم کو کیسے قبول کر سکتے ہیں؟

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اپنی طرف سے دیت ادا کی۔

4730 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ اَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي حَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيُّ فَجَآءَ مُحَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَخُو الْمَقْتُولِ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ حَتّٰى اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْكُبْرَ الْكُبْرَ" . فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوْا شَاْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ" . قَالُوْا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا" . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ بُشَيْرٌ قَالَ لِي سَهْلُ بْنُ اَبِي حَثْمَةَ لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ فِي مِرْبَدٍ لَنَا .

☆☆ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سہل انصاری اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیبر تشریف لے گئے' وہاں وہ دونوں صاحبان اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے' تو حضرت عبداللہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا۔ پھر حضرت محیصہ اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہما جو مقتول کے بھائی تھے اور حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمن بات شروع کرنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو! پہلے بڑے کو موقع دو! تو حضرت محیصہ اور حضرت حویصہ رضی اللہ عنہما نے گفتگو شروع کی' پھر اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے معاملے کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پچاس قسمیں اُٹھا کر اپنے قاتل کے حقدار بن سکتے ہو' اُنہوں نے عرض کی: ہم کس طرح قسم اُٹھا سکتے ہیں' جبکہ ہم نے یہ واقعہ ہوتے ہوئے دیکھا بھی نہیں ہے' اور ہم وہاں موجود بھی نہیں تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر یہودی پچاس قسمیں اُٹھا کر تم سے بری ہو جائیں گے۔

تو اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کافروں کی قسم کیسے قبول کریں؟

4730-تقدم (الحدیث 4724) ۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کی دیت ادا کی۔

بشیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ ہمارے بارے میں موجود دیت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے ٹانگ بھی ماری تھی۔

4731 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ قَالَ وُجِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيْلًا فَجَاءَ اَخُوْهُ وَعَمَّاهُ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ وَهُمَا عَمَّا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْكُبْرَ الْكُبْرَ" . قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا فِىْ قَلِيْبٍ مِّنْ بَعْضِ قُلُبِ خَيْبَرَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَتَّهِمُوْنَ" . قَالُوْا نَتَّهِمُ الْيَهُوْدَ . قَالَ "اَفَتُقْسِمُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا اَنَّ الْيَهُوْدَ قَتَلَتْهُ" . قَالُوْا وَكَيْفَ نُقْسِمُ عَلٰى مَا لَمْ نَرَ قَالَ "فَتُبَرِّئُكُمُ الْيَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ اَنَّهُمْ لَمْ يَقْتُلُوْهُ" . قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْضٰى بِاَيْمَانِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ . اَرْسَلَهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ .

☆☆ بشیر بن یسار حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ مقتول پائے گئے تو اُن کے بھائی اور اُن کے دو چچا حضرت حویصہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہما یہ دونوں حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے بھی چچا تھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عبدالرحمٰن بات شروع کرنے لگے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلے بڑوں کو موقع دو!

ان دونوں صاحبان نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے عبداللہ بن سہل کو خیبر کے ایک گڑھے میں مقتول پایا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کس پر الزام عائد کرتے ہو؟ تو اُنہوں نے عرض کی: ہم یہودیوں پر الزام عائد کرتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم پچاس قسمیں اُٹھالو گے کہ یہودیوں نے اُسے قتل کیا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: ہم کیسے قسم اُٹھا سکتے ہیں جبکہ ہم نے یہ دیکھا بھی نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہودی پچاس قسمیں اُٹھا کر بری ہو جائیں گے کہ اُنہوں نے اُس کو قتل نہیں کیا ہے۔ اُن لوگوں نے عرض کی: ہم اُن کی قسم سے کیسے راضی ہو سکتے ہیں جبکہ وہ لوگ مشرک ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاس سے اُنہیں اُن کی دیت ادا کی۔

امام مالک نے اس روایت کو مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے (جو درج ذیل ہے)۔

4732 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِىْ حَوَائِجِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ فَاَتٰى هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ لِمَكَانِهِ مِنْ اَخِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

4731-تقدم (الحديث 4724) . 4732-تقدم (الحديث 4724) .

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَبِّرْ كَبِّرْ" . فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَذَكَرُوا شَانَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلِكُمْ" . قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى فَزَعَمَ بُشَيْرٌ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ . خَالَفَهُمْ سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ .

☆☆ بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سہل انصاری اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیبر تشریف لے گئے وہاں یہ دونوں اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا۔ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کے ساتھ اُن کے بھائی حویصہ اور حضرت عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہما بھی تھے۔

عبدالرحمن اپنے بھائی کے ساتھ اپنے تعلق کی وجہ سے بات شروع کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو! پہلے بڑے کو موقع دو! تو حضرت حویصہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہما نے بات چیت شروع کی اور حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے معاملے کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں اُٹھا کر اپنے ساتھی کے خون کے حقدار بن جاؤ گے؟

(راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے قاتل کے حقدار بن جاؤ گے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' بشیر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اُنہیں دیت عطا کی تھی۔

سعید بن عبید طائی نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

4733 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ اَبِي حَثْمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا اَحَدَهُمْ قَتِيلًا فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا . فَانْطَلَقُوا اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا اَحَدَنَا قَتِيلًا . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْكُبْرَ الْكُبْرَ" . فَقَالَ لَهُمْ "تَاْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ" . قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ . قَالَ "فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ" . قَالُوا لَا نَرْضٰى بِاَيْمَانِ الْيَهُودِ . وَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ . خَالَفَهُمْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ .

☆☆ بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں: انصار کے ایک فرد جن کا نام حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ ہے' اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے' اُن کی قوم کے کچھ افراد خیبر چلے گئے' وہاں وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے' تو اُنہوں نے اپنے میں سے ایک فرد کو مقتول پایا تو جن لوگوں کے پاس اُنہوں نے اپنے اُس ساتھی کو مقتول پایا تھا' اُن سے اُن حضرات نے کہا: تم لوگوں نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔

اُن لوگوں نے جواب دیا: ہم نے اسے قتل نہیں کیا اور ہمیں اس کے قاتل کے بارے میں بھی کوئی علم نہیں ہے۔

4733-تقدم (الحدیث 4724) .

پھر یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم لوگ خیبر گئے تھے' وہاں ہم نے اپنے میں سے ایک شخص کو مقتول پایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے بڑا' بڑا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: کیا تم کوئی ثبوت پیش کرو گے کہ اسے کس نے قتل کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ تمہارے خلاف قسم اُٹھالیں گے۔

لوگوں نے عرض کی: ہم یہودیوں کی قسم سے راضی نہیں ہوں گے۔

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کو یہ بات اچھی نہیں لگی کہ مقتول کا خون رائیگاں جائے' آپ نے صدقے کے اونٹوں میں سے ایک سو اونٹوں کی دیت انہیں ادا کی۔

عمرو بن شعیب نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

اہل محلہ سے انکاری قسم کے سبب قید کر دینے کا بیان

اور جب اہل محلہ میں سے کسی شخص نے قسم سے انکار کیا ہے تو اس کو قید کر دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ قسم اٹھائے۔ کیونکہ خون کی احترام کے سبب ذاتی طور پر اس پر قسم واجب ہوئی ہے۔ اسی لئے قسم اور دیت کو جمع نہیں کیا جاتا۔ جبکہ مالوں کے انکار میں ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ ان میں قسم ان کے اصل حق کا بدلہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مدعی کے مال کو صرف کرنے سبب قسم ساقط ہو جاتی ہے۔ اور جس بحث میں ہم مسئلہ بیان کر رہے ہیں اس میں صرف دیت سے قسم ساقط ہونے والی نہیں ہے۔ اور یہ اس وضاحت کے مطابق ہے کہ جب ولی سب اہل محلہ پر دعویٰ کیا ہے۔

اور اسی طرح جب اس نے ان میں سے بعض غیر معین بندوں پر دعویٰ کیا ہے اگرچہ وہ دعویٰ عمد کا ہے یا وہ خطاء کا ہے کیونکہ بعض کا تعین نہ ہونا یہ دوسروں سے الگ کرنا نہ ہوگا۔ اور جب ولی نے بعض معین بندوں پر دعویٰ کیا ہے۔ کہ اس نے اس کے ولی کو بطور عمد یا خطاء کے قتل کیا ہے تب بھی اس کا حکم اسی طرح ہے۔ اور صاحب قدوری کا مطلق ذکر اسی پر دلالت کرنے والا ہے۔ اور مبسوط میں بھی اسی طرح کا حکم ہے۔

حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سے الاصول کی روایت کے سوا نقل کیا گیا ہے کہ قیاس کے مطابق بقیہ اہل محلہ سے بھی قسامت اور دیت ساقط ہو جائے گی۔ اور ولی سے کہا جائے گا کہ تیرے پاس کونسی گواہی ہے؟ اور اگر اس نے کہا ہے کہ گواہی کوئی نہیں ہے۔ تو مدعی علیہ سے اس کے قتل پر ایک قسم لی جائے گی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ قیاس قسم لینے کا انکار کرنے والا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے قتل دوسرے کی جانب سے پایا گیا ہے اور استحلاف کو نص سے پہچانا گیا ہے۔ اور یہ اس وقت ہے کہ جب مقتول ایسی جگہ میں ہے جو مدعی علیہم کی جانب مضاف ہے اور مدعی ان پر دعویٰ قتل کر رہا ہے۔ اور اس کے سوا میں نص اصل قیاس پر باقی رہنے والی ہے۔ تو یہ اسی طرح ہو جائے گا جس طرح مدعی نے اہل محلہ کے سوا کسی پر دعویٰ کیا ہے۔

یہاں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ جب اہلیت قسامت رکھنے والوں میں سے کسی نے انکار کر دیا ہے تو اس کو قید کر دیا جائے گا کیونکہ وہ ایک طرح حق کو غصب کرنے والا ہے۔ لہٰذا اس کی سزا اس وقت تک قید ہوگی جب تک وہ قسامت کا اقرار نہ کر لے۔

دلیل استحسان کے مطابق قسامت ودیت کا اہل محلہ پر واجب ہونے کا بیان

اور استحسان یہ ہے کہ اہل محلہ پر قسامت ودیت واجب ہے۔ کیونکہ نصوص کے مطلق ہونے کے سبب ایک دعوی اور دوسرے دعوی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ پس ہم اس کو نص کے سبب سے واجب کریں گے۔ جبکہ قیاس کے مطابق اس کو واجب نہ کریں گے۔ بہ خلاف اس صورت مسئلہ کے کہ جب ولی نے ان کے سوا کسی ایک پر دعویٰ کیا ہے کیونکہ اس کے بارے میں کوئی نص نہیں ہے۔ پس اب اگر ہم قسامت ودیت کو واجب کریں گے تو اس کو قیاس کے مطابق واجب کریں گے۔ جبکہ یہ منع ہے۔

اور اس کے بعد اس کا حکم یہ ہے مدعی نے جس چیز کا دعویٰ کیا ہے وہ دعویٰ ثابت ہو جائے گا لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے پاس کوئی گواہی موجود ہو۔ اور جب گواہی نہیں ہے تو پھر مدعی علیہ سے ایک قسم لی جائے گی۔ کیونکہ نص نہ ہونے اور امتناع قیاس کے سبب یہ قسامت نہیں ہے۔

اور جب مدعی علیہ نے قسم اٹھالی ہے تو وہ بری الذمہ ہو جائے گا۔ اور جب اس نے انکار کر دیا ہے اور دعوی مال کا ہے تو انکار کرنے کے سبب اس کا دعویٰ ثابت ہو جائے گا۔ اور جب قصاص کا دعویٰ ہے تو وہ اسی اختلاف کے مطابق ہے جس کتاب دعویٰ میں بیان کر دیا گیا ہے۔

قسامت کے حکم کا بیان

قسامت کا حکم یہ کہ اگر مقتول کے اولیاء نے قتل عمد کا دعویٰ کیا ہے اور اہل محلہ نے قسم کھائی کہ نہ انھوں نے قتل کیا ہے نہ ان کو قاتل کا علم ہے تو اہل محلہ پر دیت لازم ہوگی اور اگر اولیائے مقتول نے قتل خطا کا دعویٰ کیا ہے اور اہل محلہ نے قسم کھالی تو اہل محلہ کے عاقلہ پر دیت لازم ہوگی جس کو وہ لوگ تین سال میں ادا کریں گے اور انکار کی صورت میں ان کو قید کیا جائے گا۔ حتیٰ کہ قسم کھائیں۔

(درمختار وشامی ص 550 ج 5، منتقی ابحر ص 668 ج 2، فتح القدیر ص 388 ج 8)

تعداد پچاس سے کم ہونے پر تکرار قسم کا بیان

اہل محلہ کی تعداد پچاس سے تھوڑی ہے تو ان پر قسم کا تکرار کیا جائے گا۔ حتیٰ کہ جب پچاس ہو جائیں تو یہ حکم اسی دلیل کے سبب سے ہے جس کو روایت کیا گیا ہے۔ کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قسامت کا فیصلہ کیا تو ان کے پاس انچاس بندے آئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان میں کسی ایک پر قسم کو مکرر کر دیا۔ حتیٰ کہ پچاس مکمل ہو گئے۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے دیت کا فیصلہ کیا ہے۔

حضرت شریح اور حضرت نخعی رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح روایت نقل کیا گیا ہے۔ کیونکہ پچاس کی تعداد یہ حدیث سے ثابت ہے۔ اور اس میں خون کے معاملے کا احترام ہے۔ اور جب تعداد پوری ہو اور ولی ان میں سے کسی پر قسم کو مکرر کرنا چاہے تو اس کے لئے اختیار نہ ہوگا۔ کیونکہ تکرار کی جانب جانا مکمل کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

اور جب کسی محلہ میں مقتول پایا جائے اور اس کے اولیاء تمام یا بعض اہل محلہ پر دعویٰ کریں کہ انھوں نے اس کو عمد یا خطاء قتل کیا ہے اور اہل محلہ انکار کریں تو ان میں سے پچاس آدمیوں سے اس طرح قسم لی جائے گی کہ ہر آدمی اللہ (عزوجل) کی قسم کھا کر یہ

کہے کہ نہ میں نے اس کو قتل کیا ہے نہ میں قاتل کو جانتا ہوں۔ اگر وہاں کی آبادی میں پچاس سے زیادہ مرد ہیں تو ان میں سے پچاس کے انتخاب کا حق مقتول کے اولیاء کو ہے۔ اگر پچاس سے کم مرد ہیں تو ان سے قسم کی تکرار کرا کر پچاس کے عدد کو پورا کیا جائے گا۔

(قاضی خان علی الہندیہ ص 451 ج3، عالمگیری ص 77 ج6، ردمختار و شامی ص 550 جلد 5، بحرالرائق ص 392 ج8، فتح القدیر و عنایہ ص 384 ج8)

بچے اور مجنون پر قسامت نہ ہونے کا بیان

بچے اور مجنون پر قسامت نہیں ہے کیونکہ وہ دونوں درست قول کے اہل نہیں ہیں۔ جبکہ قسم درست قول کے مطابق ہوتی ہے۔

اور اسی طرح عورت اور غلام پر بھی قسامت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ دونوں اہل مدد میں سے نہیں ہیں۔ جبکہ قسم اہل مدد میں سے ہے فرمایا کہ جب کوئی شخص حالت موت میں پایا گیا ہے۔ اور اس پر قتل کا اثر کوئی نہیں ہے تو قسامت و دیت کچھ بھی نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ مقتول نہیں ہے۔ اس لئے عرف میں مقتول وہ شخص ہے جس کی زندگی کسی ایسے سبب سے ختم ہوئی ہو جس کو کسی زندہ آدمی نے انجام دیا ہے۔ جبکہ یہ بندہ اپنی موت سے فوت ہونے والا ہے۔ اور فعل کا جرمانہ یہ بندے کے تابع ہے۔ اور قسامت احتمال قتل کے تابع ہے۔ اور ان پر قسم بھی واجب ہوتی ہے۔ پس ایسے اثر کا وجود لازم ہے۔ جس کے سبب میت کے مقتول ہونے پر استدلال کیا جا سکے اور وہ اثر یہ ہے کہ میت پر زخم یا چوٹ کا نشان یا گلہ گھونٹنے کا نشان ہو۔ اور اسی طرح جب اس کی آنکھ یا اس کے کان سے خون نکلا ہے تو یہ اثر ہے کیونکہ عمومی طور کسی زندہ شخص کی جانب سے فعل کے بغیر ان چیزوں سے خون نہیں نکلتا۔ بہ خلاف اس صورت کے کہ جب میت کے منہ سے خون نکلا ہے یا اس کی دبر یا ذکر سے خون نکلا ہے کیونکہ ان مخارج سے بغیر کسی فعل کے خون نکل جایا کرتا ہے۔ اور اس کو ہم نے باب شہید میں بیان کر دیا ہے۔

عورت وغیر اہل پر قسامت نہ ہونے میں فقہی تصریحات کا بیان

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ قسامت میں عورتوں سے قسم نہ لی جائے گا اور جو مقتول کی وارث صرف عورتیں ہوں تو ان کو قتل عمد میں نہ قسامت کا اختیار ہوگا نہ عفو کا۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ ایک شخص عمداً مارا گیا اس کے عصبہ یا موالی نے کہا کہ ہم قسم کھا کر قصاص لیں گے تو ہو سکتا ہے اگرچہ عورتیں معاف کر دیں تو ان سے کچھ نہ ہوگا بلکہ عصبے یا موالی ان سے زیادہ مستحق ہیں خون کے کیونکہ وہی قسم اٹھائیں گے۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ البتہ عصبات یا موالی نے خون معاف کر دیا بعد حلف اٹھا لینے کے اور خون کے مستحق ہو جانے کے اور عورتوں نے عفو سے انکار کیا تو عورتوں کو قصاص لینے کا استحقاق ہوگا۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ قتل عمد میں کم سے کم دو مدعیوں سے قسم لینا ضروری ہے انہیں سے پچاس قسمیں لے کر قصاص کا حکم کر دیں گے۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اگر کئی آدمی مل کر ایک آدمی کو مار ڈالیں اس طرح کہ وہ سب کی ضربوں سے اسی وقت مرے تو سب قصاصاً قتل کیے جائیں گے اور جو بعد کئی دن کے مرے تو قسامت واجب ہوگی اس صورت میں قسامت کی وجہ

سے صرف ایک شخص ان لوگوں میں سے قتل کیا جائے گا۔ کیونکہ ہمیشہ قسامت سے ایک ہی شخص مارا جاتا ہے۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ قتل خطاء میں بھی پہلی قسم خون کے مدعیوں پر ہوگی وہ پچاس قسمیں کھائیں گے اپنے حصے کے موافق ترکے میں سے اگر قسموں میں کسر پڑے تو جس وارث پر کسر کا زیادہ حصہ آئے وہ پوری قسم اس کے حصے میں رکھی جائے گی۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اگر مقتول کی وارث صرف عورتیں ہوں تو وہی حلف اٹھا کے دیت لیں گی اور اگر مقتول کا وارث ایک ہی مرد ہو تو اسی کو پچاس قسمیں دیں گے اور وہ پچاس قسمیں کھا کر دیت لے لے گا یہ حکم قتل خطا میں ہے نہ کہ قتل عمد میں۔ (موطا امام مالک: جلد اول: رقم الحدیث، 1457)

عمد و خطاء کسی میں بھی غلام میں قسامت نہ ہونے کا بیان

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جب غلام قصداً یا خطاء مارا جائے پھر اس کا مولیٰ ایک ایک گواہ لے کر آئے تو وہ اپنے گواہ کے ساتھ ایک قسم کھائے بعد اس کے اپنے غلام کی قیمت لے لے غلام میں قسامت نہیں ہے نہ عمد میں نہ خطا میں اور میں نے کسی اہل علم سے نہیں سنا۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اگر غلام عمداً یا خطاء مارا گیا تو اس کے مولیٰ پر نہ قسامت ہے نہ قسم ہے اور مولیٰ کو قیمت کا اس وقت استحقاق ہوگا جب کہ وہ گواہ عادل لائے دو یا ایک لائے اور ایک قسم کھائے میں نے یہ اچھا سنا۔

(موطا امام مالک: جلد اول: رقم الحدیث، 1459)

4734 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ ابْنَ مُحَيِّصَةَ الْاَصْغَرَ اَصْبَحَ قَتِيْلًا عَلٰى اَبْوَابِ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَقِمْ شَاهِدَيْنِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهٗ اَدْفَعْهُ اِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهٖ" . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنْ اَيْنَ اُصِيْبُ شَاهِدَيْنِ وَاِنَّمَا اَصْبَحَ قَتِيْلًا عَلٰى اَبْوَابِهِمْ قَالَ "فَتَحْلِفُ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً" . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اَحْلِفُ عَلٰى مَا لَا اَعْلَمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَنَسْتَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً" .

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَسْتَحْلِفُهُمْ وَهُمُ الْيَهُوْدُ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهٗ عَلَيْهِمْ وَاَعَانَهُمْ بِنِصْفِهَا .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں محیصہ کے چھوٹے صاحبزادے خیبر کے دروازے پر مقتول پائے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گواہ فراہم کرو کہ جس شخص نے اسے قتل کیا ہے تو میں اُس قاتل کو تمہارے حوالے کردوں گا۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم وہ دو گواہ کہاں سے حاصل کریں؟ یہ تو اُن لوگوں کے دروازے پر مقتول پائے گئے ہیں

4734-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (8759) ـ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم قسامت کے طور پر پچاس آدمی قسمیں اُٹھالو۔

اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیسے قسم اُٹھا سکتا ہوں' اُس چیز کے بارے میں جس کا مجھے علم ہی نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ہم قسامت کے طور پر اُن یہودیوں سے قسمیں لے لیتے ہیں' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اُن سے کیسے قسمیں لیں جبکہ وہ تو یہودی ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن مقتول کی دیت اُن لوگوں کے درمیان تقسیم کروادی اور نصف دیت میں اُن کی مدد کی۔

پہلے اولیائے مقتول سے قسم لینے کا بیان

حضرت سہل بن ابی حثمہ کو خبر دی کچھ لوگوں نے جو اس کی قوم کے معزز تھے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ فقر اور افلاس کی وجہ سے خیبر کو گئے محیصہ کے پاس ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل کو کسی نے قتل کر کے کنوئیں میں یا چشمے میں ڈال دیا ہے محیصہ یہ سن کر خیبر کے یہودیوں کے پاس آئے اور کہا قسم خدا کی تم نے اس کو قتل کیا ہے یہودیوں نے کہا قسم خدا کی ہم نے قتل نہیں کیا اس کو، پھر محیصہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے بیان کیا بعد اس کے محیصہ اور ان کے بھائی حویصہ جو محیصہ سے بڑے تھے۔

اور عبدالرحمٰن بن سہل (جو عبداللہ بن سہل مقتول کے بھائی تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے محیصہ نے چاہا کہ میں بات کروں کیونکہ وہی خیبر کو گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بزرگی کی رعایت کر۔ حویصہ نے پہلے بیان کیا پھر محیصہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہودی تمہارے قتل کی دیت دیں یا جنگ کریں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو اس بارے میں لکھا انہوں نے جواب میں لکھا کہ قسم خدا کی ہم نے اس کو قتل نہیں کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ اور محیصہ اور عبدالرحمٰن سے کہا تم قسم کھاؤ کہ یہودیوں نے اس کو مارا ہے تو دیت کے حقدار ہو گے انہوں نے کہا ہم قسم نہ کھائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا اگر یہودی قسم کھالیں کہ ہم نے نہیں مارا انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ مسلمان نہیں ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کی سہل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس سواونٹ بھیجے ان کے گھروں پر ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

(موطا امام مالک: جلد اول: رقم الحدیث، 1455)

پچاس قسموں کو پورا کرنے میں فقہی تصریحات کا بیان

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعود خیبر کو گئے اور عبداللہ بن سہل کو کسی نے مار ڈالا تو محیصہ اور ان کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو عبدالرحمٰن نے بات کرنی چاہی اپنے بھائی کے مقدمے میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بزرگی کی رعایت کر تو حویصہ اور محیصہ نے قصہ بیان کیا عبداللہ بن سہل کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاتے ہو (اس بات پر کہ فلاں شخص نے اس کو مار ڈالا ہے) اگر کھاؤ گے تو خون کا استحقاق (یا قاتل کا استحاق؟) تمہیں حاصل ہوگا انہوں نے کہا یارسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم (ہم کیونکر کھائیں) ہم اس وقت موجود نہ تھے نہ ہم نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وہ کافر ہیں ان کی قسمیں ہم کیونکر قبول کریں گے بشیر بن یسار نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کی۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے اور میں نے بہت سے اچھے عالموں سے سنا ہے اور اس پر اتفاق کیا ہے۔ اگلے اور پچھلے علماء نے کہا قسامت میں پہلے مدعیوں سے قسم لی جائے گی وہ قسم کھائیں (اگر وہ قسم نہ کھائیں تو مدعٰی علیہم سے قسم لی جائے گی اگر وہ قسم کھالیں گے تو بری ہو جائیں گے) اور قسامت دو امروں میں ایک امر سے لازم ہوتی ہے یا تو مقتول خود کہے مجھ کو فلانے نے مارا ہے (اور گواہ نہ ہوں) یا مقتول کے وارث کسی پر اپنا اشتباہ ظاہر کریں اور گواہی کامل نہ ہو تو انہیں دو وجہوں سے قسامت لازم آئے گی۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اس سنت میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ پہلے قسم ان لوگوں سے لی جائے گی جو خون کے مدعی ہوں۔ خواہ قتل عمد ہو یا قتل خطا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حارث سے جن کا عزیز خیبر میں مارا گیا تھا پہلے قسم کھانے کو فرمایا تھا۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اگر مدعی قسم کھالیں تو ان کے خون کا مدعیوں سے پچاس قسمیں لی جائیں گی جب وہ پچاس آدمی ہوں تو ہر ایک سے ایک ایک قسم لی جائے گی اور پچاس سے کم ہوں یا بعض ان میں سے قسم کھانے سے انکار کریں تو مکرر قسمیں لے کر قسمیں پچاس پوری کریں گے مگر جب مقتول کے وارثوں میں جن کو عفو کا اختیار ہے کوئی قسم کھانے سے انکار کرے گا تو پھر قصاص لازم نہ ہوگا بلکہ جب ان لوگوں میں جن کو عفو کا اختیار نہیں کوئی قسم کھانے سے انکار کرے تو باقی لوگوں سے قسم لیں گے اور جن کو عفو کا اختیار ہے ان میں سے اگر کوئی ایک بھی قسم کھانے سے انکار کرے تو باقی وارثوں کو بھی قسم نہ دیں گے۔ بلکہ اس صورت میں مدعٰی علیہم کو قسم دیں گے ان میں سے پچاس آدمیوں کو پچاس قسمیں دیں گے اگر پچاس سے کم ہوں تو مکرر کر کے پچاس پوری کریں گے اگر مدعٰی علیہ ایک ہی ہو تو اس سے پچاس قسمیں لیں گے جب وہ پچاس قسمیں کھالے گا بری ہو جائے گا۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اگر ایک قوم کی قوم کو جس میں بہت آدمی ہوں خون کی تہمت لگے اور مقتول کے وارث ان سے قسم لینا چاہیں تو ہر شخص ان میں سے پچاس پچاس قسمیں کھائے گا یہ نہ ہوگا کہ پچاس قسمیں سب پر تقسیم ہو جائیں یہ میں نے اچھا سنا۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ قسامت مقتول کی عصبوں کی طرف ہوگی جو خون کے مالک ہیں انہی کو قسم دی جاتی ہے اور انہی کی قسم کھانے سے قصاص لیا جاتا ہے۔ (موطا امام مالک: جلد اول: رقم الحدیث، 1456)

بَاب الْقَوَدِ

یہ باب قصاص کے بیان میں ہے

قصاص کے لغوی معنی ومفہوم کا بیان

اصطلاح شریعت میں " قصاص کا مفہوم ہے، قاتل کی جان لینا, جس شخص نے کسی کو ناحق قتل کر دیا ہو اس کو مقتول کے بدلے میں قتل کر دینا! یہ لفظ قص اور قصص سے " نکلا ہے جس کے لغوی معنی ہیں کسی کے پیچھے پیچھے جانا، چونکہ مقتول کا ولی قاتل کا پیچھا پکڑتا ہے تاکہ اسے مقتول کے بدلے میں قتل کرائے اس لئے قاتل کی جان لینے کو قصاص کہا جاتا ہے، ویسے قصاصات کے معنی مساوات (برابری) کے بھی ہیں۔ قصاص " پر اس معنی کا اطلاق اس طرح ہوتا ہے کہ جب قاتل کو مقتول کے بدلے میں قتل کر دیا جاتا ہے تو مقتول کا ولی اور قاتل یا مقتول اور قاتل برابر ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ قصاص میں قاتل کے ساتھ وہی سلوک کیا جاتا ہے جو قاتل نے مقتول کے ساتھ کیا تھا۔

4735 - اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلَاثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِىْ وَالتَّارِكُ دِيْنَهُ الْمُفَارِقُ" .

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کسی بھی مسلمان کا خون تین میں سے کسی ایک وجہ سے جائز ہوتا ہے' جان کے بدلے میں جان' شادی شدہ زانی اور اپنے دین کو چھوڑ کر (مسلمانوں کی جماعت سے) علیحدگی اختیار کرنے والا"۔

شرح

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نفس مسلمان کہ جو اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اس کا خون حلال نہیں ہے ہاں ان تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت واقع ہو جانے کی وجہ سے اس کا خون حلال ہو جاتا ہے، ایک تو یہ کہ وہ محصن ہونے کے بعد زنا کرے تو اس کو سنگسار کر دیا جائے دوسری صورت یہ کہ کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے۔ کے لئے نکلے یعنی جو مسلمان قزاقی کرے یا بغاوت کی راہ پر لگ جائے تو اس کو قتل کر دیا جائے یا سولی دے دی جائے اور یا اس کو قید میں ڈال دیا جائے اور تیسری صورت قتل نفس کی ہے کہ جو مسلمان کسی کو عمداً قتل کر دے تو اس کے بدلے میں اس کو قتل کر دیا جائے۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ المصابیح، جلد سوم: رقم الحدیث، 702)

محصن " ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ مسلمان جو آزاد ہو مکلف ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ صحبت کر چکا ہو یعنی شادی شدہ ہو اور پھر اس کے بعد زنا کا مرتکب ہو اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو سنگسار کر کے ختم کر دیا جائے۔ قزاقی کرنے والے کے بارے میں تین سزائیں

4735-تقدم (الحديث 4027) .

بیان کی گئی ہیں۔(۱) قتل کر دیا جائے۔(۲) سولی دیا جائے (۳) قید میں ڈالا جائے ان تینوں میں تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ قزاق مال تو نہ لوٹ سکا ہو مگر اس نے کسی کو جان سے مار ڈالا ہو تو اس صورت میں اس کو قتل کیا جائے گا اور اگر اس نے مال بھی لوٹا ہو اور کسی کو قتل بھی کیا ہو تو اس صورت میں اس کو سولی دی جائے گی۔

اب اس کے متعلق حضرت امام مالک تو یہ فرماتے ہیں کہ اس کو زندہ سولی پر لٹکا دیا جائے تا کہ وہ مر جائے لیکن حضرت امام شافعی یہ فرماتے ہیں کہ اس کو قتل کر کے اس کی لاش سولی پر لٹکا دی جائے تا کہ دوسرے لوگوں کو اس کے انجام سے عبرت ہو۔ تیسری سزا قید کی ہے اس کے لئے حدیث میں (ینفی فی الارض) کے الفاظ ہیں اس کے معنی حضرت امام شافعی کے نزدیک تو یہ ہے کہ اس کو مسلسل شہر بدر کیا جاتا رہے یعنی اسے کسی ایک شہر میں ٹھہرنے اور رہنے نہ دیا جائے بلکہ ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف نکالا جاتا رہے تا کہ اسے قرار و آرام نہ مل سکے۔

لیکن حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک ان الفاظ کے معنی یہ ہیں کہ اس کو قید میں ڈال دیا جائے اور یہ قید کی سزا اس صورت میں ہے جب کہ اس نے نہ تو مال لوٹا ہو اور نہ کسی کو قتل کیا ہو بلکہ راہگیروں کو ڈرایا دھمکایا ہو اس طرح اس نے راستے کے امن و عافیت کی طرف سے لوگوں کو خوف و تشویش میں مبتلا کیا ہو حدیث کا یہ جزء جس میں قزاقوں اور راہزنوں کی مذکورہ بالا سزاؤں کا حکم ہے؟ دراصل قرآن کریم کی اس آیت سے مستنبط ہے کہ: ایت(اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ،المائدہ:33)" جو لوگ اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد یعنی بدامنی پھیلاتے پھرتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ وہ قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں، یا ان میں سے ہر ایک کا ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پاؤں کاٹ دیا جائے یا زمین سے نکال کر جیل خانہ میں بھیج دیے جائیں۔

لیکن بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ تخییر کے لئے ہے یعنی یہ ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ امام وقت اور حاکم کو یہ اختیار ہے کہ وہ مذکورہ تفصیل کا لحاظ کئے بغیر ان سزاؤں میں سے جو سزا مناسب جانے قزاق کو دے۔

4736 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ - قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ الْقَاتِلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهٗ اِلٰى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ قَتْلَهٗ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ "اَمَا اِنَّهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهٗ دَخَلْتَ النَّارَ" . فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ . قَالَ وَكَانَ مَكْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهٗ فَسُمِّىَ ذَا النِّسْعَةِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص قتل ہو گیا' قاتل کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

4736-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب الامام يامر بالعفو في الدم (الحديث 4498) و اخرجه الترمذي في الديات، باب ما جاء في حكم ولي القتيل في القصاص و العفو (الحديث 1407) . واخرجه ابن ماجه في الديات، باب العفو عن القاتل (الحديث 2690) . تحفة الاشراف (12507) .

کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اُسے مقتول کے ولی کے حوالے کر دیا' اُس قاتل نے عرض کی. یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے اُس مقتول کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا (بلکہ وہ غلطی سے مجھ سے قتل ہو گیا) تو نبی اکرم ﷺ نے مقتول کے ولی سے فرمایا: اگر تو یہ سچ کہہ رہا ہے' اور پھر بھی تم نے اسے قتل کر دیا' تو تم جہنم میں چلے جاؤ گے تو اُس مقتول کے ورثاء نے اُسے چھوڑ دیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اُس قاتل کے ہاتھ رسّی کے ذریعے اُس کے کندھے پر باندھے گئے تھے' تو وہ اپنی رسّی کو گھسیٹتا ہوا وہاں سے نکلا' اس پر اُس کا نام ''رسّی والا'' پڑ گیا۔

4737 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ عَنْ عَوْفٍ الْاَعْرَابِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ جِيءَ بِالْقَاتِلِ الَّذِي قَتَلَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ بِهِ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَتَعْفُو" . قَالَ لَا قَالَ "اَتَقْتُلُ" . قَالَ نَعَمْ قَالَ "اذْهَبْ" . فَلَمَّا ذَهَبَ دَعَاهُ قَالَ "اَتَعْفُو" . قَالَ لَا . قَالَ "اَتَاْخُذُ الدِّيَةَ" . قَالَ لَا . قَالَ "اَتَقْتُلُ" . قَالَ نَعَمْ . قَالَ "اذْهَبْ" . فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ "اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَاِنَّهُ يَبُوْءُ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ" . فَعَفَا عَنْهُ فَاَرْسَلَهُ - قَالَ - فَرَاَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ .

☆☆ علقمہ بن وائل حضرمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُس قاتل کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا' جس نے قتل کیا تھا۔ مقتول کا ولی اُسے اپنے ساتھ لے کر آیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُس ولی سے دریافت کیا: کیا تم اسے معاف کرو گے؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اسے قتل کرو گے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم چلے جاؤ! جب وہ جانے لگا' تو آپ ﷺ نے اُسے بلایا اور فرمایا: کیا تم اُسے معاف کرو گے؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم دیت وصول کر لو گے؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اسے قتل ہی کرو گے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم چلے جاؤ۔

جب وہ جانے لگا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اسے معاف کر دیتے ہو تو یہ تمہارے تمام گناہوں اور تمہارے ساتھی (یعنی مقتول) کے گناہوں کا ذمے دار ہو جائے گا' تو اُس شخص نے اُسے معاف کر دیا اور اُسے چھوڑ دیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اُس (قاتل) کو دیکھا کہ وہ اپنی رسّی گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا۔

مقتول کا سر یا نصف بدن محلے میں پائے جانے کا بیان

اور جب مقتول کا جسم یا نصف بدن سے زائد یا آدھے سر کے ساتھ محلے میں پایا گیا ہے تو اہل محلہ پر قسامت و دیت واجب ہو جائے گی۔ اور جب جسم کا وہ نصف حصہ جو لمبائی میں پھٹا ہوا پایا گیا ہے یا نصف سے تھوڑا ہے لیکن سر کے ساتھ پایا گیا ہے یا ہاتھ یا

4737-اخرجه مسلم في القسامة، باب صحة الاقرار بالقتل و تمكين ولي القتيل و استحباب طلب العفو منه (الحديث 32) مطولًا و اخرجه ابو داؤد في الديات، باب الامام يامر بالعفو في الدم (الحديث 4499 و 4500 و 4501) مطولًا . و اخرجه النسائي في القسامة ذكر اختلاف الناقلين لخبر علقمة بن وائل فيه (الحديث 4738 و 4739 و 4740 و 4741 و 4742 و 4743)، و في آداب القضاة، اشارة الحاكم على الخصم بالعفو (الحديث 5430) تحفة الاشراف (11769) .

پاؤں یا سر پایا جائے تو اہل محلہ پر کچھ واجب نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ ایسا حکم ہے۔ جس کو ہم نے نص سے سمجھا ہے۔ اور نص بدن کے بارے میں وارد ہوئی ہے۔ پس انسانیت کے احترام کے سبب ہم نے اکثر کو کل کے قائم مقام کر دیا ہے۔

جبکہ کم میں ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ جو قلیل ہے وہ بدن بھی نہیں ہے اور بدن کے ساتھ ملنے والا بھی نہیں ہے۔ پس اس میں قسامت جاری نہ ہوگی۔ کیونکہ جب ہم قلیل کا اعتبار کریں گے تو ایک جان کے بدلے میں دو قسامتیں اور دو دیات واجب ہو جائیں گی جبکہ یہ دونوں مسلسل نہیں ہوتیں۔ اور اس کے بارے میں اصول یہ ہے کہ پہلا موجود اگر اس حالت میں ہے کہ جب باقی پایا جائے تو اس میں قسامت جاری نہ ہو جائے تو اس میں قسامت واجب نہ ہوگی۔ اور جب وہ اس حالت میں ہے کہ باقی پایا جائے تو قسامت جاری ہو تو اب موجود اول میں قسامت جاری ہو جائے گی۔ اور اس کا حکم وہی ہے۔ جس کی جانب ہم اشارہ کر آئے ہیں۔ اور نماز جنازہ بھی اسی تفریع کے مطابق متفرع ہونے والا ہے۔ کیونکہ نماز جنازہ میں تکرار نہیں ہے۔

اور جس جگہ مقتول کا پورا جسم یا جسم کا اکثر حصہ یا نصف حصہ بشرطیکہ اس کے ساتھ سر بھی پایا جائے تو اس جگہ کے لوگوں پر قسامت و دیت ہے۔ اور اگر لمبائی میں سے چرا ہوا نصف پایا جائے یا بدن کا نصف سے کم حصہ پایا جائے۔ اگرچہ عرضاً ہو اور اس کے ساتھ سر بھی ہو یا صرف ہاتھ یا پیر یا سر پایا جائے تو قسامت و دیت کچھ نہیں ہے۔ (درمختار و شامی ص 549 ج 5، قاضی خان علی الہندیہ ص 453 ج 3، تبیین الحقائق ص 172 ج 6، بحر الرائق ص 392 ج 8، فتح القدیر ص 390 ج 8، مبسوط ص 116 ج 26، بدائع صنائع ص 288 ج 7)

گلہ گھونٹ کر قتل کرنے کے سبب معافی ہونے نہ ہونے کا بیان

امام ابو یوسف کی رائے یہ ہے کہ اگر کوئی شخص گلا گھونٹ کر کسی کو قتل کرنے کا بار بار مرتکب ہو تو اس کے لیے معافی کی گنجائش ختم ہو جائے گی اور اسے قتل کرنا لازم ہوگا۔

اسحاق بن راہویہ اور فقہائے مالکیہ کا موقف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو دھوکے سے کسی ویران جگہ پر لے جا کر قتل کر دے تو اس صورت کے حرابہ کے تحت آ جانے کی وجہ سے حق قصاص ریاست سے متعلق ہو جائے گا اور ورثا کو معافی کا اختیار نہیں ہوگا۔

فقہائے شافعیہ یہ قرار دیتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مسلمانوں کے حکمران کو قتل کر دے تو اس کے لیے معافی کی کوئی گنجائش نہیں اور اسے لازماً قتل کیا جائے گا۔

محلے میں جنین بچے کے پائے جانے کا بیان

اور جب محلے والوں نے کسی جنین یا نامکمل گرے ہوئے بچے کو پایا ہے اور اس پر مارنے کی نشانی بھی نہیں ہے۔ تو اہل محلہ پر کچھ واجب نہ ہوگا۔ کیونکہ جنین بڑے بچے کی حالت سے فوقیت حاصل کرنے والا نہیں ہے۔ اور جب بچے پر مارنے کی نشانی ہے اور وہ مکمل پیدائشی ہے تو اس صورت میں محلے والوں پر قسامت اور دیت واجب ہو جائے گی۔ اس لئے کہ ظاہر اسی طرح ہے۔ اور جس تخلیق پوری ہو چکی ہے وہ زندہ الگ ہونے والا ہے۔ اگرچہ اس کی تخلیق ناقص کیوں نہ ہو۔ تو اہل محلہ پر کچھ واجب نہ ہوگا۔ کیونکہ جس کی تخلیق ناقص ہے وہ مردہ الگ ہوا ہے وہ زندہ نہیں ہے۔

فرمایا کہ جب مقتول کسی ایسی سواری پر پایا گیا ہے جس کو کسی ہانکا ہے تو سائق کی عاقلہ پر دیت واجب ہو جائے گی اور اہل محلہ

پر کچھ نہ ہوگا۔ کیونکہ مقتول اسی کے قبضہ میں ہے تو یہ اسی طرح ہو جائے گا کہ جب مقتول اس کے مکان میں ہے اور اسی طرح جب جانور کو چلانے والا یا اس کا سوار جب یہ لوگ جمع ہو جائیں تو ان سب پر دیت واجب ہو جائے گی۔ کیونکہ مقتول ان کے قبضہ میں ہے تو یہ اسی طرح ہو جائے گا جس طرح مقتول ان کے مکان میں ہے۔

اور اگر کسی محلے میں کوئی مردہ بچہ تام الخلقت یا ناقص الخلقت پایا جائے اور اس پر ضرب کے کچھ نشانات نہ ہوں تو اہل محلہ پر کچھ نہیں ہے اور اگر ضرب کے نشانات ہوں اور بچہ تام الخلقت ہو تو قسامت و دیت واجب ہے اور اگر ناقص الخلقت ہو تو کچھ نہیں ہے۔ (عالمگیری ص 78 ج 6، درمختار و شامی ص 552 ج 5، قاضی خان ص 453 ج 3، تبیین الحقائق ص 172 ج 6، بحرالرائق ص 394 ج 8، فتح القدیر ص 391 ج 8)

باب ذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ فِيهِ

یہ باب ہے کہ اس بارے میں علقمہ بن وائل کی نقل کردہ خبر کے بارے میں نقل کرنے والوں کے اختلاف کا تذکرہ

4738 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ اَبِي جَمِيلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ اَبُو عَمْرٍو الْعَائِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جِيءَ بِالْقَاتِلِ يَقُودُهُ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ فِي نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُولِ "اَتَعْفُو". قَالَ لَا. قَالَ "اَتَاْخُذُ الدِّيَةَ". قَالَ لَا. قَالَ "فَتَقْتُلُهُ". قَالَ نَعَمْ. قَالَ "اذْهَبْ بِهِ". فَلَمَّا ذَهَبَ بِهِ فَوَلَّى مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ "اَتَعْفُو". قَالَ لَا. قَالَ "اَتَاْخُذُ الدِّيَةَ". قَالَ لَا. قَالَ "فَتَقْتُلُهُ". قَالَ نَعَمْ. قَالَ "اذْهَبْ بِهِ". فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ "اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِاِثْمِهِ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ". فَعَفَا عَنْهُ وَتَرَكَهُ فَاَنَا رَاَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ.

★★ حضرت وائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب ایک قاتل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا' مقتول کا ولی اُسے رسّی میں باندھ کر اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے ولی سے فرمایا: کیا تم اسے معاف کر دو گے؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم دیت وصول کر لو گے؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اُسے قتل کر دو گے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے لے جاؤ' جب وہ اُسے لے کر جانے لگا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے بلوایا اور فرمایا: کیا تم اسے معاف کر دو گے؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم دیت وصول کر لو گے؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے قتل ہی کرو گے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے لے جاؤ!

اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اُسے معاف کر دیتے ہو تو یہ تمہارے تمام گناہوں اور تمہارے ساتھی (یعنی مقتول)

4738-تقدم (الحدیث 4737).

کے تمام گناہوں کا ذمہ دار بن جائے گا' تو اُس شخص نے اُس قاتل کو معاف کر دیا اور اُسے چھوڑ دیا۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے اُس (قاتل) کو دیکھا کہ وہ اپنی رسی گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا۔

4739 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ الْحَبَطِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ . قَالَ يَحْيٰى وَهُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ روایت پہلے سے زیادہ بہتر ہے۔

4740 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ - وَهُوَ الْحَوْضِيُّ - قَالَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ رَجُلٌ فِيْ عُنُقِهِ نِسْعَةٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا وَاَخِيْ كَانَا فِيْ جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهٖ رَاْسَ صَاحِبِهٖ فَقَتَلَهٗ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اعْفُ عَنْهُ" . فَاَبٰى وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا وَاَخِيْ كَانَا فِيْ جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهٖ رَاْسَ صَاحِبِهٖ فَقَتَلَهٗ . فَقَالَ "اعْفُ عَنْهُ" . فَاَبٰى ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا وَاَخِيْ كَانَا فِيْ جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ - اُرَاهُ قَالَ - فَضَرَبَ رَاْسَ صَاحِبِهٖ فَقَتَلَهٗ . فَقَالَ "اعْفُ عَنْهُ" . فَاَبٰى قَالَ "اذْهَبْ اِنْ قَتَلْتَهٗ كُنْتَ مِثْلَهٗ" . فَخَرَجَ بِهٖ حَتّٰى جَاوَزَ فَنَادَيْنَاهُ اَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ اِنْ قَتَلْتُهٗ كُنْتُ مِثْلَهٗ قَالَ "نَعَمِ اعْفُ" . فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهٗ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا .

☆☆ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک شخص وہاں آیا' جس کی گردن میں رسی بندھی ہوئی تھی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اور میرا بھائی ایک کنویں میں تھے' یہ دونوں اُسے کھود رہے تھے' تو اس نے پھاوڑا لیا اور اپنے ساتھی کے سر پر مار کر اُسے قتل کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے معاف کر دو! تو اُس نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا' پھر وہ شخص کھڑا ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اور میرا بھائی دونوں ایک کنویں میں تھے اور دونوں اُسے کھود رہے تھے' تو اس شخص نے پھاوڑا لیا۔ (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے' اُس شخص نے یہ کہا تھا کہ اُس نے اپنے ساتھی کے سر پر مار کر اُسے قتل کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے معاف کر دو! تو اُس نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ! اگر تم اُسے قتل کر دیتے ہو' تو تم بھی اس کی مانند ہو جاؤ گے' وہ شخص اُسے ساتھ لے کر نکلا' یہاں تک کہ وہ ذرا دور چلا گیا تو ہم نے اُسے آواز دی: کیا تم سنتے نہیں ہو کہ نبی اکرم ﷺ نے کیا بات ارشاد فرمائی ہے؟ وہ واپس آیا اور بولا: اگر میں اسے قتل کر دیتا ہوں' تو میں بھی اس کی مانند ہو جاؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں!

تو (اُس شخص نے کہا:) پھر میں اسے معاف کرتا ہوں۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر وہ (قاتل) اپنی رسی گھسیٹتا ہوا وہاں سے نکلا اور ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

4741 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ سِمَاكٍ ذَكَرَ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ

4739-تقدم (الحديث 4737) . 4740-تقدم (الحديث 4737) . 4741-تقدم (الحديث 4737) .

وَائِلٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ يَقُودُ اٰخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَتَلَ هٰذَا اَخِي . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَقَتَلْتَهُ" . قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ اَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ . قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ . قَالَ "كَيْفَ قَتَلْتَهُ" . قَالَ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ نَحْتَطِبُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِي فَاَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُ بِالْفَاْسِ عَلٰى قَرْنِهِ . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ" . قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي اِلَّا فَاْسِي وَكِسَائِي . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَتُرٰى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ" . قَالَ اَنَا اَهْوَنُ عَلٰى قَوْمِي مِنْ ذَاكَ . فَرَمٰى بِالنِّسْعَةِ اِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ "دُونَكَ صَاحِبَكَ" . فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ" . فَاَدْرَكُوا الرَّجُلَ فَقَالُوا وَيْلَكَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ" . فَرَجَعَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حُدِّثْتُ اَنَّكَ قُلْتَ "اِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ" . وَهَلْ اَخَذْتُهُ اِلَّا بِاَمْرِكَ فَقَالَ "مَا تُرِيدُ اَنْ يَبُوءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ" . قَالَ بَلٰى . قَالَ "فَاِنَّ ذَاكَ" . قَالَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ .

✿✿ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک شخص دوسرے شخص کو رسّی میں باندھ کر اپنے ساتھ لے کر آیا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص نے میرے بھائی کو قتل کر دیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم نے اُسے قتل کیا ہے؟ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر یہ شخص اعتراف نہیں کرے گا' تو میں اس کا ثبوت فراہم کر دوں گا۔ اُس شخص نے عرض کی: جی ہاں! میں نے اسے قتل کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے اسے کیسے قتل کیا ہے؟ اُس نے عرض کی: میں اور وہ ایک درخت سے لکڑیاں کاٹ رہے تھے' اُس نے مجھے گالی دی' اس بات پر مجھے غصہ آ گیا' میں نے کلہاڑی اُس کے سر میں ماری (تو وہ مر گیا)۔

نبی اکرم ﷺ نے اُس سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اتنا مال موجود ہے' جس کے ذریعے تم اپنی جان کے بدلے میں ادا کر سکو' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس صرف میری کلہاڑی ہے' اور ایک میری چادر ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہاری قوم کے افراد تمہیں خرید لیں گے؟ (یعنی وہ تمہاری طرف سے دیت ادا کر دیں گے)۔

تو اُس نے عرض کی: میں اپنی قوم کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے وہ رسّی اُس دوسرے آدمی کی طرف کرتے ہوئے فرمایا: تم اپنے ساتھی کو پکڑ لو جب وہ شخص مڑ کر چلا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے اُسے قتل کر دیا تو یہ بھی اُس کی مانند ہو جائے گا' تو لوگ اُس شخص کے پاس گئے اور بولے: تمہارا ستیاناس ہو! نبی اکرم ﷺ نے تو یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر اس نے اُسے قتل کر دیا تو یہ بھی اُس کی مانند ہو جائے گا۔ وہ شخص واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اگر اس نے اُسے قتل کر دیا تو یہ بھی اُس کی مانند ہو جائے' کیا میں نے آپ کے حکم کے علاوہ اسے پکڑا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ نہیں چاہو گے کہ یہ تمہارے گناہوں اور تمہارے ساتھی (یعنی مقتول) کے گناہوں کا ذمہ دار بن جائے' اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس نے

عرض کی کہ اگر ایسا ہے (تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں)۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بالکل ایسا ہی ہوگا۔

4742 - اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ اِنِّىْ لَقَاعِدٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ يَقُوْدُ اٰخَرَ نَحْوَهٗ .

☆☆ علقمہ بن وائل بیان کرتے ہیں: اُن کے والد نے ایک مرتبہ یہ بات بتائی کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ایک آدمی کو پکڑ کر لے آیا' اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

4743 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِىْ عَوَانَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا فَدَفَعَهٗ اِلٰى وَلِىِّ الْمَقْتُوْلِ يَقْتُلُهٗ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُلَسَائِهٖ "اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ" . قَالَ فَاتَّبَعَهٗ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهٗ فَلَمَّا اَخْبَرَهٗ تَرَكَهٗ . قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَجُرُّ نِسْعَتَهٗ حِيْنَ تَرَكَهٗ يَذْهَبُ . فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَبِيْبٍ فَقَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَشْوَعَ قَالَ وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الرَّجُلَ بِالْعَفْوِ .

☆☆ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا' جس نے دوسرے شخص کو قتل کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے مقتول کے ولی کے سپرد کر دیا' تا کہ وہ اُسے قتل کر دے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے افراد سے یہ فرمایا: قتل کرنے والا شخص اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک شخص اُس کے پیچھے گیا اور اُسے اس کے بارے میں بتایا جب اُسے اس بارے میں بتایا تو اُس نے قاتل کو چھوڑ دیا۔

راوی کہتے ہیں' میں نے اُس قاتل کو دیکھا کہ جب دوسرے شخص نے اُسے چھوڑ دیا تو وہ اپنی رسّی کو گھسیٹتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

4744 - اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِىِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى بِقَاتِلِ وَلِيِّهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اُعْفُ عَنْهُ" . فَاَبٰى فَقَالَ "خُذِ الدِّيَةَ" . فَاَبٰى قَالَ "اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَاِنَّكَ مِثْلُهٗ" . فَذَهَبَ فَلَحِقَ الرَّجُلَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اقْتُلْهُ فَاِنَّكَ مِثْلُهٗ" . فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ فَمَرَّ بِىَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَجُرُّ نِسْعَتَهٗ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنے ولی کے قاتل کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے معاف کر دو تو اُس نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دیت

4742-تقدم (الحديث 4737) .

4743-تقدم (الحديث 4737) .

4744-اخرجه ابن ماجه في الديات، باب العفو عن القاتل (الحديث 2691) . تحفة الاشراف (451) .

وصول کرلو؟ اُس نے یہ بات بھی نہیں مانی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے قتل کردو' کیونکہ تم بھی اس کی مانند ہو۔

پھر وہ شخص چلا گیا' پھر ایک دوسرا شخص اُس کے پاس گیا اور اُسے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: تم اسے قتل کردو' کیونکہ تم بھی اس کی مانند ہو تو اُس شخص نے اُس قاتل کو چھوڑ دیا۔

راوی کہتے ہیں: وہ قاتل میرے پاس سے گزرا' وہ اپنی رسّی کو گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا۔

4745 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَتَلَ اَخِي . قَالَ "اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ كَمَا قَتَلَ اَخَاكَ" . فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اتَّقِ اللّٰهَ وَاعْفُ عَنِّي فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِاَجْرِكَ وَخَيْرٌ لَكَ وَلِاَخِيكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . قَالَ فَخَلّٰى عَنْهُ قَالَ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ لَهُ قَالَ فَاَعْنَفَهُ "اَمَا اِنَّهُ كَانَ خَيْرًا مِمَّا هُوَ صَانِعٌ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ يَا رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيمَ قَتَلَنِي" .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اس شخص نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے قتل کردو' جس طرح اس نے تمہارے بھائی کو قتل کیا تھا تو اُس شخص نے اُس سے کہا: تم اللہ سے ڈرو اور مجھے معاف کردو' کیونکہ ایسا کرنا تمہارے لیے عظیم اجر کا باعث ہوگا اور قیامت کے دن تمہارے لیے اور تمہارے بھائی کے لیے زیادہ بہتر ہوگا' تو اُس شخص نے اُس قاتل کو چھوڑ دیا۔

راوی کہتے ہیں: اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا گیا' آپ ﷺ نے اُس سے دریافت کیا' تو اُس نے آپ ﷺ کو بتایا' جو قاتل نے اُس سے کہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے متنبہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے حق میں اس سے زیادہ بہتر ہے' جو قیامت کے دن اُس نے تمہارے ساتھ کرنا تھا۔

اُس نے یہ کہنا تھا: میرے پروردگار! تو اس شخص سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا۔

قتل کی بعض اقسام کا بیان

قتل کی تین قسمیں ہیں۔ ایک قتل عمد' یعنی کوئی کسی کو قصداً قتل کردے۔ اس قتل پر قصاص واجب ہو جاتا ہے۔ مقتول کے ورثاء چاہیں تو اسے قتل کردیں، چاہیں تو معاف کردیں، یا چاہیں تو دیت لے کر معاف کردیں اور قاتل کے علاوہ کسی دوسرے کا قتل جائز نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص معاف کردینے اور دیت لے لینے کے بعد قاتل کو قتل کردیتا ہے، تو وہ پہلے قاتل سے بڑا مجرم ہے اسی لیے بعض علماء نے کہا ہے کہ اس کا قتل کردینا واجب ہے، اس کا معاملہ مقتول کے ورثاء کے حوالے نہیں ہوگا۔ دوسری قسم قتل شبہ عمد۔ یعنی کسی نے ظلم و عدوان کی نیت سے کسی کو کوڑے یا لاٹھی وغیرہ سے مارنا شروع کیا، اسے جان سے مار دینا نہیں چاہتا تھا، لیکن اس کے ظلم و زیادتی کی وجہ سے وہ آدمی مرگیا تو اس کی دیت سو اونٹ ہے، جن میں چالیس اونٹنیاں حاملہ ہونی چاہئیں۔ تیسری قسم قتل خطاء،

4745-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1951) .

جیسے کسی نے شکار کرنے کے لیے تیر چلایا اور وہ کسی آدمی کو غلطی سے اور لاعلمی میں لگ گیا، اس میں قصاص نہیں ہے، بلکہ دیت اور کفارہ ہے۔

1۔ جمہور اہل علم کا مذہب ہے کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

2۔ مرد کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔

3۔ والدین کو اولاد کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

4۔ جمہور علماء کا مذہب ہے کہ ذمی آدمی مسلمان کے برابر نہیں۔ اس لیے مسلمان کو ذمی کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

باب تَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ)

یہ باب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت ''اگر تم فیصلہ کرتے ہو تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) فان جآء وك فاحكم بينهم اواعرض عنهم۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تخییر ہے یہ تشریح ۔۔۔ ذکر کیا ہے اس کا معنی گزر چکا ہے کہ وہ ایسے لوگ تھے جن سے معاہدہ تھا، ذمی نہیں تھے۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ آئے تو یہود کے ساتھ ایک معاہدہ کیا، ہم پر کفار کے درمیان فیصلہ کرنا واجب نہیں جب کہ وہ ذمی نہ ہوں بلکہ فیصلہ کرنا جائز ہے اگر ہم چاہیں، رہے اہل ذمہ تو کیا ان کے درمیان فیصلہ کرنا واجب ہے جب وہ ہمارے پاس معاملہ لے آئیں؟ اس میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہیں: اگر تو کسی ذمی کا مسلمان سے جھگڑا ہے تو فیصلہ کرنا واجب ہے مہدوی نے کہا: علماء کا اجماع ہے کہ حاکم پر واجب ہے کہ وہ مسلمان ذمی کے درمیان فیصلہ کرے اور دو ذمیوں کا فیصلہ ہو تو اس میں اختلاف ہے، بعض نے فرمایا: آیت محکمہ ہے اور حاکم کو اختیار دیا گیا ہے، یہ نخعی اور شعبی وغیرہما سے مروی ہے۔ (معالم التنزیل، جلد۲، صفحہ ۲۵۸)

یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما کا مذہب ہے۔ (احکام القرآن للجصاص، جلد۲، صفحہ ۴۳۶) مگر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ زنا میں اہل کتاب پر حد قائم نہیں کی جائے گی، اگر مسلمان نے ذمیہ سے زنا کیا تو اسے حد لگائی جائے گی اور عورت پر حد نہ ہوگی، اگر دونوں زنا کرنے والے ذمی ہوں تو دونوں پر حد نہیں ہے، یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن حسن کا مذہب ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا انہیں کوڑے لگائیں جائیں گے اور انہیں رجم نہیں کیا جائے گا، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام ابو یوسف، اور ابو ثور رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم نے کہا: ان دونوں پر حد ہوگی اگر وہ ہمارے فیصلہ پر راضی ہو کر آئیں۔

ابن خویز منداد نے کہا: جب وہ ایک دوسرے پر تعدی کریں تو امام انہیں نہیں بلائے گا اور خصم کو امام کی مجلس میں حاضر نہیں کیا

جائے گا مگر یہ کہ اس معاملہ کا تعلق ایسے مظالم سے ہو جن کی وجہ سے فساد پھیلتا ہو جیسے قتل ہے اور منازل کا چھیننا وغیرہ ہے، رہے قرض، طلاق اور باقی تمام معاملات تو ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا جائے گا مگر ان کی باہمی رضامندی کے ساتھ قاضی کو اختیار ہے کہ وہ ان کا فیصلہ نہ کرے اور انہوں نے ان حکام کی طرف لوٹا دے، اگر وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا اسلام کے قانون کے مطابق فیصلہ کرے گا اور رہا مسلمانوں کے قانون پر انہیں مجبور کرنا جس کی وجہ سے انتشار پھیلتا ہو تو ہمارے اور ان کے معاہدہ کے فساد پر نہیں ہے بلکہ فساد کو ان سے اور دوسرے لوگوں سے دور کرنا واجب ہے، کیونکہ اس میں ان کے اموال اور خون کی حفاظت ہے، شاید ان کے دین میں اس کی اباحت ہو لیکن اس سے ہمارے درمیان انتشار پھیلتا ہو، اسی وجہ سے ہم نے انہیں سر عام شراب بیچنے سے منع کیا اور زنا اور دوسری برائیوں کے ظہار سے منع کیا تا کہ ان کے ذریعے مسلمانوں کے بے وقوف لوگ خراب نہ ہوں رہا وہ حکم ان کے دین کے متعلق ہے مثلاً طلاق، زنا وغیرہ ان پر لازم نہیں کہ وہ ہمارے دین کی پیروی کریں ایسی صورت میں ان کے احکام کو نقصان دینا اور ان کی ملت کو تبدیل کرنا ہے، لیکن دیون اور معاملات اس طرح نہیں ہیں، کیونکہ ان میں مظالم اور قطع فساد کی وجہ ہے، واللہ اعلم۔

آیت میں ایک دوسرا قول بھی ہے وہ جو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور نخعی سے مروی ہے کہ مذکورہ تخییر اس ارشاد سے منسوخ ہے: (آیت) وان احکم بینهم بما انزل الله ۔ حاکم پر واجب ہے کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے، یہ عطاء خراسانی، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہم اور ان کے اصحاب کا مذہب ہے عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: (آیت) فان جآء وك فاحكم بينهم او اعرض عنهم ۔ کو دوسری آیت (آیت) وان احکم بینهم بما انزل الله ۔ نے منسوخ کر دیا۔ مجاہد نے کہا: سورۃ المائدہ سے صرف دو آیتیں منسوخ ہیں، ایک یہ (آیت) فاحكم بينهم او اعرض عنهم ۔ اس کو (آیت) وان احکم بینهم بما انزل الله ۔ نے منسوخ کر دیا اور دوسری یہ آیت (آیت) لا تحلوا شعآئر الله ۔ اس کو (آیت) فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم۔ (توبہ: ۵) نے منسوخ کر دیا۔

زہری نے کہا: سنت گزر چکی ہے کہ اہل کتاب اپنے حقوق اور مواریث میں اپنے علماء کی طرف لوٹائے جائیں لیکن اگر وہ اللہ کے فیصلہ میں رغبت کرتے ہوئے آئیں تو ان کے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ ہو گا، سمرقندی نے کہا: یہ قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول موافق ہے کہ ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا جائے گا جب تک وہ ہمارے فیصلہ پر راضی نہ ہوں۔ نحاس نے الناسخ والمنسوخ میں فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد: (آیت) فان جآء وك فاحكم بينهم او اعرض عنهم ۔ منسوخ ہے۔ کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ آئے تو آغاز میں یہ حکم نازل ہوا۔ اس وقت مدینہ میں یہود بہت تھے، ان کی اصلاح اسی میں تھی کہ انہیں اپنے علماء کی طرف لوٹایا جائے جب اسلام طاقتور ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (آیت) وان احکم بینهم بما انزل الله ۔ یہ حضرت ابن عباس، مجاہد، عکرمہ اور زہری رضوان اللہ علیہم اجمعین ورحمۃ اللہ علیہم حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور سدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول ہے صحیح یہی ہے انہوں نے کتاب الجزیۃ میں فرمایا۔ حاکم کو کوئی اختیار نہیں جب وہ اس کے پاس اپنا فیصلہ لے آئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ آیت) حتى يعطو الجزية عن يد وهم صغرون ۔

(توبہ) یہاں تک کہ وہ جزیہ اپنے ہاتھ سے اس حال میں کہ وہ مغلوب ہوں۔

نحاس نے کہا: یہ احتجاجات میں صحیح ترین ہے، کیونکہ جب (آیت) **وھم صغرون** کے ارشاد کا یہ معنی ہو کہ ان پر مسلمان
کے احکام جاری ہوں گے تو واجب ہے کہ انہیں ان کے احکام کی طرف نہ لوٹایا جائے اور یہ واجب ہے تو آیت منسوخ ہوئی، یہی
امام ابوحنیفہ، امام زفر، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ جب اہل کتاب امام
کے پاس فیصلہ لے آئیں تو اسے ان سے اعراض کرنا جائز نہیں، مگر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عورت اور اس کا خاوند آئیں تو
ان کے درمیان عدل سے فیصلہ کرے اگر صرف عورت آئے اور اس کا خاوند نہ ہو تو ان کا فیصلہ نہیں کرے گا۔

باقی علماء نے کہا: فیصلہ کیا جائے گا، پس اکثر علماء کا قول یہ ہے یہ آیت منسوخ ہے جب کہ اس کے ساتھ ساتھ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما کی توقیف اس میں ثابت ہے اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث مروی نہ ہوتی تو پھر ثابت ہوتا کہ یہ
منسوخ ہے، کیونکہ علماء کا اجماع ہے کہ جب وہ امام کے پاس فیصلہ لے آئیں تو اس کے لیے ہے کہ وہ ان کے درمیان غور کرنے
کے بعد ان کے درمیان غور کرے اگر وہ انکے درمیان کوئی صحیح فیصلہ کرنے والا پائے تو اس کے پاس بھیج دے ورنہ ان سے اعراض نہ
کرے بعض علماء کے نزدیک وہ فرض کا تارک ہوگا اور ایسا کرنے والا ہوگا جو اس کے لیے حلال اور جائز نہیں تھا، نحاس نے کہا:
جنہوں نے کہا: یہ آیت منسوخ ہے ان کا ایک دوسرا قول بھی ہے۔

بعض نے کہا: امام پر واجب ہے جب وہ اہل کتاب سے ایک کی حدود میں سے کسی حد کو جانے تو اسے قائم کرے اگر چہ وہ اس
کے پاس فیصلہ نہ بھی لے آئیں، ان علماء نے (آیت) **وان احکم بینھم بما انزل اللہ** ۔ سے حجت پکڑی ہے کہ دو احتمال رکھتا
ہے ایک یہ کہ آپ ان کے درمیان فیصلہ کریں جب وہ آپ کے پاس فیصلہ لے آئیں، دوسرا احتمال یہ ہے کہ آپ ان کے درمیان
فیصلہ کریں، اگر چہ وہ آپ کے پاس فیصلہ نہ بھی لائیں جب کہ آپ ان سے مسئلہ خود جان لیں، انہوں نے کہا: ہم نے کتاب وسنت
میں پایا ہے کہ ان پر حد قائم کی جائے گی اگر چہ وہ ہمارے پاس فیصلہ نہ بھی لائیں، کتاب اللہ میں ہے: (آیت) **یایھا الذین امنوا
کونوا قومین بالقسط شھدآء للہ** ۔ (النساء:۱۳۵) اے ایمان والو! ہو جاؤ مضبوطی سے قائم رہنے والے انصاف پر گواہی دینے
والے محض اللہ کے لیے۔

اور سنت میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی گزرا
جس کو کوڑے لگائے گئے تھے اور منہ کالا کیا گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تمہارے ہاں زنا کرنے والے کی یہ حد ہے؟
انہوں نے کہا: ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان علماء میں سے ایک شخص کو بلایا فرمایا: میں تجھ سے اللہ کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں۔
کیا تم میں زنا کرنے والے کی یہی حد ہے اس نے کہا: نہیں (۱) یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

نحاس نے کہا: انہوں نے حجت پکڑی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کا فیصلہ فرمایا وہ ان کے پاس فیصلہ نہیں لائے
تھے، اس حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے، اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ مالک عن نافع عن عبداللہ بن عمر کی حدیث میں ہے کہ یہود نبی
مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے، اس کو کہا جائے گا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ جنہوں نے زنا کیا تھا

وہ فیصلہ پر راضی ہوئے تھے جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رجم کیا تھا۔

ابوعمر بن عبدالبر نے کہا: جنہوں نے حضرت ابراء کی حدیث سے حجت پکڑی ہے اگر وہ غور کرتے تو اس سے حجت نہ پکڑتے کیونکہ حدیث میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد (آیت) ان اوتیتم هذا فخذوه وان لم تؤتوه فاحذروا ۔کی تفسیر ہے اس نے کہا: اگر وہ تمہیں کوڑوں کا اور منہ کالا کرنے کا فتویٰ دیں تو اسے قبول کرلو اگر وہ رجم کا فیصلہ کریں تو اجتناب کرو، یہ دلیل ہے کہ انہوں نے نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم بنایا تھا، یہ حضرت ابن عمر کی حدیث میں واضح ہے اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت ابن عمر کی حدیث میں نہیں ہے کہ زانیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم بنایا تھا اور وہ آپ کے فیصلے سے راضی نہیں ہوئے تھے، اسے کہا جائے گا کہ زانی کی حد، اللہ کے حقوق میں سے ہے حاکم پر تھا جو ان کے درمیان فیصلہ کرتا تھا اور ان پر حدود کو قائم کرتا تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم بنایا تھا۔ واللہ اعلم۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) وان حكمت فاحكم بينهم بالقسط ۔نسائی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا قریظہ اور نضیر دو قبائل تھے، نضیر، قریظہ سے زیادہ معزز تھا، جب قریظہ کا کوئی شخص بنی نضیر کا کوئی شخص قتل کر دیتا تو اس کے بدلے اسے قتل کیا جاتا اور جب بنی نضیر کا کوئی شخص بنی قریظہ کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو وہ سو وسق کھجور دیت دیتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو بنی نضیر کے ایک شخص نے بنو قریظہ کا ایک شخص قتل کر دیا انہوں نے کہا: اپنا آدمی ہمیں دو تا کہ ہم اسے قتل کر دیں انہوں نے کہا: ہمارے درمیان اور تمہارے نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی (آیت) وان حكمت فاحكم بينهم بالقسط ۔یعنی نفس کے بدلے نفس ہوگا اور یہ نازل ہوا (آیت) افحكم الجاهلية يبغون۔ (تفسیر قرطبی، سورہ مائدہ، بیروت)

بَاب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عِكْرِمَةَ فِيْ ذٰلِكَ ۔

یہ باب ہے کہ اس بارے میں عکرمہ سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

4746 - اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيٌّ - وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ - عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ وَكَانَ النَّضِيْرُ اَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ وَكَانَ اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِّنَ النَّضِيْرِ قُتِلَ بِهٖ وَاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّضِيْرِ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْظَةَ اَدّٰى مِائَةَ وَسْقٍ مِّنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّضِيْرِ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوْا ادْفَعُوْهُ اِلَيْنَا نَقْتُلْهُ ۔ فَقَالُوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ فَاَتَوْهُ فَنَزَلَتْ (وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ (اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ) ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قریظہ اور نضیر دو قبیلے تھے جن میں سے نضیر قریظہ سے زیادہ فضیلت رکھتے تھے جب قریظہ قبیلے کا کوئی شخص نضیر قبیلے کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو اُسے اُس کے بدلے میں قتل کر دیا جاتا لیکن جب نضیر قبیلے کا

4746- اخرجه ابو داؤد في الديات، باب النفس بالنفس (الحديث 4494) . تحفة الاشراف (6109) .

کوئی شخص قریظہ قبیلے کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو وہ کھجوروں کے ایک سووسق ادا کر دیتا تھا۔

جب نبی اکرم ﷺ مبعوث ہوئے تو نضیر قبیلے کے ایک شخص نے قریظہ قبیلے کے ایک شخص کو قتل کر دیا تو اُنہوں نے کہا: اس کو ہمارے سپرد کرو تا کہ ہم اسے قتل کر دیں تو اُنہوں نے جواب دیا: ہمارے اور تمہارے درمیان نبی اکرم ﷺ موجود ہیں (اُن سے فیصلہ لیتے ہیں)۔

پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''جب تم فیصلہ کرو تو اُن کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو''۔

انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے سے مراد یہ تھی کہ جان کا بدلہ جان ہے پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا وہ زمانہ جاہلیت کا سا فیصلہ چاہتے ہیں''۔

4747 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ اَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْاٰيَاتِ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ الَّتِي قَالَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ) اِلٰى (الْمُقْسِطِيْنَ) اِنَّمَا نَزَلَتْ فِي الدِّيَةِ بَيْنَ النَّضِيرِ وَبَيْنَ قُرَيْظَةَ وَذٰلِكَ اَنَّ قَتْلَى النَّضِيرِ كَانَ لَهُمْ شَرَفٌ يُوْدَوْنَ الدِّيَةَ كَامِلَةً وَاَنَّ بَنِي قُرَيْظَةَ كَانُوْا يُوْدَوْنَ نِصْفَ الدِّيَةِ فَتَحَاكَمُوْا فِي ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ فِيهِمْ فَحَمَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَقِّ فِي ذٰلِكَ فَجَعَلَ الدِّيَةَ سَوَاءً .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سورہ مائدہ کی وہ آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تو تم اُن کے درمیان فیصلہ کرو یا اُن سے اعراض کرو''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ''انصاف کرنے والوں کو''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت دیت کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو نضیر اور قریظہ قبیلے کے درمیان تھی اس کی صورت یہ ہوئی کہ نضیر قبیلے کے مقتولین کو شرف حاصل ہوتا تھا وہ لوگ مکمل دیت وصول کرتے تھے جبکہ بنو قریظہ کے لوگ نصف دیت وصول کرتے تھے انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے فیصلہ لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی تو نبی اکرم ﷺ نے اس مسئلے کے بارے میں اُنہیں حق کو اختیار کرنے کی ترغیب دی اور دیت کو برابر قرار دیا۔

باب الْقَوَدِ بَيْنَ الْاَحْرَارِ وَالْمَمَالِيكِ فِي النَّفْسِ .

یہ باب ہے کہ آزاد افراد اور غلاموں کے درمیان جان کے حوالے سے قصاص (کے بارے میں روایت)

4748 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ

4747-اخرجه ابو داؤد في القضية، باب الحكم بين اهل الذمة (الحديث 3591) بنحوه . تحفة الاشراف (6074) .

4748-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب ايقاد المسلم بالكافر؟ (الحديث 4530) . تحفة الاشراف (10257) .

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَّمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا اِلَّا مَا كَانَ فِيْ كِتَابِيْ هٰذَا ۔ فَاَخْرَجَ كِتَابًا مِّنْ قِرَابِ سَيْفِهٖ فَاِذَا فِيْهِ "اَلْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَّلَا ذُوْ عَهْدٍ بِعَهْدِهٖ مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهٖ اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ" ۔

☆☆ قیس بن عباد بیان کرتے ہیں: میں اور جناب اشتر، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے کہا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے بطور خاص کوئی عہد لیا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام افراد سے نہ کیا ہو؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! ماسوائے اُس چیز کے جو میری اس تحریر میں موجود ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کے قبضے میں سے ایک تحریر نکالی جس میں یہ تحریر تھا:

''تمام اہل ایمان کے خون برابر ہیں اور وہ اپنے علاوہ سب کے لیے ایک ہاتھ کی حیثیت رکھتے ہیں اُن میں سے کسی بھی شخص کی دی ہوئی پناہ کے لیے اُن کا ہر فرد کوشش کرے یاد رکھنا! کسی کافر کے بدلے میں کسی مؤمن کو قتل نہیں کیا جائے گا اور کسی معاہد کو اُس کے عہد کے ہوتے ہوئے قتل نہیں کیا جائے گا جو شخص کوئی نئی چیز ایجاد کرے گا اُس کا وبال اُس کے ذمے ہوگا یا جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے گا تو اُس پر اللہ تعالیٰ اُس کے فرشتوں اور تمام بنی نوع انسان کی لعنت ہوگی''۔

غلام کے بدلے آزاد کو قتل کرنے میں فقہی مذاہب کا بیان

امام ابوحنیفہ امام ثوری امام ابن ابی لیلیٰ اور داؤد کا مذہب ہے کہ آزاد نے اگر غلام کو قتل کیا ہے تو اس کے بدلے وہ بھی قتل کیا جائے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن جبیر حضرت ابراہیم نخعی حضرت قتادہ اور حضرت حکم کا بھی یہی مذہب ہے،

حضرت امام بخاری، علی بن مدینی، ابراہیم نخعی اور ایک اور روایت کی رو سے حضرت ثوری کا بھی مذہب یہی ہے کہ اگر کوئی آقا اپنے غلام کو مار ڈالے تو اس کے بدلے اس کی جان لی جائے گی دلیل میں یہ حدیث بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے ہم اسے قتل کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کو نکٹا کرے ہم بھی اس کی ناک کاٹ دیں گے اور جو اسے خصی کرے اس سے بھی یہی بدلہ لیا جائے،

لیکن جمہور کا مذہب ان بزرگوں کے خلاف ہے وہ کہتے ہیں آزاد غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا اس لئے کہ غلام مال ہے اگر وہ خطا سے قتل ہو جائے تو دیت یعنی جرمانہ نہیں دینا پڑتا صرف اس کے مالک کو اس کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے اور اسی طرح اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ کے نقصان پر بھی بدلے کا حکم ہے۔

قصاص ودیت کے دارومدار میں برابری ہونے کا فقہی بیان

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قصاص اور دیت میں سب مسلمان برابر ہیں اور ایک ادنیٰ مسلمان بھی امان دے سکتا ہے اور دور والا مسلمان بھی حق رکھتا ہے اور سب مسلمان ایک

ہاتھ کی طرح ہوتے ہیں (یعنی تمام مسلمان غیر مسلموں کے مقابلہ میں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہونے میں ایک ہاتھ کی مانند ہوتے ہیں کہ جس طرح کسی چیز کو پکڑنے یا سکون وحرکت کے موقع پر ایک ہاتھ کے تمام اجزاء میں کوئی مخالفت یا جدائی نہیں ہوتی اسی طرح مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ غیروں کے مقابلے پر متحد و متفق رہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں) اور خبردار! کافر کے بدلے میں مسلمان نہ مارا جائے اور نہ عہد والے (یعنی ذمی) کو مارا جائے جب تک کہ وہ عہد وضمان میں ہے۔ ابوداؤد، نسائی) اور ابن ماجہ نے اس روایت کو ابن عباس سے نقل کیا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، جلد سوم رقم الحدیث، 641)

سب مسلمان برابر ہیں: کا مطلب یہ ہے کہ قصاص اور خون بہا کے لینے دینے میں سب مسلمان برابر ہیں اور یکساں ہیں شریف اور رذیل میں، چھوٹے درجہ والا کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے، یا بڑی ذات والے کے خون بہا کی مقدار پوری دی جائے اور چھوٹی ذات والے کے خون بہا کی مقدار کم دی جائے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں رواج تھا کہ اگر کوئی باحیثیت آدمی کسی کم حیثیت والے کو قتل کر دیتا تھا وہ تو قصاص میں اس کو قتل نہیں کرتے تھے بلکہ اس عوض میں اس کے قبیلے کے ان چند آدمیوں کو قتل کر دیا جاتا تھا جو زیردست ہوتے تھے۔

اور ایک ادنی مسلمان بھی امان دے سکتا ہے" کا مطلب یہ ہے کہ اگر مسلمانوں میں کا کوئی ادنی ترین فرد جیسے غلام یا عورت کسی کافر کو امان دے دے تو سب مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کافر کو امان دیں اور اس کے جان و مال کی حفاظت کا جو عہد اس مسلمان کی طرف سے کیا گیا ہے اس کو نہ توڑیں۔

اور دور والا مسلمان بھی حق رکھتا ہے" اس جملہ کے دو مطلب یہ ہے کہ اگر کسی ایسے مسلمان نے جو دار الحرب سے دور رہ رہا ہے کسی کافر کو امان دے رکھی ہے تو ان مسلمانوں کے لئے جو دار الحرب کے قریب ہیں یہ جائز نہیں ہے کہ اس مسمان کے عہد امان کو توڑ دیں۔ دوسرے معنی یہ ہے کہ جب مسلمانوں کا لشکر دار الحرب میں داخل ہو جائے، اور مسلمانوں کا امیر لشکر کے ایک دستہ کو کسی دوسری سمت میں بھیج دے اور پھر وہ دستہ مال غنیمت لے کر واپس آئے تو وہ مال غنیمت صرف اسی دستہ کا حق نہیں ہوگا، بلکہ وہ سارے لشکر والوں کو تقسیم کیا جائے گا۔

جب تک کہ وہ عہد وضمان میں ہے" کا مطلب یہ ہے کہ جو کافر جزیہ (ٹیکس) ادا کر کے اسلامی سلطنت کا وفادار شہری بن گیا ہے اور اسلامی سلطنت نے اس کے جان و مال کی حفاظت کا عہد کر لیا ہے تو جب تک وہ ذمی ہے اور اپنے ذمی ہونے کے منافی کوئی کام نہیں کرتا اس کو مسلمان قتل نہ کرے بلکہ اس کی حفاظت کو ذمہ داری سمجھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی قانون حکومت کی نظر میں ایک ذمی کے خون کی بھی وہی قیمت ہے جو ایک مسلمان کے خون کی ہے لہٰذا اگر کوئی مسلمان کسی ذمی کو ناحق قتل کر دے تو اس کے قصاص میں اس کے قاتل مسلمان کو قتل کر دینا چاہئے جیسا کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا مسلک ہے۔

اس نکتہ سے حدیث کے اس جملہ " کافر کے بدلے میں مسلمان کو نہ مارا جائے" کا مفہوم بھی واضح ہو گیا کہ یہاں " کافر" سے مراد حربی کافر ہے نہ کہ ذمی! حاصل یہ ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک کسی مسلمان کو حربی کافر کے قصاص میں تو قتل نہ کیا جائے لیکن ذمی کے قصاص میں قتل کیا جائے اور حضرت امام شافعی کے نزدیک کسی مسلمان کو کسی کافر کے قصاص میں قتل نہ کیا

جائے خواہ وہ کافر حربی ہو یا ذمی۔

4749 - اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ حَسَّانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَّلَا ذُوْ عَهْدٍ فِىْ عَهْدِهٖ" .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تمام مؤمنین کے خون برابر ہیں اور وہ اپنے علاوہ سب کے لیے ایک ہاتھ کی حیثیت رکھتے ہیں' اُن کی دی ہوئی امان کی پابندی سب پر لازم ہوگی اور کسی مؤمن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور کسی معاہد کو اُس کے ساتھ کیے ہوئے معاہدے کے دوران قتل نہیں کیا جائے گا"۔

شرح

قرآن کی وہ سمجھ جو کسی بھی انسان کو عطا ہو سکتی ہے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ فہم عطا فرمایا ہے جس سے میں قرآن کے معنی واحکام کا استنباط کرتا ہوں، اس کے اجمال واشارات سے مطلع ہو جاتا ہوں اور اسی فہم کے ذریعہ میری رسائی ان پوشیدہ علوم اور باطنی اسرار تک ہو جاتی ہے جو علماء راسخین اور ارباب یقین پر منکشف ہوتے ہیں۔

ہمارے پاس کچھ ایسی چیزیں ہیں جو کاغذ میں لکھی ہوئی ہیں۔ اس سے وہ نوشتہ مراد ہے جس میں حضرت علی نے خون بہا وغیرہ کے کچھ احکام ومسائل لکھ کر اس کو اپنی تلوار کی نیام میں رکھ رکھا تھا۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس نوشتہ میں مذکورہ بالا تین چیزوں کے علاوہ اور بہت سی چیزوں کے احکام ومسائل لکھے ہوئے تھے، جن کو یہاں ذکر نہیں کیا گیا، کیونکہ اس باب میں صرف قصاص اور خون بہا کا ذکر کرنا مقصود ہے، البتہ قیدی بعض نوعیت کے اعتبار سے چونکہ قریب القتل ہوتا ہے اس مناسبت سے اس کا بھی ذکر کر دیا گیا۔

کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہ کیا جائے گا" بہت سے صحابہ وتابعین، تبع تابعین اور تینوں اماموں کا مسلک یہی ہے کہ اگر کوئی مسلمان کافر کو قتل کر دے میں مقتول کافر کے بدلے میں قاتل مسلمان کو قتل نہ کیا جائے خواہ وہ مقتول کافر ذمی ہو یا حربی ہو لیکن حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور اکثر علماء کا مسلک یہ ہے کہ اگر یہ مقتول کافر ذمی ہو تو اس کے بدلے میں قاتل مسلمان کو قتل کیا جا سکتا ہے جو حدیث ان کے مسلک کی دلیل ہے وہ مرقات میں مذکور ہے۔

حضرت ابوجحیفہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا اس کی بنیاد یہ تھی۔ کہ شیعہ جن کا وجود مختلف صورتوں میں اس زمانہ میں تھا کہا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کے مخصوص افراد اور خاص طور پر حضرت علی کو علم وحی کے کچھ ایسے اسرار ونکات بتائے ہیں جو ان کے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں بتائے گئے! یا پھر حضرت ابوجحیفہ نے یہ سوال اس لئے کیا کہ حضرت علی کے زمانہ میں کوئی بھی شخص علم وتحقیق میں حضرت علی کا ہمسر نہیں تھا، ان کی اس غیر معمولی علمی خصوصیت وبرتری نے سب ہی کو حیران

4749-انفرد به النسائي، وسياتي في القسامة، سقوط القود من المسلم للكافر (الحديث 4759) . تحفة الاشراف (10279) .

کررکھا تھا کہ آخران کے پاس اتنا علم کہاں سے آیا؟ بہرکیف حضرت علی نے قسم کھا کر بتایا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دامن وعلم حکمت کو سب لوگوں سے زیادہ بھرا ہو یا دوسرے لوگوں کے سوا مجھے مخصوص طور پر تبلیغ وارشاد سے نوازا ہو، بلکہ میرے پاس بھی وہی قرآن ہے۔جو دوسروں کے پاس ہے اس سے زیادہ میرے پاس کچھ نہیں ہے، یا پھر وہ نوشتہ ہے۔

جس میں کچھ چیزوں کے احکام لکھے ہوئے ہیں اور وہ میرے پاس محفوظ ہیں۔ہاں مجھ میں اور دوسروں میں جو علمی تفاوت ہے اس کی بنیاد فہم اور استعداد واستنباط ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مجھے قرآن کی وہ سمجھ عطا کی ہے اس کے ذریعہ میں قرآن کے علوم ومعانی تک رسائی حاصل کرتا ہوں اور پھر اس سے احکام ومسائل نکالتا ہوں اور یہ مجھ ہی پر منحصر نہیں ہے بلکہ حق تعالی جس شخص کو بھی یہ سمجھ، ادارک اور فضیلت عطا فرمادے گا اس پر حکمت وعلوم کی راہیں منکشف ہو جائیں گی۔

الحاصل تمام علوم ومعنی کی بنیاد چونکہ قرآن کریم ہے۔اسی لئے توفیق الہٰی اور تائید الہٰی سے جس شخص کو بھی قرآن کریم کا فہم حاصل ہو گیا اس پر تمام علوم اور حکمتوں کے دروازے کھل گئے یہ اور بات ہے کہ حق تعالیٰ اس نعمت سے کسی کسی ہی نوازتا ہے، چنانچہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے تھے کہ قرآن میں تمام علوم ہیں لیکن (عام طور پر) لوگوں کے فہم (قرآن کی گہرائی تک پہنچنے سے قاصر رہتے ہیں)۔

باب الْقَوَدِ مِنَ السَّيِّدِ لِلْمَوْلٰی ۔

یہ باب ہے کہ غلام کے لیے اُس کے آقا سے قصاص لینا

4750 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ - هُوَ الْمَرْوَزِيُّ - قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ وَمَنْ اَخْصَاهُ اَخْصَيْنَاهُ" ۔

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص اپنے غلام کو قتل کر دیتا ہے ہم اُسے قتل کر دیں گے جو اُس کی ناک کاٹ دیتا ہے ہم اُس کی ناک کاٹ دیں گے جو اُسے خصی کر دیتا ہے ہم اُسے خصی کر دیں گے"۔

4751 - اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ" ۔

4750-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب من قتل عبده او مثل به ايقاد منه؟ (الحديث 4515 و 4516 و 4517) واخرجه الترمذي في الديات، باب ما جاء في الرجل يقتل عبده (الحديث 1414) ۔ واخرجه النسائي في القسامة، القود من السيد للمولى (الحديث 4751 و 4752)، و القصاص في السن (الحديث 4767 و 4768) ۔ واخرجه ابن ماجه في الديات، باب هل يقتل الحر بالعبد (الحديث 2663) ۔ تحفة الاشراف (4586) ۔

4751-تقدم (الحديث 4750) ۔

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے غلام کو قتل کر دیتا ہے' ہم اُسے قتل کر دیں گے اور جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹ دیتا ہے، ہم اس کی ناک کاٹ دیں گے''۔

4752 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ".

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے غلام کو قتل کر دیتا ہے' ہم اُسے قتل کر دیں گے اور جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹ دیتا ہے' ہم اُس کی ناک کاٹ دیں گے''۔

غلام کے بدلے مالک کے قتل وعدم قتل میں فقہی مذاہب

حضرت سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی نے اپنے غلام کو قتل کر دیا تو اس کے بدلے اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کے اعضاء (ناک، کان وغیرہ) کاٹے ہم بھی اس کے اعضاء کاٹیں گے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض علماء، تابعین، اور ابراہیم نخعی کا یہی مذہب ہے۔ بعض اہل علم جن میں حضرت حسن بصری، اور عطاء بن ابی رباح بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ آزاد اور غلام کے درمیان خون اور زخم میں قصاص نہیں۔

بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر مالک اپنے غلام کو قتل کر دے تو اس سے قصاص نہ لیا جائے گا لیکن اگر غلام کسی اور کا ہو تو اس کے بدلے آزاد کو بھی قتل کیا جائے سفیان ثوری کا یہی قول ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: رقم الحدیث، 1449)

حضرت حسن بصری (تابعی) حضرت سمرۃ (صحابی) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اس کو قتل کر دیں گے اور جو شخص (اپنے غلام کے) اعضاء کاٹے گا ہم اس کے اعضاء کاٹ دیں گے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی) اور نسائی نے ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔ کہ جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے گا ہم اس کو خصی کر دیں گے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، جلد سوم: رقم الحدیث، 639)

جو شخص اپنے غلام کو قتل کر دے گا ہم اس کو قتل کر دیں گے دیں گے، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور زجر و تشدید اور تنبیہ فرمایا کہ لوگ اپنے غلاموں کو مار ڈالنے سے باز رہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک شخص نے سخت ترین ممانعت تنبیہ کے باوجود بھی جب چوتھی یا پانچویں بار شراب پی لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اس کو قتل کر دو، لیکن جب وہ آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے اس کو قتل نہیں کیا۔ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں غلام سے مراد وہ شخص ہے جو غلام بھی رہا ہو، اور پھر آزاد کر دیا گیا ہو، اگرچہ ایسے شخص کو غلام نہیں کہا جاتا لیکن اس کے سابق حال کے اعتبار سے اس کو یہاں غلام تعبیر کیا گیا۔

اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس آیت کریمہ (اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى) 2۔البقرۃ:

4752-تقدم (الحديث 4750) .

178) کے ذریعہ منسوخ ہے! اس بارے میں جہاں تک فقہی مسئلہ کا تعلق ہے تو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے غلام کو قتل کر دے تو اس کو غلام کے بدلے میں قتل کیا جا سکتا ہے لیکن اگر اس نے اپنے غلام کو قتل کر دیا تو اس غلام کے بدلے میں اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ امام اعظم کے سوا تینوں ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ آیت کریمہ (اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى) 2۔البقرۃ:178) کے بموجب کسی آزاد شخص کو نہ تو اپنے غلام کے بدلے میں قتل کیا جائے اور نہ کسی دوسرے کے بدلے میں۔ حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت سفیان ثوری کا قول یہ ہے کہ مقتول غلام کے بدلے میں قاتل آزاد کو قتل کیا جائے خواہ وہ مقتول اس کا اپنا غلام ہو یا کسی دوسرے کا۔

اور جو شخص اعضاء کاٹے گا الخ" شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ "تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی آزاد کسی غلام کے اعضاء جسم کاٹ ڈالے تو اس کے بدلے میں اس آزاد کے اعضاء جسم نہ کاٹے جائیں" علماء کے اس اتفاق سے یہ ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی "ہم اس کے اعضاء کاٹ دیں گے" یا تو زجر و تنبیہ پر محمول ہے یا منسوخ ہے۔

باب قَتْلِ الْمَرْاَةِ بِالْمَرْاَةِ .

یہ باب ہے کہ عورت کے بدلے میں عورت کو قتل کرنا

4753 - اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ نَشَدَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ حُجْرَتَيِ امْرَاَتَيْنِ فَضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِيْنَهَا فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِهَا بِغُرَّةٍ وَّاَنْ تُقْتَلَ بِهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ حضرت عمر ﷜ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کی تحقیق کی تو حضرت حمل بن مالک ﷜ کھڑے ہوئے اور بولے: میں دو خواتین کے حجروں کے درمیان میں موجود تھا' اُن میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی چوب ماری' جس کے نتیجے میں اُس نے اُس دوسری عورت کو اور اُس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس عورت کے پیٹ میں موجود بچے کے عوض میں (غلام یا کنیز) دینے اور اُس عورت کو دوسری عورت کے عوض میں قتل کر دینے کا فیصلہ دیا۔

باب الْقَوَدِ مِنَ الرَّجُلِ لِلْمَرْاَةِ .

یہ باب ہے کہ عورت کے بدلے میں مرد سے قصاص لینے (کے بارے میں روایات)

4753-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب دية الجنين (الحديث 4572 و 4574) بمعناه و اخرجه ابن ماجه في الديات، باب دية الجنين (الحديث 2641) . والحديث عند: ابي داؤد في الديات، باب دية الجنين (الحديث 4573) والنسائي في القسامة، باب دية جنين المراة (الحديث 4831) . تحفة الاشراف (3444) .

4754 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ لَّهَا فَاَقَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اُس کے گلے میں موجود ہار کی وجہ سے قتل کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکی کے عوض میں اُس یہودی کو قتل کروا دیا۔

4755 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَخَذَ اَوْضَاحًا مِّنْ جَارِيَةٍ ثُمَّ رَضَخَ رَاْسَهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَاَدْرَكُوْهَا وَبِهَا رَمَقٌ فَجَعَلُوْا يَتَّبِعُوْنَ بِهَا النَّاسَ هُوَ هٰذَا هُوَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ . فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے ایک لڑکی کا زیور چھینا اور پھر اُس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا' لوگ جب اُس لڑکی کے پاس پہنچے تو اُس میں زندگی کی کچھ رمق باقی تھی۔ اُنہوں نے اُس سے پوچھنا شروع کیا' کیا فلاں نے تمہارے ساتھ یہ کام کیا ہے؟ کیا فلاں نے کیا ہے؟ تو ایک شخص پر اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُس شخص کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔

4756 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْضَاحٌ فَاَخَذَهَا يَهُوْدِيٌّ فَرَضَخَ رَاْسَهَا وَاَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ فَاُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ" . قَالَتْ بِرَاْسِهَا لَا . قَالَ "فُلَانٌ" . قَالَ حَتّٰى سَمَّى الْيَهُوْدِيَّ قَالَتْ بِرَاْسِهَا نَعَمْ فَاُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک لڑکی نکلی' اُس نے ہار پہنا ہوا تھا' ایک یہودی نے اُسے پکڑ لیا اور اُس کا سر کچل دیا اور اُس کے زیورات اُتار لیے۔ جب لوگ اُس کے پاس پہنچے تو اُس وقت اُس میں زندگی کی رمق باقی تھی' اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کس نے قتل کیا ہے؟ فلاں نے' اُس نے اپنے سر کے

4754-اخرجه البخاري في الديات، باب قتل الرجل بالمراة (الحديث 6885) بنحوه . تحفة الاشراف (1188) .

4755-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1140) .

4756-اخرجه البخاري في الخصومات، باب ما يذكر في الاشخاص و الخصومة بين المسلم و اليهود (الحديث 2413)، و في الوصايا، باب اذا اومأ المريض براسه اشارة بينة جازت (الحديث 2746)، و في الديات، باب سوال القاتل حتى يقر و الاقرار في الحدود (الحديث 6876)، و باب اذا اقر بالقتل مرة قتل به (الحديث 6884) مختصراً . واخرجه مسلم في القسامة، باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر و غيره من المحددات و المثقلات و قتل الرجل بالمراة (الحديث 17) مختصراً واخرجه ابو داؤد في الديات، باب يقاد من القاتل (الحديث 4527) مختصراً واخرجه الترمذي في الديات، باب ما جاء فيمن رضخ راسه بصخرة (الحديث 1394) واخرجه ابن ماجه في الديات، باب يقتاد من القاتل كما قتل (الحديث 2665) مختصراً . تحفة الاشراف (1391) .

اشارے سے جواب دینا صحیح نہیں!

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: فلاں نے؟ یہاں تک کہ جب اُس یہودی کا نام لیا تو اُس نے اپنے سر کے اشارے سے جواب دیا: جی ہاں! تو اُس یہودی کو پکڑ لیا گیا' اُس نے اعتراف کیا' تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اُس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

شرح

بظاہر یہ مفہوم معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح اس یہودی نے لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا تھا اسی طرح اس یہودی کا بھی دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا ہو، یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جس طرح اگر کوئی عورت کسی مرد کو قتل کر دے تو مقتول مرد کے بدلے میں اس عورت کو قتل کیا جاسکتا ہے، اسی طرح مقتول عورت کے بدلے میں اس کے مرد قاتل کو بھی قتل کی جاسکتا ہے۔ چنانچہ اکثر علماء کا یہی قول ہے، نیز یہ حدیث اس امر پر بھی دلالت ہے کہ ایسے بھاری پتھر سے کسی کو ہلاک کر دینا جس کی ضرب سے عام طور پر ہلاکت واقع ہو جاتی ہو، قصاص کا موجب ہے۔ چنانچہ اکثر علماء اور تینوں ائمہ کا یہی قول ہے لیکن امام اعظم ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر پتھر کی ضرب سے ہلاکت واقع ہو جائے تو اس کی وجہ سے قصاص لازم نہیں ہوتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جہاں تک اس یہودی سے قصاص لینے کا سوال ہے تو اس کا تعلق سیاسی اور وقتی مصالحت سے تھا۔

باب سُقُوطِ الْقَوَدِ مِنَ الْمُسْلِمِ لِلْكَافِرِ .

یہ باب ہے کہ کافر کے بدلے میں مسلمان سے قصاص ساقط ہو جاتا ہے

4757 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ "لَا یَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ اِلَّا فِیْ اِحْدٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ زَانٍ مُّحْصَنٍ فَیُرْجَمُ وَرَجُلٌ یَّقْتُلُ مُسْلِمًا مُّتَعَمِّدًا وَّرَجُلٌ یَّخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ فَیُحَارِبُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلَهٗ فَیُقْتَلُ اَوْ یُصَلَّبُ اَوْ یُنْفٰی مِنَ الْاَرْضِ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"کسی بھی مسلمان کو قتل کرنا' تین میں سے کسی ایک وجہ سے جائز ہوتا ہے، محصن زانی' اُسے سنگسار کر دیا جائے گا اور ایک وہ شخص جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے' اور ایک وہ شخص جو اسلام سے نکل جائے اور اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ جنگ کرے' تو اُسے قتل کیا جائے گا یا سولی پر لٹکا دیا جائے گا یا زمین میں جلاوطن کر دیا جائے گا"۔

4758 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِیْفٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَیْفَةَ یَقُوْلُ سَاَلْنَا عَلِیًّا فَقُلْنَا هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ سِوَی الْقُرْآنِ فَقَالَ لَا

4757-انفرد به النسائي . والحديث عند: ابي داؤد في الحدود، باب الحكم فيمن ارتد (الحديث 4353) و النسائي في تحريم الدم ، الصلب، (الحديث 4059) . تحفة الاشراف (16326) .

وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ اِلَّا اَنْ یُّعْطِیَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا فَهْمًا فِیْ کِتَابِهٖ اَوْ مَا فِیْ هٰذِهِ الصَّحِیْفَةِ . قُلْتُ وَمَا فِی الصَّحِیْفَةِ قَالَ فِیْهَا "اَلْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِیْرِ وَاَنْ لَّا یُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ" .

☆☆ ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' ہم نے کہا: کیا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اللہ کے رسول کی طرف سے کوئی خاص چیز ہے' جو قرآن کے علاوہ ہو؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! اُس ذات کی قسم جس نے دانے کو چیرا ہے' اور جان کو پیدا کیا ہے! (میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے) البتہ وہ چیز ہے' جو اللہ تعالیٰ کسی بھی بندے کو اپنی کتاب کا فہم عطاء کرتا ہے' یا پھر اس صحیفے میں موجود (کچھ احکام ہیں) میں نے دریافت کیا: اس صحیفے میں کیا تحریر ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: اس میں دیت کے احکام ہیں' قیدی کو چھڑوانے کے احکام ہیں اور یہ حکم ہے' کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

4759 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ صَحِیْفَةٍ فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ . فَلَمْ یَزَالُوْا بِهٖ حَتّٰی اَخْرَجَ الصَّحِیْفَةَ فَاِذَا فِیْهَا "اَلْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ یَسْعٰی بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَهُمْ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاهُمْ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ وَّلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ" .

☆☆ ابوحسان بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی لوگوں کو چھوڑ کر بطور خاص میرے سے کوئی عہد نہیں لیا تھا' البتہ میری اس تلوار کی میان میں یہ صحیفہ ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ صحیفہ نکالا تو اُس میں یہ تحریر تھا:

"تمام اہل ایمان کے خون برابر ہیں اور اُن کا ہر ایک فرد اُن میں سے کسی بھی ایک کی دی ہوئی امان کو پورا کرنے کی کوشش کرے گا اور وہ اپنے علاوہ باقی سب کے لیے ایک ہاتھ کی حیثیت رکھتے ہیں اور کسی کافر کے بدلے میں کسی مؤمن کو قتل نہیں کیا جائے گا اور جس شخص کے ساتھ معاہدہ چل رہا ہو' اُس کے معاہدے کے ہوتے ہوئے اُسے قتل نہیں کیا جائے گا (یعنی کسی حربی مستامن یا کسی ذمی کو قتل نہیں کیا جائے گا)"۔

4760 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ الْاَشْتَرِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَلِیٍّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَفَشَّغَ بِهِمْ مَا یَسْمَعُوْنَ فَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیْكَ عَهْدًا فَحَدِّثْنَا بِهٖ . قَالَ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا لَّمْ یَعْهَدْهُ اِلَی النَّاسِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ صَحِیْفَةً فَاِذَا فِیْهَا "اَلْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ

4758-اخرجه البخاري في العلم، باب كتابة العلم (الحديث 111)، و في الجهاد، باب فكاك الاسير (الحديث 3047)، وفي الديات، باب العاقلة (الحديث 6903) واخرجه الترمذي في الديات، باب ما جاء لا يقتل مسلم بكافر (الحديث 1412) واخرجه ابن ماجه في الديات، باب لا يقتل مسلم بكافر (الحديث 2658) ۔تحفة الاشراف (10311) ۔

4759-في القسامة، باب القود بين الاحرار و المماليك في النفس (الحديث 4749) ۔

4760-انفرد به النسائي ۔تحفة الاشراف (10259) ۔

يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَّلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ" . مُخْتَصَرٌ .

☆☆ ابوحسان اعرج بیان کرتے ہیں: جناب اشتر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہا کہ لوگوں میں یہ بات پھیل گئی ہے جسے وہ لوگ سنتے بھی ہیں وہ بات یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص آپ کے ساتھ کوئی عہد کیا تھا تو آپ اس بارے میں ہمیں بتایئے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص میرے ساتھ کوئی ایسا عہد نہیں لیا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے نہ لیا ہو البتہ میری تلوار کی میان میں یہ صحیفہ موجود ہے جس میں یہ تحریر ہے:

''تمام اہل ایمان کا خون یکساں حیثیت رکھتا ہے اور ان کا ایک عام فرد بھی اگر امان دیدے تو اُسے پورا کیا جائے گا، کسی مؤمن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور کسی عہد والے شخص کو (یعنی مستامن یا ذمی کو) اُس کے عہد کے ہوتے ہوئے قتل نہیں کیا جائے گا''۔

(امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کرنے میں مذاہب اربعہ

حضرت شعبی، ابوجحیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی سے کہا کہ امیرالمومنین کیا آپ کے پاس کوئی ایسی تحریر ہے جو اللہ کتاب میں نہ ہو، حضرت علی نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو وجود بخشا۔ مجھے علم نہیں کہ کوئی ایسی چیز ہو جو قرآن میں نہ ہو۔ البتہ، ہمیں قرآن کی وہ سمجھ ضرور دی گئی ہے جو کسی انسان کو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے پھر کچھ چیزیں ہمارے پاس مکتوب بھی ہیں راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا وہ کیا ہیں حضرت علی نے فرمایا: اس میں دیت ہے اور قیدیوں یا غلاموں کے آزاد کرنے کا ذکر ہے اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے حضرت علی کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری، مالک بن انس، شافعی، احمد، اسحاق، کا یہی قول ہے کہ مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ذمی کافر کے بدلے مسلمان کو بطور قصاص قتل کیا جائے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: رقم الحدیث، 1447)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اسی سند سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی منقول کہ کافر کی دیت مومن کی دیت کا نصف ہے حضرت عبداللہ بن عمرو کی اس باب میں منقول حدیث حسن ہے حضرت عبداللہ بن عمرو کی اس باب میں منقول حدیث بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ یہودی اور نصرانی کی دیت مسلمان کی دیت سے آدھی ہے۔

امام احمد بن حنبل کا بھی یہی قول ہے حضرت عمر بن خطاب سے منقول ہے کہ یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔ امام مالک، شافعی، اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: رقم الحدیث، 1448)

مسلمان کو کافر کے قصاص میں قتل نہ کرنے میں مذاہب فقہاء

حافظ ابن کثیر شافعی لکھتے ہیں کہ آیا مسلمان کافر کے بدلے قتل کیا جائے گا یا نہیں؟ اس بارے میں جمہور علماء امت کا مذہب تو یہ ہے کہ قتل نہ کیا جائے گا اور دلیل صحیح بخاری شریف کی یہ حدیث ہے کہ حدیث (لا یقتل مسلم بکافر) مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے، اس حدیث کے خلاف نہ تو کوئی صحیح حدیث ہے کہ کوئی ایسی تاویل ہو سکتی ہے جو اس کے خلاف ہو، لیکن تاہم صرف امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل کر دیا جائے۔ (تفسیر ابن کثیر سورہ مائدہ ۴۵)

کتب حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی بعض روایات میں قصاص اور دیت کے معاملے میں مسلم اور غیر مسلم کے مابین فرق کرنے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

المؤمنون تكافؤ دماؤهم وهم يد على من سواهم، يسعى بذمتهم ادناهم، لا يقتل مومن بكافر ولا ذو عهد في عهده. (نسائی، رقم ۴۷۵۴)

"مسلمانوں کے خون آپس میں یکساں درجہ رکھتے ہیں اور وہ دوسروں کے مقابلے میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ ان میں سے کم ترین آدمی بھی ان کی طرف سے کسی کو پناہ دینے کا اہل ہے۔ نہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل کیا جائے اور نہ ایسے غیر مسلم کو جس کا مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ ہو۔

اس مفہوم کی روایات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، ۱۱، ابن عباس، ۱۲ عبداللہ بن عمرو بن العاص، ۱۳ عبداللہ بن عمر ۱۴ اور معقل بن یسار ۱۵ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

بَاب تَعْظِيمِ قَتْلِ الْمُعَاهِدِ

یہ باب ہے کہ معاہد (یعنی ذمی یا مستامن شخص) کو قتل کرنے کا بڑا (جرم ہونا)

ذمی اور معاہد کن لوگوں کو کہا جائے گا

ذمی اور معاہد اگرچہ دو مختلف فقہی اصطلاحات ہیں۔ مگر سلطنت اسلامی میں آجانے کے بعد دونوں کے احکام یکساں ہی ہیں۔ یعنی یہ کہ سلطان وقت غیر مسلموں کی حتی المقدور نگہداشت کرے اور اس کی راحت رسانی اور اس کے جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔ یہ ساری سہولتیں دراصل جزیہ کا بدل ہے۔ چنانچہ ذمی اور معاہد کے سلسلے میں جو احکام ملتے ہیں اور ان کی جو تعریف شرعی واصطلاحی کی گئی ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

ذمی یا ذمہ کے معنی عہد، کفالت، حرمت، ذمے داری اور حق کے آتے ہیں۔ رجل ذمی کے معنی ہیں رجل لہ عہد یعنی وہ شخص جس سے کوئی عہد و پیمان کیا گیا ہو۔ اس لیے اہل العہد اور اہل الذمہ مترادف الفاظ ہیں۔

جوہری نے لکھا ہے کہ اہل العقد کو اہل الذمہ کہا جاتا ہے۔ ابوعبیدہ نے ذمہ کے معنی امان کیے ہیں، چنانچہ حدیث نبوی ويسعى بذمتهم ادناهم میں ذمہ کے معنی امان ہی کے لیے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ قوم میں سے کوئی ایک شخص بھی کسی کو امان

دے دے تو پوری قوم کا فرض ہے کہ جسے امان دی گئی ہے، اس کی حفاظت کرے اور اسے گزند نہ پہنچائے۔ چنانچہ ایک غلام نے دشمن کے ایک لشکر کو امان دے دی تھی تو حضرت عمر نے اس کے وعدے کو قائم رکھا تھا۔

معاہد کو ذمی اسی لیے کہا جاتا ہے کہ وہ مسلمانوں کی حفاظت، امان، ذمے داری اور معاہدے میں ہوتے ہیں۔ (لدخولہم فی عہد المسلمین وامانہم) قرآن مجید میں ہے: لا یرقبون فی مومن الا و لا ذمۃ (التوبہ) یعنی کسی مسلمان کے حق میں قرابت اور عہد کا لحاظ نہیں کرتے۔ یہاں ذمہ سے عہد مراد ہے۔ اصطلاح میں یہ وہ ذمہ داری ہے جو اسلامی حکومت اپنی غیر مسلم رعایا کو ذمی یا اہل ذمہ کہا جاتا ہے۔ گویا یہ وہ لوگ ہیں جن کے جان ومال اور عزت وآبرو اور شہری حقوق کی حفاظت کا اسلامی حکومت نے ذمہ لیا ہے۔ یہ ذمہ داری بڑی مقدس ہے۔

امام ابوزید نے لکھا ہے کہ ان الذمۃ شرعاً وصفٌ یصیر بہ الانسان اہلا لما لہ ولما علیہ یعنی اصطلاح شریعت میں ذمہ سے مراد وہ وصف ہے جس کے ذریعہ کوئی شخص اپنے حقوق اور ذمے داریوں کا اہل گردانا جاتا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں ذمی لفظ میں ذم یا تحقیر کا پہلو نہیں، بلکہ لفظ ذمی میں اس کی حفاظت کی کفالت اور اس کی شہریت کی حفاظت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ یہ اسلامی حکومت میں رہنے والا وہ غیر مسلم ہے جس کی حفاظت کرنے اور جس کے حقوق ادا کرنے کا اسلامی حکومت نے ذمہ لیا ہے۔

شرعی احکام میں ذمی اور معاہد برابر ہیں

ذمی اور معاہد دو اصطلاحیں عام طور سے مروج ہیں جو اسلامی مملکت میں رہتے ہیں، ان کے احکام بھی یکساں ہیں، البتہ دونوں میں فرق یہ ہے کہ ذمی جو ممالک جنگ کے بعد فتح ہوئے اور وہاں کے باشندوں کی اسلامی ریاست نے جان ومال، عزت وآبرو کی حفاظت کی ذمہ داری لی اور انہیں مذہبی آزادی دی اور ان کے قانونی حقوق متعین کیے اور ان سے فوجی خدمات نہیں لی گئی انہیں اصطلاح میں ذمی کہا جائے گا اور ان حقوق کے عطا کرنے کے بعد ایسے لوگوں سے ریاست کے حکام ایک رقم وصول کریں گے جو جزیہ کہلاتا ہے۔

وہ غیر مسلم علاقے جو جنگ کے ذریعہ فتح نہیں ہوئے بلکہ بعض شرائط کی بنا پر وہ اسلامی ریاست میں شامل ہو کر اس کا حصہ بن گئے اور شرائط کے تعین میں دونوں قوموں نے رضامندی ظاہر کردی جو ملک کی سالمیت اور اس کے مفاد کے لیے کوئی خطرہ پیدا نہیں کرسکتے، لہٰذا جن شرائط کے ساتھ معاہد اور پابندی کی گئی تو ایسے لوگوں کو معاہد کہا جائے گا۔

مختصر یہ کہ ذمی اور معاہد میں بس اتنا فرق ہے کہ ذمی کو اسلامی ریاست اپنی طرف سے حقوق دیتی ہے اور معاہد ریاست سے معاہدہ کے تحت اپنے حقوق کا تعین کرتا ہے۔ علماء جب ذمی کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں تو دونوں طرح کے لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں۔

چنانچہ علامہ ابن اثیر معاہد کے سلسلے میں لکھتے ہیں کہ معاہد وہ ہے کہ تمہارے اور اس کے درمیان عہد و پیمان ہو۔ حدیث میں اس کا زیادہ تر اطلاق ذمیوں پر ہوتا ہے، کبھی ان کے علاوہ یہ ان غیر مسلموں کے لیے بھی بولا جاتا ہے جن سے کسی مدت تک کے لیے جنگ بندی کی صلح کی جائے۔ اس لیے کہ اس کے مال کو عصمت اور حفاظت حاصل ہے، اس پر وہی حکم نافذ ہوگا جو ذمی پر نافذ ہوتا ہے

4761 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عُيَيْنَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِيْ غَيْرِ كُنْهِهٖ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ".

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ناحق طور پر کسی معاہد کو قتل کر دے اللہ تعالیٰ اُس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے''۔

4762 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ ثُرْمُلَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُّعَاهِدَةً بِغَيْرِ حِلِّهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ اَنْ يَّشُمَّ رِيْحَهَا".

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی معاہد کو ناجائز طور پر قتل کر دے' تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کے لیے جنت کی خوشبو کو حرام قرار دے دیتا ہے''۔

شرح

معاہد یعنی عہد والا اس کافر کو کہتے ہیں جس نے امام وقت (سربراہ مملکت اسلامی) سے جنگ و جدل نہ کرنے کا عہد کر لیا ہو خواہ وہ ذمی ہو یا غیر ذمی۔ اس روایت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جنت کی بو چالیس برس کی راہ سے آتی ہے۔" جب کہ ایک روایت میں ستر برس" ایک روایت میں "سو برس" مؤطا میں "پانچ سو برس' اور فردوس میں "ہزار برس" کے الفاظ ہیں' بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان روایتوں میں یہ فرق و اختلاف دراصل اشخاص و اعمال کے مختلف ہونے اور درجات کے تفاوت کی بناء ہے چنانچہ (میدان حشر میں) بعض لوگوں کو جنت کی بو ہزار برس کی راہ سے بعض لوگوں کو پانچ سو برس کی راہ سے آئے گی، اسی طرح بعض لوگ جنت کی اس بو کو ایک سو برس اور بعض لوگ ستر برس اور چالیس برس کی مسافت آتی ہوئی محسوس کریں گے بہرکیف ان تمام مذکورہ اعداد سے تحدید مراد نہیں ہے بلکہ طول مسافت مراد ہے۔ نیز جنت کی بو نہ پانے سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ شخص ہمیشہ کے لئے جنت کی بو سے محروم رہے گا۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ ابتدائی مرحلہ میں جب مقربین اور علماء جنت کی بو پائیں گے۔ وہ شخص اس وقت جنت کی بو سے محروم رہے گا۔ بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ اس ارشاد سے مراد معاہد کو قتل کرنے کی سخت مذمت بیان کرنا اور قتل کرنے والے کے خلاف سخت الفاظ میں تنبیہ و تہدید کا اظہار کرنا ہے۔

4763 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيْحَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ عَامًا".

☆☆ قاسم بن مخیمرہ ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4761-اخرجه ابو داؤد في الجهاد، باب الوفاء للمعاهد و حرمة ذمته (الحديث 2760) ۔ تحفة الاشراف (11694) ۔

4762-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (11656) ۔

4763-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (15659) ۔

''جو شخص کسی ذمی کو قتل کر دے وہ جنت کی بو بھی نہیں پا سکے گا' حالانکہ اُس کی بو ستر برس کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے''۔

4764 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ دُحَیْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ - وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو - عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ یَجِدْ رِیْحَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِیْحَهَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَّسِیْرَةِ اَرْبَعِیْنَ عَامًا".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص کسی ذمی کو قتل کر دے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا حالانکہ وہ چالیس برس کی مسافت سے محسوس کی جا سکتی ہے''۔

اہل ذمہ کے درمیان فیصلہ کرنے کے متعلق ائمہ اربعہ کا بیان

علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی ۶۶۸ ھ لکھتے ہیں: جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فیصلہ کرنے یا نہ کرنے کا اختیار دیا ہے یہ مدینہ کے وہ یہود تھے جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں تشریف لانے کے بعد معاہدہ کیا تھا یہ اہل ذمہ نہیں تھے اور جب کفار اہل ذمہ نہ ہوں تو ان کے درمیان فیصلہ کرنا ہم پر واجب نہیں ہے۔

اہل ذمہ جب ہمارے پاس اپنا مقدمہ پیش کریں تو ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے متعلق امام شافعی کے دو قول ہیں اور اگر مسلمان اور ذمی کے درمیان نزاع ہو تو ان کے درمیان فیصلہ کرنا واجب ہے۔ علامہ مہدوی نے کہا ہے کہ اس پر تمام علماء کا اجماع ہے کہ مسلمان اور ذمی کے درمیان فیصلہ کرنا واجب ہے۔ البتہ ذمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے حکم میں اختلاف ہے۔ امام مالک اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ اس میں حاکم کو اختیار ہے ان کا استدلال اس آیت سے ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت محکمہ ہے۔ البتہ امام مالک اہل ذمہ پر حد قائم کرنے کے قائل نہیں ہیں۔

اگر مسلمان کتابیہ کے ساتھ زنا کرے تو مسلمان پر حد لگائی جائے گی اور کتابیہ پر حد نہیں لگے گی۔ اگر زنا کرنے والے دونوں ذمی ہوں تو کسی پر حد نہیں لگے گی امام ابوحنیفہ امام محمد بن حسن شیبانی اور دیگر کا یہی مذہب ہے۔ امام ابوحنیفہ سے ایک روایت یہ ہے کہ ان کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ان کو رجم نہیں کیا جائے گا۔ امام شافعی اور امام ابویوسف وغیرہما نے یہ کہا ہے کہ اگر وہ ہمارے فیصلہ پر راضی ہوں تو ان پر حد لگائی جائے گی۔

ابن کو یز منداد نے کہا ہے کہ جب ذمی ایک دوسرے پر زیادتی کریں تو امام ان کو طلب نہیں کرے گا ہاں اگر وہ ایسی کارروائی کریں جس سے ملک میں فساد اور افراتفری ہو مثلاً وہ لوگوں کو قتل کریں اور لوٹ مار کریں تو پھر امام اس کا سدباب کرے گا۔ لیکن ان کے تجارتی قرضوں طلاق اور دیگر نجی معاملات میں امام انکی مرضی کے بغیر فیصلہ نہیں کرے گا۔ البتہ اگر وہ علی الاعلان شراب فروخت کریں یا زنا کریں یا اور کوئی برا کام کریں تو ان کو اس سے روکا جائے گا تاکہ اس سے مسلمانوں کے اخلاق نہ بگڑنے پائیں۔ عمر بن

4764-انفرد بہ النسائی ۔ تحفۃ الاشراف (8616) ۔

عبدالعزیز اور نخعی نے یہ کہا ہے کہ زیر بحث آیت دوسری آیت سے منسوخ ہوگئی ہے وہ آیت یہ ہے۔

(آیت) وان احکم بینهم بما انزل الله . (المائدہ:۴۹)

اور آپ ان کے درمیان اللہ کے نازل کیے ہوئے (قرآن) کے مطابق فیصلہ کیجئے۔ امام زہری نے کہا ہے اس پر عمل ہوتا رہے کہ اہل کتاب کو ان کے حقوق اور وراثت کے معلامات میں انکے دینی احکام کی طرف لوٹایا جائے گا۔ ہاں اگر وہ اللہ کے حکم سے اعراض کریں تو انہیں اللہ کے حکم کی طرف لوٹایا جائیگا۔

علامہ سمرقندی نے کہا یہ قول امام ابوحنیفہ کے قول کے مطابق ہے کہ جب تک وہ ہمارے فیصلہ پر راضی نہ ہوں ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا جائے گا اور امام نحاس نے الناسخ والمنسوخ میں زیر تفسیر آیت کے متعلق کہا ہے کہ یہ (المائدہ ۴۹) سے منسوخ ہے کیونکہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء مدینہ میں آئے تھے۔ اس وقت مدینہ میں یہودی بہت زیادہ تھے اور اس وقت کے حالات کے یہی مناسب تھا کہ انہوں نے ان کے احکام کی طرف لوٹا دیا جائے اور جب اسلام قوی ہوگیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی اور آپ ان کے درمیان اللہ کے نازل کیے ہوئے (قرآن) کے مطابق فیصلہ کیجئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مجاہد عکرمہ زہری عمر بن عبدالعزیز اور سدی کا یہی قول ہے اور یہی امام شافعی کا صحیح قول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

(آیت) حتی یعطوا الجزیة عن ید وهم صاغرون . (المائدہ:۲۹)

ترجمہ: حتیٰ کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں درآنحالیکہ وہ ذلیل ہوں۔

ان کے ذلیل ہونے کا معنی یہ ہے کہ ان پر مسلمانوں کے احکام جاری کیے جائیں اور ان کو ان کے احکام کی طرف نہ لوٹایا جائے اور جب یہ واجب ہے تو زیر تفسیر آیت کا منسوخ ہونا واجب ہوا۔

امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد کا بھی یہی قول ہے۔ اس میں ان کا کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جب اہل کتاب امام کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کریں تو امام کے لیے اس کا فیصلہ کرنے سے اعراض کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں کہ جب عورت اور اس کا خاوند آئے تو امام ان کے درمیان عدل سے فیصلہ کرے اور اگر صرف عورت آئے اور اس کا خاوند راضی نہ ہو تو فیصلہ نہ کرے۔ (الجامع الاحکام لقرآن ج ۳ ص ۱۳۳-۱۳۱ مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱۴۱۵ھ)

قاضی عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی متوفی ۶۸۵ھ لکھتے ہیں: جب قاضی کے پاس اہل کتاب (ذمی) مقدمہ دائر کریں تو اس پر فیصلہ کرنا واجب ہے یا اس کو فیصلہ کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے۔ امام شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ اس کو اختیار ہے اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ اس پر فیصلہ کرنا واجب ہے کیونکہ ہم نے جزیہ لے کر ان سے ظلم کو دور کرنے کا التزام کیا ہے اور یہ آیت اہل ذمہ کے متعلق نہیں ہے۔ (انوار التنزیل مع حاشیۃ الکازرونی ج ۲ ص ۳۲۶ مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱۴۱۶ھ)

علامہ ابوالفرج عبدالرحمان بن علی بن محمد جوزی حنبلی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے کہا صحیح یہ ہے کہ یہ آیت سورۃ المائدہ: ۴۹ سے منسوخ ہے اور اب حاکم پر لازم ہے کہ جب اس کے پاس اہل ذمہ مقدمہ لائیں تو وہ ان کے درمیان فیصلہ

کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عطاء مجاہد عکرمہ اور سدی کا یہی قول ہے۔(زادالمسیر ج ۲ ص ۳۶۱ مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت ۱۴۰۷ھ)

امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص حنفی متوفی ۳۷۰ھ لکھتے ہیں: زیر بحث آیت فان جاء وك فاحكم بينهم او اعرض عنهم۔(المائدہ:۴۲) سے ظاہر ہے کہ اہل ذمہ کے درمیان فیصلہ کرنے یا نہ کرنے کا حکم کو اختیار ہے۔ لیکن یہ اختیار اس کے بعد نازل ہونے والی آیت وان احكم بينهم بما انزل الله (المائدہ:۴۹) سے منسوخ ہوگیا۔ نیز اختیار کے منسوخ ہونے پر یہ آیت بھی دلالت کرتی ہے:(آیت) ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون۔(المائدہ ۴۴)

ترجمہ: جو اللہ کے نازل کیے ہوئے موافق فیصلہ نہ کریں سو وہی لوگ کافر ہیں:۔

سو جس نے اہل ذمہ کے درمیان فیصلہ نہیں کیا وہ اس وعید کا مصداق ہوگیا۔ یہ بھی احتمال ہے کہ پہلے یہ آیت نازل ہوئی آیت فان جاء وك فاحكم بينهم او اعرض عنهم۔(المائدہ:۴۲) اس وقت یہودیوں کو ذمی نہیں قرار دیا تھا اور نہ ان پر جزیہ کیا گیا تھا اور جب اللہ تعالیٰ نے ان سے جزیہ لینے کا حکم دیا اور ان پر اسلام کے احکام جاری کیے تو پھر ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم دیا۔(احکام القرآن ج ۲ ص ۴۳۵ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ۱۴۰۰ھ)

باب سُقُوطِ الْقَوَدِ بَيْنَ الْمَمَالِيكِ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ .

جان کے علاوہ (کسی زخم وغیرہ) کے قصاص میں غلاموں کے درمیان قصاص ساقط ہو جاتا ہے

4765 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِيَاءَ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ شَيْئًا .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک غریب شخص کے غلام نے کسی صاحب حیثیت شخص کے کان کاٹ دیئے وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے اس پر کوئی سزا عائد نہیں کی۔

باب الْقِصَاصِ فِي السِّنِّ .

یہ باب ہے کہ دانت کے قصاص کے بارے میں روایت

4766 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْقِصَاصِ فِي السِّنِّ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ" .

4765-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب في جناية العبد يكون للفقراء (الحديث 4590) . تحفة الاشراف (10863) .

4766-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (685) .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت کے بارے میں قصاص لینے کا فیصلہ دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ اللہ کی کتاب میں (دانت کے) قصاص (کا حکم موجود ہے)۔

4767 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ" .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اپنے غلام کو قتل کر دے ہم اُسے قتل کر دیں گے جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹ دے ہم اُس کی ناک کاٹ دیں گے"۔

4768 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ خَصَى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ" . وَاللَّفْظُ لِابْنِ بَشَّارٍ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اپنے غلام کو خصی کر دے ہم اُس کو خصی کر دیں گے جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹ دے ہم اُس کی ناک کاٹ دیں گے"۔

روایت کے یہ الفاظ ابن بشار نامی راوی کے ہیں۔

4769 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُخْتَ الرُّبَيِّعِ اُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ اِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ" . فَقَالَتْ اُمُّ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُقْتَصُّ مِنْ فُلاَنَةَ لاَ وَاللّٰهِ لاَ يُقْتَصُّ مِنْهَا اَبَدًا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا اُمَّ الرُّبَيِّعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللّٰهِ" . قَالَتْ لاَ وَاللّٰهِ لاَ يُقْتَصُّ مِنْهَا اَبَدًا . فَمَا زَالَتْ حَتّٰى قَبِلُوا الدِّيَةَ . قَالَ "اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ربیع کی بہن اُم حارثہ نے ایک شخص کو زخمی کر دیا وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قصاص دینا پڑے گا قصاص دینا پڑے گا تو حضرت ربیع رضی اللہ عنہا کی والدہ نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں عورت سے قصاص لیا جائے گا؟ جی نہیں اللہ کی قسم! اُس سے کبھی بھی قصاص نہیں لیا جا سکتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! اے اُم ربیع! قصاص کا حکم اللہ کی کتاب میں موجود ہے تو وہ عورت

4767-تقدم (الحديث 4750) .

4768-تقدم (الحديث 4750) .

4769-اخرجه مسلم في القسامة، باب اثبات القصاص في الاسنان و ما في معناها (الحديث 24) . تحفة الاشراف (332) .

بولی: جی نہیں! اللہ کی قسم! اُس عورت سے کبھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ وہ عورت یہی بات کہتی رہی' یہاں تک کہ دوسرے فریق نے دیت قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کردی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں' اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اُٹھالیں' تو اللہ تعالیٰ اُسے پورا کر دیتا ہے''۔

اعضاء اور مسائل قصاص کا بیان

وکتبنا علیھم فیھا اور ہم نے توریت میں بنی اسرائیل پر فرض کردیا تھا۔ ان النفس بالنفس کہ جان کے بدلے جان یعنی قاتل آزاد ہو یا غلام۔ مرد ہو یا عورت۔ مسلمان ہو یا ذمی۔

مقتول کے بدلہ میں اس کو قتل کیا جائے۔ ہماری شریعت میں اس مسئلہ کی تحقیق سورۂ بقرہ کی آیت الحر بالحر کی تفسیر میں گزر چکی ہے۔

والعین بالعین اور آنکھ آنکھ کے عوض پھوڑی جائے۔

والانف بالانف اور ناک ناک کے بدلہ میں کاٹی جائے۔

والاذن بالاذن اور کان کان کے عوض کاٹا جائے۔

والسن بالسن اور دانت دانت کے عوض اکھاڑا جائے۔

والجروح قصاص اور (خاص) زخموں کا یہی بدلہ ہے۔ یہ خاص کے بعد عام کا ذکر ہے۔

لفظ قصاص چونکہ اپنے اندر مثلیت کا مفہوم رکھتا ہے اس لئے جہاں تک مثلیت ممکن ہوگی بدلہ لیا جائے گا اور مثلیت کسی طرح ممکن نہ ہوگی تو قصاص (یعنی جسمانی بدلہ) نہیں لیا جائے گا۔ مثلاً اگر جوڑ سے قصداً کاٹ دیا ہو تو کاٹنے والے کا ہاتھ بھی اسی جوڑ سے کاٹا جائے گا۔ خواہ ہاتھوں کی لمبائی (اور موٹائی) میں اختلاف ہو یہی حکم ٹانگ سر ناک کان کی لو کاٹنے اور دانت توڑنے کا ہے۔ اگر ضرب کی وجہ سے آنکھ باہر نکل پڑے تو بدلہ ناممکن ہے کیونکہ مثلیت نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر آنکھ اپنی جگہ باقی ہو اور بینائی جاتی رہے تو بدلہ واجب ہے کیونکہ مثلیت ممکن ہے بدلہ کا طریقہ یہ ہوگا کہ آئینہ کو خوب گرم کیا جائے گا اور مارنے والے کے چہرہ پر تر روئی رکھی جائے گی اور پھر گرم آئینہ کو آنکھ کے قریب لایا جائے گا (آئینہ کی تپش تر روئی پر لگے گی تو اس سے ایک خاص قسم کی بھاپ اٹھ کر تپلی پر لگے گی) اس طرح آنکھ کی روشنی جاتی رہے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کا قول اسی طرح آیا ہے۔ کفایہ میں ہے کہ ایسا ایک واقعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحابہ سے مسئلہ پوچھا لیکن کسی نے کوئی (شافی) جواب نہیں دیا۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور آپ نے یہ ترکیب بتائی۔ کسی صحابی نے اس کی تردید نہیں کی گویا اتفاق آراء ہو گیا۔ حضرت عثمان نے اسی طرح حکم جاری کردیا۔ سوائے دانت کے اور کسی ہڈی (کو توڑنے) کا بدلہ نہیں ہے۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے نزدیک زخم کا بدلہ اس وقت لیا جائے گا۔ جب زخم کا اندمال ہو جائے۔ امام شافعی کے نزدیک (بھرنے کا انتظار نہیں کیا جائے گا) فوراً بدلہ لیا جائے گا۔ احناف کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص

کو زخمی کیا گیا تھا۔ اس نے فوراً بدلہ لینے کی درخواست کی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زخمی کے اچھا ہونے تک زخمی کرنے والے سے بدلہ لینے کی ممانعت فرمادی۔ (رواہ الدار قطنی)

مسئلہ۔ اگر آدمی بانہہ سے ہاتھ کاٹ دیا یا جوف تک گہرا زخم پہنچادیا۔ مگر مجروح اچھا ہو گیا تو بدلہ نہیں لیا جائے گا کیونکہ مثلیت کا امکان نہیں۔ اول صورت میں ہڈی کی شکست ہے جس کا کوئی ضابطہ نہیں اور دوسری صورت میں موت سے بچ جانا درالوقوع ہے۔ بظاہر تو ایسی ضرب ہلاکت تک پہنچادیتی ہے۔ امام شافعی کے نزدیک اگر بازو توڑ دیا جائے اور الگ کر دیا تو کہنی سے ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر درمیانی کلائی سے توڑا تو پہنچے سے کاٹا جائے گا۔ دوسری ہڈیاں توڑنے (اور اعضاء کو الگ کر دینے) کا بھی یہی حکم ہے کہ قریب ترین جوڑ سے ضارب کے اسی عضو کو کاٹا جائے گا۔ بقیہ حصہ کا فیصلہ کسی پنچ کے ذریعہ سے ہوگا۔

مسئلہ: زبان اور عضو مخصوص کو کاٹنے کا بھی امام صاحب کے نزدیک قصاص نہیں کیونکہ یہ دونوں عضو پھیلتے اور سکڑتے ہیں اس لئے ممکن نہیں ہاں اگر حشفہ کو کاٹ دیا ہے تو بدلہ لیا جائے گا (کیونکہ کاٹنے کی حد معین ہے) امام ابو یوسف امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اگر زبان اور عضو مخصوص کو جڑ سے کاٹ دیا تو چونکہ مماثلت ممکن ہے اس لئے بدلہ لیا جائے گا۔ اگر پورا ہونٹ جڑ تک کاٹ لیا تو بدلہ لیا جائے گا۔ مماثلت ممکن ہے اور کچھ حصہ کاٹ لیا تو بدلہ نہ ہوگا مماثلت کا اندازہ نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ: لنجے ہاتھ کے عوض تندرست ہاتھ اور دائیں کے عوض بایاں یا بائیں کے عوض میں دایاں نہیں کاٹا جائے گا۔ یہ فیصلہ اجماعی ہے۔

مسئلہ: اگر مضروب کی آنکھ اپنی جگہ تھی مگر نابینا تھی یا ہاتھ لنجا تھا یا زبان گونگی تھی۔ یا ذکر عنین (بیکار) تھا یا انگلی زائد تھی اور ان اعضاء کو ضارب نے کاٹ دیا تو جمہور کے نزدیک کسی عادل پنچ سے فیصلہ کرایا جائے گا اور امام احمد کے نزدیک صحیح عضو کی دیت کا ایک تہائی ادا کرنا ہوگا کیونکہ عمرو بن شعیب کے دادا (حضرت عبداللہ) کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تہائی دیت دینے کا فیصلہ صادر فرمایا اس آنکھ کا جو اپنی جگہ قائم ہو مگر بے نور ہو اور شل ہاتھ کا جب اس کو کاٹ دیا گیا ہو اور نا کارہ دانت کا جب اس کو اکھاڑ دیا گیا ہو۔ رواہ البیہقی من طریق النسائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی موقوف حدیث میں ہے کہ شل ہاتھ کی ایک تہائی دیت ہے اور آنکھ اگر اپنی جگہ قائم ہو اور بے نور ہو تو ایک تہائی دیت ہے۔

مسئلہ: اگر مقطوع کا ہاتھ صحیح اور قاطع کا ہاتھ شل ہو یا انگلیاں کم ہوں تو امام صاحب کے نزدیک مقطوع کو اختیار ہے چاہے قاطع کے شل ہاتھ کو کاٹنے یا پورا پورا مالی تاوان لے لے۔ پورا جسمانی بدل لینے کا تو امکان ہی نہیں ہے لہٰذا یا اپنے حق سے کم (جسمانی) بدل لینا پڑے گا یا مالی بدل لے گا۔ امام شافعی کے نزدیک مالی بدل لینے کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں۔

مسئلہ: اگر کھوپڑی کے دائیں بائیں دونوں ابھاروں کے درمیان ضرب لگی کہ دونوں ابھاروں کے درمیان کا پورا حصہ زخمی ہو گیا لیکن ضارب (کا سر بڑا ہونے کی وجہ سے) اتنا زخم اس کے سر کے دونوں ابھاروں کے درمیانی حصہ پر پورا نہ آسکتا ہو اس صورت میں زخمی کو اختیار ہے کہ اپنے زخم کے ناپ کے برابر ضارب کے سر پر زخم لگائے۔ خواہ دائیں ابھار سے شروع کرے یا بائیں ابھار سے یا مالی تاوان لے لے اس کے برعکس صورت ہو تب بھی یہی اختیار ہوگا۔

مسئلہ: امام صاحب کے نزدیک دانت توڑنے کا بھی ویسا ہی جسمانی بدلہ ہے جیسا دانت اکھاڑنے کا۔ امام شافعی کے نزدیک دانت توڑنے کا جسمانی بدلہ نہیں کیونکہ مثلیت ناممکن ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ اگر ریتی سے ریتا جائے تو اصل شکست سے مماثلت ہو سکتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ دانت کا بدلہ لینے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔ رواہ النسائی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ہی ایک روایت یہ بھی ہے کہ انس بن مالک کی پھوپھی ربیع نے انصار کی ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا۔ انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے بدلہ لینے کا حکم دے دیا۔ یہ حکم سن کر انس بن مالک کے چچا حضرت انس بن نضر بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انس بدلہ اللہ کا فرض حکم ہے۔ اس کے بعد مدعی راضی ہو گئے اور مالی عوض انہوں نے قبول کر لیا۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے اعتماد پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔ متفق علیہ۔

مسئلہ: نفس سے کم ضرب میں شبہ عمد نہیں ہوتا۔ ضرب یا قصداً ہوگی یا ضرب خطا۔ قتل نفس سے کم میں شبہ عمد کا حکم عمد کا ہے۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہ کے نزدیک قتل نفس سے کم ضرب کا قصاص مرد وعورت آزاد وغلام اور باہم دو غلاموں کے درمیان جاری نہیں ہو سکتا۔ باقی تینوں اماموں کے نزدیک تمام مذکورہ صورتوں میں بدلہ لیا جائے گا۔ ہاں اگر آزاد غلام کا ہاتھ کاٹ ڈالے تو قصاص نہ ہوگا۔ کیونکہ ان کا مسلمہ ضابطہ ہے کہ آزاد سے غلام کا قصاص نہیں ہو سکتا۔ اللہ نے فرمایا ہے الحر بالحر الخیہ آیت اپنے عمومی حکم کے لحاظ سے امام ابوحنیفہ کے خلاف محکم ثبوت ہے۔ امام ابوحنیفہ کے قول کی دلیل یہ ہے کہ اطراف بدن کی پوزیشن مال کی طرح ہے اور تفاوت قیمت سے مال کی مماثلت ختم ہو جاتی ہے لیکن شریعت نے اطراف کی قیمت معین کر دی ہے۔ قتل نفس کی حالت اس سے جدا ہے۔ روح اور جسم کا تعلق منقطع کرنے سے زندگی ختم ہو جاتی ہے اور روح میں کوئی تفاوت نہیں۔

مسئلہ: اطراف بدن کا قصاص مسلم وذمی کے درمیان امام ابوحنیفہ کے نزدیک جاری ہوگا کیونکہ امام صاحب کے نزدیک مسلم و ذمی کے اطراف کا مالی معاوضہ برابر ہے لیکن امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اگر مسلم غیر مسلم کے اطراف قطع کر دے تو قصاص نہ ہوگا کیونکہ ان کے نزدیک قتل کافر پر بھی مسلم سے قصاص نہیں لیا جا سکتا۔ سورۂ بقرہ میں یہ مسئلہ گزر چکا ہے۔

فمن تصدق بہ فہو کفارۃ لہ پس (حقداروں میں سے) جو کوئی (قصوروار کے) قصاص سے درگزر کرے گا تو معاف کرنے والے کے لئے یہ فعل کفارہ ہو جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص حسن بصری شعبی اور قتادہ نے یہی مطلب بیان کیا ہے۔

ایک انصاری راوی ہیں کہ آیت فَمَنْ تَصَدَّقَ بِہٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد وہ شخص ہے جس کا دانت توڑ دیا گیا ہو یا ہاتھ یا کوئی اور حصہ کاٹ دیا گیا یا اس کو زخمی کر دیا گیا ہو اور وہ معاف کر دے تو اللہ اسی کے بقدر اس کے گناہ ساقط کر دیتا ہے۔ اگر اس نے چہارم دیت معاف کر دی ہوگی تو اس کے گناہوں کا چہارم حصہ ساقط کر دیا جائے گا اور اگر ایک تہائی دیت معاف کی ہوگی تو گناہوں کا ایک تہائی حصہ ساقط کر دیا جائے گا اور اگر پوری دیت معاف کی ہوگی تو پورے گناہ ساقط کر دیئے جائیں گے۔ اخرجہ ابن مردویہ۔

طبرانی نے الکبیر میں حسن سند سے حضرت عبادہ بن صامت کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے جسم کے کسی حصہ (کے دکھ) کو معاف کر دیا۔ اللہ اسی کے بقدر اس کے گناہ ساقط فرما دے گا۔ طبرانی اور بیہقی نے سنجرہ کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو دکھ دیا گیا تو اس نے صبر کیا اور اس کو دیت دی گئی تو شکر کیا اور جس پر ظلم کیا گیا تو اس نے معاف کر دیا اور اگر خود ظلم کیا تو مغفرت کا طلبگار ہوا۔ ان سب لوگوں کے لئے (عذاب آخرت سے) امن ہے اور یہ ہدایت یافتہ ہیں۔

ترمذی اور ابن ماجہ نے لکھا ہے کہ حضرت ابو درداء نے فرمایا: میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جس شخص کو کوئی جسمانی اذیت دی جائے اور وہ معاف کر دے تو اللہ اس عمل کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور گناہ کو ساقط فرماتا ہے۔

بعض اہل تفسیر کے نزدیک لہ کی ضمیر مجرم کی طرف راجع ہے۔ مجرم کا ذکر اگرچہ صراحتاً نہیں آیا مگر کلام سابق سے سمجھا ضرور جاتا ہے۔ اس وقت آیت کا مطلب اس طرح ہوگا کہ اگر حقدار معاف کر دیں گے تو یہ معافی مجرم کے حق میں گناہ کا کفارہ ہو جائے گی اور جس طرح بدلہ چکانے کے بعد آخرت کا کوئی مواخذہ اس کے ذمہ باقی نہیں رہتا۔ اسی طرح معافی کے بعد بھی آخرت میں اس کا مواخذہ نہ ہوگا۔ رہا معاف کرنے والے کا ثواب تو وہ اللہ کے ذمہ ہے۔ اللہ نے خود فرمایا ہے فَمَنْ عَفٰی وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ،بغوی نے لکھا ہے یہ تفسیر حضرت ابن عباس کے قول میں آئی ہے۔ مجاہد ابراہیم اور زید بن اسلم کا بھی یہی قول ہے۔

آیت کا تیسرا مطلب یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص اپنی طرف سے خود قصاص دے دے گا یعنی قصاص شرعی مستحق قصاص کو بخوشی دے دے گا تو یہ فعل اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

اللہ نے فرمایا ہے: فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰاُولِی الْاَلْبَابِ ۔ومن لم یحکم بما انزل اللہ اور اللہ نے (قصاص وغیرہ کا) جو حکم نازل کیا ہے جو لوگ اس کے مطابق حکم نہیں دیں گے۔ فاولئک ھم الظالمون، تو وہ ہی ظالم (ستم ڈھانے والے) ہوں گے کہ حکم الٰہی کی تعمیل سے باز رہے۔ (تفسیر مظہری، سورہ مائدہ، لاہور)

باب الْقِصَاصِ مِنَ الثَّنِيَّةِ .

یہ باب ہے کہ دانتوں میں قصاص کا حکم

4770 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ اَنَسٌ اَنَّ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَقَضٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَخُوْهَا اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ اَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ لَا وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ . قَالَ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ سَاَلُوْا اَهْلَهَا الْعَفْوَ وَالْاَرْشَ فَلَمَّا حَلَفَ اَخُوْهَا - وَهُوَ عَمُّ اَنَسٍ وَهُوَ الشَّهِيْدُ يَوْمَ اُحُدٍ - رَضِىَ الْقَوْمُ بِالْعَفْوِ . فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ" .

4770- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (605) .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُن کی پھوپھی نے ایک لڑکی کے دانت توڑ دیئے تو نبی اکرم ﷺ نے قصاص لینے کا حکم دیا' اُس خاتون کے بھائی حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: کیا فلاں عورت (یعنی اپنی بہن کا تذکرہ کیا) کے دانت توڑے جائیں گے' جی نہیں! اُس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! فلاں عورت کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔

راوی کہتے ہیں: وہ لوگ اس سے پہلے (مجروح کنیز کے) مالکان سے معاف کرنے یا دیت دینے کی درخواست کر چکے تھے۔ جب اُس خاتون کے (یعنی جس نے دانت توڑے تھے) کے بھائی نے یہ قسم اُٹھالی اور یہ صاحب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں' جو غزوہ اُحد میں شہید ہوئے تھے تو دوسرے فریق نے معاف کرنے پر رضامندی ظاہر کردی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں' اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اُٹھالیں' تو اللہ تعالیٰ اُسے پورا کر دیتا ہے''۔

4771 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوْا اِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَعُرِضَ عَلَيْهِمُ الْاَرْشُ فَاَبَوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ . قَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ . قَالَ "يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ" . فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ "اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا نے ایک کنیز کے دانت توڑ دیئے تو اُن لوگوں نے اُس کنیز کے مالکان سے معاف کرنے کی درخواست کی' اُن لوگوں نے اس بات کو تسلیم نہ کیا' تو اُنہوں نے اُنہیں دیت کی پیشکش کی' اُنہوں نے اسے بھی قبول نہ کیا۔

وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے قصاص لینے کا حکم دیا۔

حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ربیع کے دانت توڑے جائیں گے؟ جی نہیں! اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! وہ نہیں توڑے جائیں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں قصاص کا حکم موجود ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر دوسرا فریق معاف کرنے پر راضی ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں' اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اُٹھالیں' تو اللہ تعالیٰ اُسے پورا کروا دیتا ہے''۔

بَابُ الْقَوَدِ مِنَ الْعَضَّةِ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ .

یہ باب ہے کہ دانت کے ذریعے کاٹنے پر قصاص لینا' اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں نقل کرنے والوں کے لفظی اختلاف کا تذکرہ

4771-اخرجه النسائي في التفسير: سورة المائدة، قوله تعالى (والجروح قصاص) (الحديث 165) . واخرجه ابن ماجه في الديات، باب القصاص في السن (الحديث 2649) . تحفة الاشراف (636) .

4772 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ اَبُو الْجَوْزَاءِ قَالَ اَنْبَاَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ اَوْ قَالَ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا تَاْمُرُنِيْ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اٰمُرَهُ اَنْ يَّدَعَ يَدَهُ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ اِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ اِلَيْهِ يَدَكَ حَتّٰى يَقْضَمَهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا اِنْ شِئْتَ".

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ کو دانت سے کاٹ لیا تو دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ کھینچا تو پہلے شخص کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ پہلے شخص نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فریاد کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم مجھ سے کیا چاہتے ہو! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اس سے یہ کہوں: کہ وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا' تا کہ تم اُسے اِس طرح چبا لیتے' جس طرح اونٹ کوئی چیز چبا لیتا ہے' تم ایسا کرو' تم اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دو' پھر وہ اُسے چبائے گا' پھر اگر تم چاہو' تو اُسے کھینچ لینا۔

4773 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ اٰخَرَ عَلٰى ذِرَاعِهٖ فَاجْتَذَبَهَا فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَلَهَا وَقَالَ "اَرَدْتَ اَنْ تَقْضَمَ لَحْمَ اَخِيْكَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ".

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کی کلائی پر دانت کاٹا' دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ کھینچا' تو پہلے شخص کے دانت بھی نکل آئے' وہ اپنا معاملہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے باطل قرار دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ چاہتے تھے کہ تم اپنے بھائی کے گوشت کو یوں چباؤ کہ جس طرح اونٹ چباتا ہے؟

4774 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَعْلٰى رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيْهِ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ".

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کی ایک شخص کے ساتھ لڑائی ہو گئی' ان میں سے

4772-اخرجه مسلم في القسامة، باب الصائل على نفس الانسان او عضوه اذا دفعه المصول عليه فاتلف نفسه او عضوه لا ضمان عليه (الحديث 21) . تحفة الاشراف (10840) .

4773-اخرجه البخاري في الديات، باب اذا عض رجلاً فوقعت ثناياه (الحديث 6892) بنحوه . و اخرجه مسلم في القسامة، باب الصائل على نفس الانسان او عضوه اذا دفعه المصول عليه فاتلف نفسه او عضوه لا ضمان عليه (الحديث 18) بنحوه و اخرجه الترمذي في الديات، باب ما جاء في القصاص (الحديث 1416) بنحوه و اخرجه النسائي في القسامة، القود من العضة و ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر عمران بن حصين (الحديث 4774 و 4775 و 4776) و اخرجه ابن ماجه في الديات، باب من عض رجلاً فنزع يده فندر ثناياه (الحديث 2657) . تحفة الاشراف (10823) .

4774-تقدم (الحديث 4773) .

ایک نے دوسرے فریق کو دانت کاٹا' دوسرے نے اُس کے منہ میں سے اپنا ہاتھ کھینچا' تو پہلے شخص کے دانت بھی باہر گر گئے' وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''کیا ایک شخص اپنے بھائی کو اس طرح چباتا ہے' جس طرح اونٹ چباتا ہے؟ اس کی کوئی دیت نہیں ہوگی''۔

4775 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ يَعْلٰى قَالَ فِي الَّذِي عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا دِيَةَ لَكَ" .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' جو اُس شخص کے بارے میں ہے' جس نے دانت کاٹ لیا تھا اور اُس کے دانت گر گئے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے یہ فرمایا تھا کہ تمہیں دیت نہیں ملے گی۔

4776 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ "اَرَدْتَ اَنْ تَقْضَمَ ذِرَاعَ اَخِيكَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ" . فَاَبْطَلَهَا .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کے بازو پر کاٹا' دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ کھینچا' تو پہلے کے دانت گر گئے' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ چاہتے تھے کہ اپنے بھائی کی کلائی کو اس طرح چبالو' جس طرح اونٹ اسے چبالیتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے دعویٰ کو باطل قرار دیا۔

باب الرَّجُلِ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ .

یہ باب ہے کہ جو شخص اپنے آپ سے (کسی تکلیف یا مصیبت کو) پرے کرتا ہے

4777 - اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْخَلِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مُنْيَةَ اَنَّهُ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَقَلَعَ ثَنِيَّتَهُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ" . فَاَبْطَلَهَا .

☆☆ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُن کی ایک شخص کے ساتھ لڑائی ہوگئی' ان میں سے ایک نے دوسرے شخص کو دانت کاٹا' دوسرے نے اُس کے منہ میں سے اپنے ہاتھ کو کھینچا تو پہلے شخص کے دانت ٹوٹ گئے' یہ معاملہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اپنے بھائی کو اس طرح چباتا ہے' جس طرح اونٹ چباتا ہے' تو

4775-تقدم (الحديث 4773) .

4776-تقدم (الحديث 4773) .

4777-انفرد به النسائي، وسيأتي (الحديث 4478) . تحفة الاشراف (11847) .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعویٰ کو باطل قرار دے دیا۔

4778 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مُنْيَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِى تَمِيمٍ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَاَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَاخْتَصَمَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ" . فَاَطَلَّهَا اَىْ اَبْطَلَهَا .

☆☆ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو تمیم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ جھگڑا ہو گیا۔ اس نے اس کے ہاتھ پر کاٹا' دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا' تو پہلے شخص کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے' وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک شخص اپنے بھائی کو اس طرح کاٹتا ہے' جس طرح اونٹ چباتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے (یعنی اُس شخص کے دعویٰ) کو باطل قرار دیا۔

دانت کے سوا کسی ہڈی میں قصاص نہ ہونے کا بیان

دانت کے سوا کسی ہڈی میں قصاص نہیں ہے اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے یہی جملہ ذکر کیا گیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہڈی میں قصاص نہیں ہے۔ اور اس سے دانت کے سوا کی ہڈی مراد ہے۔ کیونکہ دانت کے علاوہ میں مماثلت کا اعتبار کرنا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں کمی یا زیادتی کا احتمال بھی پایا جاتا ہے۔ جبکہ دانت میں ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ اس کو رگڑ دیا جاتا ہے۔ اور جب کسی شخص نے جڑ سے کسی بندے کا دانت اکھاڑ پھینکا ہے۔ تو دوسرے کا دانت بھی جڑ سے اکھاڑ دیا جائے گا۔ اور یہ دونوں برابر ہو جائیں گے۔ (ہدایہ، کتاب الجنایات، لاہور)

ہڈی توڑنے پر قصاص ہونے میں فقہی مذاہب کا بیان

اور سنن نسائی وغیرہ میں ہے، ایک غریب جماعت کے غلام نے کسی مالدار جماعت کے غلام کے کان کاٹ دیئے، ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر عرض کیا کہ ہم لوگ فقیر مسکین ہیں، مال ہمارے پاس نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر کوئی جرمانہ نہ رکھا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ غلام بالغ نہ ہو اور ہو سکتا ہے کہ آپ نے دیت اپنے پاس سے دے دی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان سے سفارش کر کے معاف کرا لیا ہو۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ جان جان کے بدلے ماری جائے گی، آنکھ پھوڑ دینے والے کی آنکھ پھوڑ دی جائے گی، ناک کاٹنے والے کا ناک کاٹ دیا جائے گا، دانت توڑنے والے کا دانت توڑ دیا جائے گا اور زخم کا بھی بدلہ لیا جائے گا۔ اس میں آزاد مسلمان سب کے سب برابر ہیں۔ مرد عورت ایک ہی حکم میں۔ جبکہ یہ کام قصداً کئے گئے ہوں۔ اس میں غلام بھی آپس میں برابر ہیں، ان کے مرد بھی اور عورتیں بھی۔ قاعدہ اعضا کا کٹنا تو جوڑ سے ہوتا ہے اس میں تو قصاص واجب ہے۔ جیسے ہاتھ، پیر، قدم، ہتھیلی وغیرہ۔ لیکن جو زخم جوڑ پر نہ ہوں بلکہ ہڈی پر آئے ہوں۔

ان کی بابت حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ "ان میں بھی قصاص ہے مگر ران میں اور اس جیسے اعضاء میں اس لئے کہ وہ خوف و خطر کی جگہ ہے۔ ان کے برخلاف ابوحنیفہ اور ان کے دونوں ساتھیوں کا مذہب ہے کہ کسی ہڈی میں قصاص نہیں، بجز دانت

4778-تقدم (الحديث 4777) .

کے اور امام شافعی کے نزدیک مطلق کسی ہڈی کا قصاص نہیں۔

یہی مروی ہے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابن عباس سے بھی اور یہی کہتے ہیں عطاء، شعبی، حسن بصری، زہری، ابراہیم، نخعی اور عمر بن عبدالعزیز بھی اور اسی کی طرف گئے ہیں سفیان ثوری اور لیث بن سعد بھی۔ امام احمد سے بھی یہی قول زیادہ مشہور ہے۔ امام ابوحنیفہ کی دلیل وہی حضرت انس والی روایت ہے جس میں ربیع سے دانت کا قصاص دلوانے کا حکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے۔ لیکن دراصل اس روایت سے یہ مذہب ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس میں یہ لفظ ہیں کہ اس کے سامنے کے دانت اس نے توڑ دیئے تھے اور ہو سکتا ہے کہ بغیر ٹوٹنے کے جھڑ گئے ہوں۔ اس حالت میں قصاص اجماع سے واجب ہے۔

ان کی دلیل کا پورا حصہ وہ ہے جو ابن ماجہ میں ہے کہ "ایک شخص نے دوسرے کے بازو کو کہنی سے نیچے نیچے ایک تلوار ماردی، جس سے اس کی کلائی کٹ گئی، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ آیا، آپ نے حکم دیا کہ دیت ادا کرو اس نے کہا میں قصاص چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: اسی کو لے لے اللہ تجھے اسی میں برکت دے گا اور آپ نے قصاص کو نہیں فرمایا"۔ لیکن یہ حدیث بالکل ضعیف اور گری ہوئی ہے، اس کے ایک راوی جشم بن عکلی اعرابی ضعیف ہیں، ان کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی، دوسرے راوی غران بن جاریہ اعرابی بھی ضعیف ہیں۔

پھر وہ کہتے ہیں کہ زخموں کا قصاص ان کے درست ہو جانے اور بھر جانے سے پہلے لینا جائز نہیں اور اگر پہلے لے لیا گیا پھر زخم بڑھ گیا تو کوئی بدلہ دلوایا نہ جائے گا۔ اس کی دلیل مسند احمد کی یہ حدیث ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کے گھٹنے میں چوٹ ماردی، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا مجھے بدلہ دلوایئے، آپ نے دلوادیا، اس کے بعد وہ پھر آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو لنگڑا ہو گیا، آپ نے فرمایا: میں نے تجھے منع کیا تھا لیکن تو نہ مانا، اب تیرے اس لنگڑے پن کا بدلہ کچھ نہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زخموں کے بھر جانے سے پہلے بدلہ لینے کو منع فرمادیا۔ (تفسیر ابن کثیر، مائدہ، ۴۵)

باب ذِكْرِ الِاخْتِلَافِ عَلَى عَطَاءٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

یہ باب ہے کہ اس حدیث میں عطاء نامی راوی سے ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

4779 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمَّيْهِ سَلَمَةَ وَيَعْلَى ابْنَيْ اُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا مِنْ فِيْهِ فَطَرَحَ ثَنِيَّتَهُ فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ فَقَالَ "يَنْطَلِقُ اَحَدُكُمْ اِلَى اَخِيْهِ فَيَعَضُّهُ كَعَضِيْضِ الْفَحْلِ ثُمَّ يَاْتِيْ يَطْلُبُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهَا" . فَاَبْطَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت سلمہ بن امیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک پر روانہ ہوئے ہمارے ساتھ ہمارا ایک ساتھی بھی تھا' اُس کا کسی مسلمان کے ساتھ جھگڑا ہو گیا تو دوسرے شخص نے ہمارے اُس

4779-اخرجه ابن ماجه في الديات، باب من عض رجلا فنزع يده فندر ثناياه (الحديث 2656) . تحفة الاشراف (4554 و 11835) .

ساتھی کی کلائی پر کاٹا' ہمارے اُس ساتھی نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا تو دوسرے شخص کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے' تو دوسرا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تا کہ دیت کا مطالبہ کرے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پاس جاتا ہے' اور اُسے اس طرح سے کاٹتا ہے' جس طرح کوئی اونٹ چباتا ہے' اور پھر وہ دیت کا مطالبہ کرنے کے لیے آجاتا ہے' اُسے کوئی دیت نہیں ملے گی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کے دعویٰ کو باطل قرار دے دیا۔

4780 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَهَا .

☆☆ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر کاٹا تو دوسرے شخص کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں رائیگاں قرار دیا (یعنی اُس کی کوئی دیت لازم نہیں ہوتی)۔

4781 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ مَرَّةً اُخْرٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ يَعْلٰى وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ يَعْلٰى اَنَّهُ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَخَاصَمَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اَيَدَعُهَا يَقْضِمُهَا كَقَضْمِ الْفَحْلِ" .

☆☆ صفوان بن یعلیٰ' حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے ایک شخص کو مزدور رکھا' اُس کا کسی شخص کے ساتھ جھگڑا ہو گیا' اُس نے اُس کے ہاتھ پر کاٹا تو اُس کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے' وہ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وہ اُسے یوں ہی رہنے دیتا تا کہ وہ (دوسرا شخص) اُسے یوں چبا لیتا جس طرح اونٹ چباتا ہے۔

4782 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَاسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ اَجِيْرِيْ رَجُلًا فَعَضَّ الْاٰخَرُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ فَاَهْدَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک ہوا' میں نے ایک شخص کو مزدور رکھا' میرے مزدور کا ایک شخص کے ساتھ جھگڑا ہو گیا' اُس دوسرے شخص نے میرے مزدور کے ہاتھ پر دانت کاٹا

4780-اخرجه البخاري في الاجارة، باب الجير في الغزو (الحديث 2265) مطولاً، و في الجهاد، باب الاجير (الحديث 2973) مطولاً، و في المغازي، باب غزوة تبوك (الحديث 4417) مطولاً، و في الديات، باب اذا عض رجلا فوقعت ثناياه (الحديث 2893) . واخرجه مسلم في القسامة، باب الصائل على نفس الانسان او عضوه اذا دفعه المصول عليه فاتلف نفسه او عضوه لا ضمان عليه (الحديث 18م و 20 و 22 و 23) واخرجه ابو داؤد في الديات، باب في الرجل يقاتل الرجل فيدفعه عن نفسه (الحديث 4584) و اخرجه النسائي في القسامة، ذكر الاختلاف على عطاء في هذا الحديث (الحديث 4781 و 4782 و 4783 و 4784 و 4785 و 4786) . تحفة الاشراف (11837) .

4781-تقدم (الحديث 4780) .

4782-تقدم (الحديث 4780) .

اور اُس دوسرے شخص کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے' وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے (دانتوں کو) رائیگاں قرار دیا۔

4783 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِى عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ - وَكَانَ اَوْثَقَ عَمَلٍ لِّى فِى نَفْسِى - وَكَانَ لِى اَجِيرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا اُصْبُعَ صَاحِبِهِ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهُ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ "اَفَيَدَعُ يَدَهُ فِى فِيكَ تَقْضَمُهَا".

☆☆ حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں غزوۂ تبوک میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوا' میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ میرا سب سے زیادہ قابلِ اعتماد عمل ہے۔ میرے ساتھ میرا ایک مزدور تھا۔ اُس کا کسی شخص کے ساتھ جھگڑا ہو گیا' اُن میں سے کسی ایک شخص نے دوسرے کی انگلی پر دانت کاٹا۔ دوسرے نے اپنی انگلی پیچھے کی تو پہلے شخص کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے اور گر گئے' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے دانتوں کو رائیگاں قرار دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وہ دوسرا شخص اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنا دیتا؟ تاکہ تم اُسے چبا لیتے۔

4784 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ فِى حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ اَبِيهِ بِمِثْلِ الَّذِى عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا دِيَةَ لَكَ".

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں' اُس نے دانت کاٹا تو اُس کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں دیت نہیں ملے گی۔

4785 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ابْنِ مُنْيَةَ اَنَّ اَجِيرًا لِيَعْلَى ابْنِ مُنْيَةَ عَضَّ اٰخَرُ ذِرَاعَهُ فَانْتَزَعَهَا مِنْ فِيهِ فَرَفَعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاَبْطَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "اَيَدَعُهَا فِى فِيكَ تَقْضَمُهَا كَقَضْمِ الْفَحْلِ".

☆☆ صفوان بن یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کا ایک مزدور تھا جس کے بازو پر کسی دوسرے شخص نے دانت کاٹ لیا' اُس مزدور نے اُس دوسرے شخص کے منہ میں سے اپنا ہاتھ کھینچ (تو دوسرے شخص کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے) وہ شخص اپنا معاملہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' کیونکہ اُس کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے دعویٰ کو باطل قرار دیا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا؟ تاکہ تم اُسے یوں چبا لیتے' جس طرح اونٹ کوئی چیز چبا

4783-تقدم (الحديث 4780) .

4784-تقدم (الحديث 4780) .

4785-تقدم (الحديث 4780) .

لیتا ہے۔

4786 - اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلٰی اَنَّ اَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَاسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَلَمَّا اَوْجَعَهُ نَتَرَهَا فَاَنْدَرَ ثَنِیَّتَهُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "یَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَیَعَضُّ اَخَاهُ كَمَا یَعَضُّ الْفَحْلُ" . فَاَبْطَلَ ثَنِیَّتَهُ .

☆☆ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں شرکت کی' اُنہوں نے ایک شخص کو اپنے ساتھ مزدور رکھا تھا' اُس کا کسی دوسرے شخص کے ساتھ جھگڑا ہو گیا تو اُس دوسرے شخص نے اُس مزدور کے ہاتھ پر کاٹ لیا' جب مزدور کو تکلیف ہوئی تو اُس نے اپنے ہاتھ کو کھینچا جس کے نتیجے میں دوسرے شخص کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے' یہ معاملہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص یہ ارادہ کرتا ہے' وہ اپنے بھائی کو اس طرح کاٹے جس طرح اونٹ کاٹتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے دانتوں (کی دیت کے دعوی کو) باطل قرار دیا۔

قصاص سے متعلق احکام ومسائل کا بیان

(۱) امام ابن جریر نے ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ جب بنوقریظہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے رجم کا حکم فرمایا ہے اور وہ اس کو اپنی کتاب میں چھپاتے تھے تو قریظہ اٹھ کھڑے ہوئی اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اور ہمارے بھائی بنونضیر کے درمیان فیصلہ کیجئے اور ان کے درمیان ایک قتل کا جھگڑا چل رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے۔ اور بنونضیر بنوقریظہ کو اپنی دیتوں سے آدھی دیت دیتے تھے۔ آپ نے فرمایا: بنوقریظہ کا جواب بنونضیر کے خون کے برابر ہے۔ تو بنونضیر والے غصہ ہو گئے اور کہنے لگے رجم کے بارے میں ہم آپ کی اطاعت نہیں کرتے۔ اور ہم اپنی حدود کو جاری کریں گے جس پر ہم ہیں۔ تو (یہ آیت) نازل ہوئی لفظ آیت **افحکم الجاهلية يبغون** (المائدہ ۵۰) اور نازل فرمایا لفظ آیت **و کتبنا علیهم فیها ان النفس بالنفس**۔

(۲) امام ابن منذر نے ابن جریر کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ لفظ آیت **و کتبنا علیهم فیها** سے مراد تورات ہے۔

نفس کے بدلے نفس کو قتل کرنا

(۳) عبدالرزاق اور ابن منذر نے مجاہد کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ لفظ آیت، **و کتبنا علیهم فیها ان النفس بالنفس**، یہ حکم ان پر تورات میں لکھا ہوا تھا۔ اور وہ لوگ غلام کے بدلے میں آزاد کو قتل کرتے تھے۔ اور وہ کہتے

4786-تقدم (الحديث 4780) .

تھے کہ ہم پر یہ فرض کیا گیا ہے کہ نفس کے بدلے نفس ہے۔

(۴) امام عبدالرزاق نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ یہ حکم بنی اسرائیل پر فرض کیا گیا ہے اور یہ آیت ہمارے لئے بھی ہیں اور ان کے لئے بھی۔

(۵) امام ابن ابی حاتم نے حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ اس آیت لفظ آیت وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ حکم ان کے لئے خاص ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ ان پر اور تم لوگوں کے لئے عام ہے۔

(۶) امام عبد بن حمید اور ابوالشیخ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت وکتبنا علیھم فیھا سے مراد ہے کہ تورات میں ہے کہ لفظ آیت ان النفس بالنفس پھر فرمایا اس آیت کو نازل کیا گیا جو تم سنتے ہو اہل کتاب کے بارے میں جبکہ انہوں نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا اور انہوں نے اللہ کی حدود کو معطل کیا۔ اور اس کی کتاب کو چھوڑ دیا اور اس کے رسول کو قتل کیا۔

(۷) امام عبدالرزاق حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے غلام کو قتل کیا ہم اس کو قتل کریں گے اور جس نے اس کا عضو کاٹ ڈالے ہم اس کے عضو کاٹ ڈالیں گے۔ تو پھر لوگوں نے یہ بات دہرائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور یہ آیت پڑھی لفظ آیت ان النفس بالنفس الآیۃ

(۸) امام بیہقی نے سنن میں ابن شہاب سے روایت کیا کہ جب یہ آیت لفظ آیت وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس نازل ہوئی تو عورت کے بدلے میں مرد سے قصاص لیا گیا اور ان زخموں پر بھی قصاص لیا گیا جو مرد نے جان بوجھ کر لگائے تھے۔

(۹) امام بیہقی نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا آدمی قتل کیا جائے گا عورت کے بدلہ میں جب اس کو قتل کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لفظ آیت وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس

(۱۰) امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی اپنی سنن میں لفظ آیت ان النفس بالنفس کے بارے میں فرماتے ہیں جان کو جان کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ لفظ آیت والعین بالعین یعنی آنکھ کے بدلے میں آنکھ پھوڑی جائے گی اور لفظ آیت والانف بالانف یعنی ناک کے بدلے میں ناک کاٹا جائے گا۔ اور لفظ آیت والسن بالسن والجروح قصاص یعنی دانت کے بدلے میں دانت اکھاڑا جائے گا اور زخم کے بدلے میں زخم کا قصاص لیا جائے گا۔ لفظ آیت فمن تصدق یعنی جو اس کو معاف کردے تو یہ مطلوب کے لئے کفارہ ہے۔

(۱۱) احمد، ابوداؤد، ترمذی، حاکم، (ترمذی نے حسن اور حاکم نے صحیح کہا) اور ابن مردویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں پڑھا لفظ آیت وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس والعین بالعین یعنی نفس کے نصب اور عین اور مابعد الفاظ کو رفع کے ساتھ پڑھا ہے۔

دانت کے بدلے دیت دینا

(۱۲) امام ابن سعد، بخاری، احمد، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ربیع رضی اللہ عنہ نے ایک بچی کے دو سامنے کے دانت توڑ دیئے۔ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اس (بچی) کے بھائی انس بن نضر نے کہا یا رسول اللہ فلاں کے دو سامنے کے دانت توڑ دیئے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس اللہ کی کتاب (میں) قصاص ہے۔

(۱۳) امام ابن ابی شیبہ نے عطا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ زخموں کا قصاص ہے۔ اور امام کے لئے یہ جائز نہیں کہ اس کو مارے یا اس کو قید کرے۔ یہ قصاص کا حکم اللہ تعالیٰ کی جانب سے بھول کی صورت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتے تو کوڑے مارنے اور قید کرنے کا حکم فرماتے۔

(۱۴) امام فریابی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویہ اور بیہقی نے سنن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لفظ آیت **فمن تصدق به** میں قول نقل ہے۔

(۱۵) ابن ابی شیبہ، ابن جریر اور ابوالشیخ نے حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول لفظ آیت **فمن تصدق به فهو كفارة له** کے بارے میں فرمایا کہ کفارہ مجروح کے لئے ہے۔

(۱۶) امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس شخص کے لئے کفارہ ہے جس نے صدقہ کیا۔

(۱۷) امام ابن مردویہ نے انصار میں سے ایک آدمی سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول لفظ آیت **فمن تصدق به كفارة له** کے بارے میں فرمایا ایک آدمی کسی کا دانت توڑ دے یا اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ یا کوئی اور حصہ کاٹ دیا یا اس کے بدن میں زخم کر دیا اور پھر وہ اس کو معاف کر دے تو اس زخمی سے اسی کے بقدر اس کی خطاؤں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ اگر چہ اس کے زخم کی دیت چوتھائی دیت ہے۔ تو اس کی چوتھائی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور اگر ایک تہائی دیت ہے تو ایک تہائی اس کی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور اگر ساری دیت ہے تو اس کی ساری خطاؤں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

(۱۸) امام بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ آیت **فمن تصدق به فهو كفارة له** کے بارے میں فرمایا ایک آدمی کا دانت توڑ دیا گیا۔ یا اس کا جسم زخمی کر دیا گیا۔ تو پھر وہ اس کو معاف کر دیتا ہے تو اس کی خطاؤں کو مٹا دیا جائے گا۔ اگر چوتھائی دیت ہے تو چوتھائی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔ اگر ایک تہائی دیت ہے تو ایک تہائی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور اگر ساری دیت ہے تو سب کے بدلہ میں سب خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔

(۱۹) امام سعید بن منصور، ابن جریر اور ابن مردویہ نے عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک آدمی نے منہ توڑ دیا۔ اس نے اس کو پوری دیت دی تو لوگوں نے قصاص کا مطالبہ کیا۔ اس نے دو دیتیں دینی چاہیں تو اس نے انکار کر دیا۔ اس نے تین دینی چاہیں (تو اس نے انکار کر دیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک

آدمی نے بیان کیا کہ جس نے مکمل یا کچھ قصاص کو معاف کر دیا تو اس کی پیدائش سے لے کر موت تک اس کے اعمال کا کفارہ ہو جائے گا۔

(۲۰) امام احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن جریر نے ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا قریش کے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کا دانت توڑ دیا تو انصار نے قریش کے خلاف سزا کا مطالبہ کیا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کو راضی کروں گا انصاری نے سزا کا اصرار کیا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے ساتھی سے نرمی کرو۔ اور ابوداؤد رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کسی مسلمان کو اس کے جسم میں کوئی تکلیف پہنچ جائے۔ پھر وہ اس کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے۔ اور اس سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ انصاری نے کہا میں نے معاف کر دیا۔

(۲۱) امام بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ آیت **فمن تصدق به فهو كفارة له** کے بارے میں فرمایا کہ ایک آدمی کا دانت توڑ دیتا ہے اور اس کو جسم میں زخم کرتا ہے پھر وہ اس کو معاف کر دیتا ہے تو اس سے اتنی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں جتنی اس کے جسم میں تکلیف پہنچی اگر زخم کی وجہ سے آدمی دیت لازم ہوتی تھی تو آدھے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگر چوتھائی دیت لازم ہوتی ہے تو چوتھائی گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اگر ایک تہائی دیت لازم ہوتی ہے تو ایک تہائی گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اگر ساری دیت لازم ہوتی تھی تو سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(۲۲) امام احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن جریر نے ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے اس کے جسم میں اور وہ اس کو معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ انصاری نے فرمایا: میں نے معاف کر دیا۔

(۲۳) امام احمد اور نسائی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو آدمی کسی کے جسم میں زخم کر دے اور وہ اس کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے برابر اس سے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

(۲۴) امام احمد نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جس شخص کو اپنے جسم میں کوئی تکلیف پہنچے پھر وہ اس (تکلیف پہنچانے والے) کو معاف کر دے تو یہ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔

(۲۵) امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے یونس بن ابی اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ مجاہد رضی اللہ عنہ نے ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے لفظ آیت **فمن تصدق به فهو كفارة له** کے بارے میں پوچھا تو ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس سے مراد وہ شخص ہے جو معاف کرتا ہے۔ مجاہد نے فرمایا: بلکہ وہ زخمی کرنے والا اور گناہ کرنے والا مرد ہے۔

(۲۶) امام فریابی، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ انہوں نے لفظ آیت **فمن تصدق به فهو كفارة له** کے بارے میں فرمایا کہ یہ کفارہ ہے زخمی کرنے

والے کے لئے اور معاف کرنے والے کا اجر اللہ پر ہے۔

(۲۷) امام ابن ابی شیبہ نے مجاہد وابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت **فمن تصدق به فهو كفارة له** سے مراد ہے کہ یہ کفارہ ہے زخمی کرنے والے کے لئے۔ اور معاف کرنے والے کا اجر اللہ پر ہے۔

(۲۸) ابن ابی شیبہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: لفظ آیت **فمن تصدق به فهو كفارة له** کہ یہ کفارہ ہے زخمی کرنے والے کے لئے۔

(۲۹) امام ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے لفظ آیت **فمن تصدق به فهو كفارة له** کے بارے میں فرمایا کہ یہ کفارہ ہے معاف کرنے والے کے لئے۔

(۳۰) امام ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ انہوں نے لفظ آیت **فمن تصدق به فهو كفارة له** کے بارے میں فرمایا جس نے زخمی کیا اور زخمی کرنے والے کو معاف کر دیا گیا تو اب زخمی کرنے والے پر کوئی گرفت نہ ہوگی۔ نہ قصاص ہے، نہ دیت ہے اور نہ ہی زخم کی سزا۔ زخمی کرنے والے کو زخمی نہیں کیا جائے گا۔ اس وجہ سے کہ زخمی ہونے والے نے اس کو معاف کر دیا تو یہ کفارہ ہوگا اس کے ظلم سے جس نے ظلم کیا۔

(۳۱) خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قصاص کو معاف کر دیا (یعنی قاتل کو معاف کر دیا) تو اس کا ثواب جنت میں ہوگا۔ (تفسیر در منثور، سورہ مائدہ، بیروت)

بَاب الْقَوَدِ فِي الطَّعْنَةِ .

یہ باب ہے کہ کوئی چیز چبھونے کا قصاص

4787 - اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبِيْدَةَ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ شَيْئًا اَقْبَلَ رَجُلٌ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُوْنٍ كَانَ مَعَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَعَالَ فَاسْتَقِدْ" . قَالَ بَلْ قَدْ عَفَوْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز تقسیم کر رہے تھے ایک شخص آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گر گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس موجود چھڑی اُسے چبھوئی وہ آدمی پرے ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم آؤ اور اپنا بدلہ لے لو! اُس نے عرض کی: جی نہیں! یا رسول اللہ! میں درگزر کرتا ہوں۔

4788 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ اَنْبَاَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى

4787-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب القود من الضربة و قص الامير من نفسه (الحديث 4536) . واخرجه النسائي في القسامة، القود في الطعنة (الحديث 4788) . تحفة الاشراف (4147) .

4788-تقدم (الحديث 4787) .

يُحَدِّثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ شَيْئًا اِذْ اَكَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَصَاحَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَعَالَ فَاسْتَقِدْ" . قَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللهِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز تقسیم کر رہے تھے اسی دوران ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گر پڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس موجود چھڑی اُسے چبھودی اُس شخص کی چیخ نکل گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آؤ اور اپنا بدلہ لو! اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں درگزر کرتا ہوں۔

باب الْقَوَدِ مِنَ اللَّطْمَةِ .

یہ باب ہے کہ تھپڑ رسید کرنے کا بدلہ

4789 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي اَبٍ كَانَ لَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَآءَ قَوْمُهُ فَقَالُوا لَيَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ . فَلَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ "اَيُّهَا النَّاسُ اَيُّ اَهْلِ الْاَرْضِ تَعْلَمُونَ اَكْرَمُ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ" . فَقَالُوا اَنْتَ . فَقَالَ "اِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوا اَحْيَاءَنَا" . فَجَآءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِكَ اسْتَغْفِرْ لَنَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والے کسی بزرگ کی شان میں گستاخی کی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُسے تھپڑ رسید کر دیا۔ اُس دوسرے شخص کی قوم کے افراد آئے اور بولے: یہ دوسرا شخص بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اُسی طرح تھپڑ رسید کرے گا جس طرح اُنہوں نے اسے مارا تھا وہ لوگ اسلحہ پہن کر آئے تھے۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تمہارے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی: آپ ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو عباس مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں تم ہمارے مُردوں کو بُرا کہہ کر ہمارے زندہ لوگوں کو اذیت نہ پہنچاؤ۔

تو وہ لوگ آئے اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے مغفرت کی دعا کیجئے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عباس مجھ سے ہیں اور میں عباس سے

4789-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5545) .

ہوں۔(ترمذی، مشکوۃ المصابیح، جلد پنجم، رقم الحدیث، 795)

عباس مجھ سے ہیں۔یعنی میرے خاص قرابتیوں میں سے ہیں یا یہ کہ میرے اہل بیت میں سے ہیں علماء لکھتے ہیں کہ فضل و شرف اور شرف اور نبوت کے اعتبار سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اصل ہے جب کہ نسب اور چچا ہونے کے اعتبار سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اصل ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ مذکورہ ارشاد گرامی دراصل کمال محبت و تعلق، یک جہتی و یگانگت اور اخلاص و اختلاط سے کنایہ ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں بھی فرمایا تھا کہ (اے علی) میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو۔حضرت عباس بن عبدالمطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں ان کی ولادت واقعہ فیل سے ایک سال قبل ہوئی ان کی والدہ قبیلہ نمر بن قاسط سے تعلق رکھتی تھیں اور وہ پہلی عرب خاتون ہیں جس نے کعبہ اقدس پر حریر و دیباج اور نوع بہ نوع قیمتی کپڑوں کا غلاف چڑھایا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بچپن میں کہیں گم ہو گئے تھے اور تلاش بسیار کے بعد ہاتھ نہیں لگے تو ان کی والدہ نے منت مانی کہ اگر میرا بیٹا مل جائے گا تو میں بیت الحرام پر غلاف چڑھاؤں گی۔چنانچہ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا سراغ مل گیا اور وہ گھر آ گئے تو ان کی والدہ نے بڑے اہتمام کے ساتھ منت پوری کی۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں بھی مکہ اور قریش میں زبردست اثر و رسوخ رکھتے تھے۔اور ایک بڑے سردار تسلیم کئے جاتے تھے۔"عمارة" اور سقاية" کے اہم مناصب ان کے سپرد تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سال بڑے تھے اور چچا ہونے کے باد جود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر معمولی ادب احترام کرتے تھے منقول ہے کہ ایک دن کسی نے ان سے سوال کیا انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم (آپ بڑے ہیں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم؟ تو انہوں نے جواب دیا ہوا کبر وانا اسن (بڑے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں ہاں عمر میری زیادہ ہے:) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسلام تو بہت پہلے قبول کر لیا تھا لیکن بعض مصالح کے تحت اپنے اسلام کا اظہار نہیں کرتے تھے چنانچہ جنگ بدر میں وہ بڑی کراہت کے ساتھ اور مجبوری کے تحت مشرکین مکہ کے ساتھ شریک تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین اسلام سے فرما دیا تھا کہ جس شخص کا سامنا عباس رضی اللہ عنہ سے ہو جائے وہ ان کو قتل نہ کرے کیونکہ وہ مجبوراً اس جنگ میں مشرکین مکہ کی طرف سے شریک ہیں۔

جنگ کے خاتمہ پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی قیدیوں میں شامل ہوئے اور ابوالیسیر بن کعب بن عمر نے ان کو قید کیا۔پھر انہوں نے فدیہ (مالی معاوضہ) ادا کر کے رہائی حاصل کی اور مکہ واپس آ گئے بعد میں وہاں سے باقاعدہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے ۳۶ھ میں ۱۲ رجب جمعہ کے دن ان کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر ۸۸ سال کی تھی اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے روایتوں میں آتا ہے کہ انہوں نے اپنی وفات کے وقت کے ستر غلام آزاد کئے۔

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک دن) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ غصہ میں بھرے ہوئے آئے (یعنی کسی نے کوئی ایسی حرکت کر دی تھی یا کوئی ایسی بات کہہ دی تھی جس سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو غصہ آ رہا ہے؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بولے اے اللہ کے رسول! ہمارے (یعنی بنی ہاشم) اور

(باقی) قریش کے درمیان کیا (بیگانگی) ہے کہ جب وہ (قریش) آپس میں ملتے ہیں تو کشادہ روئی سے ملتے ہیں اور جب ہمارے ساتھ ملتے ہیں تو اس طرح نہیں ملتے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنی تو ان قریش کے اس برے رویہ پر) سخت غصہ ہوئے یہاں تک کہ غصہ کی شدت سے آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا پھر) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔

کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوگا اگر وہ تم (اہل بیت) کو اللہ اور اللہ کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دوست نہیں رکھے گا۔ اور پھر فرمایا لوگو! جان لو) جس شخص نے خصوصا) میرے چچا کو ستایا اس نے (گویا) مجھ کو ستایا، کیونکہ کسی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہوتا ہے" (ترمذی) اور مصابیح میں عبدالمطلب بن ربیعہ کی جگہ) مطلب بن ربیعہ ہے (جبکہ صحیح عبدالمطلب بن ربیعہ ہی ہے جو ترمذی نے نقل کیا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، جلد پنجم: رقم الحدیث، 794)

ایمان داخل نہیں ہوگا: یا تو مطلق ایمان مراد ہے اس صورت میں ارشاد گرامی کو شدید ترین وعید پر محمول کیا جائے گا یا کامل ایمان" مراد ہے اس صورت میں کہا جائے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مقصد سخت تاکید کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا ہے کہ دل و دماغ کو اہل بیت کی محبت وعقیدت سے معمور کئے بغیر ایمان کامل کی دولت نصیب نہیں ہو سکتی۔ قریش کی جو متعدد شاخیں تھیں ان میں سے "بنو ہاشم" (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان) سب سے باعزت شاخ تھی اپنے اکثر مناصب جو سماجی عزت وجاہت عطا کرتے تھے۔ اسی شاخ کے افراد کے سپرد تھے۔

پھر سب سے بڑا شرف یعنی نبوت ورسالت کا منصب عظمی بھی اسی شاخ کا نصیب بنا۔ ان وجوہ سے قریش کی دوسری شاخیں بنو ہاشم سے ایک پرخاش رکھتی تھیں اور ان کو اپنا حریف قرار دیتی تھیں۔ چنانچہ ابوجہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرتے ہوئے یہی کہا کرتا تھا کہ مکہ اور قریش کی سرداری بنو ہاشم نے لے رکھی ہے حاجیوں کو زمزم پلانے کے اعزاز پر بنو ہاشم نے قبضہ کر رکھا ہے اگر بنو ہاشم میں نبوت ورسالت بھی آ جائے تو پھر باقی قریش کے پاس کیا رہ جائے گا۔

بَاب الْقَوَدِ مِنَ الْجَبْذَةِ .

یہ باب ہے کہ کپڑا کھینچنے کا بدلہ لینا

4790 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا قَامَ قُمْنَا فَقَامَ يَوْمًا وَقُمْنَا مَعَهُ حَتَّى لَمَّا بَلَغَ وَسَطَ الْمَسْجِدِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ مِنْ وَرَائِهِ - وَكَانَ رِدَاؤُهُ خَشِنًا - فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا أَحْمِلُ لَكَ حَتَّى تُقِيدَنِي مِمَّا جَبَذْتَ بِرَقَبَتِي" . فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَ .

4790-اخرجه ابو داؤد في الادب، باب في الحلم و اخلاق النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 4775) . تحفة الاشراف (14801) .

فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الْاَعْرَابِيِّ اَقْبَلْنَا اِلَيْهِ سِرَاعًا فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "عَزَمْتُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ كَلَامِيْ اَنْ لَا يَبْرَحَ مَقَامَهُ حَتّٰى اٰذَنَ لَهُ" . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّنَ الْقَوْمِ "يَا فُلَانُ احْمِلْ لَهُ عَلٰى بَعِيْرٍ شَعِيْرًا وَّعَلٰى بَعِيْرٍ تَمْرًا" . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "انْصَرِفُوْا" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھا کرتے تھے جب آپ اُٹھتے تھے تو ہم بھی اُٹھ جایا کرتے تھے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے درمیان تک پہنچے تو پیچھے سے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُس نے پیچھے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کو کھینچا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کھردری تھی اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک سرخ ہوگئی۔ وہ شخص بولا: اے حضرت محمد! میرے ان دو اونٹوں کے اوپر سامان لدوا دیں' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مال میں سے یا اپنے والد کے مال میں سے سامان نہیں لدوانا ہے (بلکہ یہ اللہ کے مال میں سے لدوانا ہے)۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرتا ہوں' میں تمہارے لیے کوئی سامان اُس وقت تک نہیں لدواؤں گا' جب تک مجھے اُس چیز کا بدلہ نہیں دیتے جو تم نے میری گردن میں چادر کو کھینچا ہے' تو وہ دیہاتی بولا: نہیں! اللہ کی قسم! میں آپ کو بدلہ نہیں دوں گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات کہی تو ہر مرتبہ اُس دیہاتی نے یہی کہا: نہیں! اللہ کی قسم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدلہ نہیں دوں گا۔

جب ہم نے دیہاتی کی یہ بات سنی تو ہم تیزی سے اُس کی طرف بڑھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص میری بات سن رہا ہے' میں اُسے اس بات کا پابند کر رہا ہوں کہ وہ اپنی جگہ سے اُس وقت تک آگے نہیں بڑھے گا' جب تک میں اُسے اجازت نہیں دیتا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں موجود ایک شخص سے فرمایا: اے فلاں! تم اس شخص کے ایک اونٹ پر جَو اور ایک اونٹ پر کھجوریں لاد دو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ واپس چلے جاؤ۔

باب الْقِصَاصِ مِنَ السَّلَاطِيْنِ .

یہ باب ہے کہ سلاطین سے قصاص لینا

4791 - اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ فِرَاسٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِصُّ مِنْ

4791-اخرجه ابوداؤد في الديات، باب القود من الضربة و قص الامير من نفسه (الحديث 4537) مطولاً . تحفة الاشراف (10664) .

نَفْسِهِ .

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات کی طرف سے بدلہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

باب السُّلْطَانُ يُصَابُ عَلٰى يَدِهِ .

یہ باب ہے کہ اگر کسی سلطان کے ہاتھوں کسی کا نقصان ہو جائے تو اُس کا حکم

4792 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاحَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ "لَكُمْ كَذَا وَكَذَا" . فَلَمْ يَرْضَوْا بِهِ فَقَالَ "لَكُمْ كَذَا وَكَذَا" . فَرَضُوا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ" . قَالُوا نَعَمْ . فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا" . قَالُوا لَا . فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُفُّوا فَكَفُّوا ثُمَّ دَعَاهُمْ قَالَ "أَرَضِيتُمْ" . قَالُوا نَعَمْ . قَالَ "فَإِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ" . قَالُوا نَعَمْ . فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ "أَرَضِيتُمْ" . قَالُوا نَعَمْ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو ایک شخص کی زکوٰۃ کے بارے میں ایک شخص کے ساتھ اُن کا جھگڑا ہو گیا۔

حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے اُس کی پٹائی کر دی وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں اس کا بدلہ چاہیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے بدلے میں یہ یہ چیز لے لو لیکن وہ اُس سے راضی نہیں ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم یہ چیز لے لو تو وہ اُس سے راضی ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں لوگوں کو خطبہ دینے لگا ہوں اور اُنہیں تمہارے راضی ہونے کے بارے میں اطلاع دینے لگا ہوں۔

اُن لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ لوگ میرے پاس آئے یہ لوگ بدلہ لینا چاہ رہے تھے میں نے اُنہیں فلاں فلاں چیز کی پیشکش کی تو یہ راضی ہو گئے ہیں۔

تو اُن لوگوں نے کہا: جی نہیں! (ہم تو راضی نہیں ہوئے)

تو مہاجرین اُن کی پٹائی کرنے (کے ارادے سے اٹھے)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں ہدایت کی کہ وہ ایسا نہ کریں تو وہ لوگ رُک گئے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بلایا اور دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4792-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب العامل يصاب على يديه خطأ (الحديث 4534) واخرجه ابن ماجه في الديات، باب الجارح يفتدي بالقود (الحديث 2638) . تحفة الاشراف (16636) .

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب میں لوگوں کو خطبہ دینے لگا ہوں اور اب میں لوگوں کو تمہاری رضامندی کے بارے میں بتانے لگا ہوں' اُن لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا' پھر دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

باب الْقَوَدِ بِغَيْرِ حَدِيدَةٍ .

یہ باب ہے کہ لوہے کی کسی چیز کے علاوہ (کسی چیز سے) قصاص لینا

4793 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُودِيًّا رَاَى عَلٰى جَارِيَةٍ اَوْضَاحًا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ "اَقَتَلَكِ فُلَانٌ" . فَاَشَارَ شُعْبَةُ بِرَاْسِهِ يَحْكِيهَا اَنْ لَا . فَقَالَ "اَقَتَلَكِ فُلَانٌ" . فَاَشَارَ شُعْبَةُ بِرَاْسِهِ يَحْكِيهَا اَنْ لَا . قَالَ "اَقَتَلَكِ فُلَانٌ" . فَاَشَارَ شُعْبَةُ بِرَاْسِهِ يَحْكِيهَا اَنْ نَعَمْ . فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے ایک لڑکی کو ہار پہنے ہوئے دیکھا تو پتھر کے ذریعے اُسے مار دیا' اُس لڑکی کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو اُس میں زندگی کی کچھ رمق موجود تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں فلاں نے قتل کیا ہے۔ (یہاں شعبہ نامی راوی نے اپنے سر کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا' اس طرح ہوا تھا)

اُس لڑکی نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں فلاں نے قتل کیا ہے؟ یہاں شعبہ نامی راوی نے سر کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا' اس طرح ہوا تھا۔

تو اُس لڑکی نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے اُس یہودی کو بلوایا اور آپ ﷺ نے دو پتھروں کے درمیان اُس کا سر رکھ کے اُسے قتل کروا دیا۔

4794 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً اِلٰى قَوْمٍ مِّنْ خَثْعَمٍ فَاسْتَعْصَمُوْا بِالسُّجُوْدِ فَقُتِلُوْا فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ "اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ" . ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلَا لَا تَرَاءٰى نَارَاهُمَا" .

4793-اخرجه البخاري في الطلاق، باب الاشارة في الطلاق و الامور (الحديث 5295) تعليقاً، و في الديات، باب اذا قتل بحجر او بعصا (الحديث 6877) . وباب من اقاد بالحجر (الحديث 6879) واخرجه مسلم في القسامة، باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر و غيره من المحددات و المثقلات و قتل الرجل بالمراة (الحديث 15) واخرجه ابو داؤد في الديات، باب يقاد من القاتل (الحديث 4526) . واخرجه ابن ماجه في الديات، باب قتاد من القاتل كما قتل (الحديث 2666) . تحفة الاشراف (1631) .

4794-اخرجه ابو داؤد في الجهاد، باب النهي عن قتل من اعتصم بالسجود (الحديث 2645) واخرجه الترمذي في السير ، باب ما جاء في كراهية المقام بين اظهر المشركين (الحديث 1604 و 1605) . تحفة الاشراف (3227 و 19233) .

☆☆ حضرت قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خثعم قبیلے کے ایک گروہ کی طرف ایک مہم روانہ کی تو انہوں نے سجدے میں جا کر خود کو بچانے کی کوشش کی' لیکن اُنہیں قتل کر دیا گیا' نبی اکرم ﷺ نے نصف دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایسے ہر مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرک کے ساتھ ہوتا ہے۔
پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
یاد رکھنا! وہ دونوں گروہ ایک دوسرے کی آگ نہ دیکھیں (یعنی اُن دونوں کا پڑاؤ ایک دوسرے سے دور ہونا چاہیے)۔

باب تَاْوِيْلِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ).

یہ باب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت:
''اور جب کسی شخص کو اُس کے بھائی کی طرف سے کوئی چیز معاف کر دی جائے' تو وہ بھلائی کی پیروی کرے اور اچھائی کے ساتھ اُسے ادائیگی کر دے''

4795 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيْهِمُ الدِّيَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى) اِلٰى قَوْلِهٖ (فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ) فَالْعَفْوُ اَنْ يَّقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ وَاتِّبَاعٌ بِمَعْرُوْفٍ يَقُوْلُ يَتَّبِعُ هٰذَا بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ بِاِحْسَانٍ وَّيُؤَدِّيْ هٰذَا بِاِحْسَانٍ (ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ) مِمَّا كُتِبَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اِنَّمَا هُوَ الْقِصَاصُ لَيْسَ الدِّيَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا' دیت کا حکم نہیں تھا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:
''مقتولین کے بارے میں' تم پر قصاص کا حکم لازم کیا گیا تھا' آزاد شخص کے بدلے میں آزاد کو' غلام کے بدلے میں غلام کو' مؤنث کے بدلے میں مؤنث کو''۔
یہ آیت یہاں تک ہے:
''اور جس شخص کو اُس کے بھائی کی طرف سے معاف کر دیا جائے' تو وہ بھلائی کی پیروی کرے اور اچھے طریقے سے اُسے

4795-اخرجه البخاري في التفسير، باب (يا ايها الذين امنوا كتب عليكم القصاص في القتلى الحر بالحر الى . قوله . عذاب اليم) (الحديث 4498)، و في الديات، باب من قتل له قتيل فهو بخير النظرين (الحديث 6881) مختصراً . واخرجه النسائي في القسامة، تاويل قوله عزوجل فمن عفي له من اخيه شيء فاتباع بالمعروف و اداء اليه باحسان (الحديث 4796) عن مجاهد من قوله، و في التفسير سورة البقرة، قوله تعالى (يا ايها الذين امنوا كتب عليكم القصاص) (الحديث 34) مختصراً . تحفة الاشراف (6415) .

ادائیگی کرے''۔

یہاں معاف کرنے سے مراد قتلِ عمد میں دیت قبول کرنا ہے اور بھلائی کی پیروی کرنے سے مراد یہ ہے' وہ شخص مناسب طریقے سے اُس کے پیچھے جائے گا' اور احسان کے ساتھ اُسے ادا کرنے سے مراد یہ ہے' آدمی اچھے طریقے سے اُسے دیت کی ادائیگی کرے۔

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے ملنے والی تخفیف اور رحمت ہے' جو اُس حوالے سے ہے' جو تم پر پہلے لازم قرار دیا گیا تھا''۔

راوی کہتے ہیں: یہاں اس سے مراد قصاص ہے' دیت نہیں ہے۔

قصاص کے عمومی قانون کا بیان

(۱) ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ عربوں کے دو قبیلوں کی زمانہ جاہلیت میں اسلام سے پہلے تھوڑی سی بات پر جنگ چھڑی ہوئی تھی اور ان کے درمیان (ایک دوسرے کو) قتل اور زخمیوں کا سلسلہ جاری تھا یہاں تک کہ غلاموں اور عورتوں کو بھی قتل کیا تھا ان کی آپس میں صلح نہ ہوئی یہاں تک کہ (وہ سب لوگ) اسلام لے آئے (اور) ان قبیلوں میں سے ہر قبیلہ دوسرے سے مال اور جنگی تیاری میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتا تھا اور انہوں نے قسمیں اٹھائی تھیں کہ وہ راضی نہ ہوں گے جب تک کہ غلام کا بدلہ میں آزاد کو قتل کرلیں اور ان میں سے عورت کے بدلہ میں مرد کو (قتل کرلیں، ان کے بارے میں یہ آیت) نازل ہوئی لفظ آیت یایھا الذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی، الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی اس وجہ سے پھر وہ لوگ مرد کو عورت کے بدلہ میں قتل کرتے تھے لیکن مرد کو مرد کے بدلہ میں عورت عورت کے بدلہ میں قتل کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے (یہ حکم) نازل فرمایا لفظ آیت ان النفس بالنفس (المائدہ ۴۵) یعنی اللہ تعالیٰ نے نفس اور نفس سے کم میں جان بوجھ کر جرم کا ارتکاب کرنے میں آزاد لوگوں کے مردوں اور عورتوں کو قصاص میں برابر کردیا۔ اور قتل عمد میں غلاموں کو مردوں اور عورتوں کو برابر کردیا۔

(۲) عبد بن حمید، ابن جریر نے شعبی رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ عرب کے دو قبیلوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ انہوں نے اندھا دھند قتال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک قبیلہ کہتا کہ ہم اپنے غلام کا بدلہ لیں گے اور ہم اپنی فلاں لونڈی کا بدلہ لیں گے (اس پر) اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا لفظ آیت الحر ابحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی۔

(۳) ابن جریر، ابن مردویہ سے ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انصار کے قبیلوں کے درمیان لڑائی ہوتی تھی ان میں سے ایک قبیلہ کا دوسرے پر غلبہ تھا گویا کہ انہوں نے ایک دوسرے پر فضیلت کو طلب کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان صلح کرانے کے لئے تشریف لائے تو یہ آیت نازل ہوئی لفظ آیت الحر بالھر والعبد بالعبد والانثی بالانثی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ لفظ آیت ان النفس بالنفس۔

(۴) ابن جریر نے قتادہ رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ ہم سے پہلے دیت (کا حکم) نہیں تھا یا (قتل کے بدلہ) قتل کرنا تھا یا

معاف کر دیتا تھا یہ آیت اس قوم کے بارے میں نازل ہوئی جو اپنے علاوہ (دوسروں سے) زیادہ (تعداد میں) تھے۔ جب ان لوگوں میں کوئی غلام قتل ہو جاتا تو وہ کہتے کہ ہم اس کے بدلہ میں آزاد کو قتل کریں گے اور جب ان میں سے کوئی عورت قتل کی جاتی تو وہ کہتے کہ ہم اس کے بدلہ میں مرد کو قتل کریں گے (اس پر) اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا لفظ آیت الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی

(۵) عبد بن حمید، ابوداؤد نے الناسخ میں، ابوالقاسم الزجاجی نے اپنی امالی میں اور امام بیہقی نے سنن میں قتادہ رحمہ اللہ علیہ سے اس آیت کے بارے میں روایت کیا کہ زمانہ جاہلیت میں ظلم و زیادتی اور شیطان کی اطاعت تھی جب کوئی قبیلہ تعداد میں زیادہ ہوتا تھا اور دوسری قوم کا غلام ان کے کسی غلام کو قتل کر دیتا تھا تو یہ کہتے تھے کہ ہم اس کے بدلہ میں کسی آزاد کو قتل کریں گے اپنی فضیلت اور عزت کو ظاہر کرنے کے لئے اور جب ان کی عورت کو کوئی عورت قتل کر دیتی تھی تو وہ کہتے تھے کہ ہم ہرگز اس کے بدلہ میں قتل نہیں کریں گے مگر مرد کو تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لفظ آیت وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس۔

(۶) امام النحاس نے اپنی ناسخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ اس آیت لفظ آیت الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی کو وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس کی آیت نے منسوخ کر دیا۔

وأما قوله تعالی: فمن عفی له

(۷) عبد بن حمید، ابن جریر، حاکم اور بیہقی نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ لفظ آیت فمن عفی له سے مراد وہ قتل عمد ہے کہ جس میں دیت کے ساتھ مقتول کے ورثاء کو راضی کرے۔ لفظ آیت فاتباع بالمعروف یعنی طالب اچھے انداز سے مطالبہ کرے لفظ آیت واداء الیه باحسان یعنی مطلوب اچھے انداز میں ادائیگی کرے۔ لفظ آیت ذلك تخفیف من ربکم ورحمة یعنی یہ تخفیف اور رحمت ہے تمہارے رب کی طرف سے جو بنی اسرائیل پر نہ تھی۔

(۸) ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ لفظ آیت فمن عفی له من اخیه شیء سے مراد ہے خون کا استحقاق اور دیت لینے کے بعد اس کے بھائی کی طرف سے اسے کچھ معاف ہو جائے لفظ آیت فاتباع بالمعروف یعنی طالب اچھے انداز میں دیت کا مطالبہ کرے جب دیت کو قبول کرے لفظ آیت واداء الیه باحسان یعنی قاتل کو چاہئے کہ وہ بھی اچھے طریقے سے ادا کرے کوئی تکلیف اور نقصان نہ پہنچائے۔ لفظ آیت ذلك تخفیف من ربکم ورحمة یعنی نرمی ہے تمہارے رب کی طرف سے۔

(۹) عبد الرزاق، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، بخاری، نسائی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم النحاس نے الناسخ میں ابن حبان اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تھا اور دیت نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے (حکم) فرمایا لفظ آیت کتب علیکم القصاص فی القتلی الی قوله فمن عفی له من اخیه شیء تو معاف کرنا یہ ہے کہ قتل عمد میں دیت کو قبول کرے لفظ آیت فاتباع بالمعروف واداء الیه باحسان پھر طالب اچھے طریقے سے مطالبہ کرے اور مطلوب اچھے طریقے سے ادا کرے۔ لفظ آیت ذلك تخفیف من ربکم ورحمة جو احکام تم سے پہلی

قوموں پر تھے ان میں تمہارے لئے تخفیف فرمادیں۔لفظ آیت **فمن اعتدی بعد ذلک** یعنی دیت قبول کرنے کے بعد (پھر) قتل کردے۔لفظ آیت **فله عذاب الیم** ،تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۱۰) امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ بنو اسرائیل میں جب کوئی شخص عمداً قتل کیا جاتا تو ان کے لئے صرف قصاص ہوتا تھا (دیت نہ تھی) اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے دیت کو حلال فرمایا اور اس بات کا حکم فرمایا کہ طالب اچھے طریقے سے دیت کا مطالبہ کرے۔اور مطلوب بھی اچھے طریقہ سے ادائیگی کرے لفظ آیت **ذلک تخفیف من ربکم ورحمه** (یہ تخفیف ہے تمہارے رب کی طرف سے)۔

(۱۱) ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ بنی اسرائیل پر قتل (کے بدلہ) میں قصاص تھا ان کے درمیان دیت نہیں نہیں تھی جان کے بدلہ میں اور نہ زخم (کے بدلہ میں اور ان کے لئے صرف یہ حکم تھا لفظ آیت **وکتبنا علیهم فیها ان النفس بالنفس** (الآیہ) پھر اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر تخفیف فرمادی اور قتل اور زخم میں دیت مقرر فرما دی اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول لفظ آیت **ذلک تخفیف من ربکم ورحمة** سے بھی یہی مراد ہے۔

(۱۲) ابن جریر، الزجاجی نے قتادہ رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ ورحمۃ سے مراد ہے وہ رحمت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس امت پر رحم فرمایا ان کی دیت کا کھانا عطا فرمایا اور ان کے لئے اس (دیت) کو حلال فرمایا اور ان سے پہلے کسی کے لئے یہ حلال نہیں تھی اور تورات والوں کے لئے صرف قصاص تھا یا معاف کردینا تھا ان کے درمیان ارش نہیں تھا اور انجیل والوں کے لئے صرف معاف کرنا تھا اسی کا ان کو حکم دیا گیا تھا اس امت کے لئے اللہ تعالیٰ نے قصاص عفو اور دیت کو مقرر فرمادیا اگر یہ امت چاہے تو ان کے لئے دیت حلال ہے اور اس سے پہلے کسی امت کے لئے ایسا نہیں تھا۔

مقتول کے ورثہ کو تین باتوں کا اختیار ہے

(۱۳) عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، احمد ابی حاتم اور بیہقی نے ابن شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کو قتل یا زخم کی مصیبت پہنچائی گئی ہو اس کو تین چیزوں میں سے ایک چیز کا اختیار ہے یا تو (قاتل سے) قصاص لے لے یا معاف کردے یا دیت لے لے اگر اس نے چوتھی چیز کا ارادہ کیا تو اس کے ہاتھ روک لو اور جو اس کے بعد تجاوز کرے گا۔اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

(۱۴) ابن جریر اور ابن المنذر نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت **فمن اعتدی بعد ذلک** سے مراد ہے اگر اس نے دیت لینے کے بعد قتل کردیا۔لفظ آیت **فله عذاب الیم** یعنی تو اس پر صرف قتل ہے۔اور اس سے دیت قبول نہیں کی جائے گی اور ہم کو یہ بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس آدمی کو معاف نہیں کروں گا جس نے دیت لینے کے بعد (قاتل) کو قتل کردیا۔

(۱۵) امام وکیع، عبد بن حمید، ابن جریر نے حسن رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت **فمن اعتدی بعد ذلک فله عذاب الیم** سے مراد ہے زمانہ جاہلیت میں جب کوئی آدمی کسی کو قتل کردیتا ہے تو اس کی قوم آتی اور اس کی طرف سے دیت پر صلح

کرلیتی۔ پھر بھاگنے والا (یعنی قاتل) اپنے آپ کو امن والا سمجھ کر باہر نکلتا تھا لیکن پھر اسے قتل کر دیتے تھے اور اس کی طرف دیت پھینک دیتے تھے یہ تھی زیادتی۔

(۱۷) ابن ابی شیبہ نے عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ جو آدمی دیت لینے کے بعد قتل کر دے تو اس کو قتل ہی کیا جائے گا کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا لفظ آیت فله عذاب اليم ۔ (تفسیر درمنثور، سورہ بقرہ، بیروت)

4796 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ (كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ) قَالَ كَانَ بَنُو اِسْرَآئِيلَ عَلَيْهِمُ الْقِصَاصُ وَلَيْسَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ فَجَعَلَهَا عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ تَخْفِيفًا عَلٰى مَا كَانَ عَلٰى بَنِي اِسْرَآئِيلَ ۔

☆☆ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''تم پر مقتولین کے بارے میں قصاص لازم کیا گیا ہے' آزاد شخص کے بدلے میں آزاد شخص کو (قصاص میں قتل) کیا جائے گا''۔

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: بنی اسرائیل پر قصاص لازم کیا گیا تھا' اُن پر دیت لازم نہیں کی گئی تھی' پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر دیت کا حکم لازم کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے اس اُمت کے لیے تخفیف کے طور پر لازم کیا ہے' جو اُس چیز کے مقابلے میں تخفیف تھی جو بنی اسرائیل پر لازم کی گئی تھی۔

آیت قصاص سے متعلق تین مسائل فقہیہ کا بیان

مسئلہ نمبر: (۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) وکتبنا فیها ان النفس بالنفس ۔ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اس نے تورات میں نفسوں کے درمیان برابری کی ہے، پس یہود نے اس کی مخالفت کی اور گمراہ ہوئے، نضیری کی دیت زیادہ کردی تھی اور نضیری کو، قرظی کے بدلے میں قتل نہیں کیا جاتا تھا اور قرظی کو نضیری کے بدلے قتل کیا جاتا، جب اسلام آیا تو اس مسئلہ میں بنوقریظہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رجوع کیا آپ نے برابری کا حکم فرمایا، بنونضیر نے کہا. آپ نے ہمارا مرتبہ کم کردیا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

(آیت) وکتبنا کا معنی ہے ہم نے فرض کیا، یہ پہلے گزر چکا ہے ان کی شریعت میں قصاص یا معنی تھی، ان میں دیت نہیں تھی جیسا کہ سورۃ البقرہ میں اس کا بیان گزر چکا ہے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے علماء نے اس آیت کی بنا پر فرمایا کہ مسلمان کو ذمی کے بدلے قتل کیا جائے گا، کیونکہ نفس کے بدلے نفس ہے۔ (احکام القرآن لابن العربی جلد۲، صفحہ۲۲۵)

سورہ بقرہ میں اس کا بیان گزر چکا ہے۔ ابوداود، ترمذی اور نسائی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کسی چیز کے ساتھ خاص کیا تھا؟ فرمایا نہیں مگر جو اس میں ہے انہوں نے اپنی تلوار

4796-تقدم في القسامة، تاويل قوله عزوجل (فمن عفي له من اخيه شيء فاتباع بالمعروف واداء اليه باحسان) (الحديث 4795) .

سے ایک تحریر نکالی اس میں یہ تھا، مومنین کے خون برابر ہیں غیر مسلموں پر ان کا غلبہ ہے، کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا اور کسی ذمی کو اس کے عہد میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ (سنن ابی داود باب ایقاد المسلم بالکافر، رقم الحدیث ۴۵۲۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز) نیز یہ آیت یہود کے رد کے لیے ہے کہ وہ قبائل میں فرق کرتے تھے وہ ایک قبیلہ سے ایک شخص کے بدلے ایک شخص کو پکڑتے تھے اور دوسرے قبیلہ سے دو شخصوں کے بدلے ایک شخص کو پکڑتے تھے شافعی علماء نے کہا: یہ ہم سے پہلے کی شریعت کی خبر ہے۔

(احکام القرآن لابن العربی جلد ۲، صفحہ ۲۲۷)

اور ہم سے پہلے شریعت ہمارے لیے شریعت نہیں، سورۃ بقرہ میں ان کے رد میں اتنا کلام گزر چکا ہے جو کافی ہے وہاں مطالعہ کریں۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (آیت) و کتبنا فیھا ان النفس بالنفس ۔ یہ اہل تورات پر فرض تھا وہ ایک ملت ہیں اور ان کے لیے ذمی لوگ اس طرح نہیں تھے جس طرح مسلمانوں کے لیے ذمی لوگ ہیں، کیونکہ جزیہ فیئی اور غنیمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے مومنین کو عطا فرمائی اس امت سے پہلے کسی کے لیے نہ تھا، پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا، پس اس آیت نے حکم کو بنی اسرائیل پر ثابت کیا، کیونکہ ان کے خون برابر تھے، یہ ہم میں سے کسی کے قول کے طرح ہے کہ مسلمانوں کے برابر ہیں کہ نفس کے بدلے نفس ہے، کیونکہ وہ ایک معین قوم کی طرف اشارہ کرتا ہے، وہ کہتا ہے: ان لوگوں میں حکم ہے کہ ان نفس کے بدلے نفس ہے پس اس آیت کے حکم سے اہل قرآن پر یہ کہنا ثابت ہوتا ہے کہ ان کے لیے آپس میں معاملہ اس طرح ہوگا، نفس کے بدلے نفس، قرآن میں کوئی ایسی دلیل نہیں ہے کہ ملت کے اختلاف کے باوجود نفس کے بدلے نفس ہوگا۔

مسئلہ نمبر: (۲) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب نے کہا: جب کسی کو زخمی کیا جائے گا یا کان یا ہاتھ کاٹا جائے گا اور پھر اسے قتل کیا جائے گا تو ایسا کرنے والے کے ساتھ بھی ایسا کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (آیت) و کتبنا فیھا ان النفس بالنفس ۔ پس جو کچھ اس نے کیا اس کے ساتھ وہی کیا جائے گا اس سے وہ لیا جائے گا جو اس نے لیا ہمارے علماء نے فرمایا: اگر تو نے اس سے مثلہ کا قصد کیا تھا تو اس کا بھی مثلہ کیا جائے گا اگر لڑائی کے دوران ناک، کان کٹ گئے تو قاتل کو تلوار کے ذریعے قتل کیا جائے گا۔ (احکام القرآن لابن العربی، جلد ۲، صفحہ ۶۲۵)

وہ یہ مثلہ کے بارے میں ثابت کرتے ہیں، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرنیین کی آنکھوں میں لوہے کی سلائیں پھیری تھیں، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

مسئلہ نمبر: (۳) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) والعین بالعین ۔ نافع، عاصم، اعمش اور حمزہ نے تمام میں نصب پڑھی ہے اور ان کی تخفیف جائز ہے اور تمام کو عطف اور ابتدا کی وجہ سے رفع جائز ہے، ابن کثیر، ابن عامر، ابو عمرو اور ابو جعفر، رحمۃ اللہ علیہم نے الجروح کے علاوہ سب کو نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔ (زاد المسیر، جلد ۲، صفحہ ۲۱۷)

کسائی اور ابو عبید: (آیت) والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن، والجروح ۔

(سنن ابی داود کتاب الطب، جلد ۲، صفحہ ۱۹۷)

تمام میں رفع پڑھتے تھے، ابوعبید نے کہا: ہمیں حجاج نے بتایا انہوں نے ہارون سے انہوں نے عباد بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے
اور انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
(آیت) وکتبنا فیھا ان النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن
والجروح ۔ پڑھا۔ رفع تین جہات سے ہے: مبتدا اور خبر کی جہت سے اس معنی پر کہ ان کا عطف ان النفس کے مقام پر ہے
کیونکہ معنی یہ ہے کہ ہم نے کہا: (آیت) النفس بالنفس ۔ تیسری وجہ زجاج نے کہا: فی النفس میں مضمر پر عطف کی بناء پر ہوگا، ابن
المنذر نے کہا: جس نے رفع کے ساتھ پڑھا ہے اس نے اس کو کلام کا آغاز بنایا ہے یعنی یہ مسلمانوں میں حکم ہے، یہ اصح قول ہے،
کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات ہے (آیت) والعین بالعین ۔ اسی طرح مابعد کے کلمات میں خطاب مسلمانوں کو
ہے اس کا انہیں حکم دیا گیا ہے جنہوں نے رفع کے ساتھ جروح کو خاص کیا ہے انہوں نے اس کا ماقبل سے تعلق نہیں جوڑا اور اس سے
نئی کلام شروع کی ہے گویا اس کا خاص طور پر مسلمانوں کا حکم دیا گیا ہے اور اس کا ماقبل ان کی طرف متوجہ نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر: (۴) یہ آیت قصاص کے جاری ہونے پر دلالت کرتی ہے اور ابن شبرمہ نے (آیت) العین بالعین ۔ کے عموم
کے ساتھ تعلق قائم کیا ہے کہ دائیں آنکھ، بائیں آنکھ کے بدلے میں پھوڑی جائے گی۔ اور انہوں نے اس کو دائیں اور بائیں ہاتھ میں
جاری کیا، انہوں نے کہا؛ سامنے دانت کو داڑھ کے بدلے میں اور داڑھ کو سامنے والے دانت کے بدلے میں توڑا جائے گا، کیونکہ
اللہ تعالیٰ کا ارشاد عام ہے: (آیت) والسن بالسن ۔ اور جنہوں نے اس کی مخالفت کی ہے وہ امت کے علماء ہیں وہ کہتے ہیں:
دائیں آنکھ، دائیں آنکھ کے بدلے میں پھوڑی جائے گی اگر وہ موجود ہوگی، رضا کے ساتھ بائیں آنکھ کی طرف تجاوز نہیں کیا جائے
گا، ہمارے لیے یہ بیان کرتا ہے کہ (آیت) العین بالعین ۔ سے مراد مجرم سے پوری مماثلت لینا ہے دوسری چیز کی طرف تعدی
جائز نہیں جس طرح پاؤں سے ہاتھ کی طرف جائز نہیں اس میں کوئی شک نہیں۔

مسئلہ نمبر: (۵) علماء کا اجماع ہے کہ جب وہ دونوں خطاء ضائع کی جائیں گی تو اس میں دیت ہوگی اور ایک آنکھ میں نصف
دیت ہوگی۔ (مصنف عبدالرزاق، کتاب الدیۃ، جلد ۹، صفحہ ۳۲۴)

اور کانے شخص کی آنکھ جب پھوڑی جائے گی تو اس میں کامل دیت ہوگی۔ (مصنف عبدالرزاق، کتاب الدیۃ، جلد ۹، صفحہ ۳۲۵)

یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہی قول عبدالملک بن مروان، زہری، قتادہ، مالک، لیث
بن سعد، احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کا ہے، بعض نے فرمایا: نصف دیت ہوگی، یہ حضرت عبداللہ بن مغفل، مسروق نخعی رحمۃ اللہ علیہم
سے مروی ہے، یہی قول ثوری، شافعی، اور نعمان رحمۃ اللہ علیہم کا ہے، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہم بھی یہی قول کرتے ہیں،
کیونکہ حدیث میں ہے دونوں آنکھوں کو ضائع کرنے میں دیت ہے۔ (سنن نسائی، کتاب الدیات جلد ۲، صفحہ ۲۵۱)

معقول بھی اسی طرح ہے کیونکہ ایک آنکھ میں نصف دیت ہے، ابن عربی نے کہا: یہ ظاہر قیاس ہے، لیکن علماء نے کہا کانے
شخص کی منفعت ایک آنکھ کے ساتھ سلامت شخص کی منفعت کی طرح ہے پس اس پر دیت بھی اس کے مطابق ہو۔

مسئلہ نمبر: (۶) کانے شخص کے بارے میں اختلاف ہے جب اس کی صحیح آنکھ پھوڑ دی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس پر قصاص نہیں اس پر دیت کامل ہے۔
(احکام القرآن لابن العربی، جلد۲، صفحہ ۶۲۹)

یہی قول عطاء، سعید بن مسیب اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کا ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اگر وہ چاہے تو قصاص لے اور اسے اندھا کر دے اگر چاہے تو پوری دیت لے لے (کانے کی آنکھ کی دیت) نخعی نے کہا: اگر چاہے تو قصاص لے لے، اگر چاہے تو نصف دیت لے لے۔ (حکام القرآن لابن العربی، جلد۲، صفحہ ۶۲۹)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس پر قصاص ہے، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے یہ حضرت مسروق، ابن سیرین اور ابن معقل رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے۔ ابن المنذر اور ابن عربی رحمۃ اللہ علیہنے اس کو اختیار کیا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (آیت) والعین بالعین ۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں آنکھوں میں دیت رکھی ہے اور ایک آنکھ میں نصف دیت رکھی ہے۔ (مصنف عبدالرزاق، کتاب الدیات، جلد۹، صفحہ ۳۳۲)

صحیح آنکھ والے اور کانے کے درمیان قصاص دوسرے لوگوں کے مابین قصاص کی ہیئت پر ہوگا۔ امام احمد بن حنبل کا قول یہ ہے کہ اس سے قصاص میں بعض کے بدلے میں تمام آنکھ لینا ہے اور یہ مساوات نہیں ہے اور جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں مروی ہے امام احمد نے اس سے استدلال کیا ہے امام امالک کا متمسک یہ ہے کہ دلائل جب متعارض ہوں تو جس پر جنایت کی گئی ہے اسے اختیار دیا گیا جائے ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: قرآن کے عموم کو لینا اولی ہے، کیونکہ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ محفوظ وقبول ہے۔ (احکام القرآن لابن العربی، جلد۲، صفحہ ۶۲۹)

مسئلہ نمبر: (۷) کانے کی اس آنکھ کے بارے میں اختلاف ہے جس کے ساتھ وہ دیکھتا نہیں ہے، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس میں سو دینار ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس میں آنکھ کی دیت کا تہائی ہے، اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی کہا ہے، مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس میں نصف دیت ہے، مسروق، زہری امام مالک، امام شافعی، ابوثور، نعمان رحمۃ اللہ علیہم نے کہا: اس میں قاضی کا فیصلہ ہے، ابن المنذ ر نے کہا: ہم بھی یہی کہتے ہیں، کیونکہ جو کچھ اس کے بارے میں کہا گیا ہے وہ کم از کم ہے۔

مسئلہ نمبر: (۸) نظر کو ضائع کر دیا جب کہ آنکھ کے ڈھیلے باقی ہیں تو پوری دیت ہوگی، اس میں اعمش واخفش برابر ہیں۔ ایک آنکھ کی نظر کی نظر ضائع کرنے میں نصف دیت ہے، ابن المنذ ر نے کہا: وہ بہتر ہے جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: انہوں نے صحیح آنکھ کو ڈھانپنے کا حکم دیا ایک شخص کو انڈا دیا وہ اُسے لے کر گیا اور پیچھے وہ دیکھتا رہا حتیٰ کہ اس کی نظر کی انتہاء ہوگئی پھر آپ نے اس جگہ ایک خط کھینچنے کا حکم دیا پھر دوسری آنکھ کو ڈھانپنے کا حکم دیا اور صحیح آنکھ کھولی گئی ایک شخص کو انڈا دیا وہ اسے لے کر گیا وہ اسے دیکھتا رہا حتیٰ کہ اُن کی نظر کی انتہاء ہوگئی وہاں بھی خط کھینچنے کا حکم دیا پھر دوسری جگہ اس کے ساتھ ایسا کیا گیا تو برابر پایا گیا، اپس اس کی آنکھ میں سے جتنی نظر کم ہوگئی تھی اتنا دوسرے کے مال سے دیا

یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر ہے یہ ہمارے علماء کا قول ہے،

مسئلہ نمبر: (۹) اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کہ بعض آنکھ پھوڑنے میں قصاص نہیں، کیونکہ اس کا پورا کرنا ممکن نہیں آنکھ میں قصاص کی کیفیت اس طرح ہوگی کہ شیشہ گرم کیا جائے گا، پھر دوسری آنکھ پر روئی رکھی جائے گی، پھر وہ شیشہ اس آنکھ کے قریب رکھا جائے گا حتیٰ کہ اس کی پتلی بہ جائے، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس کی مہدوی اور ابن عربی نے ذکر کیا ہے۔

آنکھ کی پلکوں میں اختلاف ہے حضرت زید بن ثابت نے کہا: اس میں چوتھائی دیت ہے۔

یہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ حسن رحمۃ اللہ علیہ، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، ابو ہاشم رحمۃ اللہ علیہ، ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، اور اصحاب الرائے کا قول ہے۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: اوپر والی پلکوں میں تہائی دیت ہے اور نیچے والی میں (۲۳) (دو تہائی) دیت ہے، یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

مسئلہ نمبر: (۱۰) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) والانف بالانف ۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ناک کو جب اصل سے کاٹ دیا جائے تو دیت ہے۔

ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس قول پر اہل علم کا اجماع ہے ناک توڑنے میں اختلاف ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ عمدا ایسے کرنے میں قصاص کا نظریہ رکھتے ہیں اور خطاء میں اجتہاد کا نظریہ رکھتے ہیں، ابن نافع نے روایت کیا ہے کہ ناک کے لیے دیت نہیں حتیٰ کہ وہ اسے اصل سے ختم کر دے، ابو اسحاق تونسی نے کہا: یہ شاذ ہے، پہلا قول معروف ہے جب ہم معروف قول پر تفریع کریں گے تو بعض بینی میں اس کے حساب سے دیت ہوگی، جیسے حشفہ (ذکر کا اگلا حصہ) میں دیت ہے، ذکر اصل سے کاٹنے میں دیت ہے۔

مسئلہ نمبر: (۱۱) ابن القاسم نے کہا: ناک چیری گئی یا توڑی گئی پھر وہ ٹیڑھی ٹھیک ہوگئی تو اس میں اجتہاد ہے اس میں معلوم دیت نہیں ہے، اگر وہ بالکل صحیح لگ گئی تو اس میں کچھ نہیں، فرمایا: ناک میں کچھ نہیں ہے جب وہ چھیدی گئی پھر وہ صحیح ٹھیک لگ گئی تو وہ موضحہ زخم کی طرح ہے اگر غلط ٹھیک ہوئی تو اس میں دیت ہوگی، کیونکہ اس میں سنت موجود ہے ناک چھیدنے میں کوئی اثر نہیں، فرمایا: ناک علیحدہ ہڈی ہے اس میں موضحہ نہیں ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب نے کہا: اس میں جائفہ نہیں ہے۔ علماء کے نزدیک جائفہ زخم اس میں ہوتا ہے۔ جس میں جوف (خلا) ہو اور المارن (ناک بینی) اس جگہ کو کہتے ہیں جو ناک میں سے نرم ہوتی ہے، اسی طرح خلیل وغیرہ نے کہا: ابو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: روثت سے مراد بینی ہے اور ارنب سے مراد اس کی طرف ہے، بعض نے فرمایا ارنبۃ الروثۃ اور العرتبۃ ناک کی طرف کو کہتے ہیں اس پر امام مالک، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور کوفی علماء کا نظریہ ہے، اور سونگھنے کی قوت جب کم ہو جائے یا ختم ہو جائے تو قاضی کا فیصلہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر: (۱۲) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) الاذن بالاذن ۔ ہمارے علماء نے فرمایا۔ جس نے کسی کے دونوں کان کاٹ دیئے تو اس پر قاضی کا فیصلہ ہوگا، دیت میں اس پر قوت سماعت ضائع کرنے پر ہے اس کے نقصان میں اسی طرح قیاس کیا جائے گا

جس طرح آنکھ میں قیاس کیا جاتا ہے، ایک کان کے ضائع کرنے میں نصف دیت ہے اور اگر چہ وہ صرف اسی کان سے سنتا ہو، بخلاف کانی آنکھ کے اس میں کامل دیت ہے۔ اشہب نے کہا: اگر کان کا مسئلہ ہو تو اس کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا تو دونوں کانوں سے جتنا سنتا ہے اتنا ہی اگر ایک کان سے سنتا ہے تو وہ میرے نزدیک آنکھ کی طرح ہے اگر سننے میں شک ہو تو مختلف جگہوں سے آواز دے کر تجربہ کیا جائے گا اس سے قیاس کیا جائے گا اگر برابر ہو یا قریب قریب ہوں تو اسے اتنا دیا جائے گا جتنا اس کی قوت سماعت کو ضائع کیا گیا اور اس پر اس سے قسم اٹھائی جائے گی، اشہب نے کہا: درمیانہ درجہ کی قوت سماعت کا اندازہ لگایا جائے اگر آزمایا جائے اور اس کا قول مختلف ہو تو اس کے لیے کبھی بھی نہ ہوگا، عیسیٰ بن دینار نے کہا: جب اس کا قول مختلف ہوگا تو اس کے لیے کم از کم دیت ہوگی قسم کے ساتھ۔

مسئلہ نمبر: (۱۴) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) والسن بالسن۔ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ کے دانت کا قصاص لیا اور فرمایا: کتاب اللہ میں قصاص (کا حکم) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے فرمایا: دانت میں پانچ اونٹ ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الدیات، صفحہ ۱۹۴، ایضاً رقم الحدیث ۲۶۴۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ایضاً، سنن ابی داود، رقم الحدیث ۳۹۵۴، ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

ابن المنذر نے کہا: ہم ظاہر حدیث کے مطابق کہتے ہیں ثنایا دانتوں کو انیاب، اضراس رباعیات دانتوں پر کوئی فضیلت نہیں، کیونکہ تمام ظاہر حدیث میں داخل ہیں اکثر اہل علم کا یہی قول ہے، جنہوں نے ظاہر حدیث کو لیا انہوں نے کسی دانت کو دوسرے دانت پر کوئی فضیلت نہیں دی، ان علماء میں عروہ بن زبیر، طاؤس، زہری قتادہ، امام مالک، ثوری، امام شافعی، امام احمد، اسحاق، نعمان، اور ابن الحسن رحمۃ اللہ علیہم ہیں، یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت معاویہ سے مروی ہے، اس میں دوسرا قول یہ ہے کہ ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا انہوں نے سامنے والے دانتوں میں پانچ فرائض کا فیصلہ فرمایا یہ پچاس دینار ہیں اور ہر فریضہ کی قیمت دس دینار ہے اور داڑھوں میں ایک ایک اونٹ کا فیصلہ کیا، عطا کہتے ہیں: دانتوں، رباعیات، نابین، میں پانچ پانچ اونٹ ہیں اور باقی میں دو دو اونٹ ہیں اوپر والے اور نیچے والے دانت برابر ہیں، داڑھیں برابر ہیں۔

ابو عمر نے کہا: موطا میں امام مالک نے جو یحییٰ بن سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے داڑھوں میں ایک ایک اونٹ کا فیصلہ کیا ہے تو اس کا مطلب ہے داڑھیں بیس ہیں، دانت بارہ ہیں، چار ثنایا ہیں، چار رباعیات ہیں، چار انیاب ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر دیت اسی اونٹ ہوں گے، دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں، داڑھوں میں ایک ایک اونٹ ہے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قول پر داڑھوں اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں اس طرح دیت ایک سو ساٹھ اونٹ ہو جائے گی، سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے قول پر داڑھوں میں دو اونٹ ہیں یہ بیس داڑھیں ہیں اس کے لیے چالیس اونٹ واجب ہوں گے، دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں، یا ساٹھ اونٹ ہو جائیں گے یہ سو اونٹوں کا تتمہ ہے یہ اونوں سے کامل دیت ہے، علماء کے درمیان اختلاف داڑھوں میں ہے نہ کہ دانتوں میں ہے، ابو عمر نے کہا: صحابہ اور تابعین میں سے علماء کا اختلاف دانتوں کی

دیت میں ہے، ایکدوسرے پر اس ان کی تفصیل بھی بہت زیادہ ہے۔

حجت، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے نظریہ کے ساتھ قائم ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اونٹوں میں سے پانچ دانت کی دیت ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الدیات، صفحہ ۱۹۴، ایضا رقم الحدیث، ۲۶۴۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

اور داڑھ بھی دانتوں میں سے دانت ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انگلیاں برابر ہیں، دانت برابر ہیں، ثنیہ اور داڑھ برابر ہیں، یہ اور یہ برابر ہیں۔

(سنن ابن ابی داود، کتاب الدیات، جلد ۲ صفحہ ۲۷۱، ایضا رقم الحدیث، ۳۹۵۲، ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

یہ نص ہے جسے ابوداود نے تخریج کیا ہے، ابوداود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں اور پاوں کی انگلیوں کو برابر لیا۔

(سنن ابن ابی داود، کتاب الدیات، جلد ۲ صفحہ ۲۷۱، ایضا رقم الحدیث، ۳۹۵۲، ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

ابوعمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان آثار پر فقہاء اور جمہور اہل علم کا نظریہ ہے کہ دیت میں انگلیاں تمام برابر ہیں دیت ہیں، تمام دانت برابر ہیں، ثنایا اور داڑھیں، انیاب، ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں جیسا کہ عمرو بن حزم کی کتاب میں ہے ثوری نے ازہر بن محارب سے روایت کیا ہے فرمایا: شریح کے پاس دو شخص جھگڑا لے کر آئے ایک نے دوسرے کے ثنیہ کو مارا تھا اور دوسرے نے اس کی داڑھ پر مارا تھا، شریح نے کہا: ثنیہ اور اس کا جمال، داڑھ اور اس کی منفعت دانت کے بدلے دانت ہے، ابوعمر نے کہا: آج تمام شہروں میں اسی پر عمل ہے۔

مسئلہ نمبر: (۱۴) اگر کسی کا کسی نے دانت پر مارا اور وہ سیاہ ہو گیا تو اس میں پوری دیت ہوگی، یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ لیث بن سعد کے نزدیک ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہی کہا ہے۔ (احکام القرآن لابن العربی جلد ۲ صفحہ ۶۲۹)

حضرت زید بن ثابت سے روایت کیا ہے گیا ہے اور یہی سعید بن میسب، زہری، حسن، ابن سیرین، اور شریح کا قول ہے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس میں دیت کا ثلث ۱۳ ہے۔ (السنن الکبری للبیہقی، کتاب الدیت، جلد ۸، صفحہ ۹۱)

یہی قول احمد اور اسحاق کا ہے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوثور رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس میں قاضی کا فیصلہ ہوگا، ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میرے نزدیک یہ خلاف ہے اس لیے اتفاق کی طرف رجوع کیا جائے گا، اگر اس کا سیاہ ہونا اس کی منفعت کو بھی ضائع کر چکا ہے، اور صرف اس کی صورت باقی ہے جیسے شل ہاتھ ہوتا ہے، اور اندھی آنکھ ہوتی ہے، دیت کے وجوب میں کوئی اختلاف نہیں پھر اگر اس کی منفعت میں سے کچھ باقی ہو یا کل منفعت باقی ہو تو منفعت میں سے جتنی کمی ہوئی ہے حکومت اتنی مقدار ثابت کرے گی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو اس میں ثلث دیت مروی ہے وہ نقد اور سند کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔

(احکام القرآن لابن العربی، جلد ۲، صفحہ ۶۲۹)

مسئلہ نمبر: (۱۵) بچے کے دانت اکھڑنے میں اختلاف ہے جب کہ وہ دودھ والے دانت گرنے سے پہلے ہو امام مالک، امام

شافعی، اور اصحاب الرائے رحمۃ اللہ علیہم کہتے ہیں: جب بچے کا دانت اکھیڑا جائے گا اور وہ پھر پیدا ہو جائے گا تو اکھیڑنے والے پر کچھ نہ ہوگا مگر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جب وہ اس سے لمبائی میں کم پیدا ہو جو اس کے قریب والا ہے تو جتنا کم ہے اس کی مقدار اس سے چٹی وصول کی جائے گی، ایک جماعت نے کہا: اس میں قاضی فیصلہ کرے گا، یہی شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے اور یہی نعمان کا قول ہے، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس وقت تک تاخیر کی جائے گی یہاں تک کہ اہل معرفت کہیں کہ اب دانت نہیں اگے گا، جب ایسا ہوگا تو اس میں دیت کی مکمل مقدار ہوگی جیسا کہ ظاہر حدیث ہے، اگر وہ اگ گا تو چٹی واپس کردی جائے گی، اکثر اہل علم فرماتے ہیں ایک سال تک تاخیر کی جائے گی یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ شریح رحمۃ اللہ علیہ، نخعی رحمۃ اللہ علیہ اور قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، اصحاب الرائے رحمۃ اللہ علیہم سے مروی ہے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لیے کوئی مدت متعین نہیں کی۔

مسئلہ نمبر: (۱۶) جب بڑے شخص کا دانت اکھڑ گیا، پھر اس کی دیت لی گئی، پر وہ دانت اگ آیا تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جو اس سے لیا گیا تھا وہ واپس نہیں کیا جائے گا، کوفیوں نے کہا: جب دانت اگ آئے گا تو اسے دیت واپس کی جائے گی۔

(احکام القرآن لابن العربی، جلد۲، صفحہ ۶۲۹)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہیں: واپس کی جائے گی اور واپس نہیں کی جائے گی، کیونکہ یہ اس کا اگنا عادۃ جاری نہیں ہے اور نادر کے ساتھ حکم ثابت نہیں ہوتا یہ ہمارے علماء کا قول ہے، کوفیوں نے اس سے دلیل پکڑی ہے کہ اس کا عوض اگ آیا ہے، پس دیت واپس کی جائے گی اس کی اصل چھوٹے کا دانت ہے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس پر اگر کسی دوسرے محرم نے جنایت کی حالانکہ وہ صحیح پیدا ہو چکا تھا تو اس میں مکمل چٹی ہوگی، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ اصح قول ہے، کیونکہ ان سے ہر ایک دانت کو اکھیڑنے والا ہے اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الدیات، صفحہ ۱۹۴)

مسئلہ نمبر: (۱۷) اگر کسی آدمی نے کسی کا دانت اکھیڑ دیا، پھر اس نے دانت والے کو دانت لوٹا دیا، پھر وہ لگ گیا تو اس میں ہمارے نزدیک کچھ نہیں ہے۔ (احکام القرآن لابن العربی، جلد۲، صفحہ ۶۲۹)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے لیے دانت کو لوٹانا جائز نہیں، کیونکہ وہ نجس ہے، یہ ابن مسیب اور عطا کا قول ہے اگر وہ اسے لوٹا دے اور اس نے اس کے ساتھ نمازیں پڑھیں تو وہ ہر نماز کا اعادہ کرے جو اس نے اس کے ساتھ پڑھی تھیں، کیونکہ وہ دانت مردار تھا، اس طرح اگر کسی کا کان کاٹا گیا پھر خون کی حرارت کی وجہ سے وہ لوٹ گیا اور چمٹ گیا، عطا نے کہا: سلطان اسے اس کے اکھیڑنے پر مجبور کرے، کیونکہ وہ مردار اس نے چمٹایا ہے۔ (احکام القرآن لابن العربی، جلد۲، صفحہ ۶۳۰)

ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ غلط ہے، وہ شخص جاہل رہا جاہل رہا جس پر یہ مخفی رہا کہ اس کا دوبارہ اس صورت میں لوٹنا اس حکم ساتھ لوٹنے کا موجب نہیں، کیونکہ نجاست انفصال کی وجہ سے تھی، اور متصل لوٹ گیا اور احکام شریعت اعیان کے لیے صفات نہیں بلکہ یہ احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے قول کی طرف لوٹتے ہیں اور ان کے متعلق اس کے خبر دینے کی طرف لوٹتے ہیں۔

(احکام القرآن لابن العربی، جلد۲، صفحہ ۶۳۰)

میں کہتا ہوں: جو ابن عربی نے عطا سے حکایت کیا ہے وہ اس کے خلاف ہے وہ ابن المنذر رنے ان سے روایت کیا ہے، ابن المنذر رنے کہا: اس دانت میں اختلاف ہے جو قصاصا اکھیڑا گیا پھر وہ اسی جگہ لوٹا دیا گیا اور وہ اگ آیا، عطا خرسانی اور عطا بن ابی رباح نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں، ثوری، احمد اور اسحاق نے کہا: اسے اکھیڑا جائے گا، کیونکہ قصاص عیب کے لیے ہوتا ہے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس پر دوبارہ لگایا جائز نہیں، کیونکہ وہ نجس ہے سلطان اسے اکھیڑنے پر مجبور کرے۔

مسئلہ نمبر: (۱۸) اگر اس کے لیے زائد دانت ہو اور وہ اکھیڑ دیا گیا تو اس میں قاضی کا فیصلہ ہوگا، فقہاء الامصار کا یہی قول ہے، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: اس میں دیت کا تہائی ہے ابن عربی نے کہا: تقدیر میں اس کی کوئی دلیل نہیں پس فیصلہ زیادہ عدل ہے۔ (احکام القرآن لابن العربی، جلد ۲، صفحہ ۶۳۰)

ابن المنذر رنے کہا: جو حضرت زید سے روایت کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: دانت جب اس کا بعض توڑا جائے گا تو مالک کو اس کے حساب سے دیا جائے گا۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الدیات، جلد ۸، صفحہ ۹۱)

یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا قول ہے۔ میں کہتا ہوں: جو اللہ تعالیٰ نے بطور نص اعضاء ذکر فرمائے وہ تو یہاں تک ختم ہو گئے اور ہونٹوں اور زبان کا ذکر نہیں فرمایا۔

مسئلہ نمبر: (۱۹) جمہور علماء نے فرمایا: ہونٹوں میں دیت ہے اور ہر ایک ہونٹ میں نصف دیت ہے اوپر والے کو نیچے والے پر کوئی فضیلت نہیں، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ اور زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اوپر والے ہونٹ میں ثلث ۱/۳ دیت ہے اور نیچے والے ہونٹ میں ۲/۳ دو ثلث دیت ہے ابن المنذر رنے کہا: میں پہلے قول کا قائل ہوں، کیونکہ رسول اللہ سے مروی ہے فرمایا: ہونٹوں میں دیت ہے۔ (موطا امام مالک، کتاب العقول، صفحہ ۶۷۱)

نیز دونوں ہاتھوں میں دیت ہے اور ان کے منافع مختلف ہیں اور ہونٹوں میں سے جتنا کاٹا جائے گا اس کے حساب سے دیت ہوگی، رہی زبان تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا زبان میں دیت ہے۔ (موطا امام مالک، کتاب العقول، صفحہ ۶۷)

اس قول پر اہل مدینہ، اہل کوفہ، اصحاب حدیث اہل الرائے رحمۃ اللہ علیہم میں سے اہل علم کا اجماع ہے، یہ ابن المنذر رنے کہا ہے۔

مسئلہ نمبر: (۲۰) اس شخص کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے جو کسی کی زبان پر جنایت کرتا ہے اور اس کی زبان میں سے کچھ کاٹ دیتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ بعض کلام نہیں کر سکتا ہے، اکثر اہل علم نے کہا: اٹھائیس حروف ہیں جتنے وہ ادا نہیں کر سکتا اس کی مقدار کو دیکھا جائے گا اس کے مطابق دیت ہوگی، اگر وہ بالکل کلام نہیں کر سکتا تو اس میں مکمل دیت ہوگی، یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اور اصحاب الرائے رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: زبان میں قصاص نہیں، کیونکہ قصاص کو پوری طرح حاصل کرنا ممکن نہیں اگر ممکن ہو تو قصاص اصل ہے۔

(احکام القرآن لابن العربی، جلد ۲، صفحہ ۶۳۰)

مسئلہ نمبر: (۲۱) گونگے کی زبان کاٹ دی گئی ہو تو اس میں اختلاف ہے، شعبی رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اہل مدینہ،

اہل عراق، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، ابوثور رحمۃ اللہ علیہ نعمان رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھیوں نے کہا: اس میں فیصلہ ہے۔
(احکام القرآن لابن العربی، جلد۲، صفحہ۶۳۰)

ابن المنذر نے کہا: اس میں دو قول ہیں۔(۱) نخعی کا قول ہے کہ اس میں دیت ہے۔(احکام القرآن لابن العربی، جلد۲، صفحہ۶۳۰)
(۲) قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اس میں دیت کا تہائی ہے۔ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: پہلا قول اصح ہے، کیونکہ جو اس کے متعلق کہا گیا ہے وہ کم از کم ہے، ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے اعضا کا ذکر فرمایا اور باقی کو ان پر قیاس کے لیے چھوڑ دیا، ہر عضو میں قصاص ہوتا ہے جب قصاص لینا ممکن ہو اور اس پر موت کا اندیشہ نہ ہو اسی طرح ہر عضو جس کی منفعت باطل ہو اور اس کی صورت باقی ہو تو اس میں قصاص نہیں ہے اس میں دیت ہے کیونکہ اس میں قصاص ممکن نہیں۔
(احکام القرآن لابن العربی، جلد۲، صفحہ۶۳۱)

مسئلہ نمبر: (۲۲) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) والجروح قصاص۔ زخموں میں قصاص ہے سورۃ البقرہ میں یہ گزر چکا ہے اس میں قصاص نہیں جب میں جسم کے ضیاع کا اندیشہ ہو اور جو قصاص تک نہ پہنچتا ہو مگر یہ کہ مارنے والا خطا کرے یا زیادتی یا کمی کر دے، جان بوجھ کر زخم لگانے کی وجہ سے قصاص ہوگا اگر ممکن ہو، یہ تمام قتل عمد میں ہے، رہا خطا تو اس میں دیت ہوتی ہے اسی طرح خطاء زخم لگا تو اس میں دیت ہوگی، صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ربیع رضی اللہ عنہ کی بہن اُم حارثہ نے ایک انسان کو زخمی کر دیا اور وہ جھگڑا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قصاص ہوگا، قصاص ہوگا۔ اُم الربیع نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فلانہ سے قصاص لیا جائے گا؟ اللہ کی قسم ان سے قصاص نہیں لیا جائے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! اے اُم الربیع! کتاب اللہ کا حکم قصاص ہے۔ اُم الربیع نے کہا: نہیں اللہ کی قسم اس سے کبھی قصاص نہیں لیا جائے گا، وہ یہی کہتی رہی حتیٰ کہ انہوں نے دیت قبول کر لی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے ہوتے ہیں اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم اٹھا دیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا فرما دیتا ہے۔
(صحیح مسلم، کتاب القسامہ، جلد۲، صفحہ۵۹)

میں کہتا ہوں: اس حدیث میں زخمی عورت جاریہ تھی اور زخم اس کے دانت کا توڑنا تھا، نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان کی پھوپھی نے جاریہ کا دانت توڑ دیا تو اللہ کے نبی نے قصاص کا فیصلہ کیا، ان کے بھائی انس بن نضر نے کہا: کیا فلانی کا دانت توڑا جائے گا؟ نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا فرمایا: پہلے اس کے اہل سے وہ عفو اور دیت کا سوال کر رہے تھے جب اس کے بھائی انس کے چچا نے قسم اٹھائی، جنگ احد میں یہ شہید ہوئے تھے تو قوم معاف کرنے پر راضی ہو گئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم اٹھائیں تو اللہ اسے پورا کر دیتا ہے۔ ابوداود نے اس کو تخریج کیا ہے میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو سنا ان سے پوچھا گیا۔ دانت کا کیسے قصاص لیا جائے گا؟ انہوں نے کہا: ٹھنڈا کیا جائے گا۔(سنن ابی داود کتاب الدیات، جلد۲، صفحہ۲۷۵)

میں کہتا ہوں: دونوں حدیثوں میں تعارض نہیں ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے ان میں سے ہر ایک نے قسم اٹھائی ہو اور اللہ نے ان کی

قسم پوری کی ہو، اس میں کرامات اولیاء کا ثبوت ہے جیسا کہ اس کا بیان حضرت خضر (علیہ السلام) کے واقعہ میں آئے گا ان شاء اللہ۔ ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اولیاء کی کرامات پر ایمان لانے پر ثابت رکھے اور بغیر محنت اور فتنہ ان کے لڑی میں پرو دے۔

مسئلہ نمبر: (۲۳) علماء کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (آیت) والسن بالسن ۔ یہ عمداً ہو تو پھر ہے، جس نے عمداً کسی کا دانت توڑ دیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق اس میں قصاص ہے۔ (صحیح بخاری کتب الدیات، جلد ۲، صفحہ ۱۰۱۸)

باقی جسم کی ہڈیوں میں علماء کا اختلاف ہے جس وہ عمداً توڑی گئی ہو، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جسم کی تمام ہڈیوں میں قصاص ہے مگر جو نفس کو ضائع کردے مثلاً ران، صلب، دماغ، کا زخم منقلہ (جو ہڈی منتقل کردے) ہاشمہ (جو ہڈی توڑ دے) ان میں دیت ہے، کوفیوں نے کہا: سوائے دانت کے کسی ہڈی میں قصاص نہیں ہے جو توڑی جائے گی، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (آیت) والسن بالسن ۔ یہ لیث رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: کبھی توڑنا، توڑنے کی طرح نہیں ہوسکتا پس یہ ممنوع ہے، طحاوی نے کہا: علماء کا اتفاق ہے کہ سر کی ہڈی میں قصاص نہیں ہے، اسی طرح تمام ہڈیوں میں قصاص نہیں ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی حجت دانت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے اسی طرح تمام ہڈیوں کا حکم ہے سوائے ایک ہڈی کے علماء کا اجماع ہے کہ اس میں قصاص نہیں ہے، کیونکہ اس میں نفس کے ضیاع کا اندیشہ ہے، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جس نے کہا: ہڈی میں قصاص نہیں وہ حدیث کی مخالفت کرنے والا ہے اور نظر کی طرف خروج خبر کے ہوتے ہوئے جائز نہیں۔

میں کہتا ہوں: اس پر (آیت) فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم (بقرہ:۱۹۴) اور ارشاد (آیت) وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ۔ (النحل:۱۲۶) دلالت کرتا ہے اور جس پر علماء کا اجماع ہے وہ ان آیات میں داخل نہیں (وباللہ التوفیق)

مسئلہ نمبر: (۲۴) ابو عبید نے کہا: نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موضحہ کے بارے میں حدیث ہے۔ (سنن ابن ماجہ، باب الموضحة، رقم الحدیث ۲۶۴۴، ضیاء القرآن پبلی کیشنز) اور دوسرے زخموں کے بارے میں غیر سے مروی ہے، اصمعی وغیرہ نے کہا: اس کی کلام کا بعض، بعض میں داخل ہے، زخموں میں سے پہلا حارصہ زخم ہے جو جلد کو تھوڑا سا چیر دیتا ہے، اسی سے ہے حرص القصار الثوب ہے جس کا معنی اس نے کپڑے کو چیر دیا اس کو الحرصہ بھی کہا جاتا ہے، پھر الباضعۃ ہے جو جلد کے بعد گوشت کو کاٹ دیتا ہے پھر المتلاحمۃ ہے جو صرف جلد میں لگتا ہے اور اس جھلی تک نہیں پہنچتا جو گوشت اور ہڈی کے درمیان ہوتی ہے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ ہمارے نزدیک الملطی ہے، دوسروں نے کہا: یہ الملطاۃ ہے فرمایا: یہ وہ ہے جس کے بارے میں حدیث ہے یقضی فی السلطاۃ بدمھا پھر الموضحہ زخم ہے وہ یہ وہ زخم ہے جس سے ہڈی بھی ظاہر ہو جاتی ہے، ابو عبید نے کہا: زخموں میں قصاص نہیں ہے مگر صرف موضحہ میں، کیونکہ اس کے علاوہ کے لیے کوئی حد نہیں ہے، دوسرے زخموں میں دیت ہے پھر الھاشمۃ ہے جو ہڈی کو توڑ دیتا ہے پھر المنقلۃ ہے جو ہڈی کو توڑ دیتا ہے۔

پھر الآمۃ ہے اس کو الماموسۃ بھی کہا جاتا ہے یہ وہ ہے جو دماغ تک پہنچتا ہے، ابو عبید نے کہا: یقضی فی الملطاۃ بدمھا جب زخم لگانے والا زخم لگائے گا تو اس پر زخمی کے لیے زخم لگانے کے وقت فیصلہ کیا جائے گا اور اس میں تاخیر نہیں کی جائے گی،
اور فرمایا: اور ہمارے نزدیک تمام زخموں میں تاخیر کی جائے گی حتیٰ کہ اس کے انجام کو دیکھا جائے گا پھر اس وقت اس میں حکم لگایا جائے گا، ابو عبید نے کہا: ہمارے نزدیک تمام زخموں میں تاخیر کی جائے گی، ہمیں ہشیم نے بتایا انہوں نے حصین سے روایت کیا فرمایا: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: موضحہ سے جو کم زخم ہے وہ خدوش ہے اور اس میں صلح ہے۔
(السنن الکبری للبیہقی، کتاب الدیات، جلد ۸، صفحہ ۸۳)
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: موضحہ سے کم میں قصاص نہیں ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: موضحہ سے کم میں یعنی ملطی، دامیہ، باضعہ میں قصاص ہے اسی طرح کوفیوں نے کہا: اور انہوں نے سمحاق کا اضافہ کیا ہے، یہ ابن المنذر نے حکایت کیا ہے، ابو عبید نے کہا: الدامیۃ وہ زخم ہے، جس سے خون نکلے، الدامعہ وہ ہے جس سے خون بہے۔
موضحہ سے کم میں قصاص نہیں، جوہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: دامیہ وہ زخم ہے جس سے خون نہیں بہتا۔ ہمارے علماء نے فرمایا: دامیہ وہ ہے جس سے خون بہتا ہے موضحہ کے بعد قصاص نہیں ہے ہاشمہ ہڈی نے لیے ہے اور منقلۃ میں خاص اختلاف ہے۔ الامہ جو دماغ تک پہنچتا ہے، دامغۃ جو دماغ کے پردے کو پھاڑنے والا ہے اور جسم کے ہاشمۃ زخم میں قصاص ہے مگر جو مخوف ہو جیسے ران وغیرہ کا زخم رہا، ھاشمۃ الراس (سر کا زخم) تو ابن القاسم نے کہا: اس میں قصاص نہیں ہے، رہے اطراف تو تمام جوڑوں میں قصاص ہے مگر ان میں سے جس سے نفس کے ضیاع کا خدشہ ہو، جوڑوں سے مراد ناک کی چنی کا بعض، کانوں کا بعض، ذکر کا بعض، پلکوں کا بعض، ہونٹوں کا بعض ہے، کیونکہ یہ تقدیر کو قبول کرتے ہیں۔
زبان کے بارے میں دو روایتیں ہیں، ہڈیوں کو توڑنے میں قصاص ہے مگر جو انسان کو تلف کرنے والی ہوں جیسے سینے گردن پیٹھ، ران وغیرہ کی ہڈیاں، بازو کی ہڈی توڑنے میں قصاص ہے، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اس شخص کی ران توڑنے کا فیصلہ فرمایا جس نے کسی کی ران توڑی تھی۔ عبدالعزیز بن عبداللہ بن خالد بن اسید نے مکہ میں اسی طرح کیا تھا، حضرت عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ انہوں نے ایسا کیا تھا یہ امام مالک کا مذہب ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے، فرمایا علماء کے نزدیک اس پر اجماع ہے اور ہمارے شہروں میں اس شخص کے بارے میں معمول یہ ہے جو کسی کو مارتا ہے پھر ہاتھ اس کی ہڈی کو توڑ دیتا ہے تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔
مسئلہ نمبر: (۲۵) علماء نے فرمایا: سر میں زخم اور بدن میں زخم جو ہوتے ہیں ان میں اہل علم کا اجماع ہے کہ موضحہ سے کم میں چٹی ہے جیسا کہ ابن المنذر نے ذکر کیا ہے اور اس چٹی میں اختلاف ہے۔ موضحہ سے جو کم زخم ہیں وہ پانچ ہیں۔ دامیہ، دامعۃ، باضعہ، متلاحمہ اور السحاق۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اور اصحاب الرائے نے کہا: دامیۃ میں قاضی کا فیصلہ ہے اور باضعہ میں فیصلہ ہے اور متلاحمہ میں بھی فیصلہ ہے، عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا: دامیۃ میں اونٹ ہے، باضعۃ میں دو اونٹ ہیں، متلاحمۃ میں تین اونٹ ہیں، سمحاق، میں چار

اونٹ ہیں، موضحہ میں پانچ اونٹ ہیں، ہاشمہ میں دس اونٹ ہیں، منقلہ میں پندرہ اونٹ ہیں، مامومہ میں دیت کا تہائی ہے اور جو شخص جو کسی کو مارتا ہے حتیٰ کہ اس کی عقل ضائع ہو جائے تو اس میں پوری دیت ہے یا وہ اسے مارے حتیٰ کہ اس کے ناک سے آواز نکل جائے اور بات نہ سمجھا سکے تو اس میں پوری دیت ہوگی یا آنکھ کی پلکوں میں دیت کا چوتھائی ہے اور پستان کے منہ میں چوتھائی دیت ہے۔ (مصنف عبدالرزاق، کتاب العقول جلد ۹، صفحہ ۲۰۷)

ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سمحاق (وہ زخم جو ہڈی اور گوشت کے درمیانی جھلی تک پہنچ جائے) میں زید کے قول کی مثل مروی ہے۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ان میں موضحہ کا نصف ہے، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور نخعی نے کہا: اس میں فیصلہ ہوگا۔ (مصنف عبدالرزاق، کتاب العقول جلد ۹، صفحہ ۲۰۷)

اسی طرح امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے، علماء کا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، کہ موضحہ میں پانچ اونٹ میں جیسا کہ عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے اس میں موضحہ میں پانچ اونٹ ہیں، اور اہل علم کا اجماع ہے کہ موضحہ سر وہ چہرے میں ہوگا اور چہرے کے موضحہ کو سر کے موضحہ پر فضیلت میں اختلاف ہے۔

(مصنف عبدالرزاق، کتاب العقول جلد ۹، صفحہ ۲۰۷)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ دونوں برابر ہیں ان کے قول کے مطابق تابعین کی ایک جماعت نے کہا ہے اور یہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے چہرے کے موضحہ کی سر کے موضحہ پر دوگنا دیت مروی ہے، احمد نے کہا: چہرے کا موضحہ اس لائق ہے کہ اس میں زیادہ دیت رکھی جائے، امام مالک نے کہا: المامومہ، المنقلہ اور الموضحہ صرف سر اور چہرے میں ہوتے ہیں اور مومومہ خاصہ سر میں ہوتا ہے جب وہ دماغ تک پہنچ جائے، فرمایا: موضحہ وہ ہوتا ہے جو سر کی کھوپڑی میں ہوتا ہے اور جو اس سے نیچے ہے وہ گردن سے ہے اور وہ موضحہ نہیں ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ناک سر میں سے نہیں ہے اس میں موضحہ نہیں ہے اسی طرح نیچے جو تھوڑی پر زخم ہے اس میں موضحہ نہیں ہے، جو سر اور چہرہ کے علاوہ موضحہ ہے اس میں اختلاف ہے۔ اشہب اور ابن القاسم نے کہا: جس کے موضحہ، منقلہ، مامومہ میں اجتہاد ہے اس میں مخصوص چیز نہیں ہے، ابن المنذر نے کہا: یہ امام مالک، ثوری رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ احمد رحمۃ اللہ علیہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور ہم بھی یہی کہتے ہیں، عطا خراسانی سے مروی ہے کہ موضحہ جب انسان کے جسم میں ہو تو اس میں پچیس دینار ہیں ابو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب کا اتفاق ہے کہ جس نے کسی کو دو مامومہ اور دو موضحہ یا تین مامومہ یا موضحات لگائے یا ایک ضرب میں اسے زیادہ زخم لگائے اگر وہ پھٹ کر ایک زخم بن گئے ہوں تو ان تمام میں ایک کامل دیت ہوگی رہا ہاشمہ (زخم) ہمارے نزدیک اس میں دیت نہیں بلکہ فیصلہ ہے۔

ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے مدنی علماء کی کتب میں ہاشمہ کا ذکر نہیں پایا بلکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کے بارے میں کہا جس نے کسی کا ناک توڑ دیا اگر وہ خطا تھا تو اس میں اجتہاد ہے، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہاشمہ میں کوئی چیز مقرر

نہیں۔ ابوثور نے کہا: اگر ان میں اختلاف ہو تو اس میں فیصلہ ہے، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: نظر اس پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اس میں نہ سنت ہے اور نہ اجماع، قاضی ابوالولید الباجی نے کہا: اس میں وہی ہوگا جو موضحہ میں ہوتا ہے، اگر منقلہ بن جائے تو پندرہ اونٹ ہیں، اگر مامومہ بن جائے تو تہائی دیت ہے، ہم نے اکثر علماء کو پایا اور ہمیں اہل علم کی رائے پہنچی وہ ہاشمۃ میں دس اونٹ مقرر کرتے ہیں، ہم نے یہ قول حضرت زید بن ثابت سے روایت کیا۔ یہی قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اور عبداللہ بن الحسن اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اصحاب الرائے نے کہا: اس میں ہزار درہم ہے اور اس کی مراد دیت کا دسواں ہے، رہا منقلہ تو ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا: منقلہ میں پندرہ اونٹ ہیں۔

(مصنف عبدالرزاق، کتاب العقول جلد ۹، صفحہ ۳۱۴)

اس قول پر علماء کا اجماع ہے، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اہل علم نے کہا: منقلہ وہ ہے جس سے ہڈیاں منتقل ہو جاتی ہیں، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد اور اصحاب الرائے نے کہا یہی قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن شبرمہ کا قول ہے کہ منقلہ میں قصاص نہیں ہے، ہم نے حضرت ابن زبیر سے روایت کیا، ان سے ثابت نہیں ہے، کہ انہوں نے منقلہ کا قصاص لیا،

ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: پہلا قول اولی ہے، کیونکہ میں کسی ایک کو نہیں جانتا جو اس میں مخالفت کرتا ہو۔ رہا مومۃ تو ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا: مامومۃ میں دیت کا تہائی ہے۔

(موطا امام مالک، کتاب العقول صفحہ ۶۶۶)

اس پر علماء کا اجماع ہے سوائے مکحول کے کسی کو نہیں جانتا جس نے اس میں مخالفت کی ہو، مکحول نے کہا: جب مامومۃ عمداً ہو تو اس میں دو تہائی دیت ہے، جب خطا ہو تو اس میں ایک تہائی دیت ہے، یہ شاذ قول ہے، میں بھی پہلے قول کے مطابق کہتا ہوں: مامومۃ میں قصاص کے بارے میں اختلاف ہے اکثر اہل علم نے فرمایا: اس میں قصاص نہیں ہے، حضرت ابن زبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے مامومۃ کا قصاص لیا تو لوگوں نے اس پر انکار کیا، عطا نے کہا: ہم نے کوئی ایسا آدمی نہیں جانا جس نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے پہلے قصاص لیا ہو، رہا جائفہ تو اس میں دیت کا تہائی ہے جیسا کہ عمرو بن حزم کی حدیث ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں سوائے اس روایت کے جو مکحول سے مروی ہے انہوں نے کہا: جب یہ عمداً ہو تو اس میں دو تہائی دیت ہے، اگر خطا ہو تو ایک تہائی دیت ہے، جائفہ وہ ہے جو جوف تک پھٹ جائے اگرچہ سوئے کے داخل ہونے جتنا ہو اگر دو جہتوں سے آر پار ہو جائے تو وہ دو جائفے شمار ہوں گے اس میں دو تہائی دیت ہے، اشہب نے کہا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آر پار ہونے والے جائفہ کی دیت دو جائفہ کے برابر فرمائی، عطا، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اصحاب الرائے کہتے ہیں: جائفہ میں قصاص نہیں ہے، ابن المنذر نے کہا: میں بھی یہی کہتا ہوں۔

مسئلہ نمبر (۲۶) اللطمہ (طمانچہ) اور اس کے مشابہ کے قصاص کے بارے اختلاف ہے، بخاری نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت سوید بن مقرن رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے طمانچہ کا قصاص لیا۔ (صحیح بخاری، کتاب الدیات، جلد ۲، صفحہ ۱۰۱۸)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید سے اسی کی مثل مروی ہے، یہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ اور اہل حدیث کی جماعت کا قول ہے، لیث نے کہا: اگر طمانچہ آنکھ میں ہو تو اس میں قصاص نہیں کیونکہ آنکھ کے ضیاع کا اندیشہ ہے اور سلطان اس کو سزا دے، اگر رخسار پر ہو تو اس میں قصاص ہے، ایک طائفہ نے کہا: طمانچہ میں قصاص نہیں ہے حسن اور قتادہ سے یہ مروی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، کوفیوں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حجت پکڑتے ہوئے کہا: مریض، کمزور کا طمانچہ قوی کے طمانچہ کی طرح نہیں ہے۔ کالے غلام کو ایک عظیم شخص کی مثل طمانچہ نہیں مارا جائے گا، ان میں اجتہاد ہے، کیونکہ ہم طمانچہ کی مقدار سے ناواقف ہیں۔

مسئلہ نمبر: (۲۷) کوڑے مارنے کی وجہ سے قصاص میں اختلاف ہے لیث اور حسن نے کہا: اس سے قصاص لیا جائے گا اور تعدی کے لیے اس پر زیادہ بھی کیا جائے گا، ابن القاسم نے کہا: اس سے قصاص لیا جائے گا اور کوفیوں اور امام شافعی کے نزدیک قصاص نہیں لیا جائے گا مگر یہ کہ وہ اسے زخمی کر دے،، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر کوڑے نے زخمی کر دیا تو اس میں فیصلہ ہوگا، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: کوڑے یا لاٹھی یا پتھر میں سے جو لگا اور وہ عمداً تھا تو اس میں قصاص ہے، یہ اصحاب الحدیث کی ایک جماعت کا قول ہے، بخاری میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درہ مارنے کی وجہ سے قصاص لیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین کوڑوں کی وجہ قصاص لیا شریح نے کوڑے اور خموش (خراش) کی وجہ سے قصاص لیا۔ (صحیح بخاری، کتاب الدیات، جلد ۲ صفحہ ۱۰۱۸)

ابن بطال نے کہا: نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے گھر والوں کو دوائی پلانے کی حدیث اس کے لیے حجت ہے جس نے کہا، ہر تکلیف میں قصاص ہے اگرچہ زخمی نہ بھی ہو۔

مسئلہ نمبر: (۲۸) عورتوں کے زخموں کی دیت میں اختلاف ہے، موطا میں ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: مرد کی دیت کے تہائی تک تو عورت کی دیت برابر ہے عورت کی انگلی، مرد کی انگلی کی طرح ہے، اور اس کا دانت مرد کے دانت کی طرح ہے، اس کا موضحہ، مرد کے موضحہ کی طرح ہے، اس کا منقلہ مرد کے منقلہ کی طرح ہے۔ (موطا امام مالک، کتاب العقول، صفحہ ۶۷)

ابن بکیر نے کہا: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جب کوئی ایسی جنایت عورت پر کی جائے جو مرد کی دیت کی تہائی تک پہنچ جائے تو وہ مرد کی دیت سے نصف ہوگی۔ (موطا امام مالک، کتاب العقول، صفحہ ۶۷)

ابن المنذر نے کہا: ہم نے یہ قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ، عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ حضرت عروہ بن زبیر، زہری، قتادہ، ابن ہرمز، امام مالک، امام احمد بن حنبل، عبدالملک بن الماجشون رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی قول ہے، ایک جماعت نے کہا: عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے خواہ وہ زیادہ ہو یا کم ہو، ہم نے یہ قول حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (موطا امام مالک، کتاب العقول، صفحہ ۶۷)

ثوری، شافعی، ابوثور، نعمان رحمۃ اللہ علیہم اور ان کے شاگردوں نے بھی یہی کہا ہے انہوں نے یہ حجت پکڑی ہے کہ کثیر دیت پر جب اجماع ہے تو قلیل بھی اس کی مثل ہے ہم بھی یہی کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر: (۲۹) قاضی عبدالوہاب نے کہا ہر وہ عضو جس میں صرف جمال ہے منفعت کوئی نہیں ہے تو اس میں فیصلہ ہوگا جیسے ابرو، داڑھی، کے بالوں کا ضائع کردینا، سر کے بالوں کو ضائع کردینا، مرد کے پستان وغیرہ، اور فیصلہ کا طریقہ یہ ہوگا کہ جس پر جنایت کی گئی ہے اس کی قیمت لگائی جائے گی قیمت میں سے جتنی کم ہوگی وہ دیت کی جزا ہوگی خواہ وہ کہیں تک پہنچ جائے، یہ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے اہل علم سے حکایت کیا ہے فرمایا: اس میں اہل معرفت میں سے دو ثقہ آدمیوں کا قول قبول کیا جائے، گا بعض علماء نے فرمایا ایک عادل شخص کا قول قبول کیا جائے گا واللہ سبحانہ اللہ تعالیٰ علم۔

یہ زخمیوں اور اعضاء کے تمام احکام تھے جو اس آیت کے معنی کے ضمن میں تھے، اکتفا کرنے والے کے لیے یہ کافی ہیں اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق دینے والا ہے۔

مسئلہ نمبر: (۳۰) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) فمن تصدق به فهو كفارة له ۔ شرط اور جواب شرط ہے یعنی جس نے قصاص کو معاف کردیا تو وہ اس کے لیے کفارہ ہوگا، یعنی معاف کرنے والے کے لی۔ (زادالمسیر ،جلد۲، صفحہ ۲۱۸)

بعض علماء نے فرمایا: زخمی کرنے والے کے لیے کفارہ ہوگا اور اس سے آخرت میں جنایت کا مواخذہ نہ ہوگا، کیونکہ وہ اس مقام پر کھڑا ہوگا کہ اس سے حق لیا جائے گا اور اس پر معاف کرنے والے کا اجر ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ دو قول ذکر کیے ہیں: پہلا قول اکثر صحابہ اور بعد والے لوگوں کا ہے۔ دوسرا قول حضرت ابن عباس اور مجاہد سے مروی ہے اور ابراہیم نخعی اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے خلاف مروی ہے، پہلا قول اظہر ہے، کیونکہ ضمیر عائد مذکور کی طرف لوٹتی ہے اور وہ من ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جس مسلمان کو جسم میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے پھر وہ اسے معاف کردیتا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرتا اور ایک گناہ معاف کردیتا ہے۔ (جامع ترمذی کتاب الدیات جلد ا صفحہ ۱۶۷)

ابن عربی نے کہا: جو کہتا ہے جب مجروح (زخمی) زخمی کرنے والے کو معاف کردے گا تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کردے گا اس پر کوئی دلیل قائم نہیں، پس اس کا کوئی معنی نہیں۔ (احکام القرآن لابن العربی، جلد۲، صفحہ ۶۳۲)

باب الْأَمْرِ بِالْعَفْوِ عَنِ الْقِصَاصِ .

یہ باب ہے کہ قصاص کو معاف کرنے کا حکم

4797 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَاصٍ فَأَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قصاص کا مقدمہ لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

4797-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب الامام يامر بالعفو في الدم (الحديث 4497) واخرجه النسائي في القسامة، الامر بالعفو عن القصاص (الحديث 4797) و اخرجه ابن ماجه في الديات، باب العفو في القصاص (الحديث 2692) ۔ تحفة الاشراف (1095) ۔

بارے میں معاف کرنے کی ہدایت کی۔

4798 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزُ بْنُ اَسَدٍ وَعَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ الْمُزَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ فِيْهِ قِصَاصٌ اِلَّا اَمَرَ فِيْهِ بِالْعَفْوِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب بھی کوئی ایسا مقدمہ لایا جاتا جس میں قصاص لازم ہوتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس میں معاف کرنے کی ہدایت کی۔

شرح

(۱) عبدالرزاق اور ابن جریر نے قتادہ رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت ولکم في القصاص حيوة سے مراد ہے کہ اس میں تمہارے لئے نصیحت اور سزا ہے جب اس ظالم کو قصاص کا تصور ذہن میں آئے گا تو وہ قتل سے رک جائے گا۔

(۲) عبد بن حمید نے قتادہ رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قصاص کو زندگی اور عزت بنایا عقل والوں کے لئے اور اس میں نصیحت ہے جاہلوں اور بے وقوفوں کے لئے کتنے آدمی ہیں جو قتل کا ارادہ کرتے ہیں اگر قصاص کا ڈر نہ ہوتا تو وہ اس (کام) میں واقع ہو جاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس قصاص کے ذریعہ بعض کو بعض کے قتل سے روک دیا ہے اپنے بندوں کو اور جو کچھ اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں اس میں انسان کے لئے دنیا میں اور آخرت میں اصلاح ہوتی ہے اور جس کام سے اللہ تعالیٰ روکتے ہیں اس میں فساد ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں اس چیز کو جس سے ان کی مخلوق کی اصلاح ہوتی ہے۔

(۳) ابن جریر نے سدی رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت ولکم فی القصاص حيوة سے مراد ہے کہ قصاص میں حیات ہے کیونکہ مقتول کے بدلے صرف قاتل ہی قتل ہوگا (کوئی اور نفس قتل نہیں ہوگا)۔

(۴) سفیان بن شیبہ نے مجاہد رحمہ اللہ سے لفظ آیت ولکم فی القصاص حيوة سے مراد ہے کہ قصاص میں زندگی اس طرح سے ہے کہ ان کے بعض بعض کو قصاص کی وجہ سے روکتے ہیں۔

قصاص انسانی حیات کا ذریعہ ہے

(۵) ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت ولکم فی القصاص حيوة یاولی الالباب سے مراد ہے کہ جس شخص میں سمجھ اور عقل ہے تو وہ قصاص کو یاد کرتا ہے اور قصاص کے خوف سے قتل کرنے سے رک جاتا ہے۔ لفظ آیت لعلکم تتقون تاکہ تم (ناحق) خون (بہانے) سے بچ جاؤ قصاص کے خوف سے۔

(۶) عبد بن حمید، ابن ابی حاتم نے ابوالجواء رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ انہوں نے اس طرح پڑھا لفظ آیت ولکم فی القصاص حيوة یعنی قرآن کے حصے (جو تمہارے لئے عزت ہیں اور تمہارے لئے زندگی کا باعث ہیں)۔

(۷) امام آدم اور بیہقی نے اپنی سنن میں ابوالعالیہ رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت فمن اعتدی سے مراد ہے دیت

4798-تقدم (الحديث 4797).

لینے کے بعد قتل کردینا لفظ آیت ذلك تخفیف من ربکم ورحمة جب تم کو دیت دے دی گئی اور وہ تورات والوں کے لئے حلال نہیں تھی ان کے لئے قصاص تھا یا معاف کردینا اور انجیل والوں کے لئے معاف کردینا تھا اور اس کے علاوہ کچھ نہ تھا پس اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے قصاص دیت اور معاف کردینا (تینوں احکام) مقرر فرمادیئے۔لفظ آیت ولکم فی القصاص حیوۃ یعنی اللہ تعالیٰ نے قصاص کو زندگی فرمایا ہے کتنے آدمی ہیں جو قتل کرنے کا ارادہ کرتے ہیں مگر ان کو (قصاص میں) قتل ہونے کا خوف (اس کام سے) روک دیتا ہے۔(تفسیر در منثور، سورۂ بقرہ، بیروت)

باب هَلْ يُؤْخَذُ مِنْ قَاتِلِ الْعَمْدِ الدِّيَةُ اِذَا عَفَا وَلِيُّ الْمَقْتُولِ عَنِ الْقَوَدِ .

یہ باب ہے کہ کیا قتل عمد کرنے والے شخص سے دیت وصول کی جائے گی اگر مقتول کا ولی قصاص کو معاف کردیتا ہے

4799 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَشْعَثَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ - قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُقَادَ وَاِمَّا اَنْ يُفْدٰى" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کا کوئی عزیز قتل ہوجائے تو اُسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوتا ہے یا وہ قصاص لے یا دیت وصول کرلے"۔

دیت کے معنی ومفہوم واحکام کا بیان

دیات جمع ہے دیت کی جس کے معنی ہیں "مالی معاوضہ" گویا "دیت" اس مال کو کہتے ہیں جو جان کو ختم کرنے یا کسی شخص کے جسمانی اعضاء کو ناقص (مجروح) کرنے کے بدلہ میں دیا جاتا ہے! عنوان میں جمع کا لفظ "دیات" دیت کی انواع (قسموں) کے اعتبار سے لایا گیا ہے اس سے یہ اظہار مقصود ہے کہ دیت کی مختلف قسمیں ہیں مثلاً ایک دیت تو وہ ہوتی ہے جو کسی کو جان سے مار ڈالنے کے بدلہ میں دی جاتی ہے اور ایک دیت وہ ہوتی ہے جو اعضاء کے نقصان کے بدلے میں دی جاتی ہے۔پھر نوعیت وحیثیت کے اعتبار سے بھی دیت دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو مغلظہ کہلاتی ہے اور دوسری کو مخففہ کہتے ہیں۔دیت مغلظہ تو یہ ہے کہ چار طرح کی موانٹیاں ہوں یعنی پچیس بنت مخاض (جو ایک سال کی ہو کر دوسرے سال میں لگی ہو) پچیس بنت لبون (جو دو سال میں لگی

4799-اخرجه البخاري في اللقطة، باب كيف تعرف لقطة اهل مكة (الحديث 2434) مطولاً . واخرجه مسلم في الحج، باب تحريم مكة و صيدها و خلاها و شجرها و لقطتها الا المنشد على الدوام (الحديث 448) مطولاً واخرجه ابو داؤد في الديات، باب ولي العمد يرضى بالدية (الحديث 4505) مطولاً و اخرجه الترمذي في السير، باب ما جاء في حكم ولي القتيل في القصاص والعفو (الحديث 1405) مطولاً و اخرجه النسائي في القسامة، هل يوخذ من قاتل الدية اذا عفا ولي المقتول عن القود (الحديث 4800 و 4801) و اخرجه ابن ماجه في الديات، باب من قتل له قتيل فهو بالخيار بين احدى ثلاث (الحديث 2624) . و الحديث عند: ابي داؤد في المناسك، باب تحريم حرم مكة (الحديث 2017) ولي العلم، باب في كتاب العلم (الحديث 3649 و 3650) و الترمذي في العلم، باب ما جاء في الرحمة فيه (الحديث 2667) . تحفة الاشراف (15383 و 19588) .

ہوں) پچیس حقہ (جو تین سال کی ہو کر چوتھے سال میں لگی ہوں) اور پچیس جذعہ (جو چار سال کی ہو کر پانچویں سال میں لگی ہوں) یہ تفصیل حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت ابو یوسف کے مسلک کے مطابق ہے۔

حضرت امام شافعی اور حضرت امام محمد کے نزدیک دیت مغلظہ یہ ہے کہ تین طرح کی اونٹنیاں ہوں یعنی تیس حقہ، تیس جذعہ اور چالیس مثنہ (جو پانچ سال کی ہو کر چھٹے سال میں لگی ہوں) اور سب حاملہ ہوں۔ دیت مغلظہ اس شخص پر واجب ہوتی ہے جو قتل بر عمد کا مرتکب پایا گیا ہو۔ دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دیت دی جائے تو اس کی مقدار ایک ہزار دینار (اشرفی) ہے اور اگر چاندی کی قسم سے دی جائے تو دس ہزار درہم دیئے جائیں گے اور اگر اونٹ کی قسم سے دیئے تو پانچ طرح کے سو اونٹ دینے ہوں گے یعنی بیس ابن مخاض (وہ اونٹ جو ایک سال کی ہو کر دوسرے سال میں لگے ہوں) بیس بنت مخاض، بیس بنت لبون، بیس جذعہ دیت مخففہ اس شخص پر واجب ہوتی ہے جو قتل خطاء یا قتل جاری مجریٰ خطا اور یا قتل تسبیب کا مرتکب پایا گیا ہو۔

4800 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّقَادَ وَاِمَّا اَنْ يُّفْدٰى".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کا کوئی عزیز قتل ہو جائے' تو اُسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوتا ہے' یا اُسے قصاص دلوا دیا جائے' یا اُسے دیت دی جائے''۔

4801 - اَخْبَرَنَا } اَحْمَدُ بْنُ { اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَائِذٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى - هُوَ ابْنُ حَمْزَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ". مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کا کوئی عزیز قتل ہو جائے'' (اُس کے بعد حسب سابق روایت ہے)۔

(امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مرسل ہے۔

باب عَفْوِ النِّسَآءِ عَنِ الدَّمِ

یہ باب ہے کہ خواتین کا خون (یعنی قصاص معاف کرنا)

4802 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ حِصْنٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ

4800-تقدم (الحديث 4799) .

4801 تقدم (الحديث 4799) .

4802-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب عفو النساء عن الدم (الحديث 4538) . تحفة الاشراف (17706)

سَلَمَةَ ح وَاَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حِصْنٌ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "وَعَلَى الْمُقْتَتِلِيْنَ اَنْ يَّنْحَجِزُوْا الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَاِنْ كَانَتِ امْرَاَةً".

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"مقتول کے ورثاء کو چاہیے کہ وہ قصاص لینے سے باز آ جائیں' اُس کے ورثاء میں سے درجہ بدرجہ سب کا حق ہوگا' اگرچہ درمیان میں کوئی عورت ہو (یعنی اگر کوئی عورت قصاص معاف کر دیتی ہے' تو وہ قصاص لینے سے رُک جائیں گے)"۔

باب مَنْ قُتِلَ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ .

یہ باب ہے کہ جس شخص کو پتھر یا لاٹھی کے ذریعے قتل کیا گیا ہو

4803 - اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّا اَوْ رِمِّيَّا تَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ اَوْ بِعَصًا فَعَقْلُهُ عَقْلُ خَطَاٍ وَّمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَقَوَدُ يَدِهٖ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ".

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کو لڑائی کے دوران اندھا دھند پتھر یا لاٹھی مار کر قتل کر دیا جائے (اور اُس کا قاتل متعین نہ ہو سکتا ہو) تو اُس کی دیت' قتل خطا کی دیت ہوگی اور جو شخص جان بوجھ کر قتل کرتا ہے' اُس سے قصاص لیا جائے گا' جو شخص اُس کے اور قصاص کے درمیان حائل ہونے کی کوشش کرے گا' اُس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہوگی' اور ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی"۔

4804 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَّرْفَعُهُ قَالَ "مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ اَوْ رِمِّيَّةٍ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ اَوْ عَصًا فَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَّمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا".

4803-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب من قتل في عمياء بين قوم (الحديث 4539) مرسلًا، و (الحديث 4540)، و باب فيمن قتل في عميا بين قوم (الحديث 4591) واخرجه النسائي في القسامة، باب من قتل بحجر اوسوط (الحديث 4804) واخرجه ابن ماجه في الديات، باب من حال بين ولي المقتول و بين القود او الدية (الحديث 2635) . تحفة الاشراف (5739) .

4804-تقدم (الحديث 4803)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: جس شخص کو لڑائی کے دوران دھند طریقے سے پتھر یا لاٹھی یا عصا کے ذریعے قتل کر دیا جائے اور اُس کے قاتل کا پتہ نہ چل سکے تو اُس کی دیت قتل خطا کی دیت ہو گی اور جس شخص کو عمداً قتل کیا جائے اُس کا قصاص ہو گا' جو شخص قصاص میں رکاوٹ بننے کی کوشش کرے گا' اُسے اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہو گی' اللہ تعالیٰ اُس شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔

باب كَمْ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ وَذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَيُّوْبَ فِيْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ فِيْهِ .

شبہ عمد کی دیت کتنی ہو گی؟

اس بارے میں قاسم بن ربیعہ کی نقل کردہ روایت میں ایوب نامی راوی سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

4805 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "قَتِيلُ الْخَطَاِ شِبْهِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ اَوِ الْعَصَا مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ اَرْبَعُوْنَ مِنْهَا فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا" .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایسا مقتول' جسے سوٹی یا عصا کے ساتھ خطا کے طور پر اس طرح قتل کیا گیا ہو' جو عمد کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو اُس کی دیت ایک سو اونٹ ہوں گے' جن میں سے چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں گی''۔

4806 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ . مُرْسَلٌ .

حضرت قاسم بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا (اُس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

(امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مرسل ہے۔

پتھر کے ذریعے قتل کرنے پر وجوب قصاص میں مذاہب اربعہ

حضرت انس کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل ڈالا (یعنی ایک پتھر پر اس کا سر رکھ کر دوسرے پتھر سے اس پر ضرب ماری) چنانچہ (جب لڑکی کا نزاعی بیان لیا گیا تو) اس سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ کس نے یہ معاملہ کیا ہے، کیا فلاں شخص نے؟ کیا فلاں شخص نے؟ (یعنی جن جن لوگوں پر شبہ تھا ان کا نام لیا گیا یہاں تک کہ جب اس یہودی کا

4805-اخرجه النسائي في القسامة، كم دية شبه العمد و ذكر الاختلاف على ايوب في حديث القاسم بن ربيعة فيه (الحديث 4806) مرسلاً. واخرجه ابن ماجه في الديات باب دية شبه العمد مغلظة (الحديث 2627) . تحفة الاشراف (8911 و 19194) .

4806-تقدم (الحديث 4805) .

نام بیا گیا تو لڑکی نے اپنے سر کے اشارے سے بتایا کہ ہاں اس نے ایسا کیا ہے۔
پھر اس یہودی کو حاضر کیا گیا اور اس نے اپنے جرم کا اقرار کیا، لہٰذا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اس یہودی کا سر کچلنے کا حکم فرمایا اور اس کا سر پتھروں سے کچلا گیا۔" (بخاری و مسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد سوم: رقم الحدیث، 628)
بظاہر یہ مفہوم معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح اس یہودی نے لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا تھا اسی طرح اس یہودی کا بھی دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا ہو، یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جس طرح اگر کوئی عورت کسی مرد کو قتل کر دے تو مقتول مرد کے بدلے میں اس عورت کو قتل کیا جا سکتا ہے، اسی طرح مقتول عورت کے بدلے میں اس کے مرد قاتل کو بھی قتل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اکثر علماء کا یہی قول ہے، نیز یہ حدیث اس امر پر بھی دلالت ہے کہ ایسے بھاری پتھر سے کسی کو ہلاک کر دینا جس کی ضرب سے عام طور پر ہلاکت واقع ہو جاتی ہو، قصاص کا موجب ہے۔ چنانچہ اکثر علماء اور تینوں ائمہ کا یہی قول ہے لیکن امام اعظم ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر پتھر کی ضرب سے ہلاکت واقع ہو جائے تو اس کی وجہ سے قصاص لازم نہیں ہوتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جہاں تک اس یہودی سے قصاص لینے کا سوال ہے تو اس کا تعلق سیاسی اور وقتی مصالحت سے تھا۔

لاٹھی سے قتل کرنے کے سبب وجوب دیت کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز خطبہ دیا اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہا پھر فرمایا کہ اللہ کے علاوہ کوئی بندگی کے لائق نہیں اس نے اپنا وعدہ سچ کر فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے تمام لشکروں کو ہزیمت سے دوچار کیا راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہاں تک حفظ کیا تھا مسدد سے پھر دونوں راوی متفق ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ آگاہ رہو، ہر وہ فضیلت اور ترجیح دور جاہلیت میں خون یا مال کی ذکر کی جاتی تھیں اور ان کا دعویٰ کیا جاتا تھا وہ سب میرے دونوں قدموں کے نیچے ہیں سوائے اس فضیلت کے جو حجاج کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی خدمت کی تھی، پھر فرمایا کہ آگاہ رہو بے شک قتل خطاء کی دیت قتل شبہ عمد کے برابر ہوگی جبکہ کوڑے اور لاٹھی سے قتل ہو وہ دیت سو اونٹ ہیں ان میں چالیس اونٹنیاں وہ ہوں گی جن کے پیٹوں میں بچے ہوں مسدد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ (سنن ابوداؤد: جلد سوم: رقم الحدیث، 1144)

باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلٰى خَالِدِ الْحَذَّاءِ .

خالد حذاء سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

4807 - أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ - يَعْنِي الْحَذَّاءَ - عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَلَا وَإِنَّ قَتِيلَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا" .

4807-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب في دية الخطاشبه العمد (الحديث 4547 و 4548) مطولاً و اخرجه النسائي في القسامة، ذكر الاختلاف على خالد الحذاء (الحديث 4808)، و (الحديث 4809) مرسلاً، و (الحديث 4810 و 4811 و 4812)، و (الحديث 4814) مرسلاً و اخرجه ابن ماجه في الديات، باب دية شبة العمد مغلظة (الحديث 2627م) . تحفة الاشراف (8889 و 19100) .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔
''یاد رکھنا! ڈنڈے یا لاٹھی کے ذریعے خطاء شبہ عمد کے مقتول کی دیت ایک سو اونٹ ہوگی' جس میں چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں گی''۔

4808 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ "أَلَا وَإِنَّ قَتِيلَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ فِيهَا أَرْبَعُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهُنَّ خَلِفَةٌ".

☆☆ عقبہ بن اوس ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:
''یاد رکھنا! لاٹھی' سوٹی یا پتھر کے ذریعے قتل خطاء شبہ عمد کے مقتول کی دیت ایک سو اونٹ ہوگی' جس میں چالیس اونٹنیاں ایسی ہوں گی' جو چھ سے نو سال کی عمر تک کی ہوں اور وہ سب حاملہ ہوں''۔

4809 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَلَا إِنَّ قَتِيلَ الْخَطَإِ قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا فِيهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مُغَلَّظَةٌ أَرْبَعُونَ مِنْهَا فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا".

☆☆ حضرت عقبہ بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''سوٹی یا لاٹھی کے ذریعے خطاء کے طور پر قتل ہونے والے مقتول کی دیت ایک سو اونٹ ہوگی' جو مغلظہ دیت ہے' اس میں سے چالیس اونٹنیاں وہ ہوں گی' جن کے پیٹ میں بچہ ہو (جو حاملہ ہوں)''۔

4810 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَالَ "أَلَا وَإِنَّ كُلَّ قَتِيلِ خَطَإِ الْعَمْدِ أَوْ شِبْهِ الْعَمْدِ قَتِيلِ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا".

☆☆ یعقوب بن اوس ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: فتح موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''یہ بات یاد رکھنا خطاء عمد کے مقتول (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) شبہ عمد کے مقتول' یعنی وہ شخص جسے لاٹھی یا

4808-تقدم (الحديث 4807) .

4809-تقدم (الحديث 4807) .

4810-تقدم (الحديث 4807) .

عصا مار کے قتل کیا گیا ہو (اُس کی دیت میں) چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں گی"۔

4811 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ "اَلَا وَاِنَّ قَتِيلَ الْخَطَاِ الْعَمْدِ قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا اَوْلَادُهَا".

☆☆ یعقوب بن اوس ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یاد رکھنا! بے شک خطاءِ عمد کے مقتول یعنی وہ مقتول جسے سوٹی یا لاٹھی مار کر مارا گیا ہو (اُس کی دیت میں) چالیس حاملہ اونٹنیاں بھی ہوں گی"۔

4812 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيدُ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ "اَلَا وَاِنَّ قَتِيلَ الْخَطَاِ الْعَمْدِ قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا اَوْلَادُهَا".

☆☆ یعقوب بن اوس ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یاد رکھنا! خطاءِ عمد کے مقتول یعنی سوٹی یا لاٹھی کے ذریعے مارے گئے شخص (کی دیت میں) چالیس حاملہ اونٹنیاں بھی ہوں گی"۔

4813 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ سَمِعَهُ مِنَ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ اَلَا اِنَّ قَتِيلَ الْعَمْدِ الْخَطَاِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا شِبْهِ الْعَمْدِ فِيهِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ مُغَلَّظَةٌ مِنْهَا اَرْبَعُونَ خَلِفَةً فِي بُطُونِهَا اَوْلَادُهَا".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے اپنے وعدے کو سچ کر دکھایا جس نے اپنے بندے کی مدد کی

4811- تقدم (الحديث 4807) .

4812- تقدم (الحديث 4807) .

4813- اخرجه ابو داؤد في الديات، باب في دية الخطأ شبه العمد (الحديث 4549) مطولاً و اخرجه ابن ماجه في الديات، باب دية شبه العمد مغلظة (الحديث 2628) مطولاً ـ تحفة الاشراف (7372) .

(اور تنہا اُس نے کافروں کے) لشکروں کو پسپا کر دیا۔ یاد رکھنا! عمد خطاء کے مقتول یعنی جسے سوٹی یا لاٹھی کے ذریعے قتل کیا گیا ہو جس میں عمد کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہو اُس کی دیت سو اونٹ ہو گی' جو مغلظہ دیت ہے' جس میں سے چالیس ایسی اونٹنیاں شامل ہوں گی جو حاملہ ہوں"۔

4814 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْخَطَاُ شِبْهُ الْعَمْدِ - يَعْنِىْ بِالْعَصَا وَالسَّوْطِ - مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا".

☆☆ قاسم بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"خطاء شبہ عمد یعنی وہ قتل جس کو لاٹھی یا سوٹی کے ذریعے کیا گیا' اُس کی دیت ایک سو اونٹ ہیں' جس میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی"۔

4815 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قُتِلَ خَطَاً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ ثَلَاثُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّثَلَاثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَّعَشَرَةٌ بَنِىْ لَبُوْنٍ ذُكُوْرٍ". قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُهَا عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلٰى اَهْلِ الْاِبِلِ اِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِىْ قِيْمَتِهَا وَاِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا عَلٰى نَحْوِ الزَّمَانِ مَا كَانَ فَبَلَغَ قِيْمَتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْاَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ. قَالَ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِى الْبَقَرِ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَىْ بَقَرَةٍ وَّمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِى الشَّاءِ اَلْفَىْ شَاةٍ وَّقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ عَلٰى فَرَائِضِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّعْقِلَ عَلَى الْمَرْاَةِ عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوْا وَلَا يَرِثُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَّرَثَتِهَا وَاِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُوْنَ قَاتِلَهَا.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"قتل خطاء کی دیت ایک سو اونٹ ہو گی' جس میں تیس بنت مخاض ہوں گی' تیس بنت لبون ہوں گی' تیس حقہ ہوں گی اور دس بنو لبون مذکر ہوں گے"۔

نبی اکرم ﷺ نے آبادیوں میں رہنے والوں کے لیے اس کی قیمت چار سو دینار یا اس کے برابر چاندی مقرر کی تھی' جبکہ اونٹ

4814 تقدم (الحديث 4807) .

4815-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب الدية كم هي (الحديث 4541) مختصراً، و باب ديات الاعضاء (الحديث 4564) مطولاً. واخرجه ابن ماجه في الديات، باب دية الخطا (الحديث 2630) مختصراً . تحفة الاشراف (8709 و 8710) .

کے مالکان کے لیے اس کی قیمت یہ مقرر کی تھی کہ زمانے کے حساب سے اگر قیمت زیادہ ہوگی' اس کی بھی قیمت بڑھ جائے گی اور اگر بہت کم ہوگی' تو اس کی قیمت بھی نیچے آ جائے گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں یہ قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو دینار یا اس کے برابر چاندی تک رہی۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اگر دیت کی ادائیگی گائے کی شکل میں ہو' تو یہ دو سو گائیں ادا کی جائیں گی اور اگر بکریوں کی شکل میں ہو' تو دو ہزار بکریاں ادا کی جائیں گی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فیصلہ دیا ہے' دیت' وراثت ہوتی ہے' جو مقتول کے ورثاء کے درمیان' اُن کے فرض حصوں کے مطابق تقسیم ہوگی' جو رقم اضافی طور پر بچ جائے گی' وہ عصبہ رشتہ داروں کو مل جائے گی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فیصلہ دیا ہے' عورت کی طرف سے دیت کی ادائیگی اُس کے عصبہ لوگوں پر لازم ہوگی' خواہ وہ جو بھی ہوں' البتہ وہ اُس کی طرف سے کسی چیز کے وارث نہیں ہوں گے' البتہ اگر ورثاء کے حصے میں سے کچھ بچ جاتا ہے' تو (اس کا حکم مختلف ہوگا)۔

اگر عورت قتل ہو جاتی ہے' تو اُس کی دیت اُس کے ورثاء کے درمیان تقسیم ہوگی اور وہ لوگ عورت کے قاتل کو قتل بھی کر سکتے ہیں''۔

شبہ عمد کا حکم خطاء میں ہونے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شبہ میں عمد یعنی خطاء کا مقتول وہ ہے جسے کوڑے یا لاٹھی سے قتل کیا جائے اس میں سو اونٹ ہیں جن میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔ (سنن ابن ماجہ: جلد دوم: رقم الحدیث، 785)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثناء کی فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور لشکروں کو تنہا اس نے شکست دی غور سے سنو جسے کوڑے یا لاٹھی کے ذریعہ قتل کیا گیا اس کی دیت سو اونٹ ہیں جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں جن میں بچے ہوں غور سے سنو جاہلیت کی ہر رسم اور ہر خون میرے ان دو قدموں کے نیچے ہے۔ سوائے بیت اللہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانا میں' ان دونوں خدمتوں کو انہی لوگوں کے سپرد پہلے یہ خدمتیں تھیں۔ (سنن ابن ماجہ: جلد دوم: رقم الحدیث، 786)

قتل کی دوسری قسم شبہ عمد ہے۔ وہ یہ کہ قصداً قتل کرے مگر اسلحہ سے یا جو چیزیں اسلحہ کے قائم مقام ہوں ان سے قتل نہ کرے مثلاً کسی کو لاٹھی یا پتھر سے مار ڈالا یہ شبہ عمد ہے اس صورت میں بھی قاتل گنہگار ہے اور اس پر کفارہ واجب ہے اور قاتل کے عصبہ پر دیت مغلظہ واجب جو تین سال میں ادا کریں گے۔ دیت کی مقدار کیا ہوگی اس کو آئندہ ان شاءاللہ بیان کیا جائے گا۔

علامہ علاؤالدین حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ شبہ عمد مار ڈالنے ہی کی صورت میں ہے۔ اور اگر وہ جان سے نہیں مارا گیا بلکہ اس کا

کوئی عضو تلف ہو گیا مثلاً لاٹھی سے مارا اور اس کا ہاتھ یا انگلی ٹوٹ کر علیحدہ ہو گئی تو اس کو شبہ عمد نہیں کہیں گے بلکہ یہ عمد ہے اور اس صورت میں قصاص ہے۔ (درمختار، کتاب جنایات، بیروت)

باب ذِكْرِ اَسْنَانِ دِيَةِ الْخَطَاِ

یہ باب ہے کہ قتل خطاء کی دیت کے اونٹوں کی عمروں کا تذکرہ

4816 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْخَطَاِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّعِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرًا وَّعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَّعِشْرِيْنَ حِقَّةً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قتل خطاء میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا:
''بیس بنت مخاض، بیس ابن مخاض جو مذکر ہوں، بیس بنت لبون اور بیس جذعے اور بیس حقے دیے جائیں گے''۔

قتل خطاء تعریف اور اس کی دو اقسام کا بیان

قتل خطاء کی دو اقسام ہیں۔ (۱) وہ قتل جس کے ارادے میں خطاء ہو۔ اور کی تعریف یہ ہے کہ جب کسی شخص نے کسی کو شکار سمجھ کر تیر مارا حالانکہ جس کو تیر لگا وہ آدمی ہے یا اس نے حربی سمجھ کر تیر مارا حالانکہ وہ مسلمان ہے۔

(۲) وہ قتل جس کے عمل میں خطاء ہو اور اس کی تعریف یہ ہے کہ تیر چلانے والے نے کسی نشانے پر تیر چلایا ہے لیکن وہ تیر کسی انسان کو جا لگا ہے۔ اور قتل خطاء کی صورت میں کفارہ اور عاقلہ پر دیت واجب ہو گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ قتل (خطاء) کے قاتل پر ایک مؤمن غلام کو آزاد کرنا لازم ہے اور دیت یہ ہو گی کہ وہ مقتول کے گھر والوں کے حوالے کی جائے گی۔ اور یہ دیت تین سالوں میں قاتل کی عاقلہ پر لازم ہے۔ اسی دلیل کے سبب سے جس کو ہم بیان کر آئے ہیں۔

قتل خطاء ان مذکورہ دونوں اقسام میں گناہ نہ ہو گا جبکہ مشائخ فقہاء نے کہا ہے کہ گناہ مراد ہے مگر نفس قتل یہ گناہ سے خالی نہ ہو گا کیونکہ کفارے کا مشروع ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ عمل گناہ ہے۔

اور ایسے قاتل کو میراث سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ اس لئے کہ اس میں گناہ ہے پس اس پر حرمان کو معلق کرنا درست ہو گا۔ جبکہ یہ مسئلہ اس صورت مسئلہ کے خلاف ہے کہ جب قتل نے مقتول کے کسی حصے کو مارنے کا ارادہ کیا ہے۔ اور اس نے خطاء کی اور وہ تیر کسی دوسری جگہ پر جا لگا ہے۔ اور مضروب اس سبب سے فوت ہو گیا ہے تو قصاص واجب ہو گا۔ کیونکہ یہ قتل جسم کے بعض حصے پر مارنے کے سبب ہوا ہے۔ اور سارا جسم ایک جگہ کی طرح ہے۔ (ہدایہ)

علامہ علاؤالدین حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں اور تیسری قسم قتل خطا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اس کے گمان میں غلطی

4816- اخرجه ابو داؤد في الديات، باب الدية كم هي (الحديث 4545) بنحوه و اخرجه الترمذي في الديات، باب ما جاء في الدية كم هي من الابل (الحديث 1386) و اخرجه ابن ماجه في الديات، باب دية الخطا (الحديث 2631). تحفة الاشراف (9198).

ہوئی، مثلاً اس کو شکار سمجھ کر قتل کیا اور شکار نہ تھا بلکہ انسان ہے یا حربی یا مرتد سمجھ کر قتل کیا حالانکہ کہ وہ مسلم تھا دوسری صورت یہ ہے کہ اس کے فعل میں غلطی ہوئی مثلاً شکار پر یا چاند ماری پر گولی چلائی اور لگ گئی آدمی کو کہ یہاں انسان کو شکار نہیں سمجھا بلکہ شکار ہی کو شکار سمجھا اور شکار ہی پر گولی چلائی مگر ہاتھ بہک گیا۔ گولی شکار کو نہیں لگی آدمی کو لگی۔ اسی کی یہ صورتیں بھی ہیں۔ نشانہ پر گولی لگ کر لوٹ آئی اور کسی آدمی کو لگی یا نشانہ سے پار ہو کر کسی آدمی کو لگی یا ایک شخص کو مارنا چاہتا تھا دوسرے کو لگی یا ایک شخص کے ہاتھ میں مارنا چاہتا تھا دوسرے کی گردن میں لگی یا ایک شخص کو مارنا چاہتا تھا مگر گولی دیوار پر لگی پھر پٹا کھا کر لوٹی اور اس شخص کو لگی یا اس کے ہاتھ سے لکڑی یا اینٹ چھوٹ کر کسی آدمی پر گری اور مر گیا یہ سب صورتیں قتل خطا کی ہیں۔ (درمختار، کتاب جنایات، بیروت)

قتل خطاء کا حکم

اور قتل خطا کا حکم یہ ہے کہ قاتل پر کفارہ واجب ہے اور اس کے عصبہ پر دیت واجب جو تین سال میں ادا کی جائے گی۔ قتل خطا کی دونوں صورتوں میں اس کے ذمہ قتل کا گناہ نہیں۔ یہ تو ضرور گناہ ہے کہ ایسے آلہ کے استعمال میں اس نے بے احتیاطی برتی، شریعت کا حکم ہے کہ ایسے موقعوں پر احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

قتل خطاء کی صورتیں اور کفارہ

اس آیت میں قتل خطا کے احکام بیان ہوئے ہیں۔ قتل خطا کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں مثلاً تیر یا پتھر مارا تو شکار کو تھا لیکن وہ کسی مسلمان کو لگ گیا اور وہ مر گیا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ماری تو کوئی چیز عمداً ہی تھی مگر مارنے والے کو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ وہ اس ہلکی سی ضرب سے مر ہی جائے گا۔ تیسری یہ کہ لڑائی وغیرہ کسی ہنگامے میں کسی مسلمان کو کافر سمجھ کر مار ڈالے۔ جیسا کہ جنگ احد میں شکست کے بعد مسلمانوں نے بدحواسی کے عالم میں سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے والد سیدنا یمان رضی اللہ عنہ کو کافر سمجھ کر مار ڈالا تھا۔ حالانکہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہی رہے کہ یہ تو میرے والد ہیں مگر اس افراتفری کے عالم میں کسی نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی آواز کو سنا ہی نہ تھا۔ اور چوتھی صورت جو آج کل بہت عام ہے، یہ کہ ٹریفک کے حادثہ میں کسی گاڑی کے نیچے آکر، یا اس کی ضرب سے مارا جائے۔

قتل خطا کے احکام یا اس کے کفارہ کی صورتوں کا بیان

۱- اگر مقتول کے وارث مسلمان ہیں تو ایک غلام مومن (خواہ مرد ہو یا عورت) آزاد کرنا ہوگا اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا بھی ادا کرنا ہوگا۔ خون بہا یا دیت سو اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر رقم ہے۔ جو قاتل کے وارث مقتول کے وارثوں کو ادا کریں گے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ادائیگی دیت کی زیادہ سے زیادہ مدت تین سال تک ہے اور یہ دیت مقتول کے وارث چاہیں تو معاف بھی کر سکتے ہیں۔

اور اگر قاتل کو (آزاد کرنے کے لیے) غلام میسر نہ آئے تو وہ متواتر دو ماہ روزے بھی رکھے گا۔

واضح رہے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد جنگ احد میں اجتماعی صورت میں کئی مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہوئے جنہیں

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے علی الاعلان معاف کر دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اہل احد کی خطائیں معاف کر دی تھیں لہٰذا وہاں کفارے کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

۲- اگر مقتول تو مومن ہو مگر دشمن قوم سے تعلق رکھتا ہو تو اس کا کفارہ صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرنا ہے۔ اور اگر میسر نہ آئے تو دو ماہ کے متواتر روزے ہیں اور اس کی دیت نہ ہوگی۔

۳- اور اگر مومن مقتول کا تعلق کسی معاہد قوم سے ہو تو اس کے وہی احکام ہیں جو پہلی صورت کے ہیں۔

قتل خطاء کے قائم مقام ہونے والے قتل کا بیان

وہ قتل جس کو قتل خطاء کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح کوئی سونے والا آدمی کسی شخص پر پلٹ کر گر جائے اور نیچے آنے والا آدمی فوت ہو جائے۔ تو حکم شرعی کے مطابق اس کا حکم قتل خطاء والا حکم ہے۔

اور قتل بہ سبب کی تعریف یہ ہے کہ جو شخص دوسرے کی ملکیت میں کنواں کھودے یا پتھر رکھ دے۔ اور ایسے شخص پر حکم یہ واجب ہو گا کہ جب کوئی آدمی اس میں گر مر جائے تو دیت عاقلہ پر لازم ہوگی۔ کیونکہ یہی سبب ہلاکت ہے۔ اور کھودنے والا ہی اس میں قتل کرنے والا ہے۔ پر اس کو گرانے والے حکم میں سمجھ لیا جائے گا۔ اور دیت واجب ہو جائے گی۔

علامہ علاؤالدین حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں اور چوتھی قسم قائم مقام خطا جیسے کوئی شخص سوتے میں کسی پر گر پڑا اور یہ مر گیا اسی طرح چھت سے کسی انسان پر گرا اور مر گیا قتل کی اس صورت میں بھی وہی احکام ہیں جو خطا میں ہیں یعنی قاتل پر کفارہ واجب ہے اور اس کے عصبہ پر دیت اور قاتل میراث سے محروم ہوگا اور اس میں بھی قتل کرنے کا گناہ نہیں، مگر یہ گناہ ہے کہ ایسی بے احتیاطی کی جس سے ایک انسان کی جان ضائع ہوئی۔ (درمختار، ردالمختار، کتاب جنایات، بیروت)

بَاب ذِكْرِ الدِّيَةِ مِنَ الْوَرِقِ .

یہ باب ہے کہ چاندی کے حساب سے دیت کا تذکرہ

4817 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هَانِءٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِءٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا وَّذَكَرَ قَوْلَهُ اِلَّا اَنْ اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مِنْ فَضْلِهِ فِيْ اَخْذِهِمُ الدِّيَةَ . وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ دَاوُدَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص نے دوسرے شخص کو قتل

4817-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب الدية كم هي (الحديث 4546) و اخرجه الترمذي في الديات، باب ما جاء في الدية كم هي من الدراهم (الحديث 1388) و (الحديث 1389) مرسلا . و اخرجه النسائي في القسامة، ذكر الدية من الورق (الحديث 4818) . و اخرجه ابن ماجه في الديات، باب دية الخطا (الحديث 2629 و 2632) . تحفة الاشراف (6165) .

کردیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کی دیت بارہ ہزار (چاندی کے درہم) مقرر کی۔

اُنہوں نے یہ بات ذکر کی ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''مگر یہ کہ اللہ اور اُس کے رسول نے اپنے فضل کے ساتھ اُنہیں خوشحال کردیا''۔

اس سے مراد اُن لوگوں کا دیت وصول کرنا ہے روایت کے یہ الفاظ ابوداؤد نامی راوی کے ہیں۔

4818 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ سَمِعْنَاهُ مَرَّةً يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِاثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا يَعْنِيْ فِي الدِّيَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بارہ ہزار (چاندی کے درہم ادا کرنے) کا فیصلہ دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: یعنی دیت میں (اس ادائیگی کا) فیصلہ دیا تھا۔

باب عَقْلِ الْمَرْاَةِ .

یہ باب ہے کہ عورت کی دیت

4819 - اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَقْلُ الْمَرْاَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا" .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت کی دیت مرد کی دیت کی مانند ہوگی' اُس وقت تک جب تک وہ مکمل دیت کے ایک تہائی حصے تک ہوتی ہے (لیکن اس سے زیادہ میں عورت کی دیت نصف ہو جائے گی)''۔

عورت کی دیت کا مرد کی دیت سے نصف ہونے کا بیان

عورت کی دیت مرد کی دیت کے مقابلے میں نصف ہے۔ پس تحقیق یہ لفظ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک موقوف ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع وارد ہوا ہے۔

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ جو تہائی دیت سے کم ہے اس کو نصف نہیں کیا جائے گا۔ اور اس بارے میں امام شافعی علیہ الرحمہ کا قول حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔

مگر ہماری روایت کردہ حدیث اپنے عموم کے سبب امام شافعی علیہ الرحمہ کے خلاف دلیل ہے کیونکہ عورت کی حالت مرد کی حالت سے کمزور ہے۔ پس کا نفع بھی کم ہوا۔ اور نقصان کا اثر عورت کے نصف ہونے میں ظاہر ہو چکا ہے۔ پس جان اور تہائی اور

4818-تقدم (الحديث 4817) .

4819-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8749) .

اس سے زیادہ پر قیاس کرتے ہوئے یہ حکم عورت کے اطراف وحصص میں اپنا اثر ظاہر کرنے والا ہوگا۔ (ہدایہ)

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ سعید بن میتب کہتے تھے کہ مرد اور عورت کی دیت ثلث دیت تک برابر ہے عورت کی انگلی جیسے مرد کی انگلی اور دانت عورت کا جیسے دانت مرد کا اور موضحہ عورت کی مثل مرد کے موضحہ کے اس طرح منقلہ عورت کا مثل مرد کے منقلے کے ہے۔

ابن شہاب اور عروہ بن زبیر کہتے تھے جیسے سعید بن میتب کہتے تھے کہ عورت ثلث دیت تک مرد کے برابر ہوگی پھر وہاں سے اس کی دیت مرد کی آدھی ہوگی۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ تو موضحہ اور منقلہ میں عورت اور مرد دونوں کی دیت برابر ہوگی اور مامومہ اور جائفہ جس میں ثلث دیت واجب ہے عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہوگی۔ (موطا امام مالک جلد اول: رقم الحدیث، 1421)

بَاب كَمْ دِيَةُ الْكَافِرِ

یہ باب ہے کہ کافر کی دیت کتنی ہوگی؟

4820 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى وَذَكَرَ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَقْلُ اَهْلِ الذِّمَّةِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِيْنَ" . وَهُمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل ذمہ کی دیت مسلمانوں کی دیت کا نصف ہوگی''۔ (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔

4821 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "عَقْلُ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کافر کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہوگی''۔

مسلمان وذمی کا دیت میں برابر ہونے کا بیان

مسلم اور ذمی یہ دونوں دیت میں برابر ہیں۔ جبکہ امام شافعی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار دراہم ہے۔ اور مجوسی کی دیت آٹھ ہزار دراہم ہے۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ یہودی اور نصرانی کی دیت چھ ہزار دراہم ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

4820- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8714) .

4821- اخرجه الترمذي في الديات، باب ما جاء في دية الكفار (الحديث 1413) . تحفة الاشراف (8658) .

ارشاد فرمایا ہے کہ کافر کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہے۔ اور مسلمان کی پوری دیت ان کے نزدیک بارہ ہزار دراہم ہے۔ امام شافعی علیہ الرحمہ کی دلیل وہ حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کی دیت چار ہزار دراہم ٹھہرائی ہے۔ اور مجوسی کی دیت آٹھ ہزار دراہم مقرر کی ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر ذمی کی دیت اس کے عہد ذمہ میں رہتے ہوئے ایک ہزار دینار ہے اور شیخین نے بھی اسی طرح فیصلہ کیا ہے۔ جبکہ امام شافعی علیہ الرحمہ کی روایت کردہ حدیث کاروائی بھی معلوم نہیں ہے۔ اور یہ حدیث کتب احادیث میں بھی نہیں پائی جاتی۔ جبکہ ہماری روایت کردہ حدیث یہ امام مالک علیہ الرحمہ کی روایت کردہ حدیث سے مشہور ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل اسی حدیث کے مطابق ظاہر ہے۔ (ہدایہ)

قرآن مجید کے نصوص سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ انسانی جان کی دنیوی حرمت کے دائرے میں اصولی طور پر مسلم اور غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ چنانچہ 'مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ' اور 'لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ' اور ان کے ہم معنی نصوص میں قتل ناحق کو مطلقاً حرام قرار دیا گیا ہے۔ یہ نکتہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ کسی بھی شخص کے قتل کیے جانے پر، چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم، قاتل کو سزا بھی ایک جیسی دی جائے اور سزا میں، چاہے وہ قصاص کی صورت میں ہو یا دیت کی شکل میں، مذہب کی بنیاد پر کوئی فرق نہ کیا جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول متعدد روایات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر بنو کعب کے ایک فرد نے بنو بکر کے ایک مشرک کو قتل کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے قبیلے کے لوگوں سے کہا کہ وہ چاہیں تو قاتل سے قصاص لے لیں اور چاہیں تو دیت۔ آپ نے بنو خزاعہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ

انکم معشر خزاعة قتلتم هذا الرجل من هذيل القتيل وانى عاقله فمن قتل له قتيل بعد اليوم فاهله بين خيرتين اما ان يقتلوا او ياخذوا العقل. (ترمذی، رقم ۱۳۲۶)

"اے گروہ خزاعہ، تم نے ہذیل کے اس شخص کو قتل کیا ہے اور میں اس کی دیت ادا کر رہا ہوں، لیکن آج کے بعد اگر کسی شخص کو قتل کیا جائے گا تو اس کے اہل خانہ کو اختیار ہوگا کہ وہ چاہیں تو قاتل سے قصاص لے لیں اور چاہیں تو دیت قبول کر لیں۔

ایک ضعیف روایت میں بیان ہوا ہے کہ جب ایک مسلمان نے ایک ذمی کو قتل کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر اس کے مسلمان قاتل کو قتل کرنے کا حکم دے دیا کہ 'انا احق من اوفى بذمته'، یعنی جس نے اپنا عہد پورا کیا ہو، اس کا بدلہ لینے کا سب سے زیادہ حق میں رکھتا ہوں۔

اسی طرح متعدد واقعات میں یہ نقل ہوا ہے کہ آپ نے غیر مسلم مقتولین کے لیے مسلمانوں کے برابر دیت ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ یہ واقعات حسب ذیل ہیں: عمرو بن امیہ الضمری نے واقعہ بئر معونہ کے شہدا کا بدلہ لینے کے لیے بنو عامر کے دو آدمیوں کو قتل کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت ادا کی جو دو آزاد مسلمانوں کی دیت کے مساوی تھی۔[۴]

فتح مکہ کے موقع پر آپ نے اپنے خطبے میں جاہلیت کے دور سے چلے آنے والے انتقامی سلسلوں کو ختم کرنے کا اعلان کیا اور دیت کے حوالے سے یہ عمومی قانون بیان فرمایا کہ

الا ان دیۃ الخطا شبہ العمد ما کان بالسوط والعصا مائۃ من الابل منہا اربعون فی بطون اولادھا۔ (ابوداؤد، رقم ۳۹۴۱)

سنو، ایسے قتل خطا کی دیت جو عمد کے مشابہ ہو، یعنی جس میں چھڑی اور لاٹھی کے ذریعے سے کسی کو قتل کیا گیا ہو، سو اونٹ ہوگی اور ان میں چالیس ایسی اونٹنیاں ہونی چاہییں جن کے پیٹ میں بچہ ہو۔

اس خطبے کے مخاطب قریش کے مسلمان بھی تھے اور غیر مسلم بھی، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی دیت میں فرق کا کوئی ذکر نہیں فرمایا جو موقع کلام کے تناظر میں اس بات کی دلیل ہے کہ شریعت ایسا کوئی فرق قائم کرنا نہیں چاہتی۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر خراش بن امیہ خزاعی نے، جو مسلمان تھے، ایک مشرک کو قتل کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر بنوخزاعہ نے اس کی دیت کے طور پر سو اونٹ ادا کیے۔

فتح مکہ ہی کے موقع پر خالد بن الولید نے بنو جذیمہ کے لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر قتل کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی کو بھیج کر ان سب کی دیت ادا کی۔ اس واقعے میں آپ نے سیدنا علی کو وافر مال دے کر بھیجا جس سے بنوجذیمہ کے جانی اور مالی ہر طرح کے نقصان کی کھلے دل سے تلافی کی گئی، یہاں تک کہ جب تمام معاوضے ادا کرنے کے بعد بھی کچھ رقم بچ گئی تو سیدنا علی نے وہ بھی انھیں دے دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس عمل کی تحسین کی۔ ۶ یہاں قرائن یہی بتاتے ہیں کہ مسلم اور غیر مسلم کی دیت کے فرق کا سوال اٹھائے بغیر اہل عرب کے عرف میں دیت کی جو مقدار رائج تھی، وہی ادا کی گئی تھی۔

ایک مقدمے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت میں قتل ہونے والے ایک شخص کے قاتل کو، جو مسلمان تھا، حکم دیا کہ وہ مقتول کے بیٹے کو سو اونٹ ادا کرے۔

ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ذمی کے قتل پر مسلمان کی دیت کے برابر دیت ادا کی۔ روایت کے ایک طریق میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ 'دیۃ الذمیۃ المسلم' یعنی ذمی کی دیت مسلمان کے مساوی ہے۔ اسامہ بن زید کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہد کی دیت مسلمان کے برابر، یعنی ایک ہزار دینار مقرر کی۔ مذکورہ روایات میں سے بعض اگرچہ محدثین کے کڑے فنی معیار پر پورا نہیں اترتیں، تاہم ان کو بالکلیہ بے اصل بھی قرار نہیں دیا جا سکتا اور ان میں تاریخی و فقہی استدلال کا ماخذ بننے کی پوری صلاحیت موجود ہے۔

ذمی کی دیت میں فقہاء شوافع کی مستدل احادیث کا بیان

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کافر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف ہے۔ (سنن نسائی، جلد سوم، رقم الحدیث، 1110)

حضرت عمرو بن شعیب، وہ اپنے والد سے، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کافر کی دیت مسلمان کے نصف ہے یعنی مسلمان سے آدھی ہے۔ (سنن نسائی: جلد سوم، رقم الحدیث، 1111)

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ یہودی یا نصرانی کی دیت آزاد مسلمان کی دیت سے نصف ہے۔ حضرت امام مالک علیہ

رحمہ لکھتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ کوئی مسلمان کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے گا مگر جب مسلمان فریب سے اس کو دھوکہ دے کر مار ڈالے تو قتل کیا جائے گا۔ (موطا امام مالک: جلد اول: رقم الحدیث، 1440)

یہودی و نصرانی کی دیت کے نصف ہونے کا بیان

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اسی سند سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی منقول کہ کافر کی دیت مومن کی دیت کا نصف ہے حضرت عبداللہ بن عمرو کی اس باب میں منقول حدیث حسن ہے حضرت عبداللہ بن عمرو کی اس باب میں منقول حدیث بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ یہودی اور نصرانی کی دیت مسلمان کی دیت سے آدھی ہے امام احمد بن حنبل کا بھی یہی قول ہے حضرت عمر بن خطاب سے منقول ہے کہ یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔

امام مالک، شافعی، اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ (جامع ترمذی: جلد اول: رقم الحدیث، 1448)

علامہ ابن عابدین حنفی شامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں اور مسلم، ذمی، مستامن سب کی دیت ایک برابر ہے اور "عورت کی دیت نفس، دون النفس میں مرد کی دیت کی نصف دی جائے گی" اور وہ جنایات جن میں کوئی دیت معین نہیں ہے بلکہ انصاف کے ساتھ تاوان دلایا جاتا ہے ان میں مرد وعورت کا تاوان برابر ہوگا۔ (شامی ص 505 جلد 5، عالمگیری ص 24 جلد 6)

باب دِيَةِ الْمُكَاتَبِ ۔

یہ باب ہے کہ مکاتب کی دیت

4822 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ بِدِيَةِ الْحُرِّ عَلٰى قَدْرِ مَا اَدّٰى ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قتل ہو جانے والے مکاتب کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ اپنے بدل کتابت میں سے جتنا حصہ ادا کر چکا ہو اُتنے حصے کی دیت آزاد شخص کی دیت کی مانند ہوگی۔

4823 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّرَائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِى الْمُكَاتَبِ اَنْ يُوْدٰى بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ ۔

4822-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب في دية المكاتب (الحديث 4581) و اخرجه النسائي في القسامة، دية المكاتب (الحديث 4823 و 4824) . تحفة الاشراف (6242)

4823-تقدم (الحديث 4822) ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مکاتب کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اُس کا جتنا حصہ آزاد ہو چکا تھا' اُس کی مقدار کے مطابق اُس کی آزاد شخص کی مانند دیت دی جائے گی۔

4824 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُكَاتَبِ يُودَى بِقَدْرِ مَا أَدَّى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ الْعَبْدِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ مکاتب اپنے بدل کتابت میں سے جتنا حصہ ادا کر چکا ہو وہ اُس کی مقدار کے برابر اُس مکاتب کی آزاد شخص کی دیت کی مانند ہوگی اور جتنا حصہ باقی رہ گیا تھا اُس کے حساب سے غلام کی دیت کی مانند ہوگی۔

4825 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ النَّقَّاشِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ - يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ - قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

4826 - وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْمُكَاتَبُ يُعْتَقُ بِقَدْرِ مَا أَدَّى وَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَيَرِثُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مکاتب جتنا بدل کتابت ادا کر چکا ہو' اُس کی مقدار کے مطابق وہ آزاد ہوتا ہے' اور اُس کا جتنا حصہ آزاد ہو چکا ہو' اُس کی مقدار کے مطابق اُس پر حد قائم کی جاتی ہے' اور اُس کا جتنا حصہ آزاد ہو چکا ہو' اُس کی مقدار کے برابر وہ وارث بنتا ہے''۔

4827 - أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُكَاتَبًا قُتِلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُودَى مَا أَدَّى دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا لَا دِيَةَ الْمَمْلُوكِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک مکاتب قتل ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا' اُس نے بدل کتابت کا جتنا حصہ ادا کیا تھا' اُس کے مطابق اُس کی دیت آزاد شخص کی مانند دی

4824-تقدم (الحديث 4822) .

4825-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10086) .

4826-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب في دية المكاتب (الحديث 4582) مختصرًا و اخرجه الترمذي في البيوع، باب ما جاء في المكاتب اذا كان عنده ما يودي (الحديث 1259) و اخرجه النسائي في القسامة، دية المكاتب (الحديث 4827) . تحفة الاشراف (5993) .

4827-تقدم (الحديث 4826) .

ہے اور جتنا حصہ نہیں دیا تھا' اُس کے حساب سے غلام کی مانند دیت دی جائے۔

باب دِيَةِ جَنِينِ الْمَرْاَةِ .

یہ باب ہے کہ عورت کے پیٹ میں موجود بچے کی دیت

4828 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً خَذَفَتِ امْرَاَةً فَاَسْقَطَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَلَدِهَا خَمْسِيْنَ شَاةً وَّنَهٰى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ . اَرْسَلَهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک عورت نے دوسری عورت کو مارا تو دوسری عورت کا حمل ضائع ہوگیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے بچے (کی دیت میں) پچاس بکریوں کی ادائیگی لازم قرار دی۔

اُس دن نبی اکرم ﷺ نے پتھر مارنے سے منع کر دیا۔

ابونعیم نے اس روایت کو مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

4829 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ اَنَّ امْرَاَةً خَذَفَتِ امْرَاَةً فَاَسْقَطَتِ الْمَخْذُوْفَةُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عَقْلَ وَلَدِهَا خَمْسَمِائَةٍ مِّنَ الْغُرِّ وَنَهٰى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا وَهْمٌ وَّيَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ مِائَةً مِّنَ الْغُرِّ . وَقَدْ رُوِيَ النَّهْيُ عَنِ الْخَذْفِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے دوسری خاتون کو پتھر مار کر اُس کے حمل کو ضائع کر دیا۔ یہ معاملہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ ﷺ نے اُس عورت کے بچے کی دیت پانچ سو بکریاں مقرر کی۔ آپ ﷺ نے اُس دن پتھر مارنے سے منع کر دیا۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ وہم ہے یا مناسب یہ ہے' راوی نے ایک سو بکریوں کا ذکر کیا ہو۔

پتھر مارنے کی ممانعت کا تذکرہ عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں بھی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

4830 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ

4828-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب دية الجنين (الحديث 4578) و اخرجه النسائي في القسامة، باب دية جنين المراة (الحديث 4829) مرسلًا . تحفة الاشراف (2006 و 18884) .

4829-تقدم (الحديث 4828) .

4830-اخرجه البخاري في الذبائح و الصيد، باب الخذف و البندقة (الحديث 5479) مطولًا . واخرجه مسلم في الصيد و الذبائح، باب اباحة ما يستعان به على الاصطياد و العدو و كراهة الخذف (الحديث 54) مطولًا . تحفة الاشراف (9659) .

اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهُ رَاَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ اَوْ يَكْرَهُ الْخَذْفَ - شَكَّ كَهْمَسٌ .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ‘ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں‘ ایک مرتبہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا‘ جو کسی کو پتھر مار رہا تھا تو اُنہوں نے فرمایا: تم پتھر نہ مارو‘ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر مارنے سے منع کیا ہے۔
(راوی کو شک ہے‘ شاید یہ الفاظ ہیں:)
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے کو ناپسند قرار دیا ہے‘ یہ شک کہمس نامی راوی کو ہے۔

4831 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي الْجَنِيْنِ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً . قَالَ طَاوُسٌ اِنَّ الْفَرَسَ غُرَّةٌ .

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ماں کے پیٹ میں (ضائع ہو جانے والے بچے کی دیت) کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا تو حضرت حمل بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کے بارے میں غرہ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔
طاؤس نامی راوی بیان کرتے ہیں: گھوڑا‘ غرہ ہے۔

4832 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کے پیٹ میں موجود بچے کے مردہ پیدا ہونے پر غلام یا کنیز کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔ جس عورت کے خلاف اُس غلام یا کنیز کی ادائیگی کا فیصلہ دیا گیا تھا‘ اُس کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا‘ اُس کی وراثت اُس کے شوہر اور بچوں کو ملے گی اور دیت کی ادائیگی اُس کے عصبہ رشتے داروں پر لازم ہوگی۔

4833 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ

4831-تقدم (الحديث 4753) .

4832-اخرجه البخاري في الفرائض، باب ميراث المراة و الزوج مع الولد وغيره (الحديث 6740)، و في الديات، باب جنين المراة وان العقل على الوالد و عصبة الوالد لا على الولد (الحديث 6909) . واخرجه مسلم في القسامة، باب دية الجنين و وجوب الدية في قتل الخطا و شبه العمد على عاقلة الجاني (الحديث 35) . واخرجه ابو داؤد في الديات، باب دية الجنين (الحديث 4577) . و اخرجه الترمذي في الفرائض، باب ما جاء ان الاموال للورثة و العقل على العصبة (الحديث 2111) . تحفة الاشراف (13225) .

4833-اخرجه البخاري في الديات، باب جنين المراة وان العقل على الوالد و عصبة الوالد لا على الولد (الحديث 6910) مختصراً واخرجه مسلم في القسامة، باب دية الجنين و وجوب الدية في قتل الخطا وشبه العمد على عاقلة الجاني (الحديث 36) واخرجه ابو داود في الديات، باب دية الجنين (الحديث 4576) . تحفة الاشراف (13320 و 15308) .

شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَیْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِیْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دِیَةَ جَنِیْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِیْدَةٌ وَّقَضٰی بِدِیَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰی عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ . فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ اُغَرَّمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ" . مِنْ اَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِیْ سَجَعَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والی دو خواتین کی لڑائی ہوگئی' اُن میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا (اُس کے بعد راوی نے ایک لفظ ذکر کیا ہے' جس کا مطلب یہ ہے:) جس کے نتیجے میں وہ دوسری عورت اور اُس کے پیٹ میں موجود بچہ دونوں مر گئے۔

وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا' اُس کے پیٹ میں موجود بچے کی دیت غلام یا کنیز ہوگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ بھی دیا' اُس عورت کی دیت کی ادائیگی قاتل عورت کے رشتے داروں پر عائد ہوگی۔

اور دوسری عورت کی اولاد اور اس کے علاوہ دیگر ورثاء کو اُس کا وارث قرار دیا۔

اس پر حضرت حمل بن مالک ہذلی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایسے (بچے) کا تاوان کیسے ادا کروں؟ جس نے کچھ پیا نہیں' کچھ کھایا نہیں' وہ بولا نہیں' وہ چلا کے رویا نہیں' ایسا خون تو رائیگاں جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص کاہنوں کا بھائی لگتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے مقفع و مسجع کلام کی وجہ سے یہ بات ارشاد فرمائی۔

4834 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ امْرَاَتَیْنِ مِنْ هُذَیْلٍ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی فَطَرَحَتْ جَنِیْنَهَا فَقَضٰی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِیْدَةٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والی دو خواتین میں سے ایک نے دوسری کو مار کر' اُس کے پیٹ میں موجود بچے کو ضائع کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا کنیز کی (بطور تاوان یا جرمانہ ادائیگی کا) فیصلہ دیا۔

4835 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ

4834-اخرجه البخاري في الطب، باب الكهانة (الحديث 5759)، و في الديات، باب جنين المراة (الحديث 6904) واخرجه مسلم في القسامة، باب دية الجنين و وجوب الدية في قتل الخطا و شبه العمد على عاقلة الجاني (الحديث 34) ۔ واخرجه النسائي في القسامة، باب دية جنين المراة (الحديث 4835) مرسلًا ۔ تحفة الاشراف (15245 و 18727) ۔

4835-تقدم (الحديث 4834) ۔

شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِى الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِىْ بَطْنِ اُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ فَقَالَ الَّذِىْ قَضٰى عَلَيْهِ كَيْفَ اُغَرَّمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا نَطَقَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا هٰذَا مِنَ الْكُهَّانِ".

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں جسے اُس کی ماں کے پیٹ میں ہی قتل کر دیا گیا ہو یہ فیصلہ دیا تھا کہ غلام یا کنیز ادا کیے جائیں گے۔

نبی اکرم ﷺ نے جس شخص کے خلاف فیصلہ دیا تھا' اُس نے یہ گزارش کی: میں ایسے بچے کا تاوان کیسے کروں؟ جس نے کچھ پیا نہیں' کچھ کھایا نہیں' وہ چلا کر رویا نہیں' وہ رویا نہیں' ایسا خون تو رائیگاں جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص کاہن لگتا ہے۔

4836 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ - وَهُوَ ابْنُ تَمِيْمٍ - قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَةً ضَرَبَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا وَهِيَ حُبْلٰى فَاُتِيَ فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَصَبَةِ الْمُقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَفِى الْجَنِيْنِ غُرَّةٌ. فَقَالَ عَصَبَتُهَا اَدِىْ مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ هٰذَا يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ".

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمے کی لکڑی ماری اور اُسے قتل کر دیا' اُس وقت وہ عورت حاملہ تھی' اُس کا مقدمہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے قاتلہ کے خاندان پر دیت کی ادائیگی لازم قرار دی اور پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں غرہ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

اُس عورت کے عصبہ رشتے داروں نے کہا: کیا میں ایسے بچے کا تاوان ادا کروں؟ جس نے کچھ کھایا نہیں' کچھ پیا نہیں' وہ رویا نہیں' چلایا نہیں۔ ایسا خون تو رائیگاں جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم دیہاتیوں کی طرح (بنا سنوار کے) گفتگو کر رہے ہو؟

باب صِفَةِ شِبْهِ الْعَمْدِ وَعَلٰى مَنْ دِيَةُ الْاَجِنَّةِ وَشِبْهِ الْعَمْدِ

وَذِكْرِ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ.

4836-اخرجه مسلم في القسامة، باب دية الجنين و وجوب الدية في قتل الخطا و شبه العمد على عاقلة الجاني (الحديث 37 و 38) واخرجه ابو داؤد في الديات، باب دية الجنين (الحديث 4568 و 4569) واخرجه الترمذي في الديات، باب ما جاء في دية الجنين (الحديث 1411) مختصرًا واخرجه النسائي في القسامة، صفة شبه العمد و على من دية الا جنة و شبه العمد و ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر ابراهيم عن عبيد بن نضيلة عن المغيرة (الحديث 4837 و 4838 و 4839 و 4840 و 4841) و (الحديث 484200 مرسلًا . و الحديث عند ابن ماجه في الديات، باب الدية على العاقلة فان لم يكن عاقلة ففي بيت المال (الحديث 2633) . تحفة الاشراف (11510 و 18417) .

عمد کے ساتھ مشابہت رکھنے والے (قتل) کی صورت

اور پیٹ میں موجود بچے اور شبہ عمد کے طور پر قتل ہونے والے شخص کی دیت کس کے ذمے لازم ہوگی؟

اس بارے میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ابراہیم نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں، نقل کرنے والوں کے الفاظ میں اختلاف تذکرہ

4837 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا . فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ اَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ" . فَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ .

★★ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمے کی لکڑی ماردی وہ عورت حاملہ تھی پہلی عورت نے اسے قتل کردیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل ہونے والی عورت کی دیت کی ادائیگی قتل کرنے والی عورت کے خاندان پر لازم قراردی اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کے (ضائع ہونے پر) جرمانے کی ادائیگی مقرر کی قتل کرنے والی عورت کے خاندان میں سے ایک شخص نے یہ کہا: کیا ہم اس کی دیت تاوان کے طور پر ادا کریں؟ جس نے کچھ کھایا نہیں کچھ پیا نہیں وہ چیخ کر رویا نہیں اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دیہاتیوں کی طرح بنا سنوار کر گفتگو کر رہے ہو؟

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر دیت کی ادائیگی لازم قرار دی۔

4838 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ ضَرَّتَيْنِ ضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَقَضٰى لِمَا فِي بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ . فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ تُغَرِّمُنِي مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ "سَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ" . وَقَضٰى لِمَا فِي بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ .

★★ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو سوکنیں تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی لکڑی مار کر قتل کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کی ادائیگی قتل کرنے والی عورت کے خاندان پر لازم ہونے کا فیصلہ دیا اور مقتول عورت کے پیٹ میں موجود (بچے کے ضائع ہونے پر) تاوان کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تو ایک دیہاتی نے یہ عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایسے وجود کے تاوان کا پابند کر رہے ہیں جس نے کچھ کھایا نہیں کچھ پیا نہیں وہ چیخا نہیں چیخ کے رویا نہیں اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا زمانہ جاہلیت کی طرز کی گفتگو ہے؟

4837-تقدم (الحدیث 4836) . 4838-تقدم (الحدیث 4836) .

پھر آپ نے یہ فیصلہ دیا: مقتول عورت کے پیٹ میں جو بچہ موجود تھا' اس کا تاوان ادا کیا جائیگا (یعنی اس میں غلام یا کنیزی ادائیگی ہوگی)۔

4839 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِي لِحْيَانَ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْهَا وَكَانَ بِالْمَقْتُوْلَةِ حَمْلٌ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَلِمَا فِيْ بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنولحیان سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمے کی لکڑی مار کر قتل کر دیا' قتل ہونے والی عورت حاملہ تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے والی عورت کے خاندان پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا اور اس مقتول عورت کے پیٹ میں جو بچہ موجود تھا' اس کے جرمانے میں' ایک غلام یا ایک کنیز کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

4840 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَسْقَطَتْ فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا كَيْفَ نَدِيْ مَنْ لَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ" . فَقَضٰى بِالْغُرَّةِ عَلٰى عَاقِلَةِ الْمَرْاَةِ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو خواتین ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی بیویاں تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی لکڑی مار کر اس کے پیٹ میں موجود بچے کو ضائع کر دیا۔ وہ دونوں (خاندان) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ لے کر حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: ہم ایسے وجود کی دیت کیسے ادا کریں؟ جو چیخا نہیں' جو چیخ کر رویا نہیں' جس نے کچھ پیا نہیں' جس نے کچھ کھایا نہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دیہاتیوں کی طرح بنا سنوار کے گفتگو کی جا رہی ہے؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے خاندان پر تاوان کی ادائیگی لازم ہونے کا فیصلہ دیا۔

4841 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ هُذَيْلٍ كَانَ لَهٗ امْرَاَتَانِ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَاَسْقَطَتْ فَقِيْلَ اَرَاَيْتَ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ . فَقَالَ "اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ" . فَقَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ وَّجُعِلَتْ عَلٰى عَاقِلَةِ الْمَرْاَةِ . اَرْسَلَهُ الْاَعْمَشُ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی دو بیویاں تھیں' ان میں

4839-تقدم (الحديث 4836) .

4840-تقدم (الحديث 4836) .

4841-تقدم (الحديث 4836) .

ے ایک نے دوسری کو خیمے کی لکڑی مار کے اس کے پیٹ میں موجود بچے کو ضائع کر دیا' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ کا کیا خیال ہے؟ جس بچے نے کچھ کھایا نہیں' کچھ پیا نہیں' وہ چیخا نہیں' چیخ کے رویا نہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا دیہاتیوں کی طرح کی پر تکلف گفتگو کی جا رہی ہے؟

پھر نبی اکرم ﷺ نے اس بارے ایک غلام یا کنیز کو تاوان کے طور پر ادا کرنے کا فیصلہ دیا اور آپ نے اس کی اِدائیگی عورت کے خاندان پر مقرر کی۔

اعمش نامی راوی نے اس روایت کو "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4842 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِحَجَرٍ وَّهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ بَطْنِهَا غُرَّةً وَّجَعَلَ عَقْلَهَا عَلٰى عَصَبَتِهَا فَقَالُوْا نُغَرَّمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ "اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ هُوَ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ".

☆☆ ابراہیم بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے اپنی سوکن کو پتھر مارا' دوسری حاملہ تھی' پہلی عورت نے اسے قتل کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے مقتول عورت کے پیٹ میں موجود بچے کے تاوان کے طور پر ایک غلام کی ادائیگی کا فیصلہ دیا' اور آپ نے اس عورت کی دیت کی ادائیگی' قاتل عورت کی دیت کے خاندان پر لازم قرار دی' ان لوگوں نے عرض کی: کیا ہم اس کا تاوان ادا کریں؟ جس نے کچھ کھایا نہیں' کچھ پیا نہیں' وہ چیخ کر رویا نہیں' اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا دیہاتیوں کی طرح کی پر تکلف گفتگو ہو رہی ہے؟ اس کا حکم وہی ہوگا' جو میں نے تمہارے سامنے بیان کر دیا ہے۔

4843 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ اَسْبَاطٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ جَارَتَانِ كَانَ بَيْنَهُمَا صَخَبٌ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَاَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ مَيِّتًا وَّمَاتَتِ الْمَرْاَةُ فَقَضٰى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ. فَقَالَ عَمُّهَا اِنَّهَا قَدْ اَسْقَطَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ. فَقَالَ اَبُو الْقَاتِلَةِ اِنَّهُ كَاذِبٌ اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ فَمِثْلُهُ يُطَلُّ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكِهَانَتِهَا اِنَّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً".

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ اِحْدَاهُمَا مُلَيْكَةَ وَالْاُخْرٰى اُمَّ غُطَيْفٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دو عورتیں ایک دوسرے کی پڑوسن تھیں' ان دونوں کے درمیان لڑائی ہوئی' ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مار کر اس کے پیٹ میں موجود بچے کو ضائع کر دیا' جس کے بال اُگ چکے تھے' اور دوسری عورت فوت بھی ہو گئی' تو نبی اکرم ﷺ نے قاتل عورت کے خاندان پر دیت کی ادائیگی لازم قرار دی' تو اس عورت کے چچا نے کہا: یا رسول اللہ! اس نے ایک ایسے بچے کو جنم دیا ہے' جس کے بال اُگ چکے تھے' تو قاتل عورت کے والد نے کہا: یہ جھوٹ بول رہا ہے'

4842-تقدم (الحديث 4836) . 4843-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6124) .

اللہ کی قسم! نہ تو وہ چیخ کر رویا' اور نہ ہی اس نے کچھ پیا' نہ ہی کھایا' اس جیسا خون تو رائیگاں جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا زمانہ جاہلیت کی طرز کی گفتگو کی جارہی ہے' بچے (کے تاوان) میں غلام (یا کنیز) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان دو خواتین میں سے ایک کا نام ملیکہ اور دوسری کا نام اُم غطیف تھا۔

4844 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَهُ وَلَا يَحِلُّ لِمَوْلًى اَنْ يَّتَوَلّٰى مُسْلِمًا بِغَيْرِ اِذْنِهٖ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خط میں لکھا تھا: ہر "بطن" (یعنی قبیلے سے چھوٹا حصہ) پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور کسی آزاد ہونے والے غلام کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی مسلمان کو اپنا مولیٰ بنائے۔

4845 - اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ" .

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص طبیب کے طور پر علاج کرے اور اس کا طبیب ہونا معلوم نہ ہو، تو وہ کسی بھی قسم کے ہونے والے نقصان کا ضامن ہوگا"۔

4846 - اَخْبَرَنِىْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ مِثْلَهُ سَوَاءً .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

باب هَلْ يُؤْخَذُ اَحَدٌ بِجَرِيْرَةِ غَيْرِهٖ

یہ باب ہے کہ کیا کسی کو کسی دوسرے کے جرم کی وجہ سے پکڑا جائے گا؟

4844-اخرجه مسلم في العتق، باب تحريم تولي العتيق غير مواليه (الحديث 17) مطولاً . تحفة الاشراف (2823) .

4845-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب فيمن تطبب بغير علم فاعنت (الحديث 4586) واخرجه النسائي في القسامة، صفة شبه العمد و على من دية الاجنة و شبه العمد و ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر ابراهيم عن عبيد بن نضيلة عن المغيرة (الحديث 4846) . واخرجه ابن ماجه في الطب، باب من تطبب و لم يعلم منه طب (الحديث 3466) . تحفة الاشراف (8746) .

4846-تقدم في القسامة، صفة شبه العمد و على من دية الاجنة و شبه العمد و ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر ابراهيم عن عبيد بن نضيلة عن المغيرة (الحديث 4845) .

4847 - اَخْبَرَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبْجَرَ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِيْ فَقَالَ "مَنْ هٰذَا مَعَكَ" . قَالَ ابْنِيْ اَشْهَدُ بِهٖ . قَالَ "اَمَا اِنَّكَ لَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ وَلَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ" .

★★ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ میرے والد نے عرض کی: یہ میرا بیٹا ہے اور میں اس بات پر گواہی دیتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کے کیے کا تاوان نہیں بھرو گے اور یہ تمہارے کیے کا تاوان نہیں بھرے گا۔

4848 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْيَرْبُوْعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعٍ قَتَلُوْا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَتَفَ بِصَوْتِهٖ "اَلَا لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلَى الْاُخْرٰى" .

★★ حضرت ثعلبہ بن زہدم یربوعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ انصار کو خطبہ دینے کے دوران لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ بنوثعلبہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں فلاں کو قتل کر دیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں ارشاد فرمایا: خبردار! کوئی شخص کسی دوسرے کے جرم کا تاوان نہیں بھرے گا۔

4849 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ انْتَهٰى قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ ثَعْلَبَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعٍ قَتَلُوْا فُلَانًا رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى اُخْرٰى" .

★★ حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوثعلبہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بنوثعلبہ بن یربوع انہوں نے فلاں شخص کو قتل کیا تھا (راوی کہتے ہیں:) وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی دوسرے کے جرم کا تاوان ادا نہیں کرے گا۔

4850 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ

4847-اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب في الخضاب (الحديث 4208) مختصرًا و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في خضاب رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 44) و الحديث عند: الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في شيب رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 42) . تحفة الاشراف (12037) .

4848-انفرد به النسائي، و سياتي في القسامة، هل يوخذ احد بجريرة غيره (الحديث 4849 و 4850 و 4851 و 4852 و 4853) . تحفة الاشراف (2072) .

4849-تقدم (الحديث 4848) .

4850-تقدم (الحديث 4848) .

سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوْا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى اُخْرٰى".

☆☆ اسود بن ہلال بنوثعلبہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنوثعلبہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ بنوثعلبہ بن یربوع انہوں نے فلاں شخص کو قتل کیا تھا (راوی کہتے ہیں:) وہ ایک ایسا شخص تھا جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھتا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی دوسرے کا تاوان ادا نہیں کرے گا۔

4851 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ - وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ اَصَابُوْا رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ قَتَلَتْ فُلَانًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى اُخْرٰى". قَالَ شُعْبَةُ اَيْ لَا يُؤْخَذُ اَحَدٌ بِاَحَدٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ.

☆☆ اسود بن ہلال بیان کرتے ہیں: بنوثعلبہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے یہ بات بیان کی ہے: بنوثعلبہ کے کچھ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص کو قتل کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ بنوثعلبہ ہیں' جنہوں نے فلاں شخص کو قتل کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی دوسرے کے جرم کا تاوان ادا نہیں کرے گا۔

شعبہ کہتے ہیں: یعنی کسی شخص کو کسی دوسرے کے جرم کی وجہ سے نہیں پکڑا جائے گا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4852 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ الَّذِيْنَ اَصَابُوْا فُلَانًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا - يَعْنِيْ - لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى نَفْسٍ".

☆☆ اشعث بن سلیم اپنے والد کے حوالے سے بنوثعلبہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت گفتگو کر رہے تھے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ بنوثعلبہ ہیں' جنہوں نے فلاں شخص کو قتل کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے جرم میں نہیں پکڑا جائے گا۔

4851-تقدم (الحديث 4848) .

4852-تقدم (الحديث 4848) .

4853 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي يَرْبُوعٍ قَالَ اَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَامَ اِلَيْهِ نَاسٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو فُلَانٍ الَّذِينَ قَتَلُوا فُلَانًا . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلٰى اُخْرٰى" .

☆☆ اشعث اپنے والد کے حوالے سے بنو یربوع کے ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ اس وقت لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' کچھ لوگ آپ ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ بنوفلاں ہیں' جنہوں نے فلاں کو قتل کر دیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے جرم میں نہیں پکڑا جائیگا۔

4854 - اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ - عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ الَّذِينَ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ . فَخُذْ لَنَا بِثَارِنَا . فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ "لَا تَجْنِي اُمٌّ عَلٰى وَلَدٍ" . مَرَّتَيْنِ .

☆☆ حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ بنوثعلبہ ہیں' جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں فلاں شخص کو قتل کر دیا تھا' تو آپ ان سے ہمارا بدلہ لیجئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ماں' اپنے بچے کے جرم کا تاوان ادا نہیں کرے گی۔

باب الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا اِذَا طُمِسَتْ .

یہ باب ہے کہ ایسی آنکھ' جس کی بینائی رخصت ہو جائے' لیکن وہ اپنی جگہ پر موجود ہو (کی دیت کا حکم)

4855 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَائِذٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا اِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ اِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ اِذَا نُزِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے (اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایسی آنکھ' جس کی بینائی رخصت ہو جائے' لیکن آنکھ اپنی جگہ پر موجود ہو (کی دیت) کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے: اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' اور ایسا ہاتھ جو شل ہو جائے' جبکہ اسے کاٹا گیا ہو' اس میں بھی ایک تہائی

4853-تقدم (الحديث 4848) .

4854-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4989) .

4855-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب ديات الاعضاء (الحديث 4567) مختصراً . تحفة الاشراف (8770) .

دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے اور جب دانت سیاہ ہو جائے جبکہ اسے اکھاڑ گیا ہو تو اس میں بھی ایک تہائی دیت کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے۔

جان سے کم چیزوں میں دیت ہونے کا بیان

ساری جان میں دیت واجب ہے اور اس کو جان کے مسائل میں ہم بیان کر آئے ہیں۔ اور اسی طرح فرمایا کہ ناک کے نرم حصہ میں بھی دیت واجب ہے۔ زبان میں دیت واجب ہے۔ ذکر میں دیت واجب ہے۔ اور اس کی دلیل حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نفس میں دیت واجب ہے۔ اور ناک کے نرم حصے میں دیت واجب ہے۔ اور مکتوب میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو دیا تھا۔

اور اطراف کے بارے میں فقہی اصول یہ ہے کہ جب طرف مکمل طور پر کسی فائدے کی جنس کو ختم کر دے یا مکمل طور پر انسان کے مقصود کے جمال کو ختم کر دے تو پوری دیت واجب ہوگی۔ کیونکہ اس نے ایک طرح سے جان کو ضائع کیا ہے۔ اور ایک طرح سے نفس کو تلف کرنا یہ انسانیت کے عظمت کے سبب کلی اتلاف کے قائم مقام کر دیا گیا ہے۔ اور اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک اور زبان میں پوری دیت کا فیصلہ کیا ہے۔

اور اسی قاعدہ فقہیہ پر بہت سے مسائل کی جزئیات نکلتی ہیں۔ پس ہم کہیں گے کہ ناک میں دیت واجب ہے۔ کیونکہ کاٹنے کے سبب مکمل طور پر جمال ختم ہو چکا ہے۔ جبکہ مقصود ہی جمال تھا۔ اور اسی طرح جب کسی نے مارن یا نتھنے کو کاٹ دیا ہے تو یہ بھی اسی دلیل کے مطابق جس کو ہم بیان کر آئے ہیں۔

اور جب ناک کے نرم حصے کو نتھنے کے ساتھ کاٹ دیا ہے تو ایک دیت سے زائد دیت نہ ہوگی۔ کیونکہ ناک ایک عضو ہے۔ اور زبان کے بارے میں اسی طرح کا حکم ہے۔ کیونکہ اس کو کاٹ دینے کی وجہ سے مقصود فائدہ یعنی بولنا ختم ہو جائے گا۔ اور زبان کا بعض حصہ کاٹنے میں بھی یہی حکم ہے۔ مگر اس میں شرط یہ ہے کہ اس کو کاٹنے کی وجہ سے بات کرنے سے رک جائے۔ کیونکہ اب مقصود نفع ختم ہوا ہے۔ اگرچہ اس کی زبان موجود ہے۔ اور جب زبان کٹا بعض حروف کو ادا کر سکتا ہو تو اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ حروف کی تعداد پر تقسیم کیا جائے گا۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ ان حروف کی تعداد پر اس کو تقسیم کر دیا جائے گا۔ جو زبان سے ادا ہوتے ہیں۔ اور جن حروف پر وہ قدرت رکھنے والا نہیں ہے۔ ان کی مقدار کے مطابق دیت واجب ہوگی۔

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جب وہ اکثر حروف کو ادا کرنے پر قدرت رکھنے والا ہے تو اب حکومت عدل واجب ہے۔ کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ کلام کا فائدہ حاصل ہونے والا نہیں ہے۔ اور ذکر کا حکم بھی اسی طرح ہے کیونکہ اس کے کٹ جانے کی وجہ سے جماع کا فائدہ، بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت، پیشاب روکنے اور اس کو باہر نکالنے کا فائدہ، دفق منی کا فائدہ اور وہ ایلاج جو عام طور پر حاملہ کرنے کا طریقہ ہے وہ ختم ہو رہا ہے۔ اور اسی طرح حشفہ میں بھی پوری دیت واجب ہے۔ کیونکہ ایلاج اور دفق منی میں حشفہ اصل ہے۔ جبکہ بقیہ ڈنڈی یہ حشفہ کے تابع ہے۔ (ہدایہ)

1۔ ناک کے نرم حصہ کی دیت مکمل 100 اونٹ یا ایک ہزار دینار (سونا) 2۔ زبان کاٹو دیت مکمل 100 یا دس ہزار درہم

(چمڑی)3۔آلہ تناسل ضائع کردیا دیت مکمل 100، 4۔خصیے ضائع کردیے، دیت مکمل 100، 5۔حشفہ، آل تناسل کا سرا، دیت مکمل 100، 6۔ضرب لگنے سے عقل زائل ہوجائے تو دیت مکمل 100، 7۔ضرب لگنے سے قوت سماعت، دیت مکمل 100، 8۔ضرب لگنے سے بصارت زائل، دیت مکمل 100، 9۔ضرب لگنے سے شامہ (سونگھنے کی)، دیت مکمل 100، 10۔ضرب لگنے سے ذائقہ زائل ہوجائے، دیت مکمل 100، 11۔کسی کی داڑھی مونڈھ لی اور پھر بال نہ آگے، دیت مکمل 100، 12۔سر کے بال مونڈھ دیے تو دیت مکمل 100، 13۔دونوں ابرو مونڈھ دیے مکمل دیت 100، 14۔ایک ابرو مونڈھ دیا نصف دیت 100، 15۔دونوں آنکھوں۔دونوں ہاتھوں۔دونوں پاؤں 100، 100، 100 تین دیتیں۔16۔دونوں ہونٹوں، دونوں کانوں، دونوں خصیوں کے کاٹنے پر 100، 100، 100، تین دیتیں۔

ان سب میں۔

17۔اگر ایک ایک کاٹا تو نصف دیت یعنی 50 اونٹ۔18۔عورت کے دو پستان کاٹنے پر دیت مکمل دیت 100 اونٹ ایک پر نصف یعنی 50 اونٹ۔19۔عورت کے دونوں پستانوں کے سرے کاٹنے پر مکمل دیت۔20۔ایک کاٹنے پر نصف دیت۔21۔آنکھوں کی چار پلکیں کاٹنے پر پوری دیت۔اور ایک پر چوتھائی؟ احتمال ہے۔کہ اس سے مراد بال ہوں یا، بال اگنے کی جگہ حکم سب کا یکساں ہے۔22۔ہاتھ پاؤں کی ہر انگلی کی دیت دس اونٹ۔23۔جن انگلیوں میں تین پورے ہیں ان میں سے ہر پورے کی دیت پوری انگلی کی دیت کی ایک تہائی۔10 / 3، جن میں دو پورے ہیں، ہر پورے کی دیت پانچ، پانچ اونٹ۔24۔ہر دانت توڑنے کی دیت پانچ اونٹ۔داڑھیں، دانت سب برابر ہیں۔

.25 فان القتہ حیا ثم مات ففیہ کاملۃ، اگر حاملہ کو مارنے سے اس کا زندہ بچہ گرا پھر مر گیا تو پوری دیت۔

ضرب کے سبب زوال عقل پر وجوب دیت کا بیان

جب کسی شخص کی عقل مارنے کی وجہ سے ختم ہوگئی ہے تو اس میں دیت واجب ہے۔کیونکہ سمجھنے کی قوت ختم ہوگئی ہے۔کیونکہ عقل کے سبب سے انسان اپنی دنیا و آخرت کا فائدہ اٹھانے والا ہے۔اور اسی طرح انسان کی قوت سامعہ یا قوت باصرہ، شامہ اور ذائقہ ختم ہوجائے۔کیونکہ ان میں سے ہر ایک مقصود نفع ہے۔اور یہ بھی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ضرب کے بارے میں چار دیتوں کا فیصلہ فرمایا تھا۔جس کے سبب عقل، کلام، سننا اور دیکھنا ختم ہوا تھا۔

علامہ حسن بن منصور فرغانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ ازالہ عقل، سمع، بصر، شم، کلام، ذوق، انزال، سر اور داڑھی کے بال مونڈنے، دونوں کان، دونوں بھنووں، دونوں آنکھوں کے پپوٹوں، دونوں ہاتھوں یا دونوں پیروں کی انگلیوں یا عورت کے پستانوں کی دونوں گھنڈیوں کے کاٹنے میں، عورت کے مخرجین کا اس طرح ایک کردینا کہ پیشاب یا پاخانے کے اِمساک کی قدرت نہ رہے۔حشفہ، ناک کے نرم حصے، دونوں ہونٹوں، دونوں جبڑوں، دونوں چوتڑوں، زبان کے کاٹنے، چہرے کے ٹیڑھا کردیئے۔عورت کی شرم گاہ کو اس طرح کاٹ دینے میں کہ جماع کے قابل نہ رہے اور پیٹ پر ایسی ضرب لگانے میں کہ پانی منقطع ہوجائے، پوری دیت نفس ہے۔بشرطیکہ یہ جرائم خطاءً صادر ہوں۔(قاضی خان ص 386 جلد 4)

داڑھی مونڈنے کے سبب وجوب دیت کا بیان

جب داڑھی کو مونڈ دیا ہے اور وہ دوبارہ اگ نہ سکے تو اس میں دیت واجب ہے۔ کیونکہ اس کے سبب خوبصورتی کا فائدہ ختم ہو چکا ہے۔ اور سر کے بالوں میں بھی دیت ہے۔ اسی دلیل کے سبب جس کو ہم بیان کر آئے ہیں۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ داڑھی اور بال دونوں میں حکومت عدل واجب ہے۔ اور امام شافعی علیہ الرحمہ کا قول بھی اسی طرح ہے۔ کیونکہ یہ دونوں آدمی سے زیادہ ہیں۔ اس لئے بعض شہروں میں سر کے پورے بال اور بعض حصہ داڑھی کو مونڈ دیا جاتا ہے۔ اور یہ سینے اور پنڈلی کے بالوں کی طرح ہے۔ اسی دلیل کے سبب غلام کے بال میں قیمت کو نقصان واجب ہوتا ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ داڑھی اپنے وقت پر خوبصورتی ہے۔ اور اس کو مونڈ دینے کے سبب مکمل طور پر جمال کو ختم کر دیتا ہے۔ کیونکہ دیت واجب ہے۔ جس طرح ابھرے ہوئے دونوں کانوں کا حکم ہے۔ اور اسی طرح سر کے بال یہ بھی جمال ہے۔ کیا آپ غور و فکر نہیں کرتے کہ جس کے پیدائشی طور پر سر کے بال نہیں ہوتے وہ سر چھپانے میں مشقت اٹھاتا ہے۔ جبکہ سینے اور پنڈلی میں ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ ان کا جمال سے تو کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ البتہ جو غلام کی داڑھی ہے تو امام اعظم رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوری دیت نقل کی گی ہے۔ اور ظاہر الروایت کی تخریج کے مطابق اس کا جواب یہ ہے کہ غلام سے فائدہ اٹھانا مقصود ہوا کرتا ہے اس سے کوئی جمال کا مقصود نہیں ہوتا۔ جبکہ آزاد میں ایسا نہیں ہے۔

علامہ حسن بن منصور فرغانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ کسی کی داڑھی بالجبر مونڈ دی پھر چھدری اُگی، یعنی کہیں بال اُگے اور کہیں نہیں اُگے تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ (قاضی خان ص 385 جلد 4، عالمگیری ص 24 جلد 6)

اگر مونچھیں اور داڑھی دونوں مونڈ دیں تو صرف ایک دیت واجب ہوگی۔ اور اگر صرف مونچھیں مونڈیں تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ (شامی ص 507 جلد 5، تبیین الحقائق ص 130 جلد 6)

مونچھ میں حکومت عدل کے واجب ہونے کا بیان

مونچھ میں حکومت عدل واجب ہے اور زیادہ درست یہی حکم ہے۔ اس لئے کہ مونچھ یہ داڑھی کے تابع ہے۔ پس مونچھ داڑھی کے بعض حصے کی طرح ہے۔ اور کوسج (وہ بوڑھا شخص جس کو داڑھی نہ آئی ہو) کی داڑھی کہ جب اس کی ٹھوڑی پر کچھ بال اگے ہوئے ہوں تو ان کو مونڈ ڈالنے میں کچھ واجب نہ ہوگا۔ کیونکہ چند بالوں کا مونڈ دینا اگرچہ اس کو عیب دار کرے گا لیکن وہ مزین نہ ہوگا۔ ور جب اس کے بال زیادہ ہیں۔ اور وہ گالوں اور ٹھوڑی دونوں پر ہیں۔ مگر وہ ملے ہوئے نہیں ہیں۔ تب بھی اس میں حکومت عدل واجب ہے۔ کیونکہ اس میں کچھ خوبصورتی ہے۔ اور جب یہ بال ملے ہوئے ہیں تو اس میں پوری دیت واجب ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ بندہ کھوسہ نہیں رہا بلکہ اس میں جمال کا حکم موجود ہے۔ اور یہ تمام احکام اس وقت ہوں گے جب اگنے کی جگہ خراب ہو جائے۔

اور جب داڑھی اگ کر پہلے والی جگہ کی طرح ہوگئی ہے تو اب مونڈھنے والے پر کچھ واجب نہ ہوگا۔ کیونکہ جنایت کا اثر ختم ہو

... بیٹا ایک ناجائز کام کرنے سبب مونڈھنے کو کچھ نہ کچھ ادب ضرور سکھایا جائے گا۔

... حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک جب داڑھی سفید اُگ آئی ہے تو آزاد میں کچھ واجب نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ اس کے زینت ذکر کرنے والی ہے۔ اور غلام میں حکومت عدل واجب ہوگی۔ کیونکہ داڑھی کی سفیدی اس غلام کی قیمت کو کم کرنے والی ...

... صاحبین کے نزدیک حکومت عدل واجب ہو جائے گی کیونکہ سفید داڑھی انسان کے غیر وقت میں عیب دار کرنے والی ہے۔ ... زینت دینے والی نہیں ہے اور اس میں عمد و خطاء دونوں برابر ہیں۔ اور جمہور فقہاء کا عمل بھی اسی کے مطابق ہے۔

... اسی طرح دونوں حاجبوں میں بھی پوری دیت واجب ہے۔ اور ایک بھوئیں میں نصف دیت واجب ہے۔ جبکہ امام مالک ... علیہما الرحمہ کے نزدیک حکومت عدل واجب ہے۔ اور داڑھی کے بارے میں مسئلہ بیان کر دیا گیا ہے۔

... علامہ علاؤ الدین حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اگر کسی مرد کی پوری داڑھی اس طرح مونڈ دی کہ ایک سال تک بال نہ اُگے تو پوری دیت واجب ہے اور نصف میں نصف دیت اور نصف سے کم میں انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا اور سال سے پہلے مر گیا تو کچھ ... نہیں لیا جائے گا۔ سر اور داڑھی کے مونڈنے میں عمد و خطا میں کوئی فرق نہیں ہے۔

(درمختار و شامی ص 507 جلد 5، عالمگیری ص 24 جلد 6)

... کوسج، یعنی جس کی داڑھی نہ اُگے، اگر اس کی ٹھوڑی پر چند بال تھے اور وہ کسی نے مونڈ دیئے تو کچھ لازم نہیں ہے۔ اور اگر ... ٹھوڑی اور رخساروں پر چند متفرق بال ہیں تو ان کے مونڈنے والے پر انصاف کے ساتھ تاوان ہے اور اگر ٹھوڑی اور رخساروں پر ... بال ہیں تو پوری دیت ہے۔ کیونکہ یہ کوسج ہی نہیں ہے یہ حکم اس صورت میں ہے کہ مونڈنے کے بعد ایک سال تک بال نہ ... لیکن اگر سال کے اندر حسب سابق بال اُگ آئیں تو کچھ تاوان نہیں ہے، لیکن تنبیہ کے طور پر سزا دی جائے گی اور اگر سال ... ہونے سے پہلے مر گیا اور اس وقت تک بال نہ اُگے تو کچھ نہیں اور اگر دوبارہ سفید بال اُگے تو اگر سفیدی کی عمر ہے تو کچھ نہیں ... عمر سے پہلے سفید نکلے تو آزاد اور غلام دونوں میں انصاف کے ساتھ تاوان واجب ہوگا سر اور داڑھی وغیرہ ہر جگہ کے بالوں ... میں صرف اس صورت میں تاوان لازم ہوتا ہے کہ ایک سال تک نہ اُگیں ورنہ نہیں، اور سال تمام ہونے سے پہلے مر جانے کی صورت میں کوئی تاوان لازم نہیں آتا ہے۔

(تبیین الحقائق ص 129 ج 6، فتح القدیر و عنایہ ص 309 جلد 8، شامی و درمختار ص 507 جلد 5، عالمگیری ص 24 جلد 6)

اگر عورت کی داڑھی مونڈ دی تو کچھ نہیں ہے۔ اگر سر مونڈنے والا کہتا ہے کہ جس کا سر میں نے مونڈا ہے وہ چندلا تھا۔ اس لیے ... جن جگہوں پر بال نہیں اُگے ہیں تو جتنی جگہ پر بال ہونے کا اقرار کرتا ہے اس کے بقدر حصہ دیت دے گا اور یہی حکم اس صورت ... میں بھی ہے کہ داڑھی مونڈنے کے بعد کہے کہ کوسج تھا اور اس کے رخساروں پر بال نہ تھے یا بھنویں اور پلکیں مونڈنے کے بعد کہے کہ ... نہ تھے۔ ان سب صورتوں میں مونڈنے والے کا قول قسم کے ساتھ مان لیا جائے گا اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں اور اگر گواہ ہیں تو ... بات مانی جائے گی۔ (عالمگیری ص 25 جلد 6)

دونوں آنکھوں کے سبب وجوب دیت کا بیان

دونوں آنکھوں میں دیت ہے اور دونوں ہاتھوں میں دیت ہے۔ دونوں پاؤں میں دیت ہے دونوں ہونٹوں میں دیت ہے۔ دونوں کانوں میں دیت ہے۔ اور دونوں خصیوں میں دیت ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ والی حدیث اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔ فرمایا کہ ان چیزوں میں ہر ایک میں نصف نصف دیت واجب ہے اور وہ مکتوب گرامی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو دیا تھا اس میں بھی اسی طرح لکھا ہوا تھا۔ کہ دونوں آنکھوں میں دیت ہے اور ایک آنکھ میں نصف دیت ہے۔ اور یہ بھی دلیل ہے کہ ان میں سے دو کو ختم کرنے فائدے کی جنس یا پورے جمال کو ختم کرنا ہے۔ لہذا پوری دیت واجب ہوگی۔ اور ان میں سے کسی ایک فوت کرنے میں نصف کو ختم کرنا ہے پس اس میں نصف دیت واجب ہوگی۔

شرح

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم ترجمہ سابق کے مطابق ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ ایک آنکھ میں آدھی دیت ہے اور ایک ہاتھ میں آدھی دیت ہے اور ایک پاؤں میں آدھی دیت ہے۔ امام نسائی نے فرمایا کہ یہ روایت صحیح کے زیادہ نزدیک ہے یعنی یہ روایت درست معلوم ہوتی ہے اور اس کی سند میں سلیمان بن ارقم راوی ہیں جو کہ متروک الحدیث ہے۔

(سنن نسائی: جلد سوم: رقم الحدیث، 1158)

اور جس شخص کی داہنی آنکھ میں جالا ہے اور وہ اس سے کچھ دیکھتا ہے اس نے کسی شخص کی داہنی آنکھ ضائع کر دی تو جس کی آنکھ ضائع کی گئی ہے اس کو اختیار ہے کہ اس کی ناقص آنکھ ضائع کر دے یا آنکھ کی دیت لے لے اور اگر وہ جالے والی آنکھ سے کچھ نہیں دیکھتا تو قصاص نہیں ہے۔ اور اگر اس شخص نے جس کی آنکھ ضائع ہوئی تھی ابھی کچھ اختیار نہیں کیا تھا کہ کسی اور شخص نے اس آنکھ پھوڑنے والے کی آنکھ پھوڑ دی تو پہلے والے کا حق اس کی آنکھ میں باطل ہو گیا اور اگر پہلے جس کی آنکھ پھوڑی گئی تھی۔ اس نے دیت اختیار کر لی تھی، پھر کسی شخص نے جانی کی آنکھ پھوڑ دی تو اگر اس کا اختیار صحیح تھا تو اس کا حق آنکھ سے دیت کی طرف منتقل ہو جائے گا اور آنکھ کے ضائع ہونے سے اس کا حق باطل نہیں ہوگا اور اگر اس کا اختیار صحیح نہیں تھا تو اس کا حق باطل ہو جائے گا۔ اختیار صحیح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جنایت کرنے والے نے اختیار دیا ہو اور اگر اس نے خود ہی دیت کو اختیار کر لیا ہے تو اختیار صحیح نہیں ہے اور اس صورت میں جس میں اختیار صحیح نہیں ہے اگر جانی کی جالے والی آنکھ میں روشنی آ گئی تو پھر قصاص لے سکتا ہے اور اس صورت میں جس میں اختیار صحیح ہے قصاص کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری ص 10 ج 6)

عورت کے دونوں پستانوں کے سبب وجوب دیت کا بیان

عورت کے دونوں پستانوں میں پوری دیت واجب ہے۔ کیونکہ اس میں بھی فائدے کی جنس کو ختم کرنا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک میں عورت کی دیت کا نصف ہے اسی کے سبب جس کو ہم بیان کر آئے ہیں۔ جبکہ مرد کے پستانوں میں ایسا نہیں ہے۔ پس ان میں حکومت عدل واجب ہے۔ کیونکہ اس میں نفع کی جنس اور جمال کو فوت کرنا لازم نہیں آنے والا۔ اور عورت کے پستانوں کی

گھنڈیوں میں پوری دیت واجب ہے۔ کیونکہ دودھ پلانے اور دودھ کو روکنے کا فائدہ ختم ہونے والا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک میں نصف واجب ہے اسی دلیل کے سبب جس کو ہم نے بیان کر دیا ہے۔

اور ازالہ عقل، سمع، بصر، شم، کلام، ذوق، اِنزال، سر اور داڑھی کے بال مونڈنے، دونوں کان، دونوں بھنوؤں، دونوں آنکھوں کے پپوٹوں، دونوں ہاتھوں یا دونوں پیروں کی انگلیوں یا عورت کے پستانوں کی دونوں گھنڈیوں کے کاٹنے میں، عورت کے مخرجین کا اس طرح ایک کر دینا کہ پیشاب یا پاخانے کے اِمساک کی قدرت نہ رہے۔ حشفہ، ناک کے نرم حصے، دونوں ہونٹوں، دونوں جبڑوں، دونوں چوتڑوں، زبان کے کاٹنے، چہرے کے ٹیڑھا کر دینے۔ عورت کی شرم گاہ کو اس طرح کاٹ دینے میں کہ جماع کے قابل نہ رہے اور پیٹ پر ایسی ضرب لگانے میں کہ پانی منقطع ہو جائے، پوری دیت نفس ہے۔ بشرطیکہ یہ جرائم خطاء صادر ہوں۔

(قاضی خان ص386 جلد4)

دونوں آنکھوں کی پلکوں کے سبب وجوب دیت کا بیان

دونوں آنکھوں کی پلکوں کے سبب پوری دیت واجب ہے۔ کیونکہ ان میں سے ایک پلک میں چوتھائی دیت ہے۔ اور مصنف رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ممکن ہے کہ امام قدوری رضی اللہ عنہ کی اشفار سے مجازی طور پر پپوٹے مراد ہوں جس طرح مجاورت کے سبب امام محمد علیہ الرحمہ نے مبسوط میں لکھا ہے۔ جس طرح مشکیزے کے لئے رادیہ کا استعمال ہے۔ جبکہ رادیہ حقیقی طور پر اونٹ کے لئے استعمال ہونے والا ہے۔ اور یہ حکم اس سبب سے ہے کہ اس سے مکمل طور پر جمال ختم ہونے والا ہے۔ اور فائدے کی جنس بھی ختم ہونے والی ہے۔ اور وہ آنکھ سے تکلیف کو دور کرنے کا فائدہ ہے۔ کیونکہ یہ پپوٹوں سے دور ہونے والا ہے۔ اور جب سارے پپوٹوں میں پوری دیت واجب ہے اور وہ چار ہیں۔ تو ایک پپوٹے میں بھی چوتھائی دیت واجب ہے۔ پس تین پپوٹوں میں تین چوتھائی واجب ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ امام قدوری علیہ الرحمہ بالوں کے اگنے کی جگہ ہو۔ اور اس کا حکم بھی اسی طرح ہے۔

اور جب کسی شخص نے بالوں کی جڑوں کے ساتھ سے پلکوں کو کاٹ دیا ہے تو اس میں ایک دیت واجب ہوگی۔ کیونکہ سب ایک چیز کے حکم میں ہیں۔ اور یہ خیشوم کے ساتھ ناک کے نرم حصے کے حکم میں ہے۔

اور اگر کسی کی آنکھ پر اس طرح ضرب لگائی کہ کچھ پتلی پر جالا آ گیا یا آنکھ کو زخمی کر دیا یا اس میں چھالا یا جالا آ گیا یا آنکھ میں کوئی ایسا عیب پیدا کر دیا کہ اس سے روشنی کم ہو گئی تب بھی انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ (شامی عن تاتارخانیہ ص486 ج5، عالمگیری ص10 ج6، درمختار و شامی از خانیہ ص486 ج5، مجمع الانہر ص625 ج2 طحطاوی علی الدر ص268 ج4، بدائع صنائع ص308 ج7)

اگر ناک کا نرم حصہ پورا قصداً کاٹ دیا تو اس میں قصاص ہے اور اگر بعض حصہ کاٹا تو اس میں قصاص نہیں ہے۔

(شامی ص485 جلد5، عالمگیری ص10 جلد6، طحطاوی علی الدر ص268 ج4، بدائع صنائع ص308 جلد7)

اگر ناک کے بانسے یعنی ہڈی کا کچھ حصہ عمداً کاٹ دیا تو قصاص نہیں ہے۔

(شامی ص485 جلد5، عالمگیری ص10 جلد6، بدائع صنائع ص308 جلد7، قاضی خان علی الہندیہ ص435 جلد3 طحطاوی علی الدر ص268 جلد4)

اگر ناک کی پھنک یعنی نرم حصہ کا بعض کاٹ دیا تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ (عالمگیری ص10 جلد6، شامی ص485

جلد 5، قاضی خان علی الہندیہ ص 435 جلد 3، طحاوی علی الدر ص 268 ج 4، بدائع صنائع ص 308 جلد 7)

اگر ناک کاٹنے والے کی ناک چھوٹی ہے تو مقطوع الانف کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص اور چاہے ارش لے۔

(عالمگیری ص 10 جلد 6، شامی ص 485 جلد 5، طحطاوی علی الدر ص 268 جلد 4)

اگر ناک کاٹنے والے کی ناک میں سونگھنے کی طاقت نہیں یا اس کی ناک کٹی ہوئی ہے یا اس کی ناک میں اور کوئی نقص ہے تو جس کی ناک کاٹی گئی ہے اس کو اختیار ہے کہ چاہے تو اس کی ناک کاٹ لے اور چاہے تو دیت لے لے۔

(عالمگیری ص 10 جلد 6، شامی ص 485 جلد 5، طحطاوی علی الدر ص 268 جلد 4)

ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے سبب وجوب دیت کا بیان

دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں سے ہر انگلی میں دیت کا دسواں حصہ ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں۔ کیونکہ ساری انگلیوں کو کاٹ دینے میں فائدے کی جنس کو ختم کرنا ہے۔ اور اس میں پوری دیت واجب ہے۔ اور انگلیاں دس ہیں لہٰذا اس کو دس پر تقسیم کر دیا جائے گا۔

فرمایا کہ تمام انگلیاں برابر ہیں۔ کیونکہ حدیث مطلق ہے۔ لہٰذا فائدے میں ساری انگلیاں برابر ہیں۔ پس اس میں زیادتی کا اعتبار نہ کیا جائے گا۔ جس طرح بائیں کے ساتھ دائیں ہے اور اسی طرح پاؤں کی انگلیاں ہیں۔ کیونکہ ان سب کو کاٹ دینے کے سبب چلنے کا فائدہ ختم ہونے والا ہے۔ پس پوری دیت واجب ہوگی۔ اس کے بعد ہاتھوں اور پاؤں میں دس دس انگلیاں ہیں۔ پس دیت کو دس انگلیوں کے حساب سے تقسیم کر دیا جائے گا۔

ہر ایسی انگلی جس میں تین جوڑ ہیں۔ تو اس کے ایک جوڑ میں انگلی کی دیت کا تہائی واجب ہے اور جس انگلی میں دو جوڑ ہیں اور اس کے ایک جوڑ میں انگلی کی دیت کا نصف ہے۔ انگلیوں پر ہاتھ کی دیت کو تقسیم کرنے کی یہی مثال ہے۔

حضرت ابوموسی الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انگلیاں برابر ہیں ہر ایک میں دس اونٹ ہیں۔ (سنن نسائی: جلد سوم: رقم الحدیث، 1148)

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انگلیوں میں (دیت) دس دس اونٹ ہیں (یعنی ہر ایک انگلی میں دس اونٹ ادا کرنا ہوں گے جو کہ مکمل دیت کا دسواں جزو ہے)۔

(سنن نسائی: جلد سوم رقم الحدیث، 1147)

ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کی دیت میں فقہی مذاہب کا بیان

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں اس باب میں حضرت ابوموسی اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایات منقول ہیں حضرت ابن عباس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

(جامع ترمذی: جلد اول: رقم الحدیث، 1425)

ہر دانت پر دیت کے پانچ اونٹوں کے وجوب کا بیان

ہر دانت میں پانچ اونٹ واجب ہیں۔ کیونکہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں۔ اور دانت اور داڑھ برابر ہیں۔ کیونکہ ہماری روایت کردہ حدیث مطلق ہے۔ اور یہ بھی دلیل ہے کہ بعض روایات میں ہے کہ سارے دانت برابر ہیں۔ اور یہ بھی دلیل ہے کہ اصل فائدے میں سب دانت برابر ہیں پس کسی قسم کی کمی یا زیادتی کا کوئی اعتبار نہ کیا جائے گا۔ جس طرح ہاتھ اور انگلیوں میں فائدے کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ اور یہ حکم اس وقت ہے۔ جب قطع خطاء ہو۔ مگر جب عمد کے طور پر ہو تو اس میں قصاص واجب ہوگا۔ اور اس کا بیان جنایات میں بیان کر دیا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دانت کے بدلہ میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ: جلد دوم: رقم الحدیث، 809)

عضو کی منفعت ختم ہونے کے سبب پوری دیت کا بیان

جب کسی بندے نے عضو پر مارا ہے اور اس کی منفعت ختم ہو چکی ہے تو اس میں پوری دیت واجب ہے۔ جس طرح جب ہاتھ ضائع ہو جائے۔ اور جب آنکھ کی روشنی ختم ہو جائے۔ کیونکہ وہ چیز جس کے ساتھ ساری دیت متعلق ہے۔ وہ فائدے کی جنس کا ختم ہونا ہے جبکہ صورت کا ختم ہونا نہیں ہے۔ اور جب کسی بندے نے دوسرے شخص کی پیٹھ پر مارا ہے اور مضروب شخص کا مادہ منویہ ختم ہو گیا ہے۔ تو دیت واجب ہو جائے گی۔ کیونکہ فائدے کی جنس ختم ہو چکی ہے۔

اور اسی طرح جب کسی بندے نے کسی دوسرے آدمی کو کبڑا بنا دیا ہے کیونکہ مارنے والے نے مکمل طور پر جمال کو ختم کر دیا ہے۔ اور قد کے سیدھا ہونے میں جمال تھا۔ ہاں البتہ جب اس کا کبڑا ہونا ختم ہو جائے تو مارنے والے پر کچھ واجب نہ ہوگا۔ کیونکہ کبڑا کرنے والا اثر ختم ہو چکا ہے۔

اعضاء کی دیت میں قاعدہ یہ ہے کہ اعضاء پانچ قسم کے ہیں۔ (۱) ایک ایک جیسے ناک، زبان، ذکر (۲) دو دو جیسے آنکھیں، کان، بھنویں، ہونٹ، ہاتھ، پیر، عورت کے پستان، خصیتین (۳) چار ہوں جیسے پوٹے (۴) دس ہوں جیسے ہاتھوں کی انگلیاں، پیروں کی انگلیاں (۵) دس سے زائد ہوں جیسے دانت۔ اگر جنایت کی وجہ سے حسن صورت یا منفعت عضوی بالکل فوت ہو جائے تو پوری دیت نفس لازم ہوگی۔ (تبیین ص 129 ج 6، شامی ص 505 ج 5)

اور اگر حسن صوری یا منفعت عضوی پہلے ہی ناقص تھی۔ اس کو ضائع کر دیا جیسے گونگے کی زبان یا خصی یا عنین کا ذکر یا کسی کا شل ہاتھ یا لنگڑے کا پیر یا کسی کی اندھی آنکھ یا کسی کا کالا دانت اکھیڑ دیا تو ان اعضاء میں قصداً جنایت کی صورت میں بھی قصاص نہیں ہے اور خطا میں دیت بھی نہیں بلکہ حکومت عدل ہے۔ (عنایہ شرح الہدایہ ص 307 ج 8، شامی ص 506 جلد 5)

جوڑ سے ہتھیلی کو کاٹ دینے کا بیان

جب کسی شخص نے جوڑ سے ہتھیلی کو کاٹ دیا ہے اور اس میں انگلی ایک ہی ہے تو اس صورت میں دیت کا عشر واجب ہوگا۔ اور

جب وہ دو انگلیاں ہیں تو خمس واجب ہوگا۔ جبکہ ہتھیلی میں کچھ واجب نہیں ہے۔ اور حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا موقف ہے۔
صاحبین نے کہا ہے کہ ہتھیلی اور انگلی کی دیت میں غور کیا جائے گا۔ ان میں سے جو زیادہ ہوگا وہ قاطع پر واجب ہوگا۔ اور جو قلیل ہے وہ کثیر میں شامل ہو جائے گا۔ کیونکہ دونوں کی دیات کو جمع کرنے کا کوئی سبب نہیں ہے۔ اس لئے سب ایک ہی چیز ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کو معاف کرنے کی بھی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ انگلی اور ہتھیلی میں سے ہر ایک من وجہ اصل ہے پس ہم نے زیادہ وری ہے۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی دلیل یہ ہے کہ حقیقت کے اعتبار سے اور شریعت کے اعتبار سے انگلیاں اصل ہیں اور ہتھیلی تابع ہے۔ کیونکہ پکڑنا یہ انگلیوں سے واقع ہونے والا ہے۔ اور شریعت نے ایک انگلی میں دس اونٹ دیت کے واجب کیے ہیں۔ اور ان میں ذات اور حکم سے ترجیح دینا یہ مقدار میں واجب کرنے پر ترجیح دینے سے زیادہ افضل ہے۔

اور جب کسی شخص نے دو افراد کے سیدھے ہاتھ قصداً کاٹ دیئے اور قاضی نے دونوں کے قصاص میں قاطع کا ہاتھ کاٹنے اور پانچ ہزار درہم ہاتھ کی دیت دینے کا حکم دیا۔ دونوں نے پانچ ہزار درہم پر قبضہ کر لیا پھر ایک نے معاف کر دیا تو جس نے معاف نہیں کیا ہے اس کو نصف دیت یعنی ڈھائی ہزار درہم ملیں گے۔ (قاضی خان، عالمگیری ص 436 جلد 3، شامی ص 491 ج 5)

کسی نے دو آدمیوں کے داہنے ہاتھ قصداً کاٹ دیئے۔ قاضی نے دونوں کے حق میں قصاص اور دیت کا حکم دیا۔ دیت پر قبضہ سے پہلے ایک نے معاف کر دیا تو دوسرے کو صرف قصاص کا حق ہے۔ دیت معاف ہو جائے گی۔

(در مختار و شامی ص 491 ج 5، عالمگیری ج 6 ص 14)

کسی کا ناخن والا پورا قصداً کاٹ دیا وہ اچھا ہو گیا اور قصاص نہیں لیا گیا تھا کہ اسی انگلی کا اور ایک پورا کاٹ دیا تو قصاص میں ناخن والا پورا کاٹ دیا جائے گا اور دوسرے پورے کی دیت ملے گی اور اگر پہلا زخم اچھا نہیں ہوا تھا کہ دوسرا پورا کاٹ دیا تو دونوں پورے ایک ساتھ کاٹ کر قصاص لیا جائے۔

کسی کا ناخن والا پورا قصداً کاٹ دیا اور زخم اچھا ہو گیا اور اس کا قصاص بھی لے لیا گیا پھر اسی قاطع نے اسی انگلی کا دوسرا پورا کاٹ دیا اور زخم اچھا ہو گیا تو اس کا قصاص بھی لیا جائے گا۔ یعنی قاطع کا دوسرا پورا کاٹ دیا جائے گا۔

(عالمگیری ص 14 جلد 6، بدائع صنائع ص 303 ج 7)

کسی شخص کا نصف پورا قصداً ٹکڑے کر کے کاٹ دیا اور زخم اچھا ہو گیا پھر بقیہ پورا جوڑ سے کاٹ دیا تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے اور اگر درمیان میں زخم اچھا نہیں ہوا تھا تو جوڑ سے پورا کاٹ کر قصاص لیا جائے گا۔

قصداً کسی کی انگلیاں کاٹ دیں پھر زخم اچھا ہونے سے پہلے جوڑ سے پہنچا کاٹ دیا تو قاطع کا پہنچا جوڑ سے کاٹ کر قصاص لیا جائے گا انگلیاں نہیں کاٹی جائیں گی اور اگر درمیان میں زخم اچھا ہو گیا تھا تو انگلیوں میں قصاص لیا جائے گا اور پہنچے کا انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔

کسی شخص کی انگلی کا ناخن والا پورا قصداً کاٹ دیا، پھر زخم اچھا ہونے سے پہلے دوسرے پورے کا نصف کاٹ دیا تو قصاص

واجب نہیں ہے اور اگر درمیان میں زخم اچھا ہو گیا تھا تو پہلے پورے کا قصاص لیا جائے گا اور باقی کی دیت لی جائے گی۔
اگر کسی کی انگلی قصداً کاٹ دی اور اس کی وجہ سے اس کی ہتھیلی شل ہو گئی تو انگلی کا قصاص نہیں ہے ہاتھ کی دیت لی جائے گی۔ کسی کی انگلی قصداً کاٹی اور چھری نے پھسل کر دوسری انگلی کو بھی کاٹ دیا تو پہلی کا قصاص لیا جائے گا اور دوسری کی دیت لی جائے گی۔ (عالمگیری ص15 جلد 6، بدائع صنائع ص306 جلد 7)
چند آدمیوں نے ایک ہی چھری کو پکڑ کر کسی شخص کا کوئی عضو قصداً کاٹ دیا تو قصاص نہیں لیا جائے گا۔ عورت اور مرد اگر ایک دوسرے کے اعضا کاٹ دیں تو ان میں قصاص نہیں ہے اسی طرح اگر غلام اور آزاد ایک دوسرے کا عضو کاٹ دیں یا دو غلام ایک دوسرے کا کوئی عضو کاٹیں تو قصاص نہیں ہے۔ چونکہ ان کے اعضا میں مماثلت نہیں ہے۔
(درمختار و شامی ص488 جلد 5، بدائع صنائع ص302 ج7)

تین انگلیوں پر دیت کے وجوب کا بیان

اور جب ہتھیلی میں تین انگلیاں ہیں تو دیت بھی تین انگلیوں کی واجب ہو گی۔ جبکہ ہتھیلی میں بہ اتفاق کچھ واجب نہ ہو گا۔ کیونکہ متقوم ہونے میں اصل انگلیاں ہیں۔ اور اکثر کو کل کا حکم حاصل ہے۔ پس انگلیوں کو ہتھیلی کے تابع بنالیں گے۔ جس طرح جب تمام انگلیاں موجود ہیں۔
حضرت امام قدوری علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ زائد انگلی میں احترام انسانیت کے سبب حکومت عدل واجب ہے۔ کیونکہ وہ بھی آدمی کا حصہ ہے۔ اگرچہ اس میں کوئی فائدہ یا زینت نہیں ہے۔ اور زائد دانت کا حکم بھی اسی طرح ہے۔ اسی دلیل کے سبب سے جس کو ہم بیان کر آئے ہیں۔
اور جب کسی شخص کا ہاتھ پہنچے سے کاٹ دیا اور قاطع سے اس کا قصاص لے لیا گیا اور زخم بھی اچھا ہو گیا پھر ان میں سے کسی نے دوسرے کا پہنچے سے کٹا ہوا ہاتھ کہنی سے کاٹ دیا تو قصاص نہیں لیا جائے گا۔
اور جب کسی شخص نے کسی کے داہنے ہاتھ کی انگلی جوڑ سے کاٹی پھر اسی قاطع نے کسی دوسرے شخص کا داہنا ہاتھ کاٹ دیا، یا پہلے کسی کا داہنا ہاتھ کاٹا، پھر دوسرے کے داہنے ہاتھ کی انگلی کاٹ دی اس کے بعد دونوں مقطوع آئے اور انھوں نے دعویٰ کیا تو قاضی پہلے قاطع کی انگلی کاٹے گا اس کے بعد مقطوع الید کو اختیار ہے کہ چاہے تو باقی ہاتھ کو کاٹ دے اور چاہے تو دیت لے لے اور اگر مقطوع الید پہلے آیا اور اس کی وجہ سے قاطع کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر انگلی کٹا آیا تو اس کے لیے دیت ہے۔
(عالمگیری ص13 جلد 6، مبسوط ص143 جلد 26، بدائع صنائع ص300 جلد 7)
اور اگر کسی نے کسی کی انگلی کا ناخن والا پورا کاٹ دیا، پھر دوسرے شخص کی اسی انگلی کو جوڑ سے کاٹ دیا اور پھر تیسرے شخص کی اسی انگلی کو جڑ سے کاٹ دیا اور تینوں انگلیوں کے لیے قاضی کے پاس حاضر ہوئے اور اپنا حق طلب کیا تو قاضی پہلے پورے والے کے حق میں قاطع کا پہلا پورا یعنی ناخن والا کاٹ دے گا پھر درمیان والے کو اختیار دے گا کہ چاہے تو درمیان سے قاطع کی انگلی کاٹ دے اور پہلے پورے کی دیت نہ لے اور چاہے تو انگلی کی دیت میں سے 32- دو تہائی لے لے۔ پھر جب درمیان والے نے انگلی

کاٹ دی تو تیسرے کو یعنی جس کی انگلی جڑ سے کاٹی گئی تھی اس کو اختیار ہے کہ چاہے تو قاطع کی انگلی جڑ سے کاٹ دے اور دیت کچھ نہ لے اور چاہے تو پوری انگلی کی دیت قاطع کے مال سے لے لے اور اگر تین میں سے قاضی کے پاس ایک آیا اور دو غائب اور جو آیا وہ پہلے پورے والا ہے تو اس کے حق میں قاطع کی انگلی کا پہلا پورا کاٹا جائے گا۔ پورا کاٹنے کے بعد اگر دونوں غائبین بھی آ گئے تو ان کو مذکورہ بالا اختیار ہوگا۔ اور اگر پہلے وہ آیا جس کی پوری انگلی کاٹی تھی دوسرے دونوں نہیں آئے اور قاضی نے قاطع کی پوری انگلی کاٹ دی پھر دوسرے دونوں آ گئے تو ان کے لیے دیت ہے۔ (عالمگیری ص 13 جلد 6)

بچے کی آنکھ وزبان میں حکومت عدل کے وجوب کا بیان

اور بچے کی آنکھ اور اس کے ذکر اور اس کی زبان میں حکومت عدل واجب ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ چیزوں کی صحت معلوم ہو۔ اور حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ ان میں سے ہر ایک میں پوری دیت واجب ہے۔ کیونکہ اس میں صحت کا غلبہ ہے۔ پس یہ مارن اور کاٹنے کے مشابہ بن جائے گا۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ ان اعضاء سے نفع حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔ مگر جب ان کی صحت کا بھی پتہ نہیں ہے تو شک کے سبب پوری دیت واجب نہ ہوگی۔ جبکہ ظاہر یہ لازم کے لئے دلیل بننے والا نہیں ہے۔ اور مارن اور ابھرے ہوئے کان میں ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ ان میں جمال مقصود ہوتا ہے۔ اور کاٹنے والے نے کامل طریقے سے جمال کو ختم کر دیا ہے اور اسی طرح جب بچہ رویا ہے تو بھی حکومت عدل واجب ہے۔ کیونکہ رونا یہ کلام نہیں ہے۔ بلکہ صرف آواز ہے۔

اور زبان کے درست ہونے کی پہچان کلام سے ہوتی ہے۔ جبکہ ذکر کے درست ہونے کی پہچان حرکت سے ہوتی ہے۔ اور آنکھ کی صحت اس چیز سے ہو جائے گی جس سے دیکھنے پر استدلال کیا جا سکے۔ پس اس کے بعد عمد وخطاء دونوں صورتوں میں بچے کا حکم بالغ کے حکم کی طرح ہو جائے گا۔

اور جب ختنہ کرنے والے سے کہا کہ بچے کی ختنہ کر دے۔ غلطی سے بچہ کا حشفہ کٹ گیا اور بچہ مر گیا تو ختنہ کرنے والے کے عاقلہ پر نصف دیت ہوگی اور اگر زندہ رہا تو پوری دیت لازم ہوگی۔

(درمختار وشامی ص 548 جلد 5، عالمگیری ص 34 جلد 6، طحطاوی علی الدر ص 303 جلد 4، قاضی خان علی الہندیہ ص 47 جلد 3)

اور جب کسی نے بچے کو جانور پر سوار کر کے کہا کہ اس کو روکے رہنا اور بچہ نے جانور کو چلایا نہیں لیکن گر کر مر گیا تو اس سوار کرنے والے کے عاقلہ پر بچہ کی دیت لازم ہوگی۔

(درمختار وشامی ص 548 ج 5، طحطاوی علی الدر ص 304 جلد 4، عالمگیری ص 33 جلد 6، مبسوط ص 186 جلد 26، قاضی خان علی الہندیہ ص 447 جلد 3)

سر پھٹنے سے عقل کے زائل ہو جانے کا بیان

جب کسی شخص کے سر پھٹ جانے کی وجہ سے عقل ختم ہو کر رہ گئی ہے یا اس کے سر بال ختم ہو گئے ہیں تو موضحہ کا ارش دیت میں شامل ہو جائے گا۔ کیونکہ عقل کے ختم ہو جانے کے سبب سارے اعضاء کا فائدہ ختم ہو چکا ہے۔ اور یہ اسی طرح ہو جائے گا کہ جب کسی کو موضحہ کا زخم لگایا گیا ہے اور اس کے بعد وہ فوت ہو گیا ہے اور موضحہ کا ارش بالوں میں سے بعض حصہ کے ختم ہو جانے کی وجہ سے واجب ہوا ہے۔ حتیٰ کہ جب ختم شدہ بال اگ آئیں تو ارش ساقط ہو جائے گا۔ اور دیت پورے بالوں کے فوت ہو جانے کے

جب واجب ہو جائے گی۔ اور یہاں یہ دونوں یعنی ارش اور دیت ایک ہی سبب سے متعلق ہوئے ہیں۔ پس یہاں جز کل کے حکم میں شامل ہے۔ جس طرح جب کسی شخص نے انگلی کو کاٹ دیا ہے پھر اس کے بعد اس کا ہاتھ ضائع ہو گیا ہے۔

حضرت امام زفر علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ موضحہ کا ارش دیت میں شامل نہ ہوگا۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں نفس کے سوا میں جنایت ہے۔ پس ان میں مداخلت نہ ہوگی۔ جس طرح دوسری جنایت میں تداخل نہیں ہوتا۔ اور اس کا جواب ہم ذکر کر آئے ہیں۔

اور جب کسی بندے کے سر پر ایسا موضحہ لگایا کہ اس کی عقل جاتی رہی۔ یا پورے سر کے بال ایسے اڑے کہ پھر نہ اُگے تو صرف دیت نفس واجب ہوگی اور اگر سر کے بال مختلف جگہوں سے اڑ گئے تو بالوں کی حکومت عدل اور موضحہ کی ارش میں سے جو زیادہ ہوگا وہ لازم آئے گا۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ بال پھر نہ اُگیں، لیکن اگر دوبارہ پہلے کی طرح بال اُگ آئیں تو کچھ لازم نہیں ہے۔

(شامی و در مختار ص 513 جلد ج 5، عالمگیری ص 29 جلد 6)

باب عَقْلِ الْاَسْنَانِ ۔

یہ باب ہے کہ دانتوں کی دیت

4856 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فِي الْاَسْنَانِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ" ۔

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دانتوں کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

4857 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْاَسْنَانُ سَوَاءٌ خَمْسًا خَمْسًا" ۔

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

"دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں' ان میں پانچ' پانچ (اونٹوں کی ادائیگی) لازم ہوگی"۔

بعض دانتوں کے ٹوٹنے کے سبب سارے دانتوں کے گر جانے کا بیان

جب بعض دانت توڑے ہیں اور سارے دانت گر گئے ہیں۔ تو اس مسئلہ میں ابن سماعہ کی روایت کے سوا کسی بھی دوسری روایت کے مطابق قصاص نہیں ہے۔ اور جب کسی شخص نے کسی بندے کو دو موضحہ زخم لگائے ہیں اور اس کے بعد وہ دونوں جل کر ایک ہو گئے ہیں۔ تو یہ انہی دونوں روایات کے مطابق ہے۔

4856-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب ديات الاعضاء (الحديث 4563) . تحفة الاشراف (8685) .

4857-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8805) .

اور جب کسی شخص نے کسی بندے کا دانت اکھاڑ دیا ہے اس کے بعد ان دانتوں کی جگہ پر دوسرے دانت نکل آئے ہیں تو امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق اس سے ارش ساقط ہو جائے گا۔ جبکہ صاحبین نے کہا ہے کہ اس پر مکمل ارش واجب ہوگا۔ کیونکہ جنایت ثابت ہو چکی ہے۔ اور نئے دانت یہ اللہ کی طرف سے نعمت ہیں۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی دلیل یہ ہے کہ معنوی طور پر جنایت نہیں ہوئی۔ تو یہ اسی طرح ہو جائے گا کہ جب کسی بچے کا دانت اکھاڑ دیا ہے اور اسکے بعد پھر دانت نکل آئے تو بہ اتفاق فقہاء ارش واجب نہ ہوگا کیونکہ اس سے بچے کا کوئی فائدہ ختم نہیں ہوا ہے۔ اور اس سے نہ ہی کوئی زینت ختم ہوئی ہے۔ حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ حکومت عدل واجب ہے۔ وہ اس درد کے سبب جو بچے کو لاحق ہوا ہے۔

اور جب کسی شخص نے دوسرے کا دانت توڑ دیا ہے اس کے بعد دانت والے نے اس دانت کو اسی جگہ پر رکھ دیا ہے اور اس پر گوشت اگ آیا ہے تو دانت کو اکھاڑنے والے پر مکمل ارش واجب ہوگا۔ کیونکہ اس کے اگ جانے کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ کیونکہ رگیں لوٹ کر آنے والی نہیں ہیں۔ اور اسی طرح جب کسی شخص نے کان کو کاٹ دیا ہے اور کان والے نے کٹے ہوئے حصے کو لگا دیا اس کے بعد اس پر گوشت اُگ آیا ہے کیونکہ اسی حالت میں لوٹنے والا نہیں ہے جس حالت میں وہ تھا۔

دانت کا وصف تبدیل ہونے کے سبب قصاص و دیت کا بیان

علامہ حسن بن منصور فرغانی قاضی خان علیہ الرحمہ لکھتے ہیں اور جب کسی کے دانت کو ایسا مارا کہ دانت کالا ہو گیا اور مارنے والے کے دانت کالے یا پیلے یا سرخ یا سبز ہیں تو جس پر جنایت کی گئی ہے اس کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لے لے اور چاہے دیت لے لے۔ (شامی ص 486 جلد 5، قاضی خان برحاشیہ عالمگیری ص 438 جلد 3، عالمگیری ص 12 جلد 6، بحرالرائق ص 305 جلد 8)

اور جب کسی نے کسی کے دانت کو ایسا مارا کہ دانت کالا ہو گیا پھر دوسرے شخص نے یہ دانت اکھیڑ دیا تو پہلے والے پر پوری دیت لازم ہے اور دوسرے پر انصاف کے ساتھ تاوان ہے۔ (شامی ص 487 جلد 5، قاضی خان برحاشیہ عالمگیری ص 438 جلد 3، بحرالرائق ص 305 جلد 8)

اور جب کسی شخص کا عیب دار دانت توڑا تو اس میں انصاف کے ساتھ تاوان ہے۔

(شامی ص 486 جلد 5، عالمگیری ص 12 جلد 6، بزازیہ علی الہندیہ ص 392 جلد 6، بحرالرائق ص 305 جلد 8)

اور اگر کسی کے دانت پر مارا اور دانت گر گیا تو قصاص لینے میں زخم کے مندمل ہونے کا انتظار کیا جائے گا، لیکن ایک سال تک انتظار نہیں ہوگا۔

(عالمگیری ص 11 ج 6، شامی ص 487 ج 5، بزازیہ علی الہندیہ ص 392 ج 6، طحطاوی علی الدر ص 269 ج 4، تبیین الحقائق ص 137 ج 6، فتح القدیر ص 320 ج 8)

اور جب کسی کے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اس کے دانت اکھڑ گئے تو دانتوں کا تاوان نہیں ہے۔

(قاضی خان علی الہندیہ ص 437 جلد 3، بزازیہ علی الہندیہ ص 395 جلد 6)

اور جب کسی شخص کے کپڑے کو دانتوں سے پکڑ لیا اور اس نے اپنا کپڑا کھینچا اور کپڑا پھٹ گیا تو دانتوں سے پکڑنے والا کپڑے کا نصف تاوان دے گا اور اگر کپڑا دانتوں سے پکڑ کر کھینچا کہ پھٹ گیا تو کپڑے کا کل تاوان دے گا۔

(قاضی خان علی الہندیہ ص 437 جلد 3)

مزدعمدکانازع کے دانت کو اکھاڑنے کا بیان

اور جب کسی بندے نے دوسرے آدمی کا دانت اکھاڑ دیا ہے اور اس کے بعد اس مزدعمد نے اکھاڑنے والے کے دانت کو اکھاڑ دیا ہے اور اس کے بعد اس سے پہلے بندے کا دانت نکل آیا ہے تو پہلے پر اپنے ساتھی کے لئے پانچ سو دراہم واجب ہوں گے۔ کیونکہ یہ پتہ چل چکا ہے کہ اول نے ناحق قصاص لیا ہے۔ اور اس لئے کہ موجب قصاص مثبت کا فاسد ہونا ہے۔ اور مثبت فاسد ہوائی نہیں ہے۔ کیونکہ اس دانت کی جگہ پر دوسرا دانت نکل آیا ہے۔ پس جنایت ختم ہو چکی ہے۔ بس یہ اتفاق اس کو سال کے لئے مہلت دے دی جائے گی۔ اور یہ بھی مناسب تھا کہ اس میں قصاص کے لئے ناامیدی کا انتظار کیا جاتا۔ مگر اس کا اعتبار کرنے کی وجہ سے حقوق کو ضائع کرنا لازم آئے گا۔ کیونکہ ہم نے ایک سال کو کافی سمجھ لیا ہے۔ کیونکہ ایک سال میں اکثر دانت نکل آتے ہیں۔ مگر جب ایک سال گزر جائے تو دانت نہ نکلیں تو پھر ہم قصاص کا حکم دیں گے۔ اور اگر دانت نکل آئے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے قصاص کے فیصلہ میں غلطی کی ہے۔ اور قصاص لینا ناحق تھا۔ لیکن شبہ کے سبب قصاص واجب نہ ہوگا اور مال واجب ہو جائے گا۔

دانت اکھڑنے کی دیت میں فقہی تصریحات کا بیان

علامہ ابن نجیم مصری حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں اور جب کسی نے کسی کا دانت اکھیڑ دیا اس کے بعد نصف دانت اگ آیا تو قصاص نہیں ہے بلکہ نصف دیت ہے اور اگر پیلا اگا یا ٹیڑھا اگا تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔

(درمختار وشامی ص 515 جلد 5، بحرالرائق ص 305 جلد 8، طحطاوی ص 284 جلد 4، مجمع الانہر وملتقی الابحر ص 647 ج 2)

اگر کسی نے کسی کے بتیسوں دانت توڑ دیئے تو اس پر 3-15 دیت لازم ہوگی۔ (بحرالرائق ص 304 جلد 8، درمختار وشامی ص 509 جلد 5، طحطاوی علی الدر ص 281 جلد 4، مجمع الانہر وملتقی الابحر ص 642 جلد 2، عالمگیری ص 25 جلد 6، بزازیہ ص 391 جلد 6، بدائع صنائع ص 315 جلد 7، تبیین الحقائق ص 131 جلد 6)

اگر کسی نے کسی کا دانت اکھیڑ دیا اس کے بعد اس کا پورا دانت صحیح حالت میں دوبارہ نکل آیا تو جانی پر قصاص و دیت نہیں ہے مگر علاج معالجہ کا خرچہ اس سے وصول کیا جائے گا۔ (بحرالرائق ص 305 ج 8، طحطاوی علی الدر ص 269 ج 4، درمختار وشامی ص 515 جلد 5، بزازیہ ص 391 ج 6، مبسوط ص 71 جلد 26، ہدایہ وعنایہ علی الفتح ص 320 ج 8، تبیین الحقائق ص 137 ج 6)

اگر کسی نے کسی کا کوئی دانت اکھیڑ دیا اور اس وقت اکھیڑنے والے کا وہ دانت نہیں تھا مگر جنایت کے بعد نکل آیا تو قصاص نہیں ہے، دیت ہے، خواہ جنایت کے وقت جانی کا یہ دانت نکلا ہی نہ ہو، یا نکلا ہو مگر اکھڑ گیا ہو۔ (بحرالرائق ص 305 جلد 8)

مریض نے ڈاکٹر سے دانت اکھیڑنے کو کہا، اس نے ایک دانت اکھیڑ دیا، مگر مریض کہتا ہے کہ میں نے دوسرے دانت کو اکھیڑنے کے لیے کہا تھا تو مریض کا قول یمین کے ساتھ مان لیا جائے گا اور مریض کے قسم کھانے کے بعد ڈاکٹر پر دانت کی دیت واجب ہوگی۔ (بحرالرائق ص 305 جلد 8)

کسی نے کسی کا دانت قصداً اکھیڑ دیا اور جانی کے دانت کالے یا پیلے یا سرخ یا سبز ہیں تو جس کا دانت اکھیڑا گیا ہے اس کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لے اور چاہے دیت لے لے۔ (بحرالرائق ص 305 جلد 8، عالمگیری ص 12 جلد 6)

کسی بچے نے بچے کا دانت اکھیڑ دیا تو جس کا دانت اکھیڑا گیا ہے اس کے بالغ ہونے تک انتظار کیا جائے گا، بلوغ کے بعد اگر صحیح دانت نکل آیا تو کچھ نہیں اور اگر نہیں نکلا یا عیب دار نکلا تو دیت لازم ہے۔

(درمختار و شامی ص 516 جلد 5، بزیرعی الہندیہ ص 392 جلد 6)

کسی نے کسی کے دانت پر ایسی ضرب لگائی کہ دانت کالا یا سرخ یا سبز ہو گیا یا بعض حصہ ٹوٹ گیا اور بقیہ کالا یا سرخ یا سبز ہو گیا تو قصاص نہیں ہے، دانت کی پوری دیت واجب ہے۔

(تبیین الحقائق ص 137 جلد 6، طحطاوی ص 369 جلد 4، بدائع صنائع ص 315 جلد 7، بحرالرائق ص 304 ج 8)

دانت ہلنے کی صورت میں ایک سال کی مہلت کا بیان

اور جب کسی بندے نے دوسرے آدمی کے دانت پر مارا اور وہ دانت ہلنے لگا تو اس کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ کہ مارنے والے کے عمل کا اثر ظاہر ہو جائے۔ اور اس کے بعد جب قاضی نے ایک سال کی مہلت دی ہے۔ اور اس کے بعد مضروب اس حالت میں آیا ہے کہ اس کا دانت گر چکا ہے اور اس کے بعد مارنے والے اور مضروب نے ایک سے پہلے اس چیز میں اختلاف کیا ہے جس کی ضرب سے دانت گرا ہے تو مضروب کے قول کا اعتبار کیا جائے گا۔ کہ مہلت دینا فائدے مند ہو۔ اور یہ مسئلہ اس صورت مسئلہ کے خلاف ہے۔ کہ جب کسی بندے نے کسی آدمی کو شجہ موضحہ لگایا ہے اور اس کے بعد مشجوج اس حالت میں آیا ہے کہ شجہ موضحہ منقلہ ہو گیا ہے۔ اور اس کے بعد دونوں نے اختلاف کیا ہے تو مارنے والے کے قول کا اعتبار کیا جائے گا۔ کیونکہ موضحہ منقلہ کو پیدا کرنے والا نہیں ہے۔ اور جہاں تک دانت کا ہلنا ہے تو وہ دانت گرنے میں اثر کرنے والا ہے۔ پس یہ دونوں مسائل الگ الگ ہو جائیں گے۔

اور جب مارنے والے اور مضروب نے سال گزر جانے کے بعد دانت گرنے میں اختلاف کیا ہے تو ضارب کے قول کا اعتبار کیا جائے گا۔ کیونکہ وہ اپنے فعل کے اثر کا انکاری ہے۔ اور وہ مدت بھی گزر چکی ہے۔ جس کو قاضی نے مقرر کیا تھا۔ پس منکر کے قول کا اعتبار کیا جائے گا۔ اور جب دانت نہ گرے تو مارنے والے پر کچھ واجب نہ ہوگا۔

حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ حکومت الم واجب ہے۔ اور ہم ان صورتوں کو بعد میں ان شاء اللہ بیان کر دیں گے۔

اور جب دانت گرا نہیں ہے بلکہ وہ سیاہ ہو گیا ہے تو خطاء کی صورت میں عاقلہ پر دیت واجب ہو جائے گی۔ اور عمد کی صورت میں مجرم کے مال سے دیت واجب ہو جائے گی۔ اور قصاص واجب نہ ہوگا۔ کیونکہ مضروب کے لئے ضارب کا اس طرح مارنا ممکن نہیں ہے۔ کہ اس کا دانت سیاہ ہو جائے۔ اور اسی طرح جب دانت کا کچھ حصہ ٹوٹا ہے اور بقیہ سیاہ ہو گیا ہے تب بھی قصاص واجب نہ ہوگا اسی دلیل کے سبب سے جس کو ہم بیان کر آئے ہیں۔ اور اسی طرح جب وہ سرخ یا سبز ہو جائے۔

بچے کا دانت اکھیڑنے پر انتظار کرنے کا بیان

علامہ کمال الدین ابن ہمام حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اگر کسی نے بچے کے دانت اکھیڑ دیئے تو ایک سال تک انتظار کیا جائے گا

اور چاہے کہ جنایت کرنے والے سے ضامن لے لیں پھر اگر اکھڑے دانت کی جگہ سے دوسرا دانت اگ آئے تو کچھ نہیں اور اگر دانت نہیں اگا تھا اور ایک سال پورا ہونے سے پہلے بچہ مر گیا تو بھی کچھ نہیں ہے۔

(شامی ص 487 جلد 5، عالمگیری ص 11 جلد 6، طحطاوی علی الدر ص 269 جلد 4، بحر از یلعی الہندیہ ص 392 جلد 6، فتح القدیر ص 321 جلد 8)

کسی نے کسی کے دانت پر ایسا مارا کہ دانت ہل گیا تو ایک سال تک انتظار کیا جائے گا۔ عام ازیں کہ جس کو مارا ہے وہ بالغ ہو یا نابالغ، ایک سال تک اگر دانت نہ گرا تو مارنے والے پر کچھ نہیں اور اگر سال کے اندر گر گیا اور قصداً مارا تھا تو قصاص واجب ہے اور اگر خطاً مارا ہے تو دیت واجب ہے۔ (عالمگیری ص 11 جلد 6، طحطاوی علی الدر ص 269 جلد 4)

اور جب دانت ہلنے کی صورت میں قاضی نے ایک سال کی مہلت دی تھی اور سال پورا ہونے سے پہلے مضروب کہتا ہے کہ اسی ضرب کی وجہ سے میرا دانت گر گیا۔ مگر ضارب کہتا ہے کہ کسی دوسرے کے مارنے سے اس کا دانت گرا ہے تو مضروب کا قول معتبر ہے اور اگر سال پورا ہونے کے بعد مضروب نے یہ دعویٰ کیا تو ضارب کا قول معتبر ہوگا۔

(عالمگیری ص 12 جلد 6، بحر الرائق ص 304 جلد 8، بدائع صنائع ص 316 ج 7، تبیین الحقائق ص 137 جلد 6)

باب عَقْلِ الْاَصَابِعِ .

یہ باب ہے کہ انگلیوں کی دیت

4858 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "فِى الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ" .

★★ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: انگلیوں میں دس دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

4859 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرًا" .

★★ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں ان میں سے ہر ایک انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی"۔

4860 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَلْخِىُّ - عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

4858-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب ديات الاعضاء (الحديث 4556 و 4557) واخرجه النسائي في القسامة، باب عقل الاصابع (الحديث 4859 و 4860) واخرجه ابن ماجه في القسامة، باب دية الاصابع (الحديث 2654) مختصراً . تحفة الاشراف (9030) .

4859-تقدم (الحديث 4858) .

4860-تقدم (الحديث 4858) .

وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَصَابِعَ سَوَاءٌ عَشْرًا عَشْرًا مِنَ الْإِبِلِ .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں ان میں سے ہر ایک انگلی میں دس دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

4861 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ لَمَّا وُجِدَ الْكِتَابُ الَّذِيْ عِنْدَ اٰلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الَّذِيْ ذَكَرُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُمْ وَجَدُوْا فِيْهِ "وَفِيْمَا هُنَالِكَ مِنَ الْاَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا" .

☆☆ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب وہ مکتوب لایا گیا جو حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی اولاد کے پاس موجود تھا جس کا انہوں نے ذکر کیا' تو اس میں یہ تحریر تھا: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خط میں یہ لکھا تھا: انگلیوں میں دس دس (اونٹوں کی ادائیگی) لازم ہوگی۔

4862 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ" . يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

"یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھوٹی انگلی اور انگوٹھا"

4863 - اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَهٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ الْاِبْهَامُ وَالْخِنْصَرُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یعنی یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھوٹی انگلی۔

4864 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْاَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمام انگلیاں (ان میں) دس دس (اونٹوں کی ادائیگی) لازم ہوگی۔

4865 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو

4861-انفرد به النسائي، وسياتي في القسامة، ذكر حديث عمرو بن حزم في العقول و اختلاف الناقلين له (الحديث 4868 و 4869 و 4870 و 4871 و 4872) مطولًا . تحفة الاشراف (10726) .

4862-اخرجه البخاري في الديات، باب دية الاصابع (الحديث 6895) و اخرجه ابو داؤد في الديات، باب ديات الاعضاء (الحديث 4558) واخرجه الترمذي في الديات، باب ما جاء في دية الاصابع (الحديث 1392) واخرجه النسائي في القسامة، باب عقل الاصابع (الحديث 4863) و اخرجه ابن ماجه في الديات، باب دية الاصابع (الحديث 2652) . تحفة الاشراف (6187) .

4863-تقدم (الحديث 4862) .

4864-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6202) .

4865-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب ديات الاعضاء (الحديث 4562) . تحفة الاشراف (8684) .

بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ "وَفِي الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کر لیا' تو آپ نے اپنے خطبے میں یہ ارشاد فرمایا انگلیوں میں (دیت کے طور پر) دس دس (اونٹوں کی ادائیگی) لازم ہوگی۔

4866 - اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلَى الْكَعْبَةِ "اَلْاَصَابِعُ سَوَاءٌ" .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے خطبے میں یہ ارشاد فرمایا' جبکہ آپ نے خانہ کعبہ کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی' (آپ نے یہ فرمایا:)

''(دیت کی ادائیگی کے حوالے سے) تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں''۔

ایک ہاتھ کی پانچ انگلیوں میں نصف دیت کا بیان

ایک ہاتھ کی پانچ انگلیوں میں نصف دیت ہے کیونکہ ہر انگلی میں دیت کا دسواں حصہ ہے۔ جس طرح ہم روایت کر آئے ہیں۔ پس پانچ انگلیوں میں نصف دیت واجب ہو جائے گی۔ کیونکہ پانچ انگلیوں کو کاٹ دینے کے سبب پکڑنے والا فائدہ ختم ہو جائے گا۔ اور یہی چیز دیت کو واجب کرنے والی ہے۔ جس طرح اس کا بیان گزر چکا ہے۔ اور جب اس نے ہتھیلی کے ساتھ انگلیوں کو کاٹ دیا ہے تو اس میں بھی نصف دیت واجب ہوگی۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دونوں ہاتھوں میں پوری دیت ہے۔ اور ان میں سے ایک میں نصف دیت ہے۔ کیونکہ ہتھیلی انگلیوں کے تابع ہے۔ اس لئے کہ انگلیوں سے پکڑا جاتا ہے۔

اور جب نصف کلائی کے ساتھ سے انگلیوں کو کاٹا ہے تو انگلیوں میں اور ہتھیلی میں نصف دیت واجب ہے۔ کیونکہ اس سے زائد تو حکومت عدل ہے۔

حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سے بھی اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔ اور ان سے دوسری روایت یہ بھی کی گئی ہے کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کی مقدار سے زیادہ ہو جائے تو وہ کندھے اور ران کے تابع ہے۔ کیونکہ شریعت نے ایک ہاتھ میں نصف دیت واجب کی ہے۔ جبکہ کندھے تک ہاتھ اس آلہ کا نام ہے پس شرعی مقدار پر کوئی اضافہ نہ کیا جائے گا۔

طرفین کی دلیل یہ ہے کہ ہاتھ پکڑنے کا آلہ ہے اور پکڑنا یہ ہتھیلی اور انگلیوں کے درمیان ایک آلہ ہے یہ ذراع نہیں ہے۔ پس ضمنی طور ذراع کو اس کے تابع نہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ذراع کا انگلیوں کے تابع ہونے میں کوئی سبب نہیں ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان ہتھیلی جو ایک کامل عضو ہے وہ موجود ہے۔ اور ذراع کا ہتھیلی کے تابع ہونے کی بھی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ ہتھیلی تابع ہے۔ اور کسی تابع کا تابع نہیں ہوا کرتا۔

4866-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8693) .

شیخ نظام الدین حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں اور اگر کسی کا ایسا زخمی ہاتھ کاٹا گیا جس کا زخم گرفت میں حارج نہ تھا تو قصاص لیا جائے گا اور اگر زخم گرفت میں حارج تھا تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ اگر کالے ناخن والا ہاتھ کاٹا تو اس کا قصاص لیا جائے گا۔

اگر کسی کا صحیح ہاتھ کاٹ دیا اور کاٹنے والے کا ہاتھ شل یا ناقص ہے تو مقطوع الید کو اختیار ہے، چاہے تو ناقص ہاتھ کاٹ دے، چاہے تو پوری دیت لے لے یہ اختیار اس صورت میں ہے کہ ناقص ہاتھ کارآمد ہو ورنہ دیت پر اکتفا کیا جائے گا۔

(عالمگیری ص 12 جلد 6، درمختار وشامی ص 489 جلد 5، تبیین الحقائق ص 112 جلد 6)

علامہ علاؤالدین کاسانی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ جب زید نے بکر کا ہاتھ کاٹا اور زید کا ہاتھ شل یا ناقص تھا اور بکر نے ابھی اختیار سے کام نہیں لیا تھا کہ کسی شخص نے زید کا ناقص ہاتھ ظلماً کاٹ دیا یا کسی آفت سے ضائع ہو گیا تو بکر کا حق باطل ہو جائے گا اور اگر زید کا ناقص ہاتھ قصاص یا چوری کے جرم میں کاٹ دیا گیا تو بکر دیت کا حق دار ہے۔

اگر کسی نے کسی کی انگلی یا ہاتھ کا کچھ حصہ کاٹ دیا پھر دوسرے شخص نے باقی ہاتھ کاٹ دیا اور زخمی مر گیا تو جان کا قصاص دوسرے شخص پر ہے، پہلے پر نہیں، پہلے کی انگلی یا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

اور جب کسی کا ہاتھ قصداً کاٹا پھر کاٹنے والے کا ہاتھ آکلہ کی وجہ سے یا ظلماً کاٹ دیا گیا تو قصاص اور دیت دونوں باطل ہو جائیں گے اور اگر کاٹنے والے کا ہاتھ کسی دوسرے قصاص یا چوری کی سزا میں کاٹا گیا تو پہلے مقطوع الید کو دیت دے گا۔

اور جب کسی شخص کی دو انگلیاں کاٹ دیں اور کاٹنے والے کی صرف ایک انگلی ہے تو یہ ایک انگلی کاٹ دی جائے گی اور دوسری انگلی کی دیت واجب ہوگی۔

اور اگر کسی کا پہنچا کاٹ دیا پھر اسی قاطع نے دوسرے شخص کا وہی ہاتھ کہنی سے کاٹ دیا پھر دونوں مقطوع قاضی کے پاس آئے تو قاضی پہنچے والے کے حق میں قاطع کا پہنچا کاٹ دے گا۔ پھر کہنی والے کو اختیار دے گا کہ چاہے تو باقی ہاتھ کہنی سے کاٹ دے اور چاہے تو دیت لے لے اور اگر دونوں مقطوعوں میں سے ایک حاضر ہوا اور دوسرا غائب تو حاضر کے حق میں قصاص کا حکم دے گا۔

اور جب کسی نے کسی کے ہاتھ کی انگلی کاٹ دی، پھر انگلی کٹے نے قاطع کا ہاتھ جوڑ سے کاٹ دیا تو مقطوع الید کو اختیار ہے کہ چاہے تو اس کا ناقص ہاتھ ہی کاٹ دے اور چاہے تو دیت لے لے اور انگلی کا حق باطل ہے۔

اور جب کسی شخص نے دو آدمیوں کے داہنے ہاتھ قصداً کاٹ دیئے پھر ایک نے بحکم قاضی قصاص لے لیا تو دوسرے کو دیت ملے گی اور اگر دونوں ایک ساتھ قاضی کے پاس آئے تو دونوں کے لیے قصاص میں قاطع کا داہنا ہاتھ کاٹ دے گا اور ہر ایک کو ہاتھ کی نصف دیت بھی ملے گی۔

(قاضی خان ص 436 جلد 3، درمختار ردالمحتار ص 491 جلد 5، بدائع صنائع ص 299 جلد 7، درر غرر ص 97 ج 2)

باب الْمَوَاضِحِ .

یہ باب ہے کہ موضحہ (قسم کے زخم کا حکم)

4867 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ "وَفِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا' تو آپ نے اپنے خطبہ میں یہ ارشاد فرمایا: موضحہ (زخم میں) پانچ' پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

موضحہ میں قصاص ہونے کا بیان

موضحہ میں قصاص ہے لیکن اس میں شرط عمد ہے اسی حدیث کے سبب کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موضحہ میں قصاص کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے چھری ہڈی تک پہنچ گئی ہو۔ اور وہ دونوں برابر ہو جائیں۔ پس برابری ثابت ہو جائے گی۔

اور دوسرے شجاجوں میں کوئی قصاص نہیں ہے۔ کیونکہ ان میں برابری کا اعتبار کرنا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی ایسی حد نہیں ہے جہاں چھری رک جائے۔ اور یہ بھی دلیل ہے کہ موضحہ سے بڑے زخموں کو توڑنا ہے۔ اور ہڈی توڑنے میں قصاص نہیں ہے اور امام اعظم رضی اللہ عنہ سے ایک روایت اسی طرح ہے۔

حضرت امام محمد علیہ الرحمہ نے مبسوط میں لکھا ہے اور ظاہر الروایت بھی یہی ہے۔ اور جو موضحہ سے پہلے ہیں۔ ان میں قصاص واجب ہے۔ کیونکہ ان میں برابری کا اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ اور ان میں ہڈی توڑنا بھی نہیں ہے۔ اور نہ ہی غالب ہلاکت کا کوئی خوف ہے۔ پس اس زخم کی گہرائی کو ایک سلائی سے ناپ لیا جائے گا۔ اس کے بعد اسی کی مقدار کے برابر ایک لوہا بنایا جائے گا۔ اور اس سے قاطع کی کاٹ دی گئی مقدار کے برابر کاٹا جائے گا۔ تاکہ قصاص کی وصولی ثابت ہو جائے۔

اور موضحہ کے سوا میں حکومت عدل واجب ہے۔ کیونکہ موضحہ کے سوا میں کوئی دیت مقرر نہیں ہے۔ اور نہ اس کو ضائع کیا جاسکتا ہے۔ پس حکومت عدل سے اس کا اعتبار کیا جانا لازم ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔

علامہ ابن ہمام حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ موضحہ اور اس سے کم زخم اگر قصداً لگائے گئے ہوں تو ان میں قصاص ہے اور اگر خطاء ہوں تو موضحہ سے کم زخموں میں حکومت عدل ہے اور موضحہ میں دیت نفس کا بیسواں حصہ ہے اور ہاشمہ میں دیت نفس کا دسواں حصہ ہے اور منقلہ میں دیت نفس کا پندرہ فیصد حصہ اور آمہ اور جائفہ میں دیت کا تہائی حصہ ہے۔ ہاں اگر جائفہ آر پار ہو گیا تو دو تہائی

4867-اخرجه ابو داؤد في الديات، باب ديات الاعضاء (الحديث 4566) مختصراً . واخرجه الترمذي في الديات، باب ما جاء في الموضحة (الحديث 1390) مختصراً . تحفة الاشراف (8680) .

دیت ہے۔(عالمگیری ص 29 جلد 6، بحر الرائق ص 334، جلد 8، فتح القدیر ص 312، جلد 8، بدائع صنائع ص 316، جلد 7)

موضحہ خطاء میں دیت کے بیسویں حصے کا بیان

فرمایا کہ جب موضحہ خطاء ہے تو اس کی دیت کا بیسواں حصہ واجب ہے جبکہ ہاشمہ میں دیت کا بیسواں حصہ ہے۔اور منقلہ میں دیت کا دسواں اور نصف دسواں ہے۔اور آمہ میں تہائی دیت ہے۔اور جائفہ میں تہائی دیت ہے۔اور جب جائفہ پار ہو چکا ہے تو وہ دو جائفے ہیں۔اور ان میں دیت کے دو تہائی واجب ہیں۔اسی دلیل کے سبب سے جو حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے خط میں موجود ہے۔کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ موضحہ میں پانچ اونٹ ہیں۔اور ہاشمہ میں دس اونٹ ہیں۔جبکہ منقلہ میں پندرہ اونٹ ہیں۔اور آمہ میں تہائی دیت واجب ہے۔اور ایک روایت کے مطابق مأمومہ بھی روایت کیا گیا ہے۔کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جائفہ میں تہائی دیت ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایسا جائفہ جو دوسری جانب پار ہو جائے اس میں دو تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا تھا۔کیونکہ جب جائفہ پار ہو جائے تو اس کو دو جائفوں کے حکم میں سمجھ لیا جائے گا۔کہ ایک جانب اندر سے ہے اور دوسرا جانب باہر سے ہے۔اور ہر جائفہ میں تہائی دیت ہے۔پس نافذہ میں دو تہائی دیت واجب ہو جائے گی۔(ہدایہ، قصاص)

حضرت عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر بن حزم میرے پاس ایک تحریر لے کر آئے جو کہ چمڑے کی ایک ٹکڑے پر لکھی ہوئی تھی۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے یہ بیان ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اے ایمان والو پورا کرو اقرار کو اس کے بعد چند آیات کریمہ تلاوت فرمائیں پھر فرمایا جان میں سو اونٹ ہیں اور آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں اور ہاتھ میں پچاس اونٹ ہیں اور پاؤں میں پچاس اونٹ ہیں اور جو زخم مغز تک پہنچ جائے اس میں تہائی دیت ہے اور اگر (زخم) پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے اور (جس زخم یا چوٹ سے) ہڈی جگہ سے ہل جائے اس میں دیت پندرہ اونٹ ہیں اور انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔(سنن نسائی: جلد سوم: رقم الحدیث، 1161)

اگر بیس 20 موضحہ زخم لگائے اور درمیان میں صحت نہ ہوئی تو پوری دیت نفس تین سال میں ادا کی جائے گی اور اگر درمیان میں صحت واقع ہوگئی تو ایک سال میں پوری دیت نفس ادا کرنا ہوگی۔(عالمگیری از کافی ص 29 جلد 6)

اور جب کسی کے سر پر ایسا موضحہ لگایا کہ اس کی عقل جاتی رہی۔یا پورے سر کے بال ایسے اڑے کہ پھر نہ اُگے تو صرف دیت نفس واجب ہوگی اور اگر سر کے بال مختلف جگہوں سے اڑ گئے تو بالوں کی حکومت عدل اور موضحہ کی ارش میں سے جو زیادہ ہوگا وہ لازم آئے گا۔یہ حکم اس صورت میں ہے کہ بال پھر نہ اُگیں، لیکن اگر دوبارہ پہلے کی طرح بال اُگ آئیں تو کچھ لازم نہیں ہے۔

(شامی در مختار ص 513 جلد ج 5، عالمگیری ص 29 جلد 6)

اور جب کسی کی بھنوں پر خطاءً ایسا موضحہ لگایا کہ بھنوں کے بال گر گئے اور پھر نہ اُگے تو صرف نصف دیت لازم ہوگی۔

(عالمگیری ص 30 جلد 6)

اور جب کسی کے سر پر ایسا موضحہ لگایا کہ اس سے سننے یا دیکھنے یا بولنے کے قابل نہ رہا۔ تو اس پر نفس کی دیت کے ساتھ موضحہ کا ارش بھی واجب ہے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اس زخم سے موت نہ ہوئی ہو، اور اگر موت واقع ہوگئی تو ارش ساقط ہو جائے گا۔ اور عمد کی صورت میں جنایت کرنے والے کے مال سے تین سال میں دیت ادا کی جائے گی اور بصورت خطا عاقلہ پر تین سال میں دیت ہے۔ (شامی در مختار ص 513، جلد 5)

باب ذِكْرِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُوْلِ وَاخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لَهُ .

یہ باب ہے کہ دیت کے بارے میں عمرو بن حزم کی نقل کردہ روایت کا تذکرہ اور اس میں نقل کرنے والوں کے اختلاف کا تذکرہ ہے

4868 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَتْ عَلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ هٰذِهٖ نُسْخَتُهَا "مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شُرَحْبِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَّالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ قَيْلِ ذِيْ رُعَيْنٍ وَّمُعَافِرَ وَهَمْدَانَ اَمَّا بَعْدُ" . وَكَانَ فِيْ كِتَابِهٖ "اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيِّنَةٍ فَاِنَّهٗ قَوَدٌ اِلَّا اَنْ يَّرْضٰى اَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَاَنَّ فِي النَّفْسِ الدِّيَةَ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَفِي الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَأْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِيْ كُلِّ اُصْبُعٍ مِّنْ اَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَاَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ" . خَالَفَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ .

☆☆ ابوبکر بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس میں فرائض، سنن اور دیت کے بارے میں احکام تھے آپ نے یہ خط حضرت عمرو بن حزم کے ہمراہ بھیجا تھا' اسے اہل یمن کے سامنے پڑھا گیا' اس کے الفاظ یہ ہیں:

"یہ نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے شرحبیل بن عبد کلال، نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کے نام ہے' جو ذی رعین' معافر اور ہمدان کے حکمران ہیں' اما بعد!

اس مکتوب میں یہ تحریر تھا کہ جو شخص کسی کو ناحق طور پر قتل کر دے اور وہ قتل ثبوت کے ذریعے ثابت ہو جائے' تو اس میں قصاص

4868-تقدم الحديث (4861) .

ہوگا' البتہ اگر مقتول کے اولیاء راضی ہوں' تو (دیت بھی ادا کی جاسکتی ہے) جان کی دیت میں ایک سو اونٹ ہوں گے ناک کو جب مکمل طور پر کاٹ دیا گیا ہو' تو اس میں پوری دیت ہوگی زبان میں پوری دیت ہوگی' دونوں ہونٹوں میں پوری دیت ہوگی' دونوں خصیوں میں پوری دیت ہوگی' مرد کے عضو تناسل میں پوری دیت ہوگی' پشت میں پوری دیت ہوگی' دونوں آنکھوں میں پوری دیت ہوگی' ایک پاؤں میں نصف دیت ہوگی' مامومہ زخم میں ایک تہائی دیت ہوگی' جائفہ زخم میں ایک تہائی دیت ہوگی' منقلہ زخم میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' ہاتھ اور پاؤں کی ہر ایک انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' موضحہ زخم میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' اور مرد کو عورت کے بدلے میں قصاص میں قتل کیا جاسکتا ہے اور سونے کی شکل میں ادائیگی کرنے والوں پر ایک ہزار دینار (دیت کے طور پر ادا کرنا لازم ہوں گے)

محمد بن بکار نامی راوی نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے (اس کی روایت درج ذیل ہے)

4869 - اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عِمْرَانَ الْعَنْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِءَ عَلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ هٰذِهِ نُسْخَتُهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ "وَفِي الْعَيْنِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْيَدِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ".

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا.

☆☆ ابوبکر بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کی طرف ایک مکتوب بھیجا' جس میں فرائض' سنن اور دیت کے بارے میں احکام موجود تھے' آپ نے وہ خط حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا' اسے اہل یمن کے سامنے پڑھا گیا' تو اس کے یہ الفاظ تھے (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں)

''ایک آنکھ میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' ایک ہاتھ میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' ایک پاؤں میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ درست ہونے کے زیادہ قریب محسوس ہوتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

سلیمان بن ارقم نامی راوی متروک ہے' یونس نے زہری کے حوالے سے یہ روایت ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

4870 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَرَاْتُ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَتَبَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِيْنَ بَعَثَهُ عَلٰى نَجْرَانَ

4869-تقدم (الحديث 4861) -

4870-تقدم (الحديث 4861) -

وَكَانَ الْكِتَابُ عِنْدَ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ - فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هٰذَا بَيَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ)" - وَكَتَبَ الْاٰيَاتِ مِنْهَا حَتّٰى بَلَغَ (اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ) ثُمَّ كَتَبَ "هٰذَا كِتَابُ الْجِرَاحِ فِی النَّفْسِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ" - نَحْوَهٗ -

☆☆ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کا وہ خط پڑھا' جو آپ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے لئے تحریر کروایا تھا' جب آپ انہیں نجران کا حکمران بنا کر بھیجنے لگے تھے' یہ خط حضرت ابوبکر بن حزم رضی اللہ عنہ کے پاس رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے تحریر کروایا تھا' یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے واضح احکام ہیں:

"اے ایمان والو اپنے کیے ہوئے عہد کو پورا کرو"

اس میں آگے آیات تحریر ہیں' جو یہاں تک ہیں "بے شک اللہ تعالیٰ تیزی سے حساب لینے والا ہے"۔

پھر آپ نے یہ بھی تحریر کروایا: یہ زخموں (کی دیت سے متعلق احکام ہیں) ایک جان کی دیت ایک سو اونٹ ہے (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

4871 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ - عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ جَآءَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ بِكِتَابٍ فِیْ رُقْعَةٍ مِّنْ اَدَمٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هٰذَا بَيَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ)" - فَتَلَا مِنْهَا اٰيَاتٍ ثُمَّ قَالَ "فِی النَّفْسِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْيَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِی الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِی الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرِيْضَةً وَفِی الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ وَفِی الْاَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ وَفِی الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ" -

☆☆ زہری بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن حزم میرے پاس ایک مکتوب لے کر آئے' جو چمڑے کے ٹکڑے پر لکھا ہوا تھا' یہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے لکھوایا گیا تھا' (جس میں یہ تحریر تھا)

"یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے واضح حکم ہے"، "اے ایمان والو! اپنے وعدوں کو پورا کرو"۔ اس کے بعد انہوں نے کچھ آیت تلاوت کیں' پھر یہ بات بیان کی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جان کی دیت ایک سو اونٹ ہے' آنکھ کی دیت پچاس اونٹ ہے' ہاتھ کی دیت پچاس اونٹ ہے' پاؤں کی دیت پچاس اونٹ ہے' مامومہ زخم میں ایک تہائی دیت ہوگی' جائفہ زخم میں ایک تہائی دیت ہوگی' منقلہ زخم میں پندرہ اونٹوں کی دیت لازم ہوگی' یہ ایک لازم کردہ چیز ہے' انگلیوں میں دس' دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' دانتوں میں پانچ' پانچ (اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی) اور موضحہ زخم میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی"۔

4871-تقدم (الحدیث 4861) .

دس شجاج ہونے کا فقہی بیان

شجاج دس ہیں۔ ان میں سے ایک حارصہ ہے اور حارصہ اس کو کہتے ہیں جو جلد کو خارش زدہ کرے اور خون نہ نکالے۔ دوسرا دامعہ ہے جو خون کو ظاہر کردے لیکن اس کو نہ بہائے۔ جس طرح آنکھ کا آنسو ہے۔ تیسرا دامیہ ہے جو خون کو بہادے۔ چوتھا باضعہ ہے جو کھال کو کاٹ دے۔ پانچواں متلاحمہ ہے جو گوشت کو نکال دے، چھٹا سمحاق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ گوشت اور سر کی ہڈی کے درمیان باریک جھلی تک پہنچ جائے۔ ساتواں موضحہ ہے جب زخم سے ہڈی دکھ جائے اور وہ ہڈی ظاہر ہوجائے۔ آٹھواں ہاشمہ ہے جو ہڈی کو توڑ دے۔ نواں منقلہ ہے جو ہڈی کو توڑ دینے کے بعد اس کو منتقل کردے۔ دسواں آمہ ہے جب زخم اس طرح کا ہے کہ وہ اُم راس تک سرایت کر جائے اور اُم راس وہ جگہ ہے جہاں دماغ ہوتا ہے۔ (ہدایہ اخرین، لاہور)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ہر موضحہ کی دیت پانچ پانچ اونٹ ہیں (سنن ابن ماجہ: جلد دوم: رقم الحدیث، 813)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو خطبہ میں ارشاد فرمایا ہر ایک زخم جو ہڈی کھول دے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔ (سنن نسائی: جلد سوم: رقم الحدیث، 1156)

اس کی دس 10 قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ حارصہ: جلد کے اس زخم کو کہتے ہیں جس میں جلد پر خراش پڑ جائے مگر خون نہ چھلکے۔ دامعہ: سر کی جلد کے اس زخم کو کہتے ہیں جس میں خون چھلک آئے مگر بہے نہیں۔ دامیہ: سر کی جلد کے اس زخم کو کہتے ہیں جس میں خون بہہ جائے۔ باضعہ: جس میں سر کی جلد کٹ جائے۔ متلاحمہ: جس میں سر کا گوشت بھی پھٹ جائے۔ سمحاق: جس میں سر کی ہڈی کے اوپر کی جھلی تک زخم پہنچ جائے۔ موضحہ: جس میں سر کی ہڈی نظر آجائے۔ ہاشمہ: جس میں سر کی ہڈی ٹوٹ جائے۔ منقلہ: جس میں سر کی ہڈی ٹوٹ کر ہٹ جائے۔ آمہ: وہ زخم جو اُم الدماغ، یعنی دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے۔

ان کے علاوہ زخموں کی ایک قسم جائفہ بھی کی گئی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ زخم جوف تک پہنچے اور یہ زخم پیٹھ، پیٹ اور سینے میں ہوتا ہے۔ اور اگر گلے کا زخم غذائی نالی تک پہنچ جائے تو وہ بھی جائفہ ہے۔

(عالمگیری ص 28 ج 6، شامی ص 510 جلد 5، بحرالرائق ص 333 جلد 8)

4872 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ الْكِتَابُ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُولِ "اِنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَفِي الْاَنْفِ اِذَا اُوعِيَ جَدْعًا مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِي الْمَامُومَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي كُلِّ اِصْبَعٍ مِّمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ وَّفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ"

☆☆ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ مکتوب جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے

4872-تقدم (الحديث 4861) .

نے تحریر کروایا تھا جو دیتوں کے بارے میں ہے (اس میں یہ تحریر ہے)

"جان کی دیت ایک سو اونٹ ہوگی' جب ناک کو مکمل طور پر کاٹ دیا جائے' تو اس میں ایک سو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' ماموہ زخم میں جان کی دیت کا ایک تہائی حصہ ادا کرنا لازم ہوگا' جائفہ زخم میں بھی اتنی ہی ادائیگی لازم ہوگی' ہاتھ میں پچاس (اونٹوں) کی دیت لازم ہوگی' آنکھ میں پچاس کی ادائیگی لازم ہوگی' پاؤں میں پچاس کی ادائیگی لازم ہوگی' ہر انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور موضحہ میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی"۔

4873 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى بَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقَمَ عَيْنَهُ خُصَاصَةَ الْبَابِ فَبَصُرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَخَّاهُ بِحَدِيْدَةٍ اَوْ عُوْدٍ لِيَفْقَاَ عَيْنَهُ فَلَمَّا اَنْ بَصُرَ انْقَمَعَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَمَا اِنَّكَ لَوْ ثَبَتَّ لَفَقَاْتُ عَيْنَكَ" .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آیا' اس نے اپنی آنکھ دروازے میں موجود سوراخ پر رکھی اور اندر جھانکنے کی کوشش کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں موجود لوہے کے ٹکڑے یا لکڑی کو اس کی طرف لہرایا' یوں جیسے اس کی آنکھ پھوڑ دیں گے' جب اس نے یہ بات دیکھی' تو اپنی آنکھ پیچھے کر لی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تم اپنی جگہ پر رہتے' تو میں نے تمہاری آنکھ پھوڑ دینی تھی۔

4874 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهَا رَاْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ" .

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے سوراخ میں سے جھانکنے کی کوشش کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کنگھی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر کھجا رہے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ پتہ چل جاتا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو' تو میں یہ تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا' اجازت مانگنے کا حکم اس لیے مقرر کیا گیا ہے' تاکہ (گھر کے اندر بلا اجازت نظر نہ پڑے)

4873-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (222) .

4874-اخرجه البخاري في اللباس، باب الامتشاط (الحديث 5924)، و في الاستئذان، باب الاستئذان من اجل البصر (الحديث 6241)، و في الديات، باب من اطلع في بيت قوم ففقأوا عينه فلا دية له (الحديث 6901) واخرجه مسلم في الآداب، باب تحريم النظر في بيت غيره (الحديث 40 و 41) واخرجه الترمذي في الاستئذان، باب من اطلع في دار قوم بغير اذنهم (الحديث 2709) . تحفة الاشراف (4806) .

بَاب مَنِ اقْتَصَّ وَاَخَذَ حَقَّهُ دُوْنَ السُّلْطَانِ .

یہ باب ہے کہ جو شخص حکمران تک (مقدمہ پہنچنے سے) پہلے ہی قصاص لے یا اپنا حق وصول کرے

4875 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَئُوْا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ وَلَا قِصَاصَ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر جھانکتا ہے اور وہ دیکھنے والے کی آنکھ پھوڑ دیتے ہیں' تو اس کی کوئی دیت یا کوئی قصاص نہیں ہوگا''۔

4876 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوْ اَنَّ امْرَاً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ فَفَقَاْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ حَرَجٌ" . وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى "جُنَاحٌ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر کوئی شخص اجازت لیے بغیر تمہارے گھر میں جھانکتا ہے اور تم اسے پتھر مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دیتے ہو' تو تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا''۔

(ایک مرتبہ راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا)

4877 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّیْ فَاِذَا بِابْنٍ لِمَرْوَانَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَرَاَهُ فَلَمْ يَرْجِعْ فَضَرَبَهُ فَخَرَجَ الْغُلَامُ يَبْكِیْ حَتّٰى اَتٰى مَرْوَانَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ مَرْوَانُ لِاَبِیْ سَعِيْدٍ لِمَ ضَرَبْتَ ابْنَ اَخِيْكَ قَالَ مَا ضَرَبْتُهُ اِنَّمَا ضَرَبْتُ الشَّيْطٰنَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاةٍ فَاَرَادَ اِنْسَانٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَدْرَؤُهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ" .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ایک مرتبہ وہ نماز پڑھ رہے تھے' مروان کا ایک بیٹا ان کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرنے لگا' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اسے روکا' لیکن وہ باز نہیں آیا' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

4875-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (12219) .

4876-اخرجه البخاري في الديات، باب من اطلع في بيت قوم ففقئوا عينه فلا دية له (الحديث 6902) . واخرجه مسلم في الآداب، باب تحريم النظر في بيت غيره (الحديث 44) . تحفة الاشراف (13676) .

4877-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4183) .

نے اسے مارا وہ لڑکا روتا ہوا چلا گیا' اور مروان کے پاس آیا' اسے اس بارے میں بتایا' تو مروان نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے بھتیجے کو کیوں مارا ہے؟ تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسے نہیں مارا' میں نے شیطان کو مارا ہے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے:

"جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور کوئی اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرے' تو آدمی' جہاں تک ہو سکے' اسے روکنے کی کوشش کرے' اگر وہ نہیں مانتا' تو اس کی پٹائی کرے' کیونکہ وہ شیطان ہوگا"۔

باب مَا جَآءَ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ مِنَ الْمُجْتَبَى

مِمَّا لَيْسَ فِي السُّنَنِ تَاوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا

یہ باب ہے کہ قصاص کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

سنن نسائی کا وہ حصہ ہے جو سنن کبریٰ میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفصیل

"جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو وہ اس کا بدلہ جہنم ہے' جس میں وہ ہمیشہ رہے گا"

4876 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَفْظًا قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَمَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰى اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ (وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ) فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَىْءٌ . وَعَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ) قَالَ نَزَلَتْ فِىْ اَهْلِ الشِّرْكِ .

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے یہ ہدایت کی کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ان دو آیات کے بارے میں دریافت کروں۔

"جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے' تو اس کا بدلہ جہنم ہے"۔

میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اسے کسی چیز سے منسوخ نہیں کیا (اور دوسری آیت) یہ ہے:

"وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے' اور اس جان کو قتل نہیں کرتے' جسے اللہ تعالیٰ نے قابل احترام قرار دیا ہے' البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے"۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

شرح

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہوگا اور اللہ اس پر لعنت کرے گا اور اللہ نے اس کے لیے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے۔ (النساء: ۹۳)

4876- تقدم (الحديث 4013) .

قتل عمد کی تعریف اور اس کے متعلق احادیث کا بیان

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عمداً مسلمان کو قتل کرنے پر دوزخ کی وعید سنائی ہے اس لیے قتل عمد کی تعریف کو جاننا ضروری ہے۔
علامہ شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں: قتل عمد وہ قتل ہے جس میں جان نکالنے کے لیے ہتھیار سے ضرب لگائی جائے اور جان غیر محسوس ہے پس وہ جان نکالنے کے لیے ہتھیار کو استعمال کرے گا جو زخم ڈالنے والا ہو اور بدن کے ظاہر اور باطن میں موثر ہو۔ (المبسوط ج ۲۶ ص ۵۹ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص حنفی متوفی ۳۷۰ھ لکھتے ہیں: امام ابوحنیفہ کی اصل کے مطابق جس قتل کو ہتھیار یا ہتھیار کے قائم مقام کے ساتھ کیا جائے وہ قتل عمد ہے مثلاً بانس کی کھچی یا لاٹھی کے ٹکڑے یا کسی اور ایسی دھار والی چیز کے ساتھ قتل کر دے جو ہتھیار کا کام کرتی ہو یا آگ سے جلا دے امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ تمام قتل عمد کی صورتیں ہیں اور ان میں قصاص واجب ہے اور ہمارے علم کے مطابق ان صورتوں کے قتل عمد ہونے میں فقہاء کا اختلاف نہیں ہے۔

(احکام القرآن ج ۲ ص ۲۲۸ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ۱۴۰۰ھ)

احادیث میں تلوار اور پتھر سے قتل کرنے کو قتل عمد قرار دیا ہے۔
امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا تلوار کے علاوہ ہر چیز خطاء ہے اور ہر خطاء کا ایک تاوان ہے۔ (مسند احمد ج ۶ رقم الحدیث: ۱۸۴۵۱، ۱۸۴۲۲ سنن کبریٰ للبیہقی ج ۸ ص ۴۲)
امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر حملہ کیا اور اس کے جسم سے زیورات اتار لیے اور اس کے سر کو پتھر سے کچل دیا اس لڑکی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اس وقت اس میں آخری رمق حیات تھی اور اس کی گویائی ختم ہو گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تم کو کس نے قتل کیا ہے۔ کیا فلاں شخص نے؟ اس کے قاتل کے سوا کسی اور کا نام لیا اس نے سر کے اشارہ سے کہا نہیں پھر فرمایا فلاں شخص اور اس کے قاتل کا نام لیا اس نے سر کے اشارے سے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلانے کا حکم دیا اور دو پتھروں کے درمیان اس کے سر کو کچل دیا۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۲۹۵ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۶۷۲ سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۵۲۷ سنن ترمذی رقم الحدیث: ۱۳۹۹ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۶۶۵ مسند احمد ج ۳ ص ۱۲۷۵۸، ۱۳۱۰۵، ۱۲۸۱۴، ۱۲۷۴۱۱)
ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ تلوار ہو پتھر ہو یا کوئی اور دھار دار چیز ہو یا ہتھیار ہو اس سے قتل کرنا عمد ہے بندوق کلاشنکوف پستول وغیرہ بھی اس میں داخل ہیں۔

قتل عمد پر اللہ اور اس کے رسول کے غضب کا بیان

امام مسلم بن حجاج قشیری ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ بتایئے کہ میرا کسی کافر شخص سے مقابلہ ہو وہ مجھ سے قتال کرے اور تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے پھر وہ مجھ سے بچنے کے لیے ایک درخت کی آڑ میں آئے اور کہے میں اللہ کے لیے اسلام لے آیا یا رسول اللہ! کیا میں اس کے کلمہ پڑھنے کے بعد

اس کو قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو قتل مت کرو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ میرا ایک ہاتھ کاٹ چکا ہے اور اس نے میرا ہاتھ کاٹنے کے بعد کلمہ پڑھا ہے کیا میں اس کو قتل کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو مت قتل کرو اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو وہ تمہارے قتل کرنے سے پہلے درجہ میں ہوگا اور تم اس کے کلمہ پڑھنے سے پہلے والے درجہ میں ہو گے۔ (صحیح مسلم رقم الحدیث ۹۵، صحیح بخاری رقم الحدیث ۴۰۱۹، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۲۶۴۴)

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل کی بنسبت پوری دنیا کا زوال زیادہ آسان ہے۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث: ۱۴۰۲، المستدرک ج ۴ ص ۳۵۲، کنز العمال رقم الحدیث ۳۹۹۵۴)

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان کے پاس آ کر کہا یہ بتائیے کہ ایک آدمی نے کسی شخص کو عمداً قتل کیا اس کی سزا کیا ہوگی؟ انہوں نے کہا اس کی سزا جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور اللہ نے اس کے لیے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ وہ آیت ہے جو سب سے آخر میں نازل ہوئی (النساء: ۹۳) حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نازل نہیں ہوئی اس نے کہا یہ بتائیے اگر وہ توبہ کر لے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر وہ ہدایت یافتہ ہو جائے گا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کی توبہ کیسے ہوگی؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: اس شخص کی ماں اس پر روئے جس نے کسی مسلمان کو عمداً قتل کر دیا وہ مقتول اپنے قاتل کو دائیں یا بائیں جانب سے پکڑے ہوئے آئے گا اور دائیں یا بائیں ہاتھ سے اس نے اپنا سر پکڑا ہوا ہوگا اور عرش کے سامنے اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا اور وہ شخص کہے گا اے میرے رب اپنے اس بندہ سے پوچھ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا۔

(مسند احمد ج ا رقم الحدیث: ۲۱۴۲، مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ)

مسلمان کے قاتل کی مغفرت نہ ہونے کی توجیہات کا بیان

اس آیت پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ مسلمان کو قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے اور شرک کے سوا ہر گناہ لائق مغفرت ہے حالانکہ اس آیت میں یہ فرمایا ہے کہ مسلمان کو عمداً قتل کرنے کی سزا ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے اور جہنم میں خلود کفار کے لیے ہوتا ہے اور جو گناہ لائق معاف ہو اس کے لیے جہنم میں خلود نہیں ہوتا اس اشکال کے حسب ذیل جوابات ہیں:

(۱) جب مشتق پر کوئی حکم لگایا جائے تو اس کا ماخذ اشتقاق اس حکم کی علت ہوتا ہے لہٰذا اس آیت کا معنی یہ ہوا کہ جس شخص نے کسی مومن کو مومن ہونے کے سبب سے قتل کیا تو اس کی سزا جہنم میں خلود ہے اور جو شخص کسی مومن کو اس کے ایمان کی وجہ سے قتل کرے گا وہ کافر ہوگا اور کافر کی سزا جہنم میں خلود ہے۔

(۲) اس آیت میں من کا لفظ ہر چند کہ عام ہے لیکن یہ عام مخصوص عنہ البعض ہے اور اس سے ہر قاتل خواہ مومن ہو یا کافر مراد نہیں ہے بلکہ اس سے کافر قاتل مراد ہے اور کافر کی سزا جہنم میں خلود ہے۔

(۳) یہ آیت ایک خاص قاتل کے متعلق نازل ہوئی ہے یہ شخص پہلے مسلمان تھا پھر اس نے مرتد ہو کر ایک مسلمان کو اس کے مسلمان ہونے کی وجہ سے قتل کر دیا۔ روح المعانی میں اس کے متعلق روایت بیان کی گئی ہے۔ (روح المعانی ج ۵ ص ۱۱۵)

(۴) اگر اس آیت میں قاتل سے مراد مسلمان لیا جائے تو آیت کا معنی یہ ہے کہ اس کی سزا جہنم میں خلود ہے یعنی وہ اس سزا کا مستحق ہے یہ نہیں فرمایا کہ اس کو یہ سزا دی جائے گی۔

(۵) اگر مسلمان قاتل مراد ہو تو خلود سے مجازاً مکث طویل مراد ہے یعنی وہ لمبے عرصے تک جہنم میں رہے گا۔

(۶) اگر مسلمان قاتل مراد ہو تو اس آیت میں شرط محذوف ہے یعنی اگر اس کی مغفرت نہ کی گئی تو وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس کو خلف وعید سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ بہ طور کرم خلف وعید جائز ہے لیکن یہ بظاہر خلف وعید ہے حقیقت میں چونکہ یہاں شرط محذوف ہے اس لیے کوئی خلف نہیں ہے۔

(۷) یہ آیت انشاء تخویف پر محمول ہے یعنی مسلمانوں کو قتل کرنے سے ڈرانے کے لیے ایسا فرمایا گیا ہے حقیقت میں کسی مسلمان قاتل کو جہنم میں خلود کی سزا دینے کی خبر نہیں دی گئی۔

(۸) اگر کسی مسلمان نے قتل مسلم کو معمولی سمجھ کر کسی مسلمان کو قتل کر دیا تو وہ کافر ہو جائے گا اور پھر اس کی سزا جہنم میں خلود ہے۔

(۹) اگر کسی مسلمان نے بغض اور عناد کے غلبہ کی وجہ سے قتل مسلم کی حرمت کا انکار کر دیا اور پھر کسی مسلمان کو قتل کر دیا تو وہ کافر ہو جائے گا اور اس کی سزا جہنم میں خلود ہے۔

(۱۰) اگر معاذ اللہ کسی مسلمان نے مسلمان کے قتل کرنے کو حلال اور جائز قرار دے کر یا اس حکم کی توہین کرنے کے لیے کسی مسلمان کو قتل کیا تو وہ کافر ہو جائے گا اور اس کی سزا جہنم میں خلود ہے۔

4879 - اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا) فَرَحَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي اٰخِرِ مَا اُنْزِلَتْ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ .

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: اہل کوفہ کے درمیان اس آیت کے بارے میں اختلاف ہو گیا
"جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے"۔

میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' ان سے (اس آیت کے بارے میں) دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ آخر میں نازل ہونے والی آیت ہے' اسے کسی دوسری آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

4880 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ اَبِي بَزَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا . وَقَرَاْتُ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ الَّتِي

4879-تقدم (الحديث 4011) .
4880-تقدم (الحديث 4012) .

فِی الْفُرْقَانِ (وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ) قَالَ ھٰذِہٖ اٰیَۃٌ مَکِّیَّۃٌ نَسَخَتْھَا اٰیَۃٌ مَدَنِیَّۃٌ (وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُہٗ جَھَنَّمُ)۔

☆☆ سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دیتا ہے کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ میں نے ان کے سامنے وہ آیت تلاوت کی جو سورہ فرقان میں ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جسے اللہ تعالیٰ نے قابل احترام قرار دیا ہے البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے"۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ مکی آیت ہے اسے مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی آیت نے منسوخ کر دیا تھا (وہ آیت یہ ہے)

"جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کا بدلہ جہنم ہے"۔

قتل سے متعلق سات مسائل فقہیہ کا بیان

مسئلہ نمبر: (۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) ومن یقتل من شرطیہ ہے اور اس کا جواب (آیت) فجزآوہ ہے، جان بوجھ کر قتل کرنے والے کی صفت کے بارے میں اختلاف ہے، عطا اور نخعی وغیرہما نے کہا: جس نے لوہے کے ساتھ قتل کیا جیسے تلوار، خنجر، نیزے کی انی اور اس قسم کی دوسری کوئی تیز چیز جو کاٹنے کے لیے تیار کی گئی ہو یا ایسی چیز جس کے متعلق معلوم ہو کہ اس کے استعمال میں موت ہے جیسے بھاری پتھر وغیرہ۔ ایک جماعت نے کہا: جان بوجھ کر قتل کرنے والا وہ ہے جس نے لوہے کے ساتھ قتل یا پتھر سے قتل کیا یا ڈنڈے کے ساتھ قتل کیا یا اس کے علاوہ کسی چیز کے ساتھ قتل کیا، یہ جمہور کا قول ہے۔

(المحرر الوجیز، جلد ۲، صفحہ ۹۴، دار الکتب العلمیہ)

مسئلہ نمبر: (۲) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں قتل عمد اور قتل خطا کا ذکر فرمایا اور شبہ العمد کا ذکر نہیں فرمایا: علماء کا اس کے بارے میں اختلاف ہے، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا انکار کیا، انہوں نے کہا: کتاب اللہ میں صرف عمد اور خطا کا ذکر ہے، خطابی نے بھی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ ذکر کیا اور یہ زائد ذکر کیا رہا شبہ عمد تو ہم اس کو نہیں جانتے، ابو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: امام مالک اور لیث بن سعد نے شبہ العمد کا انکار کیا پس جو ان کے نزدیک ایسی چیز سے قتل کیا گیا جس کے ساتھ عام طور پر قتل نہیں کیا جاتا مثلاً دانتوں سے کاٹنا، طمانچہ مارا، کوڑا مارا، چھڑی ماری وغیرہ تو یہ عمد ہوگا اور اس میں قصاص ہوگا۔ ابو عمر نے کہا ان دونوں کے قول کے موافق صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت کا قول ہے۔ جمہور فقہائے امصار کا یہ نظریہ ہے کہ یہ تمام صورتیں شبہ عمد کی نہیں، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ ذکر کیا گیا ہے اور یہ ابن وہب اور صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت کا قول ہے، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہمارے نزدیک شبہ عمد پر عمل کیا جائے گا، جن علماء نے شبہ عمد کو ثابت کیا ہے ان میں شعبی، حکم، حماد، نخعی، قتادہ، سفیان ثوری، اہل عراق اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ ہم نے یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابی

طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ صحیح ہے، خون کے سلسلہ میں احتیاط کرنی ضروری ہے، کیونکہ اصل یہ ہے کہ خون کی جلد میں حفاظت کی جائے پس خون بہانا مباح نہیں مگر ایسی صورت میں جو بالکل واضح ہو جس میں کسی قسم کا اشکال نہ ہو اور صورت میں اشکال ہے، کیونکہ جب حکم عمد اور خطا میں متردد تھا تو اس کے لیے شبہ عمد کا حکم لگایا گیا، ضرب (مارنا) مقصود تھا، قتل مقصود نہیں تھا قتل بغیر ارادہ کے ہوا تو پھر قصاص ساقط ہوگا اور دیت بھاری ہوگی۔ اسی کی مثال احادیث میں آئی ہے ابوداود نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار خطا کی دیت، شبہ عمد جو کوڑے اور لاٹھی سے ہو سو اونٹ ہیں جن میں چالیس، ایسی اونٹنیاں ہوں جن کے بطنوں میں بچے ہوں۔ (سنن ابی داود، کتاب الدیات، جلد۲، صفحہ ۲۶۹)۔ دار قطنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل عمد میں قصاص ہے اور قتل خطا میں دیت ہے اس میں قصاص نہیں، ہے اور جو نا معلوم پتھر یا ڈنڈے یا کوڑے سے قتل کیا گیا ہو تو وہ اونٹوں کی دیت مغلظہ ہے۔ (۲)، (سنن دار قطنی کتاب الحدود والدیات، جلد۳، صفحہ ۹۴، رقم الحدیث، ۴۷) سلیمان بن موسیٰ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شبہ عمد کی دیت قتل عمد کی طرح مغلظ ہے، شبہ عمد والے کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ (ایضا، جلد۳، صفحہ ۹۵، رقم الحدیث، ۵۳) یہ نص ہے، طاووس نے اس شخص کے بارے میں کہا جو جنگ میں ڈنڈے، کوڑے یا پتھر کے ساتھ مارا گیا ہو تو اس کی دیت دی جائے گی، اور اس کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائیگا، اس لیے کہ معلوم نہیں اس کا قاتل کون ہے؟ امام احمد بن حنبل نے کہا: العمیا وہ امر جس کا معاملہ پوشیدہ ہو اس کی وجہ معلوم نہ ہو، اسحاق نے کہا: یہ قوم میں تخارج (☆) (شرکاء کا جائیداد کو آپس میں تقسیم کرنا) اور بعض کو بعض نے قتل کی صورت میں ہوتا ہے اس کی اصل التعمیۃ۔ (☆☆) (پوشیدہ رکھنا) سے ہے جس کا معنی تلبیس ہے یہ دار قطنی نے ذکر کیا ہے۔

مسئلہ: شبہ عمد کو تسلیم کرنے والوں کا دیت مغلظہ میں اختلاف ہے عطا اور امام شافعی، نے کہا: یہ تیس حقے، تیس جذعے اور چالیس خلفہ ہیں۔ یہ قول حضرت عمر، حضرت زید بن ثابت، حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری کا ہے، یہ امام مالک کا مذہب ہے جب وہ شبہ عمد کا قول کرتے ہیں۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا مگر مدلجی نے اپنے بیٹے کے ساتھ جو کچھ کیا اس جیسے مسئلہ میں شبہ عمد کا قول کرتے ہیں جب اس نے اپنے بیٹے کو تلوار سے مارا، بعض علماء نے کہا: یہ چار قسم کے اونٹ ہوں گے چوتھائی بنات لبون، چوتھائی حقاق، چوتھائی جذاع اور چوتھائی بنات مخاض، یہ نعمان اور یعقوب کا قول ہے، ابوداود نے یہ سفیان عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرہ عن علی کے سلسلہ سے ذکر کیا ہے، بعض نے فرمایا: یہ پانچ قسم کے اونٹ ہوں گے، بیس بنت مخاض، بیس بنت لبون، بیس ابن لبون، بیس حقے اور بیس جذعے، یہ ابوثور کا قول ہے۔ بعض نے فرمایا، چالیس جذعے بازل (☆) (بازل اس اونٹ کو کہتے ہیں جس کی عمر آٹھ سال ہو چکی ہو اور نویں سال میں شروع ہو چکا ہو اس وقت اس کی طاقت مکمل ہو جاتی ہے اس کے بعد اسے بازل عام اور بازل عامین کہا جاتا ہے، نہایہ) عام تک، تیس حقے، تیس بنت لبون، یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اور یہی حسن بصری، طاووس اور زہری رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے، بعض نے فرمایا:

چونتیس خلفۃ بازل عام تک تینتیس حقے، تنتیس جذعے، اور یہی شعبی رحمۃ اللہ علیہ اور نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، یہ ابوداود نے ابوالاحوص عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرہ عن علی کے سلسلہ سے روایت کیا ہے۔

مسئلہ نمبر: (۳) ان میں اختلاف ہے جن میں شبہ عمد کی دیت لازم ہوتی ہے، حارث عکلی، ابن ابی لیلی، ابن شبرمہ، قتادہ اور ابوثور رحمۃ اللہ علیہم نے کہا قتل کرنے والے پر اس کے مال میں ہوگی، شعبی، نخعی، حکم، امام شافعی، ثوری، امام احمد، اسحاق، رحمۃ اللہ علیہم اور اصحاب الرائے نے کہا: وہ عاقلہ پر ہوگی، ابن المنذر نے کہا: شعبی کا قول اصح ہے کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کی دیت مارنے والی کے عاقلہ پر جاری کی تھی۔

مسئلہ نمبر: (۴) علماء کا اجماع ہے کہ قتل عمد کی دیت عاقلہ پر نہ ہوگی بلکہ وہ مجرم کے مال میں ہوگی، سورۃ بقرہ میں اس کا ذکر گزر چکا ہے، علماء کا اجماع ہے کہ قتل خطا کرنے والے پر کفارہ ہے اور قتل عمد میں علماء کا اختلاف ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ یہ ہے کہ قتل عمد والے پر اسی طرح کفارہ ہے جس طرح قتل خطا میں کفارہ ہے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قتل خطا میں جب کفارہ واجب ہے تو قتل عمد میں بدرجہ اولی واجب ہوگا، اور فرمایا: جب سہو میں سجدہ مشروع ہے تو عمد میں بدرجہ اولی مشروع ہوگا، جو اللہ تعالیٰ نے قتل عمد میں ذکر فرمایا وہ قتل خطا میں جو واجب ہے اس کو ساقط کرنے والا نہیں۔ بعض علماء نے فرمایا: جان بوجھ کر قتل کرنے والے پر کفارہ نہ ہوگا جو اس کے مال سے لیا جائے گا، بعض علماء نے فرمایا: کفارہ واجب ہوگا، جس نے خودکشی کی اس پر کفارہ اس کے مال سے ہوگا، ثوری، ابوثور، اور اصحاب الرائے رحمۃ اللہ علیہم نے کہا: کفارہ واجب نہ ہوگا، مگر وہاں جہاں اللہ تعالیٰ نے کفارہ واجب کیا ہے، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں کیونکہ کفارات عبادات ہیں اور تمثیل جائز نہیں اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کوئی فرض اللہ کے بندوں پر لازم کردے مگر کتاب اللہ یا سنت اجماع سے اور جنہوں نے عمداً قتل کرنے والے پر کفارہ لازم کیا ان کے پاس حجت نہیں جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے۔

مسئلہ نمبر: (۵) اس جماعت کے بارے اختلاف ہے جنہوں نے خطاء ایک شخص کو قتل کردیا، ایک جماعت نے کہا: ہر ایک پر کفارہ ہوگا۔ حسن، عکرمہ، نخعی، حارث عکلی، امام مالک، ثوری، امام شافعی، امام احمد، اسحاق، ابوثور رحمۃ اللہ علیہم اور اصحاب الرائے نے یہی کہا ہے۔ ایک طائفہ نے کہا: ان تمام پر ایک کفارہ ہوگا۔ ابوثور نے یہی کہا ہے اوزاعی سے یہی حکایت کیا گیا ہے۔ زہری نے غلام آزاد کرنے اور روزہ رکھنے میں فرق کیا ہے، ایک جماعت کے بارے میں فرمایا: جو منجنیق پھینکتے ہیں اور ایک شخص کو قتل کردیتے ہیں، تمام پر ایک غلام آزاد کرنا ہوگا اور اگر وہ غلام نہ پائیں تو ہر ایک پر دو ماہ کے متواتر روزے ہوں گے۔

مسئلہ نمبر: (۶) نسائی نے روایت کیا ہے ہمیں حسن ابن اسحاق المروزی نے بتایا وہ ثقہ ہے فرمایا، مجھے خالد بن خداش نے بتایا، انہوں نے فرمایا ہمیں حاتم بن اسماعیل نے بتایا، انہوں نے بشیر بن مہاجر سے روایت کیا، انہوں نے عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک زوال دنیا سے بھی بڑا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جس کا بندے سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اور سب سے پہلے بندوں کے درمیان جس کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خونوں کے

متعلق ہوگا۔ (صحیح بخاری، باب القصاص، رقم الحدیث ۶۰۵۲، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، جامع ترمذی، باب ماجاء ان اول مایحاسب به العبد الخ، رقم الحدیث ۲۷۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز) اسماعیل بن اسحاق نے نافع بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک سائل نے ان سے کہا: اے ابوالعباس! کیا قاتل کے لیے توبہ ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے مسئلہ پر تعجب کرنے والے کی طرح کہا: تو کیا کہتا ہے؟ دو یا تین مرتبہ کہا، پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تجھ پر افسوس اس کے لیے توبہ کہاں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ مقتول آئے گا جب کہ اس کا سر اس کے ایک ہاتھ میں لٹکا ہوا ہوگا وہ اپنے دوسرے ہاتھ سے اپنے قاتل کو بلا رہا ہوگا، اس کی رگیں خون آلود ہوں گی حتیٰ کہ دونوں روکے جائیں گے، مقتول اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا: اے رب! اس نے مجھے قتل کیا اللہ تعالیٰ قاتل کو فرمائے گا: تو نیست و نابود ہو جا پھر اسے آگ کی طرف لے جایا جائے گا۔ حسن سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا جتنا کہ میں نے مومن کے قتل کے بارے میں کیا تو مجھے جواب نہ ملا۔

مسئلہ نمبر: (۷) جان بوجھ کر قتل کرنے والے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کیا اس کے لیے توبہ ہے؟ بخاری نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا: اس میں اہل کوفہ نے اختلاف کیا پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ آیت نازل ہوئی ہے: (آیت) ومن يقتل مومنا متعمدا فجزآؤه جهنم. یہ سب سے آخر میں نازل ہوا اور اسے کسی چیز نے منسوخ نہیں کیا، نسائی نے حضرت ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا: میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا: کیا اس شخص کے لیے توبہ ہے جو جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرتا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت مکی ہے ان پر سورۃ فرقان کی آیت ۶۸ پڑھی: (آیت) والذين لا يدعون مع الله الها اخر. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت مکی ہے، اسے مدنی (آیت) ومن يقتل مومنا متعمدا فجزآؤه جهنم خلدا فيها وغضب الله عليه. نے منسوخ کیا ہے۔

زید بن ثابت سے اسی طرح روایت ہے اور سورۃ نساء کی آیت، سورۃ فرقان کی آیت سے چھ ماہ بعد نازل ہوئی اور ایک روایت میں آٹھ ماہ بعد نازل ہوئی، نسائی نے ان دونوں روایات کو حضرت زید بن ثابت سے روایت کیا ہے۔ حضرت زید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایات کو دیکھ کر معتزلہ نے آیت کے عموم کا نظریہ قائم کیا ہے، انہوں نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: (آیت) ويغفر ما دون ذلك لمن يشآء. کے عموم کا مخصوص ہے، انہوں نے کہا کہ وعید ہر قاتل پر نافذ ہوگی انہوں نے دونوں آیتوں کو جمع کیا ہے کہ انہوں نے کہا: تقدیر عبارت اس طرح ہوگی، يغفر مادون ذالك لمن يشاء الامن قتل عمدا.

علماء کی ایک جماعت جن میں حضرت عبداللہ بن عمر بھی ہیں، حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہ مروی ہے، ان کا خیال ہے کہ قاتل کے لیے توبہ ہے، یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں ابو مالک اشجعی نے بتایا انہوں نے سعد بن عبیدہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا: ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا: کیا جان بوجھ کر مومن کو قتل کرنے والے

کے لیے توبہ ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں مگر آگ، جب وہ شخص چلا گیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا: کیا آپ ہمیں اس طرح فتوی دیتے تھے تو آپ یہ فتوی دیتے تھے کہ قاتل کی توبہ قبول ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اسے گمان کرتا تھا کہ یہ بہت غصہ میں ہے کسی مومن کو قتل کرنا چاہتا تھا، فرمایا: لوگ اس شخص کے پیچھے گئے تو انہوں نے اسے ویسا ہی پایا، یہ اہل السنت کا مذہب ہے اور یہ صحیح ہے، اور یہ آیت مخصوصہ ہے اور تخصیص کی دلیل آیات اور اخبار ہیں۔ اہل علم کا اجماع ہے کہ یہ آیت مقیس بن ضبابہ کے بارے میں نازل ہوئی ان کا واقعہ اس طرح ہے کہ وہ اور ان کا بھائی، ہسام بن ضبابہ مسلمان ہوئے، پھر مقیس نے اپنے بھائی ہشام کو بنی نجار میں مقتول پایا، اس واقعہ کی خبر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کی گئی تو آپ نے بنی نجار کو لکھا کہ اس کے بھائی کا قاتل اس کے حوالے کردو۔ اور آپ نے مقیس کے ساتھ ایک شخص کو بھیجا جس کا تعلق بنی فہر سے تھا، بنو النجار نے کہا: اللہ قسم! ہم اس کا قاتل نہیں جانتے لیکن ہم دیت دیں گے، پس انہوں نے سو اونٹ دیت دیے پھر وہ دونوں مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ آئے، راستہ میں مقیس نے فہری شخص پر حملہ کر کے اسے اپنے بھائی کے قتل کے بدلے قتل کر دیا، اور اونٹ لے لیے، اور مرتد ہو کر مکہ چلا گیا اور وہ شعر پڑھتا تھا:

قتلت به فهرا وحملت عقله سراة بنی النجار ارباب فارع :۔ (المحرر الوجیز، جلد۲، صفحہ۹۵ دار الکتب العلمیہ)

حللت به وتری وادرکت ثورتی وکنت الی الاوثان اول راجع:

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اسے حل وحرم میں امن نہیں دیتا۔ (احکام القرآن للطبری، جلد۵، صفحہ۲۵۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اس کے قتل کا حکم دیا جب کہ وہ کعبہ کے ساتھ متعلق تھا، جب اہل تفسیر اور علماء دین کی نقل سے یہ ثابت ہے تو اسے مسلمانوں پر محمول کرنا مناسب نہیں پھر اس آیت کے ظاہر کو (آیت) ان الحسنت یذهبن السیات . (ہود:۱۱۴) اور (آیت) وهو الذی یقبل التوبة عن عباده . (الشوریٰ:۲۵) اور (آیت) ویغفر مادون ذلك لمن یشاء . کے ظاہر کو لینے سے اولی نہیں ہے، ان دونوں آیات کے ظاہر کو لینے میں تناقص ہے، پس تخصیص ضروری ہے پھر سورۃ فرقان کی آیت اور اس آیت کو جمع کرنا ممکن ہے، نہ نسخ ہے اور نہ تعارض ہے، سورۃ نساء کی مطلق آیت کو سورۃ فرقان کی مقید آیت پر محمول کیا جائے گا معنی یہ ہوگا کہ اس کی جزا یہ ہے کہ مگر جو توبہ کر لے خصوصا جب کہ موجب یعنی قتل اور موجب یعنی عقاب کی دھمکی متحد ہیں، رہی تو وہ بہت سی ہیں جیسے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں فرمایا: تم میری بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے اور نہ زنا کرو گے اور نہ چوری کرو گے اور نہ اس نفس کو قتل نہیں کرو گے جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ، جو تم میں سے ان احکام کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالی پر ہے اور جو ان باتوں میں سے کسی کا ارتکاب کرے گا اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد ہے، اگر وہ چاہے گا تو اسے معاف کردے گا، اگر چاہے گا تو اسے عذاب دے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب الحدود، جلد۲، صفحہ۲، صحیح بخاری، رقم الحدیث، ۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز) اس حدیث کو ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے، جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے مروی ہے جس نے سو آدمیوں کو قتل کیا تھا، اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں، ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے۔ (ابن ماجہ، باب حل لقاتل المومن توبة، رقم

الحدیث، ۲۶۱۱ ضیاء القرآن پبلی کیشنز) اس کے علاوہ بھی اخبار ثابت ہیں پھر ہمارے ساتھ ان کا اس شخص کے بارے میں اجماع ہے جس کے خلاف قتل کی گواہی دی گئی اور وہ اقرار کرتا ہو کہ اس نے جان بوجھ کر قتل کیا ہے، پھر اس کے اولیاء سلطان کے پاس آئیں اور اس پر حد قائم کی جائے اور قصاصا قتل کیا جائے تو آخرت میں اس کا پیچھا نہیں کیا جائے گا، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مقتضی پر بالاجماع اس پر وعید نافذ نہ ہوگی، تو انہوں نے (آیت) ومن یقتل مومنا متعمدا ۔ کے عموم سے جو عمارت تعمیر کی تھی وہ ناپ ٹوٹ گئی اور جو ہم نے ذکر کیا اس کے ساتھ تخصیص داخل ہوگئی، جب معاملہ اس طرح ہے تو معلوم ہوا کہ یہ آیت مخصوص ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا یا یہ اس قول پر محمول سمجھنے والا ہے، یہ بالاجماع کفر کی طرف لوٹتا ہے، ایک جماعت نے کہا: قاتل کا معاملہ مشیت الٰہی کے سپرد ہے خواہ وہ توبہ کرے یا نہ کرے، یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مسلک ہے، اگر کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد: (آیت) فجزآوہ جھنم خلدا فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ ۔ یہ اس کے کفر پر دلیل ہے، اللہ تعالیٰ غضب نہیں فرماتا مگر کافر پر جو ایمان سے خارج ہوتا ہے، ہم اس کے جواب میں کہیں گے یہ وعید ہے اور وعید میں خلف کرم ہے جس طرح کہ شاعر نے کہا

واني متى اوعدته او عدته لمخلف ايعادي ومنجز موعدي:

یہ پہلے گزر چکا ہے، دوسرا جواب یہ ہے اگر وہ اسے یہ جزا دے یعنی وہ اپنے بڑے گناہ کی وجہ سے اس گناہ کا مستحق اور سزاوار ہے، ابومجلز لاحق بن حمید اور ابوصالح وغیرہما نے اس پر نص قائم کی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ بندے کے لیے ثواب کا وعدہ فرماتا ہے تو وہ اسے پورا کرتا ہے اور اگر اس کے لیے عقوبت مقرر فرماتا ہے تو اس کے لیے مشیت ہے اگر چاہے گا تو اسے عتاب دے گا اور اگر چاہے گا تو اسے معاف کر دے گا۔ ان دونوں تاویلوں میں نظر ہے رہی پہلی تاویل، قشیری نے کہا: اس میں نظر ہے، کیونکہ رب تعالیٰ کا کلام خلف کو قبول نہیں کرتا مگر یہ کہ اس سے عام کی تخصیص مراد لی جائے اور یہ کلام میں جائز ہے اور رہی دوسری تاویل، ۔ اگرچہ روایت کیا گیا ہے کہ یہ مرفوع ہے۔ نحاس نے کہا: اس میں غلطی واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ذلك جزآوهم جهنم بما كفروا ۔ (کہف: ۱۰۶) کسی نے یہ نہیں کہا: ان جازاهم (اگر وہ انہیں جزا دے گا) یہ عربی جانئے میں خطا ہے، کیونکہ اس کے بعد (آیت) غضب اللہ علیہ۔ ہے وہ جازاہ کے معنی پر محمول ہے۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ اس کی جزا جہنم ہے اگر وہ توبہ نہ کرے اور گناہ پر اصرار کرے حتیٰ کہ وہ اپنے رب سے معاصی کی نحوست کے ساتھ کفر پر ملاقات کرے، ہبۃ اللہ نے اپنی کتاب الناسخ والمنسوخ میں ذکر کیا ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے اور اس کی ناسخ (آیت) ویغفر مادون ذلك لمن يشآء ۔ ہے اور فرمایا اس پر لوگوں کا اجماع ہے مگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا یہ آیت محکمہ ہے، ہبۃ اللہ کے قول میں نظر ہے، کیونکہ یہ عموم اور تخصیص کا مقام ہے، نہ کہ نسخ کا مقام۔ یہ ابن عطیہ کا قول ہے:۔ (المحرر الوجیز، زیر آیت ہذہ)

میں کہتا ہوں: یہ حسن ہے، کیونکہ نسخ اخبار میں نہیں ہوتا معنی یہ ہے کہ وہ اسے جزا دے گا۔ نحاس نے معانی القرآن میں کہا: علماء اہل نظر کے نزدیک یہ حکم محکم ہے وہ جزا دے گا جب وہ توبہ نہیں کرے گا۔ اگر وہ توبہ کرے گا تو اسکا حکم بیان کر دیا۔ (آیت) وانی لغفار لمن تاب ۔ (طٰہٰ: ۸۲) پس قاتل اس سے خارج نہیں ہے الخلود دوام پر دلالت نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ (آیت) وما

جعلنا لبشر من قبلك الخلد ۔(الانبیاء:۳۴)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (آیت) یحسب ان مالہ اخلدہ ۔(الہمزہ:۳)

زہیر نے کہا: ولا خالد الا لجبال الرواسیا:

یہ تمام شواہد دلالت کرتے ہیں کہ خلد کا لفظ تابید کے معنی کے علاوہ پر بھی بولا جاتا ہے، کیونکہ پہاڑ بھی اور مال بھی دنیا کے زوال کے ساتھ زائل ہو جائیں گے۔اسی طرح عرب کہتے ہیں: لاخلدن فلانا فی السجن (میں فلاں کو ہمیشہ قید خانہ میں رکھوں گا) یعنی ختم ہو جائے گی اور فنا ہو جائے گی اسی طرح مسجون بھی، اس کی مثل دعا میں ہے: خلد اللہ ملکہ و ابد ایامہ، یہ لفظ اور معنی تمام گزر چکے ہیں۔(تفسیر قرطبی، سورۂ نساء، ۹۳، بیروت)

4881 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "يَجِيءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخَبُ اَوْدَاجُهُ دَمًا يَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ" . ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْزَلَهَا وَمَا نَسَخَهَا .

☆☆ سالم بن ابوجعد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دیتا ہے' پھر وہ توبہ کر لیتا ہے' ایمان لے آتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے اور ہدایت حاصل کر لیتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسے شخص کو توبہ کی توفیق کہاں سے ملے گی؟ میں نے تمہارے نبی کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ایک شخص آئیگا' جو (قتل ہوا تھا) وہ قاتل کے ساتھ لگ کر آئے گا' اس کی رگوں سے خون نکل رہا ہوگا' اور وہ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) یہ عرض کرے گا: اس سے دریافت کر! کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟"

پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ نے اسے نازل کیا اور پھر اسے منسوخ قرار نہیں دیا۔

4882 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کبیرہ گناہ یہ ہیں کسی کو اللہ کا شریک بنانا' والدین کی نافرمانی کرنا' کسی کو قتل کرنا اور جھوٹ بولنا"۔

4881-تقدم (حديث 4010) .

4882-تقدم (حديث 4021) .

4883 - اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کبیرہ گناہ یہ ہیں' کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا' والدین کی نافرمانی کرنا' کسی کو قتل کرنا' جھوٹی قسم اٹھانا''۔

4884 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا اور شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا اور چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا اور قتل کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا''۔

4883-اخرجه البخاري في الايمان و النذور، باب اليمين الغموس (الحديث 6675)، و في الديات، باب قول الله تعالى (ومن احياها) (الحديث 6870) . والحديث عند: البخاري في استتابة المرتدين و المعاندين و قتالهم، باب اثم من اشرك بالله و عقوبته في الدنيا والاخرة (الحديث 6920) . و الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة النساء) (الحديث 3021) . واخرجه النسائي في التفسير سورة النساء قوله تعالى: (ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه) (الحديث 121) . تحفة الاشراف (8835) .

4884-اخرجه البخاري في الحدود، باب السارق حين يسرق (الحديث 6782) مختصراً، وباب اثم الزناة (الحديث 6809) مطولاً . تحفة الاشراف (6186) .

كِتَابُ قَطْعُ السَّارِقِ

یہ کتاب چور کا ہاتھ کاٹ دینے کے بیان میں ہے

سرقہ کے معنی ومفہوم کا بیان

سرقہ سین کے زبر اور را کے زیر کے ساتھ چوری کے معنی میں ہے اور اصطلاح شریعت میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی مکلف کسی کے ایسے محرز مال میں سے کچھ یا سب خفیہ طور پر لے لے جس میں نہ تو اس کی ملکیت ہو اور نہ شبہ ملکیت ہو۔

علامہ طیبی شافعی نے کہا ہے کہ قطع السرقۃ میں اضافت بحذف مضاف مفعول کی طرف ہے یعنی معنی کے اعتبار سے یہ عنوان یوں ہے باب قطع اہل السرقۃ ہے۔

اسلامی شریعت میں کسی کا قیمتی مال حرز سے نکال کر لے جانا بغیر کسی حق ملکیت یا اس کے شبہ کے سرقہ کہلاتا ہے اور سرقہ کرنے والے کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔ چوری کے مال کی کم سے کم مالیت نصاب کہلاتی ہے، چنانچہ نصاب کے بقدر یا اس سے زائد مال کی چوری ہوگی تو حد سرقہ کی پہلی شرط پوری ہو جائے گی۔ چوری کے مال کا قیمتی ہونا ضروری ہے مختلف فقہاء کے ہاں اس کی مختلف تعیین متعین کی گئیں ہیں تاہم کم از کم دس درہم پر جمہور علماء کا اتفاق ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک قول مروی ہے کہ اگر چوری چوتھائی دینار کے برابر ہو تو اس پر حد جاری ہوگی، دوسری روایت میں پانچ درہم کی قیمت بھی بیان کی گئی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابو بکر و عمر کے زمانے میں ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جاتا تھا، پوچھا کہ ڈھال کی کیا قیمت ہوا کرتی تھی تو حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا کہ پانچ درہم۔ ایک اور روایت ہے کہ ایک چور نے کپڑا چرایا تو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جس پر اعتراض کیا گیا کہ اس کپڑے کی مالیت دس درہم سے کم ہے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا گیا کہ اس کپڑے کی مالیت کا اندازہ لگائیں جو آٹھ درہم بتایا گیا، اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم واپس لے لیا۔ اسلامی شریعت کا ایک مصدقہ اصول ہے کہ بعد والا حکم ناسخ ہوتا ہے اور پہلے والے فیصلے کو منسوخ کر دیتا ہے چنانچہ نصاب کے بارے میں اگرچہ بہت سے اقوال ہیں لیکن دس درہم پر اکثریت کا اتفاق ہے کیونکہ خلافت راشدہ کے آخری زمانے میں اسی پر خاتمہ ہوا۔ دس درہم کی فی زمانہ جو قیمت ہوگی وہ وقت کے لحاظ سے اس زمانے میں چوری کا نصاب ہوا کرے گی۔

حدیث کے مطابق چور کے لئے سخت وعید کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت زانی زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے ساتھ ایمان نہیں رہتا اسی طرح سے جو چوری کا ارتکاب کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اور جس وقت

(شرابی) شراب پیتا ہے تو اس وقت ایمان نہیں ہوتا اور جس وقت کوئی شخص لوٹ مار کرتا ہے کہ جس کی جانب لوگ دیکھیں تو وہ ایمان دار نہیں رہتا۔ (سنن نسائی: جلد سوم: رقم الحدیث، 1174 حدیث متواتر، حدیث مرفوع)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خداوند قدوس چور پر لعنت بھیجے، انڈے کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے وہ رسی کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے (یعنی معمولی سے مال کے لئے ہاتھ کا کٹ جانا قبول اور منظور کرتا ہے جو کہ خلاف عقل ہے)۔ (سنن نسائی: جلد سوم: رقم الحدیث، 1177)

سرقہ کی لغوی تشریح کا بیان

سرقہ کا لغوی معنی یہ ہے کہ چوری چھپے کسی دوسرے کی چیز کو اٹھالینا ہے۔ اور اسی سے استراق سمع ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا سوائے اس شیطان کے جو چوری چھپے سن لے" اور سرقہ کے لغوی معنی میں شرعی طور کچھ اوصاف کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ عن قریب ان کو بیان کریں گے۔ اور شرعی معنی میں ابتدائی طور پر اور انتہائی طور پر دونوں طرح سے لغوی معنی کا اعتبار کیا گیا ہے یا صرف انتہائی طور پر لغوی معنی کی رعایت کی گئی ہے۔ جس طرح کسی نے چوری چھپے دیوار میں نقب لگایا اور مالک سے لڑائی کرتے ہوئے سرعام مال لے گیا۔ جبکہ بڑی چوری یعنی ڈکیتی میں نگران (حکمران) کی آنکھ سے چوری کرتا ہے کیونکہ حکمران ہی سپاہیوں کے ساتھ راستوں کی حفاظت کرنے والا ہے۔ جبکہ چھوٹی چوری میں مالک یا اس کے نائب کی آنکھوں سے چوری کرتے ہوئے مال کو چراتا ہے۔ (ہدایہ، کتاب الحدود، لاہور)

إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ (الحجر، 18)

فرشتوں کی باتوں کو چوری چوری سننے کے لئے جنات اوپر کی طرف چڑھتے ہیں اور اس طرح ایک پر ایک ہوتا ہے۔ راوی حدیث حضرت صفوان نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس طرح بتایا کہ داہنے ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے ایک کو ایک پر رکھا۔ شعلہ اس سننے والے کا کام کبھی تو اس سے پہلے ہی ختم کر دیتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کے کان میں کہہ دے۔ اسی وقت وہ جل جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ اس سے اور وہ اپنے سے نیچے والے کو اور اسی طرح مسلسل پہنچا دے اور وہ بات زمین تک آ جائے اور جادوگر یا کاہن کے کان اس سے آشنا ہو جائیں پھر تو وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر لوگوں میں پھیلا دیتا ہے۔ جب اس کی وہ ایک بات جو آسمان سے اسے اتفاقاً پہنچ گئی تھی صحیح نکلتی ہے تو لوگوں میں اس کی دانشمندی کے چرچے ہونے لگتے ہیں کہ دیکھو فلاں نے فلاں دن یہ کہا تھا بالکل سچ نکلا۔

شہاب مبین کے لغوی معنی شعلہ روشن کے ہیں۔ دوسری جگہ قرآن مجید میں اس کے لیے شہاب ثاقب کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ یعنی تاریکی کو چھیدنے والا شعلہ۔ اس سے مراد ضروری نہیں کہ وہ ٹوٹنے والا تارا ہی ہو جسے ہماری زبان میں اصطلاحاً شہاب ثاقب کہا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ اور کسی قسم کی شعاعیں ہوں، مثلاً کائناتی شعاعیں () یا ان سے بھی شدید کوئی اور قسم جو ابھی ہمارے علم میں نہ آئی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہی شہاب ثاقب مراد ہوں جنہیں کبھی کبھی ہماری آنکھیں زمین کی طرف گرتے ہوئے دیکھتی ہیں۔ زمانہ حال کے مشاہدات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ دوربین سے دکھائی دینے والے شہاب ثاقب جو فضائے بسیط سے زمین کی طرف

آتے نظر آتے ہیں، اُن کی تعداد کا اسط ۰ کھرب روزانہ ہے، جن میں سے دو کروڑ کے قریب ہر روز زمین کے بالائی خطے میں داخل ہوتے ہیں اور بمشکل ایک زمین کی سطح تک پہنچتا ہے۔ اُن کی رفتار بالائی فضا میں کم و بیش ۲۶ میل فی سیکنڈ ہوتی ہے اور بسا اوقات ۰ میل فی سیکنڈ تک دیکھی گئی ہے۔ بارہا ایسا بھی ہوا ہے کہ برہنہ آنکھوں نے بھی ٹوٹنے والے تاروں کی غیر معمولی بارش دیکھی ہے۔ چنانچہ یہ چیز ریکارڈ پر موجود ہے کہ ۱۳ نومبر ۱۸۳۳ء کو شمالی امریکہ کے مشرقی علاقے میں صرف ایک مقام پر نصب شب سے لے کر صبح تک ۲ لاکھ شہاب ثاقب گرتے ہوئے دیکھے گئے (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا۔ ۱۹۴۶ء۔ جلد ۱۵۔ ص ۳۳۸)۔ ہوسکتا ہے کہ یہی بارش عالم بالا کی طرف شیاطین کی پرواز میں مانع ہوتی ہو، کیونکہ زمین کے بالائی حدود سے گزر کر فضائے بسیط میں ۱۰ کھرب روزانہ کے اوسط سے ٹوٹنے والے تاروں کی برسات اُن کے لیے اس فضا کو بالکل ناقابلِ عبور بنادیتی ہوگی۔

اس سے کچھ اُن محفوظ قلعوں کی نوعیت کا اندازہ بھی ہوسکتا ہے، جن کا ذکر اُوپر ہوا ہے۔ بظاہر فضا بالکل صاف شفاف ہے، جس میں کہیں کوئی دیوار یا چھت بنی نظر نہیں آتی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اِسی فضا میں مختلف خطوں کو کچھ ایسی غیر مرئی فصیلوں سے گھیر رکھا ہے جو ایک خطے کو دوسرے خطوں کی آفات سے محفوظ رکھتی ہیں۔ یہ انہی فصیلوں کی برکت ہے کہ جو شہاب ثاقب دس کھرب روزانہ کے اوسط سے زمین کی طرف گرتے ہیں وہ سب جل کر بھسم ہو جاتے اور بمشکل ایک زمین کی سطح تک پہنچ سکتا ہے۔ دنیا میں شہابی پتھروں (Meteorites) کے جو نمونے پائے جاتے ہیں اور دنیا کے عجائب خانوں میں موجود ہیں ان میں سب سے بڑا ۶۴۵۱ پونڈ کا ایک پتھر ہے جو گر کر ۱۱ فیٹ زمین میں دھنس گیا تھا۔ اس کے علاوہ ایک مقام پر ۳۶-۲ ٹن کا ایک آہنی تودہ بھی پایا گیا ہے جس کے وہاں موجود ہونے کی کوئی توجیہ سائنس داں اس کے سوا نہیں کر سکے ہیں کہ یہ بھی آسمان سے گرا ہوا ہے۔ قیاس کیجیے کہ اگر زمین کی بالائی سرحدوں کی مضبوط حصاروں سے محفوظ نہ کردیا گیا ہوتا تو ان ٹوٹنے والے تاروں کی بارش زمین کا کیا حال کر دیتی۔ یہی حصار ہیں جن کو قرآن مجید نے بروج (محفوظ قلعوں) کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔

چوری کے جرم پر بیان کردہ شرعی حد کا بیان

اور جب کسی عاقل و بالغ شخص نے دس دراہم کی چوری کرلی یا کوئی اس طرح چیز چوری کرلی جس کی قیمت ڈھلے ہوئے دس دراہم کے برابر ہو اور محفوظ جگہ سے چوری کی ہو جس میں کوئی شبہ نہ ہو تو چور پر قطع ید واجب ہوگا۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ''وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا '' اور عقل و بلوغت کا اعتبار اس لئے بھی ضروری ہے کہ ان کے بغیر جنایت ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ قطع جنایت کی سزا ہے۔ اور کثیر مال کا تقرر ضروری ہے کیونکہ قلیل مال میں رغبت کم ہوتی ہے۔ ہاں کم مال کوئی پوشیدہ طریقے سے نہیں لیتا پس اس سے چوری کا رکن ثابت نہ ہوگا۔ اور سزا کی حکمت بھی حاصل نہ ہوگی کیونکہ سزا کی حکمت اس مال میں ثابت ہوتی ہے جس کا وقوع کثیر ہو۔ اور وہ دس دراہم مقرر کرنا ہمارا مذہب ہے۔

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک یہ نصاب چار دینار ہے۔ جبکہ حضرت امام مالک علیہ الرحمہ کے نزدیک اس کا نصاب تین دراہم ہے۔

حضرت امام شافعی اور امام مالک علیہما الرحمہ کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ڈھال کی قیمت چرانے

پر ہاتھ کاٹا جاتا تھا اور ڈھال کی قیمت کم از کم تین دراہم کا اندازہ ہے۔ اور کم پر عمل کرنا افضل ہے۔ کیونکہ اقل میں یقین ہوتا ہے۔

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک دینار کی قیمت بارہ دراہم تھی اور تین دراہم اس کا چوتھائی ہے۔

ہماری (احناف) کی دلیل یہ ہے کہ حد کو دور کرنے کے لئے وسیلہ بناتے ہوئے اس باب میں اکثر کو اختیار کرنا افضل ہے۔ کیونکہ قلیل میں عدم جنایت کا شبہ ہے اور شبہ حد کو ختم کرنے والا ہے۔ اور اس کی تائید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ہوتی ہے۔ ایک دینار یا دس دراہم میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور دراہم کا لفظ عرف عام میں ڈھلے ہوئے سکے کو کہتے ہیں سا ر یہ کر عرف دراہم کے مضروب کی شرط کی وضاحت کرتا ہے۔ جس طرح قدوری کے اندر امام قدوری علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے۔ اور ظاہر الروایت بھی یہی ہے اور سب سے زیادہ صحیح بھی یہی ہے۔ تاکہ جنایت کی رعایت کو مکمل کیا جا سکے۔ یہاں تک کہ اگر کسی نے چاندی کے دس ٹکڑے چوری کیے جن کی قیمت دس ڈھلے ہوئے سکوں سے تھوڑی ہو تو قطع واجب نہ ہوگا اور دراہم میں سات مثقال والے کے وزن کا اعتبار کیا جائے گا۔ کیونکہ کثیر شہروں میں یہی مشہور ہے۔ اور ماتن کا کہنا کہ "اَوْمَا یَبْلُغُ قِیمَتُہٗ عَشَرَۃَ دَرَاہِمَ" میں اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ غیر دراہم کا اعتبار دراہم کی قیمت کے ساتھ کیا جائے گا۔ اگرچہ وہ سونا نہ ہی ہوں۔ اور چوری کرنا ایسے محفوظ مقام سے ہو جس میں شبہ نہ ہو۔ کیونکہ شبہ حد کو ختم کرنے والا ہے۔ جس کو ہم بعد میں ان شاء اللہ بیان کریں گے۔ (ہدایہ)

حدود کا شبہ سے ساقط ہو جانے کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو دور کرو۔ اگر اس کے لیے کوئی راستہ ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دو امام کا غلطی سے معاف کر دینا غلطی سے سزا دینے سے بہتر ہے۔

(جامع ترمذی: جلد اول: رقم الحدیث، 1461)

عبداللہ بن حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم آپس میں حدود کو معاف کر دیا کرو پس جو حد مجھ تک پہنچی تو بیشک وہ واجب ہو گی۔

(سنن ابوداؤد: جلد سوم: رقم الحدیث، 982)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حد شرعی مجھ پر لاحق ہو چکی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حد کو مجھ پر جاری فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو سامنے سے آیا تھا تو نے وضو کیا تھا فرمایا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا ہمارے ساتھ نماز پڑھی جب ہم نے نماز پڑھی کہا کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ جا چلے جاؤ بیشک اللہ نے (وضو اور نماز کے طفیل) تیرے گناہ معاف فرما دیے۔

(سنن ابوداؤد: جلد سوم: رقم الحدیث، 987)

حدود شبہات سے ساقط ہو جاتی ہیں قاعدہ فقہیہ

الحدود تدرء بالشبہات ۔ (الاشباہ ص ۲۴) حدود شبہات سے ساقط ہو جاتی ہیں۔ اس قاعدہ کی وضاحت یہ ہے کہ شک

شبہ سے شرعی حدود اٹھالی جاتی ہیں۔
اس قاعدہ کا ثبوت یہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حدود کو دفع کرو جب تم ان میں ساقط کرنے کی گنجائش پاؤ۔ (سنن ابن ماجہ ج۲ ص ۱۸۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

چوری کی حد کے لیے شرائط کا بیان

چوری پر سزا کی تنفیذ کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔
۱۔ اول مسروق مال منقول ہو (یعنی چوری کا مال منتقل ہونے کے قابل ہو)۔
۲۔ شرعا مال متقوم ہو (یعنی قیمت رکھنے والا مال ہو)۔ مال محرز ہو (جو مال حفاظت میں ہو)۔
۳۔ بقدر نصاب ہو (یعنی جس مال پر نصاب پورا ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ واجب ہو)۔ (التشریع الجنائی/5432)
یعنی وہ مال جس کو اٹھانے کی طاقت رکھتے ہوئے قیمتی بھی ہو اور جس کے بیچنے پر فائدہ بھی ہو سکے اور چوری کرتے وقت وہ مال کھلا ہو، کسی باڑ یا تالا شدہ مکان یا چوکیدارہ میں نہ ہو، ان میں سے اگر ایک شرط نہ پائی گئی تو حد ساقط ہو جائیگی۔
علامہ عبدالرحمن جزیری لکھتے ہیں۔
۴۔ حاکم کو یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ چوری کا مال ایسا مال غنیمت نہ ہو جس میں چور کا بھی حصہ تھا یا مال بیت المال کا نہ ہو۔ اس لیے کہ بیت المال میں سارق کا بھی حصہ ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مال خمس (زمین سے نکلے ہوئے خزانہ اور مال غنیمت) میں چوری کرنے والے کے لیے ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ نہیں فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اس میں اسکا بھی حصہ ہے۔ ۵، جبر کی صورت میں بھی سارق کا فعل موجب حد نہیں متصور ہوگا۔ (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ۔155/5)

چور کے ہاتھ کو جوڑ سے کاٹنے کا بیان

ابن ابی شیبہ نے رجاء بن حیوٰۃ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑ سے (ایک شخص کی) ٹانگ کٹوائی تھی۔ یہ روایت مرسل ہے۔ ابن ابی شیبہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جوڑ سے (ہاتھ) کٹوائے تھے۔
بعض علماء نے لکھا ہے کہ ہاتھ کا لفظ مشترک ہے اس کا اطلاق پنجہ سے مونڈھے تک پورے عضو پر بھی ہوتا ہے اور صرف پہنچے تک بھی۔ مؤخر الذکر معنی پر اس کا اطلاق زیادہ مشہور ہے اور اول معنی پر کم اور جب یہ لفظ مشترک ہے تو وہ معنی مراد لینا ضروری ہے جو یقینی ہو (یعنی پہنچے تک) اس سے زائد میں احتمال ہے کہ شاید یہ مراد نہ ہو اس لئے باقی حصۂ دست میں اشتباہ ہے۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں بجائے ایدیہما کے ایمانہما آیا ہے اس لئے باجماع علماء نے کہا ایدی سے مراد دائیں ہاتھ ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت مشہور ہے اور آیت کا تعلق حکم سے ہے اور واقعہ بھی ایک ہی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ اگر حکم سے آیت کا تعلق ہو اور واقعہ میں وحدت ہو تو مطلق کو مشہور میں ذکر کی ہوئی قید سے مقید کرنا جائز ہے۔ یہ مجمل کا بیان

نہیں ہے کیونکہ یہاں اجمال ہی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے چوروں کے داہنے ہاتھ کٹوائے اگر مطلق مراد ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم بایاں ہاتھ کٹواتے لوگوں کے لئے سہولت اس امر میں ہے سہولت کی طلب ضروری تھی۔ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ سے زیادہ کام آتا ہے (اس کے کٹوانے میں لوگوں کا نقصان زیادہ ہے)

ایدی جمع کا صیغہ ہے اور ھما تثنیہ کی ضمیر ہے اور ایدی سے مراد دائیں ہاتھ ہیں اس لئے اس کا اشتباہ نہیں ہو سکتا کہ ایدی سے مراد چاروں ہاتھ ہیں اور جب اشتباہ نہ ہو تو تثنیہ کی طرف جمع کی اضافت جائز (بلکہ بہتر) ہے تثنیہ کی طرف اضافت کرنے سے تکرار تثنیہ ہو جائے گی (جو کلام میں گرانی پیدا کر دے گی) لیکن اگر جمع کا صیغہ لانے سے اشتباہ پیدا ہو رہا ہو تو تثنیہ کی جانب جمع کی اضافت جائز نہیں جیسے افراسکما اور علمانکما کہنا (جب کہ دو گھوڑے اور دو غلام مراد ہوں) جائز نہیں۔ لیکن اگر ایدی سے مطلق مراد ہو (صرف دائیں ہاتھ مراد نہ ہوں) تو چونکہ اس وقت (چار ہاتھ ہونے کا) اشتباہ ہو جائے گا اس لئے تثنیہ کی طرف جمع کی اضافت جائز نہ ہوگی۔ واللہ اعلم۔

سرقہ (چوری) سے مراد ہے کسی کا مال چھپا کر محفوظ مقام سے لے لینا قاموس میں ہے۔ سرق منہ الشی واسترق چھپ کر کسی محفوظ مقام پر گیا اور وہاں سے دوسرے کا مال لے لیا۔ پس پوشیدہ طور پر محفوظ مقام سے کسی غیر کا مال لے لینا۔ چوری کے مفہوم میں داخل ہے۔ اسی لئے چوری کے لئے مندرجہ ذیل شرطیں ضروری ہیں۔

(۱) مال غیر کا مملوک ہو اور چور کے مالک ہونے کا اس میں شبہ بھی نہ ہو۔

(۲) مال محفوظ ہو جس کی حفاظت میں کوئی شبہ نہ ہو۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر کسی ایک چیز کے لئے کوئی ذریعہ حفاظت ہو تو وہ ہر طرح کے مال کے لئے ذریعہ حفاظت مانا جائے گا لیکن باقی تینوں اماموں کے نزدیک اموال کے اختلاف کے اعتبار سے ان کے ذرائع حفاظت میں بھی اختلاف ہوتا ہے اور اس کی تعیین صرف عرف پر موقوف ہے مثلاً اگر گھوڑوں کے اصطبل یا بکریوں کے باڑہ کے اندر سے موتی چرائے تو امام اعظم کے نزدیک ہاتھ کاٹا جائے گا۔ مگر دوسرے اماموں کے نزدیک نہیں کاٹا جائے گا (اصطبل اور باڑہ اگرچہ مقام حفاظت ہے مگر موتیوں کے لئے نہیں۔ گھوڑوں اور بکریوں کے لئے ہے)۔

حفاظت کبھی تو مقام کی وجہ سے ہوتی ہے جو حفاظت کے لئے بنایا گیا ہو (مثلاً خزانہ کی جگہ بینک کی عمارت وغیرہ) اور کبھی نگراں کی وجہ سے مال کے محفوظ ہونے کا حکم دیا جاتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص راستہ میں یا مسجد میں اپنا سامان اپنے ساتھ رکھ کر بیٹھ جائے (تو باوجودیکہ راستہ عام جگہ اور مسجد عام مقام ہے مگر سامان کو زیر حفاظت قرار دیا جائے گا)

حضرت صفوان رضی اللہ عنہ مسجد میں سو رہے تھے کسی شخص نے ان کے سر کے نیچے سے چادر چرا لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ کٹوا دیا۔ رواہ مالک فی الموطا واحمد والحاکم وابوداؤد والنسائی ابن ماجہ۔ صاحب تنقیح نے لکھا ہے یہ حدیث صحیح مختلف طریقوں سے آئی ہے اور الفاظ بھی مختلف روایات میں کچھ مختلف ہیں۔ اگرچہ بعض سلسلے منقطع اور بعض کچھ ضعیف ہیں (مگر بحیثیت مجموعی حدیث صحیح ہے)

اگر دن میں چوری ہو تو شروع اور آخر دونوں حالتوں میں پوشیدہ ہونا ضروری ہے اور اگر رات میں ہو تو صرف ابتدا میں پوشیدہ ہونا کافی ہے کیونکہ رات میں دیوار میں نقب زنی اگر چھپ کر کی پھر مالک سے مال زبردستی سامنے آ کر لیا تو یہ سرقہ ہو جائے گا۔

باجماع علماء چوری کے لئے شرائط مذکورہ کا موجود ہونا لازم ہے کیونکہ چوری کے مفہوم میں یہ شرطیں داخل ہیں۔

رہا چوری کی ملکیت کا شبہ نہ ہونا اور مال کا یقینی طور پر محفوظ ہونا تو یہ دونوں شرطیں مرفوع حدیث سے مستفاد ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے شافعی اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے بیان کیا ہے اور بیہقی نے اس کو صحیح بھی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود (شرعی سزاؤں) کو ساقط کرو۔ مسلمانوں کے لئے خلاصی کا اگر کوئی بھی راستہ نکل سکتا ہو تو اس کو رہا کر دو کیونکہ غلطی سے معاف کر دینا سزا میں خطا کرنے سے حاکم کے لئے بہتر ہے۔

ابن ماجہ نے حسن سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم کو دفع کرنے کا راستہ ملے اللہ کے بندوں سے حدود کو دفع کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے کہ حدود کو دفع کرو مگر امام کے لئے حدود کو معطل کر دینا جائز نہیں (کہ کامل ثبوت کے بعد بھی سزا نہ دے) رواہ الدارقطنی والبیہقی بسند حسن۔

ابن عدی نے اہل مصر کی حدیث سے ضعیف سند کے ساتھ نیز جر بزہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مرفوع روایت ان الفاظ کے ساتھ بیان کی ہے کہ شبہات کی وجہ سے حدود کو ساقط کر دو اور اللہ کی مقرر کی ہوئی حد کے علاوہ دوسری صورتوں میں بھلے آدمیوں کی غلطیوں سے درگزر کرو۔ اس حدیث کا اوّل حصہ ابو مسلم کجی اور ابن السمعانی نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی روایت سے مرسلاً اور مسدد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے موقوفاً بیان کیا ہے۔

اجماع علماء ہے کہ حدود کو شبہات کی وجہ سے ساقط کر دیا جائے

چوری کی شرائط مذکورہ بیان کرنے کے بعد اب ہم وہ مسائل بیان کرتے ہیں جو ان شرائط پر متفرق ہوتے ہیں۔

مسئلہ: لٹیرے اور اچکے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ یہ سامنے سے لیتے ہیں۔ چوری نہیں کرتے خائن اور منکر امانت کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ حفاظت کاملہ کے اندر سے اس صورت میں مال نہیں لیا جاتا مالک اپنی مرضی سے اپنا مال امانت رکھتا اور دوسرے کی حفاظت میں دیتا ہے اس لئے مال مالک کی حفاظت میں نہیں رہتا خائن اور منکر امانت کی حفاظت میں چلا جاتا ہے چور کی حفاظت میں مالک خود اپنا مال نہیں دیتا چور کو اس کی حفاظت میں دخل ہوتا ہے اصل مسئلہ کا ثبوت مندرجہ ذیل احادیث سے ہوتا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹنے والے پر قطع (دست کا جرم) نہیں اور جو علی الاعلان لوٹے وہ ہم میں سے نہیں۔ رواہ ابوداؤد۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹنے والے پر قطع (دست کا جرم) نہیں نہ خائن پر نہ لوٹنے والے پر نہ اچکے پر۔ رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی۔ ترمذی نے اس کو حسن صحیح کہا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی روایت سے صحیح سند سے ابن ماجہ نے اس کی تائید میں دوسری حدیث بھی نقل کی ہے اور طبرانی نے الاوسط میں زہری کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی تائیدی روایت بھی لکھی ہے اور ابن جوزی نے العلل میں حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی اس کی تائیدی حدیث بیان کی ہے مگر اس کو ضعیف کہا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک منکر عاریت کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں آیا ہے کہ ایک مخزومی عورت لوگوں کا سامان بطور رعایت لے کر منکر ہو جاتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔ اس عورت کے آدمی نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے پاس کچھ عرض معروض کی جس کی وجہ سے حضرت اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسامہ میرا تو خیال تھا کہ تم اللہ کی قائم کی ہوئی کسی حد میں مجھ سے (کبھی) کچھ نہیں کہو گے پھر (باہر تشریف لا کر) خطبہ دینے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا تم سے پہلے والے لوگ اسی لئے تباہ ہوئے کہ اگر ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تھا تو اس کو چھوڑ دیتے تھے اور کمزور چوری کرتا تھا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے تھے۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرے گی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مخزومی عورت کا ہاتھ کٹوا دیا۔ رواہ مسلم۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں آیا ہے کہ مخزومیہ سامان بطور عاریت لے کر منکر ہو جاتی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔

جمہور کی طرف سے اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ وہ عورت عاریت لے کر انکار کر جانے میں مشہور تھی۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے اس کی یہی مشہور صفت بیان کر کے تعیین شخصی کر دی (اگرچہ نام نہیں لیا مگر اس کی امتیازی شہرت کو ذکر کر کے گویا نامزد کر دیا) آپ کا مطلب یہ تھا کہ قبیلۂ بنی مخزوم کی وہ عورت جو عاریت لے کر مکر جانے میں مشہور تھی۔ ایک مرتبہ اس نے چوری کی تو اس کے ہاتھ کاٹ دینے کا حکم دیا گیا (اس مطلب کی تائید اس تقریر سے بھی ہوتی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقوام گزشتہ کی ہلاکت اس امر کو قرار دیا تھا کہ اگر کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تھا تو وہ چھوڑ دیتے تھے اور کمزور آدمی چوری کرتا تھا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے تھے اس تشبیہی قصہ کو بیان کرنے سے ثابت ہو رہا ہے کہ مخزومیہ عورت نے بھی چوری کی تھی۔ ورنہ صرف عاریت لے کر منکر ہو جانے کو چوری نہیں کہا جا سکتا۔ پھر تمثیل اور ممثل لہ نے بھی وجہ شبہ مشترک نہیں نکلے گی۔ پھر آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ بھی چوری کرے گی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا۔ یہ الفاظ بھی بتا رہے ہیں کہ مخزومیہ نے چوری کی تھی ورنہ لوگ کہہ سکتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ عورت تو منکر عاریت ہے چور نہیں ہے اور آپ چوری کی سزا کا ذکر فرما رہے ہیں۔ اگر یہ عورت بھی کبھی چوری کرے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ کٹوا دیں۔ پھر حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے مخزومی عورت کے منکر عاریت ہونے کی ایک عمومی حالت بیان کی کوئی خاص واقعہ بیان نہیں کیا۔ عمومی حالت پر قطع دست کی سزا کیسے مل سکتی ہے اگر کوئی چور مشہور ہو مگر چوری کے کسی واقعہ کا ثبوت نہ ہو تو کیا اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا (ان تمام قرائن و شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت نے کوئی چوری کی تھی) اگر اس حدیث کو ظاہر کے مطابق تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس کے خلاف حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث موجود ہے کہ خائن پر قطع دست کا جرم) نہیں اس حدیث کو امت نے قبول کیا ہے اور اس پر عمل بھی کیا ہے لہٰذا حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) والی حدیث کو منسوخ قرار دے دیا جائے گا۔

مسئلہ کفن چور کا ہاتھ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد کے نزدیک نہیں کاٹا جائے گا (وارثوں کی) ملکیت مشتبہ ہے اور حفاظت بھی نہیں ہے۔ کفن دفن کے بعد باقی ترکہ سے وارثوں کا حق متعلق ہوتا ہے کفن وارثوں کے حق میں سے نہیں دیا جاتا بلکہ ادائے قرض اور اجراءِ وصیت سے بھی جو مال بچتا ہے وہ میراث میں تقسیم کیا جاتا ہے اس لئے کفن کے مالک وارث نہیں نہ میت کفن کی مالک ہے مالک ہونے کی مردہ میں صلاحیت ہی نہیں۔ دنیوی احکام کے اعتبار سے مردہ کا شمار جمادات میں ہے۔ رہی قبر تو وہ بھی کوئی محفوظ مقام نہیں۔ جنگل میں ایک غیر محفوظ گڑھا ہے جہاں رات دن لوگ گزرتے ہیں نہ اس پر تالا ہے نہ بندش نہ چوکیدار نہ محافظ۔

امام مالک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو کفن چرائے گا ہم اس کے ہاتھ کاٹیں گے۔ رواہ البیہقی۔ مگر یہ حدیث منکر ہے۔ حضرت براء بن عازب اس کے راوی ہیں۔ بیہقی نے لکھا ہے کہ اس کی سند میں بعض راوی مجہول ہیں۔ بخاری نے تاریخ میں لکھا ہے کہ ہشیم نے سہیل کا بیان نقل کیا ہے سہل نے کہا میرے سامنے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر نے ایک کفن چور کا ہاتھ کٹوایا ذکر سہیل ضعیف راوی ہے۔ عطاء نے کہا ہم اس کو کاذب قرار دیتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے حسن بصری اور ابن سیرین کا قول نقل کیا ہے کہ کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔ معاویہ بن قرہ کا قول بھی روایت میں آیا ہے کہ کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔ اس بحث کی کوئی حدیث مرفوع نہیں آئی۔

مسئلہ: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد نخعی اور شعبی کے نزدیک بیت المال کے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ امام مالک کے نزدیک کاٹا جائے گا۔

ہم کہتے ہیں بیت المال کا مال عام لوگوں کا مال ہے اور چور بھی عوام میں داخل ہے (فی الجملہ بیت المال کی ملکیت میں چور بھی شریک ہے) ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ اس پر (یعنی بیت المال سے چوری کرنے والے پر) ہاتھ کاٹنے کا جرم نہیں ہے۔ ہر ایک کا بیت المال میں کچھ نہ کچھ حق ہے۔ بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ بیت المال سے جس نے چوری کی ہو اس پر قطع دست (کا جرم) نہیں ہے۔ ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے کہ زکوٰۃ میں وصول شدہ ایک غلام نے مال غنیمت میں سے کوئی چوری کی معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ نے اس کا ہاتھ نہیں کٹوایا اور فرمایا اللہ کے ایک مال نے اللہ کا دوسرا مال چرالیا۔

ایک شخص نے بیت المال سے کچھ چرایا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو کوئی بھی ایسا نہیں کہ اس مال میں اس کا حق نہ ہو۔

مسئلہ: ایک شریک اگر شرکت کا مال دوسرے شریک کے تحفظ میں سے چرالے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

مسئلہ: اگر ایک آدمی کے دوسرے آدمی پر کچھ روپیہ قرض ہوں اور دائن مدیون سے اپنے قرض کی برابر روپیہ چرالے تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ اس نے صرف اپنا حق وصول کیا بلکہ اگر رقم قرض سے زائد بھی چرائے تو چونکہ چور کی ملکیت بھی اس چرائی

ہوئی رقم کے ساتھ مخلوط تھی اس لئے اس صورت میں بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

مسئلہ: ماں باپ اور ساری اوپر کی اصل اپنی اولاد کا مال چرالیں تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رشاد ہے تیری ذات اور تیرا مال (سب) باپ کا ہے اسی طرح اگر اولاد اور نسل اپنے ماں باپ اور بالائی اصول کا مال چرائے تو تین اماموں کے نزدیک ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ صرف امام مالک کے نزدیک ہاتھ کاٹا جائے گا۔

اگر کسی محرم رشتہ دار نے اپنے محرم رشتہ دار کا مال چرالیا جیسے بھائی نے بھائی یا بہن کا یا چچا کا تو امام صاحب کے علاوہ دوسرے تینوں اماموں کے نزدیک ہاتھ کاٹا جائے گا۔ یہ حضرات قرابت قریبہ کو بھی قرابت بعیدہ کی طرح قرار دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ مال کی حفاظت اس صورت میں ناقص ہوتی ہے (ہر محرم کو دوسرے محرم کے گھر کے اندر جانے کی اجازت ہے) اللہ نے فرمایا ہے۔ وَلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ الخ ۔

یعنی کوئی گناہ نہیں اگر تم اپنے گھروں میں سے کچھ کھالو یا باپ کے گھروں میں سے یا ماؤں کے گھروں میں سے بھائیوں کے گھروں میں سے یا بہنوں کے گھروں میں سے یا چچوں کے گھروں میں سے یا پھوپھیوں کے گھروں میں سے یا ماموں کے گھروں میں سے یا خالاؤں کے گھروں میں سے یا اس مال میں سے جس کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہوں یا اپنے دوست کے گھر میں سے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم کے گھر میں داخل ہونا اور گھر کے اندر سے کچھ کھالینا جائز ہے اور اگر ممانعت کی دلیل قائم بھی کردی جائے تب بھی جواز کا شبہ تو باقی رہے گا جیسے حدیث انت ومالک لابیک کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

شبہ: اس آیت کی رو سے تو دوست کے گھر میں سے (بغیر اجازت) کھالینا جائز قرار پاتا ہے۔ لہٰذا دوست کا مال چرانے پر بھی ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ (دوست کا مال کھالینے سے تو دشمن نہیں ہوجاتا بلکہ دوستی میں مزید بے تکلفی اور استحکام ہوجاتا ہے البتہ) دوست کا مال چرانے کے وقت دوست نہیں رہتا دشمن بن جاتا ہے (لہٰذا قطع دست واجب ہوگیا)

مسئلہ: اگر کسی محرم قرابت دار کے گھر سے کسی غیر آدمی کا مال چرایا تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اگر محرم رشتہ دار کا مال کسی غیر کے گھر سے چرایا تو امام اعظم کے نزدیک ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اوّل صورت میں حفاظت ناقصہ کے اندر سے چوری کی اور دوسری صورت میں حفاظت کاملہ کے اندر سے چرایا۔

مسئلہ: اگر بیوی نے میاں کے گھر سے یا میاں نے بیوی کے گھر سے یا اس مکان سے جس میں دونوں رہتے ہیں کسی غیر شخص کا مال چرایا تو امام صاحب کے نزدیک چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ امام احمد کا بھی یہی مسلک منقول ہے اور امام شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے۔ امام مالک نے فرمایا اگر مشترک مکان سے جس میں میاں بیوی دونوں رہتے تھے کسی اجنبی کا مال چرایا تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

لیکن اگر میاں نے بیوی کے گھر سے یا بیوی نے میاں کے گھر سے اجنبی کا مال چرایا تو ہاتھ کاٹا جائے گا۔ امام شافعی کا بھی اصل مسلک یہی ہے اور ایک روایت میں امام احمد کا بھی یہی قول آیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول اس طرح آیا ہے کہ شوہر نے اگر بیوی کے گھر سے کسی غیر کا مال چرایا تو ہاتھ کاٹا جائے گا اور بیوی نے میاں کے گھر سے چرایا تو نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کی بیوی ہندہ سے فرمایا تو ابوسفیان کے مال میں سے اتنا لے سکتی ہے جو تیرے اور تیرے بچوں کے لئے کافی ہو۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ ہے کہ عرفاً میاں بیوی کے مکان میں اور بیوی میاں کے مکان میں بغیر اجازت کے آتے جاتے رہتے ہی ہیں لہٰذا حفاظت ناقص ہوگئی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے موطا میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک غلام کو پیش کیا گیا جس نے اپنے آقا کی بیوی کا آئینہ چرایا تھا فرمایا اس پر کچھ (سزا) نہیں ہے تمہارے خادم نے تمہارا سامان چرایا ہے۔ جب اس فرمان کی رو سے شوہر کے غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا تو خود شوہر کا ہاتھ کیسے کاٹا جاسکتا ہے۔

مسئلہ: اگر غلام نے اپنے آقا کا یا آقا کی بیوی کا یا مالک کے شوہر کا مال چرا لیا تو چونکہ غلام کو داخلہ کی اجازت ہوتی ہی ہے اس لئے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

اگر مہمان نے (مہمانی کے دوران) میزبان کی کوئی چیز چرائی تو چونکہ اس کو میزبان کی طرف سے اندر آنے کی اجازت مل چکی تھی اس لئے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

وہ مکان جس میں عام طور پر دن میں داخل ہونے کی اجازت ہوتی ہے جیسے بازار کی دکانیں تو دن کے وقت ان میں چوری کرنے سے بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ داخلہ کی اجازت عمومی ہوتی ہے۔

مسئلہ: اگر بقدر نصاب سرقہ مال چرایا پھر چوری کے بعد اس کو خرید لیا یا مالک نے ہبہ کر دیا یا بطور میراث چور کی ملک میں آ گیا اور یہ سب کچھ قاضی کے پاس مقدمہ جانے سے پہلے ہو گیا یا مقدمہ کی پیشی کے بعد اور فیصلہ سے پہلے ہو گیا یا فیصلہ کے بعد بھی ہوا بہرحال امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ چوری بہر طور پوری چوری ہوگئی اور اسکا ظہور و ثبوت بھی ہو گیا اب کوئی شبہ نہیں رہا۔

اس کے علاوہ صفوان رضی اللہ عنہ بن امیہ کی حدیث بھی ہے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مسجد میں سو رہا تھا چور آیا اور میرے سر کے نیچے سے چادر نکال لی۔ میں اس کو پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور عرض کیا اس نے میرا کپڑا چرایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو میرا مقصد نہ تھا میں نے یہ چادر اس کو خیرات کی فرمایا میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا۔ رواہ مالک رحمۃ اللہ علیہ واحمد و ابوداؤد وابن ماجۃ والنسائی۔ نسائی کی روایت میں اتنا زائد ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میرے پاس لانے سے پہلے) آپس میں حدود معاف کر دیا کرو۔ جب میرے پاس تک کوئی (جرم) قابل حد پہنچ جائے گا تو حد

جاری کرنا واجب ہو جائے گا۔

حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ابن ہمام نے جواب دیا کہ صفوان رضی اللہ عنہ کی حدیث ایک روایت میں ایسی ہی ہے جیسے بیان کی گئی۔ لیکن حاکم نے مستدرک میں روایت کے یہ الفاظ لکھے ہیں میں یہ (چادر اس کے ہاتھ) بیچتا ہوں اور قیمت اس پر قرض چھوڑتا ہوں۔ بہت سی روایات میں یہ بھی نہیں آیا صرف اتنا آیا ہے کہ صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا میرا یہ مقصد نہ تھا یا یوں کہا کہ کیا ایک عرب کا ہاتھ تیس درہم کی وجہ سے کاٹا جائے گا۔

بہرحال حدیث کے آخر میں جو زیادتی ہے اس میں اضطراب (اور عدم تعیین) ہے اور اضطراب روایت میں ضعف پیدا کر دیتا ہے پھر فیصلہ کی تکمیل اس وقت جب (فیصلہ نافذ ہو جائے اور) حد جاری ہو جائے اور فیصلہ (کاملہ) سے پہلے چور کا مالک بن جانا شبہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور شبہ کی صورت میں حد واجب نہیں ہوتی۔ (تفسیر مظہری، سورہ مائدہ، لاہور)

باب تَعْظِيمِ السَّرِقَةِ ۔

یہ باب ہے کہ چوری کا بڑا (گناہ ہونا)

4885 - اَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ"۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "زانی زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا' ڈاکہ ڈالنے والا ڈاکہ ڈالتے ہوئے مومن نہیں رہتا' جبکہ وہ کسی قیمتی چیز پر ڈاکہ ڈالے اور لوگ اس وقت اسے دیکھ رہے ہوں"۔

4886 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِي حَدِيْثِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ثُمَّ التَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ"۔

4885-انفرد بہ النسائی ۔ تحفۃ الاشراف (12871) ۔

4886-اخرجہ البخاري في الحدود، باب اثم الزناة (الحديث 6810) و اخرجه مسلم في الايمان، باب بيان نقصان الايمان بالمعاصي و نفيه عن المتلبس بالمعصية على ارادة نفي كماله (الحديث 104)۔ واخرجه النسائي في قطع السارق، تعظيم السرقة (الحديث 4887) ۔ تحفة الاشراف (12395 و 12495 و 12866) ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا لیکن اس کے بعد توبہ کی گنجائش ہوتی ہے''۔

4887 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ اَبُوْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ يَزِيْدَ - وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ زِيَادٍ - عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّذَكَرَ رَابِعَةً فَنَسِيْتُهَا فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' (چور) چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' (شرابی) شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا (راوی کہتے ہیں) انہوں نے چوتھی بات بھی نقل کی تھی' لیکن میں وہ بھول گیا ہوں (اس کے بعد روایت میں یہ الفاظ ہیں:) جب وہ ایسا کر لیتا ہے تو وہ اپنی گردن سے اسلام کے پٹے کو اتار دیتا ہے' لیکن وہ اگر توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔

4888 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے' جو ایک انڈہ' (یا ڈھال) چوری کرتا ہے' تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے' اگر وہ رسی چوری کرتا ہے' تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے''۔

باب امْتِحَانِ السَّارِقِ بِالضَّرْبِ وَالْحَبْسِ .

یہ باب ہے کہ چور کو مار پیٹ کر اور قید کر کے اس سے تفتیش کرنا

4889 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ اَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَرَازِيُّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّهٗ رُفِعَ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنَ الْكَلَاعِيِّيْنَ اَنَّ حَاكَةً سَرَقُوْا

4887-تقدم (الحديث 4886) .

4888-اخرجه مسلم في الحدود، باب حد السرقة و نصابها (الحديث 7) . واخرجه ابن ماجه في الحدود، باب حد السارق (الحديث 2583) . تحفة الاشراف (12515) .

4889-اخرجه ابو داؤد في الحدود، باب في الامتحان بالضرب (الحديث 4382) . تحفة الاشراف (11611) .

مَتَاعًا فَحَبَسَهُمْ اَيَّامًا ثُمَّ خَلّٰى سَبِيْلَهُمْ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا خَلَّيْتَ سَبِيْلَ هٰؤُلَاءِ بِلَا امْتِحَانٍ وَّلَا ضَرْبٍ . فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ اَضْرِبُهُمْ فَاِنْ اَخْرَجَ اللّٰهُ مَتَاعَكُمْ فَذَاكَ وَاِلَّا اَخَذْتُ مِنْ ظُهُوْرِكُمْ مِثْلَهُ . قَالُوْا هٰذَا حُكْمُكَ قَالَ هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

★★ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان کے سامنے کلاعی سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو پیش کیا گیا کہ حاکہ نے کچھ سامان چوری کیا تھا۔

تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کچھ دن قید رکھا۔ پھر انہیں چھوڑ دیا وہ لوگ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا آپ نے ان لوگوں کو تفتیش اور مار پیٹ کے بغیر چھوڑ دیا' تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جیسے تم مناسب سمجھو گے ویسے کر لیتا ہوں' اگر تم چاہو تو میں اسے مارتا ہوں' اگر تمہارا سامان برآمد ہو گیا' تو ٹھیک ہے ورنہ پھر میں تمہاری بھی اسی طرح پٹائی کروں گا ان لوگوں نے دریافت کیا: آپ کا یہی فیصلہ ہے؟ تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے۔

4890 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ نَاسًا فِيْ تُهْمَةٍ .

★★ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک الزام کی وجہ سے کچھ لوگوں کو قید کر دیا تھا۔

4891 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِيْ تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلّٰى سَبِيْلَهُ .

★★ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو الزام کی وجہ سے قید کر دیا تھا' پھر آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

باب تَلْقِيْنِ السَّارِقِ .

یہ باب ہے کہ چور کو تلقین کرنا

4892 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ

4890-اخرجه ابو داؤد في الاقضية، باب في الحبس في الدين وغيره (الحديث 3630) . واخرجه الترمذي في الديات، باب ما جاء في الحبس في التهمة (الحديث 1417) . واخرجه النسائي في قطع السارق، باب امتحان السارق بالضرب و الحبس (الحديث 4891) . تحفة الاشراف (11382) .

4891-تقدم (الحديث 4890) .

4892-اخرجه ابو داود في الحدود، باب في التلقين في الحد (الحديث 4380) واخرجه ابن ماجه في الحدود، باب تلقين السارق (الحديث 2597) . تحفة الاشراف (11861) .

اللّٰهِ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلٰى اَبِي ذَرٍّ عَنْ اَبِي اُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلِصٍّ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَّلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ". قَالَ بَلٰى. قَالَ "اذْهَبُوْا بِهِ فَاقْطَعُوْهُ ثُمَّ جِيْئُوْا بِهِ". فَقَطَعُوْهُ ثُمَّ جَاؤُوْا بِهِ فَقَالَ لَهُ "قُلْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ". فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ. قَالَ "اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ".

★★ حضرت ابوامیہ مخزومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چور کو لایا گیا' جس نے اعتراف کرلیا تھا' لیکن اس کے پاس سے سامان برآمد نہیں ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ تم نے چوری کی ہوگی۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں (میں نے چوری کی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو اور پھر اسے لے آؤ ان لوگوں نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اور پھر اسے لے کر آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو: "میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اس بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"۔ تو اس شخص نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! تو اس کی توبہ کو قبول فرمالے۔

بَاب الرَّجُلُ يَتَجَاوَزُ لِلسَّارِقِ عَنْ سَرِقَتِهِ بَعْدَ اَنْ يَّاْتِيَ بِهِ الْاِمَامَ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَطَاءٍ فِيْ حَدِيْثِ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ فِيْهِ.

یہ باب ہے کہ آدمی کا' چور کے چوری کرنے کے بعد' اس سے درگزر کرنا

اور یہ درگزر کرنا' اسے حکام کے پاس لانے کے بعد ہو' اس بارے میں حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث میں عطاء نامی راوی پر ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

4893 - اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً لَهُ فَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ. فَقَالَ "اَبَا وَهْبٍ اَفَلَا كَانَ قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنَا بِهِ". فَقَطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

★★ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ان کی چادر چوری کرلی' وہ اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سے درگزر کرتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابووہب! تم نے اسے ہمارے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چور کا ہاتھ کٹوادیا۔

4893- اخرجه ابو داؤد في الحدود، باب من سرق من حرز (الحديث 4394) بنحوه واخرجه النسائي في قطع السارق، الرجل يتجاوز للسارق عن سرقته بعد ان ياتي به الامام و ذكر الاختلاف على عطاء في حديث صفوان بن امية فيه (الحديث 4894) و (الحديث 4895) و ما يكون حرزاً و ما لا يكون (الحديث 4896 و 4898 و 4899) واخرجه ابن ماجه في الحدود، باب من سرق من الحرز (الحديث 2595) بنحوه . تحفة الاشراف (4943) .

4894 - اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ مُرَقَّعٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ رَجُلاً سَرَقَ بُرْدَةً فَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ ‏.‏ قَالَ ‏"‏ فَلَوْلاَ كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهِ يَا اَبَا وَهْبٍ ‏"‏ ‏.‏ فَقَطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ‏.‏

★★ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے چادر چوری کر لی وہ اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے اس چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سے درگزر کرتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابووہب! تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اس چور کا ہاتھ کٹوا دیا۔

4895 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ رَجُلاً سَرَقَ ثَوْبًا فَاُتِيَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ لَهُ ‏.‏ قَالَ ‏"‏ فَهَلاَّ قَبْلَ الْاٰنَ ‏"‏ ‏.‏

★★ عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کپڑا چوری کر لیا اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اس شخص نے (جس کا کپڑا چوری ہوا تھا) یہ عرض کی: یارسول اللہ! یہ کپڑا اس کا ہوا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ایسا اس سے پہلے کیوں نہیں کیا؟

باب مَا يَكُوْنُ حِرْزًا وَّمَا لَا يَكُوْنُ ‏.‏

یہ باب ہے کہ کون سی چیز محفوظ شمار ہوگی اور کون سی چیز محفوظ شمار نہیں ہوگی؟

4896 - اَخْبَرَنِيْ هِلاَلُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ - هُوَ ابْنُ اَبِيْ بَشِيْرٍ - قَالَ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهُ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى ثُمَّ لَفَّ رِدَاءً لَهُ مِنْ بُرْدٍ فَوَضَعَهُ تَحْتَ رَاْسِهِ فَنَامَ فَاَتَاهُ لِصٌّ فَاسْتَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَاْسِهِ فَاَخَذَهُ فَاَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا سَرَقَ رِدَائِيْ ‏.‏ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ‏"‏ اَسَرَقْتَ رِدَاءَ هٰذَا ‏"‏ ‏.‏ قَالَ نَعَمْ ‏.‏ قَالَ ‏"‏ اذْهَبَا بِهِ فَاقْطَعَا يَدَهُ ‏"‏ ‏.‏ قَالَ صَفْوَانُ مَا كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ فِيْ رِدَائِيْ ‏.‏ فَقَالَ لَهُ ‏"‏ فَلَوْ مَا قَبْلَ هٰذَا ‏"‏ ‏.‏ خَالَفَهُ اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ ‏.‏

4894-تقدم في قطع السارق- الرجل يتجاوز للسارق عن سرقته بعد ان يأتي به الامام و ذكر الاختلاف على عطاء في حديث صفوان بن امية فيه (الحديث 4883).

4895-تقدم في قطع السارق، الرجل يتجاوز للسارق عن سرقته بعد ان يأتي به الامام و ذكر الاختلاف على عطاء في حديث صفوان بن امية فيه (الحديث 4883).

4896-تقدم في قطع السارق، الرجل يتجاوز للسارق عن سرقته بعد ان يأتي به الامام و ذكر الاختلاف على عطاء في حديث صفوان بن امية فيه (الحديث 4883).

★★ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے' پھر انہوں نے نماز ادا کی پھر انہوں نے اپنی چادر کو لپیٹا' اسے اپنے سر کے نیچے رکھ لیا اور سو گئے۔ ایک چور آیا' اس نے ان کے سر کے نیچے سے چادر کو کھینچ لیا۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑ لیا۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے عرض کی: اس شخص نے میری چادر چوری کرنے کی کوشش کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے دریافت کیا: کیا تم نے اس کی چادر چوری کی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ میری چادر کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم نے اس سے پہلے یہ (فیصلہ کیوں نہیں کیا)

اشعث بن سوار نے اس کے برخلاف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)

4897 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي خِيَرَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ - يَعْنِي ابْنَ الْعَلاَءِ الْكُوفِيَّ - قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ صَفْوَانُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ وَرِدَاؤُهُ تَحْتَهُ فَسُرِقَ فَقَامَ وَقَدْ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَأَدْرَكَهُ فَأَخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ قَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَلَغَ رِدَائِي أَنْ يُقْطَعَ فِيهِ رَجُلٌ . قَالَ "هَلاَّ كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنَا بِهِ" .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَشْعَثُ ضَعِيفٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت صفوان رضی اللہ عنہ مسجد میں سوئے ہوئے تھے۔ ان کی چادر ان کے سر کے نیچے تھی۔ وہ چوری ہو گئی۔ وہ بیدار ہو گئے اس دوران وہ شخص جا چکا تھا۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑ لیا' وہ اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ حضرت صفوان نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری چادر اس حیثیت کی نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹ دیا جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا (یعنی اسے معاف کیوں نہیں کیا)۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اشعث نامی راوی ضعیف ہے۔

4898 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ أَسْبَاطٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ أُخْتِ صَفْوَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى خَمِيصَةٍ لِي ثَمَنُهَا ثَلاَثُونَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي فَأُخِذَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقْطَعَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلاَثِينَ دِرْهَمًا أَنَا أَبِيعُهُ وَأُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا . قَالَ "فَهَلاَّ كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ" .

4897-انفرد به النسائي . تحفة الأشراف (5985) .

4898-تقدم في قطع السارق، الرجل يتجاوز للسارق عن سرقته بعد ان يأتي به الامام و ذكر الاختلاف على عطاء في حديث صفوان بن امية فيه الحديث (4893) .

★★ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں ایک چادر پر سویا ہوا تھا' جس کی قیمت تیس درہم تھی۔ ایک شخص آیا اس نے وہ چادر میرے پاس سے کھسکالی پھر وہ شخص پکڑا گیا اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ اس کا ہاتھ تیس درہم کی وجہ سے کاٹ دیں گے؟ میں یہ اسے فروخت کرتا ہوں اور اس کی قیمت کا اس کے ساتھ ادھار کر لیتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا؟

4299 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهُ سُرِقَتْ خَمِيصَتُهُ مِنْ تَحْتِ رَاْسِهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ اللِّصَّ فَجَآءَ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ صَفْوَانُ اَتَقْطَعُهُ قَالَ "فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهِ تَرَكْتَهُ".

★★ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے سر کے نیچے سے ان کی چادر چوری ہو گئی' وہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں سوئے ہوئے تھے' پھر انہوں نے چور کو پکڑ لیا اور اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے اسے کیوں نہیں چھوڑ دیا تھا؟

حد سرقہ کے لئے نصاب سرقہ کے لازم ہونے کا بیان

ہاتھ کاٹنے کے لئے چوری کا بقدر نصاب سرقہ ہونا تمام اہل سنت کے نزدیک بالاجماع ضروری ہے لیکن خوارج اور داؤد ظاہری اور ابن بنت الشافعی کے نزدیک نصاب ضروری نہیں۔ حسن بصری کا بھی یہی قول روایت میں آیا ہے کیونکہ آیت مطلق ہے اس کے علاوہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور پر اللہ کی لعنت۔ رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم۔

ہم کہتے ہیں بالاجماع علماء (اگرچہ آیت میں کوئی قید اور شرط نہیں ہے لیکن) آیت اطلاق پر نہیں ہے (یعنی کوئی قید یا کچھ نہ کچھ شرط مثلاً قیمت کا مقدار۔ تحفظ کا مال وغیرہ سب کے نزدیک معتبر ہے)

خارجیوں کے قول کا اعتبار نہیں اور داؤد و حسن بصری کی تنہا رائے اجماع کو نہیں توڑ سکتی۔

مسئلہ: اگر چوروں کی ایک جماعت نے چرایا ہو اور تقسیم کے بعد ایک ایک کے حصہ میں بقدر نصاب مال نہ آئے تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ ہر شخص کے حصہ میں بقدر نصاب سرقہ مال آنا ضروری ہے۔ امام احمد کے نزدیک سب کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔ مذکورہ بالا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا یہی تقاضا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر چوری کا مال ایک نصاب سرقہ کے برابر ہو اور سب نے مل کر نکالا ہو اور مال بھی ایسا ہو جس کو منتقل

4299- تقدم في قطع السارق، الرجل يتجوز لسارق عن سرقة بعد ان يأتي به الامام و ذكر الاختلاف على عطاء في حديث صفوان بن امية فيه (الحديث 4253).

...نے کے لئے باہم مدد کرنے کی ضرورت ہوتی ہو تو سب کے ہاتھ کاٹے جائیں گے ورنہ کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ جب تک
...یک کے حصہ میں نصاب سرقہ کے بقدر مال نہ آیا ہو۔

نصاب چوری سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ کا بیان

چوری کا نصاب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دس درہم یا ایک دینار ہے یا کوئی مال جس کی قیمت دس درہم یا ایک دینار ہو وہ بھی نصاب سرقہ ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد کا قول قوی ترین روایت میں یہ ہے کہ چوری کا نصاب چوتھائی دینار یا تین درہم یا ان میں سے کسی کے برابر قیمت کا مال ہے۔ امام شافعی کے نزدیک بقدر چوتھائی دینار کے دراہم وغیرہ نصاب سرقہ ہے کیونکہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی مرفوع حدیث ہے۔ چوتھائی دینار اور زیادہ میں ہاتھ کاٹا جائے۔ حدیث کے دوسرے الفاظ اس طرح ہیں ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر چوتھائی دینار میں۔ متفق علیہ۔

ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ڈھال کی قیمت سے کم قیمت کی چوری میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاتا تھا۔ مسلم کی روایت با ایں الفاظ ہے۔ ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر چوتھائی دینار اور اس سے اوپر (قیمت) کی چوری میں۔

مسند احمد میں حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی روایت کے یہ الفاظ ہیں چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹو۔ اس سے کم (قیمت) والی چوری میں نہ کاٹو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت کے بقدر جس کی قیمت تین درہم (کی چوری) میں کٹوایا۔ رواہ البخاری ومسلم۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں عمرہ بنت عبدالرحمٰن کی روایت سے لکھا ہے کہ حضرت عثمان کے دور خلافت میں کسی چور نے ایک ترنج چرا لیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ترنج کی قیمت کی جانچ کی جائے جانچ کے بعد بارہ درہم فی دینار کے حساب سے اس ترنج کی قیمت تین درہم قائم کی گئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چور کا ہاتھ کٹوا دیا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چونکہ اسقاط حد کے لئے حیلہ کی ضرورت ہے (خفیف شبہ سے بھی سقوط حد ہو جاتا ہے) اس لئے زیادہ سے زیادہ مقدار کو نصاب سرقہ بنانا ہی زیادہ مناسب ہے اور ڈھال کی (کم سے کم) قیمت مذکورہ بالا مقدار (تین درہم) سے زیادہ بھی روایت میں آئی ہے۔ حاکم نے مستدرک میں مجاہد کی وساطت سے ایمن کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (چور کا) ہاتھ نہیں کاٹا گیا مگر (کم سے کم) ڈھال کی قیمت (کے بقدر چوری) میں اور اس زمانہ میں ڈھال کی قیمت ایک دینار (دس یا بارہ درہم) تھی۔

امام احمد اور امام شافعی نے ابن اسحاق کی وساطت سے عمرو بن شعیب کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔ ابن ابی شیبہ نے مصنف کی کتاب اللقطہ میں سعید بن مسیب کے حوالہ سے ایک مزنی شخص کی روایت بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (چوری) ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔ دار قطنی اور امام احمد نے سالم بن قتیبہ از زفر بن ہذیل از حجاج بن ارطاۃ از عمرو بن شعیب

از شعیب از جد شعیب کی اسناد سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر دس درہم (کی چوری) میں عبدالرزاق اور طبرانی نے قاسم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی موقوف روایت سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں ہے مگر ایک دینار یا دس درہم (کی چوری) میں۔ یہ روایت موقوف منقطع ہے کیونکہ قاسم بن محمد کی سماعت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں۔

حق یہ ہے کہ جمہور نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے وہ بالکل صحیح ہیں اور یہ احادیث ضعیف ہیں اور زیادہ محتاط مسلک اس وقت اختیار کیا جاتا ہے جب دونوں مقابل احادیث قوت وضعف میں ایک جیسی طاقت رکھتی ہوں۔ ابن اسحاق سالم زفر اور حجاج بن ارطاۃ جو عمرو بن شعیب والی حدیث کے راوی ہیں سب ضعیف ہیں اور راوی کا یہ قول کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی اس کی بنا صرف گمان اور تخمین پر ہے ورنہ یہ بات یقینی ہے کہ ڈھال کی قیمت کبھی تین اور کبھی دس درہم ہوتی ہے اور کبھی اس سے زیادہ بھی ہوتی ہے۔ جیسی ڈھال ویسی ہی اس کی قیمت۔ اس صورت میں حدیث لن یقطع ید السارق علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ادنی من ثمن المجن مجمل قرار پائے گی۔

اور احادیث یقطع فی ربع دینار اور لا یقطع الا فی ربع دینار اور اقطعوا فی ربع دینار ولا تقطعوا فیما ہو ادنی من ذلک محکم ہیں۔ ان کے مقابلہ پر اگر کوئی حدیث آسکتی ہے تو لا یقطع السارق الا فی عشرۃ دراہم آسکتی ہے۔ مگر یہ حدیث مرفوع نہیں اس کو مرفوع کہنا صحیح نہیں اور اختلاف کے موقع پر حدیث موقوف کو استدلال میں نہیں پیش کیا جاسکتا یہ مسئلہ اجماعی ہے۔

روایت میں آیا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ چوتھائی دینار اور اس سے زائد کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے پھر آپ کیسے کہتے ہیں کہ دس درہم اور اس سے زائد کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے اس سے کم میں نہ کاٹا جائے۔

امام محمد نے ایمن بن اُم ایمن کی حدیث استدلال میں پیش کی جو مجاہد کی روایت سے آئی ہے یہ ایمن وہی ہیں جو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے اخیافی بھائی تھے۔ امام شافعی نے جواب دیا کہ ایمن کی شہادت تو غزوہ حنین میں مجاہد کی پیدائش سے پہلے ہوگئی تھی۔ ابو حاتم نے بیان کیا ہے کہ ایمن جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ نہیں ہیں جو اُم ایمن کے بیٹے اور صحابی رضی اللہ عنہ تھے اور حنین کی جنگ میں شہید ہوئے تھے بلکہ یہ تابع ہیں جنہوں نے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا نہ چاروں خلفاء میں سے کسی خلیفہ کا۔

میں کہتا ہوں کہ اُم ایمن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گودوں میں کھلایا تھا ان کی عمر رسول اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھی۔ ان کا بیٹا وہ شخص کیسے ہوسکتا ہے جو کسی خلیفہ کے زمانہ میں پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ ایمن دو تابعیوں کا نام تھا۔ ایک ابن الزبیر تھے۔ دوسرے ابن ابی عمرو کے آزاد کردہ غلام ابن ابی حاتم اور ابن حبان نے دونوں کو ایک ہی قرار دیا ہے خلاصہ یہ کہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث کے مقابلہ پر نہیں لائی جاسکتی۔

بے قدر وقیمت والی چیز کی چوری پر حد نہ ہونے کا بیان

جس ملک میں جو چیز بے قیمت بے قدر اور عام طور پر مباح ہو اس کی چوری میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جیسے لکڑی خشک گھاس بانس مچھلی پرندے جنگلی شکار کے جانور (چونہ عمارتی گچ وغیرہ جو کھانے کی چیز جلد سڑ جاتی ہے اس کی چوری میں بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جیسے سالن دودھ دہی گوشت تازہ تر پھل تر کھجوریں تینوں اماموں کے نزدیک اگر ان چیزوں کو محفوظ کر کے رکھ لیا جائے تو ان کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ آیت میں عموم ہے (اس عموم میں ہر چیز داخل ہے) امام صاحب نے فرمایا آیت کا عموم تو باتفاق علماء مراد نہیں ہے۔ نصاب سرقہ سے کم مقدار بہر حال مخصوص ہے۔ لہٰذا ان مذکورہ چیزوں کو استثناء۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی حدیث کی روشنی میں کیا جائے گا۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حقیر بے مقدار چیز کی چوری میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ یہ حدیث عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن سلیمان کی وساطت سے بروایت ہشام بن عروہ از عائشہ (رضی اللہ عنہا): آئی ہے اور ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ نے اسی سند سے مصنف میں اس کو ذکر کیا ہے۔ بصورت ارسال بسند وکیع از ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ از عروہ بھی یہ حدیث منقول ہے۔ عبدالرزاق نے مصنف میں ابن جریج از ہشام اور اسحاق بن راہویہ نے عیسیٰ بن یونس از ہشام اور ابن عدی نے الکامل میں عبداللہ بن قبیصہ فزاری از ہشام بن عروہ از عائشہ: (رضی اللہ عنہا) نقل کیا ہے۔ ابن عدی نے عبداللہ بن قبیصہ پر کوئی جرح بھی نہیں کی صرف اتنا کہا ہے کہ عبداللہ کی متابعت کسی نے نہیں کی۔ لیکن متقدمین نے اس کے متعلق کوئی کلام نہیں کیا۔

ابن ہمام نے لکھا ہے یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ یہ تمام مرسل احادیث قابل استدلال ہیں۔ ابن ابی شیبہ نے اس کو موصولاً بھی بیان کیا ہے۔ عبدالرزاق نے اپنی سند سے بیان کیا کہ عبداللہ بن یسار نے کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ بن عبدالعزیز کی خدمت میں ایک شخص کو پیش کیا گیا جس نے مرغی چرائی تھی آپ نے اس کا ہاتھ کٹوانے کا ارادہ کیا تو سلمہ بن عبدالرحمن نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ پرندوں کی چوری میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔ اس روایت کی سند میں ایک راوی جابر جعفی ہے۔

ابن ابی شیبہ نے بروایت عبدالرحمن بن مہدی از زبیر بن محمد از یزید بن خصیفہ بیان کیا کہ عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں ایک شخص کو پیش کیا گیا۔ جس نے کوئی پرندہ چرایا تھا آپ نے سائب بن یزید سے فتویٰ پوچھا۔ سائب نے کہا میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ پرندہ کی چوری میں اس کا ہاتھ کاٹا ہو۔ پرندہ کی چوری میں اس کو ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی۔ عمر بن عبدالعزیز نے چور کو چھوڑ دیا۔

ابوداؤد نے مراسیل میں جریر بن حازم کی روایت سے حسن بصری کا قول لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کھانے (کی چوری) میں ہاتھ نہیں کٹواؤں گا۔ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کا ذکر کیا ہے اور سوائے مرسل ہونے کے اور کوئی خرابی نہیں بیان کی مگر ہمارے نزدیک مرسل قابل استدلال ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھلوں کی چوری میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔ رواہ الترمذی عن لیث بن سعد والنسائی وابن ماجۃ عن سفیان بن عیینۃ ولیث وسفیان کلاھما عن یحییٰ بن سعید عن محمد بن یحییٰ

بن حبان عن عمہ واسع ورواہ ابن حبان فی صحیحہ۔

اگر کسی روایت کے منقطع اور موصول ہونے میں تعارض پڑ جائے تو موصول قرار دینا اولیٰ ہوتا ہے کیونکہ موصول میں زیادتی ہوتی ہے اور ثقہ راوی کی طرف سے زیادتی قابل قبول ہے۔

طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کو ساری امت نے قبول کیا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں ثمر سے مراد وہ پھل ہیں جو درخت میں لگے ہوئے ہوں بوجہ خصوصی تحفظ نہ ہونے کی وجہ سے ایسے پھلوں کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

عمرو بن شعیب نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان پھلوں کے متعلق دریافت کیا گیا جو درخت میں لگے ہوئے ہوں۔ فرمایا جو ضرورت مند اس کو اپنے منہ سے لے لے (یعنی کھا لے) اور جھولی نہ بنائے تو اس پر کوئی سزا نہیں اور جو شخص ان پھلوں میں سے نکال کر باہر لے آئے تو اس پر دوگنا تاوان ہوگا اور اگر پھلوں کو خشک کرنے کے مقام پر پہنچا دیا گیا ہو اور پھر اس میں سے کوئی چوری کرے اور ڈھال کی قیمت کے برابر چوری شدہ پھلوں کی قیمت ہو جائے تو اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا ہے۔ ابوداؤد نے یہ حدیث ابن عجلان اور ولید بن کثیر اور عبیداللہ بن اخنس اور محمد بن اسحاق کی روایت سے لکھا ہے اور ان چاروں نے عمرو بن شعیب کی روایت کو بیان کیا ہے۔

نسائی نے یہ حدیث نقل کی ہے اور سند اس طرح قائم کی ہے از وہب از عمرو بن حارث و ہشام بن سعد از عمرو بن شعیب۔ نسائی کی حدیث اس طرح ہے کہ قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان بکریوں (کی چوری) کا حکم دریافت کیا جو رات کو گھر واپس نہ آ سکی ہوں۔ چراگاہ میں ہی رہ گئی ہوں۔

فرمایا ان کو چرانے پر دوگنی قیمت دی جائے اور مارا جائے اور ایسی سزا دی جائے جو دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو اور جو بکری وغیرہ تھان پر سے چرائی ہو تو اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ بشرطیکہ اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو جائے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ان پھلوں کا کیا حکم ہے جو اپنے غلاف کے اندر ہوں۔

فرمایا جو شخص ان میں سے اپنے منہ سے لے لے اور جھولی نہ بنائے (یعنی صرف وہیں کھا لے تو اس پر کچھ (تاوان وغیرہ) نہیں ہے اور جو اٹھا کر لے آئے تو اس کی دوہری قیمت اور مار پیٹ اور عبرتناک سزا ہونی چاہئے اور اگر خشک کرنے کے مقام سے چرا لئے ہوں تو ہاتھ کاٹنے کی سزا ہوگی۔ رواہ احمد والنسائی۔

بعض روایات کے الفاظ اس طرح ہیں (دریافت کیا گیا) درختوں پر لگے ہوئے پھلوں (کو لے لینے) کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے۔

فرمایا درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کو لینے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔ ہاں اگر پھل خشک کرنے کے مقام پر آ گئے ہوں اور ان میں سے اتنے لے لئے جائیں کہ ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو جائے تو اس میں قطع دست کی سزا ہے اور اگر ڈھال کی قیمت سے کم قیمت کے ہوں تو دوگنا تاوان اور عبرتناک سزا تازیانہ ہے۔ حاکم نے بھی اصل حدیث اسی طرح نقل کی ہے اور صراحت کی ہے کہ ہمارے امام اسحاق بن راہویہ کا قول ہے کہ عمرو بن شعیب کی حدیث بیان کرنے والا راوی اگر ثقہ ہو تو وہ ایسی

(واجب القبول) ہے جیسے ایوب از نافع از ابن عمر۔ ابن ابی شیبہ نے اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر لے جا کر ختم کر دیا (یعنی حدیث موقوفاً بیان کی ہے) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ پھلوں کی چوری میں قطع دست نہیں۔ جب تک پھل اپنے خشک کرنے کے مقام میں نہ پہنچ جائیں۔

امام مالک امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک محفوظ رکھے ہوئے پھلوں کی چوری موجب قطع ہے۔ حدیث مذکور سے ان کے مسلک کی تائید ہوتی ہے مزید تائید حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس فیصلہ سے ہوتی ہے جو امام مالک نے موطا میں بیان کیا ہے کہ کسی چور نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ترنج چرا لیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ترنج کی قیمت جانچنے کا حکم دیا اس کی قیمت تین درہم جانچی گئی بشرطیکہ ایک دینار کے بارہ درہم قرار دیے جائیں۔ حضرت نے چور کا ہاتھ کٹوا دیا۔ امام مالک نے ترنج سے مراد یہی معمولی ترنج لی ہے جس کو لوگ کھاتے ہیں۔ لیکن ابن کنانہ نے کہا وہ چنے کے برابر سونے کا ترنج تھا جس میں خوشبو بھی جاتی تھی۔ امام مالک نے اس قول کی تردید کی ہے اور فرمایا ہے کہ اگر وہ ترنج سونے کا ہوتا تو اس کی قیمت نہیں جانچی جاتی (بلکہ وزن کیا جاتا ہے سونے کا اندازہ وزن سے کیا جاتا ہے۔ قیمت سے نہیں کیا جاتا)

حنفیہ نے ان احادیث کا جواب متعدد طریقوں سے دیا ہے۔

(۱) چونکہ یہ حدیث صراحتاً آیت قرآنی کے خلاف ہے اس لئے اس کے ظاہر پر عمل نہیں کیا جائے گا اللہ نے فرمایا ہے فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ جتنی زیادتی اس نے تم پر کی اتنا ہی بدلہ تم اس کو دو اور حدیث مذکور میں پھلوں اور جنگل میں رہی ہوئی بکری کی چوری دوگنا تاوان دینے کا حکم ہے یہ معنوی انقطاع ہے اس لئے حدیث پر عمل نہ کرنا واجب ہے۔

(۲) دونوں حدیثوں میں تعارض ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ پھلوں کی چوری میں قطع دست نہیں۔ یہ مطلق حکم ہے پھل خشک کرنے کی جگہ پر لے آئے گئے ہوں یا باغ میں پڑے ہوں سب کو یہ ممانعت قطع شامل ہے لیکن اوپر کی پیش کردہ حدیث میں اگر پھل محفوظ کر لئے گئے ہوں اور خشک کرنے کے مقام میں آ گئے ہوں اور اس وقت ان کی چوری کی جائے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے۔ اس تعارض کو دور کرنے کی صورت یا تو تقسیم ہے کہ تر پھل چرانے پر قطع دست کی سزا نہ ہو اور خشک پھلوں کی چوری موجب قطع ہو یا عدم قطع کو قطع پر ترجیح دی جائے (اور خشک پھل ہوں یا تر کسی کی چوری کو موجب قطع نہ قرار دیا جائے) کیونکہ حدود کو ساقط کرنے کا حکم ہے اور عدم قطع کی ترجیح کی صورت میں سقوط حد ہو جائے گا۔

جس کھانے کی چوری پر قطع دست نہ کرنے کا حکم ہے اس سے مراد وہ کھانا ہے جس کا بگاڑ جلدی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس امر پر اجماع علماء ہے کہ گیہوں اور دوسرے خشک غلہ کی چوری موجب قطع ہے اسی طرح شکر کی چوری پر بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔ البتہ قحط سالی ہو تو غلہ کی چوری میں قطع دست نہ ہوگا کیونکہ بظاہر ایسی چوری پیٹ بھرنے کے لئے کی جاتی ہے اور پیٹ بھرنے کے لئے لینا جائز ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اضطراری بھوک کی وجہ سے چوری کرنے میں قطع دست نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قحط کے سال میں قطع دست نہیں ہے (کیونکہ ایسے وقت میں بظاہر کھانے کے لئے ہی لوگ چوری کرتے ہیں)

متعدد بار چوری کرنے والے سے متعلق حد سرقہ کا بیان

پہلی چوری پر ہاتھ کاٹے جانے کے بعد اگر دوبارہ چوری کرے یا دایاں ہاتھ (کسی وجہ سے) پہلے ہی سے کٹا ہوا ہو اور اسی حالت میں چوری کرے تو اجماع کا حکم ہے کہ چور کا بایاں پاؤں کاٹا جائے۔ بایاں پاؤں کاٹنے کا حکم اس آیت میں نہیں ہے۔ آیت میں صرف ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت کی وجہ سے ہاتھ سے مراد دایاں ہاتھ ہے لہٰذا آیت میں تو دایاں ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے اب دوبارہ چوری کرنے پر دایاں ہاتھ تو کاٹا ہی نہیں جا سکتا۔ محل قطع موجود ہی نہیں ہے تو دوبارہ قطع نہ ہوگا۔ ہاں سنت اور اجماع کی وجہ سے بایاں پاؤں کاٹا جائے گا۔

اور اگر چور کا پہلے سے ہی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کٹا ہوا ہو یا چوری میں ہاتھ پاؤں کاٹ دیا گیا ہو اور تیسری بار چوری کرے تو امام اعظم اور امام احمد کے نزدیک قطع کی سزا اس کو نہیں دی جائے گی بلکہ قید میں ڈال دیا جائے گا اور تعزیر کی جائے گی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دوسری مرتبہ کی چوری میں بایاں پاؤں اور تیسری مرتبہ کی چوری میں بایاں ہاتھ اور چوتھی مرتبہ کی چوری میں دایاں پاؤں کاٹ دیا جائے گا۔

امام احمد کا بھی ایک قول اسی طرح روایت میں آیا ہے۔ پھر پانچویں مرتبہ چوری کرنے پر تعزیر وقید کی سزا دی جائے گی۔

عطاء اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول آیا ہے کہ پانچویں مرتبہ چرانے پر اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت کو اپنے مسلک کے ثبوت میں پیش کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ کچھ مدت کے بعد اس نے پھر چوری کی اور اس کو پیش کیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پاؤں کٹوا دیا۔ مدت کے بعد اس نے پھر چوری کی اور پیشی ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا (دوسرا) ہاتھ کٹوا دیا اس نے پھر چوری کی اور پیشی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا (دوسرا پاؤں) کٹوا دیا (پانچویں بار) اس نے پھر چوری کی اور پیشی میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قتل کرا دیا۔ رواہ الدار قطنی۔

اس کی سند میں ایک راوی محمد بن یزید بن سنان ہے جو ضعیف ہے۔

ابوداؤد اور نسائی نے حدیث ان الفاظ میں لکھی ہے کہ ایک چور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ فرمایا اس کو قتل کر دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے تو چوری کی ہے۔ فرمایا (اسکا ہاتھ) کاٹ دو (ہاتھ) کاٹ دیا گیا۔ پھر دوبارہ (چوری کے جرم میں) اسکو پیش کیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسکو قتل کر دو۔ عرض کیا گیا: اس نے تو چوری کی ہے فرمایا: تو (بایاں پاؤں) قطع کر دو۔ سہ بار پھر (چوری کے جرم میں) اسکو پیش کیا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا اس کو قتل کر دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے تو چوری کی ہے فرمایا (تو اسکا دوسرا ہاتھ) کاٹ دو۔ حکم کی تعمیل میں (دوسرا ہاتھ) کاٹ دیا گیا پھر چوتھی بار پیشی ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو قتل کر دو۔ صحابہ

رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس نے تو چوری کی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو (اس کا دوسرا پاؤں) کاٹ دو (پاؤں قطع کر دیا گیا) پھر پانچویں مرتبہ کی پیشی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔ جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ہم اس کو اونٹوں کے ٹھانوں پر لے گئے اور چت لٹا کر قتل کر دیا۔ پھر کھینچ کر کنوئیں میں ڈال دیا اور اوپر سے سنگ باری کی۔

اس روایت میں ایک راوی مصعب بن ثابت ہے جو بقول نسائی قوی نہیں ہے اور حدیث منکر ہے۔ اس بحث کی کوئی صحیح حدیث میرے علم میں نہیں آئی۔

چور کو قتل کرنے کی ایک حدیث حارث بن حاطب جمحی کی روایت سے نسائی اور حاکم نے اور عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے ابونعیم نے الحلیہ میں بھی لکھی ہے۔

ابن عبدالبر نے لکھا ہے کہ چور کو قتل کرنے کی حدیث منکر ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔ امام شافعی نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے کسی عالم کا اس میں اختلاف نہیں۔ ابن عبدالبر نے لکھا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابو مصعب نے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کیا ہے کہ یہ دونوں بزرگ چور کو قتل کرنے کا فیصلہ کرتے تھے یہ بیان ہی غلط ہے اس کی کوئی اصل نہیں کیونکہ یہ حضرات اجماع کے خلاف نہیں کر سکتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چور چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر چوری کرے تو اس کی ٹانگ کاٹ دو پھر چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو پھر چوری کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو۔ رواہ الدارقطنی۔ اس روایت میں ایک راوی واقدی ہے جس کو امام احمد نے کذاب کہا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ایک اور سلسلہ سے بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کیا ہے اور عصمہ بن مالک کی روایت سے طبرانی اور بیہقی نے اس کو لکھا ہے۔ مگر اس کی اسناد بھی ضعیف ہے۔ دار قطنی نے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میرے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کے بعد ہاتھ کٹوایا تھا۔

امام مالک نے مؤطا میں عبدالرحمٰن بن قاسم کی وساطت سے قاسم کا بیان نقل کیا ہے کہ یمن کا ایک آدمی جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا آیا اور حضرت ابوبکر کے پاس اترا اور شکایت کی کہ یمن کے حاکم نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ یہ شخص رات کو نماز میں پڑھتا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس سے فرماتے تجھے تیرے باپ کی قسم تیری رات تو چور کی رات نہیں ہے۔ (عبادت گزار کی رات ہے)

کچھ مدت کے بعد حضرت اسماء بنت عمیس (زوجۂ صدیق اکبر) کا ہار گم ہو گیا (لوگوں نے تلاش شروع کی) وہ شخص بھی لوگوں کے ساتھ گھومتا پھرتا اور کہتا تھا اے اللہ جس نے اس نیک گھر کے رہنے والوں پر رات کو حملہ کیا ہے اس کی پکڑ تیرے ذمے ہے۔ آخر وہ ایک زیور ایک سنار کے پاس مل گیا اور سنار نے کہا وہ ہاتھ کٹا لے کر آیا تھا۔ ہاتھ کٹے نے بھی اقرار کیا اور سنار نے شہادت بھی دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بایاں ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا اور اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی بددعا اپنے لئے خود اس کے اوپر اس کی چوری سے بھی زیادہ اثر انداز ہوئی۔ اس روایت کی سند میں انقطاع

ہے۔عبدالرزاق نے بھی اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بن حسن نے موطا میں لکھا ہے کہ زہری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان نقل کیا حضرت عائشہ (رضی
اللہ عنہا) نے فرمایا جس شخص نے حضرت اسماء کا زیور چرایا تھا اس کا دایاں ہاتھ (پہلے سے) کٹا ہوا تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
اس کا بایاں پاؤں کٹوا دیا۔امام محمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا زہری اس حدیث کو دوسروں سے زیادہ جانتے تھے۔

ہماری دلیل وہ حدیث ہے جو امام محمد نے کتاب الآثار میں نقل کی ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے عمرو بن کی روایت سے
عبداللہ بن سلمہ کا بیان نقل کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اگر چور چوری کرے تو میں اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دوں گا۔پھر
دوبارہ چوری کرے گا تو بایاں پاؤں کاٹ دوں گا۔پھر چوری کرے گا تو قید میں بند کر دوں گا یہاں تک کہ وہ نیکی کرنے لگے مجھے اللہ
سے شرم آتی ہے کہ میں اس کی ایسی حالت کر کے چھوڑ دوں کہ اس کے پاس نہ کھانے اور استنجا کرنے کے لئے ہاتھ باقی رہے نہ چلنے
کے لئے پاؤں۔

عبدالرزاق نے مصنف میں معمر کا بیان بحوالۂ جابر رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ شعبی نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف ایک
ہاتھ اور ایک پاؤں کٹواتے تھے پھر بھی اگر چور چوری کرتا تھا تو اس کو قید کر دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے مجھے اللہ سے شرم آتی ہے۔
الی آخر الحدیث۔

ابن ابی شیبہ نے مصنف میں شعبی کی روایت کی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل اور فرمان بروایت حاتم بن اسماعیل از
امام جعفر بن محمد از امام محمد زین العابدین نقل کیا ہے۔بیہقی نے عبداللہ بن سلمہ کا بیان نقل کیا ہے کہ حضرت علی کی خدمت میں ایک چور کو
پیش کیا گیا آپ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا پھر (دوبارہ چوری کے جرم میں) اس کو پیش کیا گیا تو آپ نے اس کا پاؤں کٹوا دیا پھر (تیسری
بار جرم سرقہ میں) اس کو پیش کیا گیا تو فرمایا کیا میں اس کا (دوسرا) ہاتھ بھی کاٹ دوں پھر کس چیز سے یہ استنجا کرے گا اور کس چیز سے
کھائے گا کیا میں اس کا (دوسرا) پاؤں بھی کاٹ دوں تو یہ کس بل پر چلے گا۔مجھے اللہ سے شرم آتی ہے اس کے بعد آپ نے اس کو
پٹوایا اور ہمیشہ کے لئے جیل میں ڈال دیا۔

تنقیح عبدالہادی میں ابو سعید مقبری کا بیان مذکور ہے کہ میں موجود تھا میرے سامنے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
ایک شخص کو پیش کیا گیا جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا اور (پھر بھی) اس نے چوری کی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا آپ لوگوں کی اس بارے میں کیا رائے ہے لوگوں نے کہا (اس کا
ہاتھ) کٹوا دیا دیجئے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسی صورت میں تو (گویا) میں اس کو قتل ہی کر دوں گا۔حالانکہ اس پر قتل کا جرم
نہیں ہے۔یہ کس چیز سے کھانا کھائے گا۔کس چیز سے نماز کے لئے وضو کرے گا۔کس چیز سے غسل جنابت کرے گا کس طرح اپنے
کام پورے کرے گا۔پھر آپ نے چند روز تک اس کو جیل میں رکھا اور چند روز کے بعد نکلوا کر پھر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔
صحابہ رضی اللہ عنہم نے وہی مشورہ دیا جو پہلے دیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا۔پھر اس کو سخت کوڑے
لگوا کر چھوڑ دیا۔

سعید نے بروایت ابوالاحوص از سماک بن حرب از عبدالرحمن بن عامر بیان کیا۔ حضرت عبدالرحمن نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کو پیش کیا گیا جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا اور اس نے چوری کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا پاؤں کاٹنے کا حکم دے دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تو فرماتا ہے: اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔ آپ نے اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں تو کٹوا ہی دیا ہے اب مناسب نہیں کہ اس کا دوسرا پاؤں بھی کٹوا کر ایسی حالت میں کر کے چھوڑ دیا جائے کہ چلنے کے لئے اس کے پاس پاؤں ہی نہ رہے یا تو اس کو تعزیر کیجئے یا اس کو قید خانہ میں ڈال دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو قید خانہ میں ڈال دیا۔ یہ روایت بیہقی نے بیان کی ہے۔

ابن ابی شیبہ نے مصنف میں سماک کی روایت سے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چور کے متعلق صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا۔ سب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول پر اتفاق رائے کیا۔

مکحول کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو پھر کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو (پھر کرے تو) اس کا دوسرا ہاتھ نہ کاٹو اور اس کو رہنے دو کہ (ایک ہاتھ سے) کھائے اور استنجا کرے مگر مسلمانوں سے اس کو روک دو (یعنی قید کر دو کہ مسلم معاشرے میں وہ فساد نہ کرے)۔

ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق نقل کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے پر سب کا اجماع ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی قول کی طرف رجوع کر لیا۔

اور جس حدیث کو امام شافعی نے ثبوت میں پیش کیا ہے وہ یا تو بالکل بے اصل ہے یا منسوخ ہے۔ اگر صحابہ رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا علم ہوتا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف پیش کرتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی یہ نہیں کہتے کہ مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کیونکہ اللہ نے تو خود فرما دیا ہے کہ اللہ کے دین کے معاملہ میں تمہارے اندر ان دونوں کے متعلق کوئی نرمی نہ پیدا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان کی روشنی میں ایک مسئلہ یہ بھی سامنے آ جاتا ہے کہ جس کا بایاں ہاتھ یا بائیں ہاتھ کا انگوٹھا یا دایاں پاؤں کٹا ہوا ہو یا سوکھا ہوا ہو اور پہلی بار چوری کرے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جایا کیونکہ (حقیقت میں) یہ اس کا قتل ہو جائے گا۔ حالانکہ اس پر جرم قتل عائد نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

ہاتھ کاٹنے کے بعد داغ دینے کا بیان

کاٹنے کے بعد داغ دینا بھی چاہئے تاکہ (خون نکل کر) ہلاک نہ ہو جائے۔ امام احمد اور امام شافعی کے نزدیک داغنا مستحب ہے۔ حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو پیش کیا گیا جس نے چادر چرائی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے خیال میں اس نے چوری نہیں کی۔ چور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں کی؟ (یعنی میں نے یقیناً چوری کی ہے) فرمایا: اس کو لے جاؤ اور (ہاتھ) کاٹ دو پھر داغ بھی دو۔ پھر میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور داغ بھی دیا گیا۔ پھر اس کو پیش کیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے توبہ

کر۔ چور نے کہا: میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں۔ فرمایا: اللہ بھی تجھ پر مہربان ہو گیا (اس نے تیری توبہ قبول کر لی اور رحمت نازل فرما دی)۔

حاکم نے کہا یہ حدیث برشرط مسلم صحیح ہے ابوداؤد نے اس حدیث کو مراسیل میں لکھا ہے اور قاسم بن سلام نے غریب الحدیث میں۔ دار قطنی نے موقوفاً لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ جوڑ سے کٹوا دیے۔ پھر ان کو داغ دیا۔

چور کے اقرار کے سبب ثبوت حکم میں مذاہب اربعہ کا بیان

چور کے ایک بار اقرار کرنے سے امام اعظم اور امام محمد امام مالک اور امام شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک ہاتھ کاٹنا واجب ہے لیکن امام احمد امام ابو یوسف ابن ابی لیلیٰ زفر اور ابن شبرمہ دو بار اقرار کے بغیر قطع کی اجازت نہیں دیتے۔ امام ابو یوسف کے نزدیک دو اقرار دو مجلسوں میں ہونے چاہئیں۔ یہ حضرات حضرت ابوامیہ مخزومی کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو پیش کیا گیا جس نے اقرار کر لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے خیال میں تو نے چوری نہیں کی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ کی چور نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی پہلی بات دو یا تین بار لوٹائی (اور اس نے بھی اقرار کیا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قطع کا حکم دے دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور تکرار اقرار کے بعد کاٹا گیا۔ تکرار سے پہلے نہیں کاٹا گیا۔

طحاوی نے بالاسناد بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص نے چوری کا اقرار دو بار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے خود اپنے خلاف دو مرتبہ شہادت دی پھر آپ نے حکم دے کر اس کا ہاتھ کٹوا دیا اور اسی کے گلے میں لٹکا دیا۔

قیاسی دلیل یہ ہے کہ: زنا میں تعدد اقرار ضروری ہے کیونکہ تعدد اقرار کو گواہوں کے تعدد کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے لہٰذا زنا پر قیاس کرتے ہوئے چوری میں بھی تکرار اقرار ضروری ہونا چاہیے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ابوامیہ مخزومی والی روایت کے متعلق تو خطابی نے لکھا ہے کہ اس کی سند میں کچھ کلام ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اگر حدیث کا کوئی راوی مجہول ہو تو نہ وہ قابل استدلال رہے گی نہ اس پر حکم واجب ہوگا۔ رہا زنا پر قیاس تو قیاس مع الفارق ہے کیونکہ زنا کے گواہوں کا تعدد تو اس لئے ضروری ہے کہ وہاں دروغ گوئی کا شبہ پیدا ہو سکتا ہے ممکن ہے ایک گواہ جھوٹ کہتا ہو اور یہاں خود اقرار کرنے میں دروغ گوئی کا شبہ نہیں ہو سکتا (یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا کہ چور نے ایک بار جھوٹا اقرار کر لیا ہوگا کہ دوبارہ اقرار کرایا جائے)

باقی زنا میں جو اقرار کا تعدد ضروری ہے تو وہ صرف اس وجہ سے ضروری ہے کہ نص شریعت میں اس کو ضروری قرار دیا گیا ہے ورنہ وہ خلاف قیاس (اور جو حکم صرف نص میں آیا ہو اور خلاف قیاس ہو اس پر کسی دوسرے حکم کو قیاس نہیں کیا جاتا) پھر آپ زنا پر قیاس کرتے ہیں حد قذف اور قصاص پر قیاس کیوں نہیں کرتے (حد قذف اور قصاص کے لئے تعداد اقرار ضروری نہیں اسی طرح چوری کے اقرار کا تعدد بھی غیر ضروری ہونا چاہیے) امام اعظم کے قول کا ثبوت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث سے ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مرتبہ اقرار کرنے پر چور کا ہاتھ کٹوا دیا اور پھر داغ بھی دیا۔

جزآء بما کسبا نکالا من اللہ دونوں کوان کے کئے کی اللہ کی طرف سے عبرت انگیز سزا دینے کے لئے۔ جزاء اور نکالا دونوں علت قطع ہیں یعنی مفعول لہ یا مفعول مطلق ہیں۔ بغوی نے دونوں مصدروں کو اسم فاعل کے معنی میں قرار دے کر فاقطعوا کی ضمیر سے حال کہا ہے۔ صاحب مدارک نے جزاء کو مفعول لہ اور نکالا کو اس کا بدل قرار دیا ہے۔

قاموس میں ہے نکل تنکیلا (باب تفعیل) کوئی ایسا کام کیا جس سے دوسروں کو عبرت ہو۔ نکال ہر وہ چیز جس کے ذریعے دوسروں کو عبرت دی جائے۔ کوئی چیز ہو۔ علامہ تفتازانی نے لکھا ہے کہ نکالا کو بغیر عطف کے ذکر کرنا بتا رہا ہے کہ ہاتھ کاٹنا تو سزا کے طور پر ہے اور قطع بطور سزا اس لئے ہے کہ آئندہ ایسی حرکت کرنے سے وہ خود بھی رک جائے اور دوسرے بھی ایسے فعل سے باز رہیں۔ میں کہتا ہوں اس تحقیق کی بنا پر مناسب یہ ہے کہ جزاء کو فاقطعوا کا مفعول لہ کہا جائے اور نکالا کو جزاء کی علت قرار دیا جائے۔ بعض محققین نے ترک عطف کی یہ وجہ لکھی ہے کہ جزا اور نکال کا مجموعہ قطع کی علت ہے جزا کے لفظ سے اشارہ تو حق عبد کی طرف ہے اور نکال سے اشارہ حق اللہ کی طرف (اور دونوں کا مجموعہ علت قطع ہے)۔

چوری شدہ مال کی عصمت کے ساقط ہو جانے سے متعلق مذاہب اربعہ کا بیان

امام اعظم کے نزدیک قطع سے چرائے ہوئے مال کی عصمت ساقط ہو جاتی ہے یعنی چرایا ہوا مال اس قابل نہیں رہتا کہ (اگر وہ تلف ہو گیا ہو یا تلف کر دیا گیا ہو تو) اس کا تاوان دینا لازم ہو۔ باقی تینوں اماموں کے نزدیک قطع سے مال مسروق کی عصمت ساقط نہیں ہوتی قطع اور ضمان (تاوان) دونوں ساتھ ساتھ ہو سکتے ہیں اگر چرایا ہوا مال موجود ہوگا تو مالک کو واپس دیا جائے گا۔ قطع کے بعد بھی اور قطع سے پہلے بھی یہ مسئلہ اتفاقی ہے اور اگر چور کے پاس مال تلف ہو گیا ہو یا اس نے خرچ کر ڈالا ہو تو تینوں اماموں کے نزدیک ضمان دلایا جائے گا۔

اگر چور نے کچھ مال چرایا اور سزا میں ہاتھ کاٹ دیا گیا اور مال مالک کو دلا دیا گیا۔ دوبارہ پھر وہی مال چور نے چرایا اور مال اپنی پہلی حالت پر تھا تو امام صاحب کے نزدیک اس صورت میں قطع کی سزا نہیں دی جائے گی کیونکہ مال کی عصمت پہلی مرتبہ قطع دست کے بعد ساقط ہو گئی (اور وہ مال اس قابل نہیں رہا کہ اس کو چرانے کے عوض ہاتھ یا پاؤں کاٹا جائے لیکن باقی اماموں کے نزدیک چونکہ قطع دست سے مال کی عصمت ساقط نہیں ہوتی اس لئے دوبارہ چرانے پر بھی قطع کی سزا دی جائے گی) امام ابوحنیفہ کے دلائل حسب ذیل ہیں۔

(۱) آیت میں لفظ جزاء آیا ہے اور سزا کے موقع پر لفظ جزا کا استعمال اسی وقت ہوتا ہے جب وہ بدلہ خاص اللہ کے حق میں مداخلت کا نتیجہ ہو اور بندہ کے حق کو اس میں کوئی دخل نہ ہو نکال کا لفظ بھی اسی وقت آتا ہے جب خالص اللہ کے حق میں مداخلت کی گئی ہو حق اللہ میں مداخلت کے نتیجہ کا نام ہی نکال (عبرت انگیز عذاب) ہے اس لئے قطع خالص اللہ کا حق ہے اور جرم بھی خاص حق اللہ سے تعلق رکھنے والا ہے اور حق اللہ کا جرم اسی وقت ہو سکتا ہے جب محل جرم حرام لذاتہ ہو۔ (یعنی فی نفسہ اس کی حرمت ہو) جیسے شراب کہ حرمت حرام لغیرہ نہ ہو ورنہ اس چیز کے اندر اباحت اصلی اور حرمت عارضی ہوگی اور شبہ کی وجہ سے سزا واجب نہ ہوگی۔ پھر لفظ جزا یا تو جزی بمعنی قضی سے ماخوذ ہے (یعنی اصل کے برابر ادا کر دیا) یا جزء سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں اکائی ہو گیا (یعنی پورا

پورا بدلہ ہو گیا) دونوں معنی کے لحاظ سے سزا کا کمال ہونا چاہئے اور تکمیل اس وقت ہو گی جب اس چیز کی حرمت ذاتی ہو (اور مجرم نے حرمت ذاتی کو توڑا ہو) اور جب مال مسروق کی حرمت لذاتہ ہو گی تو چوری کے بعد اس کی عصمت ٹوٹ جائے گی اور شراب و خنزیر کی طرح تلف ہونے یا تلف کرنے کے بعد کوئی معاوضہ نہیں ہو گا۔

(۲) اگر قطع دست کے بعد مالی تاوان واجب ہو گا تو تاوان ادا کرنے کے بعد چور کو اس مال کا مالک چوری کرنے کے وقت سے ہی قرار دینا پڑے گا اور جب چور کو مال لینے کے وقت سے ہی مالک مان لیا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹنے کی کوئی وجہ ہے؟ (اس نے اپنا مال چرایا ہے)۔

(۳) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دایاں ہاتھ کٹنے کے بعد چور پر (مالی) تاوان نہیں۔ رواہ الدار قطنی۔ نسائی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں۔ چور پر جب حد جاری کر دی جائے تو (پھر) اس پر ڈانڈ نہیں پڑے گا۔ بزار کی روایت ان الفاظ کے ساتھ ہے حد قائم ہونے کے بعد چور چوری کے مال کا ضمان دہندہ نہیں ہوتا۔ اس روایت کا مدار سعید بن ابراہیم پر ہے سعید سے اس کے بھائی مسور بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے دادا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف کا قول نقل کیا ہے۔ دار قطنی نے کہا سعید بن ابراہیم مجہول ہے اور مسور نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف کا ذکر نہیں کیا۔ یہ روایت جن طریقوں سے آئی ہے ان میں سے کوئی ثابت نہیں۔ ابن ہمام نے لکھا ہے کہ سعید بن ابراہیم زہری تھے جو مدینہ کے قاضی تھے اور تسلیم شدہ ثقات میں سے تھے۔

شافعیہ نے آیت سے استدلال کا جواب اس طرح دیا ہے کہ لفظ جزاء کا سزا کے موقع پر استعمال اس وقت ہوتا ہے جب خالص اللہ کے حق میں مداخلت ہو یہ آپ کا مفروضہ ہی ناقابل تسلیم ہے دیکھو اللہ نے فرمایا ہے: وَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ یہ آیت بتا رہی ہے کہ جزاء بدی بندہ کا حق ہے جب ہی تو اس کو معاف کر دینے کا حق ہے۔ ظاہر یہی ہے کہ جزاء بندہ کا حق ہے اور نکال اللہ کا حق۔ جیسا کہ بعض اہل تحقیق نے ذکر کیا ہے۔

لفظ جزاء بے شک تکمیل سزا کو چاہتا ہے لیکن کمال جرم یہ ہے کہ حق اللہ اور حق العباد دونوں کو تلف کیا گیا ہو۔ اچھا ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ قطع خالص اللہ کا حق ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ محل جرم حرام لذاتہ ہو اور ضمان ضروری نہ ہو بلکہ قطع شرع کا حق ہے۔ ممنوع شرعی سے چور نے اجتناب نہیں کیا اس لئے اللہ کی طرف سے اس کو ہاتھ کاٹنے کی سزا ملی اور ضمان مالی بندہ کا حق ہے کہ چور نے ایسا مال لیا جس سے کسی شخص کا حق تعلق رکھتا تھا جیسے اگر شکار کا جانور (ہرن وغیرہ) کسی کا مملوک ہو اور احرام کی حالت میں کوئی اس کو ہلاک کر دے (تو مالی تاوان بھی دینا پڑتا ہے اور قربانی بھی) ہم محل جرم کی حرمت کو تسلیم بھی کر لیں تو یہ حرمت لذاتہ نہ ہو گی بلکہ شرعی ممانعت کی وجہ سے ہو گی اور حرمت لذاتہ قرار دی جائے گی تو مالک مال قطع کے بعد اس کو واپس ہی نہ لے سکے گا۔ جبکہ مال بھی موجود ہو اس کے لئے یہ مال حلال ہی نہ ہو گا (ہاتھ کٹوا دیا تو اب مال کس حق کی بنا پر لے گا) جیسے زانی کو سنگسار کئے جانے کے بعد مزنیہ بیوی سے شوہر کو قربت کرنا جائز نہیں رہتی کیونکہ اللہ نے رجم کو نکال فرمایا ہے۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ اگر مال مسروق کی حرمت شراب اور مردار کی طرح ذاتی قرار دی جائے گی تو جس طرح شراب اور مردار میں قطع ید نہیں اسی طرح کسی مال کی چوری میں

قطع دست واجب نہ ہونا چاہیے معلوم ہوا کہ مال مسروق کی حرمت ذاتی نہیں۔
بالفرض اگر حرمت ذاتی مان بھی لی جائے تب بھی کیا خرابی ہو جائے گی اگر دو یا تین طرح کی حرمت قرار دے دی جائے جیسے رمضان کے مہینے میں روزہ کی حالت میں کسی ذمی کی مملوکہ شراب پی لینا یا روزہ کی حالت میں دوسرے کی مملوک باندی سے زنا کرنا۔
شافعیہ نے دوسری دلیل کا جواب یہ دیا ہے کہ ضمان ادا کرنے کی صورت میں چور چوری کے مال کا چوری کرنے کے وقت سے ہی مالک قرار پا جائے گا۔ حنفیہ کا یہ قول قابل تسلیم نہیں بلکہ تاوان کا وجوب تو مال کے تلف ہونے یا تلف ہونے کے وقت ہوتا ہے (چرانے کے وقت نہیں ہوتا)
حنفیہ کی تیسری دلیل کا جواب شافعیہ کی طرف سے یہ دیا گیا ہے کہ آپ کی پیش کردہ حدیث ضعیف ہے اور اگر صحیح بھی ہو تب بھی آیت فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ کے عموم سے اس کا کوئی ٹکراؤ نہیں ہوتا۔ شافعیہ نے وجوب ضمان کے ثبوت میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بن جندب کی یہ حدیث پیش کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (چوری کرنے والے) ہاتھ پر اس چیز کی ادائیگی لازم ہے جو اس نے لی ہے یہاں تک کہ جب وہ چیز دے دے گا (تو بار اترے گا) رواہ احمد واصحاب السنن الاربعۃ بسند صحیح والحاکم۔
واللہ عزیز حکیم اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے یعنی اس کے حکم کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا اور اس کا ہر حکم حکمت پر مبنی ہے۔ احمد ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عمرو کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت نے چوری کی اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کیا میری توبہ بھی ہوگئی فرمایا ہاں آج تو اپنے گناہ سے ایسی (پاک) ہوگئی جیسی پیدا ہونے کے دن تھی۔ (تفسیر مظہری، سورہ مائدہ، لاہور)

4900 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَعَافَوُا الْحُدُوْدَ قَبْلَ اَنْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَمَا اَتَانِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ".

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میرے پاس مقدمات لانے سے پہلے ہی حدود کو آپس میں معاف کر دیا کرو میرے پاس حد سے متعلق جو بھی مقدمہ آئے گا اس (کی سزا دینا) لازم ہو جائے گا۔

4901 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَعَافَوْا

4900-اخرجه ابو داؤد في الحدود، باب العفو عن الحدود ما لم تبلغ السلطان (الحديث 4376) . و اخرجه النسائي في قطع السارق، مايكون حرزا و ما لا يكون (الحديث 4901) . تحفة الاشراف (8747) .

4901-تقدم (الحديث 4900) .

الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ" .

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آپس میں حدود (سے متعلق مقدمات) کو معاف کر دیا کرو کیونکہ حد سے متعلق جو بھی معاملہ مجھ تک پہنچے گا' وہ لازم ہو جائے گا''۔

4902 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مَخْزُوْمِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بنومخزوم سے تعلق رکھنے والی ایک عورت عارضی استعمال کے لئے کوئی چیز لیتی تھی اور پھر اس کا انکار کر دیتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔

4903 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ مَتَاعًا عَلٰى اَلْسِنَةِ جَارَاتِهَا وَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا .

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بنومخزوم سے تعلق رکھنے والی ایک عورت' کچھ سامان عارضی استعمال کے لئے اپنی پڑوسیوں سے لیتی تھی اور پھر اسے واپس کرنے سے انکار کر دیتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔

4904 - اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ الْجَنْبِيُّ اَبُوْ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْحُلِيَّ لِلنَّاسِ ثُمَّ تُمْسِكُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَتَرُدَّ مَا تَاْخُذُ عَلَى الْقَوْمِ" . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قُمْ يَا بِلَالُ فَخُذْ بِيَدِهَا فَاقْطَعْهَا" .

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے کچھ لوگوں سے زیور ادھار لیا' پھر اس نے وہ واپس نہیں کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرنی چاہئے اور اس نے لوگوں سے جو کچھ لیا ہے' اسے واپس کر دینا چاہئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! تم اٹھو اور اس کا ہاتھ کاٹ دو۔

4905 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيْلِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ

4902-اخرجه ابو داؤد في الحدود، باب في القطع في العارية اذا جحدت (الحديث 4395) واخرجه النسائي في قطع السارق، ما يكون حرزًا و ما لا يكون (الحديث 4903) . تحفة الاشراف (7549) .

4903-تقدم (الحديث 4902) .

4904-انفرد به النسائي، وسياتي في قطع السارق، ما يكون حرزًا و ما لا يكون (الحديث 4905) مرسلًا . تحفة الاشراف (8079 و 19500) .

باب ذِكْرِ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ

یہ باب ہے کہ چوری کرنے والی وہ عورت جس کا تعلق بنومخزوم سے تھا

اس کے بارے میں زہری کی نقل کردہ روایت میں نقل کرنے والوں کے الفاظ کے اختلاف کا تذکرہ

4909 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَتْ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ مَتَاعًا وَّتَجْحَدُهُ فَرُفِعَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلِّمَ فِيهَا فَقَالَ "لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا". قِيلَ لِسُفْيَانَ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ اَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

☆☆ سفیان بیان کرتے ہیں: وہ عورت بنومخزوم سے تعلق رکھتی تھی وہ عارضی استعمال کے لئے کچھ سامان لیتی تھی اور پھر اسے واپس کرنے سے انکار کردیتی تھی اس کا معاملہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بات چیت کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر فاطمہ نے ایسا کیا ہوتا' تو میں اس کا ہاتھ بھی کٹوا دیتا۔

سفیان سے دریافت کیا گیا: اس روایت کو کس نے ذکر کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایوب بن موسیٰ نے زہری کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسے روایت کیا ہے۔

4910 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يَّجْتَرِءُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ يَّكُونَ اُسَامَةَ فَكَلَّمُوا اُسَامَةَ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا اُسَامَةُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو اِسْرَآئِيلَ حِينَ كَانُوا اِذَا اَصَابَ الشَّرِيفُ فِيهِمُ الْحَدَّ تَرَكُوهُ وَلَمْ يُقِيمُوا عَلَيْهِ وَاِذَا اَصَابَ الْوَضِيعُ اَقَامُوا عَلَيْهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا" .

☆☆ زہری' عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک عورت نے چوری کی' اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ لوگوں نے کہا: اس بارے میں بات کرنے کا حوصلہ کون کرسکتا ہے؟ صرف اسامہ ہی ایسا کرسکتے ہیں۔ لوگوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کی' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اسامہ! بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے' جب ان کی یہ صورتحال ہوگئی کہ جب ان میں کوئی امیر شخص جرم کرتا تھا' تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے' اور اس پر حد جاری نہیں کرتے تھے' اور جب کوئی کمزور شخص ایسا کرتا تھا' تو اس پر حد جاری کردیتے تھے' اگر فاطمہ بنت محمد نے ایسا کیا ہوتا' تو میں اس کا ہاتھ بھی کٹوا دیتا۔

4911 - اَخْبَرَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

4909-اخرجه البخاري في فضائل الصحابة، باب ذكر اسامة بن زيد (الحديث 3733) واخرجه النسائي في قطع السارق، ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر الزهري في المخزومية التي سرقت (الحديث 4910 و 4911) . تحفة الاشراف (16415) .

4910-تقدم (الحديث 4909) . 4911-تقدم (الحديث 4909) .

عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ قَالُوا مَا كُنَّا نُرِيدُ أَنْ يَبْلُغَ مِنْهُ هٰذَا . قَالَ "لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةَ لَقَطَعْتُهَا" .

★★ عروہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا' آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا' لوگوں نے عرض کی: ہمارا یہ مقصد نہیں تھا کہ یہ معاملہ یہاں تک پہنچ جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس جرم کی مرتکب فاطمہ ہوتی' تو میں اس کا ہاتھ بھی کٹوا دیتا۔

4912 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَا نُكَلِّمُهُ فِيْهَا مَا مِنْ اَحَدٍ يُكَلِّمُهُ اِلَّا حِبُّهُ اُسَامَةُ . فَكَلَّمَهُ فَقَالَ "يَا اُسَامَةُ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ هَلَكُوْا بِمِثْلِ هٰذَا كَانَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِنْ سَرَقَ فِيْهِمُ الدُّوْنُ قَطَعُوْهُ وَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا" .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' ایک عورت نے چوری کر لی' تو لوگوں نے کہا: اس عورت کے بارے میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات کر سکے' صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب حضرت اسامہ ایسا کر سکتے ہیں، حضرت اسامہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس بارے میں بات کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اسامہ! بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے' جب ان کی یہ صورتحال ہوئی' جب ان کے درمیان کوئی امیر شخص چوری کرتا تھا' تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے' اور جب کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا' تو وہ اس کا ہاتھ کاٹ دیتے تھے' اگر یہ جرم' محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ نے کیا ہوتا' تو میں اس کا ہاتھ بھی کٹوا دیتا۔

4913 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى اَلْسِنَةِ اُنَاسٍ يُعْرَفُوْنَ - وَهِيَ لَا تُعْرَفُ - حُلِيًّا فَبَاعَتْهُ وَاَخَذَتْ ثَمَنَهُ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَعٰى اَهْلُهَا اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَتَشْفَعُ اِلَيَّ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ" . فَقَالَ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّتَئِذٍ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ "اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ الشَّرِيْفُ فِيْهِمْ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ الضَّعِيْفُ فِيْهِمْ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا" . ثُمَّ قَطَعَ تِلْكَ الْمَرْاَةَ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک عورت لوگوں سے کچھ سامان عارضی طور پر استعمال کے لئے لیا' وہ لوگ

4912-انفرد بہ النسائی ۔ تحفة الاشراف (16454) ۔

4913-انفرد بہ النسائی ۔ تحفة الاشراف (16486) ۔

معروف حیثیت کے مالک تھے اور عورت معروف حیثیت کی مالک نہیں تھی پھر اس عورت نے اس سامان کی فروخت بڑا یا ادا نہ کی ... قیمت حاصل کر لی اسے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اس کے گھر والوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سفارش کی۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس عورت کے بارے میں بات چیت کی تو نبی اکرم ﷺ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ کی ایک حد کے بارے میں میرے سامنے سفارش کر رہے ہو؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ میرے لیے دعائے مغفرت کیجئے پھر نبی اکرم ﷺ اس شام کو خطبہ دینے ہوئے (اٹھے) آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد و ثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا امابعد! تم سے پہلے کے لوگ اس بات کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے کہ جب ان کے درمیان کوئی امیر شخص چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تھا تو وہ اس پر حد جاری کر دیتے تھے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر محمد کی صاحبزادی فاطمہ نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کٹوا دیتا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کا ہاتھ کٹوا دیا۔

4914 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَانُ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ" . ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ "اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوا اِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ اَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا" .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کے بارے میں پریشانی کا شکار ہوئے جس نے چوری کی تھی انہوں نے کہا: اس عورت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کون بات کر سکتا ہے؟ تو لوگوں نے مشورہ دیا کہ یہ جرأت صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کر سکتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے محبوب ہیں جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بات کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ کی ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے خطبہ دیا آپ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ اس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے کہ جب ان کی یہ صورتحال ہوئی کہ جب ان کے درمیان کوئی امیر شخص چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا تو وہ اس پر حد جاری کر دیتے تھے اللہ کی قسم! اگر محمد ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کٹوا دیتا۔

4914-اخرجه البخاري في احاديث الانبياء، باب 54 (الحديث 3475)، وفي فضائل الصحابة، باب ذكر اسامة بن زيد (الحديث 3732) مختصراً، و في الحدود، باب اقامة الحدود على الشريف و الوضيع (الحديث 6787) مختصراً، و باب كراهية الشفاعة في الحد اذا رفع الى السلطان (الحديث 6788) واخرجه مسلم في الحدود، باب قطع السارق الشريف وغيره و النهي عن الشفاعة في الحدود (الحديث 8) و اخرجه ابو داؤد في الحدود، باب في الحد يشفع فيه (الحديث 4373) . واخرجه الترمذي في الحدود، باب ما جاء في كراهية ان يشفع في الحدود (الحديث 1430) . واخرجه ابن ماجه في الحدود، باب الشفاعة في الحدود (الحديث 2547) . تحفة الاشراف (16578)

4915 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَرَقَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ فَاُتِیَ بِهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُهُ فِيْهَا قَالُوْا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ. فَاَتَاهُ فَكَلَّمَهُ فَزَبَرَهُ وَقَالَ "اِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ الْوَضِيْعُ قَطَعُوْهُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُهَا".

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش کی شاخ بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے چوری کر لی اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس بارے میں کون بات کر سکتا ہے؟ تو کچھ نے جواب دیا: اسامہ بن زید' اسامہ بن زید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس بارے بات چیت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں جب کوئی امیر شخص چوری کرتا تھا' تو وہ لوگ اسے چھوڑ دیتے تھے' جب کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا' تو وہ اس کا ہاتھ کاٹ دیتے تھے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ نے چوری کی ہوتی' تو میں اس کا ہاتھ بھی کٹوا دیتا۔

4916 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا قَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِءُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا".

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کے معاملے میں پریشانی کا شکار ہو گئے' جس نے چوری کی تھی' ان لوگوں نے کہا: اس عورت کے بارے میں کون (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات کرے گا؟) کچھ نے کہا: کہ یہ جرأت صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کر سکتے ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ اس لیے ہلاکت کا شکار ہو گئے کہ جب ان کے درمیان کوئی امیر شخص چوری کرتا تھا' تو وہ اس پر حد جاری کر دیتے تھے' اللہ کی قسم! اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ نے چوری کی ہوتی' تو میں اس کا ہاتھ بھی کٹوا دیتا۔

4917 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَاُتِیَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيْهَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا كَلَّمَهُ تَلَوَّنَ وَجْهُ

4915-انفرد به النسائي - تحفة الاشراف (16414) .

4916-انفرد به النسائي - تحفة الاشراف (16412) .

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ". فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ "أَمَّا بَعْدُ إِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ". ثُمَّ قَالَ "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا".

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ایک عورت نے چوری کر لی اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا اس عورت کے بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے بات کی جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس بارے میں بات کی تو نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کی ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے۔ جب شام ہوئی تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور (آپ نے خطبہ دیتے ہوئے) اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد و ثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

امابعد! تم سے پہلے کے لوگ اس لیے ہلاکت کا شکار ہوئے کہ جب ان کے درمیان کوئی معزز شخص چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا تو وہ اس پر حد جاری کر دیتے تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر محمد ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ نے بھی چوری کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کٹوا دیتا۔

4918 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ - مُرْسَلٌ - فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ - قَالَ عُرْوَةُ - فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ". قَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ "أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ

4917- اخرجه البخاري في الشهادات، باب شهادة القاذف و السارق و الزاني (الحديث 2648) مختصرًا، و في المغازي، باب 53 (الحديث 4304)، و في الحدود، باب توبة السارق (الحديث 6800) مختصرًا. و اخرجه مسلم في الحدود، باب قطع السارق الشريف و غيره و النهي عن الشفاعة في الحدود (الحديث 9). و اخرجه ابو داؤد في الحدود، باب في القطع في العارية اذا جحدت (الحديث 4396) بنحوه مختصرًا. و اخرجه النسائي في قطع السارق، ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر الزهري في المخزومية التي سرقت (الحديث 4918). تحفة الاشراف (16694).

4918- تقدم (الحديث 4917).

بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا". ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ تِلْكَ الْمَرْاَةِ فَقُطِعَتْ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَتْ تَاْتِيْنِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

★★ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک خاتون نے فتح مکہ کے موقع پر چوری کر لی۔ یہ روایت مرسل ہے تو ان کی قوم کے لوگ حضرت اسامہ بن زید ؓ کے پاس آئے تاکہ وہ ان سے سفارش کروائیں عروہ کہتے ہیں: جب حضرت اسامہ ؓ نے اس خاتون کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بات کی تو نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کی حد کے بارے میں میرے ساتھ بات کر رہے ہو؟ حضرت اسامہ ؓ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ میرے لیے دعائے مغفرت کیجئے۔

جب شام کا وقت ہوا تو نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا: امابعد! تم سے پہلے کے لوگ اس لیے ہلاکت کا شکار ہوئے کہ جب ان کے درمیان کوئی معزز شخص چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا تو وہ اسے سزا دیتے تھے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے اگر محمد کی صاحبزادی فاطمہ نے بھی چوری کی ہوتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کٹوا دیتا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے ہاتھ کے بارے میں حکم دیا تو اسے کاٹ دیا گیا۔ اس کے بعد اس عورت نے اچھی طرح سے توبہ کی۔

سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: اس کے بعد وہ میرے پاس آیا کرتی تھی اور میں اس کی ضرورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا کرتی تھی۔

باب التَّرْغِيْبِ فِىْ اِقَامَةِ الْحَدِّ.

یہ باب ہے کہ حد قائم کرنے کی ترغیب دینا

4920 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عِيْسَى بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِىْ جَرِيْرُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "حَدٌّ يُعْمَلُ بِهٖ فِى الْاَرْضِ خَيْرٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ اَنْ يُمْطَرُوْا ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا".

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"زمین میں کسی حد کا جاری ہونا زمین کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ یہاں تیس دن تک بارش ہوتی رہے"۔

4920- اخرجه النسائي في قطع السارق، الترغيب في اقامة الحد (الحديث 4920) موقوفاً واخرجه ابن ماجه في الحدود، باب اقامة الحدود (الحديث 2538) تحفة الاشراف (14888).

4920 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اِقَامَةُ حَدٍّ بِاَرْضٍ خَيْرٌ لاَهْلِهَا مِنْ مَطَرِ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمین میں حد جاری ہونا اہل زمین کے لئے چالیس دن تک بارش ہونے سے زیادہ بہتر ہے۔

8 - باب الْقَدْرِ الَّذِي اِذَا سَرَقَهُ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ .

اس مقدار کا تذکرہ کہ جسے چور چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا

4921 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَطَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ . كَذَا قَالَ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کٹوا دیا تھا' جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔

4922 - اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ .

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کٹوا دیا تھا' جس کی قیمت تین درہم تھی۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ درست ہے۔

4923 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کٹوا دیا تھا' جس کی

4920-تقدم (الحديث 4919) .

4921-اخرجه مسلم في الحدود، باب حد السرقة و نصابها (الحديث 6م) و اخرجه النسائي في قطع السارق، القدر الذي اذا سرقه السارق قطعت يده (الحديث 4922) . تحفة الاشراف (7653) .

4922-تقدم (الحديث 4921) .

4923-اخرجه البخاري في الحدود، باب قول الله تعالى: (والسارق و السارقة فاقطعوا ايديهما) و في يقطع (الحديث 6795) . واخرجه مسلم في الحدود، باب حد السرقة و نصابها (الحديث 6) واخرجه ابو داؤد في الحدود، باب ما يقطع فيه السارق (الحديث 4285) تحفة الاشراف (8333) .

تین درہم تھی۔

4924 - اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کٹوا دیا تھا' جس نے خواتین کے چبوترے سے ایک ڈھال چوری کی تھی جس کی قیمت تین درہم تھی۔

4925 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوبَ وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی وجہ سے ہاتھ کٹوا دیا تھا' جس کی قیمت تین درہم تھی۔

4926 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی وجہ سے ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت میں غلطی پائی جاتی ہے۔

4927 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَطَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ . هٰذَا الصَّوَابُ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

4924-اخرجه مسلم في الحدود، باب حد السرقة و نصابها (الحديث 6م) بنحوه و اخرجه ابو داؤد في الحدود، باب ما يقطع فيه السارق (الحديث 4386) واخرجه النسائي في قطع السارق، القدر الذي اذا سرقه السارق قطعت يده (الحديث 4925) بنحوه . تحفة الاشراف (7496) .

4925-تقدم (الحديث 4924) .

4926-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1388) .

4927-انفرد به النسائي، وسياتي في قطع السارق، القدر الذي اذا سرقه السارق قطعت يده (الحديث 4928) . تحفة الاشراف (1290)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ڈھال کی وجہ سے ہاتھ کٹوا دیا تھا' جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔

یہ روایت درست ہے۔

4928 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ سَرَقَ رَجُلٌ مِجَنًّا عَلٰی عَهْدِ اَبِیْ بَكْرٍ فَقُوِّمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقُطِعَ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے ایک ڈھال چوری کر لی' اس کی قیمت پانچ درہم لگائی گئی' تو اس چور کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

9 - باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ

یہ باب ہے کہ (اس روایت میں) زہری پر ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

4929 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَفْصِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رُبُعِ دِيْنَارٍ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چوتھائی دینار (قیمت والی چیز کی چوری) پر ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

4930 - اَنْبَاَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُوْرٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِیْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ثُلُثِ دِيْنَارٍ اَوْ نِصْفِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا" .

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاتھ صرف اس ڈھال کی چوری پر کاٹا جائیگا' جس کی قیمت ایک تہائی دینار' نصف دینار' یا اس سے زیادہ ہو۔

4931 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَتْ عَمْرَةُ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِیْ رُبُعِ دِيْنَارٍ" .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کرتی ہیں: (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے) چور

4928-تقدم (الحديث 4927) .

4929-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16422) .

4930-اخرجه البخاري في الحدود، باب قول الله تعالى: (والسارق و السارقة فاقطعوا ايديهما) و في كم يقطع (الحديث 6790) . واخرجه مسلم في الحدود، باب حد السرقة و نصابها (الحديث 2) و اخرجه ابو داؤد في الحدود، باب ما يقطع فيه السارق (الحديث 4384) . واخرجه النسائي في قطع السارق، ذكر الاختلاف على الزهري (الحديث 4932) . تحفة الاشراف (16695) .

قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ قُتَيْبَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری پر) ہاتھ کٹوایا تھا۔

4937 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا" .

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کرتی ہیں: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:) چور کا ہاتھ ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت والی چیز (کی چوری پر) کاٹا جائے گا۔

4938 - أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا" .

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری پر) چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا''۔

4939 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ يُقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری پر) ہاتھ کاٹا جائیگا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ روایت درست ہے۔

4940 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری پر) ہاتھ کاٹا جائے گا۔

4937-انفرد به النسائي، وسياتي و قطع السارق، ذكر الاختلاف على الزهري (الحديث 4938 و 4942) و (الحديث 4939 و 4940 و 4941) بنحو . تحفة الاشراف (17946) .

4938-تقدم (الحديث 4937) .

4939-تقدم (الحديث 4937) .

4940-تقدم (الحديث 4937) .

4941 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَّعَبْدِ رَبِّهِ وَرُزَيْقٍ صَاحِبِ اَيْلَةَ اَنَّهُمْ سَمِعُوا عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری پر) ہاتھ کاٹنے (کی سزا دی جائے گی)

4942 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَائَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيتُ الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا نہ ہی میں یہ بات بھولی ہوں، کہ ایک چوتھائی دینا یا اس سے زیادہ کی (قیمت والی چیز کی چوری پر) ہاتھ کاٹا جائے گا۔

10 - باب ذِكْرِ اخْتِلَافِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ

اس روایت میں عمرہ نامی خاتون سے نقل کرنے میں ابوبکر بن محمد اور عبداللہ بن ابوبکر پر ہونے والے اختلاف کا تبصرہ

4943 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ اِلَّا فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا" .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چور کا ہاتھ صرف ایک چوتھائی دینار، یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری پر) کاٹا جائے گا۔

4944 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلْمَانَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ { عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْاَوَّلِ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

4941-تقدم (الحديث 4937) .

4942-تقدم (الحديث 4937) .

4943-اخرجه مسلم في الحدود، باب حد السرقة و نصابها (الحديث 4) و اخرجه النسائي في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4944) و (الحديث 4945) موقوفاً . تحفة الاشراف (17951) .

4944-تقدم في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4943) .

4945 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری پر) ہاتھ کاٹا جائے گا۔

4946 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُ الْمِجَنِّ رُبُعُ دِينَارٍ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت جتنی چیز کی چوری پر کاٹا جائے گا اور ڈھال کی قیمت ایک چوتھائی دینار ہوتی ہے''۔

4947 - أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ الْيَدَ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری پر) ہاتھ کٹوا دیتے تھے۔

4948 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہاتھ صرف ایک چوتھائی دینار (قیمت والی چیز کی چوری پر) کٹوایا جا سکتا ہے''۔

4949 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّبَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَحْرٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّ امْرَأَةً أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ

4945-تقدم (الحديث 4943) .

4946-اخرجه البخاري في الحدود، باب قول الله تعالىٰ (والسارق و السارقة فاقطعوا ايديهما) (الحديث 6791) . و اخرجه النسائي في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4947 و 4948) . تحفة الاشراف (17916) .

4947-تقدم في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4946) .

4948-تقدم في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4946) .

4949-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17996) .

اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تُقْطَعُ الْيَدُ فِي الْمِجَنِّ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ڈھال (کی قیمت جتنی قیمتی چیز کی چوری پر) ہاتھ کاٹا جائے گا''۔

4950 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَمْرَةَ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْمَا دُوْنَ الْمِجَنِّ" . قِيْلَ لِعَائِشَةَ مَا ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَتْ رُبُعُ دِيْنَارٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ڈھال سے کم قیمت والی چیز کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا: ڈھال کی قیمت کتنی ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک چوتھائی دینار۔

4951 - اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چور کا ہاتھ صرف ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری پر) کاٹا جائے گا''۔

4952 - اَخْبَرَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْوَلِيْدِ مَوْلَى الْاَخْنَسِيِّيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِي الْمِجَنِّ اَوْ ثَمَنِهِ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: ہاتھ صرف ڈھال یا اس کی قیمت والی چیز (کی چوری پر) کاٹا جائے گا۔

4953 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قُدَامَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ

4950-اخرجه مسلم في الحدود، باب حد السرقة و نصابها (الحديث 3) . واخرجه النسائي في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4951 و 4954)، و (الحديث 4955) من قول سليمان بن يسار . تحفة الاشراف (17896 و 18792) .

4951-تقدم في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4950) .

4952-انفرد به النسائي، و سياتي في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4953) تحفة الاشراف (16367) .

4953-تقدم في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4952) .

قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْوَلِيدِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ "لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي الْمِجَنِّ أَوْ ثَمَنِهِ".

وَزَعَمَ أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ الْمِجَنُّ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ صرف ڈھال یا اس کی قیمت (جتنی چیز کی چوری) پر کاٹا جائے گا۔

عروہ بیان کرتے ہیں: ڈھال کی قیمت چار درہم ہوتی تھی۔

4954 - قَالَ وَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: صرف ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت والی چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

4955 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانَاجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ إِلَّا فِي الْخَمْسِ.

قَالَ هَمَّامٌ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ الدَّانَاجَ فَحَدَّثَنِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ إِلَّا فِي الْخَمْسِ.

☆☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: پانچ (انگلیاں) صرف پانچ (درہموں) جتنی قیمت والی چیز کی چوری پر کاٹی جائیں گی۔

ہمام بیان کرتے ہیں: میری ملاقات عبداللہ داناج سے ہوئی تو انہوں نے مجھے سلیمان بن یسار کے حوالے سے یہ بات بیان کی وہ یہ فرماتے ہیں: پانچ (انگلیاں) پانچ درہم کی قیمت جتنی چیز کی چوری پر کاٹی جائیں گی۔

4956 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي أَدْنَى مِنْ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذُو ثَمَنٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: چور کا ہاتھ ڈھال سے کم قیمت (کی چیز کی چوری پر) نہیں کاٹا جائے گا اور ان دونوں میں سے ہر ایک چیز کی قیمت ایک ہی ہے (یہاں ڈھال کے لئے دو لفظ استعمال ہوئے ہیں)

4957 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِيسَى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ

4954-تقدم في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4950).

4955-تقدم في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4950).

4956-اخرجه البخاري في الحدود، باب قول الله تعالى (والسارق و السارقة فاقطعوا ايديهما) في كم يقطع (الحديث 6793). تحفة الاشراف (16970).

اللہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِی قِیمَةِ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ .

★★ حضرت عبداللہ ڈاٹنڈ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پانچ درہم قیمت والی چیز کی چوری پر ہاتھ کٹوایا تھا۔

4958 - وَاَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ يَقْطَعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّارِقَ اِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ .

★★ حضرت ایمن ڈاٹنڈ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صرف ڈھال جتنی قیمت والی چیز کی چوری پر ہاتھ کٹوایا تھا اور ان دنوں ڈھال کی قیمت ایک دینار ہوتی تھی۔

4959 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ الْيَدُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَقِيمَتُهُ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ .

★★ حضرت ایمن ڈاٹنڈ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں چور کا ہاتھ صرف اس صورت میں کاٹا جاتا تھا جب اس نے ڈھال جتنی قیمت کی چیز کی چوری کی ہو اور ان دنوں ڈھال کی قیمت ایک دینار ہوتی تھی۔

4960 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ تُقْطَعِ الْيَدُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَقِيمَةُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ .

★★ حضرت ایمن ڈاٹنڈ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہاتھ صرف ڈھال کی قیمت جتنی چیز کی چوری پر کاٹا جاتا تھا اور ان دنوں ڈھال کی قیمت ایک دینار ہوتی تھی۔

4961 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ تُقْطَعِ الْيَدُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ .

★★ حضرت ایمن ڈاٹنڈ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہاتھ صرف ڈھال کی قیمت جتنی چیز کی

4957-انفرد به النسائی ۔ تحفة الاشراف (9324) .

4958-انفرد به النسائی، وسیاتی فی قطع السارق، ذکر اختلاف ابی بکر بن محمد و عبد الله بن ابی بکر عن عمرة فی هذا الحدیث (الحدیث 4959 و 4960 و 4961) و (الحدیث 4962) موقوفا، و (الحدیث 4963)، و (الحدیث 4964) موقوفا ۔ تحفة الاشراف (1749) .

4959-تقدم فی قطع السارق، ذکر اختلاف ابی بکر بن محمد و عبد الله بن ابی بکر عن عمرة فی هذا الحدیث (الحدیث 4958) .

4960-تقدم فی قطع السارق، ذکر اختلاف ابی بکر بن محمد و عبد الله بن ابی بکر عن عمرة فی هذا الحدیث (الحدیث 4958) .

4961-تقدم فی قطع السارق، ذکر اختلاف ابی بکر بن محمد و عبد الله بن ابی بکر عن عمرة فی هذا الحدیث (الحدیث 4958) .

چوری پر کاٹا جاتا تھا اور ان دنوں ڈھال کی قیمت ایک دینار ہوتی تھی۔

4962 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَيٍّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَكَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا اَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ۔

☆☆ حضرت ایمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: چور کا ہاتھ صرف ڈھال کی قیمت جتنی چیز کی چوری پر کاٹا جاتا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم ہوتی تھی۔

4963 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ اُمِّ اَيْمَنَ يَرْفَعُهُ قَالَ "لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ"۔ وَثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

☆☆ حضرت ایمن بن اُمّ ایمن رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''ہاتھ صرف ڈھال کی (قیمت جتنی چیز کی چوری) پر کاٹا جائے گا''۔

ان دنوں ڈھال کی قیمت تقریباً ایک دینار ہوتی تھی۔

4964 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ۔

☆☆ حضرت ایمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم قیمت چیز کی چوری پر نہیں کاٹا جائے گا۔

4965 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان دنوں اس (ڈھال) کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

4966 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوَّمُ

4962-تقدم في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4958)

4963-تقدم في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4958) .

4964-تقدم في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4958) .

4965-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (5951) ۔

4966-انفرد به النسائي، وسياتي في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4967) مرسلاً، و (الحديث 4968) عن عطاء بن ابي رباح من قوله ۔ تحفة الاشراف (5885) ۔

عَشَرَةَ دَرَاهِمَ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

4967 - اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلٌ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

4968 - اَخْبَرَنِی حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْیَانَ - وَهُوَ ابْنُ حَبِیْبٍ - عَنِ الْعَرْزَمِیِّ - وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ - عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْنٰی مَا یُقْطَعُ فِیْهِ ثَمَنُ الْمِجَنِّ . قَالَ وَثَمَنُ الْمِجَنِّ یَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَیْمَنُ الَّذِیْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِحَدِیْثِهٖ مَا اَحْسَبُ اَنَّ لَهٗ صُحْبَةً وَّقَدْ رُوِیَ عَنْهُ حَدِیْثٌ اٰخَرُ یَدُلُّ عَلٰی مَا قُلْنَاهُ .

★★ عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: سب سے کم قیمتی چیز جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے وہ ڈھال کی قیمت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان دنوں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایمن نامی وہ صاحب جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں اور ان کے حوالے سے روایت نقل کر چکے ہیں میرا نہیں خیال کہ وہ صحابی ہیں ان کے حوالے سے ایک اور روایت منقول ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جو ہم نے کہا ہے (وہ درست ہے) یعنی وہ (صحابی نہیں ہیں)۔

4969 - حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ح وَاَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْحَاقُ - هُوَ الْاَزْرَقُ - قَالَ حَدَّثَنَا بِهٖ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَیْمَنَ مَوْلَی ابْنِ الزُّبَیْرِ - وَقَالَ خَالِدٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ مَوْلَی الزُّبَیْرِ - عَنْ تُبَیْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی - وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَصَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ - ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَهَا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَاَتَمَّ - وَقَالَ سَوَّارٌ یُتِمُّ - رُكُوْعَهُنَّ وَسُجُوْدَهُنَّ وَیَعْلَمُ مَا یَقْتَرِئُ - وَقَالَ سَوَّارٌ یَقْرَاُ - فِیْهِنَّ كُنَّ لَهٗ بِمَنْزِلَةِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ .

★★ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر نماز ادا کرے (یہاں عبدالرحمٰن نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) پھر عشاء کی نماز ادا کرے پھر اس کے بعد چار رکعات ادا کرے اور انہیں مکمل ادا کرے یہاں سوار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ان رکعات کے رکوع اور سجود کو مکمل کرے اور جو وہ تلاوت کر رہا ہے اسے

4967-تقدم في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4966) .

4968-تقدم في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (الحديث 4966) .

4969-انفرد به النسائي، وسياتي في قطع السارق، ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة عن عائشة (الحديث 4970) . تحفة الاشراف (1749 و 19241) .

اچھی طرح سمجھ کر پڑھے۔

یہاں سوار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ان میں تلاوت کرے تو یہ اس کے لئے شب قدر کی مانند ہو جائیں گی۔

4970 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِي مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ تُبَيْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهُ ثُمَّ شَهِدَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ صَلَّى اِلَيْهَا اَرْبَعًا مِثْلَهَا يَقْرَاُ فِيهَا وَيُتِمُّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.

☆☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص وضو کرے اور وہ اچھی طرح وضو کرے پھر وہ عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہو پھر اس کے بعد چار رکعات اسی طرح ادا کرے جن میں وہ قرأت اور ان کے رکوع اور سجود کو مکمل کرے تو اس سے بے شب قدر کی مانند اجر ہوگا۔

4971 - اَخْبَرَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ڈھال دس درہم کی ہوتی تھی۔

11 - باب الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ يُسْرَقُ.

یہ باب ہے کہ (درخت پر) لٹکے ہوئے پھل کو چوری کرنا

4972 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَمْ تُقْطَعُ الْيَدُ قَالَ "لَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِي ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ فَاِذَا ضَمَّهُ الْجَرِينُ قُطِعَتْ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَلَا تُقْطَعُ فِي حَرِيسَةِ الْجَبَلِ فَاِذَا اٰوَى الْمُرَاحَ قُطِعَتْ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ".

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کتنی قیمت والی چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائیگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا درخت پر لٹکے ہوئے پھل کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا' لیکن جب اسے گودام میں محفوظ کرلیا جائے' تو پھر ڈھال کی قیمت جتنی چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا' پہاڑ پر چرنے والے جانور کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' لیکن جب اسے باڑے میں محفوظ کرلیا جائے' تو پھر

4970-تقدم (الحديث 4969) .

4971-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8791) .

4972-انفرد به النسائي . والحديث عند: ابي داؤد في اللقطة، باب التعريف باللقطة (الحديث 1712) و النسائي في الركاة، باب المعدن (الحديث 2493) . تحفة الاشراف (8755) .

ڈھال کی قیمت جتنے جانور کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

12 - باب الثَّمَرِ يُسْرَقُ بَعْدَ اَنْ يُئْوِيَهُ الْجَرِيْنُ .

یہ باب ہے کہ پھل کو گودام میں محفوظ کر لینے کے بعد چوری کیا جائے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

4973 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ "مَا اَصَابَ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرِ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَاشَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ شَيْئًا مِّنْهُ بَعْدَ اَنْ يُّئْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ سے (درخت) پر لٹکے ہوئے پھل کو (چوری کیے جانے) کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: جو ضرورت مند اسے حاصل کر لے' جبکہ اس نے اپنے کپڑے میں اسے نہ رکھا ہو' تو ایسے شخص پر کوئی جرمانہ نہیں ہوگا' لیکن جو شخص اسے ساتھ لے کر چلا جائے' تو اس پر دگنا جرمانہ ہوگا اور سزا بھی دی جائے گی' اور جو شخص پھل کو گودام میں محفوظ کرنے کے بعد اس میں سے کچھ چوری کرے' اور اس چوری شدہ پھل کی قیمت ڈھال کی قیمت تک پہنچتی ہو' تو اس کا ہاتھ کاٹنا لازم ہوگا' جس شخص نے اس سے کم کی چوری کی ہو' تو اس پر دگنے جرمانے کی ادائیگی لازم ہوگی اور اسے سزا بھی دی جائے گی۔

4974 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا مِّنْ مُّزَيْنَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ "هِيَ وَمِثْلُهَا وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ اِلَّا فِيْمَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ" . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ "هُوَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ اِلَّا فِيْمَا اٰوَاهُ الْجَرِيْنُ فَمَا اُخِذَ مِنَ الْجَرِيْنِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! پہاڑ پر چرنے والی کسی بکری (کے چوری ہونے) کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بکری اور اس کی مانند ایک بکری (جرمانے کے طور پر ادا کرنی ہوگی) اور سزا بھی دی جائے

4973-اخرجه ابو داؤد في اللقطة، باب التعريف باللقطة (الحديث 1710)، وفي الحدود، باب ما لا قطع فيه (الحديث 4390) . و الحديث عند الترمذي في البيوع، باب ما جاء في الرخصة في اكل الثمرة للمار بها (الحديث 1289) . تحفة الاشراف (8798) .

4974-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8768 و 8810) .

گی کسی جانور کو چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا صرف اس صورت میں دی جائے گی جب وہ جانور کسی باڑے سے چوری کیا گیا ہو اور اس کی قیمت ایک ڈھال کی قیمت تک پہنچتی ہو تو اس کو چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا دی جائیگی لیکن جس کی قیمت ڈھال جتنی نہ ہوتی ہو تو اس میں اس جیسے دو جانوروں کی قیمت جرمانے کے طور پر دی جائیگی اور سزا کے چند کوڑے لگائے جائیں گے۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! درخت پر لٹکے ہوئے پھل کو چوری کیے جانے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ پھل اور اس کی مانند مزید (کی قیمت جرمانے کے طور پر ادا کی جائے گی) اور سزا دی جائے گی۔ درخت پر لٹکے ہوئے پھل کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دی جائیگی البتہ جب اسے گودام میں محفوظ کرلیا جائے (تو پھر جس کو گودام میں محفوظ کرلیا گیا ہو) تو اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا ہوگی اور اگر وہ ڈھال کی قیمت جتنا نہ ہو تو اس میں چوری شدہ مال سے دگنا پھل جرمانے کے طور پر ادا کرنا ہوگا اور سزا کے طور پر چند کوڑے لگائے جائیں گے۔

13 - باب مَا لَا قَطْعَ فِيْهِ .

یہ باب ہے کہ (کون سی چیز کی چوری پر) ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا؟

4975 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِى قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ - يَعْنِىْ ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَوْصِىَّ - عَنِ الْحَسَنِ - وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا قَطْعَ فِىْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ" .

★★ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "پھل یا کثر (کھجور کے گابھے کی چوری پر) ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا"۔

4976 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا قَطْعَ فِىْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ" .

★★ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "پھل یا کثر کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا"۔

4977 - اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا قَطْعَ فِىْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ" .

4975-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3576) .

4976-اخرجه ابو داؤد في الحدود، باب ما لا قطع فيه (الحديث 4388 و 4389) مطولاً . واخرجه الترمذي في قطع السارق، باب ما لا قطع فيه (الحديث 4977 و 4978 و 4979 و 4980) . تحفة الاشراف (3581) .

4977-تقدم (الحديث 4976) .

★★ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"پھل یا کثر (کی چوری پر) ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا"۔

4978 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ".

★★ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"پھل یا کثر (کی چوری پر) ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا"۔

4979 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ".

★★ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پھل یا کثر کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا"۔

4980 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ".

★★ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"پھل یا کثر (کی چوری پر ہاتھ) نہیں کاٹا جائے گا"۔

4981 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ - هُوَ ابْنُ اَبِىْ رَجَاءٍ - قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ".

★★ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"پھل یا کثر (کی چوری پر ہاتھ) نہیں کاٹا جائے گا"۔

4978-تقدم (الحديث 4976) .

4979-تقدم (الحديث 4976) .

4980-تقدم (الحديث 4976) .

4981-اخرجه الترمذي في الحدود، باب ما جاء لا قطع في ثمر ولا كثر (الحديث 1449) و اخرجه النسائي في قطع السارق، باب ما لا قطع فيه (الحديث 4982 و 4983 و 4984 و 4985) و اخرجه ابن ماجه في الحدود، باب لا يقطع في ثمر ولا كثر (الحديث 2593) . تحفة الاشراف (3588) .

4982 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ" . وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ .

★★ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"پھل یا کثر (کی چوری پر ہاتھ) نہیں کاٹا جائے گا"۔
"کثر" سے مراد، جمار یعنی (کھجور کا گابھا) ہے۔

4983 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ اَبِي مَيْمُوْنٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ" .
قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ اَبُوْ مَيْمُوْنٍ لَّا اَعْرِفُهُ .

★★ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"پھل یا کثر (کی چوری پر ہاتھ) نہیں کاٹا جائے گا"۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت میں غلطی پائی جاتی ہے ابومیمون نامی راوی سے میں واقف نہیں ہوں۔

4984 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ" .

★★ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"پھل یا کثر کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا"۔

4985 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهٖ حَدَّثَهٗ عَنْ عَمٍّ لَّهٗ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ" .

★★ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"پھل یا کثر کی (چوری پر ہاتھ) نہیں کاٹا جائے گا"۔

4986 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ

4982-تقدم (الحديث 4981) .
4983-تقدم (الحديث 4981) .
4984-تقدم (الحديث 4981) .
4985-تقدم (الحديث 4981) .

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَّلَا مُنْتَهِبٍ وَّلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ" ۔ لَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنْ اَبِي الزُّبَيْرِ ۔

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"خیانت کرنے والے' اچک لینے والے' لوٹنے والے کو ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی"۔

ابوسفیان نے ابوزبیر سے اس روایت کا سماع نہیں کیا ہے۔

4987 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَّلَا مُنْتَهِبٍ وَّلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ" . وَلَمْ يَسْمَعْهُ اَيْضًا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ اَبِي الزُّبَيْرِ ۔

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"خیانت کرنے والے' چھین لینے والے اور اچک لینے والے کو ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی"۔

ابن جریج نے بھی یہ روایت ابوزبیر سے نہیں سنی ہے۔

4988 - اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ" .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اچک لینے والے کو (ہاتھ کاٹنے کی سزا) نہیں دی جائے گی"۔

4989 - اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ جَابِرٌ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى وَابْنُ وَهْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَمَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ وَسَلَمَةُ بْنُ سَعِيْدٍ - بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ - قَالَ ابْنُ اَبِيْ صَفْوَانَ وَكَانَ خَيْرَ اَهْلِ زَمَانِهٖ . فَلَمْ يَقُلْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ وَلَا اَحْسَبُهٗ سَمِعَهٗ مِنْ اَبِي الزُّبَيْرِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ ۔

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خیانت کرنے والے کو (ہاتھ) کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی۔

4986-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2761) .

4987-اخرجه ابو داؤد في الحدود، باب القطع في الخلسة و الخيانة (الحديث 4391 و 4392 و 4393)؛ و اخرجه الترمذي في الحدود، باب ما جاء في الخائن و المختلس و المنتهب (الحديث 1448) . و النسائي في قطع السارق، باب ما لا قطع فيه (الحديث 4988 و 4989) و اخرجه ابن ماجه في الحدود، باب الخائن و المنتهب و المختلس (الحديث 2591)، و الحديث عند ابن ماجه في الفتن، باب النهي عن النهبة (الحديث 3935) . تحفة الاشراف (2800) .

4988-تقدم (الحديث 4987) .

4989-تقدم (الحديث 4987) .

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4990 - اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ رَوْحٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ - قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ عَلٰى مُخْتَلِسٍ وَّلَا مُنْتَهِبٍ وَّلَا خَائِنٍ قَطْعٌ".

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اچک لینے والے لوٹ لینے والے یا خیانت کرنے والے کو (ہاتھ کاٹنے کی) سزا نہیں دی جائے گی"۔

4991 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ قَطْعٌ.

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ ضَعِيْفٌ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "خیانت کرنے والے کو (ہاتھ) کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی"۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اشعث بن سوار نامی راوی ضعیف ہے۔

جن صورتوں میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا

فتاویٰ عالمگیری میں ہاتھ کاٹنے کی حسب ذیل شرائط بیان کی گئی ہیں:

(۱) جو چیز دارالسلام میں مباح یا خسیس اور حقیر ہو اس کے چرانے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جیسے افتادہ لکڑی گھاس پھوس سرکنڈا مچھلی ہڑتال اور چونا وغیرہ۔ (ہدایہ کافی اور اختیار)

(۲) سونا چاندی اگر مٹی یا پتھر میں مخلوط ہو اور اس کو اس شکل میں چرایا جائے تو اس پر حد سرقہ نہیں ہے۔ (ظاہر الروایہ)۔

(۳) جو چیز جلد خراب ہو جاتی ہے جیسے دودھ گوشت اور تازہ پھل ان کے چرانے پر حد نہیں ہے۔ (ہدایہ)

(۴) جو پھل درخت پر لگے ہو یا گندم کھیت میں ہو اس کے چرانے پر حد نہیں ہے۔ (السراج الوہاج)

(۵) قحط کے ایام میں طعام کی چوری پر حد نہیں ہے۔ خواہ طعام جلد خراب ہونے والا ہو یا نہ ہو حفاظت میں رکھا گیا ہو یا نہ ہو اور قحط کا سال نہ ہو لیکن جس طعام کو چرایا ہے وہ جلد خراب ہونے والا ہے پھر بھی حد نہیں ہے اور اگر طعام جلد خراب ہونے والا نہ ہو لیکن غیر محفوظ ہو پھر بھی حد نہیں ہے۔ (ذخیرہ)

(۶) مٹی کی دیگچی کی چوری میں حد نہیں ہے۔ (تبیین)

(۷) درخت کو باغ سے جڑ سمیت چرانے پر حد نہیں ہے۔ (السراج الوہاج)

(۸) ہاتھی کے دانت کی چوری میں حد نہیں ہے بشرطیکہ اس سے کوئی چیز بنائی نہ گئی ہو۔ (ایضاح)

(۹) شیشہ کی چوری میں حد نہیں ہے۔ (فتح)

4990-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2967) .

4991-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2663) .

جن جانوروں کا شکار کیا جاتا ہے ان کے چرانے پر حد نہیں ہے خواہ وہ وحشی ہوں یا غیر وحشی بری ہو یا بحری (تاتار خانیہ)

(۱۰) مہندی سبزیوں تازہ پھلوں گھاس پانی گٹھلی اور جانوروں کی کھالوں کے چرانے میں حد نہیں۔ الا یہ کہ کھال سے مصلی یا کوئی

(۱۱) اور چیز بنائی گئی ہو۔ (عنایہ)

(۱۲) غیر خنزیر باقی پرندوں وحشی جانوروں کتے چیتے مرغی بطخ اور کبوتر کے چرانے میں حد نہیں ہے۔ (تمرتاشی)

(۱۳) طنبور دف مزمار اور باقی گانے بجانے کے آلات کے چرانے میں حد نہیں ہے۔ (السراج الوہاج)

(۱۴) طبل اور بربط اگر لہو ولعب کے لیے ہوں تو ان کے چرانے میں حد نہیں ہے اگر جہاد کا طبل ہے تو اس میں اختلاف ہے۔

(محیط)

(۱۵) پنیر اور روٹی کے چرانے میں حد نہیں ہے۔ (السراج الوہاج)

(۱۶) شطرنج اور چوسر خواہ سونے کی بنی ہوئی ہوں ان کے چرانے میں حد نہیں ہے۔ (محیط)

(۱۷) مصحف (قرآن مجید) کے چرانے میں حد نہیں ہے۔ (السراج الوہاج)

(۱۸) فقہ نحو لغت اور شعر وادب کی کتابوں کے چرانے میں بھی حد نہیں ہے۔ (السراج الوہاج)

(۱۹) تیر کے چرانے میں حد نہیں ہے۔ (ذخیرہ)

(۲۰) سونے یا چاندی کی صلیب یا بت کے چرانے میں حد نہیں ہے۔ البتہ سونے اور چاندی کے جن سکوں پر تصویریں ہوں ان پر حد ہے۔ (عنایہ)

(۲۱) بڑی عمر یا سمجھ دار غلام کے چرانے میں حد نہیں ہے۔ (بحر فائق)

(۲۲) جس شخص نے اپنے مقروض سے دس درہم غیر موجل قرض لینا ہو اور وہ اس سے اتنی مالیت کی چیز چرا لے تو حد نہیں ہے اور اگر قرض موجل ہو تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ حد ہو اور استحسان کا تقاضا ہے کہ حد نہیں ہے۔ (السراج الوہاج)

(۲۳) اگر نابالغ بیٹے کے مقروض کے مال سے چوری کی تو حد نہیں ہے۔ (محیط)

(۲۴) اگر چاندی کے برتن میں نبیذ یا جلد خراب ہونے والی کوئی چیز (مثلاً دودھ) تھی اس کو چرا لیا تو حد نہیں ہے۔

(۲۵) جس برتن میں خمر (شراب) تھی اس کو چرا لیا تو اس میں حد نہیں ہے۔ (محیط)

(۲۶) اگر قبر سے درہم دینار یا کفن کے علاوہ کوئی اور چیز چرائی تو اس پر حد نہیں ہے۔ (السراج الوہاج)

(۲۷) کفن چرانے پر حد نہیں ہے۔ (کافی)

(۲۸) مال غنیمت یا مسلمانوں کے بیت المال سے چوری کرنے پر حد نہیں ہے۔ (نہایہ)

(۲۹) جس چیز پر ایک بار حد لگ چکی ہو اس کو دوبارہ چرانے پر حد نہیں ہے۔ (شرح الطحاوی ظہیریہ)

(۳۰) حربی مستامن کے مال سے چوری کرنے پر حد نہیں ہے۔ (مبسوط)

علامہ ابن ہمام حنفی لکھتے ہیں:

(۳۱) مسجد کا سامان مثلاً چٹائیاں اور قندیل چرانے پر حد نہیں ہے۔
(۳۲) کعبہ کے پردوں کو چرانے پر حد نہیں ہے۔
(۳۳) جن کاغذوں پر کچھ لکھا ہوا یا چھپا ہوا ہوان کے چرانے پر حد نہیں ہے۔
(۳۴) اگر کسی شخص نے امانت میں خیانت کی تو اس پر حد نہیں ہے۔
(۳۵) لٹیرے اور اچکے پر حد نہیں ہے۔
(۳۶) اگر کوئی شخص اپنے شریک کے مال سے چوری کرے تو اس پر حد نہیں ہے۔
(۳۷) ماں باپ اولاد یا دیگر محارم کے مال سے چوری پر حد نہیں ہے۔
(۳۸) اگر محرم کے گھر سے کسی ایک نے دوسرے کا مال چرایا تو اس پر حد نہیں ہے۔
(۳۹) اگر زوجین میں سے کسی ایک نے دوسرے کا مال چرایا تو اس پر حد نہیں ہے۔
(۴۰) غلام یا لونڈی نے اپنے مالک کا مال چرایا یا لونڈی نے اپنی مالکہ کا مال چرایا تو اس پر حد نہیں ہے۔
(۴۱) اگر مالک نے اپنے مکاتب کا مال چرایا تو اس پر حد نہیں ہے۔
(۴۲) حمام یا جس گھر میں جانے کا اذنِ عام ہو اس میں چوری کرنے پر حد نہیں ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۱۷۵-۱۷۹ ملخصاً مطبوعہ مطبعہ امیریہ کبریٰ بولاق مصر ۱۳۱۰ھ)

14 - باب قَطْعِ الرِّجْلِ مِنَ السَّارِقِ بَعْدَ الْيَدِ .

یہ باب ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹنے کے بعد (دوبارہ چوری کرنے پر) اس کا پاؤں کاٹنا

4992 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْمَصَاحِفِيُّ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْسُفُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلِصٍّ فَقَالَ "اقْتُلُوْهُ" . فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ . فَقَالَ "اقْتُلُوْهُ" . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ . قَالَ "اقْطَعُوا يَدَهُ" . قَالَ ثُمَّ سَرَقَ فَقُطِعَتْ رِجْلُهُ ثُمَّ سَرَقَ عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى قُطِعَتْ قَوَائِمُهُ كُلُّهَا ثُمَّ سَرَقَ اَيْضًا الْخَامِسَةَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَ بِهٰذَا حِيْنَ قَالَ "اقْتُلُوْهُ" . ثُمَّ دَفَعَهُ اِلٰى فِتْيَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ لِيَقْتُلُوْهُ مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ - وَكَانَ يُحِبُّ الْاِمَارَةَ - فَقَالَ اَمِّرُوْنِيْ عَلَيْكُمْ . فَاَمَّرُوْهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ اِذَا ضَرَبَ ضَرَبُوْهُ حَتّٰى قَتَلُوْهُ .

☆☆ حضرت حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک چور کو لایا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کر دو' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے چوری کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کر دو' تو لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! اس نے

4992-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3276) .

چوری کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو۔
راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس شخص نے چوری کی تو اس کا پاؤں کٹوا دیا گیا' پھر اس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں چوری کی' یہاں تک کہ اس کے تمام قوائم (یعنی دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں) کاٹ دیئے گئے' پھر اس نے پانچویں مرتبہ چوری کی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اسے قتل کر دو' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے قریش کے کچھ جوانوں کے سپرد کیا' تا کہ وہ لوگ اس چور کو قتل کر دیں' ان نوجوانوں میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے' وہ امیر بننے کو پسند کرتے تھے' تو انہوں نے کہا: تم مجھے اپنا امیر بنا لو' تو ان لوگوں نے انہیں اپنا امیر بنا لیا' تو جب حضرت عبداللہ بن زبیر اسے مارتے تھے' تو وہ نوجوان بھی اسے مارتے تھے' یہاں کہ ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔

حد سرقہ سے متعلق ستائیس مسائل فقہیہ کا بیان

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ . (المائدہ،۳۸)

اس آیت میں ستائیس مسائل ہیں۔

مسئلہ نمبر: (۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیھما ۔جب اللہ تعالیٰ نے زمین میں کوشش اور فساد کے ذریعے اموال لینے کا ذکر کیا تو چور کے حکم کا ذکر بغیر حراب (جنگ) کے کیا جیسا کہ اس کا بیان باب کے درمیان ہے گا، اللہ تعالیٰ نے مراد چور کا ذکر عورت چور کے ذکر سے پہلے کیا جب کہ زانیہ کا ذکر زانی سے پہلی کیا اس کا بیان آخر میں آئے گا، زمانہ جاہلیت میں چور کا ہاتھ کاٹا گیا زمانہ جاہلیت میں جس نے چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا وہ ولید بن مغیرہ تھا، اللہ تعالیٰ نے اسلام میں بھی چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا مردوں میں سے اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بس چور کے ہاتھ پہلے کاٹنے کا حکم دیا وہ خیار بن عدی بن نوفل بن عبدالمناف تھا اور عورتوں میں سے مرۃ بنت سفیان بن عبدالاسد تھی جو بنی مخزوم سے تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یمنی شخص کا ہاتھ کاٹا جس نے ہار چوری کیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن سمرہ کا ہاتھ کاٹا جو عبدالرحمٰن بن سمرہ کا بھائی تھا، اس میں اختلاف نہیں آیت کا ظاہر ہر چور میں عام ہے، حالانکہ یہ اس طرح نہیں ہے، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر دینار کی چوتھائی میں یا اس سے زائد میں۔ (سنن دارقطنی، کتاب الحدود و القصاص، جلد ۳، صفحہ ۱۸۹)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دیا کہ (آیت) السارق والسارقة سے مراد بعض چور ہیں پس چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر دینار کی چوتھائی میں یا دینار کی چوتھائی کی قیمت میں، یہ حضرت عمر بن خطاب، رضی اللہ عنہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے، حضرت عمر بن عبدالعزیز، لیث امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، ابوثور رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دینار کی چوتھائی یا تین دراہم کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا اگر دو درہم چوری کیے جو دینار کی چوتھائی کی برابر ہیں تو ان میں اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، سامان میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر یہ کہ وہ تین دراہم کو پہنچ جائے خواہ ان کی قیمت کم ہو یا زیادہ ہو۔ (المحرر الوجیز، جلد ۲، صفحہ ۱۸۸ دار الکتب العلمیہ)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سونا، چاندی میں سے ہر ایک کو اصل بنایا ہے اور سامان کی قیمت دراہم سے لگائی ہے یہ ان کا مشہور قول ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اگر سونا چوری کیا تو دینار کی چوتھائی کا اعتبار ہوگا اگر سونے، چاندی کے علاوہ کوئی چیز چوری کی تو اس کی قیمت دینار کا چوتھائی یا تین دراہم کے برابر ہوگی تو حکم ثابت ہوگا، یہ امام مالک کا دوسرا قول ہے، پہلے قول کی حجت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ ایک شخص نے ڈھال چوری کی اسے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی قیمت لگانے کا حکم دیا اس کی قیمت تین دراہم سے لگائی گئی۔

(سنن دار قطنی، کتاب الحدود والقصاص، جلد ۳، صفحہ ۱۹۰)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کو چوتھائی دینار میں اصل بنایا اور سامان کی قیمت کو بھی اس کی طرف لوٹایا نہ کہ تین دراہم کی طرف سونے کے مہنگے اور سستے ہونے کی وجہ سے ابن عمر کی حدیث کو چھوڑ دیا، کیونکہ اس ڈھال میں صحابہ کا اختلاف دیکھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا تھا حضرت ابن عمر کہتے ہیں: تین دراہم کی تھی۔

(ایضا، جلد ۳، صفحہ ۱۹۰، ۱۹۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: دس دراہم کی تھی۔ (ایضا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پانچ دراہم کی تھی۔ (ایضا)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث دینار کی چوتھائی میں صحیح ثابت ہے اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی میں کوئی اختلاف نہیں ہے مگر بعض نے اسے موقوف بنایا ہے اور جو علماء آپ کے قول پر اس کے حفظ وعدالت کی وجہ سے عمل کو واجب سمجھتے ہیں وہ اس کو مرفوع کہتے ہیں۔

یہ ابو عمر وغیرہ کا قول ہے اس بنا پر اگر چوری شدہ مال کی قیمت دینار کی چوتھائی کو پہنچ جائے گی تو چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ یہ اسحاق کا قول ہے، ان دو اصلوں پر توقف کر اور یہ دونوں اس باب میں ستون ہیں اور جو کچھ اس کے بارے میں کہا گیا ہے اس میں سے یہ اصح ہے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبین اور ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر دس دراہم۔ (احکام القرآن للجصاص، جلد ۲، صفحہ ۴۱۶)

میں کیلا یا دینار سونا میں یا وزن کے اعتبار سے جو اس کی مقدار کو پہنچ جائے گی اور ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا حتیٰ کہ وہ آدمی کی ملک سے مال کو نکال لے اور ان کی حجت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے فرمایا: وہ ڈھال جس میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ (سنن دار قطنی، کتاب الحدود، جلد ۳، صفحہ ۱۹۱)

اس کی قیمت دس دراہم تھی،

اس حدیث کو عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے فرمایا: اس وقت ڈھال کی قیمت دس دراہم تھی۔ ان دونوں احادیث۔ (ایضا جلد ۳، صفحہ ۱۹۰)

کو دار قطنی وغیرہ نے تخریج کیا ہے، اس مسئلہ میں چوتھا قول بھی ہے اسے دار قطنی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

ہے فرمایا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر پانچ دراہم میں۔(ایضاً، جلد ۳، صفحہ ۱۸۶)

یہ سلیمان بن یسار، ابن ابی لیلیٰ اور ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت پانچ دراہم تھی، پانچواں قول یہ ہے کہ ہاتھ چار دراہم یا اس سے زائد میں کاٹا جائے گا، یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

چھٹا قول یہ ہے کہ ایک درہم اور اس سے اوپر میں ہاتھ کاٹا جائے گا، یہ عثمان البتی کا قول ہے، طبری نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایک درہم میں ہاتھ کاٹا، ساتواں قول یہ ہے کہ آیت کے ظاہر کے مطابق ہر اس چیز کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا جس کی قیمت ہوگی یہ خوارج کا قول ہے، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے یہ ان سے مروی تین روایات میں سے ایک ہے، دوسری روایت اس طرح عمر سے مروی ہے، تیسری وہ ہے جس کو قتادہ نے حسن بصری سے روایت کیا ہے فرمایا: ہم نے قطع ید کا تذکرہ کیا کہ زیاد کے عہد میں کتنے مال پر ہوگا ہمارے رائے دو درہموں پر متفق ہوئی، یہ اقوال ایک دوسرے کے مقابل ہیں صحیح وہ ہے جو ہم نے تمہارے لیے ذکر کیا ہے، اگر کہا جائے کہ بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چور پر لعنت کی ہے جو انڈہ چوری کرتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور جو رسی چوری کرتا ہے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، یہ ظاہر آیت کے موافق ہے کہ قلیل و کثیر کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔(صحیح بخاری، کتاب الحدود، جلد ۲، صفحہ ۱۰۰۳)

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تحذیر کے طور پر فرمایا کثیر کی جگہ قلیل ذکر کیا جس طرح ترغیب کے لیے کثیر کی جگہ قلیل کا ذکر فرمایا۔

نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنائی اگر چہ وہ کونج کے گھونسلے کی مثل ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلوۃ جلد ۱، صفحہ ۲۷۵)

بعض علماء نے فرمایا: یہ وجہ آخر سے مجاز ہے، یہ اس طرح ہے کہ جب تھوڑی چیز کی چوری کی وجہ سے تکلیف دیا گیا تو اس نے زیادہ چیز چوری کی تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، خوبصورت قول اعمش کا ہے، بخاری نے اس کو حدیث کے آخر میں تفسیر کے طور ذکر فرمایا: وہ لوہے کا انڈا خیال کرتے ہیں اور رسی سے مراد وہ ہے جو درہم کے مساوی ہو، میں کہتا ہوں: یہ کشتی کی رسی کی طرح اور اس کے مشابہ ہے۔

مسئلہ نمبر: (۲) جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ قطع ید اس پر ہوگی جو محفوظ جگہ سے اس چیز کو نکالے گا جس میں قطع ید ہے، حسن بن ابی الحسن نے فرمایا: جب کپڑے ایک گھر میں جمع کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔(المحرر الوجیز، جلد ۲، صفحہ ۱۸۸ دار الکتب العلمیہ)

حسن بن ابی الحسن نے ایک دوسرے قول میں دوسرے اہل علم کے قول کی مثل کہا ہے۔پس صحیح اتفاق ہو گیا۔الحمد للہ۔

مسئلہ نمبر: (۳) حرز سے مراد وہ جگہ ہے جو لوگوں کے اموال کی حفاظت کے لیے عادۃً بنائی جاتی ہے، یہ ہر چیز میں حالت کے مطابق مختلف ہوتی ہے، اس کا بیان آئے گا، ابن المنذر نے کہا: اس باب میں کوئی خبر ثابت نہیں جس میں اہل علم کی کلام نہ ہو، یہ اہل علم کے اجماع کی طرح ہے، حسن اور اہل ظاہر سے حکایت کیا گیا ہے کہ وہ حرز کی شرط نہیں لگاتے۔

موطا میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین المکی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: درختوں پر لٹکے ہوئے پھلوں میں اور پہاڑ کے ذریعے محفوظ کی گئی چیز کی چوری میں قطع ید نہیں پس جب کھلیان میں اسے رکھے تو قطع ید اس میں ہے جو ڈھال کی قیمت کو پہنچے۔ (موطا امام مالک کتاب السرقۃ صفحہ ۶۸۹)

ابوعمر نے کہا: یہ حدیث وہ ہے جس کا معنی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی حدیث کے ہم معنی ہے، یہ عبداللہ تمام محدثین کے نزدیک ثقہ ہے، امام احمد اس کی تعریف کرتے تھے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت پر لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا: جو ضرورت میں اس میں سے کچھ توڑے جب کہ وہ اپنا تھیلا نہ بھرے تو اس پر کوئی چیز نہیں ہے اور جو وہاں سے پھل توڑ کر لے گیا اس پر قطع ید ہے اور جس نے اس کے علاوہ کوئی چوری کی اس پر اس کی مثل چٹی ہے اور سزا ہے۔ (سنن نسائی کتاب قطع سارق، جلد ۲ صفحہ ۲۵۹)

ایک روایت میں عقوبت کی جگہ جلدات نکال کے الفاظ ہیں عطا نے فرمایا: کوڑے منسوخ کیے گئے اور اس کی جگہ قطع ید کو رکھ گیا، ابوعمر نے کہا: دو مثل چٹی کا قول منسوخ ہے، میں کسی فقیہ کو نہیں جانتا جس نے ایسا کہا ہو، مگر جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حاطب بن ابی بلتعہ کے آنے کے بارے میں مروی ہے جس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے تخریج کیا ہے۔

ایک روایت امام احمد بن حنبل سے مروی ہے چٹی جس پر لوگوں کا نظریہ ہے وہ بالمثل کے ساتھ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (آیت) **فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم** ۔ (بقرہ:۱۹۴) تو جو تم پر زیادتی کرے تو اس پر زیادتی کرلو (لیکن) اسی قدر جتنی زیادتی اس نے تم پر کی ہو۔

ابوداؤد نے حضرت صفوان بن امیہ سے روایت کیا ہے فرمایا: میں مسجد میں ایک چادر پر سویا ہوا تھا اس کی قیمت تیس درہم تھی، ایک شخص آیا اس نے آہستہ سے وہ اٹھالی، وہ شخص پکڑا گیا۔ اسے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، صفوان نے کہا: میں آیا اور عرض کی: حضور! آپ تیس دراہم کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹیں گے، میں اسے وہ بیچتا ہوں اور اس کی قیمت ادھار کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو نے میرے پاس مقدمہ آنے سے پہلے کیوں نہ کیا تھا۔ (سنن ابی داود، کتاب الحدود، جلد ۲، صفحہ ۲۴۷، ایضاً رقم الحدیث ۳۸۱۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

نظر کی جہت سے اموال تمام مخلوق کے انتفاع کے لیے تیار کیے گئے ہیں پھر حکمت اولیت جس میں اختصاص کے ساتھ فیصلہ کیا گیا ہے وہ شرعاً ملکیت ہے اور اطماع اس کے متعلق باقی ہیں اور انجام اس پر گھومتے ہیں مروت اور دیانت تھوڑے لوگوں کو روکتی ہے، حفاظت اور حرز بہت سے لوگوں کو روکتی ہے جب مالک اپنی چیز کی حفاظت کرتا ہے تو اس میں حفاظت و حرز جو انسان کے لیے غایت الامکان ہے وہ جمع ہو جاتی ہیں، جب ان دونوں کو توڑا جاتا ہے تو جرم بڑا ہوتا ہے اور عقوبت بھی بڑی ہوتی ہے، جب ایک حفاظت توڑی جاتی ہے اور وہ ملک ہے تو ضمانت اور ادب سکھانا واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر: (۴) جب ایک جماعت حرز (حفاظت کی جگہ) سے نصاب کے نکالنے پر شریک ہو جائے پھر بعض اس کے نکالنے پر قادر ہوں گے یا نہیں مگر ان کے معاون ہوں گے جب پہلی صورت ہو تو اس میں ہمارے علماء کے دو قول ہیں، ایک میں ہاتھ کاٹا جائے گا، دوسرے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، یہی قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے فرمایا یہ دونوں مجتہد

فرماتے ہیں مشترک لوگوں کا چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر جب ہر ایک کے حصہ میں نصاب آئے، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر دینار کی چوتھائی میں یا اس میں سے زائد۔ (سنن دار قطنی، جلد ۳، صفحہ ۱۸۹)
میں ان میں سے ہر ایک نے نصاب چوری نہیں کی پس ان پر قطع ید نہ ہوگی اور ایک روایت میں ہاتھ کاٹنے کی وجہ یہ ہے کہ جنایت میں اشتراک اس کی سزا کو ساقط نہیں کرتا جس طرح قتل میں اشتراک سزا کو ساقط نہیں کرتا۔

ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان کے درمیان کتنا ہی قریب ہے کہ ہم خونوں کی حفاظت کے لیے ایک کے بدلے جماعت کو قتل کرتے ہیں تاکہ خون ریزی پر معاون نہ ہو جائیں اسی طرح اموال میں ہے خصوصاً ہم نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مدد کی کہ جماعت جب قطع ید میں شریک ہو تو تمام کے ہاتھ کاٹے جائیں گے ان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔
اور اگر دوسری صورت ہو وہ یہ ہے کہ اس کا نکالنا تعاون کے بغیر ممکن ہی نہ ہو تو بالاتفاق تمام کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔ یہ ابن عربی نے ذکر کیا ہے۔ (احکام القرآن لابن العربی، جلد ۲، صفحہ ۶۱۱)

مسئلہ نمبر: (۵) اگر چوری بہت سے لوگ شریک ہوں مثلاً ایک نقب لگائے دوسرا مال باہر نکالے اگر وہ دونوں معاون ہیں تو دونوں کے ہاتھ کاٹے جائیں گے اگر ان میں سے کوئی اپنے فعل میں منفرد ہو دونوں میں اتفاق نہ ہو (مثلاً) دوسرا آئے اور مال نکالے تو کسی پر بھی قطع ید نہ ہوگی، اگر نقب میں دونوں معاون ہوں اور ایک مال نکالنے میں منفرد ہو تو قطع ید نکالنے والے پر ہوگی، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قطع ید نہیں ہے، کیونکہ اس نے نقب لگائی ہے اور چوری نہیں کی دوسرے نے ایسی حرز سے چوری کی ہے جس کی حرمت ختم ہو چکی تھی،

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر نقب میں شریک ہوا اور داخل ہوا اور مال اٹھایا تو ہاتھ کاٹا جائے گا نقب میں اشتراک میں آلہ اٹھانا شرط نہیں بلکہ مارنے میں تعاقب ہے جس سے شرکت حاصل ہوتی ہے۔

مسئلہ نمبر: (۶) اگر دونوں میں سے ایک داخل ہوا حرز کے دروازے تک مال باہر نکالا پھر دوسرے نے ہاتھ داخل کیا اور مال لے لیا تو اس پر قطع ید ہوگی، اور پہلے کو سزا دی جائے گی، اشہب نے کہا: دونوں کے ہاتھ کاٹے جائیں گے، اگر اس نے حرز سے باہر سامان کو رکھا تو قطع ید اس پر ہوگی نہ کہ اٹھانے والے پر اور اگر نقب کے درمیان میں رکھا اور دوسرے نے وہ اٹھا لیا اور دونوں کے ہاتھ نقب میں اکٹھے تھے دونوں کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

مسئلہ نمبر: (۷) قبر اور مسجد حرز ہیں کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ یہ اکثر علماء کا نظریہ ہے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس پر قطع ید نہیں کیونکہ اس نے غیر حرز سے مال چوری کیا ہے جو تلف کی جگہ پر تھا اس کا کوئی مالک نہیں تھا، کیونکہ میت مالک نہیں ہوتا دراصل شخص نہیں ہوتا جو اسے چوری سے منع کرتا، کیونکہ وہاں کوئی رہنے والا نہیں۔ چوری وہاں تصور ہوتی ہے جہاں آنکھوں سے بچ جائے اور لوگوں سے بچا جائے، چوری کی نفی پر ماوراء النہر کے علماء نے تائید کی ہے۔ جمہور علماء نے کہا وہ چور ہے، کیونکہ وہ رات کا بال پہنتا ہے، اور لوگوں سے چھپتا ہے اور ایسے وقت کا قصد کرتا ہے جس میں اسے کوئی دیکھنے والا نہیں اور نہ اس پر کوئی گزرنے والا ہے یہ اس شخص کی مانند ہے جس میں اسے کوئی دیکھنے والا نہیں اور نہ اس پر کوئی گزرنے والا ہے، یہ اس شخص کی مانند ہے جو ایسے وقت

میں چوری کرتا ہے جب لوگ عید کے لیے نکلے ہوئے ہیں اور شہر لوگوں سے خالی ہے، رہا ان کو قول کہ قبر حرز نہیں ہے یہ باطل ہے، کیونکہ ہر چیز کا حرز اس کے حسب حال پر ہوتا ہے، رہا ان کا قول کہ میت مالک نہیں ہوتا یہ بھی باطل ہے، کیونکہ میت کو برہنہ چھوڑنا جائز نہیں یہ حاجت تقاضا کرتی ہے کہ قبر حرز ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر اس قول سے تنبیہ فرمائی: (آیت) الم نجعل الارض کفاتا، احیاء وامواتا۔ (المرسلات) تاکہ وہ زندگی میں اس زمین میں سکونت اختیار کرے اور مردہ حالت میں اس میں دفن کیا جائے، رہا ان کا قول کہ وہ تلف کی جگہ پر ہے تو وہ چیز جس کو زندہ بھی پہنتا ہے وہ بھی تلف کی جگہ ہوتا ہے اور پہننے کے ساتھ پرانا ہونے کے مقام پر ہوتا ہے۔ (احکام القرآن لابن العربی، جلد ۲، صفحہ ۶۱۱)

مگر ایک امر دوسرے سے جلدی ہوتا ہے ابوداود نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور فرمایا: تو اس وقت کیسا ہوگا، جب لوگوں پر موت آئے گی اور موت اتنی زیادہ ہوگی کہ بندے کے لیے قبر کی جگہ خریدی جائے گی میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے صبر لازم ہے۔

(سنن ابی داود کتاب الفتن، جلد ۲، صفحہ ۲۲۹)

حماد نے اسی وجہ سے جنہوں نے کہا کہ قبر سے چوری کرنے والا کا ہاتھ کاٹا جائے گا، کیونکہ وہ میت کے پاس میت کے گھر میں داخل ہوا ہے۔

رہی مسجد تو جس نے مسجد کی چٹائی چوری کی اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اس کو عیسیٰ نے ابن القاسم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ اگرچہ مسجد کا دروازہ نہ بھی ہو، انہوں نے اس کو محرز خیال کیا ہے اگر دروازے سے چوری کرے تو بھی ہاتھ کاٹا جائے گا، ابن القاسم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مروی ہے کہ اگر دن کے وقت چٹایاں چوری کیں تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اگر اس نے رات کو دیوار پھلانگی تو ہاتھ کاٹا جائے گا، سحنون رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: اگر اس کی چٹائیاں ایک دوسرے پر سلی ہوئی ہیں تو ہاتھ کاٹا جائے گا ورنہ نہیں کاٹا جائے گا، اصبغ نے کہا: مسجد کی چٹائیاں چوری کرنے اور اس کی قندیلیں اور اس کے پتھر چوری کرنے میں ہاتھ کاٹا جائے گا جیسا کہ اگر اس کا دروازہ چوری کیا یا چھت سے لکڑی چوری کی یا وہ لکڑی چوری کی جو مکان کی لکڑیوں کو اٹھاتی ہے تو ہاتھ کاٹا جائے گا، اشہب نے کتاب محمد میں کہا: مسجد کی چٹائیاں قندیلیں اور پتھر چوری کرنے سے قطع ید نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر: (۸) علماء کا اختلاف ہے قطع ید کے ساتھ چٹی ہوگی یا نہیں؟ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: قطع ید اور چٹی کو کس کے لیے جمع نہیں کیا جائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (آیت) والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما جزآء بما کسبا نکالا من اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جرمانے کا ذکر کیا۔ (احکام القرآن لابن العربی، جلد ۲، صفحہ ۶۱۲)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: خواہ خوشحال ہو، خواہ تنگ دست ہو اسے چوری کیے ہوئے مال کی قیمت دینی ہوگی اور وہ اس پر قرض ہوگی جب خوشحال ہوگا تو ادا کرے گا، یا امام احمد اور اسحاق کا قول ہے، رہے ہمارے علماء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب تو انہوں نے فرمایا: اگر مال قائم ہے تو وہ لوٹا دے گا، اور اگر مال تلف ہو چکا ہے تو پھر اگر خوشحال ہے تو قیمت دے گا اگر تنگ دست ہے تو قرض کی حیثیت سے اس کا پیچھا نہیں کیا جائے گا اور اس پر کچھ واجب نہ ہوگا، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے زہری سے اس

کی مثل روایت کیا ہے۔
شیخ ابو اسحاق نے فرمایا: بعض علماء نے فرمایا: قطع ید کے ساتھ دین کی حیثیت سے اس کا پیچھا کیا جائے گا خواہ وہ خوشحال ہو گا یا تنگ دست ہو گا، فرمایا: یہ بہت سے علماء مدینہ کا قول ہے اور اس کی صحت پر اس طرح استدلال کیا گیا ہے کہ یہ دو حق ہیں جو دو مستحقوں کے لیے ہیں ایک دوسرے کو ساقط نہیں کرے گا جیسے دیت اور کفارہ ہیں پھر فرمایا: میں بھی یہی کہتا ہوں، قاضی ابو الحسن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے استدلال کیا ہے: جب چور پر حد قائم کی جائے گی تو اس پر ضمانت نہ ہو گی۔
(سنن نسائی، کتاب الحدود، جلد ۲، صفحہ ۲۶۲)
اس نے اسے اپنی کتاب میں اپنی سند میں ذکر کیا ہے، بعض علماء نے فرمایا: چٹی کے ساتھ پیچھا کرنا بھی عقوبت ہے اور قطع ید بھی عقوبت ہے اور دو عقوبتیں جمع نہیں ہوتیں، قاضی عبد الوہاب نے اس پر اعتماد کیا ہے صحیح قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے موافقین کا ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: چور اس مال کی چٹی دے گا جو اس نے چوری کیا خواہ وہ خوشحال ہو یا تنگ دست ہو خواہ اس کا ہاتھ کاٹا گیا ہو یا نہ کاٹا گیا ہو۔ (زاد المسیر، جلد ۲، صفحہ ۲۰۸)
اسی طرح جب ڈاکہ ڈالا تو اس کا بھی یہی حکم ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ کی جو حد ہے وہ بندوں کے تلف شدہ مال کو ساقط نہیں کرتی اور رہی وہ حدیث جس سے ہمارے علماء نے استدلال کیا ہے: جب وہ تنگ دست ہو اس میں کوفیوں کی حجت ہے اور یہی طبری کا قول ہے اس میں کوئی دلیل نہیں ہے، اس کو نسائی اور دار قطنی نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے، ابو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حدیث قوی نہیں اور اس کے ساتھ حجت قائم نہیں ہوتی، ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ حدیث باطل ہے، طبری نے کہا: قیاس یہ ہے کہ اس پر ہلاک شدہ مال کی چٹی ہو، لیکن ہم نے اس میں اثر کی وجہ سے اس کو ترک کر دیا، ابو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ضعیف اثر کی وجہ سے قیاس کا ترک کرنا جائز نہیں، کیونکہ ضعیف کسی حکم کو ثابت نہیں کرتا۔
مسئلہ نمبر: (۹) اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ چور سے چور، چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں؟ ہمارے علماء نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، کیونکہ اس نے غیر مالک سے اور غیر حرز سے مال چوری کیا ہے، ہمارے علماء نے فرمایا: مالک کی حرمت اس مال پر باقی ہے اس سے اس کی حرمت ختم نہیں ہوئی اور چور کا ہاتھ (ملکیت) نہ ہونے کی طرح ہے جس طرح غاصب ہوتا ہے اگر اس سے مال مغصوب چوری کیا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اگر یہ کہا جائے کہ اس کا حرز حرز نہ ہونے کی طرح بناؤ؟ ہم کہیں گے: حرز قائم ہے اور ملکیت قائم ہے اس میں ملکیت باطل نہ ہو گی، تاکہ وہ ہمیں کہیں کہ حرز باطل کرو۔ (احکام القرآن لابن العربی، جلد ۲، صفحہ ۶۱۳)
مسئلہ نمبر: (۱۰) اگر مسروقہ مال میں ہاتھ کاٹے جانے کے بعد پھر اگر وہی مال چوری کرے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے؟ اکثر علماء کہتے ہیں: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔
(احکام القرآن لابن العربی، جلد ۲، صفحہ ۶۱۳)
قرآن کا عموم اس پر ہاتھ کاٹنے کو ثابت کرتا ہے، یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو رد کرتا ہے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

نے فرمایا قطع ید سے پہلے چور خرید نے یا ہبہ کے ساتھ مسروق مال کا مالک بن جائے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (آیت) والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما۔ جب قطع بطور حق اللہ واجب ہے تو اسے کوئی چیز ساقط نہیں کرسکتی۔

مسئلہ نمبر (۱۱) جمہور علماء نے (آیت) والسارق کو رفع کے ساتھ پڑھا ہے سیبویہ نے کہا: اس کا معنی ہے جو تم پر چور مرد اور چور عورت کے متعلق فرض کیا گیا ہے، بعض نے فرمایا: ان میں رفع مبتدا کے اعتبار سے ہے۔ اور خبر (آیت) فاقطعوا ایدیهما ہے اس میں معین کا قصد نہیں ہے اگر معین کا قصد ہوتا تو نصب واجب ہوتا، تو کہتا ہے: زیدا اضربہ بلکہ یہ تیرے اس قول کی طرح ہے من سرق فاقطع یدہ، جو چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو، زجاج نے کہا: یہ قول مختار ہے، السارق نصب کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے تقدیر یہ ہے: اقطعوا السارق والسارقة۔ یہ سیبویہ کا مختار ہے، کیونکہ امر کے ساتھ فعل اولیٰ ہے، سیبویہ نے کہا: کلام عرب میں وجہ نصب ہے جیسے تو کہتا ہے: زیدا اضربہ، لیکن عام لوگ رفع ہی پڑھتے ہیں سیبویہ نے (آیت) السارق کی نوع کو معین قرار دیا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا: والسارقون والسارقات فاقطعوا ایمانهم۔ جماعت کی قرات کو یہ قول تقویت دیتا ہے، السرق والسرقة را میں کسرہ کے ساتھ مسروق چیز کا نام ہے اور سرق یسرق کا مصدر کے فتح کے ساتھ ہے، یہ جوہری کا قول ہے۔ اس لفظ کی اصل آنکھوں سے خفیہ کسی چیز کو لینا ہے، اسی سے استرق السمع ہے سارقة النظر ہے، ابن عرفہ نے کہا: عرب کے نزدیک سارق وہ ہے جو چھپ کر حرز کی طرف جائے اس سے وہ چیز اٹھالے جو اس کی اپنی نہیں ہے، اگر ظاہراً لے تو اسے مختلس مستلب منتہب محترس کہتے ہیں اور جو کسی کے ہاتھ میں ہو اور نہ دے تو غاصب ہے۔

میں کہتا ہوں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے صحابہ نے پوچھا نماز کی کیسے چوری کرتا ہے؟ فرمایا: وہ رکوع وسجود مکمل نہیں کرتا۔ (موطا امام مالک، کتاب الصلوٰۃ، صفحہ ۱۵۳)

اس کو موطا وغیرہ نے نقل کیا ہے، اس کو سارق (چور) کہا ہے اگرچہ یہ سارق نہیں ہے تو یہ اشتقاق کی حیثیت سے ہے، کیونکہ اس میں غالب طور پر آنکھوں سے چوری نہیں کرتا۔

مسئلہ نمبر: (۱۲) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، فاقطعوا۔ القطع کا معنی ہے علیحدہ کرنا اور زائل کرنا ہے اور قطع ثابت نہ ہوگا مگر ان تمام اوصاف کے جمع ہونے کے ساتھ جو چور میں، چوری شدہ چیز میں اور چوری کی جگہ میں اور چوری کی جگہ کی صفت میں معتبر ہیں، چور میں پانچ اوصاف معتبر ہیں، بالغ ہونا، عاقل ہونا، چوری کی گئی چیز کا مالک نہ ہونا اور اس کو اس پر ولایت نہ ہو، غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اگر وہ اپنے مالک کا مال چوری کرے، اسی طرح مالک کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اگر وہ غلام کا مال لے لے ان میں کسی حال میں قطع ید نہیں ہے، کیونکہ غلام اور اس کا مال مالک کے لیے ہے اور غلام کا مال لینے سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، کیونکہ اس نے اپنا مال لیا ہے اور غلام کے قطع ید کا سقوط اجماع صحابہ سے ہے اور خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قول سے ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: تمہارے غلام نے تمہارا مال چوری کیا ہے، دار قطنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھاگنے والے غلام پر قطع ید نہیں جب وہ چوری کرے اور نہ ذمی پر قطع ید ہے۔ (سنن دار قطنی جلد ۳، صفحہ ۸۶)

فرمایا: اس حدیث کو فہد بن سلیمان کے علاوہ کسی نے مرفوع نہیں بیان کیا، صواب یہ ہے کہ یہ موقوف ہے، ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب غلام چوری کرے تو اس کو بیچ دو اگرچہ بیس درہم میں ہو۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود صفحہ ۱۸۹)

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ہمیں اسامہ نے بیان کیا، انہوں نے ابوعوانہ سے روایت کیا انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے روایت کیا، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، ابن ماجہ نے کہا: ہمیں جبارہ بن مغلس نے بیان کیا، انہوں نے ہمیں حجاج بن تمیم نے بیان کیا، انہوں نے میمون بن مہران سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ ایک خمس کے غلام نے خمس سے چوری کی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ نہ کاٹا، اور فرمایا: مال الله سرق بعضه بعضا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، صفحہ ۱۸۹)

اللہ کا مال ہے بعض نے بعض کی چوری کی، جبارہ بن مغلس متروک ہے ابوزرعہ رازی نے کہا۔ بچے اور مجنون پر قطع ید نہیں، ذمی مجاہد اور حربی پر واجب ہے جب وہ امان کے ساتھ داخل ہو۔

اور چوری شدہ چیز میں چار اوصاف معتبر ہیں: نصاب اس پر گفتگو گزر چکی ہے وہ چیز کسی کی ملکیت ہو اور اس کا بیچنا جائز ہو اگر اس کا بیچنا جائز نہ ہو اور اس سے آدمی مال دار نہ ہوتا ہو جیسے شراب، خنزیر ان میں بالاتفاق قطع ید نہیں ہے، مگر امام مالک اور ابن القاسم کے نزدیک چھوٹا آزاد آدمی چوری کیا گیا تو اس میں قطع ید ہوگی، بعض نے فرمایا: اس پر قطع ید نہ ہوگی، یہی قول امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کا ہے۔ کیونکہ وہ مال نہیں ہے، ہمارے علماء نے فرمایا: وہ تو بڑا مال ہے چور کا ہاتھ مال کی وجہ سے نہیں کاٹا جاتا بلکہ نفوس کے ساتھ اس کے تعلق کی وجہ سے کاٹا جاتا ہے اور آزاد کے ساتھ نفوس کا تعلق، غلام سے زیادہ ہوتا ہے اگر وہ ان چیزوں سے ہو جن کا مالک ہونا جائز ہے اور اس کا بیچنا جائز نہ ہو جیسے کتا جس کے رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اور قربانی کا گوشت اس میں ابن القاسم اور اشہب میں اختلاف ہے۔

ابن القاسم نے کہا: کتا چوری کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، اشہب نے کہا: یہ اس کتے کے بارے میں ہے جس کا رکھنا منع ہے، رہا جس کے رکھنے کی اجازت ہے اس کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا، فرمایا: جس نے قربانی کا گوشت چوری کیا یا اس کی کھال چوری کی اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، جب کہ اس کی قیمت تین درہم ہو ابن حبیب نے کہا: اصبغ نے کہا اگر ذبح سے پہلے قربانی چوری کی تو ہاتھ کاٹا جائے گا، اگر ذبح کے بعد چوری کی تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، اگر وہ ایک ایسی چیز ہو جس کی اصل کا بنانا اور اس کا بیچنا جائز ہو اس کے ساتھ ایسا معاملہ کیا گیا جس کا استعمال جائز نہیں جیسے طنبور اور مزمار، کنگ وغیرہ آلات لہو تو اس میں دیکھا جائے گا اگر اس کی صورت کے فساد اور اس کی منفعت کے چلے جانے کے بعد چار دینار قیمت باقی رہتی ہے یا اس سے زائد باقی رہتی ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا یہی حکم سونے اور چاندی کے برتنوں کا ہے جن کا استعمال جائز نہیں اور ان کے توڑنے کا حکم دیا جاتا ہے ان میں جو سونا چاندی ہے اس کی قیمت لگائی جائے گی نہ کہ ان کی صنعت کی، اسی طرح سونے اور چاندی کی صلیب اور ناپاک تیل کا حکم

ہے اگر اس کی قیمت نجاست پر نصاب کو پہنچے تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

تیسرا وصف یہ ہے کہ اس میں چور کی ملکیت نہ ہو، مثلاً جو اپنی رہن شدہ چیز کو چوری کرے یا جو اس نے اجرت پر طلب کی ہے اس کو چوری کر لیا، اور نہ اس میں شبہ ملک ہو، ہمارے علماء کا شبہ ملک کی رعایت میں اختلاف ہے جیسے کوئی شخص مال غنیمت سے چوری کرے یا بیت المال سے چوری کرے، کیونکہ اس میں اس کا حصہ ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے خمس سے ایک خود چوری کیا تھا تو آپ نے اس پر قطع ید کا فیصلہ نہ فرمایا۔ فرمایا اس میں اس کا حصہ ہے، یہی مذہب ہے جماعت علماء کا بیت المال کے بارے میں، بعض علماء نے فرمایا: اس پر قطع ید ہے انہوں نے آیت سرقہ کے لفظ کے عموم کا اعتبار کیا ہے چوری شدہ چیز ایسی ہو جس کا چوری کرنا صحیح ہو جیسے چھوٹا غلام، بڑا عجمی، کیونکہ جس کا چوری کرنا صحیح نہیں جیسے فصیح غلام تو اس میں قطع ید نہیں ہے۔

وہ جگہ جہاں سے چوری کی گئی ہو اس میں ایک وصف معتبر ہے اور وہ حرز ہو اس چوری شدہ چیز کی مثل کے لیے، اس میں بہر حال قول یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کے لیے مکان معروف ہو وہ مکان اس کے لیے حرز ہے، ہر وہ چیز جس کے ساتھ محافظ ہے تو اس کا محافظ اس کا حرز ہے، گھر مکانات دکانیں اس چیز کے لیے حرز ہیں جو ان میں ہے خواہ ان کے مالک حاضر ہوں یا نہ ہوں، اسی طرح بیت المال، مسلمانوں کی جماعت کے لیے حرز ہے چور اس میں کسی چیز کا مستحق نہیں ہوتا اگر چہ وہ چوری سے پہلے ان لوگوں سے ہے جس کو امام کے لیے دینا جائز ہے، ہر مسلمان کا حق عطیہ سے متعین ہوتا ہے کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ امام کے لیے تمام مال کو مصالح کی وجوہ میں سے ایک وجہ میں خرچ کرنا جائز ہے اور اسے لوگوں میں تقسیم کرنا ضروری قوم کو دے، اس تقدیر میں کہ یہ چور ان لوگوں میں سے ہے جن کا اس میں کوئی حق نہیں ہے، اسی طرح مال غنیمت بھی دو حیثیتوں سے نہیں ہوتا، تقسیم کے ساتھ متعین ہوتا ہے وہ وہ ہے جو ہم نے بیت المال کے بارے میں ذکر کیا یا صرف لینے سے متعین ہو جاتا ہے جو جنگ میں حاضر ہوتا ہے پس اس میں رعایت رکھی جائے گی جو اس نے چوری کی اگر اس نے اپنے حق سے زیادہ چوری کی تو ہاتھ کاٹا جائے گا ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر: (۱۴) جانوروں کی پیٹھیں اس مال کے حرز ہیں جو ان پر لادا گیا ہے اور دکانوں کے صحن اس چیز کے لیے حرز ہیں جو ان میں رکھی گئی ہیں بیچنے کی جگہ میں اگر چہ وہاں دکان نہ بھی ہو، خواہ اس کے پاس اس کا مالک ہو یا نہ ہو، رات کو چوری کی گئی ہو یا دن کو، اسی طرح بازار میں بکریوں کے ٹھہرنے کی جگہ خواہ وہ باندھی ہوئی ہو یا باندھی ہوئی نہ ہو اور جانور اپنے باڑوں میں محفوظ ہوتے ہیں خواہ ان کے مالک پاس ہوں یا نہ ہوں۔ اگر سواری مسجد کے دروازے یا بازار میں ہو تو وہ محرز نہ ہو گی مگر یہ کہ اس کے ساتھ محافظ ہوں، جس نے اپنے صحن میں سواری کو باندھا یا جانوروں کے لیے کوئی باڑا بنایا تو وہ ان کے لیے حرز ہو گا اور کشتی میں جو کچھ ہے کشتی اس کے لیے حرز ہے خواہ چل رہی ہو یا باندھی ہوئی ہو اگر کشتی چوری کی گئی تو اس کا حکم جانور والا ہے اگر وہ کھلی ہو تو وہ محرزۃ (محفوظ) نہیں ہے اگر اس کے مالک نے اسے کسی جگہ باندھا ہو اور اس کو اس میں ٹھہرایا ہو اور اسے باندھا ہو تو وہ محفوظ ہے، اسی طرح اگر اس کے ساتھ کوئی ہے تو وہ کشتی جہاں بھی ہے محفوظ ہے جیسے جانور مسجد کے دروازے پر ہو اور اس کے ساتھ محافظ ہو مگر یہ کہ وہ کشتی اپنے سفر میں کسی جگہ اتاریں اور پھر اسے باندھ دیں تو وہ جگہ اس کے لیے حرز ہو گی اس کے ساتھ ملک ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ نمبر: (۱۵) اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ایک گھر میں رہنے والے لوگ جیسے ہوٹل جس میں ہر شخص علیحدہ اپنے کمرے میں رہتا ہے، تو جو ان میں سے کسی کے کمرے سے چوری کرے گا جب وہ مال لے کر گھر کے صحن میں آجائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اگرچہ وہ اسے لے کر اپنے کمرے میں داخل نہیں ہوا ہے اور نہ اس کے ساتھ ہوٹل سے باہر نکلا ہے، اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں کہ جو ہوٹل کے صحن سے کوئی چیز چوری کرے گا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اگرچہ وہ اپنے کمرے میں لے گیا ہو یا اسے ہوٹل سے باہر لے گیا ہو، کیونکہ ہوٹل کا صحن تمام کے لیے بیع وشرا کے لیے مباح ہے مگر یہ کہ سواری اپنے مربط میں ہو یا جو اس کے مشابہ مال محفوظ جگہ پر ہو تو اس کے چوری کرنے پر سزا ہوگی۔

مسئلہ نمبر: (۱۶) والدین بیٹے کا مال چوری کرلیں تو ان کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، صفحہ ۱۶۷)

اور بیٹا والدین کا مال چوری کرے گا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، کیونکہ اس کے لیے اس میں کوئی شبہ نہیں، بعض علماء نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، یہ قول ابن وہب اور اشہب کا ہے، کیونکہ بیٹا عادۃً باپ کے مال میں بڑھتا ہے کیا آپ نے ملاحظہ نہیں کیا کہ غلام کا ہاتھ آقا کے مال کی وجہ سے نہیں کاٹا جاتا پس باپ کے مال کو چوری کرنے سے بیٹے کا ہاتھ نہ کاٹنا اولیٰ ہے اور دادا کے چوری کرنے میں اختلاف ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ابن القاسم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، اشہب نے کہا: کاٹا جائے گا، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول اصح ہے، کیونکہ وہ بھی باپ ہے۔

امام مالک نے فرمایا: میرے نزدیک محبوب یہ ہے کہ باپ اور ماں کی طرف سے نانا، دادا کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اگرچہ ان کا نفقہ واجب نہیں ہوتا، ابن القاسم اور اشہب نے کہا: ان کے علاوہ رشتہ داروں کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ذوی المحارم مثلاً پھوپھی، خالہ، بہن وغیرہم میں سے کسی پر قطع ید نہیں ہے، ثوری کا بھی یہی قول ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان میں سے جو چوری کرے گا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، ابوثور نے کہا: ہر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا جس نے اتنی مقدار چوری کی جس کی وجہ سے ہاتھ کاٹا جاتا ہے مگر یہ کہ وہ کسی چیز پر جمع ہو جائیں تو اجماع کی وجہ سے چھوڑ دیا جائے گا۔

مسئلہ نمبر: (۱۷) قرآن چوری کرنے والے میں اختلاف ہے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور ابوثور رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا جب اس کی قیمت اتنی ہو کہ جس میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے، ابن القاسم نے بھی یہی کہا ہے نعمان نے کہا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جو قرآن چوری کرے گا۔ (اختلاف ائمۃ العلماء، جلد ۲، صفحہ ۲۷۸)

ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: قرآن چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اور جیب کترے کے بارے میں اختلاف ہے جو جیب سے پیسے جیب کو کاٹ کر نکال لیتا ہے، ایک جماعت نے کہا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا جس نے جیب کے اندر سے یا باہر سے کاٹا، یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، ابوثور رحمۃ اللہ علیہ، اور یعقوب رحمۃ اللہ علیہ، کا قول ہے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ، علیہ امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ، نے فرمایا: اگر دراہم آستین (جیب) کے ظاہر میں تھے پھر چور نے اس

آستین کو کاٹ کر انہیں چوری کر لیا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اگر آستین کے اندر دراہم تھے اس نے ہاتھ اندر داخل کر کے چوری کیے تو ہاتھ کاٹا جائے گا۔

مسئلہ نمبر: (۱۸) سفر میں قطع ید کے بارے میں اختلاف ہے اور دار الحرب میں حدود قائم کرنے میں اختلاف ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: دار الحرب میں بھی حدود قائم کی جائیں گی، دار الحرب اور دار الاسلام میں کوئی فرق نہیں، اوزاعی نے کہا: جو لشکر کا امیر ہے اگرچہ وہ کسی شہر کا امیر نہیں ہے وہ قطع ید کے علاوہ حدود کو اپنے لشکر میں قائم کرے گا، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جب لشکر دار الحرب میں جنگ کر رہا ہو اور ان کا کوئی امیر ہو تو وہ اپنے لشکر میں حدود قائم نہیں کرے گا مگر یہ کہ مصر، شام یا عراق یا اس کے مشابہ کسی مملکت کا امام ہو تو وہ لشکر میں حدود قائم کرے گا، اوزاعی اور اس کے ہم نظریہ علماء نے حضرت جنادہ بن ابی امیہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے فرمایا: ہم بسر بن ارطاۃ کے ساتھ سمندر میں تھے ایک چور لایا گیا جس کو مصدر کہا جاتا تھا اس نے بختی اونٹنی چوری کی تھی، اس نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جنگ میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔ (جامع ترمذی، کتاب الحدود، جلد ۱ صفحہ ۱۷۱)

اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹتا، اس بسر کے بارے میں کہا جاتا ہے، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوا تھا اس کی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کے متعلق بری اخبار ہیں، یہ وہ شخص ہے جس نے حضرت عبیداللہ بن عباس کے دو بچے ذبح کیے تھے ان کی والدہ کی عقل ضائع ہو گئی تھی اور وہ بے چاری گھومتی رہتی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف بددعا کی اللہ اس کی عمر زیادہ کرے اور اس کی عقل ضائع ہو جائے، تو اسی طرح ہوا، یحییٰ بن معین نے کہا: بسر بن ارطاۃ برا شخص تھا جس نے قطع ید کا کہا ہے انہوں نے قرآن کے عموم سے استدلال لیا ہے اور وہ صحیح ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اور جنہوں نے دار الحرب میں قطع ید سے منع کیا ہے ان کی بہترین حجت یہ ہے کہ اس کا شرک سے لاحق ہونے کا اندیشہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر: (۱۹) جب ہاتھ پاؤں کاٹا جائے گا تو کہاں تک کاٹا جائے گا؟ اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ ہاتھ کلائی تک اور پاؤں مفصل (جوڑ) تک کاٹا جائے گا، کاٹنے کے بعد پنڈلی کو داغ دیا جائے گا۔ (اختلاف ائمۃ العلماء جلد ۲ صفحہ ۲۹۳)

بعض نے فرمایا: کہنی تک کاٹا جائے گا۔ کیونکہ ہاتھ کا اسم اس کو شامل ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پاؤں قدم کے نصف سے کاٹا جائے گا اور ایڑی کو چھوڑ دیا جائے گا۔ یہی امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابو ثور کا قول ہے۔

ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہم نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا پھر فرمایا: اس کو داغ دو۔ (المستدرک علی الصحیحین، کتاب الحدود جلد ۴ صفحہ ۴۲۲)

اس کی سند میں کلام ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ابو ثور رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما کے نزدیک داغنا مستحب ہے، یہ احسن ہے اور زخم ٹھیک ہونے کے زیادہ قریب ہے اور تلف سے بعید ہے۔

مسئلہ نمبر: (۲۰) اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ پہلے دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا پھر دوبارہ اگر چوری کرے تو اختلاف ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، اہل مدینہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو ثور وغیرہم نے کہا: بایاں پاؤں کاٹا جائے گا، پھر اگر تیسری مرتبہ چوری

کرے گا تو بایاں ہاتھ کاٹا جائے گا پھر چوتھی مرتبہ چوری کرے گا تو دایاں پاؤں کاٹا جائے گا پھر اگر پانچویں مرتبہ چوری کرے گا تو اسے تعزیر لگائی جائے گی اور قید کردیا جائے گا، ابو مصعب رضی اللہ عنہ نے کہا: چوتھی مرتبہ کے بعد قتل کیا جائے گا انہوں نے نسائی کی حدیث سے حجت پکڑی ہے جو انہوں نے حضرت حارث بن حاطب سے روایت کی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو قتل کردو، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے چوری کی تو اس کا پاؤں کاٹا گیا پھر اس نے حضرت ابوبکر کے عہد میں چوری کی حتیٰ کہ اس کے تمام ہاتھ پاؤں کاٹے گئے پھر اس نے پانچویں مرتبہ چوری کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو زیادہ جانتے تھے جب آپ نے کہا تھا کہ اسے قتل کردو، پھر اسے قریش کے جوانوں کی طرف بھیجا تا کہ وہ اسے قتل کردیں، ان میں حضرت عبداللہ بن زبیر بھی تھے وہ امارت کو پسند کرتے تھے، انہوں نے کہا، تم مجھے اپنے اوپر امیر بناؤ تو لوگوں نے انہیں امیر بنادیا، پس جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مارا تو لوگوں نے بھی اسے مارا حتیٰ کہ انہوں نے اسے قتل کردیا۔ (سنن نسائی، کتاب قطع السارق، جلد ۲، صفحہ ۲۶۱)

اور حضرت جابر کی حدیث سے حجت پکڑی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچویں مرتبہ چوری کرنے والے کے لیے حکم دیا فرمایا: اسے قتل کردو۔ حضرت جابر نے کہا: ہم اسے لے کر چلے اور ہم نے اسے قتل کردیا پھر ہم نے اسے گھسیٹا اور اسے کنویں میں پھینک دیا اور ہم نے اس پر پتھر پھینکے۔ (سنن ابی داود، کتاب الحدود، جلد ۲، صفحہ ۲۴۹)

ابوداود نے اسے روایت کیا ہے اور نسائی نے اسے نقل کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث منکر ہے، ایک راوی قوی نہیں ہے اور میں اس باب میں کوئی صحیح حدیث نہیں جانتا، ابن المنذر نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ہاتھ کے بعد ہاتھ اور پاؤں کے پاؤں کاٹا، بعض نے فرمایا: دوسری مرتبہ بایاں پاؤں کاٹا جائے گا پھر اس کے بعد قطع نہیں ہے پھر اگر چوری کرے گا تو تعزیر دی جائے گی اور قید کیا جائے گا، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اور زہری، حماد بن ابی سلیمان اور امام احمد بن حنبل کا یہی قول ہے۔ (المحرر الوجیز، جلد ۲، صفحہ ۱۸۹ دار الکتب العلمیہ)

الزہری نے کہا: ہمیں سنت نہیں پہنچی مگر ہاتھ اور پاؤں کا کاٹنا، عطا نے کہا: خاص دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا اور پھر کوئی عضو نہیں کاٹا جائے گا، یہ ابن عربی نے ذکر کیا ہے، فرمایا: رہا عطا کا قول صحابہ کرام نے اس سے پہلے اس کے خلاف کیا ہے۔

(احکام القرآن لابن العربی، جلد ۲، صفحہ ۱۲۱)

مسئلہ نمبر: (۲۱) اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ حاکم چور کا دایاں ہاتھ کاٹنے کا حکم دے اور اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ قتادہ نے کہا اس پر حد قائم کی جائے گی اور اس پر زیادتی نہیں کی جائے گی، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے جب کاٹنے والا غلطی کرے اور اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دے اصحاب الرائے رحمۃ اللہ علیہم بھی استحساناً یہی کہتے ہیں، ابوثور رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کاٹنے والے پر دیت ہے کیونکہ اس نے خطا کی، اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جاتا لیکن اجماع کی وجہ سے پھر اس کا دایاں ہاتھ کاٹنا ممنوع ہے۔ ابن المنذر نے کہا: چور کا بایاں ہاتھ کاٹنا دو معنوں میں سے ایک سے خالی نہ ہوگا یا تو کاٹنے والا جان بوجھ کر بایاں ہاتھ کاٹ دے گا اس صورت میں اس پر قصاص ہوگا یا خطاء کاٹے گا تو اس کی دیت کاٹنے والے کی عاقلہ (خاندان) پر ہوگی اور چور کا دایاں ہاتھ کاٹنا

واجب ہے۔جس کو اللہ تعالیٰ نے ثابت کیا ہے اس کو کسی زیادتی کرنے والے کی زیادتی اور کسی خطا کرنے والے کی خطا کی وجہ سے زائل کرنا درست نہیں، ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جس سے دائیں ہاتھ میں قصاص لینا تھا اس نے بایاں ہاتھ آگے کر دیا، اور اسے کاٹ دیا گیا، فرمایا: اس کا دایاں ہاتھ بھی کاٹا جائے گا، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ صحیح ہے، ایک طائفہ نے کہا جب وہ ٹھیک ہوتا تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا یہ اس لیے ہے کہ اس نے خود اپنا بایاں ہاتھ تلف کیا ہے اور کاٹنے والے پر اصحاب الرائے کے قول میں کوئی چیز واجب نہیں۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے قول کے قیاس میں قاطع پر کوئی چیز نہیں اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا جب وہ ٹھیک ہوگا، قتادہ اور شعبی نے کہا: کاٹنے والے پر کوئی چیز نہیں اور چور کا جو ہاتھ کاٹا گیا ہے وہ کافی ہے۔

مسئلہ نمبر: (۲۲) چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکانے کے متعلق پوچھا: کیا یہ سنت سے ہے؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا اس کا ایک ہاتھ کاٹا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ گلے میں لٹکانے کا حکم دیا، اس حدیث۔(جامع ترمذی، کتاب الحدود، جلد ۲، صفحہ ۱۷۵)

کو ترمذی نے نقل کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے، ابوداؤد اور نسائی نے بھی تخریج کی ہے۔

مسئلہ نمبر: (۲۳) جب چوری کی حد ثابت ہوئی پھر چور نے کسی کو قتل کر دیا، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قتل کیا جائے گا اور قطع ید اس میں داخل ہوگا، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہاتھ کاٹا جائے گا اور قتل کیا جائے گا، کیونکہ کہ دونوں دو مستحقوں کے حق ہیں ان میں سے ہر ایک کے لیے حق کو پورا کرنا واجب ہے، یہ صحیح ہے ان شاء اللہ تعالیٰ یہ ابن عربی کا اختیار ہے۔

(احکام القرآن لابن العربی، جلد ۲، صفحہ ۶۱۸)

مسئلہ نمبر: (۲۴) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) **ایدیھما** فرمایا **یدیھما** نہیں فرمایا۔اس میں علماء لغت نے کلام کیا ہے، ابن عربی نے کہا: فقہاء نے ان پر حسن ظن کرتے ہوئے ان کی متابعت کی ہے، خلیل بن احمد اور فراء نے کہا: ہر چیز جو انسان کی تخلیق سے پائی جاتی ہے جب تثنیہ کی طرف مضاف کی جاتی ہے تو جمع ذکر کی جاتی ہے تو کہتا ہے: **ھشمت رؤوسھما، اشبعت بطونھما**، قرآن کریم میں ہے: (آیت) **ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما** ۔ (التحریم ۴) اسی وجہ سے یہاں فرمایا (آیت) **فاقطعوا ایدیھما** ۔ **یدیھما** نہیں فرمایا یعنی اس کا دایاں ہاتھ کاٹو، لغت میں **فاقطعوا ایدیھما** جائز ہے، یہ اصل ہے شاعر نے دونوں لغتوں کو جمع کیا ہے:

ومھمین قذفین مرتین ظھراھما مثل ظھور الترسین:

بعض علماء نے فرمایا: یہ ایسا کیا گیا: کیونکہ مشکل نہیں، سیبویہ نے کہا: جب منفرد ہو تو کبھی جمع ذکر کیا جاتا ہے جب اس سے مراد تثنیہ ہو، عربوں سے حکایت ہے **وضعا رحالھما** اس سے مراد **رحلی راحلتیھما** ہے، ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا، یہ اس بنا پر ہے۔کہ صرف دایاں ہاتھ ہی کاٹا جائے گا، لیکن حقیقۃً ایسا نہیں بلکہ ہاتھ اور پاؤں کاٹے جائیں گے۔**ایدیھما** ۔کا قول چار کی طرف لوٹے گا یہ تثنیہ میں جمع ہے یہ دونوں تثنیہ ہیں۔اس کی فصاحت پر کلام آگے آئے گی، اگر **فاقطعوا ایدیھم** تو کوئی وجہ ہوتی کیونکہ السارق اور السارقۃ کے خاص دو شخص مراد نہیں بلکہ اسم جنس مراد ہے جو لا تعداد کو شامل ہے۔(ایضاً، جلد ۲، صفحہ ۶۱۶)

مسئلہ نمبر:(۲۵) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے(آیت) جزآء بما کسبا . یہ مفعول لاجلہ ہے، اگر تو چاہے تو مصدر بنادے اسی طرح نکالا من الله . کہا جاتا ہے: نکلت بہ، جب تو اس کو وہ سزا دے جو اس فعل پر واجب ہوتی ہے۔ (آیت) واللہ عزیز اس پر غلبہ پایا جاسکتا ہے۔ (آیت) حکیم۔ اس کے ہر فعل میں حکمت ہے۔

مسئلہ نمبر:(۲۶) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے(آیت) فمن تاب من بعد ظلمه واصلح یہ شرط اور جواب شرط۔ (آیت) فان الله یتوب علیه ہے اور (آیت) من بعد ظلمه کا معنی ہے چوری کے بعد اللہ تعالیٰ توبہ کی صورت میں اس سے تجاوز فرمائے گا، قطع ید توبہ سے ساقط نہ ہوگی، عطا اور ایک جماعت نے کہا: چوری پر قدرت پائے جانے سے پہلے چور توبہ کرے تو توبہ سے قطع ید ساقط ہو جائے گی یہ بعض شوافع نے کہا اور اس کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا ہے اور (آیت) الا الذین تابوا میں قبل ان تقدروا علیهم . کے ساتھ اس کا تعلق جوڑا ہے، یہ وجوب سے استثناء ہے پس تمام حدود کو اس پر محمول کرنا واجب ہے، ہمارے علماء نے کہا: یہی ہماری دلیل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے محارب کی حد کا ذکر کیا تو فرمایا: (آیت) الا الذین تابوا میں قبل ان تقدروا علیهم . اور اس پر چوری کی حد کو معطوف کیا اور فرمایا (آیت) فمن تاب من بعد ظلمه واصلح فان الله یتوب علیه . اگر یہ حکم میں محارب کی طرح ہوتا تو ان کے درمیان حکم مختلف نہ ہوتا۔ (احکام القرآن لابن العربی، جلد۲، صفحہ ۶۱۴)

ابن عربی نے کہا: اے معشر شافعیہ، سبحان اللہ! کہاں دقائق فقہیہ اور حکم شرعیہ جن کو تم مسائل کے غوامض سے استنباط کرتے ہو، ؟کیا تم نے ملاحظہ نہیں کیا کہ محارب کو درائے ہوتا ہے اپنے ہتھیار کے ساتھ تجاوز کرتا ہے جس کو روندنے کے لیے امام گھوڑے اور اونٹ دوڑانے کا محتاج ہوتا ہے، اسے اس حالت پر اتارتے ہوئے توبہ کے ساتھ اس کی جزا کیسے ساقط کرے گا، جس طرح کافر کے تمام گناہ معاف کیے جاتے ہیں اسے اسلام کی الفت دلانے کے لیے، رہا چور اور زانی وہ دونوں مسلمانوں کے قبضہ میں ہوتے ہیں امام کے حکم کے تحت ہوتے ہیں، کون ہے وہ جو ان سے وہ حکم ساقط کرے جو ان پر ثابت ہو چکا ہے۔؟ یہ کہنا کیسے جائز ہے کہ محارب پر قیاس کیا جائے گا حالانکہ ان کے درمیان حکمت اور حالت جدا جدا ہے۔

اے محققین کے گروہ تم جیسے لوگوں کے لیے یہ مناسب نہیں جب ثابت ہو گیا کہ حد توبہ کے ساتھ ساقط ہو جاتی ہے تو توبہ مقبول ہے اور قطع ید اس کا کفارہ ہے۔

(آیت) واصلح یعنی جیسے چوری سے توبہ کی اسی طرح ہر گناہ سے توبہ کرے، بعض نے فرمایا (آیت) واصلح کا مطلب ہے اس نے معصیت کو کلیۃً ترک کر دیا اور جس نے زنا کے ساتھ چوری کو ترک کیا اور نصرانیت کے ساتھ یہودیت کو ترک کیا تو یہ توبہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کی نسبت ہو تو اس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ بندے کو توبہ کی توفیق دیتا ہے، بعض نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

مسئلہ نمبر (۲۷) کہا جاتا ہے: اللہ تعالیٰ نے (آیت) السارقة سے پہلے اس آیت میں (آیت) السارق کا ذکر فرمایا اور آیت زنا میں زانیة کا لفظ زانی سے پہلے ذکر کیا اس میں کیا حکمت ہے؟ جواباً یہ کہا جائے گا جب مال کی محبت مردوں پر زیادہ غالب ہوتی ہے اور لطف اندوز ہونے کی شہوت عورتوں پر غالب ہوتی ہے اسی وجہ سے دونوں جگہ اس انداز میں ذکر کیا۔ یہ ایک وجہ ہے

عورت میں جس کا بیان سورۃ النور میں آئے گا کہ زانی سے پہلے اس کا ذکر کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے چوری کی حد قطع ید فرمائی تو
کو شامل ہوا اور زنا کی حد میں ذکر کا قطع کرنا نہیں فرمایا حالانکہ برائی اس کے ساتھ ہوتی ہے، اس کی تین وجوہ ہیں:

(۱) چور کے لیے اس کی مثل ہاتھ موجود ہے جو کاٹا گیا ہے اگر ایک کاٹا گیا ہے تو دوسرا اس کا بدل موجود ہے جبکہ زانی کے لیے اس کی مثل ذکر نہیں ہے جب وہ کاٹا جائے گا تو اس کا بدل نہیں ہے۔

(۲) حد محدود وغیرہ کو روکنے کے لیے ہوتی ہے چوری میں ہاتھ کاٹنا ظاہر ہے اور زنا میں ذکر کاٹنا باطن ہے۔

(۳) ذکر کے کاٹنے میں نسل کا ابطال ہے اور قطع ید میں نسل کا ابطال نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ (تفسیر قرطبی، سورۃ مائدہ، ...)

15 - باب قَطْعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ مِنَ السَّارِقِ .

یہ باب ہے کہ چور کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹ دینا

4993 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جِيءَ بِسَارِقٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اقْتُلُوْهُ" . فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ . قَالَ "اقْطَعُوْهُ" . فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ "اقْتُلُوْهُ" . فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ . قَالَ "اقْطَعُوْهُ" . فَقُطِعَ فَاُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ "اقْتُلُوْهُ" . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ . فَقَالَ "اقْطَعُوْهُ" . ثُمَّ اُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ "اقْتُلُوْهُ" . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ . قَالَ "اقْطَعُوْهُ" . فَاُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ قَالَ "اقْتُلُوْهُ" . قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ اِلٰى مِرْبَدِ النَّعَمِ وَحَمَلْنَاهُ فَاسْتَلْقٰى عَلٰى ظَهْرِهٖ ثُمَّ كَشَّرَ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَانْصَدَعَتِ الْاِبِلُ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اَلْقَيْنَاهُ فِيْ بِئْرٍ ثُمَّ رَمَيْنَا عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ وَمُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک چور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کر دو' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے چوری کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس کا ہاتھ) کاٹ دو۔ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا' پھر اسے دوسری مرتبہ لایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کر دو' لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! اس نے چوری کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا کاٹ دو' تو اس کو کاٹ دیا گیا' پھر تیسری مرتبہ اسے لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کر دو' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے چوری کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا کچھ کاٹ دو' پھر اسے چوتھی مرتبہ لایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کر دو' تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے چوری کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

4993-اخرجه ابو داؤد في الحدود، باب في السارق يسرق مرارًا (الحديث 4410) تحفة الاشراف (3082)

اس کو کاٹ دو پھر اسے پانچویں مرتبہ لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم اسے لے کر اونٹوں کے باڑے کی طرف گئے ہم نے اسے اٹھایا وہ چت لیٹ گیا پھر وہ کٹے ہوئے ہاتھوں اور پاؤں سے وہاں سے بھاگا تو اونٹ بھڑک گئے۔ لوگوں نے دوبارہ اسے اٹھالیا اسے پہلے کی طرح لٹادیا جب لوگوں نے تیسری مرتبہ اسے اٹھایا تو ہم نے اسے پتھر مار کر اسے قتل کردیا پھر ہم نے اسے ایک کنویں میں ڈال دیا اور اس پر (پتھر برسائے)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت منکر ہے اور مصعب بن ثابت نامی راوی اس روایت میں قوی نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

16 - باب الْقَطْعِ فِي السَّفَرِ

یہ باب ہے کہ سفر کے دوران (ہاتھ) کاٹنے کی سزا دینا

4994 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ اَبِي اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِي فِي السَّفَرِ".

☆☆ حضرت بسر بن ابوارطاۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"سفر کے دوران ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے"۔

4995 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ - وَهُوَ ابْنُ اَبِي سَلَمَةَ - عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ".

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی غلام چوری کرے تو اسے فروخت کردو خواہ نصف اوقیہ کے عوض میں کرو"۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت میں عمر بن ابوسلمہ نامی راوی قوی نہیں ہے۔

4994- اخرجه ابوداود في الحدود، باب في الرجل يسرق في الغزو ايقطع (الحديث 4408) مطولاً واخرجه الترمذي في الحدود، باب ما جاء ان لا تقطع الايدي في الغزو (الحديث 1450) بنحوه . تحفة الاشراف (2015) .

4995- اخرجه ابوداؤد في الحدود، باب بيع المملوك اذا سرق (الحديث 4412) واخرجه ابن ماجه في الحدود، باب العبد يسرق (الحديث 2589) . تحفة الاشراف (14979) .

17 - باب حَدِّ الْبُلُوغِ وَذِكْرِ السِّنِّ الَّذِي إِذَا بَلَغَهَا الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ أُقِيمَ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ

یہ باب ہے کہ بلوغت کی حد کا تذکرہ اور اس سال کا تذکرہ کہ جب مرد یا عورت اس عمر تک پہنچ جائیں تو ان پر حد قائم کی جائے گی

4996 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ وَكَانَ يُنْظَرُ فَمَنْ خَرَجَ شِعْرَتُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ تَخْرُجِ اسْتُحْيِيَ وَلَمْ يُقْتَلْ .

★★ حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں قریظہ قبیلے کے قیدیوں میں شامل تھا' تو بچوں کا جائزہ لیا جاتا تھا' جس کے زیر ناف بال اگ چکے ہوتے تھے' اسے قتل کر دیا جاتا تھا اور جس کے نہیں اگے ہوتے تھے' اسے چھوڑ دیا جاتا تھا' قتل نہیں کیا جاتا تھا۔

18 - باب تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ .

یہ باب ہے کہ چور کا ہاتھ اس گردن میں لٹکا دینا

4997 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ قَالَ سُنَّةٌ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ وَعَلَّقَ يَدَهُ فِي عُنُقِهِ .

★★ ابن محیریز بیان کرتے ہیں: میں نے فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کٹوایا تھا اور پھر اس کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا تھا۔

4998 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَرَأَيْتَ تَعْلِيقَ الْيَدِ فِي عُنُقِ السَّارِقِ مِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ نَعَمْ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ وَعَلَّقَهُ فِي عُنُقِهِ .

4996-تقدم (الحديث 3430) .

4997-اخرجه ابو داؤد في الحدود، باب في تعليق يد السارق في عنقه (الحديث 4411) واخرجه الترمذي في الحدود، باب ما جاء في تعليق يد السارق (الحديث 1447) واخرجه النسائي في قطع السارق، تعليق يد السارق في عنقه (الحديث 4998) واخرجه ابن ماجه في الحدود، باب تعليق اليد في العنق (الحديث 2587) . تحفة الاشراف (11029) .

4998-تقدم (الحديث 4997) .

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ ضَعِيفٌ وَّلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ .

★★ عبدالرحمٰن بن محیریز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت فضالہ بن عبید سے کہا: چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا اور پھر اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حجاج بن ارطاۃ نامی راوی ضعیف ہے اور اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جاتا۔

4999 - اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يُغَرَّمُ صَاحِبُ سَرِقَةٍ اِذَا اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ" .

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا مُرْسَلٌ وَّلَيْسَ بِثَابِتٍ .

★★ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"چوری کرنے والے شخص پر جب حد جاری کر دی جائے تو پھر وہ سامان کی قیمت ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا"۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت "مرسل" ہے اور یہ ثابت نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

4999-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9725) .

كِتَابُ الْإِيمَانُ وَشَرَائِعُهُ

یہ کتاب ایمان اور اس کی شرائع کے بیان میں ہے

ایمان کے لغوی معنی کی تفصیل اور تحقیق کا بیان

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں: ایمان امن سے ماخوذ ہے اور امن کا معنی ہے: نفس کا مطمئن ہونا اور خوف کا زائل ہونا امن امانت اور امان اصل میں مصادر ہیں امان انسان کی حالت امن کو کہتے ہیں انسان کے پاس جو چیز حفاظت کے لیے رکھی جائے اس کو امانت کہتے ہیں، قرآن مجید میں ہے:

(آیت) یایها الذین امنوا لا تخونوا الله والرسول وتخونوا امنتکم ۔ (الانفال:۲۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔

نیز قرآن مجید میں ہے:

(آیت) انا عرضنا الامانة علی السموت والارض والجبال (الاحزاب:۷۲)

ترجمہ: بے شک ہم نے آسمانوں زمینوں اور پہاڑوں پر اپنی امانت پیش کی۔

اور قرآن مجید ہے:

(آیت) ومن دخله کان امنا ۔ (آل عمران:۹۷)

ترجمہ: اور جو حرم میں داخل ہوا وہ بے خوف ہو گیا۔

یعنی وہ دوزخ سے بے خوف ہو گیا یا وہ دنیا کی مصیبتوں سے بے خوف ہو گیا اس کا معنی ہے کہ حرم میں اس سے قصاص لیا جائے گا نہ اس کو قتل کیا جائے گا۔

ایمان کا استعمال کبھی اس شریعت کو ماننے کے لیے کیا جاتا ہے جس کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس سے لے کر آئے اس استعمال کے مطابق قرآن مجید کی یہ آیت ہے:

(آیت) ان الذین امنوا والذین هادوا والنصری والصبین ۔ (البقرہ:۶۲)

ترجمہ: بے شک اسلام قبول کرنے والے یہودی عیسائی اور ستارہ پرست:

ایمان کے ساتھ ہر اس شخص کو متصف کیا جاتا ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں داخل ہو دراں حالیکہ وہ اللہ تعالیٰ کا اور آپ کی نبوت کا اقرار کرتا ہو۔

اور کبھی ایمان کا استعمال بر سبیل مدح کیا جاتا ہے اور اس سے مراد ذہن کا بطور تصدیق حق کو ماننا اور قبول کرنا ہے اور اس کا تحقق دل کے ماننے زبان سے اقرار کرنے اور اعضاء کے عمل کرنے سے ہوتا ہے اس اعتبار سے ایمان کا اطلاق قرآن مجید کی اس آیت میں ہے:

(آیت) والذین امنوا باللہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون، والشھدآء عند ربھم، لھم اجرھم ونورھم، (الحدید ۱۹)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر (کامل) ایمان لائے وہی اپنے رب کی بارگاہ میں صدیق اور شہید ہیں ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے۔

تصدیق بالقلب اقرار باللسان اور عمل بالارکان میں سے ہر ایک پر ایمان کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ تصدیق بالقلب پر ایمان کا اطلاق قرآن مجید کی اس آیت میں ہے:

(آیت) اولئک کتب فی قلوبھم الایمان۔ (المجادلہ ۲۲)

ترجمہ: وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت فرما دیا۔

دل میں صرف تصدیق ہوتی ہے اس لیے اس آیت سے مراد صرف تصدیق ہے۔ قرآن مجید کی اس آیت میں بھی ایمان کا اطلاق تصدیق پر کیا گیا ہے:

(آیت) وما انت بمؤمن لنا ولو کنا صدقین۔ (یوسف ۱۷)

ترجمہ: اور آپ ہماری بات کی تصدیق کرنے والے نہیں ہیں خواہ ہم سچے ہوں

اور اعمال صالحہ پر ایمان کا اطلاق قرآن مجید کی اس آیت میں ہے:

(آیت) وما کان اللہ لیضیع ایمانکم (البقرہ ۱۴۳)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ (تحویل قبلہ سے پہلے تمہاری پڑھی ہوئی) تمہاری نمازوں کو ضائع کر دے۔

جب جبرائیل (علیہ السلام) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کے صحیفوں اس کے رسولوں قیامت اور ہر اچھی اور بری چیز کو تقدیر کے ساتھ وابستہ ماننا ایمان ہے اس حدیث میں چھ چیزوں کے ماننے پر ایمان کا اطلاق کیا گیا ہے یہ حدیث صحیح بخاری صحیح مسلم، اور حدیث کی دوسری مشہور کتابوں میں ہے۔

(المفردات ص ۲۶-۲۵ مطبوعہ المکتبۃ المرتضویہ ایران ۱۳۴۲ھ)

علامہ زبیدی لکھتے ہیں: ایمان تصدیق ہے علامہ زمخشری نے اساس میں اسی پر اعتماد کیا ہے اور اہل علم میں سے اہل لغت وغیرہ کا اسی پر اتفاق ہے علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ایمان کا حقیقی معنی تصدیق ہے اور کشاف میں لکھا ہے کہ کسی شخص پر ایمان لانے کا معنی یہ ہے کہ اس کو تکذیب سے مامون اور محفوظ رکھا جائے بعض محققین نے کہا ہے کہ ایمان کا معنی تصدیق ہو تو یہ بنفسہ متعدی ہوتا ہے اور جب اس کا معنی اذعان (ماننا اور قبول کرنا) ہو تو لام کے ساتھ متعدی ہوتا ہے اور جب

اس کا معنی اعتراف ہو تب بھی لام کے ساتھ متعدی ہوتا ہے ازہری نے کہا ہے: اللہ تعالیٰ نے بندے کو جس امانت پر امین بنایا ہے اس میں صدق کے ساتھ داخل ہونا ایمان ہے، اگر بندہ جس طرح زبان سے تصدیق کرتا ہے اسی طرح دل میں بھی تصدیق کرے تو وہ مومن ہے اور جو صرف زبانی اقرار کرے اور دل سے تصدیق نہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت کو ادا نہیں کر رہا وہ منافق ہے اور جس کا یہ زعم ہے کہ تصدیق بالقلب کے بغیر صرف زبان سے اظہار کرنا ایمان ہے وہ یا منافق ہوگا یا جاہل (علامہ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ کبھی صرف زبانی اقرار پر بھی ایمان کا اطلاق کیا جاتا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں ہے۔

(آیت) ذلك بانهم امنوا ثم كفروا فطبع على قلوبهم ۔ (المنافقون:۳)

ترجمہ: یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ (زبان سے) ایمان لائے پھر انہوں نے (دل کا) کفر (ظاہر) کیا تو ان کے دلوں پر مہر کردی گئی۔

اور اس آیت میں بھی زبانی اظہار پر ایمان کا اطلاق ہے:

(آیت) ان الذين امنوا ثم كفروا ثم امنوا ثم كفروا ثم ازدادوا كفرا ۔ (النساء:۱۳۷)

ترجمہ: بے شک جو لوگ زبان سے ایمان لائے پھر دل سے کافر ہوئے پھر (زبان سے) ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر وہ کفر میں اور بڑھ گئے۔

زجاج نے کہا ہے: کبھی ایمان کا اطلاق اظہار خشوع پر کیا جاتا ہے اور کبھی شریعت کے قبول کرنے پر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو دین لے کر آئے ہیں اس پر اعتقاد رکھنے اور دل سے اس کی تصدیق کرنے پر ایمان کا اطلاق کیا جاتا ہے امام راغب نے کہا ہے کہ ایمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کا نام ہے اور کبھی بہ طور مدح حق کی تصدیق کرنے اور ماننے کو ایمان کہتے ہیں ایمان تصدیق اقرار اور عمل سے متحقق ہوتا ہے اور ان میں سے ہر ایک پر الگ الگ بھی ایمان کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ مومن اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، جس کا معنی ہے: مخلوق کو ظلم سے امن دینے والا یا اپنے اولیاء کو عذاب سے امن میں رکھنے والا منذری نے ابوالعباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ امتوں سے اپنے رسولوں کی تبلیغ کے متعلق سوال کرے گا اور وہ امتیں انبیاء کی تکذیب کریں گی اور اللہ تعالیٰ کے مسلمان بندے انبیاء کی تصدیق کریں گے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لایا جائے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی تصدیق کریں گے اور اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی تصدیق کرے گا اور اسی تصدیق کی وجہ سے اللہ کا نام مومن ہے ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عذاب سے امان میں رکھے گا اس وجہ سے وہ مومن ہے یہ علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ (تاج العروس ج ۹ ص ۱۲۵ مطبوعہ المطبعۃ الخیریہ مصر ۱۳۰۶ھ)

ایمان کی تعریف میں اہل قبلہ کے مذاہب کا بیان

ایمان کی تعریف میں اہل قبلہ کے مذاہب کا خلاصہ یہ ہے: (۱) جمہور متکلمین کے نزدیک صرف تصدیق بالقلب کا نام ایمان ہے۔ (۲) امام ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ ایمان صرف تصدیق بالقلب کا نام ہے اور اقرار اجراء احکام مسلمین کے لیے شرط ہے۔ یہ دونوں تعریفیں نفس ایمان کی ہیں۔

(۳) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایمان کے دو جز ہیں اقرار اور تصدیق لیکن اکراہ کے وقت اقرار ساقط ہو سکتا ہے۔

(۴) ائمہ ثلاثہ اور محدثین کے نزدیک ایمان کے تین جز ہیں تصدیق اقرار اور اعمال صالحہ لیکن اعمال کے ترک کرنے سے انسان ایمان سے خارج ہوتا ہے اور نہ کفر میں داخل ہوتا ہے بلکہ فاسق ہو جاتا ہے یہ تعریف ایمان کامل کی ہے۔

(۵) معتزلہ میں سے واصل بن عطاء ابوالہذیل اور قاضی عبدالجبار کا یہ نظریہ ہے کہ تصدیق اقرار اور اعمال کے مجموعہ کا نام ایمان ہے اور اعمال میں واجب اور مستحب داخل ہیں اور عمل کے ترک کرنے سے انسان ایمان سے نکل جاتا ہے لیکن کفر میں داخل نہیں ہوتا، عمل کی نفی سے وہ ایمان سے خارج ہو گیا اور تکذیب نہ کرنے کی وجہ سے وہ کفر میں داخل نہیں ہوا۔

(۶) ابوعلی جبائی معتزلی اور ابوہاشم معتزلی کا یہ مسلک ہے کہ فقط اعمال واجبہ کا نام ایمان ہے باقی تفصیل حسب سابق ہے۔

(۷) نظام معتزلی کا مذہب ہے: جس کام پر وعید ہے اس کے ترک کرنے کا نام ایمان ہے۔

(۸) خوارج کا مذہب ہے: تصدیق اقرار اور اعمال کے مجموعہ کا نام ایمان ہے اور انسان معصیت کے ارتکاب سے کافر ہو جاتا ہے خواہ معصیت صغیرہ ہو یا کبیرہ۔

(۹) کرامیہ کا یہ قول ہے کہ فقط زبان سے اقرار کرنا ایمان ہے۔

(۱۰) غیلان بن مسلم دمشقی اور فضل رقاشی کا یہ نظریہ ہے کہ اقرار بہ شرط معرفت کا نام ایمان ہے۔

(۱۱) جہم بن صفوان کا یہ نظریہ ہے کہ فقط معرفت بالقلب کا نام ایمان ہے۔

(۱۲) مرجئہ کے نزدیک ایمان صرف تصدیق کا نام ہے اور اعمال کی کوئی ضرورت نہیں۔

نفس ایمان اور ایمان کامل کا بیان

علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایمان تصدیق، اقرار اور عمل کا نام ہے جس کی تصدیق میں خلل ہو وہ منافق ہے جس کے اقرار میں خلل ہو وہ کافر ہے اور جس کے عمل میں خلل ہو وہ فاسق ہے وہ دوزخ کے دائمی عذاب سے نجات پالے گا اور جنت میں داخل ہو جائے گا امام رازی نے کہا: اس مسلک پر یہ قوی اشکال ہے کہ جب اعمال ایمان کا جز ہیں اور جز کی نفی سے کل کی نفی ہو جاتی ہے تو بے عمل شخص مومن کیسے ہوگا؟ اور وہ کیسے مسلک پر یہ قوی اشکال ہے جب اعمال ایمان کا جز ہیں اور جز کی نفی سے کل کی نفی ہو جاتی ہے تو بے عمل شخص مومن کیسے ہوگا؟ اور وہ کیسے دوزخ سے خارج اور جنت میں داخل ہوگا؟ اس اشکال کا یہ جواب ہے کہ شارع کے کلام میں ایمان کبھی اصل ایمان کے معنی میں ہوتا ہے اور اصل ایمان میں اعمال کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس سے ملاقات پر اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان لاؤ اور اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ (صحیح مسلم)

اور کبھی شارع کے کلام میں ایمان ایمان کامل کے معنی میں ہوتا ہے جس میں اعمال داخل ہوتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے وفد عبدالقیس سے فرمایا:
کیا تم جانتے ہو کہ اللہ وحدہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے آپ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا زکوۃ ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے خمس ادا کرنا۔ (صحیح مسلم)

پہلی حدیث میں ایمان اصل ایمان یا نفس ایمان کے معنی میں ہے اور اس دوسری حدیث میں ایمان ایمان کامل کے معنی میں ہے اور جن احادیث میں اعمال کی نفی سے ایمان کی نفی کی گئی ہے ان میں ایمان سے مراد ایمان کامل ہے اور جن احادیث میں عمل کی نفی کی باوجود ایمان کا اطلاق کیا گیا ہے اور جنت کی بشارت دی گئی ہے ان میں ایمان سے مراد نفس ایمان ہے اس کی مثال یہ ہے: جس وقت زانی زنا کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ (صحیح مسلم)

اس حدیث میں ایمان کامل کی نفی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:
جس شخص نے بھی لا الٰہ الا اللہ کہا پھر اسی پر مر گیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا میں نے کہا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو! آپ نے فرمایا: خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ (صحیح مسلم)

اس حدیث میں نفس ایمان مراد ہے:

خلاصہ یہ ہے کہ اس مسئلہ میں اختلاف لفظی ہے کیونکہ اس کا رجوع ایمان کی تفسیر کی طرف ہے اور ایمان کا کون سا معنی منقول شرعی ہے اور کون سا معنی مجاز ہے اس میں اختلاف ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جس ایمان کی وجہ سے دوزخ میں دخول سے نجات ملتی ہے وہ ایمان کامل ہے اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے اور جس ایمان کی وجہ سے دوزخ کے خلود سے نجات ملتی ہے وہ نفس ایمان ہے اس میں اہل سنت کا اتفاق ہے اور خوارج اور معتزلہ کا اس میں اختلاف ہے۔

حاصل بحث یہ ہے کہ سلف اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اعمال کو ایمان کا جز کہا ہے اس ایمان سے ان کی مراد ایمان کامل ہے نہ کہ نفس ایمان یا اصل ایمان مراد ہے اور جب وہ کسی بے عمل یا بدعمل شخص پر مومن کا اطلاق کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد نفس ایمان ہوتی ہے نہ کہ ایمان کامل وہ کہتے ہیں کہ اس شخص میں ہر چند کہ ایمان کامل نہیں ہے لیکن وہ نفس ایمان کی وجہ سے نجات پا جائے گا۔ (عمدۃ القاری ج ۱ ص ۱۰۳-۱۰۲ طبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۸ھ)

مومن ہونے کے لیے فقط جاننا اور سمجھنا کافی نہیں ہے بلکہ ماننا ضروری ہے۔

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ایمان کی تعریف میں جو تصدیق بالقلب معتبر ہے اس سے مراد علم معرفت اور جاننا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو تسلیم کرنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کی تصدیق کرنا اور آپ کو مخبر صادق ماننا ہے کیونکہ بعض کفار بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو جانتے تھے لیکن وہ مومن نہیں تھے قرآن مجید میں ہے:

(آیت) الذین اتینھم الکتب یعرفونہ کما یعرفون ابنآء ھم (البقرۃ:۱۴۶)

ترجمہ: جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس نبی کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔
نیز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے حکایت کی ہے انہوں نے فرعون سے فرمایا:

(آیت) قال لقد علمت ما انزل ھؤلآء الا رب السموت والارض بصآئر، وانی لاظنک یفرعون مثبورا۔ (بنی اسرائیل، ۱۰۲)

ترجمہ: موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: یقیناً تو جانتا ہے کہ ان (چمکتی ہوئی نشانیوں) کو آسمانوں اور زمینوں کے رب نے ہی اتارا ہے جو آنکھیں کھولنے والی ہیں اور اے فرعون! میں گمان کرتا ہوں کہ تو ہلاک ہونے والا ہے

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی رسالت کا کفار اور فرعون کو علم تھا، اس کے باوجود وہ کافر تھے اور وہ مومن نہیں تھے نیز اس سے واضح ہوا کہ ایمان کے تحقق کے لیے صرف جاننا کافی نہیں ہے ماننا ضروری ہے یعنی اپنے قصد اور اختیار سے مخبر کی طرف صدق کو منسوب کرے اور اسے اس کی دی ہوئی خبروں میں صادق قرار دے۔

(عمدۃ القاری ج ا ص ۱۰۵-۱۰۴، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۸ھ)

ایمان میں کمی اور زیادتی کے ثبوت پر قرآن مجید سے استشہاد

ائمہ ثلاثہ محدثین اور دیگر اسلام جن کے نزدیک اعمال ایمان میں داخل ہیں اور ایمان میں کمی اور زیادتی ہوتی ہے انہوں نے بہ کثرت احادیث سے استدلال کیا ہے جن میں سے بعض احادیث یہ ہیں:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے ساٹھ اور کچھ حصے ہیں اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کے ضرر) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور مہاجر وہ ہے جو اللہ کے منع کیے ہوئے کاموں کو ترک کردے۔

(صحیح بخاری ج ا ص ۶ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۸۱ھ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہیں اور نماز کو قائم کریں اور زکوۃ کو ادا کریں، اور جب وہ یہ کریں گے تو مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کرلیں گے ماسوا اس کے جو اسلام کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ (صحیح بخاری ج ا ص ۸ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۸۱ھ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اللہ وحدہ پر ایمان لانے کا معنی جانتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے آپ نے فرمایا: یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کرنا۔

(صحیح بخاری ج ا ص ۱۳ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۸۱ھ)

ان احادیث میں ایمان کے متعدد اجزاء بیان کیے گئے ہیں اور جو شخص ان اجزاء میں سے کسی جز پر عمل کو ترک کرے گا اس کا ایمان اس شخص سے کم ہوگا جو ان تمام اجزاء پر عمل کرے گا۔

ایمان میں کمی اور زیادتی کے دلائل کا جواب

مذکورہ الصدر آیات اور احادیث سے ائمہ ثلاثہ اور محدثین نے اس پر استدلال کیا ہے کہ اعمال ایمان کا جز ہیں اور ایمان میں کمی اور زیادتی ہوتی ہے اگر اعمال کم ہوں گے تو ایمان زیادہ ہوگا۔

ان تمام آیات اور احادیث کا جواب یہ ہے کہ تمام آیات اور احادیث ایمان کامل پر محمول ہیں اور ایمان کامل میں اعمال داخل ہیں، اور نفس ایمان میں اعمال داخل نہیں ہیں اور ان آیات اور احادیث میں نفس ایمان بالاتفاق مراد نہیں ہے۔

امام رازی نے کہا: یہ بحث لفظی ہے کیونکہ اگر ایمان سے مراد تصدیق ہو تو وہ کمی زیادتی کو قبول نہیں کرتا اور اگر اس سے مراد عبادات ہوں تو وہ کمی اور زیادتی کو قبول کرتا ہے پھر امام نے کہا: عبادات تصدیق کی تکمیل کرتی ہیں اور جن دلائل کا یہ تقاضا ہے کہ ایمان کمی اور زیادتی کو قبول نہیں کرتا، ان سے مراد اصل ایمان اور نفس ایمان ہے اور جن دلائل کا یہ تقاضا ہے کہ ایمان کمی اور زیادتی کو قبول کرتا ہے ان سے مراد ایمان کامل ہے جس میں اعمال داخل ہیں۔

بعض متاخرین نے یہ کہا ہے: حق یہ ہے کہ ایمان کمی اور زیادتی کو قبول کرتا ہے خواہ ایمان تصدیق اور اعمال کا مجموعہ ہو یا فقط تصدیق کا نام ہو کیونکہ تصدیق بالقلب وہ اعتقاد جازم ہے جو قوت اور ضعف کو قبول کرتا ہے کیونکہ جس شخص کو ہم قریب سے دیکھتے ہیں اس کی ہمیں اس سے زیادہ تصدیق ہوتی ہے جس کو ہم دور سے دیکھتے ہیں۔

بعض محققین نے یہ کہا کہ حق یہ ہے کہ تصدیق دو وجوں سے کمی اور زیادتی کو قبول کرتی ہے پہلی وجہ تو یہ ہے کہ تصدیق کیفیت نفسانیہ ہے جیسے خوشی غم اور غصہ وغیرہ کیفیات نفسانیہ ہیں اور ان میں قوت ضعف اور کمی اور زیادتی ہوتی ہے اسی طرح تصدیق میں بھی کمی اور زیادتی ہوتی ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو لازم آئے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عام افراد امت کا ایمان برابر ہو اور یہ اجماعاً باطل ہے اور دوسری وجہ سے تصدیق تفصیلی، کیونکہ انسان کو جس جس چیز کے متعلق علم ہوتا جائے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لے کر آئے ہیں، اس کا ایمان اس کے ساتھ متعلق ہوتا جائے گا اور ایمان زیادہ ہوتا جائے گا۔

بعض علماء نے اس تفصیل میں یہ کہا ہے کہ پہلے انسان اجمالی طور پر تمام شریعت پر ایمان لاتا ہے پھر جیسے جیسے اس کو احکام شرعیہ کی تفصیل کا علم ہوتا جاتا ہے وہ ان سب پر ایمان لاتا جاتا ہے اور یوں اس کا ایمان زیادہ ہوتا ہے اور بعض محققین نے یہ کہا ہے کہ زیادہ غور و فکر کرنے اور کثرت دلائل سے ایمان زیادہ ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ صدیقین اور علماء راسخین کا ایمان دوسروں کی بہ نسبت زیادہ قوی ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ تشکیک اور مغالطہ آفرینی سے ان کا ایمان متزلزل نہیں ہوتا۔

(عمدۃ القاری ج ۱ ص ۱۰۹-۱۰۸ مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۸ ھ)

باب ذِكْرِ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ .

(باب) سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کا تذکرہ

5000 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ - مِنْ لَفْظِهٖ - قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ "الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔

5001 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ فَقَالَ "اِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ" .

★★ حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا ایمان جس میں شک نہ ہو اور ایسا جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور مبرور حج۔

2 - باب طَعْمِ الْاِيْمَانِ .

یہ باب ہے کہ ایمان کا ذائقہ

5002 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ وَطَعْمَهُ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُحِبَّ فِي اللّٰهِ وَاَنْ يُبْغِضَ فِي اللّٰهِ وَاَنْ تُوْقَدَ نَارٌ عَظِيْمَةٌ فَيَقَعَ فِيْهَا اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا" .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین چیزیں ایسی ہیں کہ یہ جس میں پائی جائیں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت اور اس کا ذائقہ چکھ لے گا (ایک یہ کہ) اللہ اور اس کا رسول اس شخص کے لئے ان دونوں کے علاوہ ہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں (دوسرا یہ کہ) وہ

5000- اخرجه البخاري في الايمان، باب من قال ان الايمان هو العمل (الحديث 26) مطولاً، و في الحج، باب فضل الحج المبرور (الحديث 1519) مطولاً و اخرجه مسلم في الايمان، باب بيان كون الايمان بالله تعالى افضل الاعمال (الحديث 135) . تحفة الاشراف (13101)

5001- تقدم (الحديث 2525) .

5002- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (928) .

شخص اللہ کی خاطر کسی سے محبت رکھے اور اللہ کی خاطر کسی سے دشمنی رکھے (تیسرا یہ کہ) اسے دوبارہ کفر کی آگ میں جانا ناپسند ہو
تو اس میں کرتا اس شخص کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دے"۔

آیا اسلام اور ایمان متغایر ہیں یا متحد ہیں

علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں: ایک بحث یہ ہے کہ آیا اسلام اور ایمان متغایر ہیں یا متحد ہیں پس ہم کہتے ہیں کہ لغت میں اسلام کا معنی ہے: انقیاد (اطاعت) اور اذعان (ماننا اور تسلیم کرنا) اور اسلام کا شرعی معنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو من جانب اللہ کی اطاعت کرنا کلمہ شہادت پڑھنا واجبات پر عمل کرنا اور ممنوعات کو ترک کرنا کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت جبرائیل (علیہ السلام) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوۃ مفروضہ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اسلام کا اطلاق دین محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پر بھی کیا جاتا ہے جیسے کہتے ہیں: دین یہودیت دین نصرانیت اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(آیت) ان الدین عند اللہ الاسلام۔ (آل عمران ۱۹)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:۔ ذاق طعم الاسلام من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا۔ جس شخص نے اللہ کو رب مان لیا اور اسلام کو دین مان لیا اس نے اسلام کا ذائقہ چکھ لیا۔

پھر اس میں علماء کا اختلاف ہے محققین کا مذہب یہ ہے کہ ایمان اور اسلام متغائر ہیں اور یہی صحیح ہے اور بعض محدثین متکلمین اور جمہور معتزلہ کا مذہب یہ ہے کہ ایمان اور اسلام شرعا مترادف ہیں علامہ خطابی نے کہا: ایمان اور اسلام مطلقا متحد یا متغائر نہیں ہیں کیونکہ مسلم بعض اوقات مسلم ہوتا ہے اور بعض اوقات مسلم نہیں ہوتا (یعنی بعض اوقات اسلام کے احکام کی پیروی کرتا ہے اور بعض اوقات نہیں کرتا) اور مومن ہر وقت مومن ہوتا ہے (یعنی ہر وقت انقیاد باطن کرتا ہے) لہٰذا ہر مسلم مومن ہوتا ہے اور ہر مومن مسلم نہیں ہوتا۔

ایمان کی اصل تصدیق ہے اور اسلام کی اصل استسلام اور انقیاد (اطاعت) ہے بسا اوقات انسان ظاہر میں اطاعت گزار ہوتا ہے اور باطن میں اطاعت گزار نہیں ہوتا اور کبھی باطن میں صادق ہوتا ہے اور ظاہر میں اطاعت گزار نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اس کلام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام اور ایمان میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے جیسا کہ بعض فضلاء نے اس کی تصریح کی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ ان میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے کیونکہ کبھی ایمان بغیر اسلام کے ہوتا ہے مثلا کوئی شخص کسی پہاڑ کی چوٹی پر اپنی عقل سے اللہ کی معرفت حاصل کرے اور کسی نبی کی دعوت پہنچنے سے پہلے اللہ کے وجود اس کی وحدت اور اس کی تمام صفات کی تصدیق کرے اسی طرح کوئی شخص تمام ضروریات دین پر ایمان لے آئے اور اقرار اور عمل کرنے سے پہلے اچانک مرجائے تو یہ مومن ہے اور مسلم نہیں ہے کیونکہ اس نے باطنی اور ظاہری اطاعت نہیں کی اور منافقین ظاہری اطاعت کرتے تھے اور باطنی اطاعت نہیں کرتے تھے تو وہ مسلم تھے مومن نہیں تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور بعد کے مسلمان مومن بھی ہیں اور مسلم بھی ہیں لہٰذا ایمان اور اسلام

مفہوما متغائر اور مصداقا متحد ہیں۔

علامہ تفتازانی لکھتے ہیں: ایمان اور اسلام واحد ہیں کیونکہ اسلام خضوع اور انقیاد ہے یعنی احکام کو قبول کرنا اور ماننا اور یہ ایمان کی حقیقت ہے اور اس کی تائید قرآن مجید کی ان آیات سے ہوتی ہے۔

(آیت) فاخرجنا من كان فيها من المؤمنين فما وجدنا فيها غير بيت من المسلمين (ذاریات ۳۶-۳۵)

ترجمہ: اس بستی میں جو مومنین تھے ہم نے ان سب کو نکال لیا تو ہم نے اس میں مسلمین کے ایک گھر کے سوا (اور کوئی گھر) نہ پایا۔ اگر اسلام ایمان کا غیر ہوتو اس آیت میں مومنین سے مسلمین کا استثناء صحیح نہیں ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ شریعت میں یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ فلاں شخص مومن ہے اور مسلم نہیں ہے یا مسلم ہے اور مومن نہیں ہے یا مسلم ہے اور مومن نہیں ہے ایمان اور اسلام کے اتحاد سے ہماری یہی مراد ہے (یعنی ان دونوں کا مصداق واحد ہے خواہ مفہوم متغائر ہو) اور مشائخ کے کلام سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایمان اور اسلام کو مصداق کے لحاظ سے واحد اور مفہوم کے لحاظ سے متغائر مانتے ہیں، جیسا کہ کفایہ میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبروں اس کے اوامر اور نواہی کی تصدیق نہیں کرے گا انقیاد متحقق نہیں ہوگا اس لیے ایمان اسلام سے مصداق کے لحاظ سے الگ نہیں ہوتا۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ قرآن مجید میں ہے: (آیت) قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولكن قولوا اسلمنا۔ (الحجرات: ۱۴) دیہاتیوں نے کہا: ہم ایمان لائے آپ فرمائیں: تم ایمان نہیں لائے ہاں! یہ کہو کہ ہم اسلام لائے (مطیع ہوئے ہیں)۔

اس آیت میں ایمان کے بغیر اسلام کے تحقق کی تصریح ہے ہم اس کے جواب میں یہ کہیں گے کہ شریعت میں جو اسلام معتبر ہے وہ ایمان کے بغیر متحقق نہیں ہوتا اور اس آیت میں اسلام کا شرعی معنی مراد نہیں ہے بلکہ لغوی معنی مراد ہے یعنی تم ظاہری اطاعت کر رہے ہو باطنی اطاعت نہیں کر رہے جیسے کوئی شخص بغیر تصدیق کے کلمہ شہادت پڑھ لے۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ جب حضرت جبرائیل (علیہ السلام) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم یہ گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر تم کو استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔

(بخاری ومسلم)

اس حدیث میں دلیل ہے اسلام اعمال کا نام ہے نہ کہ تصدیق قلبی کا اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں اسلام سے مراد اسلام کے ثمرات اور اس کی علامات ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبد القیس کے وفد سے فرمایا:

کیا تم جانتے ہو کہ فقط اللہ پر ایمان لانے کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے آپ نے فرمایا یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کرنا۔ (بخاری)

3 - باب حَلاَوَةِ الْإِيمَانِ .

یہ باب ہے کہ ایمان کی مٹھاس

5003 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلاَوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ اَحَبَّ الْمَرْءَ لاَ يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ اَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ" .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین چیزیں ایسی ہیں کہ یہ جس شخص میں موجود ہوں گی' وہ ایمان کی حلاوت کو پالے گا۔ ایک یہ ہے کہ آدمی کسی سے محبت کرے تو اس سے صرف اللہ کے لئے محبت کرے۔ ایک یہ کہ آدمی کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور وہ شخص' جس کے نزدیک آگ میں ڈالا جانا' اس سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ دوبارہ کفر کی طرف جائے' اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس (کفر) سے بچالیا ہے"۔

4 - باب حَلاَوَةِ الْإِسْلاَمِ .

یہ باب ہے کہ اسلام کی مٹھاس

5004 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلاَوَةَ الْإِسْلاَمِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ الْمَرْءَ لاَ يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ" .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین چیزیں ایسی ہیں کہ یہ جس میں پائی جائیں گی' وہ ان کی وجہ سے اسلام کی حلاوت کو پالے گا' جس شخص کے نزدیک اللہ اور اس کے رسول' ان دونوں کے علاوہ' ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں' وہ شخص جو کسی سے صرف اللہ کی خاطر محبت کرے' اور جو شخص کفر کی طرف لوٹ کر جانا' اتنا ہی ناپسند کرتا ہو' جس طرح وہ آگ میں ڈالا جانا' ناپسند کرتا ہے۔

5003-اخرجه البخاري في الايمان، باب من كره ان يعود في الكفر كما يكره ان يلقى في النار من الايمان (الحديث 21)، و في الادب، باب الحب في الله (الحديث 6041) بنحوه، واخرجه مسلم في الايمان، باب بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الايمان (الحديث 68). تحفة الاشراف (1255) .

5004-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (598) .

شرح کمال ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ مومن کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت اس درجہ رچ بس جائے کہ ان کے ماسوا تمام دنیا اس کے سامنے کمتر ہو۔ اس طرح یہ شان بھی مومن کامل ہی کی ہوسکتی ہے کہ اگر وہ کسی سے محبت کرتا ہے تو محض اللہ کی خوشنودی اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اگر کسی سے بغض وعداوت رکھتا ہے تو وہ بھی اللہ کی راہ میں غرض کہ اس کا جو بھی عمل ہو صرف اللہ کے لئے ہو اور اس کے حکم کی تکمیل میں ہو۔ ایسے ہی ایمان کا پختگی کے ساتھ دل میں بیٹھ جانا اور اسلام پر پختگی کے ساتھ قائم رہنا اور کفر وشرک سے اس درجہ بیزاری ونفرت رکھنا کہ اس کے تصور وخیال کی گندگی سے بھی دل پاک وصاف رہے، ایمان کے کامل ہونے کی دلیل ہے۔ اسی لئے اس حدیث میں فرمایا گیا کہ ایمان کی حقیقی دولت کا مالک اور اس پر جزاء وانعام کا مستحق تو وہی آدمی ہے جو ان تینوں اوصاف سے پوری طرح متصف ہو اور ایمان کی حقیقی لذت کا ذائقہ وہی چکھ سکتا ہے جس کا دل ان چیزوں کی روشنی سے منور ہو۔

5 - باب نَعْتِ الْإِسْلَامِ .

یہ باب ہے کہ اسلام کا تعارف

5005 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ "أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا". قَالَ صَدَقْتَ . فَعَجِبْنَا إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ "أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ". قَالَ صَدَقْتَ . قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ "أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ". قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ "مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ بِهَا مِنَ السَّائِلِ". قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ "أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ". قَالَ عُمَرُ فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا عُمَرُ

5005-اخرجه مسلم في الايمان، باب بيان الايمان و الاسلام والاحسان و وجوب الايمان باثبات قدر الله سبحانه و تعالى و بيان الدليل على التبري ممن لا يومن بالقدر و اغلاظ القول في حقه الحديث (1 و 2 و 3 و 4) مطولاً واخرجه ابو داؤد في السنة، باب في القدر (الحديث 4695 و 4696 و 4697) واخرجه الترمذي في الايمان، باب ما جاء في وصف جبريل للنبي صلى الله عليه وسلم الايمان و الاسلام (الحديث 2610) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في المقدمة، باب في الايمان (الحديث 63) . تحفة الاشراف (10572)

هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ" . قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ . قَالَ "فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ اَمْرَ دِينِكُمْ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات مجھے بتائی ہے۔

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' اسی دوران ایک شخص ہمارے سامنے آیا' جس نے انتہائی سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے' اور اس کے بال انتہائی سیاہ تھے' اس پر سفر کا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا تھا' اور ہم میں سے کوئی اس سے واقف بھی نہیں تھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھ گیا' اس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملا لیے' اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوں پر رکھے' پھر اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اور اگر تمہارے پاس اس کی استطاعت ہو' تو تم بیت اللہ کا حج کرو' اس نے کہا: آپ نے ٹھیک بیان کیا ہے' ہمیں اس پر حیرانگی ہوئی کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال بھی کیا ہے' اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق بھی کر رہا ہے۔ پھر اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں' آخرت کے دن اور اچھی یا بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان رکھو۔

اس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے' پھر اس نے کہا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو' جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا: آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے' وہ اس کے بارے میں سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ اس نے کہا: آپ مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں بتائیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ کنیز' اپنے آقا کو جنم دے گی' اور تم برہنہ پاؤں' برہنہ جسم' غریب لوگوں' جو بکریوں کے چرواہے ہوں گے' انہیں دیکھو گے' کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارات تعمیر کریں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تین دن گزرنے کے بعد' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو؟ کہ وہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جبرائیل تھے' وہ تمہارے پاس اس لیے آئے تھے' تاکہ تمہیں تمہارے دین کے بارے میں تعلیم دے دیں۔

6 - باب صِفَةِ الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ .

یہ باب ہے کہ ایمان اور اسلام کا تعارف

5006 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي فَرْوَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي ذَرٍّ قَالَا

5006-اخرجه ابو داؤد في السنة، باب في القدر (الحديث 4698) بنحوه . تحفة الاشراف (12002)

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَانَىْ اَصْحَابِهٖ فَيَجِىْءُ الْغَرِيْبُ فَلَا يَدْرِىْ اَيُّهُمْ هُوَ حَتّٰى يَسْاَلَ فَطَلَبْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْعَلَ لَهٗ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيْبُ اِذَا اَتَاهُ فَبَنَيْنَا لَهٗ دُكَّانًا مِنْ طِيْنٍ كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَاِنَّا لَجُلُوْسٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَجْلِسِهٖ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ اَحْسَنُ النَّاسِ وَجْهًا وَّاَطْيَبُ النَّاسِ رِيْحًا كَاَنَّ ثِيَابَهٗ لَمْ يَمَسَّهَا دَنَسٌ حَتّٰى سَلَّمَ فِىْ طَرَفِ الْبِسَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ . فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ اَدْنُوْ يَا مُحَمَّدُ قَالَ "اُدْنُهْ" . فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اَدْنُوْ مِرَارًا وَّيَقُوْلُ لَهٗ "اُدْنُ" . حَتّٰى وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رُكْبَتَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِىْ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ "الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِىَ الزَّكَاةَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ" . قَالَ اِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ "نَعَمْ" . قَالَ صَدَقْتَ . فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الرَّجُلِ صَدَقْتَ اَنْكَرْنَاهُ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِىْ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ "الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ" . قَالَ فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ اٰمَنْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ" . قَالَ صَدَقْتَ . قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِىْ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ "اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ" . قَالَ صَدَقْتَ . قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِىْ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ فَنَكَسَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ اَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ اَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا وَّرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ "مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ لَّهَا عَلَامَاتٌ تُعْرَفُ بِهَا اِذَا رَاَيْتَ الرِّعَاءَ الْبُهْمَ يَتَطَاوَلُوْنَ فِى الْبُنْيَانِ وَرَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ وَرَاَيْتَ الْمَرْاَةَ تَلِدُ رَبَّهَا خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ) اِلٰى قَوْلِهٖ (اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ)" . ثُمَّ قَالَ "لَا وَالَّذِىْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ هُدًى وَّبَشِيْرًا مَا كُنْتُ بِاَعْلَمَ بِهٖ مِنْ رَّجُلٍ مِّنْكُمْ وَاِنَّهٗ لَجِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فِىْ صُوْرَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِىِّ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان ہی تشریف فرما ہو جایا کرتے تھے کوئی اجنبی آدمی آتا تو اسے یہ اندازہ نہیں ہو پاتا تھا کہ ان میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ یہاں تک کہ اسے دریافت کرنا پڑتا تھا۔

ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ بنا دیتے ہیں تاکہ جب کوئی اجنبی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو تو وہ آپ کو پہچان لیا کرے۔ تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مٹی کا چبوترا بنا دیا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوا کرتے تھے ہم اس کے آس پاس بیٹھ جایا کرتے تھے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر تشریف فرما ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ اسی دوران ایک شخص آیا جو انتہائی خوبصورت تھا اس کی خوشبو سب سے زیادہ عمدہ تھی اور اس کا لباس انتہائی صاف تھا۔ جیسے اسے کبھی میل نے چھوا بھی نہ ہو۔ اس نے چٹائی کے ایک کنارے پر سلام کیا اور بولا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا اس نے گزارش کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں قریب ہو جاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قریب ہو جاؤ اس نے چند ایک مرتبہ یہ گزارش کی: کیا (مزید) قریب ہو جاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہی فرماتے رہے کہ تم

قریب ہو جاؤ' یہاں تک کہ اس نے اپنا ہاتھ نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں پر رکھ دیا اور عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' اور تم نماز قائم کرو' تم زکوٰۃ ادا کرو' تم بیت اللہ کا حج کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو' اس نے دریافت کیا: کیا جب میں ایسا کرلوں گا؟ تو کیا میں مسلمان شمار ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے کہا: آپ نے سچ بیان کیا ہے۔

جب ہم نے اس شخص کی یہ بات سنی کہ آپ نے سچ کہا ہے' تو ہمیں اس بات پر بڑی حیرانگی ہوئی۔ اس نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ مجھے بتائیے کہ ایمان کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے بتایا: اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' کتاب' انبیاء پر ایمان رکھا جائے' اور تقدیر پر ایمان رکھا جائے' اس نے دریافت کیا: جب میں ایسا کرلوں گا' تو کیا میں ایمان رکھنے والا شمار ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! اس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے' اے حضرت محمد ﷺ آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو' جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو' اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' اس نے کہا: آپ نے ٹھیک بیان کیا ہے۔ پھر اس نے کہا: اے حضرت محمد آپ مجھے بتائیے کہ قیامت کب آئے گی؟ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا' آپ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے اپنا سوال دہرایا' نبی اکرم ﷺ نے پھر اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے پھر یہی سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ نے اپنا سر اٹھا کر ارشاد فرمایا: اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے' وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ تاہم اس کی کچھ نشانیاں ہیں' جن کے ذریعے تم اسے پہچان لوگے۔ جب تم بھیڑ بکریوں کے بچے چرانے والوں کو دیکھو کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارات تعمیر کر رہے ہیں' اور جب تم برہنہ پاؤں اور برہنہ جسم رہنے والے لوگوں کو دیکھو کہ وہ زمین میں بادشاہ بن گئے ہیں' اور جب تم عورت کو دیکھو کہ وہ اپنے آقا کو جنم دیتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ قیامت قریب ہوگی' پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جن کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"بے شک اللہ ہی کے پاس ہے' قیامت کا علم" یہ آیت یہاں تک ہے۔ "بے شک اللہ تعالیٰ' علم رکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے"۔

بعد میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے محمد کو حق کے ہمراہ ہدایت دینے والا اور خوشخبری سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ میں اس شخص کے بارے میں تم سے زیادہ نہیں جانتا تھا' لیکن یہ جبرائیل تھے' جو دحیہ کلبی کی شکل میں نازل ہوئے تھے۔

7- باب تَأْوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

(قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا).

یہ باب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر:

"دیہاتی یہ کہتے ہیں: ہم ایمان لے آئے تم یہ فرمادو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ تم یہ کہو: کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں"

5007 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ - قَالَ مَعْمَرٌ وَاَخْبَرَنِى الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَوْ مُسْلِمٌ". حَتّٰى اَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَوْ مُسْلِمٌ". ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنِّىْ لَاُعْطِىْ رِجَالًا وَاَدَعُ مَنْ هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُمْ لَا اُعْطِيْهِ شَيْئًا مَخَافَةَ اَنْ يُكَبُّوْا فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ".

★★ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو کچھ عطیات دیے آپ نے ان میں سے ایک شخص کو کچھ نہیں دیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے فلاں اور فلاں کو کچھ دے دیا ہے اور فلاں کو کچھ بھی نہیں دیا ہے۔ حالانکہ وہ مومن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مومن ہے یا مسلمان ہے؟ یہاں تک کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اپنی گزارش کو دہرایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے: (وہ مومن ہے) یا مسلمان ہے؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کچھ لوگوں کو کچھ دے دیتا ہوں اور اس شخص کو نہیں دیتا جو ان کے مقابلے میں میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوتا ہے میں اس اندیشے کے تحت اسے کچھ نہیں دیتا کہ کہیں وہ لوگ چہروں کے بل جہنم میں نہ چلے جائیں۔

شرح

الحجرات: 14 میں فرمایا: دیہاتیوں نے کہا: ہم ایمان لائے، آپ کہیے کہ تم ایمان نہیں لائے، ہاں! یہ کہو کہ ہم نے اطاعت کی۔

علامہ ابوعبداللہ قرطبی مالکی متوفی 668ھ لکھتے ہیں: اس آیت کے شان نزول میں حسب ذیل اقوال ہیں۔

(ا) سدی نے کہا: ان دیہاتیوں سے مراد وہ دیہاتی ہیں جن کا ذکر سورۃ الفتح میں آچکا ہے، یہ مدینہ کے گرد رہنے والے قبائل تھے: مزینہ، جہینہ، اسلم، غفار، الدیل اور اشجع، انہوں نے اس لیے ایمان کا اظہار کیا تھا تا کہ اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر سکیں اور انہوں نے دل سے تصدیق نہیں کی تھی، لیکن اس آیت سے مراد بعض اعراب ہیں، تمام اعراب مراد نہیں ہیں کیونکہ بعض اعراب ایمان لے آئے تھے۔

5007-اخرجه البخاري في الايمان، باب اذا لم يكن الاسلام على الحقيقة و كان على الاستسلام او الخوف من القتل (الحديث 27)، و في الزكاة باب قول الله تعالى: (لا يسالون الناس الحافاً) (الحديث 1478) . واخرجه مسلم في الايمان باب تالف قلب من يخاف على ايمانه لضعفه و النهي عن القطع بالايمان من غير دليل قاطع (الحديث 236 و 237)، و في الزكاة، باب اعطاء من يخاف على ايمانه (الحديث 131) . واخرجه ابو داؤد في السنة، باب الدليل على زيادة الايمان و نقصانه (الحديث 4683 و 4685) و اخرجه النسائي في الايمان و شرائعه، تاويل قوله عزوجل (قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا و لكن قولوا اسلمنا) (الحديث 5008) تحفة الاشراف (3891) .

(۲) حضرت ابن عباس نے فرمایا: یہ آیت ان اعراب کے متعلق نازل ہوئی ہے جنہوں نے ہجرت نہیں کی تھی اور وہ چاہتے تھے کہ ان کو مہاجر کہا جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ ان کا لقب اعراب ہے اور ان کا لقب مہاجرین نہیں ہے۔

(۳) ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد بنو اسد بن خزیمہ کے اعراب ہیں، انہوں نے مدینہ کے راستوں میں سے دیکھے، کہ دوسرے لوگوں کو مسلمان کرنے کے لیے تو آپ کو ان سے جنگ کرنا پڑی اور ہم بغیر کسی جنگ کے از خود آپ پر ایمان لائے ہیں، اس لیے ہم مالی امداد اور صدقات کے زیادہ مستحق ہیں، یہ اپنے ایمان لانے کا آپ پر احسان جتاتے تھے۔

(الجامع لاحکام القرآن ج16 ص315، دار الفکر بیروت، 1415ھ)

نفس ایمان دل سے اس کی تصدیق کرتا ہے کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جو پیغام اور جو دین لے کر آئے ہیں، اس کو ماننا اور قبول کرنا ہے اور ایمان کامل، اس کی تصدیق اور کلمہ شہادت کا اقرار اور اس کے تقاضوں پر عمل کرنا ہے اور ایمان اور اسلام دونوں مترادف ہیں اور اس آیت سے بہ ظاہر دونوں میں تغایر معلوم ہوتا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں اسلام کا لغوی معنی مراد ہے یعنی ظاہراً اطاعت کرنا، یعنی تم نے اپنی جان اور مال کے تحفظ کے لیے ظاہراً اطاعت کی ہے اور تم درحقیقت مومن نہیں ہو۔

5008 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِىْ مُطِيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ قَسْمًا فَاَعْطٰى نَاسًا وَّمَنَعَ اٰخَرِيْنَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ فُلَانًا وَّمَنَعْتَ فُلَانًا وَّهُوَ مُؤْمِنٌ . قَالَ "لَا تَقُلْ مُؤْمِنٌ وَّقُلْ مُسْلِمٌ" . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ (قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا) .

★★ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ چیزیں تقسیم کیں' آپ نے کچھ لوگوں کو دے دیا اور کچھ لوگوں کو نہیں دیا' تو میں نے عرض کی: آپ نے فلاں کو دے دیا ہے اور فلاں کو نہیں دیا' حالانکہ وہ مومن ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ نہ کہو کہ وہ مومن ہے' تم یہ کہو: وہ مسلمان ہے۔

ابن شہاب نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"دیہاتیوں نے یہ کہا: ہم مومن ہیں"۔

5009 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّنَادِيَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ "اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ" .

★★ حضرت بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی: وہ ایام تشریق میں یہ اعلان کر دیں۔

5008-تقدم في الايمان و شرائعه، تاويل قوله عزوجل (قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولكن قولوا اسلمنا) (الحديث 5007) .

5009-انفرد به النسائي و الحديث اخرجه ابن ماجه في الصيام، باب ما جاء في النهي عن صيام ايام التشريق (الحديث 1720) . تحفة الاشراف (2019) .

''کہ جنت میں صرف مومن داخل ہوگا' اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں''۔

8- باب صِفَةِ الْمُؤْمِنِ .

یہ باب ہے کہ مومن کی صفت

5010 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ سلامت رہیں' اور مومن وہ ہے' جس سے لوگ اپنی جان اور مال کے حوالے سے محفوظ رہیں''۔

شرح

حدیث کے پہلے جزء میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ "مومن اور مسلمان" محض اس چیز کا نام نہیں ہے کہ کوئی آدمی صرف کلمہ پڑھ لے اور کچھ متعین اعمال وارکان ادا کرلے بلکہ اسلامی شریعت اپنے پیروؤں سے ایک ایسی بھرپور زندگی کا تقاضا کرتی ہے جس کا حامل ایک طرف عقائد واعمال کے لحاظ سے اللہ کا "حقیقی بندہ" کہلانے کا مستحق ہوتو دوسری طرف وہ انسانیت کے تعلق سے پوری طرح امن وآشتی کا نمونہ اور محبت ومروت کا مظہر ہو، امن وامانت، اخلاق ورواداری، ہمدردی وخیر سگالی کا اپنی عملی زندگی میں اس طرح اظہار کرے کہ دنیا کا ہر انسان اس سے خوف زدہ رہنے کے بجائے اس کو اپنا ہمدرد، بہی خواہ اور مشفق سمجھے اور کیا مال کیا جان وآبرو، ہر معاملہ میں اس پر پورا اعتماد اور اطمینان رکھے۔

اس حدیث میں ہاتھ اور زبان کی تخصیص اس لئے ہے کہ عام طور پر ایذارسانی کے یہی دو ذریعے ہیں ورنہ یہاں ہر وہ چیز مراد ہے جس سے تکلیف پہنچ سکتی ہے خواہ وہ ہاتھ ہوں یا زبان یا کوئی دوسری چیز۔ حدیث کے دوسرے جزء میں "حقیقی مہاجر" کی تعریف کی گئی ہے یوں تو مہاجر ہر اس آدمی کو کہیں گے جس نے اللہ کی راہ میں اپنا وطن، اپنا گھر اور اپنا ملک چھوڑ کر دارالاسلام کو اپنا وطن بنالیا ہو، اس قربانی کو اسلام عزت وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس مہاجر کو بے شمار جزاء وانعام کا حقدار مانتا ہے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا اس ہجرت کے علاوہ ایک ہجرت اور ہے۔ جس کا زندگی کے ساتھ دوامی تعلق رہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ نے جن چیزوں سے منع فرمایا ہے مومن ان سے پرہیز کرتا رہے اور اللہ کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کے لئے نفسانی خواہشات کو بالکل ترک کرکے پاکیزہ نفسی اختیار کرے، پس ایسا آدمی حقیقی مہاجر کہلانے کا مستحق ہے۔

5010-اخرجه الترمذي في الايمان، باب ما جاء في ان المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده (الحديث 2627) . تحفة الاشراف (12864) .

9- باب صِفَةِ الْمُسْلِمِ .

باب: مسلمان کی صفت

5011 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ" .

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے' جو ہر اس چیز سے لاتعلق ہو جائے' جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے''۔

شرح

حدیث کے پہلے جزء میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ "مومن اور مسلمان" محض اس چیز کا نام نہیں ہے کہ کوئی آدمی صرف کلمہ پڑھ لے اور کچھ متعین اعمال وارکان ادا کرلے بلکہ اسلامی شریعت اپنے پیروؤں سے ایک ایسی بھرپور زندگی کا تقاضا کرتی ہے جس کا حامل ایک طرف عقائد واعمال کے لحاظ سے اللہ کا "حقیقی بندہ" کہلانے کا مستحق ہو تو دوسری طرف وہ انسانیت کے تعلق سے پوری طرح امن وآشتی کا نمونہ اور محبت ومروت کا مظہر ہو، امن وامانت، اخلاق ورواداری، ہمدردی وخیر سگالی کا اپنی عملی زندگی میں اس طرح اظہار کرے کہ دنیا کا ہر انسان اس سے خوف زدہ رہنے کے بجائے اس کو اپنا ہمدرد، بہی خواہ اور مشفق سمجھے اور کیا مال کیا جان وآبرو، ہر معاملہ میں اس پر پورا اعتماد اور اطمینان رکھے۔ اس حدیث میں ہاتھ اور زبان کی تخصیص اس لئے ہے کہ عام طور پر ایذارسانی کے یہی دو ذریعے ہیں ورنہ یہاں ہر وہ چیز مراد ہے جس سے تکلیف پہنچ سکتی ہے خواہ وہ ہاتھ ہوں یا زبان یا کوئی دوسری چیز۔

حدیث کے دوسرے جزء میں " حقیقی مہاجر" کی تعریف کی گئی ہے یوں تو مہاجر ہر اس آدمی کو کہیں گے جس نے اللہ کی راہ میں اپنا وطن، اپنا گھر اور اپنا ملک چھوڑ کر دارالاسلام کو اپنا وطن بنالیا ہو، اس قربانی کو اسلام عزت وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس مہاجر کو بے شمار جزاء وانعام کا حقدار مانتا ہے!

لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا اس ہجرت کے علاوہ ایک ہجرت اور ہے جس کا زندگی کے ساتھ دوامی تعلق رہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ نے جن چیزوں سے منع فرمایا ہے مومن ان سے پرہیز کرتا رہے اور اللہ کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کے لئے نفسانی خواہشات کو بالکل ترک کر کے پاکیزہ نفسی اختیار کرے، پس ایسا آدمی حقیقی مہاجر کہلانے کا مستحق ہے۔

5012 - أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ

5011-اخرجه البخاري في الايمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده (الحديث 10)، و في الرقاق، باب الانتهاء عن المعاصي (الحديث 6484) واخرجه ابو داؤد في الجهاد، باب في الهجرة هل انقطعت (الحديث 2481) . تحفة الاشراف (8834) .

...عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "من صلى صلاتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذلكم المسلم".

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"جو شخص ہماری نماز کے مطابق نماز ادا کرے ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ مسلمان شمار ہوگا"۔

شرح: ایمان اگرچہ "تصدیق قلبی" کا نام ہے لیکن یہ ایک اندرونی کیفیت اور قلبی صفت ہے جس کا تعلق باطن سے ہے، اسی طرح "اقرار" اگرچہ زبان سے متعلق ہے مگر وہ بھی ایک قیمتی چیز ہے لہٰذا دو دینوں میں کھلا ہوا امتیاز ان کے علیحدہ علیحدہ شعار ہی کے ذریعہ ہو سکتا ہے، اسلامی معاشرہ میں نماز پڑھنا اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا اہل کتاب کے مقابلہ میں سب سے زیادہ امتیازی عمل ہے، اسی طرح معاشرتی لحاظ سے، جس عمل اور طریقہ میں اہل کتاب مسلمانوں سے کھلا ہوا احتراز کرتے تھے وہ ان کا ذبیحہ تھا کہ مسلمانوں کا ذبح کیا ہوا گوشت اہل کتاب نہیں کھاتے تھے۔

لہٰذا اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اگر عبادات میں وہ ہماری طرح قبلہ کی طرف رخ کرنے لگیں اور معاشرتی لحاظ سے وہ ہم سے اتنا قریب آ جائیں کہ ہمارے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے لگیں تو یہ اس بات کی کھلی ہوئی شہادت ہوگی کہ وہ ہمارا دین پوری یقین کے ساتھ قبول کر چکے ہیں اور ایمان ان کے دل کی گہرائیوں تک پہنچ گیا ہے جس کا اظہار نہ صرف یہ کہ زبان سے بلکہ ان کے عمل سے بھی ہو رہا ہے کہ وہ دائرہ اسلام میں پوری طرح داخل ہو گئے ہیں۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ان کا عہد و اقرار ہو گیا ہے ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کا ذمہ اللہ اور اللہ کے رسول نے لے لیا ہے اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کے ساتھ کسی قسم کی بدمعاملگی یا برا سلوک نہ کریں، نہ ان کو ستائیں نہ تکلیف دیں اور نہ ان کے ساتھ ایسا طور پر طریقہ رکھیں جس سے ان میں کسی قسم کا خوف و ہراس یا دل شکستگی پیدا ہو، ان کے ساتھ کسی بھی طرح کی بدمعاملگی اور بدسلوکی در حقیقت اللہ کے عہد کو توڑنے اور اس عہد شکنی کا الزام اللہ پر عائد کرنے کے مترادف ہوگی۔

10 - باب حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ .

یہ باب ہے کہ آدمی کے اسلام کی خوبی

5013 - اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ الْمُعَلَّى بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5012- اخرجه البخاري في الصلاة، باب فضل استقبال القبلة (الحديث 391) مطولاً . تحفة الاشراف (1620) .

5013- اخرجه البخاري في الايمان، باب حسن اسلام المرء (الحديث 41) تعليقاً . تحفة الاشراف (4175) .

"اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ كُلَّ حَسَنَةٍ كَانَ اَزْلَفَهَا وَمُحِيَتْ عَنْهُ كُلُّ سَيِّئَةٍ كَانَ اَزْلَفَهَا ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرَةِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَّالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا".

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بندہ مسلمان ہو جائے اور اس کا اسلام اچھا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی' کی ہوئی' ہر ایک نیکی کو نوٹ کر لیتا ہے جو اس نے پہلے کی تھی اور اس نے جو پہلے برائی کی تھی' اسے مٹا دیتا ہے' پھر اس کے بعد قصاص ہے کہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کے سات سو گنا تک ہوگا' اور ایک برائی کا بدلہ اس کی مانند ہوگا۔ البتہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا' تو اس سے بھی درگزر کرے گا''۔

11 - باب اَىُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ .

یہ باب ہے کہ کون سا اسلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟

5014 - اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ - وَهُوَ بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ - عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ "مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ".

★★ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا اسلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جس کے ہاتھ اور زبان سے' دوسرے مسلمان محفوظ رہیں''۔

12 - باب اَىُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ .

یہ باب ہے کہ کون سا اسلام زیادہ بہتر ہے؟

5015 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ "تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ".

5014-اخرجه البخاري في الايمان، باب اي الاسلام افضل (الحديث 11) . واخرجه مسلم في الايمان، باب بيان تفاضل الاسلام و اي امره افضل (الحديث 66) واخرجه الترمذي في صفة القيامة، باب 52 . (الحديث 2504) . تحفة الاشراف (9041) .

5015-اخرجه البخاري في الايمان، باب اطعام الطعام من الاسلام (الحديث 12)، و باب افشاء السلام من الاسلام (الحديث 28)، وفي الاستئذان، باب السلام للمعرفة وغير المعرفة (الحديث 6236) . واخرجه مسلم في الايمان، باب بيان تفاضل الاسلام و اي اموره افضل (الحديث 63) . واخرجه ابو داؤد في الادب، باب في افشاء السلام (الحديث 5194)، واخرجه ابن ماجه في الاطعمة، باب اطعام الطعام (الحديث 3253) . تحفة الاشراف (8927) .

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سا اسلام زیادہ بہتر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم کھانا کھلاؤ اور تم ہر واقف اور ناواقف شخص کو سلام کرو۔

13 - باب عَلٰى كَمْ بُنِيَ الْإِسْلَامُ .

یہ باب ہے کہ اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

5016 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى - يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ - عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ أَلَا تَغْزُو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ".

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: ایک شخص نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ جہاد میں حصہ نہیں لیتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"۔

شرح

اسلام" کی تشبیہ "عمارت" سے دی جاسکتی ہے کہ جس طرح کوئی بلند بالا اور خوشنما عمارت اس وقت تک قائم نہیں رہ سکتی جب تک کہ اس کے نیچے بنیادی ستون نہ ہوں، اسی طرح اسلام کے بھی پانچ بنیادی ستون ہیں جن کے بغیر کوئی آدمی اپنے اسلام کو وجود نہیں دے سکتا، ان ہی پانچ ستونوں کو اس حدیث میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ اور وہ ہیں: عقیدہ توحید و رسالت، نماز، زکوۃ، حج اور روزہ۔ جو آدمی خود کو مومن و مسلمان بنانا اور قائم رکھنا چاہے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی اعتقادی و فکری اور عملی و اخلاقی زندگی کی اساس ان پانچوں ستونوں کو قرار دے۔ پھر جس طرح کسی عمارت کی شان و شوکت اور دیدہ زیبی و خوشنمائی در و دیوار کے نقش و نگار اور محراب کی آرائش و زیبائش پر منحصر ہوتی ہے اسی طرح اسلام کے حسن و کمال کا انحصار بھی ان اعمال پر ہے جن کو واجبات و سنت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہاں حدیث میں چونکہ اسلام کی بنیادی چیزوں کا ذکر مقصود تھا اس لئے اس موقع پر ان واجبات و سنت کا ذکر نہیں کیا گیا۔

14 - باب الْبَيْعَةِ عَلَى الْإِسْلَامِ .

یہ باب ہے کہ اسلام پر بیعت لینا (یا کرنا)

5016- اخرجه بخاري في الايمان، باب دعاؤكم ايمانكم (الحديث 8) . واخرجه مسلم في ايمان- باب بيان اركان الاسلام و دعائمه العظام (الحديث 22)، واخرجه الترمذي في الايمان، باب ما جاء بني الاسلام على خمس (الحديث 2609م) . تحفة الاشراف (7344) .

5017 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ "تُبَايِعُونِي عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا" . قَرَاَ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ "فَمَنْ وَفّٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ" .

★★ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک محفل میں موجود تھے آپ نے ارشاد فرمایا: تم میری اس بات پر بیعت کرو کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے، تم چوری نہیں کرو گے، تم زنا نہیں کرو گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے آیت تلاوت کی۔ (جس میں یہ فرمایا:)

"تم میں سے جو شخص اسے پورا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا اور جو شخص تم میں سے اس جرم کا مرتکب ہو اور اللہ تعالیٰ اس کا پردہ رکھ لے، تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا، اگر وہ چاہے گا، تو اسے عذاب دے گا اور اگر چاہے گا، تو اس کی مغفرت کردے گا"۔

بیعت کرنے کی شرعی حیثیت کا بیان

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ (بنی اسرائیل، ۷۱)

ترجمہ: جس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

حضرت ابوصالح نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ امام سے مراد عام ہے خواہ وہ امام ہدایت ہو یا امام ضلالت ہو۔ (زاد المسیر، ج ۵، ص ۲۷، بیروت)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس تفسیر میں دوٹوک فیصلہ اور بیان فرما دیا گیا ہے کہ جو لوگ گمراہ قسم کے لوگوں کی اتباع کریں گے وہ اپنے گمراہ ائمہ کے ساتھ قیامت کے دن حاضر ہوں گے اور جو لوگ نیک لوگوں کو اپنا امام مانتے رہے اور ان کی اتباع کرتے رہے تو وہ نیک لوگوں کے ساتھ قیامت کے دن ہوں گے۔

اللہ کے نیک بندوں کی اتباع کرنے کے لئے ان لوگوں کی بیعت کرنا کہ وہ شریعت کے مطابق عمل کرتا ہے لہٰذا ہم بھی چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہوں۔

بیعت کا ثبوت

ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله يد الله فوق ايديهم (۴۸-۱۰)

ترجمہ: وہ جو تم سے بیعت کرتے ہیں تو وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔

۲-لقد رضی الله عن المومنين اذ يبايعونك تحت الشجرة (۴۸-۱۸)

---

7 ن د- تقدم (الحديث 4172) -

ترجمہ: بے شک اللہ راضی ہوا ان مسلمانوں سے جب وہ درخت کے نیچے بیعت کرتے ہیں۔

بیعت کا معنی

البیعۃ۔ اس کا لغوی معنی ہے۔ عہد و پیمان۔ (المنجد ص ۱۱۰ دارالاشاعت کراچی)

بیعت کی تعریف

کسی مرد صالح جامع الشرائط مسلمان کے ہاتھ پر بیعت ہونا تا کہ یہ بیعت کرنے والا صراط مستقیم پر چل سکے۔ یہ بیعت کہلاتی ہے۔

بیعت کی اقسام:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ بیعت کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ بیعت خلافت ۲۔ بیعت استرشاد

بیعت خلافت

وہ بیعت جو خلیفہ وقت لیتا ہے اس عہد پر کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق خلافت کرے گا اور عوام اس کی اتباع کرے گی۔

بیعت استرشاد

یہ وہ بیعت ہے جو کسی نیک بندے کی کی جائے تا کہ اسے اپنا دینی رہبر و رہنما تسلیم کرتے ہوئے دینی احکام و معاملات کو قرآن و سنت کے مطابق عمل میں لایا جائے۔

بیعت کی ضرورت

بیعت کی ضرورت کے بہت سے مقاصد ہوتے ہیں کیونکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر شخص عالم ہو یا وہ خود قرآن و سنت سے دلائل کے ذریعے شرعی احکام کا استنباط کر سکتا ہو۔ اسی لئے عدم علم کی وجہ سے اسے کامل عالم و عامل کی ضرورت ہوتی ہے۔

بیعت کا طریقہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے لازم کردہ احکام کو بجالانے اور منع کردہ احکام سے رکنے کے لئے ایک صالح و نیک آدمی عام سادہ لوح انسانوں سے بیعت لے کہ وہ اپنے پیر و مرشد کی اس بات پر بیعت کرتے ہیں کہ وہ احکام شرعیہ پر عمل پیرا ہوں گے اور منع کردہ احکام سے اپنے آپ کو روکیں گے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشکل اور آسانی

میں اور خوشی اور ناخوشی میں اور خود پر ترجیح دیئے جانے کی صورت میں، سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی اور اس پر بیعت کی کہ ہم کسی کے اقتدار کے خلاف جنگ نہیں کریں گے اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں حق کے سوا کچھ نہیں کہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث،۱۸۰۸)

بیعت کا شرعی حکم

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے اور زنا نہیں کرو گے اور چوری نہیں کرو گے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام کر دیا ہے اس کو قتل نہیں کرو گے تم میں سے جس شخص نے اس عہد کو پورا کیا اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے اور جس نے ان محرمات میں سے کسی کا ارتکاب کیا اور اس کو سزا دی گئی تو وہ اس کا کفارہ ہے اور جس نے ان میں سے کسی حرام کام کو کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ رکھا تو اس کا معاملہ اللہ کی طرف سپرد کیا گیا ہے اگر وہ چاہے تو اسے معاف کر دے اور اگر وہ چاہے تو اسے عذاب دے۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث،۱۷۰۹)

امام قرطبی نے لکھا ہے کہ جب مکہ میں عقبہ کی رات کو 70 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے رب کے لئے اور اپنی ذات کے لئے جو شرط چاہیں ہم سے منوالیں، تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب کے لئے شرط یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور میرے لئے شرط یہ ہے کہ تم اپنی جانوں اور مالوں کو جن چیزوں سے باز رکھتے ہو ان سے مجھ کو باز رکھنا (یعنی جس طرح اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو حفاظت کرتے ہو۔ اسی طرح میری عزت و ناموس کی حفاظت کرنا) تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم ایسا کرلیں تو ہمیں کیا اجر ملے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت" تب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یہ سودا تو بڑا فائدہ مند ہے لہٰذا ہم اس بیعت کو نہ توڑیں گے اور نہ توڑنے کا مطالبہ کریں گے اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ان الله اشتریٰ من المومنین انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة (توبہ،۱۱۱)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ)

مرشد کی شرائط کا بیان

پیران چار شرطوں کا جامع ہو۔ ا۔ سُنی صحیح العقیدہ ہو۔ ۲۔ صاحب سلسلہ ہو۔ ۳۔ غیر فاسق معلن ۔ ۴۔ اتنا علم دین رکھنے والا کہ اپنی ضروریات کا حکم کتاب سے نکال سکے۔ جہاں ان شرطوں میں سے کوئی شرط کم ہے بیعت جائز نہیں۔

(فتاوی رضویہ، ج ۲۶، ص ۵۶۶، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مرشد کامل کے آداب کا بیان

مولانا محمد عمران چشتی صاحب مرشد کامل کے آداب تحریر کرتے ہیں۔ شریعت ہو یا طریقت، حقیقت ہو یا معرفت ادب کے بغیر کسی ایک میں بھی کامیابی حاصل کرنا مشکل ہے ادب ایک ایسی کنجی ہے جس سے ہر خزانے کا دروازہ کھل جاتا ہے بے ادب نہ شریعت میں مقام حاصل کرتا ہے اور نہ طریقت سے فیض یاب ہوسکتا ہے ہر وہ بے ادب اور گستاخ خواہ وہ دربار خداوندی میں ہو یا بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ یا مرشد اور والدین کے حضور میں۔ کسی ایک کی بھی رضا وخوشنودی حاصل نہیں کرسکتا۔ وہ بے مراد ہی رہے گا۔ سب سے پہلے ابلیس نے بارگاہ خداوندی میں بے ادبی اور نافرمانی کی تو وہ مردود ٹھہرا۔ فرعون، نمرود اور شداد وغیرہ نے تکبر کیا تو ٹھکانہ جہنم ہوا۔ ابوجہل وابولہب وغیرہ نے دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں بے ادبی کی تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہلاکت وبربادی اور نار جہنم نصیب ہوئی اور پوری سورۃ ابی لہب بے ادبی کی سند بن گئی۔

اللہ تعالیٰ نے والدین کی نافرمانی اور بے ادبی کو گناہ کبیرہ ٹھہرایا ہے بے ادب خواہ پیغمبر کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو صاحب نجات نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کو نافرمان بیٹا۔ نافرمانی اصل میں بے ادبی ہے۔

ادب یہ ہے کہ سر تسلیم خم کردیا جائے والدین کے ساتھ احسان اور ان کا شکر گذار ہونے کا ذکر قرآن میں آیا ہے اسی طرح مرشد کی بے ادبی موجب ہلاکت ومحرومی کا سبب بنتی ہے شیخ کی ناراضگی سے فیض بند ہوجاتا ہے سالک کے اعمال ضائع ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اور وہ دنیا سے نامراد جاتا ہے۔

مرشد کے آداب کے بارے میں امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اگر اللہ تعالیٰ اپنی عنایت سے کسی طالب کو مرشد کامل کی طرف رہنمائی فرمائے تو چاہیے کہ اس کے وجود مسعود کو غنیمت جانے اور اپنے آپ کو مکمل طور اس کے حوالے کردے۔ اس کی رضا میں اپنی سعادت جانے اور اپنی بدبختی کو اس کی مرضیات کے خلاف سمجھے اپنی نفسانی خواہشات کو اس کی رضا کے تابع کردے۔

سلسلہ والوں کے متعلق آداب کا بیان

۱۔ اپنے آپ کو سب سے کمتر مرید تصور کریں اور باقی لوگوں کو اپنے سے افضل واعلیٰ خیال کریں۔

۲۔ سلسلے والوں کی برائیوں کو کسی سے بیان نہ کریں اور اگر کوئی ایسی بات ہو جو سلسلے کے نقصان کا سبب ہو تو تنہائی میں مرشد سے عرض کریں۔

۳۔ سلسلے والوں سے یا ان پر ہونے والی کرم نوازیوں پر حسد نہ کریں بلکہ خوش ہوں کیونکہ اگر آپ نے یہ خیال کیا کہ مرشد نے اس کو زیادہ فیض کیوں دیا یا اس پر زیادہ شفقت کیوں کی یا اس کی بجائے اس کرم کا زیادہ حقدار میں ہوں یا اسی طرح مجھ پر شفقت ہونی چاہیے وغیرہ وغیرہ تو یہ اعتراض حقیقت میں پیر ومرشد پر اعتراض ہے۔ اعتراض یا شکوہ

ذہن میں لانے کی بجائے اپنی اصلاح کی فکر میں رہیں۔

۴- سلسلے والوں کو آپس میں ملاقات رکھنی چاہیے مگر زیادہ میل جول بھی تعلقات کو خراب کر دیتے ہیں اور یہ یاد رکھیں کہ ملاقات صرف دین کے کام کے لئے ہونی چاہیے۔

۵- سلسلے والوں کو آپس میں ہرگز کسی قسم کا لین دین نہیں کرنا چاہیے کہ یہ ہمیشہ تعلقات کی خرابی کا باعث بنتا ہے۔

۶- سلسلے والوں سے ملاقات میں نہ بے رخی اپنائیں اور نہ ہی زیادہ گھل مل جائیں یا ہنسی مذاق کریں کہ اس سے وقار اور عزت خراب ہوتی ہے۔

۷- اکثر سلسلوں میں یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ پیر بھائی اور بہن آپس میں ملنے یا بات چیت کرنے میں حجاب نہیں رکھتے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ سلسلے والوں کی طرف سے فتنے کا خطرہ نہیں ہے۔ مگر یہ یاد رکھیں کہ بات اس سے الٹ ہے کہ یہ نہایت خطرناک اور فتنے کا باعث ہے۔ کیونکہ فتنے اور خرابی کا ذریعہ ہی سے ہوتا ہے جو لوگ قریب ہوتے ہیں کہ سب سے پہلے نظر اور زبان کی جھجک ختم ہوتی ہے پھر ملنے میں حجاب ختم ہو کر آہستہ آہستہ قربت بڑھتی ہے اور یہی خرابی انتہا ہے۔

مرشد صادق کے آداب کا بیان

۱- یہ اعتقاد کرے کہ میرا مطلب اسی مرشد سے حاصل ہوگا اور اگر دوسری طرف متوجہ ہوگا تو مرشد کے فیض و برکات سے محروم رہے گا۔

۲- ہر طرح مرشد کا مطیع ہو اور جان و مال سے اس کی خدمت کرے کیونکہ بغیر محبت پیر کے کچھ نہیں ہوتا اور محبت کی پہچان یہی ہے۔

۳- مرشد جو کچھ کہے اس کو فوراً بجالائے اور بغیر اجازت اس کے فعل کی اقتداء نہ کرے کیونکہ بعض اوقات وہ اپنے حال و مقام کے مناسب ایک کام کرتا ہے کہ مرید کو اس کا سامنا کرنا زہر قاتل ہے۔

۴- جو ورد و وظیفہ مرشد تعلیم کرے اس کو پڑھے اور تمام وظیفے چھوڑ دے۔ خواہ اس نے اپنی طرف سے پڑھنا شروع کیا ہو۔ یا کسی دوسری نے بتایا ہو۔

۵- مرشد کی موجودگی میں ہمہ تن اس کی طرف متوجہ رہنا چاہیے یہاں تک کہ سوائے فرض و سنت کے نماز نفل اور کوئی اس کی اجازت کے بغیر نہ پڑھے۔

۶- حتی الامکان ایسی جگہ نہ کھڑا ہو کہ اس کا سایہ مرشد کے سایہ پر یا اس کے کپڑے پر پڑے۔

۷- اس کی طہارت یا وضو کی جگہ طہارت یا وضو نہ کرے۔

۸- مرشد کے برتنوں کو استعمال میں نہ لائے۔ (اجازت کے بعد حصول برکت کے طور پر استعمال کر سکتا ہے)

اس کے مصلے پر پیر نہ رکھے۔
۹- اس کے سامنے کھانا نہ کھائے، نہ پانی پیئے اور نہ وضو کرے، ہاں اجازت کے بعد مضائقہ نہیں۔
۱۰- اس کے روبرو کسی سے بات نہ کرے بلکہ کسی کی طرف متوجہ بھی نہ ہو۔
۱۱- جس جگہ مرشد بیٹھتا ہو، اس کی طرف پاؤں نہ پھیلائے اگرچہ سامنے نہ ہو۔
۱۲- اس کی طرف تھوکے بھی نہیں۔
۱۳- جو کچھ مرشد کہے اور کرے اس پر اعتراض نہ کرے کیونکہ وہ جو کچھ کرتا ہے اور کہتا ہے اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو
حضرت موسیٰ علیہ السلام وخضر علیہ السلام کا قصہ یاد کرے۔
۱۴- اپنے مرشد سے کرامت کی خواہش نہ کرے۔
۱۵- اگر کوئی شبہ دل میں گزرے تو فوراً عرض کرے اور اگر وہ شبہ حل نہ ہو تو اپنے فہم کا نقصان سمجھے اور اگر مرشد اس کا جواب نہ
دے تو جان لے کہ میں اس جواب کے لائق نہ تھا۔
۱۷- خواب میں جو کچھ دیکھے وہ مرشد سے عرض کرے اور اگر اس کی تعبیر ذہن میں آئے تو اسے بھی عرض کردے۔
۱۸- بے ضرورت اور بے اذن مرشد سے علیحدہ نہ ہو۔
۱۹- مرشد کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرے اور بآواز اس سے بات نہ کرے اور بقدر ضرورت مختصر کلام کرے اور نہایت توجہ
سے جواب کا منتظر رہے۔
۲۰- مرشد کے کلام کو دوسرے سے اس قدر بیان کرے جس قدر لوگ سمجھ سکیں اور جس بات کو یہ سمجھے کہ لوگ نہ سمجھ سکیں گے تو
اسے بیان نہ کرے۔
۲۱- مرشد کے کلام کو رد نہ کرے اگرچہ حق مرید ہی کی جانب ہو بلکہ اعتقاد کرے کہ شیخ کی خطا میرے صواب سے بہتر ہے۔
۲۲- کسی دوسرے کا سلام و پیام شیخ سے نہ کہے۔
۲۳- جو کچھ اس کا حال ہو برا یا بھلا، اسے مرشد سے عرض کرے کیونکہ مرشد طبیب قلبی ہے اطلاع کے بعد اس کی اصلاح
کرے گا مرشد کے کشف پر اعتماد کر کے سکوت نہ کرے۔
۲۴- اس کے پاس بیٹھ کر وظیفہ میں مشغول نہ ہو اگر کچھ پڑھنا ہو تو اس کی نظر سے پوشیدہ بیٹھ کر پڑھے۔
۲۵- جو کچھ فیض باطنی اسے پہنچے اسے مرشد کا طفیل سمجھے اگرچہ خواب میں یا مراقبہ میں دیکھے کہ دوسرے بزرگ سے پہنچا ہے
تب بھی یہ جانے کہ مرشد کا کوئی لطیفہ اس بزرگ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔
حضرت شیخ عطار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ترجمہ: ۱- اے دل! اگر تو اس سفر کی خواہش رکھتا ہے تو کسی راہنما کا دامن پکڑ
پھر آ۔ ۲- اے مرید! ارادت میں صادق ہو، تا کہ تو معرفت کے خزانے کی چابی پائے۔

٣- اے راہِ طریقت کے متلاشی! کسی راہنما کا دامن پکڑ، جو کچھ تو رکھتا ہے اس کی راہ میں قربان کر دے۔
٤- اگر تو طلب کی راہ میں سو سال چلتا رہے، راہنما اگر نہیں ہے تو اس مشقت کا کیا فائدہ ہے؟
٥- کسی رفیق کے بغیر جو کوئی عشق کے راستے پر چلا اس کی عمر گزر گئی اور وہ عشق سے آگاہ نہ ہوا۔
٦- اپنے پیر کو حاکم مطلق سمجھ، تاکہ فقیری کی راہ میں تو حق کو پہچاننے والا ہو جائے۔
٧- جو کچھ پیر فرمائے اس کے حکم کی اطاعت کرنے والا ہو جا، اس کی خاک پا کو آنکھوں کا سرمہ بنا۔ ٨- پیر جو بات کرے ہمہ تن گوش ہو جا، جب تک وہ نہ کہے کہ بولو تو چپ رہ۔ (فتاویٰ رضویہ ج ٢٦ ص ٥٨٢، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

باب عَلٰى مَا يُقَاتَلُ النَّاسُ .

یہ باب ہے کہ کس بات پر لوگوں کے ساتھ جنگ کی جائے؟

5018 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ" .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں"۔
جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور وہ ہمارے قبلہ کی طرف رخ کریں اور ہمارا ذبیحہ کھائیں اور ہماری طرح نماز ادا کریں تو ان کی جانیں اور ان کے مال ہمارے لیے قابل احترام ہوں گے البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے انہیں وہ تمام سہولیات حاصل ہوں گی، جو مسلمانوں کو حاصل ہوتی ہیں، اور ان پر وہ تمام ادائیگیاں لازم ہوں گی جو مسلمانوں پر لازم ہوتی ہیں"۔

توحید و رسالت کا اقرار کروانے کا بیان

یہ دنیا اللہ کی حقیقی ملکیت ہے وہی اس زمین کا شہنشاہ اور تمام کائنات کا حاکم مطلق ہے اس کی زمین پر رہنے کا حق اسی کو حاصل ہے جو اس کی حاکمیت کو تسلیم کر کے اس کے قوانین کی پیروی کرتا ہے اس کے احکام کی تابعداری کرتا ہے، اس کے اتارے ہوئے نظام شریعت کے تحت زندگی گزارتا ہے اور اس کے بھیجے ہوئے رسول اور پیغمبر کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے۔ اس دنیا میں

5018- تقدم (الحدیث 3977)

پیغمبر کی بعثت کا اصل مقصد روئے زمین پر حقیقی شہنشاہ اور حاکم مطلق (اللہ تعالیٰ) کی حاکمیت کا نفاذ کرنا ہوتا ہے، پیغمبر کا فریضہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دین وشریعت کی صورت میں حاکمیت الٰہ کا جو مشن لے کر آیا ہے اس کو ہر ممکن جدوجہد کے ذریعہ پھیلائے لوگوں کو اپنے دین کے دائرہ میں لانے کی پوری پوری کوشش کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ اس کی جدوجہد اور سعی کے نتیجہ میں جو معاشرہ بن گیا ہے اس پر دنیا کے کسی غیر دینی روایت وقانون اور کسی آدمی وگروہی بالادستی کی حکمرانی قائم نہ ہونے پائے بلکہ صرف خدائی حکمرانی یعنی دین وشریعت کی حکومت قائم ہو اور پھر کسی کو اس بات کی اجازت نہ ہو کہ وہ دین وشریعت کا دشمن ومخالف اور باغی بن کر اس معاشرہ (اسلامی ریاست) میں رہ سکے جو لوگ بغاوت وسرکشی اختیار کریں اور خدائی حکمرانوں کے تحت آنے سے منکر ہوں ان کے خلاف وہی کاروائی کی جائے جو کسی بھی معاشرہ میں آئین وحکومت کے باغیوں کے خلاف ہوتی ہے۔

اسی حقیقت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں خدائی حکمرانی باغیوں اور دین وشریعت کے دشمنوں کے خلاف اس وقت تک جنگ جاری رکھوں جب تک وہ اپنی سرکشی اور دشمنی کو ترک کرکے ہماری معاشرہ یعنی (اسلامی ریاست) میں رہنے کے حقوق حاصل نہ کرلیں اور انہیں یہ حقوق ملنے کی ایک تو یہی صورت ہے کہ وہ کفر وسرکشی کے بجائے ایمان واسلام اختیار کرلیں یعنی صدق دل سے اس بات کا اقرار اور زبان سے اظہار کریں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، پھر اپنے عمل سے ثابت کریں کہ ان کا یہ اقرار اور زبان سے اظہار مخلصانہ ہے (یعنی اللہ اور اس کے رسول کے تمام احکام کی پیروی کریں) خصوصا پابندی سے نماز پڑھیں، زکوٰۃ ادا کریں اور دوسرے فرائض پر عمل کریں۔

دوسری صورت (جس کا اس حدیث میں تو ذکر نہیں ہے۔ لیکن دوسری جگہوں پر ثابت ہے) یہ ہے کہ اگر وہ لوگ ایمان واسلام کے دائرے میں نہیں آنا چاہتے مگر اسلامی ریاست میں اپنی وطنیت اور بود وباش کو باقی رکھنا چاہتے ہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دینی ومذہبی طور پر نہ سہی مگر سماجی ومعاشرتی طور پر اسلامی ریاست کے تابع اور امن پسند باشندے بن کر رہنے کا اقرار کریں جس کی علامت اس ٹیکس کی پابندی سے ادائیگی ہے جس کو اصطلاح میں "جزیہ" کہا جاتا ہے اس ٹیکس کی ادائیگی اسلامی ریاست میں کسی غیر مسلم کے تمام انسانی، سماجی اور شہری حقوق کے تحفظ کی ضمانت ہے۔

اگر کوئی آدمی جزیہ نہ دینا چاہے تو اس کا متبادل یہ ہے کہ وہ اپنی محکومیت ومغلوبیت کا اقرار کرکے کسی خاص معاہدہ کے تحت سربراہ ریاست (رسول) سے صلح کرلے اور پناہ لے کر اسلامی ریاست میں رہے، اسلامی قانون اپنے مخصوص رحم وکرم کی بناء پر اس کے جان ومال اور عزت کے تحفظ کی ذمہ داری لے لے گا۔ بہرحال حدیث سے معلوم ہوا کہ جو آدمی ایمان واسلام کے دائرہ میں داخل ہو جائے یا جزیہ ادا کرکے اور پناہ لے کر اسلامی ریاست کا باشندہ ہو اس کے جان ومال اور عزت کے تحفظ کی ذمہ داری ریاست کے اوپر ہوگی۔ اور ریاست اپنے اسلامی قانون کے تحت اس کے تمام انسانی، سماجی اور شہری حقوق کی نگہداشت کرے گی لیکن جہاں تک قانونی جرائم، سماجی بے اعتدالیوں اور بشری خطاؤں کا تعلق ہے ان کے بارے ہر حال میں مواخذہ ہوگا خواہ ان کا مرتکب کوئی مسلمان ہو یا ذمی کافر، اس معاملہ میں کسی کے ساتھ رعایت وچشم پوشی نہیں ہوگی، مثلاً اگر کوئی مسلمان یا ذمی کسی کو ناحق قتل

کردیتا ہے تو اس کو قصاص (سزا) میں قتل کر دیا جائے گا یا ایسے ہی کوئی زنا کرے گا تو اس پر حد جاری کی جائے گی اور اس کو پوری سزا دی جائے گی یا کسی نے کسی کا مال زبردستی ہڑپ کر لیا تو اس سے اس کا مال مالک کو واپس دلایا جائے گا، گویا قانون کی عملداری ہر حال میں قائم کی جائے گی جو آدمی بھی خلاف ورزی کرے گا اس کو ضرور سزا دی جائے گی اسلامی حقوق اور قوانین کے نفاذ کے معاملہ میں کسی تخصیص اور رعایت کا سوال پیدا نہیں ہوگا۔

حدیث کے آخر میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کر دیا گیا ہے کہ شریعت اپنے قانون کے نفاذ میں ظاہری حیثیت پر حکم لگاتی ہے اور باطنی حالت کو اللہ کے سپرد کر دیتی ہے یعنی اگر کوئی آدمی جان و مال کی حفاظت یا کسی غرض کے تحت بظاہر مسلمان بن جاتا ہے اور دل میں کفر و نفاق ہے تو اسلامی قانون اس کو مسلمان ہی تسلیم کرے گا، دل کا معاملہ اللہ کے سپرد رہے گا، اگر واقعی اس کے دل میں کھوٹ ہوگا تو آخرت میں اس کو نفاق کی سزا یقیناً ملے گی، وہاں اللہ کی پکڑ سے نہ بچ سکے گا۔ یہ حدیث اس مسئلہ کی بھی دلیل ہے کہ ملحدوں اور زندیقوں کی توبہ قبول کی جاسکتی ہے یعنی اگر کوئی ملحد و زندیق آکر یہ کہے کہ میں الحاد و زندقہ سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی توبہ قبول کر کے اس کی جان لینے سے اجتناب کیا جائے گا۔

ویسے اس مسئلہ میں متعدد اقوال ہیں، ان میں سے ظاہر تر قول یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے بے دینی کا اظہار کیا اور اپنی زبان سے ایسے الفاظ نکالے جن سے اس کا منکر اللہ اور منکر دین ہونا معلوم ہوتا ہو پھر جلد ہی اس نے الحاد و زندیقی سے برأت کی اور برضاو رغبت توبہ کر لی تو اس کی توبہ قبول ہوگی اور اگر اس کی توبہ محض جان بچانے کے لئے اور اسلامی قانون کی سزا سے بچنے کے لئے ہو تو پھر اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

بَاب ذِكْرِ شُعَبِ الْإِيمَانِ .

یہ باب ہے کہ ایمان کے شعبوں کا تذکرہ

5019 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ - وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایمان کے ستر سے زیادہ شعبے ہیں اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔

5019-اخرجه البخاري في الايمان، باب امور الايمان (الحديث 9) . واخرجه مسلم في الايمان، باب بيان عدد شعب الايمان، و افضلها و ادناها و فضيلة الحياء و كونه من الايمان (57 و 58) واخرجه ابو داؤد في السنة، باب في رد الارجاء (الحديث 4676) بنحوه واخرجه الترمذي في الايمان، باب ما جاء في استكمال الايمان و زيادته و نقصانه (2614) بنحوه . و اخرجه النسائي في الايمان و شرائعه، ذكر شعب الايمان (الحديث 5020) مطولاً، و (الحديث 5021) مختصراً . واخرجه ابن ماجه في المقدمة، باب في الايمان (الحديث 57) مطولاً . تحفة الاشراف (12816) .

ایمان کے شعبہ جات کی تعداد کا بیان

اس حدیث میں ایمان کے شعبوں اور شاخوں کی تعداد بتائی گئی ہے یعنی وہ چیزیں مل کر کسی کو ایمان و اسلام کا مکمل پیکر اور خوشنما مظہر بناتی ہیں۔ یہاں تو صرف ان شعبوں اور شاخوں کی تعداد بتلائی گئی ہے لیکن بعض احادیث میں ان کی تفصیل بھی منقول ہے اور وہ اس طرح ہے۔ پہلی چیز تو بنیادی ہے یعنی اس حقیقت کا دل و دماغ میں اعتقاد و یقین اور زبان سے اقرار و اظہار کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس کی ذات و صفات برحق ہیں۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، بقاء اور دوام صرف اسی کی ذات کے لئے ہے جب کہ کائنات کی تمام چیزیں فنا ہو جانے والی ہیں۔

ایسے ہی اللہ کے رسولوں، اس کی کتابوں اور فرشتوں کے بارے میں اچھا اعتقاد اور حسن یقین رکھنا اور ان کو برحق جاننا، آخرت کا عقیدہ رکھنا کہ مرنے کے بعد قبر میں برے اور گنہگار لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اور اچھے نیک بندوں پر اس کا انعام و اکرام ہوتا ہے۔ قیامت آئے گی اور اس کے بعد حساب و کتاب کا مرحلہ ضرور آئے گا، اس وقت ہر ایک کے اعمال ترازو میں تولے جائیں گے جن کے زیادہ اعمال اچھے اور نیک ہوں گے ان کو پروانہ جنت دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، جن کے زیادہ اعمال برے ہوں گے، ان کی فرد جرم ان کے بائیں ہاتھ میں تھما دی جائے گی۔

تمام لوگ پل صراط پر سے گزریں گے۔ مومنین صالحین ذات باری تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ نیک اور اچھے لوگ بہشت میں پہنچائے جائیں گے اور گنہگاروں کو دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا۔ جس طرح جنتی (مومن) بندے جنت میں ہمیشہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام اور اس کی خوشنودی سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے اسی طرح دوزخی لوگ (کفار) ہمیشہ ہمیشہ اللہ کے مسلط کیے ہوئے عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

ایمان کے شعبوں اور شاخوں میں سے یہ بھی ہے کہ بندہ اللہ سے ہر وقت لو لگائے رہے اور اس سے محبت رکھے اگر کسی غیر اللہ سے محبت کرے تو اللہ کے لئے کرے یا کسی سے دشمنی رکھے تو اللہ کے لئے رکھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل محبت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و برتری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو رواج دینا اور پھیلانا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے کی دلیل ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی علامت اس طرح رچ بس جائے کہ اس محبت کے مقابلہ میں دنیا کی کسی بھی چیز اور کسی بھی رشتہ کی محبت کوئی اہمیت نہ رکھے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی علامت اتباع شریعت ہے۔ اگر کوئی آدمی اللہ اور اس کے رسول کے فرمان کی تعمیل کرتا ہے اور شریعت کے احکام پر عمل کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اپنے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے لیکن جو آدمی اللہ اور رسول کے احکام و فرمان کی تابعداری نہ کرتا ہو تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا کہ نعوذ باللہ اس کا دل اللہ و رسول کی پاک محبت سے بالکل خالی ہے۔

یہ بھی ایمان کی ایک شاخ ہے کہ جو عمل کیا جائے خواہ وہ بدنی ہو یا مالی، قولی ہو یا فعلی اور یا اخلاقی وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو، نام و نمود یا کسی دنیاوی غرض سے نہ ہو پس جہاں تک ہو سکے اعمال میں اخلاص پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے ورنہ نفاق اور ریا کا اثر عمل کے حسن و کمال اور تاثیر کو ختم کر دے گا۔ مومن کا دل ہمہ وقت خوف اللہ اور خشیت الٰہی سے بھرا ہوا

اوراس کے فضل وکرم اور رحمت کی امیدوں سے معمور رہنا چاہیے، اگر بتقاضائے بشریت کوئی بری بات یا گناہ سرزد ہو جائے تو اس
پر فوراً خلوص دل سے توبہ کرے بعد آئندہ کے لئے گناہوں سے اجتناب کا عہد کرے اور اللہ کے عذاب سے ڈرتا رہے اور اپنے اچھے
عمل اور نیک کام میں اللہ کی رحمت اور اس کے انعام واکرام کی آس لگائے رہے۔

درحقیقت یہ ایمان کا ایک بڑا تقاضہ ہے کہ جب کبھی کوئی گناہ جان بوجھ کر یا نادانستہ سرزد ہو جائے تو فوراً احساس ندامت و
شرمندگی کے ساتھ اللہ کے حضور اپنے گناہ سے توبہ کرے اور معافی و بخشش کا طلبگار ہو، اس لئے کہ ارتکاب گناہ کے بعد توبہ کرنا شرعاً
ضروری اور لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہے اگر اس نے اولاد عنایت فرمائی ہو تو فوراً عقیقہ کرے، اگر نکاح
کیا ہو تو ولیمہ کرے، اگر قرآن مجید حفظ یا ناظرہ ختم کیا ہو تو خوشی و مسرت کا اظہار کرے، اللہ نے اگر مال دیا ہے تو زکوٰۃ ادا کرے۔
عید الفطر کی تقریب میں صدقۃ الفطر دے اور بقرعید میں قربانی کرے۔ یہ بھی ایمان کا تقاضہ ہے کہ وعدہ کرے تو اسے پورا کرے،
مصیبت پر صبر کرے، اطاعت و فرمانبرداری کے لئے ہر مشقت برداشت کرے، گناہوں سے بچتا رہے۔ تقدیر اور اللہ کی مرضی پر
راضی رہے، اللہ پر توکل کرے، بڑوں اور بزرگوں کی تعظیم و احترام، چھوٹوں اور بچوں سے شفقت و محبت کا معاملہ کرے اور کبر و غرور،
نخوت و تکبر کو چھوڑ کر کسر نفسی و تواضع اور حلم و بردباری اختیار کرے۔

"حسن اسلام" اور "تکمیل ایمان" کے مدارج میں سے یہ بھی ہے کہ برابر کلمہ توحید و شہادت کا ورد رکھے۔ قرآن شریف
پڑھے اگر جاہل ہو تو عالم سے علم کی دولت حاصل کرے اگر عالم ہو تو جاہلوں کو تعلیم دے اپنے مقاصد میں کامیابی کے لئے اللہ سے
مدد کا طلب گار رہے اور دعا مانگے اور اس کا ذکر کرتا رہے اپنے گناہوں سے استغفار کرے اور فحش باتوں سے بچتا رہے، ہر وقت ظاہری و
باطنی گندگیوں سے پاک رہے۔ نمازوں کا پڑھنا خواہ فرض ہوں یا نفل اور وقت پر ادا کرنا، روزہ رکھنا، چاہے نفل ہو یا فرض، ستر کا
چھپانا، صدقہ دینا خواہ نفلی ہو یا لازمی، غلاموں کو آزاد کرنا، سخاوت و ضیافت کرنا، اعتکاف میں بیٹھنا، شب قدر اور شب برأت میں
عبادت کرنا، حج و عمرہ کرنا، طواف کرنا۔

دارالحرب یا ایسے ملک سے جہاں فسق و فجور، فحش و بے حیائی اور منکرات و بدعات کا زور ہو، دارالاسلام کی طرف ہجرت کر
جانا، بدعتوں سے بچنا اپنے دین کو بری باتوں سے محفوظ رکھنا، نذروں کا پورا کرنا، کفاروں کا ادا کرنا، حرام کاری سے بچنے کے لئے
نکاح کرنا۔ اہل و عیال کے حقوق پورے طور پر ادا کرنا، والدین کی خدمت کرنا اور ہر طرح ان کی مدد کرنا اور خبر گیری رکھنا، اپنی اولاد
کی شریعت کے مطابق تربیت کرنا اپنے ماتحتوں سے حسن سلوک کرنا اپنے حاکموں، افسروں اور مسلمان سرداروں کی تابعداری کرنا
بشرطیکہ وہ خلاف شرع چیزوں کا حکم نہ دیں۔

غلام اور باندی سے نرمی اور بھلائی سے پیش آنا، اگر صاحب اقتدار اور حاکم و جج ہو تو انصاف کرنا، لوگوں میں باہم صلح صفائی
کرانا، اسلام سے بغاوت کرنے والوں اور دین سے پھرنے والوں سے قتل و قتال کرنا، اچھی باتوں کی تبلیغ کرنا، بری باتوں سے
لوگوں کو روکنا، اللہ کی جانب سے مقرر کی ہوئی سزاؤں کا جاری کرنا، دین و اسلام میں غلط باتیں پیدا کرنے والوں اور اللہ و رسول کا
انکار کرنے والوں سے حسب قوت و استطاعت خواہ ہتھیار سے خواہ قلم و زبان سے جہاد کرنا، اسلامی مملکت کی سرحدوں کی حفاظت

...امانت کا ادا کرنا، مال غنیمت کا پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کرنا، وعدے کے مطابق قرض پورا کرنا، پڑوسی کی دیکھ بھال کرنا، ...اس کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آنا، لوگوں کے ساتھ بہترین معاملہ کرنا، حلال طریقہ سے مال کمانا اور اس کی حفاظت کرنا، مال و دولت کو بہترین مصرف اور اچھی جگہ خرچ کرنا۔ فضول خرچی نہ کرنا، سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا۔ جب کسی کو چھینک آئے تو "یرحمک اللہ" کہنا، خلاف تہذیب کھیل کود اور برے تماشوں سے اجتناب کرنا، لوگوں کو تکلیف نہ پہنچانا اور راستوں سے تکلیف دہ چیزوں کا ہٹا دینا تاکہ راہ گیروں کو تکلیف و نقصان نہ پہنچے، یہ سب ایمان کے شعبے اور اس کی شاخیں ہیں۔ راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کے ہٹانے کا یہ مطلب ہے کہ اگر راستے میں پتھر یا کانٹے پڑے ہوں جس سے راہ گیر کو تکلیف پہنچ سکتی ہو یا نجاست و غلاظت پڑی ہو یا ایسی کوئی بھی چیز پڑی ہو جس سے راستے پر چلنے والوں کو نقصان پہنچ سکتا ہو تو مومن کا یہ فرض ہے کہ انسانی و اخلاقی ہمدردی کے ناطے اس کو ہٹا دے اور راستہ صاف کر دے۔ اور اسی طرح خود بھی ایسی کوئی چیز راستے میں نہ ڈالے جو راستہ چلنے والوں کے لئے تکلیف کا باعث ہو اور عارفین کی رمز شناس نگاہوں نے تو اس سے یہ مطلب اخذ کیا ہے کہ انسان اپنے نفس کو ایسی تمام چیزوں سے صاف کرلے جو توجہ الی اللہ اور معرفت کے راستہ کی رکاوٹ ثابت ہوتی ہیں اور اپنے قلب سے برائی و معصیت کے خیال تک کو کھرچ کر پھینک دے۔

بہرحال یہ تمام باتیں ایمان کے شعبے ہیں جن پر مومن کا عمل کرنا نہایت ضروری ہے اس لئے کہ ایمان کی تکمیل اور اسلام کا حسن ان ہی چیزوں سے پیدا ہوتا ہے اگر کوئی آدمی ان باتوں سے خالی ہے اور اس کی زندگی ان کی شعاعوں سے منور نہیں ہے تو سمجھنا چاہیے کہ اس کے ایمان کی تکمیل نہیں ہوئی اس کو چاہیے کہ اللہ کی مدد اور اس کی توفیق چاہ کر ان اہم باتوں کو اختیار کرے۔

5020 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَوْضَعُهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایمان کے ستر سے زیادہ شعبے ہیں' جن میں سب سے افضل "لا الہ الا اللہ" پڑھنا ہے اور سب سے کمتر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے' اور حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے"۔

5021 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے"۔

5020-تقدم (الحديث 5019) ۔

5021-تقدم (الحديث 5019) ۔

باب تَفَاضُلِ اَهْلِ الْاِيْمَانِ .

یہ باب ہے کہ اہل ایمان کا ایک دوسرے پر فضیلت رکھنا

5022 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مُلِئَ عَمَّارٌ اِيْمَانًا اِلٰى مُشَاشِهٖ".

☆☆ عمرو بن شرحبیل ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "عمار کی ہڈیوں کے گودے کے اندر تک ایمان بھرا ہوا ہے"۔

شرح

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس نے اللہ پر ایمان لانے کے بعد کفر کیا سوا اس کے جس کو کفر پر مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو بلکہ وہ لوگ جو کھلے دل کے ساتھ کفر کریں تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ (النحل: ۱۰۶)

جان کے خوف سے کلمہ کفر کہنے کی رخصت اور جان دینے کی عزیمت کا بیان

اس سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفر پر وعید بیان فرمائی تھی اور اس آیت میں ان کا ذکر تھا جو مطلقاً ایمان نہیں لاتے اور اس آیت میں ان کا حکم بیان فرمایا ہے جو فقط زبان سے کسی مجبوری کی وجہ سے کفر کرتے ہیں دل سے کفر نہیں کرتے اور ان کا حکم بیان فرمایا ہے جو زبان اور دل دونوں سے کفر کرتے ہیں۔

امام ابوالحسن علی بن احمد الواحدی التوفی ۴۶۸ھ لکھتے ہیں: یہ آیت حضرت عمار بن یاسر کے متعلق نازل ہوئی ہے کیونکہ مشرکین نے حضرت عمار کو، ان کے والد یاسر کو اور ان کی ماں سمیہ کو اور حضرت صہیب کو حضرت بلال کو، حضرت خباب کو اور حضرت سالم کو پکڑ لیا اور ان کو سخت عذاب میں مبتلا کیا۔ حضرت سمیہ کو انہوں نے دو اونٹوں کے درمیان باندھ دیا اور نیزہ ان کی اندام نہانی کے آر پار کر دیا اور ان سے کہا تم مردوں سے اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے اسلام لائی ہو سو ان کو قتل کر دیا اور ان کے خاوند یاسر کو بھی قتل کر دیا، یہ دونوں وہ تھے جن کو اسلام کی خاطر سب سے پہلے شہید کیا گیا اور رہے عمار تو ان سے انہوں نے جبر یہ کفر کا کلمہ کہلوایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی گئی کہ حضرت عمار نے کلمہ کفر کہا ہے تو آپ نے فرمایا بیشک عمار سر سے پاؤں تک ایمان سے معمور ہے، اس کے گوشت اور خون میں ایمان رچ چکا ہے، پھر حضرت عمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتے ہوئے آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آنکھوں سے آنسو پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے اگر وہ دوبارہ تم سے جبراً کلمہ کفر کہلوائیں تو تم دوبارہ کہہ دینا۔ (اسباب نزول قرآن رقم الحدیث: ۵۶۷، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، المستدرک ج ۲ ص ۳۵۷، تفسیر عبدالرزاق، رقم الحدیث: ۲۱۹۴۶)

محمد بن عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں کہ مشرکین نے عمار بن یاسر کو پکڑ لیا اور ان کو اس وقت تک نہیں چھوڑا حتیٰ کہ انہوں نے نبی

5022- انفرد به النسائي - تحفة الاشراف (15653).

صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا اور ان کے معبودوں کو اچھا کہا، تب ان کو چھوڑ دیا۔ حضرت عمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے پوچھا تمہارے ساتھ کیا ہوا؟ حضرت عمار نے کہا بہت برا ہوا، یا رسول اللہ! انہوں نے مجھے اس وقت تک نہیں چھوڑا حتیٰ کہ میں آپ کو برا کہوں ان کے بتوں کو اچھا کہوں۔ آپ نے پوچھا تم اپنے دل کو کیسا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا میرا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہے۔ آپ نے فرمایا اگر وہ تمہیں دوبارہ مجبور کریں تو دوبارہ کہہ دینا اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام بخاری اور مسلم نے اس کو روایت نہیں کیا۔ (المستدرک ج ۲ ص ۳۵۷ طبع قدیم، المستدرک رقم الحدیث: ۳۳۶۲ طبع جدید، حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۴۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا وہ سات افراد تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت بلال، حضرت خباب، حضرت عمار، حضرت سمیہ (حضرت عمار کی والدہ) اور حضرت صہیب۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع آپ کے چچا نے کیا۔ حضرت ابوبکر کا دفاع ان کی قوم نے کیا، باقی پانچوں کو مشرکین نے پکڑ لیا اور ان کو لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں تپانا شروع کر دیا، حتیٰ کہ انہوں نے اپنی پوری کوشش سے ان کو عذاب پہنچایا پھر حضرت بلال کے سوا سب نے جان بچانے کے لیے ان کی موافقت کر لی پھر ان میں سے ہر ایک کے پاس ان کی قوم آئی اور ان کو ایک چمڑے پر ڈال کر لے گئی، پھر شام کو ابوجہل آیا اور حضرت سمیہ کو گالیں دینے لگا پھر اس نے ان کی اندام نہانی میں نیزہ مارا جو ان کے منہ کے پار ہو گیا۔ وہ اسلام کی راہ میں شہید ہونے والی سب سے پہلی خاتون تھیں۔ حضرت بلال نے کفار کی موافقت کرنے کے مقابلہ میں اللہ کی راہ میں جان دینے کو آسان سمجھا، کفار نے ان کے گلے میں رسی ڈال کر بچوں کو تھما دی وہ ان کو مکہ کی گلیوں میں گھسیٹتے پھرتے تھے اور حضرت بلال احد، احد (اللہ ایک ہے) پکارتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۲ ص ۴۷، ۴۸، ج ۱۴ ص ۳۱۳، مسند احمد ج ۱ ص ۴۰۴ طبع قدیم، مسند احمد رقم الحدیث: ۳۸۳۲ طبع جدید، عالم الکتب، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۵۰، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۷۰۸۳، دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۲۸۱، ۲۸۲، اس حدیث کی سند صحیح ہے)

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا میرے پاس سے منتشر ہو جاؤ، پس جس شخص کے پاس طاقت ہے وہ آخر رات تک ٹھہر جائے اور جس کے پاس طاقت نہیں ہے وہ رات کے پہلے حصے میں چلا جائے اور جب تم یہ سن لو کہ میں اس جگہ ٹھہر گیا ہوں تو مجھ سے آکر مل جانا۔ جب صبح ہوئی حضرت بلال، حضرت خباب، حضرت عمار اور قریش کی ایک کنیز جو اسلام لا چکی تھی ان سب کو ابوجہل اور دوسرے مشرکین نے پکڑ لیا۔ انہوں نے حضرت بلال سے کہا تم کفر کرو۔ انہوں نے انکار کیا تو انہوں نے ان کو لوہے کی زرہیں پہنا کر انہیں دھوپ میں تپایا۔ وہ ان کو گھسیٹ رہے تھے اور وہ احد، احد کہہ رہے تھے۔ حضرت خباب کو وہ کانٹوں میں گھسیٹ رہے تھے اور رہے حضرت عمار تو انہوں نے جان بچانے کے لیے کلمہ کفر کہہ لیا اور قریش کی اس کنیز کے جسم میں ابوجہل نے چار کیلیں ٹھونکیں پھر اس کو گھسیٹا پھر ان کی اندام نہانی میں نیزہ مار کر ان کو شہید کر دیا پھر حضرت بلال، حضرت خباب، اور حضرت عمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے اور آپ کو یہ واقعہ سنایا۔ آپ نے حضرت عمار سے پوچھا جب تم نے کلمہ کفر کہا تھا تو تمہارے دل کی کیفیت کیا تھا؟ کیا تم نے کھلے دل سے کلمہ کفر کہا تھا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا پھر یہ آیت نازل ہوئی الا من اکرہ وقلبہ مطمئن

بالایمان ۔ (تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم الحدیث: ۱۲۶۶۶، الدر المنثور ج ۵ ص ۱۷۰، ۱۷۱)

حضرت خباب بن ارت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر سے ٹیک لگائے ہوئے کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے آپ سے شکایت کی اور ہم نے آپ سے کہا کیا آپ ہمارے لیے مدد نہیں طلب کرتے، کیا آپ ہمارے لیے دعا نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا، اس کو اس گڑھے میں کھڑا کر دیا جاتا پھر اس کے سر پر آری رکھ کر اس کو دو ٹکڑوں میں کاٹ دیا جاتا اور لوہے کی کنگھی سے اس کے جسم کو چھیل دیا جاتا اور وہ کنگھی اس کے گوشت اور اس کی ہڈیوں کو کاٹتی ہوئی گزر جاتی، اور ایسی سخت آزمائش بھی اس کو اس کے دین سے منحرف نہیں کرتی تھی۔ اللہ کی قسم! اللہ اس دین کو تکمیل تک پہنچائے گا، حتیٰ کہ ایک سوار، صنعاء سے حضرموت تک سفر کرے اور اس کو اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا، اور بھیڑیا بکریوں کا نگہبان ہوگا لیکن تم جلدی کرتے ہو۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۹۴۳، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۲۶۴۹، سنن النسائی رقم الحدیث: ۵۳۲۰، مسند احمد رقم الحدیث: ۲۱۳۷۱، طبع جدید عالم الکتب بیروت)

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے میری امت سے خطا، نسیان اور اس کام کے حکم کو اٹھا لیا ہے جس پر انہیں مجبور کیا گیا ہو۔ (سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۰۴۵، السنن الکبری للبیہقی ج ۷ ص ۳۵۶، ۳۵۷، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۷۲۱۹، سنن الدار قطنی ج ۴ ص ۱۷۰، ۱۷۱، المستدرک ج ۲ ص ۱۹۸، اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ عطا کا ابن عباس سے سماع نہیں ہے لیکن عبید بن عمیر از ابن عباس یہ روایت صحیح ہے)

حسن بصری بیان کرتے ہیں کہ مسیلمہ کے جاسوس دو مسلمانوں کو پکڑ کر اس کے پاس لے گئے، اس نے ان میں سے ایک سے کہا کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا ہاں، پھر اس نے کہا کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا میں بہرہ ہوں۔ اس نے کہا کیا وجہ ہے، جب میں تم سے کہتا ہوں کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو تم کہتے ہو کہ میں بہرہ ہوں پھر اس نے ان کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ پھر اس نے دوسرے مسلمان سے کہا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا ہاں، پھر اس نے کہا کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا ہاں، پھر اس نے کہا اس کو چھوڑ دیا پھر وہ مسلمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا، آپ نے پوچھا کیا ہوا؟ تو اس نے اپنا اور اپنے مسلمان ساتھی کا ماجرا سنایا۔ آپ نے فرمایا رہا تمہارا ساتھی تو وہ اپنے ایمان پر قائم رہا اور رہے تم تو تم نے رخصت پر عمل کیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۳۳۰۲۷، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۶ھ)

5023 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ

5023-اخرجه مسلم في الايمان، باب بيان كون النهي عن الايمان و ان الايمان يزيد و ينقص و ان الامر بالمعروف و النهي عن المنكر واجبان (الحديث 78 و 79) مطولاً . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الخطبة يوم العيد (الحديث 1140) مطولاً و في الملاحم، باب الامر و النهي (الحديث 4340) . واخرجه الترمذي في الفتن، باب ما جاء في تغير المنكر باليد او باللسان او بالقلب (الحديث 2172) مطولاً و اخرجه النسائي في شعب الايمان، تفاضل اهل الايمان (الحديث 5024) مطولاً و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة العيدين (الحديث 1275) مطولاً، و في الفتن، باب الامر بالمعروف و النهي عن المنكر (الحديث 4013) . تحفة الاشراف (4085) .

طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ".

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "جو شخص کسی منکر کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے ختم کرے اگر وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا' تو زبان کے ذریعے (روکنے کی کوشش کرے) اور اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا' تو وہ دل میں (اسے برا سمجھے) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے"۔

5024 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَغَيَّرَهُ بِيَدِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهٖ فَغَيَّرَهُ بِلِسَانِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُغَيِّرَهُ بِلِسَانِهٖ فَغَيَّرَهُ بِقَلْبِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ".

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "اگر کوئی شخص منکر دیکھے' تو اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے ختم کر دے' تو وہ بری الذمہ ہو جائیگا' جو اس کی استطاعت نہیں رکھتا' کہ اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے ختم کرے' وہ اپنی زبان کے ذریعے اس کی مخالفت کرنے کی کوشش کرے' تو بھی وہ بری الذمہ ہو جائے گا' اگر وہ اپنی زبان کے ذریعے اس کی مخالفت نہیں کر سکتا' تو پھر اپنے دل میں اسے برا جانے' تو بھی وہ بری الذمہ ہو جائیگا' تاہم یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے"۔

بَاب زِيَادَةِ الْاِيْمَانِ .

یہ باب ہے کہ ایمان میں اضافہ ہونا

5025 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا مُجَادَلَةُ اَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهٗ فِي الدُّنْيَا بِاَشَدَّ مُجَادَلَةً مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِيْ اِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ اُدْخِلُوا النَّارَ - قَالَ - يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَاَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ . قَالَ فَيَقُوْلُ اذْهَبُوْا فَاَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ . قَالَ فَيَاْتُوْنَهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِصُوَرِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ النَّارُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى كَعْبَيْهِ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا قَدْ اَخْرَجْنَا مَنْ اَمَرْتَنَا . قَالَ وَيَقُوْلُ اَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ دِيْنَارٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ . ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ نِصْفِ دِيْنَارٍ حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ" . قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ

5024-تقدم (الحديث 5023) .

5025-اخرجه ابن ماجه في المقدمة، باب في الايمان (الحديث 60) . تحفة الاشراف (4178) .

فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هٰذِهِ الْآيَةَ (إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ) إِلَى (عَظِيمًا).

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی بھی شخص اپنے کسی دنیاوی معاملے کے بارے میں اتنی بحث وتمحیص نہیں کرتا' جتنی اہل ایمان (قیامت کے دن) اپنے بھائیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بحث کریں گے' وہ بھائی جنہیں جہنم میں داخل کر دیا گیا ہوگا' وہ لوگ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہمارے یہ بھائی' جو ہمارے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے' ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے' ہمارے ساتھ حج کیا کرتے تھے' انہیں تو نے جہنم میں داخل کر دیا ہے' تو پروردگار فرمائے گا: جاؤ! اور جسے تم پہچانتے ہو' اسے (جہنم سے باہر) نکال دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ ان لوگوں کے پاس آئیں گے' وہ ان کی صورتوں کے ذریعے انہیں پہچانیں گے' ان جہنمیوں میں سے کچھ وہ لوگ ہوں گے' جن کی آگ ان کی نصف پنڈلی تک ہوگی' کچھ وہ ہوں گے' جن کی آگ ان کے ٹخنوں تک ہوگی' وہ لوگ انہیں نکال دیں گے' پھر وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! جن کے بارے میں' تو نے ہمیں حکم دیا تھا' انہیں ہم نے نکال دیا ہے' تو پروردگار فرمائے گا: تم اسے بھی نکال دو' جس کے دل میں ایک دینار کے وزن جتنا ایمان ہو' پھر فرمائے گا: جس کے دل میں ایک دینار کے نصف کے وزن جتنا ایمان ہو' یہاں تک کہ فرمایا جائے گا: جس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا ایمان ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اس کی تصدیق نہیں کرتا' وہ اس آیت کی تلاوت کرے۔

"بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کی مغفرت نہیں کرے گا کہ اس کا شریک کسی کو ٹھہرایا جائے' اس کے علاوہ' وہ جس کی چاہے گا مغفرت کر دے گا"۔

یہ آیت یہاں تک ہے: "عظمت والا"۔

5026 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ". قَالَ فَمَاذَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ "الدِّينَ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا' میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہیں میرے سامنے پیش کیا گیا' ان کے جسم پر قمیصیں تھیں کسی کی قمیص سینے تک تھی' کسی کی اس سے کچھ نیچے تک تھی' پھر میرے سامنے عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا' تو اس کی قمیص اتنی

5026-اخرجه البخاري في الايمان و شرائعه، باب تفاضل اهل الايمان في الاعمال (الحديث 23) و في فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب ابي حفص القرشي العدوي رضي الله عنه (الحديث 3691) و في التعبير، باب القميص في المنام (الحديث 7008) وباب جر القميص في المنام (الحديث 7009) واخرجه مسلم في فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضي الله تعالى عنه (الحديث 15) واخرجه الترمذي في الرؤيا، باب ما جاء في رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم اللبن و القمص (الحديث 2285 و 2286) . تحفة الاشراف (3961)

لپی ہوئی کروا سے تھسیٹ کر چل رہا تھا"۔
راوی کہتے ہیں: (کسی نے دریافت کیا:) یارسول اللہ! تو آپ نے اس کی کیا تعبیر مراد لی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: "دین"۔

5027 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِىْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا . قَالَ اَىُّ اٰيَةٍ قَالَ (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا) فَقَالَ عُمَرُ اِنِّىْ لَاَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِىْ نَزَلَتْ فِيْهِ وَالْيَوْمَ الَّذِىْ نَزَلَتْ فِيْهِ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عَرَفَاتٍ فِىْ يَوْمِ جُمُعَةٍ .

☆☆ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک یہودی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا "اے امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کی کتاب میں ایک آیت ایسی ہے کہ اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی "تو ہم اس (کے نزول کے) دن کو عید کا دن قرار دیتے"۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ آیت
"آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے دین کے طور پر اسلام سے راضی ہو گیا"۔
تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس جگہ کے بارے میں جانتا ہوں جہاں یہ نازل ہوئی تھی اور اس دن کے بارے میں بھی جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات میں جمعہ کے دن نازل ہوئی تھی۔

تکمیل دین کے اعلان کا بیان

(۱۸) ابن جریر اور ابن منذر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لفظ آیت الیوم یئس الذین کفروا من دینکم کے بارے میں نقل کیا کہ کافر لوگ اس بات سے ناامید ہو گئے کہ تم ان کے دین کی طرف لوٹ جاؤ گے کبھی بھی۔

(۱۹) بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ لفظ آیت الیوم یئس الذین کفروا من دینکم یعنی مکہ والے مایوس ہوں گے کہ تم ان کے دین کی طرف لوٹ جاؤ گے۔ یعنی بتوں کی عبادت کی طرف کبھی بھی لفظ آیت فلا تخشوھم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ان سے ڈرو لفظ آیت واخشون (اور مجھ سے ڈرو) بتوں کی عبادت کرنے میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے میں۔ جب آپ عرفات میں کھڑے ہوئے تھے تو آپ پر جبرائیل نازل ہوئے اور وہ اپنا ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے اور مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے تھے (پھر فرمایا) لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم یعنی تمہارے حلال اور تمہارے حرام کرنے میں (میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا) اور اس سے وہ برابر حلال رہے گا۔ اور حرام نہیں ہوگا (پھر فرمایا) لفظ آیت واتممت علیکم نعمتی یعنی اپنی نعمت کو میں نے پورا کر دیا (اب) تمہارے ساتھ مشرک حج نہ کرے لفظ

5027-تقدم (الحديث 3002) .

آیت ورضیت اور میں نے تمہارے لئے اسلام کا دین منتخب کیا اس کو فرمایا لفظ آیت لکم الاسلام دینا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نازل ہونے کے بعد اکاسی ۸۱ دن زندہ رہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض کر لی۔

(۲۰) عبد بن حمید نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم اور لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس وقت ہے جب تو اس پر عمل کرے۔

(۲۱) ابن جریر نے ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ لفظ آیت فلا تخشوھم واخشون نے بارے میں فرمایا کہ ان سے نہ ڈرو کہ وہ تم پر غلبہ پالیں گے۔

جزیرہ العرب میں شرک سے شیطان کی مایوسی کا بیان

(۲۲) امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان مایوس ہو چکا ہے کہ نماز پڑھنے والے جزیرہ عرب میں اس کی عبادت کریں گے لیکن ان کے درمیان لڑائی جھگڑے کا سلسلہ جاری رکھے گا۔

(۲۳) بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ دونوں حضرات سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہاری اس زمین میں اس کی عبادت کی جائے گی لیکن وہ تم سے راضی ہوگا اسی باتوں پر جن کو تم جانتے ہو۔

(۲۴) امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ رب کی زمین میں بتوں کی عبادت کی جائے۔ لیکن عنقریب وہ تم سے ایسی چیزوں سے خوش ہوگا جن کو تم حقیر جانتے ہو بلکہ وہ چیزیں قیامت کے دن ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں پس تم مظالم سے ڈرو جتنا ہو سکے۔

(۲۵) ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ اور ابن منذر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اور ایمان والوں کو خبر دی کہ اس نے ان کے لئے ایمان کو کامل کر دیا اب تم اس کی زیادتی کی طرف محتاج نہیں ہوں گے اس نے اس کو پورا کر دیا اور کبھی بھی ناقص نہیں ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوتا ہے اور وہ اس پر ناراض ہوگا۔

(۲۶) عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر نے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ان کا دین خالص کر دیا اور مشرکین کو بیت اللہ سے روک دیا۔ پھر فرمایا ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ یہ آیت عرفہ کے دن نازل ہوئی اور اس دن جمعہ تھا۔

(۲۷) ابن جریر نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم کے بارے میں فرمایا کہ ہم کو یہ بات ذکر کی گئی کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفہ کے دن نازل ہوئی اور وہ جمعہ کا دن تھا جب مشرکین کو مسجد حرام سے روک دیا گیا اور مسلمانوں کے لئے ان کے حج کو خالص کر دیا۔

(۲۸) ابن جریر اور ابن منذر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ مسلمان اور مشرکین اکٹھے حج کرتے تھے۔ جب سورۃ براۃ نازل ہوئی تو مشرکین کو بیت الحرام سے روک دیا گیا۔ اور مسلمانوں نے اس حال میں حج کیا کہ بیت الحرام میں مشرکین میں

سے ایک بھی ان کے ساتھ شریک نہیں تھا۔ اور یہ نعمت کے پورا کرنے میں سے تھا اور اسی کو فرمایا لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی

(۲۹) عبد بن حمید اور ابن جریر نے سعد بن جبر رضی اللہ عنہ سے لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ دین کو تمہارے لئے مکمل کیا اور بیت اللہ سے مشرکین کو روک دیا۔

دین کے مکمل ہونے کا بیان

(۳۰) ابن جریر اور ابن منذر نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ آیت لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اس حال پر کہ آ عرفات میں وقوف کئے ہوئے تھے۔ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد تھے اور جاہلیت کا ایثار اور ان کے طریقے ختم ہو گئے اور شرک کمزور ہو گیا۔ اور کسی نے ننگے ہو کر طواف نہیں کیا اور ان کے ساتھ کسی مشرک نے اس سال حج نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم

(۳۱) عبد بن حمید نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے یہ آیت نازل ہوئی اور آپ عرفات میں تھے لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم جب آپ کو یہ آیات اچھی لگیں تو ان کو سورۃ کے شروع میں کر دیا گیا اور فرمایا اور جبرائیل (علیہ السلام) تعلیم دے رہے تھے کہ کیسے حج کیا جاتا ہے۔

(۳۲) حمیدی، امام احمد، عبد بن حمید، امام بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی ابن جریر، ابن منذر، ابن حبان اور امام بیہقی نے طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم لوگ ایک آیت اپنی کتاب میں پڑھتے ہو اگر یہ آیت ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا کون سی آیت؟ انہوں نے کہا لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اس دن کو جانتا ہوں کہ جس میں یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اور جس گھڑی میں یہ نازل ہوئی اسے بھی جانتا ہوں یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفہ کی شام کو جمعہ کے دن نازل ہوئی۔

(۳۳) امام اسحق بن راہویہ نے اپنی مسند میں اور عبد بن حمید نے ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ اس آیت کا ذکر کیا گیا۔ اہل کتاب میں سے ایک آدمی نے کہا اگر ہم جانتے کہ کس دن یہ آیت نازل ہوئی تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا لیتے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اس کو ہمارے لئے عید بنا دیا۔ یہ آیت عرفہ کے دن نازل ہوئی اور دوسرا دن قربانی کا دن تھا۔ تو ہمارے لئے دین مکمل کر دیا گیا۔ اور ہم نے جان لیا کہ اس کے بعد معاملہ کمی رہے گا۔

(۳۴) ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے عنترہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ جب یہ آیت لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی اور وہ حج اکبر کا دن تھا تو عمر رضی اللہ عنہ رو دیئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تجھے کس چیز نے رلایا؟ عرض کیا مجھے اس چیز نے رلایا کہ ہم اس حال میں تھے کہ ہمارے دین میں اضافہ ہوتا تھا۔ اب یہ مکمل ہو گیا اور کیونکہ کوئی چیز جب مکمل ہو...

ہے تو اس میں (کفر) کی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا تو نے سچ کہا۔

(۳۵) ابن جریر نے قبیصہ بن ابی ذویب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس امت کے علاوہ کسی اور امت پر یہ آیت نازل ہوتی تو ہم دیکھتے کہ وہ اس دن کو عید بنا لیتے۔ اور اس میں اکٹھے ہوتے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کونسی آیت ہے اے کعب؟ انہوں نے عرض کیا لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس دن کو جانتا ہوں کہ جس میں (یہ آیت) نازل ہوئی۔ اور اس جگہ کو بھی جس میں نازل ہوئی۔ یہ آیت جمعہ کے دن نازل ہوئی اور عرفہ کے دن الحمد للہ ہمارے لئے یہ دونوں دن عید ہیں۔

(۳۶) امام طیالسی، عبد بن حمید، امام ترمذی (امام ترمذی نے تصحیح کی ہے) ابن جریر، طبرانی اور امام بیہقی نے دلائل میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم والی آیت پڑھی تو یہودی نے کہا اگر ہم پر یہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس کو عید بنا لیتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت دو عیدوں میں نازل ہوئی۔ جمعہ کا دن اور عرفہ کا دن۔

(۳۷) ابن جریر نے عنس بن حارثہ انصاری سے روایت نقل کیا ہے کہ ہم دیوان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک نصرانی نے ہم سے کہا۔ اے اہل اسلام! تمہارے اوپر ایک ایسی آیت نازل ہو چکی ہے۔ اگر ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو اور اس وقت کو عید بنا لیتے۔ وہ یہ آیت ہے کہ لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم جب تک ہم میں سے دو آدمی باقی رہے تو ہم میں سے کسی نے اس کا جواب نہ دیا۔ میں محمد بن کعب قرظی سے ملا اور اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کیا تم نے اس پر جواب نہیں دیا؟ تو انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (یہ آیت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حال میں نازل ہوئی کہ آپ پہاڑ پر ٹھہرے ہوئے تھے عرفہ کے دن یہ دن مسلمانوں کے لئے ہمیشہ عید ہوگا۔ جب تک اس میں سے ایک بھی باقی ہے۔

مسلمان کی عید اور خوشی کا بیان

(۳۸) ابن جریر نے داؤد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل ہے کہ میں نے عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ یہودی کہتے ہیں کہ عربوں نے اس دن کو کیوں یاد نہیں رکھا کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دین کو کامل کر دیا۔ عامر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تجھے وہ دن یاد نہیں؟ میں نے ان سے پوچھا وہ کون سا دن ہے؟ انہوں نے فرمایا عرفہ کا دن کہ اللہ تعالیٰ نے عرفہ کے دن میں (اس آیت کو) نازل فرمایا۔

(۳۹) ابن جریر اور ابن مردویہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور آپ مقام عرفات میں وقوف کئے ہوئے تھے۔ یعنی لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم

(۴۰) ابن جریر اور طبرانی نے عمرو بن قیس سلونی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو میز پر بیٹھ کر اس آیت کو مشکل سے پڑھتے ہوئے سنا۔ یعنی لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم یہاں تک کہ اس آیت کو ختم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ (یہ آیت) عرفہ کے دن اور جمعہ کے دن نازل ہوئی۔

(۴۱) بزار، طبرانی اور ابن مردویہ نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کیا ہے کہ یہ آیت لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی کہ آپ جمعہ کے دن عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

(۴۲) امام بزار نے سند صحیح کے ساتھ ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ (یہ آیت) لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات میں نازل ہوئی۔

(۴۳) ابن جریر نے ضعیف سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے تمہارے نبی پیر کے دن پیدا ہوئے۔ پیر کے دن نبی بنے۔ پیر کے دن مکہ سے نکلے۔ پیر کے دن مدینہ میں داخل ہوئے۔ پیر کے دن مکہ فتح ہوا۔ اور سورۃ مائدہ پیر کے دن اتاری گئی۔ یعنی لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور پیر کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

(۴۴) ابن مردویہ اور ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف سند کے ساتھ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی جائے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو غدیر خم کے دن کھڑا فرمایا اور ان کے لئے ولدیت کا اعلان فرمایا تو جبرئیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔ یعنی لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم

(۴۵) ابن مردویہ، امام خطیب اور ابن عساکر نے ضعیف سند کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب غدیر خم کا دن تھا اور وہ دن اٹھارہ ذوالحج کا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم

(۴۶) امام ابن جریر نے سدی رحمۃ اللہ علیہ سے لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم کے بارے میں فرمایا یہ عرفہ کے دن نازل ہوئی اس کے بعد حرام یا حلال کے بارے میں کچھ بھی نازل نہیں ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے واپس لوٹے تو وفات پا گئے۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ حج کیا اس درمیان کہ ہم چل دیئے تھے۔ اچانک سواری پر جبرئیل (علیہ السلام) ظاہر ہوئے اونٹنی نے اس بوجھ کی طاقت نہ رکھی جو اس پر قرآن مجید میں سے نازل ہو رہا تھا۔ تو وہ بیٹھ گئی میں آپ کے پاس حاضر ہوئی اور میں نے ان پر چادر ڈھانک دی جو مجھ پر تھی۔

(۴۷) ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ اس آیت یعنی لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم کے نازل ہونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکاسی رات (یعنی اکاسی دن) زندہ رہے (اس کے بعد وفات پا گئے) وما قولہ لفظ آیت الیوم اکملت لکم دینکم

(۴۸) ابن جریر نے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ ہم کو یہ بات ذکر کی گئی کہ ہر دین والوں کے لئے ان کے دن کی ایک شکل بنا دی جائے گی۔ قیامت کے دن، اور ایمان اہل ایمان کو خوشخبری دے گا اور ان کے ساتھ خیر کا وعدہ کرے گا یہاں تک کہ اسلام آئے گا اور کہے گا اے میرے رب! آپ سلام ہیں اور میں اسلام ہوں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے آج میں تجھے ہی قبول کروں گا اور آج کے دن تیرے ہی بدلے میں جزا دوں گا۔

(۴۹) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے علقمہ بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے ایک آدمی نے بیان کیا کہ

میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھا عمر رضی اللہ عنہ نے قوم میں سے ایک آدمی سے فرمایا کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کے لئے صفت بیان کرتے ہوئے کیسے سنا؟ اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اسلام جذعہ (چھوٹے بچے کی طرح) ظاہر ہوا پھر دو دانتوں والا چار والا چھ والا پھر کچلیاں نکالنے والے کی طرح ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کچلیاں نکالنے کے بعد ہم نقصان میں ہی ہیں۔

(۵۰) ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت نقل کیا ہے لفظ آیت فمن اضطر (یعنی جو آدمی اس جانور کو کھانے پر مجبور ہو گیا) والی آیت کے بارے میں جس کو اس سورت کے شروع میں بیان کیا گیا۔ لفظ آیت فی مخمصة یعنی بھوک میں (اور فرمایا) لفظ آیت غیر متجانف لاثم یعنی گناہ میں حد سے تجاوز نہ کرنے والا۔

(۵۱) امام طستی نے مسائل میں نافع بن ارزق رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس قول لفظ آیت فی مخمصة کے بارے میں بتایئے تو انہوں نے فرمایا یعنی بھوک اور مشقت میں۔ پھر پوچھا کیا عرب کے لوگ اس معنی سے واقف ہیں فرمایا ہاں کیا تو نے اعشی کو نہیں سنا وہ کہتا ہے۔

تبيتون في المشتى ملاء بطونكم وجاراتكم غرثى يبتن خمائصا

ترجمہ: موسم سرما میں رات گزارتے ہو پیٹ بھر کر جبکہ تمہارے پڑوسی بھوکے خالی پیٹ رات گزارتے ہیں۔

(۵۲) عبدالرزاق اور امام عبد بن حمید نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ لفظ آیت فمن اضطر فی مخمصة غیر متجانف لاثم سے مراد ہے ایسی بھوک میں کہ جس میں کسی گناہ میں واقع ہونے والا نہ ہو۔

مجبور ولاچار شخص کے لئے مردار کھانے کی اجازت

(۵۳) ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ مجبور ہونے والے کے لئے اجازت دی گئی ہے۔ جب وہ کسی گناہ کا ارادہ کرنے والا نہ ہو اور مشقت میں پڑ جانے کی وجہ سے اس کو کھائے اور جو شخص بغاوت کر کے حد سے تجاوز کرے یا اللہ کی نافرمانی میں نکلے ہو اس پر اس (مردار) کو کھانا حرام ہے۔

(۵۴) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اور حاکم نے (اور اسے صحیح بھی کیا ہے) ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ صحابہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس زمین میں ہوتے ہیں کہ ہم کو بھوک اور قحط سالی آ جاتی ہے تو ہمارے لئے کیا مردار کھانا حلال ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کو صبح اور شام کا کھانا بھی نہ ملے اور نہ کوئی سامان ترکاری ملے تو تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۵۵) ابن سعد اور امام ابوداؤد نے فجیع عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے کب مردار حلال ہوتا ہے آپ نے پوچھا تمہارا کھانا کیا ہے؟ عرض کیا ہم صبح کو بھی کھاتے ہیں اور شام کو بھی کھاتے ہیں عقبہ نے کہا صبح کو ایک پیالہ اور شام کو ایک پیالہ عرض کیا اتنا جبکہ بھوک اس سے انکار کرے۔ فرمایا تو اسی حالت میں ان کے لئے مردار حلال کیا گیا ہے۔

(۵۶) امام حاکم نے (اسے صحیح بھی قرار دیا ہے) سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو شام کے وقت گھر والوں کو دودھ سے سیراب کرے تو پھر اس مردار سے بچ جا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔
(تفسیر در منثور، سورہ مائدہ، بیروت)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) الیوم اکملت لکم دینکم ۔ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تھے تو اس وقت صرف نماز فرض تھی جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے حج کرنے تک حلال اور حرام نازل کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج فرمایا اور دین مکمل فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (آیت) الیوم اکملت لکم دینکم ۔ ائمہ حدیث نے طارق بن شہاب سے روایت کیا ہے، فرمایا: ایک یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے جسے تم پڑھتے ہو اگر ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا: (آیت) الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ۔ حضرت عمر نے کہا: میں اس دن کو جانتا ہوں جس دن میں نازل ہوئی اور (اس مکان کو جانتا ہوں جس میں وہ نازل ہوئی) یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفہ کے دن جمعہ کے دن نازل ہوئی۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان جلد ا صفحہ ا ا ایضاً حدیث ۴۴ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)
مسلم کے الفاظ ہی اور نسائی کے ہاں جمعہ کی رات کا ذکر ہے، روایت ہے کہ جب یہ حج اکبر میں نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پڑھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: مجھے اس چیز نے رلایا ہے کہ ہمارے دین میں زیادتی ہو رہی تھی اب ہمارا دین مکمل ہو گیا ہے تو کوئی چیز مکمل نہیں ہوتی مگر وہ کم ہوتی ہے، نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے مجاہد نے روایت کیا ہے کہ یہ آیت فتح مکہ کے دن نازل ہوئی۔ (المحرر الوجیز، جلد ۲، صفحہ ۱۵۴ دار الکتب العلمیہ)

میں کہتا ہوں: پہلا قول اصح ہے یہ جمعہ کے دن نازل ہوئی اور سن دس ہجری حجۃ الوداع کے موقع پر عصر کے بعد عرفہ کا دن تھا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی عضباء پر عرفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے، اونٹنی کا بازو وحی کے بوجھ کی وجہ سے ٹوٹنے کے قریب تھا تو وہ اونٹنی بیٹھ گئی تھی، الیوم سے مراد دن کا بعض حصہ بھی لیا جاتا ہے، اسی طرح الشھر سے مراد بعض مہینہ لیا جاتا ہے تو کہتا ہے: ہم نے مہینہ میں یہ یہ کیا اور سال میں یہ یہ کیا، یہ تو معلوم ہے کہ تو نے پورے مہینہ اور پورے سال میں یہ نہیں کیا یہ عرب عجم کی لغت میں استعمال ہوتا ہے۔ الدین سے مراد وہ شرائع ہیں جو ہمارے لیے مشروع اور مفتوح ہوئیں، کیونکہ یہ شرائع تھوڑی تھوڑی نازل ہوئیں اور آخر میں یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے بعد کوئی حکم نازل نہیں ہوا، یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سدی کا قول ہے، جمہور علماء نے کہا: اس سے مراد بڑے بڑے فرائض اور تحلیل و تحریم ہیں، فرمایا: اس کے بعد بھی بہت سا قرآن نازل ہوا اور اس کے بعد آیت ربا نازل ہوئی۔ اور آیت کلالۃ نازل ہوئی، پس دین کا بڑا حصہ اور حج کا امر مکمل ہوا کیونکہ اس سال میں مسلمانوں کے ساتھ کسی مشرک نے طواف نہ کیا اور نہ بیت اللہ کا کسی برہنہ شخص نے طواف کیا تمام لوگ عرفہ میں ٹھہرے بعض علماء نے فرمایا: (آیت) الیوم اکملت لکم دینکم ۔ یعنی تمہارے لیے تمہارے دشمنوں کو میں نے ہلاک کر دیا اور تمہارے دین کو تمام ادیان

پر غلبہ دیا جیسے تو کہتا ہے: ہمارے لیے وہ مکمل ہوا جو ہم چاہتے تھے جب تیرے دشمن کا کام تمام کر دیا جائے۔

مسئلہ نمبر: (۲۳) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) واتممت علیکم نعمتی ۔ شرائع اور احکام کی تکمیل کرکے اور
اسلام کو غلبہ دے کر تم پر اپنی نعمت کو مکمل کیا جیسا کہ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا، کیونکہ میں نے کہا تھا: (آیت) ولاتم نعمتی
علیکم ۔ (بقرہ:۱۵۰)

یہ مکہ میں امن اور اطمینان سے داخل ہونا ہے اور اس کے علاوہ نعمتیں ہیں جو اس ملت حنیفہ کو جنت کے دخول تک میسر آئی ہیں۔

مسئلہ نمبر: (۲۴) شاید کوئی کہنے والا کہے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) الیوم اکملت لکم دینکم ۔ اس بات پر
دلالت کرتا ہے کہ پہلے یہ دین کامل نہ تھا یہ اس بات کا موجب ہے کہ پہلے جتنے مہاجرین وانصار فوت ہو گئے ہیں اور وہ لوگ جو بدر
اور حدیبیہ میں حاضر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بیعتیں کی تھیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے نفسوں کی قربانی
دی تھی اور ساتھ ساتھ بڑی بڑی مشقتیں برداشت کی تھیں وہ لوگ ناقص دین پر فوت ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناقص
دین کی طرف اس عرصہ میں دعوت دیتے رہے اور یہ مسلم ہے کہ نقص عیب ہے اور اللہ کا دین قیم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دینا
قیما۔ ان تمام باتوں کا جواب یہ ہے کہ تو نے یہ کیوں کہا کہ ہر نقص عیب ہے اس پر تمہاری دلیل کیا ہے، پھر کہا جائے گا: کیا مہینہ کا کم
ہونا کیا یہ عیب ہے اور مسافر کی نماز کا کم ہونا کیا یہ اس کے لیے عیب ہے اور عمر کا نقصان جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد سے
(آیت) وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ ۔ (فاطر:۱۱) سے ارادہ فرمایا کیا یہ اس کے لیے عیب ہے، عادت سے کم
دنوں میں حیض کا ختم ہونا اور حمل کے ایام کا کم ہونا اور چوری کے ساتھ یا جلنے کے ساتھ یا غرق ہونے کے ساتھ مال کا کم ہونا جب کہ
اس کا مالک محتاج نہ ہو؟ پس تو نے انکار نہیں کیا کہ شرع میں دین کے اجزاء کی کمی اس کے باقی اجزاء کے لاحق ہونے سے پہلے جو
اللہ کے علم میں باقی ہیں یہ عیب اور شین نہیں ہے اور تو نے انکار نہیں کیا کہ (آیت) الیوم اکملت لکم دینکم ۔ کے ارشاد کا معنی
دو اعتبار سے ہے۔

(۱) اس سے مراد یہ ہوگا کہ میں نے اس دین کو اس انتہائی حد تک پہنچایا جو میرے نزدیک تھی جس کا میں نے فیصلہ کیا اور جس کا
میں نے اندازہ کیا اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ پہلے اس میں ایسا نقص تھا جو عیب شمار ہوتا، لیکن یہ نقصان مقید کے ساتھ موصوف
ہوتا ہے، کہا جائے گا کہ اس اعتبار سے ناقص تھا جو اللہ تعالیٰ کے پاس تھا جو اس کو لاحق ہونے والا اور اس سے ملنے والا تھا مثلاً ایک
شخص جس کو اللہ تعالیٰ سو سال تک پہنچانے والا تھا پس کہا جاتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر کو مکمل کیا، اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس
کی عمر ساٹھ سال تھی تو وہ ناقص تھی جو قصور اور خلل کا نقص تھا، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: جس کو اللہ تعالیٰ نے ساٹھ سال
کی عمر تک پہنچایا تو اب اس کی عمر میں عذر کا محل نہیں رہا۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق، باب من بلغ ستین سنۃ الخ رقم الحدیث ۵۹۴۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

لیکن نقصان مقید کے ساتھ موصوف کرنا جائز ہے پس کہا جائے گا: جو اس کی عمر اللہ کے پاس تھی اس اعتبار سے ناقص تھی اللہ
تعالیٰ اسے اس عمر تک پہنچانے والا ہے اور اسے لمبی عمر دینے والا ہے اللہ تعالیٰ نے ظہر، عصر اور عشاء کی چار رکعتیں مکمل فرمائیں اگر

اس کے لیے اکمال کا لفظ بولا جائے تو کلام صحیح ہوگی۔
اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جب دور تعیں ہوتی ہیں تو وہ ناقص ہوتی ہیں اور قصور اور خلل کا متقضی ہوتا ہے، اگر کہا جائے کہ
اللہ کے نزدیک ناقص تھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ اور چیز ملا دی اور اس پر کچھ زائد کر دیا تو اس طرح صحیح ہوگا، اسی طرح شرائع
اسلام کا حکم ہے، شریعت کے احکام جو آہستہ آہستہ تھوڑے تھوڑے آئے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے دین کو اس منتہی تک پہنچا دیا جو اس کے
پاس تھا۔

دوسری وجہ یہ ہے: (آیت) الیوم اکملت لکم دینکم ۔ سے مراد یہ ہے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس حج کی توفیق بخشی
جس کے علاوہ ان پر اور ارکان دین باقی نہ تھے، پس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حج کیا تو ان کے لیے دین جمع ہوا، اس
لیے ارکان کی ادائیگی کے اعتبار سے اور فرائض کے قیام کے اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: اسلام کی بنیاد پانچ احکام
پر ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان، جلد ۱، صفحہ ۳۲، ایضاً صحیح بخاری، رقم الحدیث، ۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز)۔
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کلمہ کی شہادت بھی دی، نماز بھی پڑھی، زکوٰۃ بھی دی، روزے بھی رکھے، جہاد بھی کیا اور
عمرہ بھی کیا، لیکن حج نہیں کیا تھا، جب انہوں نے اس دن نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل کیا
جب کہ وہ عرفہ کی شام موقف میں تھے۔ اس سے مراد یہ لیا کہ ان کے لیے دین کی وضع کو مکمل کیا، اس میں دلالت ہے کہ تمام
طاعات، دین ایمان اور اسلام ہیں۔

مسئلہ نمبر: (۲۵) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) ورضیت لکم الاسلام دینا ۔ یعنی میں نے تمہیں بتایا کہ میری رضا
تمہارے لیے دین میں ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہمارے لیے دین کو پسند کیا، پس اس دن کے ساتھ رضا کے خاص ہونے کا فائدہ نہ
ہوگا اگر ہم اس کو اپنے ظاہر پر محمول کریں، دینا تمیز کی بنا پر منصوب ہے اگر تو چاہے تو مفعول ثانی بنا دے، اگر کہا جائے کہ اس کا معنی
ہے میں نے تمہارے لیے پسند کیا جب تم نے میرے لیے اس دین کا اقرار کیا جو تمہارے لیے میں نے شروع کیا، یہ بھی احتمال ہے
کہ (آیت) ورضیت لکم الاسلام دینا ۔ سے مراد یہ ہو کہ میں نے تمہارے اسلام کو پسند کیا بطور دین جس پر تم آج ہو یہ
اپنے کمال کے ساتھ ہمیشہ باقی رہے گا، اس سے کوئی چیز منسوخ نہیں کروں گا، واللہ اعلم۔

اسلام میں اس آیت میں وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد ان الدین عنداللہ الاسلام میں ہے، جبریل نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے اسلام کے متعلق سوال کیا تھا اس کی جو اس میں تفسیر کی گئی تھی وہ ایمان، اعمال اور دوسرے احکام کا نام ہے۔
(صحیح بخاری، باب سوال الجبرائیل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ایمان، رقم الحدیث، ۴۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

19 - باب عَلَامَةِ الْاِيْمَانِ

یہ باب ہے کہ ایمان کی علامت

5028 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهُ
سَمِعَ اَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُونَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ

وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ" -

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے کوئی بھی ایک شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا' جب تک "میں" اس کے نزدیک' اس کی اولاد اس کے والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں ہو جاتا"۔

ایمان کی اصل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا بیان

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دین حق میں شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

وجہ تخلیق کائنات سرور دو عالم نبی محتشم رسول مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بندہ مومن کے تعلق کے بارے میں شریعت مطہرۃ میں انتہائی واضح اور صریح احکامات موجود ہیں، کہ کوئی بھی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا، کہ جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ اس کو اس کی جان اس کی اولاد اس کے ماں باپ اس کے مال یہاں تک کہ دنیا کی ہر شے سے زیادہ محبوب اور پیاری نہ ہو جائے۔

یہی اصل ایمان ہے کہ روح کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتہا درجہ کا تعلق عشق و محبت رکھا جائے، اگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے شب و روز کا مطالعہ کریں، تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس انتہائی درجے کا عشق اور کس قدر عظیم الشان محبت کا مظاہرہ کرتے تھے۔

کیونکہ اقامت و احیائے دین کا دارومدار ایمان پر ہے اور پھر کامل ایمان کا انحصار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت اور انتہا درجہ کی تعظیم و تکریم پر ہے۔

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و تعظیم و تکریم کے معیار کے اصول اور پیمانے کیا ہیں؟۔۔

تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت جس قدر صحابہ کرام علیہم الرضوان کرتے تھے اس کی مثال ملنا مشکل و ناپید ہے، کہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس پاس ادب تھا اور جو تعظیم رسالت اور تکریم رسالت صحابہ کرام علیہم الرضوان کو حاصل تھی یہ سب کچھ ان کو سرکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت کی بدولت ملا تھا نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا یہ تسلسل صحابہ کرام علیہم الرضوان سے لے کر تابعین و تبع تابعین اور اکابر ائمہ تک جاتا ہے۔

اسلاف و اخیار کے ادب و تکریم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہی ان کی آنکھیں چھم چھم برسنے لگتی۔

5028-اخرجه البخاري في الايمان، باب حب الرسول صلى الله عليه وسلم من الايمان (الحديث 15م) ۔ واخرجه مسلم في الايمان، باب وجوب محبة رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثر من الاهل و الولد و الوالد و الناس اجمعين و اطلاق عدم الايمان على من لم يحبه هذه المحبة (الحديث 70) واخرجه ابن ماجه في المقدمة، باب في الايمان (الحديث 67) ۔ تحفة الاشراف (1249) ۔

آج امت مسلمہ دین سے جس قدر دور ہوتی جا رہی ہے اس کی ایک سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نا آشنا ہوتے جا رہے ہیں اور امت مسلمہ کا سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری کے سبب گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو موقع مل رہا ہے کہ وہ امت کے بھولے بھالے اور سیدھے سادھے مسلمانوں کو شرک وبدعت کی آڑ میں گمراہ کر کے اپنے آقاؤں کی خوشنودی حاصل کر رہے ہیں۔

اہل ایمان کے دلوں سے ادب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وتعظیم وتکریم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کے لئے درجنوں گمراہ فرقے وجود میں آ گئے ہیں

مختلف ناموں سے گمراہی کا یہ ٹولہ اپنے ایمان کا تو بیڑا غرق کر ہی چکا ہی اب وہ بھولے بھالے اور سادہ لوح مسلمانوں کو شرک وبدعت کے نعرے کی آڑ میں ورغلا کر اپنے شکنجے میں لے کر ان کے دلوں سے شمع عشق درسالت کو بجھانا چاہتا ہے۔

جو لوگ سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوری طرح واقف نہیں اور جن کو درست عقائد کا صحیح علم نہیں ہے وہ وہ سیدھے سادھے مسلمان، ان گمراہ وبد مذہبوں کے جال میں پھنس کر اپنے ایمان کی قیمتی دولت کو گنوا دیتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ آئے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور رفعت وکمال سے آگاہ ہو اور عقائد صحیحہ سے بھی آگاہی حاصل کرلے۔ جتنا عشق اور جتنی محبت حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کریں گے اسی قدر ادب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کا ادراک حاصل ہوگا۔

یہاں پر ایک سوال اور بھی پیدا ہوتا ہے، کہ گمراہ فرقے، جو کہ ایک ہی حمام کے سب ننگے ہیں، یہ سب مذہب، رسول (علیہ السلام) دشمنی اور بغض نبی کے معاملے میں بہت اچھی طرح سے ساجھے دار ہین یہ لوگ مسلمانوں کو طرح طرح کے مسائل میں الجھانے کی کوشش کرتے ہیں، یہ علماء وفقہاء سے بحث نہیں کرتے، بلکہ یہ عام لوگوں سے ابحاث کر کے گمراہ کرتے ہیں

ان کے گستاخانہ طرز عمل مین ایک گمراہ کن سوال یہ بھی سیدھے سادھے مسلمانوں سے ہوتا ہے کہ یہ اہلسنت بریلوی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم حد سے زیادہ کر کے اس تعظیم کو اللہ تعالیٰ کے برابر کر دیتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے یہ محض جھوٹ، افتراء اور الزام ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور ہم یہ شہادت ہر نماز میں التحیات پڑھتے وقت دیتے ہیں، لہٰذا ثابت ہوا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا بندہ ومخلوق تسلیم کرتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ خالق اور معبود ہے

تفصیلی بحث اندر کتاب میں مناسب موضوع کے لحاظ سے کروں گا یہاں محض 2 الفاظ میں ان گستاخوں کو لپیٹ لیتا ہوں، کہ آپ، جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی حد کی وضاحت کر دیں کہ وہ حد کہاں تک ہے؟... تا کہ ہم اس حد تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کریں

ویسے ایک بات کی اور وضاحت کر کے ان گمراہوں کے ساجھے کی ہنڈیا بیچ چوراہے میں پھوڑ ہی دیتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ تو لامحدود ہے اور ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کو کس طرح لا سکتے ہیں اس لامحدودیت کی طرف یہ تو ممکن ہی نہیں کہ

مخلوق، معبود کے درجات تک پہنچ جائے۔

باقی رہی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وتوقیر کی اور ادب کی، تو اس کا تو ہمیں حکم دیا جا رہا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کرتے ہیں، اور جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرے گا، وہ مومن تو نہیں ہو سکتا،

مومن تو وہی ہیں، کہ جو اللہ تعالیٰ کے احکامات مکمل طور پر بجا لائیں، جن میں یہ بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان کے معاملے میں مومنین کو آزمائے گا بھی، گو وہ یہ جانتا بھی ہے کہ کون مومن ہے اور کون مومن نہیں ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی حجت قائم فرمائے گا۔

(ترجمہ کنزالایمان)

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہے کہ اتنی بات پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔ (سورۃ العنکبوت 2)

اس آیت کریمہ کی روشنی میں دیکھیں تو اس بات کی گنجائش ہی نہیں کہ محض یہ کہنا کہ ہم ایمان لائے ہیں ان کے اس قول کو تسلیم کر لیا جائے گا اس کے لئے ان کی آزمائش ہوگی کہ وہ ایمان والے ہیں بھی یا نہیں جن کا ثبوت یہ بھی ہے

ارشاد ربانی ہے، کہ کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلوں کی سی روداد نہ آئی، پہنچی انہیں سختی اور شدت اور ہلا ہلا ڈالے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول اور اس کے ساتھ ایمان والے کب آئے گی مدد اللہ کی؟ ۔۔سن لو اللہ کی مدد قریب ہے۔ سورۃ بقرۃ 214۔

شان نزول اخذ از ترجمہ کنزالایمان

یہ آیت کریمہ غزوہ احزاب کے متعلق نازل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھی، ان میں انہیں صبر کرنے کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہ خدا میں تکالیف برداشت کرنا قدیم سے خاصان خدا کا معمول رہا ہے ابھی تو تمہیں پہلوں کی سی تکلیفیں پہنچی بھی نہیں ہیں۔

حضرت خباب بنارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سایہ کعبہ میں اپنی چادر مبارکہ سے تکیہ کئے ہوئے تشریف فرما تھے، ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے دعا کیوں نہیں فرماتے ہماری مدد کیوں نہیں کرتے؟ ۔۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ گرفتار کئے جاتے تھے زمین میں گڑھا کھود کر اس میں دبائے جاتے تھے آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر ڈالے جاتے تھے اور لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشت نوچے جاتے تھے اور ان میں کوئی مصیبت انہیں انکے دین سے روک نہ سکتی تھی۔ (سورۃ البقرۃ 214 شان نزول ترجمہ کنز الایمان وبحث سورۃ عنکبوت 2)

یہ حال بتایا جا رہا ہے ایمان والوں کا جو ہر آزمائش وابتلاء میں بھی صبر سے کام لیتے تھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جڑے رہتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اصل الایمان یہی ہے کہ جان ایمان روح کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جڑا رہنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتہا درجے کا تعلق عشق ومحبت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب واحترام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و ہر حکم ماننا ہی عین ایمان ہے اور اس کے خلاف کرنا کفر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بالا سناد مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، کہ جب تک میں اس کو اس کی جان، اس کی اولاد، اس کے ماں باپ اور تمام لوگوں سے یہاں تک کہ دنیا کی ہر شے سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

محمد بن مثنی، عبدالوہاب ثقفی، ایوب، ابوقلابہ، انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تین باتیں جس کسی میں ہوں گیں، وہ ایمان کی مٹھاس (مزہ) پائے گا، اللہ اور اس کے رسول اس کے نزدیک تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں اور جس کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ ہی کے لئے کرے اور کفر میں واپس جانے کو ایسا برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو۔

مذکورہ احادیث کریمہ میں مومنین کو ایمان کی حلاوت ولذت کے بارے میں آگاہ کیا جارہا ہے کہ ایمان لانے کے بعد ایمان کی حلاوت پانا بھی اہم قرار دیا جارہا ہے محض یہ نہیں کہ کہدیا کہ ہم ایمان لائے بلکہ ایمان کی حلاوت کے لئے جب وہ آزمائش کے مرحلے میں ہو، تو کفر پر نہ لوٹ جائے بلکہ آزمائش میں صبر کرتے ہوئے ثابت قدم رہے اور کفر پر لوٹنے کو ایسا جانے جیسے کہ آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کرے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو دنیا وما فیہا کی تمام محبتوں پر فوقیت دے اس جگہ پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں۔ سورۃ البقرۃ 165 نیز ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیں، کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ (سورۃ التوبۃ 24)

آیات بالا میں اللہ تعالیٰ سے محبت کا ذکر کیا گیا ہے، کہ ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں دوسری جگہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے، کہ اللہ اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں لڑنے سے زیادہ اگر کوئی اور محبوب ہو تو راستہ دیکھو حتی کہ اللہ اپنا حکم لائے۔

اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ یہ بیان فرمادیا کہ اس انسان کی جتنی بھی رشتہ داریاں ہیں یا اس کی محبت کے جتنے بھی زاویے ہیں ان سب کو سمیٹ کر اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا جھنڈا بلند ہونا چاہئے ایک طرف اس کی محبت اپنے باپ

کے ساتھ ہے اپنے بیٹے کے ساتھ اپنی زوجہ کے ساتھ ہے اپنے کمائے ہوئے مال کے ساتھ ہے اپنی کوٹھی اپنے بنگلہ کے ساتھ ہے۔ اور دوسری طرف اس کی محبت اللہ تعالیٰ ورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور جہاد کے ساتھ ہے جب یہ سب محبتیں آپس میں متعارض ہو جائے، تو مومن وہ ہوگا، کہ جوان ساری (مادی) چیزوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو بلند کرے گا اور ان دو ذوات کی محبت کو باقی تمام ذوات کی محبتوں پر غالب کردے گا۔

مذکورہ آیت کریمہ میں جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کی تفصیل کا ذکر کیا وہاں ساتھ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تذکرہ بھی کیا ہے، تا کہ کسی کو غلط فہمی نہ رہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی محبت میں کوئی فرق ہے، خالق کائنات ہم سے دوسری تمام محبتیں چھڑوانا چاہتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ان میں نہیں فرمایا جن کی محبت اللہ تعالیٰ چھڑوانا چاہتا ہے، بلکہ رب کائنات نے آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ اس محبت کے ساتھ فرمایا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ تمام چیزوں کی محبت سے اوپر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو مقدم ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنی محبت کے ساتھ ذکر کر کے اس بات کو واضح کیا ہے کہ اس کے سوا باقی ہر محبت کو چھوڑنا ہوگا، وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کی محبت کے مقابل آجائے، اس کو ہر حال میں چھوڑنے کو کہا جا رہا ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اللہ تعالیٰ نے اس محبت میں نہیں رکھا لکھا جو مقابل آجائے، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اللہ تعالیٰ ہی کی محبت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے ساتھ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ذکر فرمایا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے صحابہ کرام علیہم الرضوان مستعمل پانی حاصل کر رہے تھے اور اسے چوم رہے تھے ماتھوں پر لگا رہے تھے، جب ان سے پوچھا گیا، کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو، کہ میں وضو کرتا ہوں اور تم میرے وضو کے پانی کے لئے تڑپتے ہو اس کو حاصل کرتے ہو اس کی کیا وجہ ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ بحب اللہ ورسولہ: یہ کام اللہ تعالیٰ کی محبت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لئے کرتے ہیں۔

بخاری شریف میں ہے آپ نے، کہ وضو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں اور خالق کائنات تو اعضاء سے بھی پاک ہے، لیکن اس مستعمل پانی کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نظریہ یہ تھا، کہ پانی سے ہمیں دونو کی خوشبو آتی ہے اس واسطے قرآن وسنت میں یہ دونوں محبتیں ہمیشہ یکجا کی جارہی ہیں، یکجا ہی بیان کیا گیا ہے اور نفس الامر میں ان دونوں محبتوں کا حکم ایک ہی ہے۔ بات ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کی، لیکن کوئی بھی کس طرح اللہ تعالیٰ سے محبت کر سکتا ہے اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے قانون اور قرینہ بتا دیا ہے، آپ کچھ بھی کرلیں آپ کو گھوم پھر کر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس ہی کی طرف آنا پڑے گا اور اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں، کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے، کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے، کہ لوگو اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو، تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ آل عمران۔ آیت 31)

جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے یا کرنا چاہتا ہے اس کو بتا دیا گیا ہے کہ تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو، جب تم اللہ

کے اس محبوب کی پیروی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا تمہیں دوست رکھے گا مگر شرط یہی ہے کہ تم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو اور لازمی بات ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی وہی کرے گا، کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھے گا اور جو محبت رکھے گا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے حد ادب واحترام بھی کرے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر بھی کرے گا اور اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وپیروی کرنا ایمان بن جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر ایمان لانا ہی عین ایمان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کریمہ ہی ایمان کا مدار ہے اور کامل ایمان کا انحصار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق اور محبت اور انتہا درجہ کی تعظیم وتکریم پر ہے۔

اور تاریخ اسلام گواہ ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنے والہانہ عشق ومحبت سے سرشار ہو کر جس شاندار انداز میں اپنے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار کیا اور جس قدر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کی، اس کی نظیر مل ہی نہیں سکتی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا مقصود ہی نہیں ہے، مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جان اپنی اولاد اپنے ماں باپ اور مخلوق میں سے ہر شے سے زیادہ محبوب رکھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔ (سورۃ الاحزاب، آیت 6)

اللہ تعالیٰ نے جب سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مالک بنا دیا ہے، ہماری جانوں کا۔ تو پھر کس کو اختیار ہے کہ کوئی بھی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب واحترام نہ کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلمکی تعظیم وتوقیر نہ کرے۔

اگر کوئی اس کے برعکس جاتا ہے، تو کافر ومشرک ہے اور اگر محض دکھاوے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے اور دل میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں، ادب واحترام نہیں ہے اور تعظیم وتوقیر سے کتراتا ہے، تو ایسا شخص ہرگز مومن ومسلم نہیں، بلکہ ایسے شخص کو منافق سے تعبیر کیا گیا ہے۔

کامل مومن اسے ہی کہا گیا ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا درجہ عشق ومحبت کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب واحترام کرے اور تعظیم وتوقیر بجالائے یہی عین ایمان ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کی مراد ہے۔

لیکن بعض گمراہ اور بدمذہب لوگوں کی طرف سے مختلف ہتھکنڈوں سے مومنین کے دلوں سے تعظیم رسالت کو ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اس کے لئے مختلف فرقے مختلف ناموں سے دشمنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کمر کس کر میدان میں آئے ہوئے ہیں۔

ان کے دلوں میں بغض نبی ہے اور زبان سے شرک وبدعت کا نعرہ لگا کر شرک وبدعت کی آڑ میں لوگوں کے ایمان خراب کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں سے شمع عشق رسالت کو بجھا دیا جائے جو لوگ سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ناواقف ہیں اور جن کو عقائد صحیحہ کا درست علم نہیں حالانکہ وہ مسلک اہلسنت والجماعت سے منسلک بھی ہیں لیکن اس پر شدت اور پختگی نہیں ہے یا وہ ان گمراہوں اور بدمذہبوں کی جانب سے کئے جانے والے کچھ سوالات کے جوابات اپنے مسلک کے

بارے میں نہیں دے سکتے کیونکہ وہ ان کے بنائے ہوئے سوالات سے ناواقف ہوتے ہیں اور اچانک جواب نہیں دے پاتے اس لئے وہ مخمصے کا شکار ہو جاتے ہیں اور وہ بدمذہب اور گمراہ اس پر فوراً شرک کا الزام لگا دیتا ہے اور وہ شخص چونکہ درست عقائد سے ناواقف ہوتا ہے لہٰذا وہ بھٹک جاتا ہے اور بدمذہبوں اور گمراہوں کے شکنجے میں آ جاتا ہے۔

اس طرح وہ اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور گمراہ ہو جاتا ہے لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور رفعت وکمال سے آگاہی اور درست عقائد کی معلومات ہو۔

بدمذہب اور بدعقیدہ و باطل پرست لوگ اپنے گمراہ اور باطل عقائد، شرک و بدعت کی آڑ میں پھیلاتے ہیں حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کریمہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت شرک نہیں کرے گی۔ جیسا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس سے نکلے (میدان احد پہنچے) اور شہداء احد کی قبروں پر نماز جنازہ ادا فرمائی پھر واپس تشریف لا کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لئے "فرط" ہوں اور میں تم پر شہید ہوں۔ اور بیشک اللہ کی قسم! میں اب اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا زمین کی چابیاں عطا کر دی گئیں اور اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ تم طلب دنیا میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔

بخاری شریف میں ہے۔ ملاحظہ فرمائیں آپ نے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر اعلان فرما دیا، کہ میری امت سے مجھ کو شرک کا خوف نہیں ہے پھر آج گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ٹولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اقدس کے خلاف جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شرک کے الزامات کیوں لگاتا ہے بدعت کے الزامات کیوں لگاتا ہے کچھ تو ہے کہ جس کی پردہ داری ہے۔

اس سلسلے میں یہ حدیث کریمہ بھی ملاحظہ فرمائیں، کہ

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتّٰى إِذَا رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدْءًا لِلْإِسْلَامِ غَيْرَهُ إِلٰى مَاشَاءَ اللّٰهُ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَسَعٰى عَلٰى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَيُّهُمَا أَوْلٰى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ أَمِ الرَّامِي قَالَ: بَلِ الرَّامِي

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک مجھے جس چیز کا تم پر خدشہ ہے وہ ایک ایسا آدمی ہے جس نے قرآن پڑھا یہاں تک کہ جب اس پر اس قرآن کا جمال دیکھا گیا اور وہ اس وقت تک جب تک اللہ نے چاہا اسلام کی خاطر دوسروں کی پشت پناہی بھی کرتا تھا۔ پس وہ اس قرآن سے دور ہو گیا اور اس کو اپنی پشت پیچھے پھینک دیا اور اپنے پڑوسی پر تلوار لے کر چڑھ دوڑا اور اس پر شرک کا الزام لگایا، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں

نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان دونوں میں سے کون زیادہ شرک کے قریب تھا شرک کا الزام لگانے والا یا جس پر شرک کا الزام لگایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شرک کا الزام لگانے والا۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ، ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

(رواه البخاري في التاريخ الكبير، 4، 301، الرقم: 2907، ابن حبان في الصحيح، 1، 282، الرقم: 81، وابو يعلى في المسند، 7، 220، الرقم: 2793، والطبراني في المعجم الكبير، 20، 88، الرقم: 169، وفي مسند الشاميين، 2، 254، الرقم: 1291، والهيثمي في مجمع الزوائد، 1، 188، وقال: اسناده حسن، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، 2، 266.)

مذکورہ بالا 12 احادیث کریمہ آپ پھر بغور پڑھیں، کہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے، کہ جو لوگ شرک شرک اور بدعت بدعت کرتے رہتے ہیں اور شرک وبدعت کی آڑ میں لوگوں کو گمراہی پر مائل کرتے ہیں درحقیقت یہی لوگ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے موجب، یہی لوگ مرتکب شرک ہوتے ہیں اور نہ صرف شرک کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ یہی لوگ رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کے بھی انکاری ہیں۔

ان کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان رحمت ہے، کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل فرماتے ہیں، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ بے شک تم میں سے ایسے لوگ ہوں گے جو عبادت کریں گے اور اپنی عبادت میں تندہی سے کام لیں گے۔

یہاں تک کہ وہ لوگوں کو بھلے لگیں گے اور وہ خود بھی اپنے آپ پر اترائیں گے حالانکہ وہ دین سے اس طرح خارج ہوں گے کہ جس طرح تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، المسند الہیثمی فی مجمع الزوائد، مصنف عبدالرزاق)

یہ ہے حقیقت ان لوگوں کی، جو آداب رسالت اور تعظیم وتوقیر رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں یوں جان لو کہ یہ لوگ ایمان بالرسالت کے بغیر ہی اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر مومن بننے کا خواب دیکھ رہے ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ایمان بالرسالت کے بغیر ایمان، ایمان کہلاتا ہی نہیں، تو پھر ایسا ایمان مقبول کس طرح ہوگا؟

کیا وجہ ہے، کہ یہ لوگ اسلام میں پورے پورے داخل نہیں ہوتے، جبکہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے، کہ اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ پھر یہ احکامات قرآن کریم کی خلاف ورزی کیوں کرتے ہیں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف کیوں جاتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کو آداب رسالت کے تمام قرائن سکھا دئے تعظیم مومنوں کے دلوں میں راسخ کر دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت قرار دے دیا اور جس نے اس سے انحراف کیا وہ بہت دور گمراہی میں مبتلا ہو گیا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت وفرمانبرداری ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی میں ہی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے، تو اگر کوئی شخص جناب احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر بجا لاتا ہے، تو درحقیقت، وہ اللہ تعالیٰ ہی کی رضا وخوشنودی کو حاصل کرتا ہے۔

یہی اصل ایمان ہے، کہ جان ایمان روح کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتہا درجے کا تعلق عشق ومحبت قائم کرتے ہوئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب واحترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے انتہا تعظیم وتوقیر کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری میں اپنی زندگی گزار دے۔

صحابہ کرام کی محبت رسول ﷺ کا بیان

اس میں کوئی شک نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت دوسروں کی نسبت زیادہ تھی، اس لئے کہ یہ محبت مشاہدے اور دیکھنے کی تھی، اور دیکھنا اور سننا برابر نہیں، (شنیدہ کے بود مانند دیدہ)

یہاں تک کہ جو حضرات آخر میں اسلام لائے، وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل وکمال کے معترف تھے، کیونکہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال اور آپ کی نبوت کے دلائل کا خود مشاہدہ کیا تھا۔ لیکن ان کے لئے قبول حق سے جو چیز رکاوٹ تھی، وہ حمیت جاہلیت اور اپنے باپ دادوں پر فخر کرنا تھا، لیکن جوں ہی اس حمیت کا پردہ چاک ہوا، وہ ایمان لے آئے، اور ان کا ایمان بھی عظیم ایمان تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی محبت بھی عظیم تھی، یہاں تک کہ انہوں نے اپنے مال اور اپنی جانیں آپ پر قربان کردیں۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان سنیے۔ ما کان احد احب الیّ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مجھے کوئی بھی محبوب نہ تھا۔

اور ان ہی جیسے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہیں، جن کی عقل سلیم نے ان کی راہنمائی کی اور وہ اسلام لے آئے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں اپنے آپ کو قربان کردیا، جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیف اللہ، اللہ کی تلوار کا لقب دیا۔ یہی وہ خالد ہیں جن کی زبان سے وفات کے وقت یہ الفاظ نکل رہے ہیں۔

حضرت مائة معركة، وما في جسمي موضع إلا فيه ضربة بسيف، أو طعنة برمح، أو رمية بسهم، ثم ها انذا أموت على فراشي كما يموت البعير، فلا نامت أعين الجبناء

ترجمہ: میں سو معرکوں میں شریک رہا ہوں اور میرے جسم میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں تلوار، نیزہ یا تیر کے زخم کا نشان نہ ہو، لیکن اب بستر پر مر رہا ہوں جیسے اونٹ اپنی جگہ مرتا ہے، اللہ کرے بزدلوں کو نیند نہ آئے۔

عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات مشہور اور تواتر سے ہم تک پہنچے ہیں اور خاص خاص افراد کے حالات بھی صحیح اور ثابت ہیں، اس لیے یہاں ہم ان کے حالات کو نہایت اختصار سے ذکر کرتے ہیں۔ اور اس کی ابتداء ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات سے کرتے ہیں جن کو مکہ مکرمہ میں سخت ترین ایذائیں دی گئیں اور انہوں نے اللہ کے ذکر اور اس کی توحید سے اس کا مقابلہ کیا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ جن کی زبان سے: احد احد کی آواز بلند ہوتی ہے، اور وہ اس شدید ترین عذاب کو ایمان کی حلاوت اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی چاشنی سے ملا دیتے ہیں، اور جس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور ان جیسے دوسرے حضرات۔ رضی اللہ عنہم۔ اس ایذاء اور عذاب کی پرواہ نہ کرتے تھے، چاہے وہ کتنا ہی سخت ہو۔

غزوہ بدر میں صحابہ کرام کی آپ ﷺ سے محبت

غزوہ بدر میں اہل بدر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنی جانوں کا قربان کرنا سب کو معلوم ہے۔ معرکہ بدر کی تیاری کے وقت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جو انصار کے بڑے سرداروں میں سے تھے، اور جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سائبان بنانے کا مشورہ دیا، تاکہ آپ اس کے سائے میں بیٹھیں۔ انہوں نے فرمایا: یارسول اللہ! مدینہ میں کچھ لوگ ایسے پیچھے رہ گئے ہیں کہ ہم ان کے مقابلہ میں آپ سے زیادہ محبت کرنے والے نہیں، اگر ان کو معلوم ہو جاتا کہ آپ کو جنگ درپیش ہوگی تو وہ ہرگز آپ کے پیچھے نہ رہتے، اللہ ان کی وجہ سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، وہ آپ کے خیر خواہ ہیں، آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنے والے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف فرمائی اور ان کے لئے خیر کی دعا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سائبان بنایا گیا، جس میں آپ نے آرام فرمایا اور سوائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کسی کو تلوار اٹھا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکیداری کی جرأت نہیں ہوئی، پھر جب معرکہ شروع ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں کی صفوں میں داخل ہو گئے، اور زرہ پہنے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی یہ آیت پڑھ رہے تھے۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۔(القمر)

ترجمہ: اب شکست کھائے گا یہ مجمع اور بھاگیں گے پیٹھ پھیر کر۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتہائی درجہ کی محبت پر یہ غزوہ بدر شہادت ہے، ایسی محبت جس میں اپنی جان اور ہر قیمتی چیز کی قربانی ہے، جس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار فرمایا۔

غزوہ رجیع میں صحابہ کرام کی آپ ﷺ سے محبت

مشرکین نے قراء صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلا کر عہد شکنی کی اور جب مقابلہ ہوا تو بعض کو قتل کر دیا اور دو صحابہ ان مشرکین کے امن کے وعدہ سے دھوکا کھا کر ان کی قید میں چلے گئے۔ اور پھر وہ ان کو مکہ مکرمہ لے گئے، تاکہ مکہ کے مشرک ان کو اپنے ان مقتولین کے بدلے میں قتل کریں، جن کو مسلمانوں نے بدر میں قتل کیا تھا۔ وہ دو حضرات: زید بن دثنہ اور خبیب بن عدی رضی اللہ عنہما تھے۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے مشرکین نے کہا: کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ تمہاری جگہ محمد ہوتے؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: اللہ عظیم کی قسم! ہرگز نہیں۔ مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میری جان کے بدلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک میں کانٹا چبھ جائے۔

حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ سے مشرکین کے سردار ابوسفیان نے قتل کے وقت کہا: اے زید! میں تجھے اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں، بتاؤ! کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ محمد ﷺ اس وقت ہمارے پاس تمہاری جگہ ہوتے اور ان کی گردن مار ڈالی جاتی، اور تم اپنے گھر میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہوتے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کہ بخدا مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی اس وقت تشریف فرما ہیں، وہاں ان کے پاؤں مبارک میں کانٹا چبھے اور اس سے ان کو تکلیف ہو، اور میں اپنے گھر میں بیٹھا

رہوں۔

اس پر ابوسفیان نے کہا: میں نے لوگوں میں کسی کو کسی سے اتنی محبت کرتا نہیں دیکھا جتنا کہ محمد کے صحابہ محمد سے محبت کرتے ہیں۔ عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی محبت پر یہ شہادت کافی ہے۔

غزوۂ مصطلق میں صحابہ کرام کی آپ ﷺ سے محبت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ قبیلہ بنو المصطلق اپنے سردار حارث بن ابوضرار کی قیادت میں آپ سے جنگ کی تیاری کر رہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل اس کے کہ وہ حملہ کریں، آپ نے ان پر حملہ کر دیا، اور بے شمار لوگوں کو قیدی بنا لیا، اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا، اور ان کی تعداد بھی بہت تھی اور پھر ان کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، ان غلاموں میں اس قبیلے کے سردار حارث بن ابوضرار کی بیٹی جویریہ بھی تھی، جویریہ نے اپنے مالک سے (جس کے حصہ میں آئی تھی) مکاتبت کر دی یعنی اس سے یہ معاہدہ کر لیا تھا کہ اگر وہ اتنا مال اسے دے دے گی تو وہ اسے آزاد کر دے گا۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جویریہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے مکاتبت کے سلسلہ میں مدد کی درخواست کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس سے بھی بہتر صورت پسند کرو گی؟ وہ کہنے لگی، یارسول اللہ! وہ کیا صورت ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری کتابت کا سارا مال ادا کر دوں اور تجھ سے نکاح کر لوں، اس نے کہا ہاں! یارسول اللہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایسا کر دیا، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ خبر جب لوگوں تک پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جویرہ بنت حارث بن ابوضرار سے شادی کر لی ہے تو صحابہ کرام فرمانے لگے: حضرت جویریہ کا قبیلہ وقوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرال والے بن گئے ہیں، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تمام ان غلاموں کو جن کے وہ مالک بن گئے تھے، آزاد کر دیا، یعنی بغیر کوئی بدلہ لئے ہوئے اللہ کے لئے آزاد کر دیا۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نکاح سے بنو مصطلق کے ایک سو خاندان آزاد ہوئے اور میں نے اس عورت سے زیادہ اپنی قوم کے لئے برکت والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا خوب محبت ہے، بنی مصطلق کے سو گھرانے یعنی سو خاندان، جن کے افراد کی تعداد سات سو بتائی گئی ہے، جن میں ہر فرد کی قیمت ہمارے آج کے دور میں عمدہ قسم کی گاڑی کے برابر ہے، ان سب کو صرف اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آزاد کر دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبیلہ کی ایک خاتون سے شادی کی ہے، یہ سب ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا نتیجہ تھا، کیوں کہ وہ قبیلہ والے آپ کے سسرال بن چکے تھے۔

5029 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ح وَاَنْبَاَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يُؤْمِنُ

5029-اخرجه البخاري في الايمان، باب حب الرسول صلى الله عليه وسلم من الايمان (الحديث 15) . واخرجه مسلم في الايمان، باب وجوب محبة رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثر من الاهل و الولد و الوالد و الناس اجمعين و اطلاق عدم الايمان على من لم يحبه هذه المحبة (الحديث 69) . تحفة الاشراف (993 و 1047) .

حدثنا .... لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من ماله واهله والناس اجمعين" .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا' جب تک "میں" اس کے نزدیک اس کے مال' اس کے اہلخانہ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں ہوجاتا"۔

اللہ تعالیٰ کی محبت اتباع سنت میں مضمر ہے

(۱) ابن جریر نے بکر بن اسوف کے طریق سے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک قوم نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنے رب سے محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) اتاری لفظ آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم یعنی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو اپنی محبت کی نشانی بنادیا اور عذاب کو مقدر کردیا جو آپ کی مخالفت کرے۔

(۲) ابن جریر وابن المنذر نے ابوعبیدہ الناجی کے طریق سے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کچھ قوموں نے کہا: (اے محمد!) اللہ کی قسم! ہم اپنے رب سے محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو نازل فرمایا لفظ آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۔ (الآیہ)

(۳) ابن ابی حاتم ابن جریر نے عباد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ کچھ قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ گمان کرتی تھیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ان کے قول کی عمل سے ساتھ تصدیق ہوجائے تو فرمایا لفظ آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی الآیہ تو اب اتباع محمد صلی اللہ علیہ ان کے قول کی تصدیق ہے۔

(۴) الحکم الترمذی نے یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ لوگوں نے کہا کہ ہم اپنے رب سے محبت کرتے ہیں تو ان کا امتحان لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لفظ آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۔

(۵) ابن جریر ابن المنذر نے ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ کچھ لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور وہ کہتے تھے کہ ہم اپنے رب سے محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ان کی محبت کی نشانی بنادیا۔

(۶) عبد بن حمید نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری سنت سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں پھر یہ آیت تلاوت فرمائی لفظ آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ آخری آیت تک۔

(۷) ابن جریر نے محمد بن جعفر بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ لفظ آیت قل ان کنتم تحبون اللہ یعنی اگر یہ تمہارا قول تھا عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں کہ تم کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے اور ان کی تعظیم کرتے ہو تو پھر لفظ آیت فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم (میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائیں گے اور تمہارے گناہوں کو معاف

کردیں گے) یعنی جو کچھ تمہارے کفر سے گذر چکا اس کو معاف فرمادیں گے۔ واللہ غفور رحیم اللہ تعالیٰ بخشنے والے بہت مہربان ہیں۔

(۸) الاصبہانی نے الترغیب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا ایمان کامل نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ ہوجائے اس کی خواہش تابع اس دین کے جس کو میں تمہارے پاس لے کر آیا ہوں۔

(۹) ابن ابی حاتم نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لفظ آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی سے مراد ہے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو نیکی میں اور تقویٰ میں تواضع اختیار کرتے ہوئے اور نفس کو بھی میرا مطیع بناتے ہوئے۔

(۱۰) الحکیم الترمذی ابونعیم الدیلمی اور ابن عساکر نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لفظ آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ سے مراد ہے کہ میری تابعداری کرو نیکی میں تقویٰ میں تواضع اختیار کرتے ہوئے اور نفس کو میرا مطیع بناتے ہوئے۔

(۱۱) ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی کے بارے میں روایت کیا ہے کہ تم اتباع کرو تواضع میں تقویٰ میں نیکی میں اور نفس کو میرا مطیع بنانے میں۔

(۱۲) ابن ابی حاتم ابونعیم نے الحلیہ میں اور حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرک زیادہ ہلکا ہے چیونٹی کے حرکت کرنے سے بھی صفا پہاڑی پر اندھیری رات میں ہے اور اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تو ظلم میں سے کسی چیز کو پسند کرے اور انصاف میں سے کسی چیز سے بغض رکھے اور دین نہیں ہے مگر محبت کرنا اور بغض رکھنا اللہ کے لیے اسی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لفظ آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔

(۱۳) ابن ابی حاتم نے خوشب کے طریق سے حسن رضی اللہ عنہ سے لفظ آیت فاتبعونی یحببکم اللہ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ خاص کر ان کی محبت کی نشانی اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع ہے۔

(۱۴) ابن ابی حاتم نے سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ کسی نے اس قول المرء مع من احب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا؟ لفظ آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ پھر فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ تم کو) قریب کردیں گے اور (اس سے) محبت کرنا یہ قرب ہے اور اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں فرماتے اور نہ کافروں کو قریب کرتے ہیں۔

(۱۵) ابن جریر نے محمد بن جعفر بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ لفظ آیت قل اطیعوا اللہ والرسول آپ فرما دیجئے کہ وہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں کیونکہ وہ پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب پہچانتے تھے یہاں ان لوگوں سے مراد نجران کا وفد ہے جو نصاریٰ میں سے تھے جو آپ کے اوصاف کو پاتے ہیں اپنی کتابوں میں فان تولوا یعنی اگر وہ اپنے کفر پر لوٹ جائیں تو لفظ آیت فان اللہ لا یحب الکفرین اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں فرماتے۔

(۱) احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہرگز نہ پاؤں تم میں سے کسی ایک کو جو اپنے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اس کے پاس میرے حکموں میں سے کوئی حکم آئے ان چیزوں میں سے جس کا میں نے حکم دیا ہے یا جس سے میں نے روکا ہے تو وہ کہے ہم نہیں جانتے ہم تو صرف اس پر عمل کریں گے جو ہم اللہ کی کتاب میں پاتے ہیں۔ (تفسیر در منثور، سورہ آل عمران، لاہور)

5030 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مِمَّا ذُكِرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ" ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی بھی ایک شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک "میں" اس کے نزدیک اس کی اولاد اور اس کے ماں باپ سے زیادہ محبوب نہیں ہوجاتا"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اللہ کی محبت کے دعویٰ کی تصدیق کا بیان

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (آل عمران، ۳۱)

الحب کا معنی ہے محبت اور اسی طرح الحب بالکسر بھی ہے اور الحب بمعنی الحبیب بھی ہے جیسا کہ الخدن اور الخدین (دوست) ہے، کہا جاتا ہے، احبه فهو محب اور حبة يحبه (بالکسر) فهو محبوب (یعنی پہلا محبت کرنے والا اور دوسرا جس سے محبت کی جائے) جوہری نے کہا ہے: یہ شاذ ہے، کیونکہ مضاعف میں یفعل بالکسر نہیں آتا۔

ابوالفتح نے کہا ہے: اس میں حبب ہے جیسا کہ ظرف پھر با کو ساکن کیا گیا اور اسے دوسری با میں مدغم کردیا گیا، ابن الدہان سعید نے کہا ہے: حب میں دو لغتیں ہیں: حب اور احب اور اس بنا میں حب اصل میں حبب تھا جیسا کہ ظرف اس پر ان کا یہ قول دلالت کرتا ہے، حببت۔ اور فعل سے صفت کا صیغہ اکثر فعیل کے وزن پر آتا ہے، ابوالفتح نے کہا ہے: اور احب پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: يحبهم ويحبونه یہ یا کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ اور (آیت) فاتبعوني يحببكم الله اور حب فعل کے وزن پر آتا ہے کیونکہ اس کا قول ہے حبب اور فعل کے وزن پر آتا ہے جیسا کہ ان کا قول محبوب ہے: حبیب متعدی سے اسم فاعل نہیں آتا، پس یہ نہیں کہا جاتا۔ اما حاب اور فعل سے اسم مفعول بہت کم آتا ہے۔ جیسا کہ کسی کا قول ہے: مني بمنزلة المحب المكرم (میرے نزدیک معزز محبوب کے قائم مقام ہے) اور ابوزید نے بیان کیا ہے: حبيته احبه ۔

اور شعر بیان کیا:

فوالله لو لا تمرة ما حبية ولا كان ادنى من عويف وهاشم

لعمرك انني وطلاب مصر لكالمزداد مما حب بعدا

5030-اخرجه البخاري في الايمان ،باب حب الرسول من الايمان (الحديث 14) ۔ تحفة الاشراف (13734) ۔

اصمعی نے بیان کیا ہے: حرف مضارع کو فتحہ دیا گیا ہے درآنحالیکہ یہ اکیلی ہے، اور الحب الحابیہ فارسی سے عربی بنایا گیا ہے اور اس کی جمع حباب اور حبۃ آتی ہے، اسے جوہری نے بیان کیا ہے، اور یہ آیت وفد نجران کے بارے میں نازل ہوئی، جب انہوں نے یہ گمان کیا کہ انہوں نے جو کچھ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں دعویٰ کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہے، محمد بن جعفر بن زبیر نے یہی کہا ہے۔ (اسباب النزول للواحدی، جلد۱، صفحہ ۶۶)

اور حسن اور ابن جریج نے بیان کیا ہے: یہ آیت اہل کتاب کی ایک جماعت کے بارے نازل ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا: نحن الذین نحب ربنا۔ (اسباب النزول للواحدی، جلد۱، صفحہ ۶۶) ہم وہ ہیں جو اپنے رب سے محبت کرتے ہیں۔

اور روایت ہے کہ مسلمانوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ انا لنحب ربنا قسم بخدا! ہم اپنے رب سے محبت کرتے ہیں تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (آیت) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی (جامع البیان للطبری، جلد۳، صفحہ ۲۱۲)

ابن عرفہ نے کہا ہے: عربوں کے نزدیک محبۃ کا معنی ہے ارادة الشیء علی قصدله کسی شے کا قصد کرتے ہوئے اس کا ارادہ کرنا، اور ازہری نے کہا ہے: بندے کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کا معنی اس کا ان دونوں کی اطاعت کرنا اور ان کے حکم کی اتباع کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (آیت) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔ اور اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے ساتھ محبت کا معنی اس کا ان پر غفران اور بخشش کے ساتھ انعام فرمانا ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (آیت) ان اللہ لا یحب الکافرین۔ یعنی وہ ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔

اور سہل بن عبداللہ نے کہا ہے: اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت قرآن کی محبت ہے اور قرآن کریم کی محبت کی علامت حضور نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی علامت سنت کی محبت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور قرآن کی محبت اور حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور سنت کی محبت کی علامت آخرت کی محبت ہے اور آخرت کی محبت کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے آپ سے محبت کرے اور اپنے نفس سے محبت کی علامت یہ ہے کہ وہ دنیا سے مبغض رکھے اور دنیا کے بغض کی علامت یہ ہے کہ وہ اس سے صرف زادراہ اور گزارے کی مقدار حاصل کرے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قول باری تعالیٰ (آیت) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کے بارے میں روایت کیا ہے فرمایا: (کہ تم میری اتباع کرو) نیکی، تقویٰ، تواضع اور ذلۃ النفس میں اسے ابوعبداللہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ (نوادر الاصول فی معرفة احادیث الرسول قل ان کنتم تحبون صفحہ ۱۹۹)

اور حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: من اراد ان یحبه اللہ فعلیه بصدق الحدیث واداء الامانة والا یوذی جاره۔

جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے تو اس پر لازم ہے کہ وہ سچ بولے، امانت ادا کرے اور یہ کہ وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے، اور صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی ...ے سے محبت فرمانے لگتا ہے تو وہ جبریل امین (علیہ السلام) کو بلا کر فرماتا ہے: [illegible] فلاں سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے

...محبت کرتا ہے تو تم بھی اس سے محبت کرو تو پھر حضرت جبرئیل امین (علیہ السلام) بھی اس سے محبت ... پھر وہ آسمان میں ندا دیتا ہے اور کہتا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے سو تم بھی اس سے محبت کرو تو پھر ... بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں فرمایا پھر اسے زمین میں قبول عام عطا فرمادیا جاتا ہے اور جب وہ کسی بندے کو مبغوض ... جبرئیل امین (علیہ السلام) کو بلا کر فرماتا ہے: بلاشبہ میں فلاں کو ناپسند کرتا ہوں پس تو بھی اسے ناپسند کر پھر جبرئیل امین ... تو جبرئیل امین (علیہ السلام) بھی اسے ناپسند کرتے ہیں پھر آسمان کے باسیوں میں اعلان کردیتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ فلاں کو ناپسند کرتا ہے تو ... اسے مبغوض جانو۔ فرمایا۔ پس وہ بھی اسے مبغوض جانتے ہیں پھر زمین میں اس کے لئے نفرت رکھ دی جاتی ہے۔ (صحیح بخاری ذکر الملائکۃ، رقم الحدیث، ۲۹۷۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

... کتاب البر والصلۃ، جلد صفحہ ۳۳۱) اس کے بارے مزید بیان سورۃ مریم کے آخر میں آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ابو رجاء العطاردی نے (آیت) فاتبعونی ۔ با کو فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور ویغفر لکم کا عطف یحببکم پر کیا ہے، ... محبوب نے ابو عمرو بن علاء سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے یغفر کی را کو لکم کی لام میں مدغم کردیا ہے، نحاس نے کہا ہے: امام خلیل ... اور سیبویہ را کو ادغام کرنے کی اجازت نہیں دیتے اور ابو عمرو نے اس طرح کی غلطی کرنے سے صرف نظر کیا ہے۔ شاید وہ حرکت کو مخفی کردیتے ہیں جیسا کہ وہ کثیر اشیاء میں ایسا کرتے ہیں۔ (تفسیر قرطبی، سورہ آل عمران، بیروت)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام کی محبت کا بیان

کائنات کا تمام تر حسن و جمال ابد الآباد تک آفتابِ رسالت کے جلوؤں کی خیرات ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دنیا کے خوش قسمت ترین انسان تھے کہ انہوں نے حالتِ ایمان میں آقائے محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔ انہیں ان فضاؤں میں جو تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے انفاسِ پاک سے معطر تھیں، سانس لینے کی سعادت حاصل ہوئی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہ تھی، دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دنیا و مافیہا کی ہر نعمت سے بڑھ کر عزیز تھا۔ وہ ہر وقت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جھلک دینے کے لئے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپتے رہتے تھے۔ اس حسنِ بے مثال کی جدائی کا تصور بھی ان کے لئے سوہانِ روح بن جاتا۔ وہ چاہے کتنے ہی مغموم و رنجیدہ ہوتے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آتے ہی ان کے دل و جاں کو راحت اور سکون کی دولت مل جاتی، پھر وہ عالمِ وارفتگی میں آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی رفاقت کی آرزو اور تمنا کی فضائے دلکش میں گم ہو جاتے۔ انہیں یہ اندیشہ بے تاب رکھتا کہ کہیں اُن سے صحبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی گراں بہا نعمت چھن نہ جائے، اُن کے قلوبِ مضطر کو اس وقت قرار آیا جب اللہ رب العزت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال پر مر مٹنے والے عشاق کو اخروی زندگی میں ابدی رفاقتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مژدۂ جانفزا سنایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا:

وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيمًا ۝

(القرآن، النساء، 4.69،70)

اور جوکوئی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) اُن (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں o یہ فضل (خاص) اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ جاننے والا کافی ہے۔

اس مقام پر مفسرین کرام نے آیتِ مذکورہ کی شانِ نزول بیان کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے محبوبِ حجازی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و وارفتگی کے احوال و واقعات کا تذکرہ بڑے پیارے اور دلآویز انداز سے کیا ہے۔ ذیل میں حوالے کے طور پر چند مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔

1۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله! إنك لأحب إلي من نفسي، و إنك لأحب إلي من والدي، و إني لأكون في البيت، فأذكرك فما أصبر حتى آتي فأنظر إليك، و إذا ذكرت موتي و موتك عرفت أنك إذا دخلت الجنة رفعت مع النبيين، و أني إذا دخلت الجنة خشيت أن لا أراك، فلم يرد عليه النبي صلى الله عليه وسلم شيئا حتى نزل جبريل بهذه الآية: (وَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ).

(سیوطی، الدر المنثور، 2:2182، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، 1:3523، ہیثمی، مجمع الزوائد، 7:47، طبرانی، المعجم الاوسط، 1:5153، سیوطی، المعجم الصغیر، 1:653، ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، 4:7240، ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، 8:125)

ایک صحابی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے میری جان اور میرے والدین سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو آپ کو ہی یاد کرتا رہتا ہوں اور اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک حاضر ہو کر آپ کی زیارت نہ کر لوں۔ لیکن جب مجھے اپنی موت اور آپ کے وصال مبارک کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیاء کرام کے ساتھ بلند ترین مقام پر جلوہ افروز ہوں گے اور جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو خدشہ ہے کہ کہیں آپ کی زیارت سے محروم نہ ہو جاؤں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کے جواب میں سکوت فرمایا، اس اثناء میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ آیت نازل ہوئی: اور جوکوئی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) اُن (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے۔

2۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک اور روایت اسی موضوع پر اس طرح ہے۔

ان رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: يا رسول الله! إني أحبك حتى إني أذكرك فلولا أني أجيء فأنظر إليك ظننت أن نفسي تخرج، و أذكر أني إن دخلت الجنة صرت دونك في المنزلة، فيشق علي وأحب أن أكون معك في الدرجة. فلم يرد عليه شيئا. فأنزل الله (وَمَنْ يُّطِعِ

اللهَ وَ الرَّسُوْلَ) فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلاه عليه.

(سیوطی، الدرالمنثور، 2:2182، طبرانی، المعجم الکبیر، 12:86، رقم: 312559، ہیثمی، مجمع الزوائد، 7:6، 47، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، 1:523)

ایک صحابی بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ سے اس قدر محبت کرتا ہوں کہ (ہر وقت) آپ کو ہی یاد کرتا رہتا ہوں۔ پس جب تک میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کی زیارت نہ کرلوں تو یوں محسوس کرتا ہوں کہ میری جان نکل جائے گی۔ اور جب میں یہ خیال کرتا ہوں کہ اگر میں جنت میں چلا گیا تو آپ سے نچلے درجے میں ہوں گا، یہ خیال میرے لئے انتہائی تکلیف دہ ہوتا ہے کیونکہ میں جنت میں آپ کی دائمی معیت چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کوئی جواب نہ دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت۔ اور جو کوئی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے۔ نازل فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے بلا کر اس پر یہ آیت تلاوت فرمائی۔

3۔ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

إن رجلا من الأنصار أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: يا رسول الله! والله لأنت أحب إلي من نفسي و ولدي و أهلي و مالي، و لو لا اني آتيك فأراك لظننت إني سأموت. و بكى الأنصاري، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم: ما أبكاك؟ فقال: ذكرت إنك ستموت و نموت فترفع مع النبيين، و نحن إذا دخلنا الجنة كنا دونك فلم يخبره النبي صلى الله عليه وسلم بشيء، فأنزل الله على رسوله: (وَ مَنْ يُّطِعِ اللهَ وَ الرَّسُوْلَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ ـ عَلِيْمًا) فقال: ابشر يا أبا فلان.

(سیوطی، الدرالمنثور، 2:2182، ہناد، الزہد، 1:118، باب منازل الانبیاء، سعید بن منصور، السنن، 4:1307، رقم: 4661، بیہقی، شعب الایمان، 2:131، رقم: 1380)

ایک انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان، والدین، اہل و عیال اور مال سے زیادہ محبوب ہیں۔ اور جب تک میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کی زیارت نہ کرلوں تو محسوس کرتا ہوں کہ میں اپنی جاں سے گزر جاؤں گا، اور (یہ بیان کرتے ہوئے) وہ انصاری صحابی زار و قطار رو پڑے۔ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نالۂ غم کس لئے؟ تو وہ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! جب میں خیال کرتا ہوں کہ آپ وصال فرمائیں گے اور ہم بھی مر جائیں گے تو آپ انبیاء کرام کے ساتھ بلند درجات پر فائز ہوں گے، اور جب ہم جنت میں جائیں گے تو آپ سے نچلے درجات میں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہ دیا، پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر (یہ آیت مبارکہ) نازل فرمائی: اور جو کوئی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) اُن (ہستیوں) کے ساتھ ہوں

گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے۔۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس صحابی کو بلایا اور) فرمایا: اے فلاں! تجھے (میری ابدی رفاقت کی) خوش خبری مبارک ہو۔

4۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ ابن جریر نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

جاء رجل من الأنصار إلى النبي صلى الله عليه وسلم، و هو محزون، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم: يا فلان! ما لي أراك محزونا؟ قال: يا نبي الله! شيء فكرت فيه. فقال: ما هو؟ قال: نحن نغدو عليك و نروح ننظر في وجهك و نجالسك، غداً ترفع مع النبيين فلا نصل إليك. فلم يرد النبي صلى الله عليه وسلم شيئا، فأتاه جبرئيل بهذه الآية: وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ إلى قوله رَفِيْقًا، قال: فبعث إليه النبي صلى الله عليه وسلم فبشره.

سیوطی، الدر المنثور، 2182:2، قرطبی، الجامع الاحکام القرآن، 397:7، طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، 4163:5، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، 523:1

ایک انصاری صحابی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں غمزدہ حالت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے دریافت فرمایا: اے فلاں! تم اتنے غمگین کیوں ہو؟ اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے آپ سے متعلق اپنی ایک فکر کھائے جا رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ اُس نے عرض کیا: ہم صبح و شام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، آپ کے دیدار سے اپنے قلب و روح کو تسکین پہنچاتے ہیں، آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ کل (آخرت میں) آپ انبیاء کرام کے ساتھ بلند مقام پر فائز ہوں گے جبکہ ہماری آپ تک رسائی نہیں ہوگی۔ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی کو کوئی جواب نہ دیا۔ جب جبرئیل علیہ السلام یہ آیتِ کریمہ لے کر حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انصاری کو پیغام بھیجا اور اسے اس (دائمی رفاقت کی) بشارت دی۔

5۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا:

قد علمنا أن النبي صلى الله عليه وسلم له فضل على مَن آمن به في درجات الجنة ممن اتبعه و صدقه، فكيف لهم إذا اجتمعوا في الجنة أن يرى بعضهم بعضا؟ فأنزل الله في ذلك، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم: ان الاعلين ينحدرون إلى من هم أسفل منهم، فيجتمعون في رياضها فيذكرون ما أنعم الله عليهم و يثنون عليه.

طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، 2164:5، سیوطی، الدر المنثور، 3182.2، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، 522.1

(یا رسول اللہ!) ہم جانتے ہیں کہ ہر نبی کو جنت کے درجات میں اپنے اس امتی پر فضیلت حاصل ہوگی جس نے ان کی اتباع اور تصدیق کی تو پھر جنت میں معیت و رفاقت کی کیا صورت ہوگی؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے (مذکورہ) آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی سے ارشاد فرمایا کہ اوپر کے درجے والے اپنے سے نیچے کے درجے والوں کے پاس آئیں گے، ان کے پاس بیٹھیں گے اور اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی نعمتوں کا ذکر کریں گے اور اس کی

حمد وثنا بیان کریں گے۔

کتب احادیث وسیر میں اس قسم کے متعدد واقعات کا ذکر ہے جو انفرادی و اجتماعی طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پیش آئے۔ وہ اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ اسیرانِ جمالِ مصطفیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے زندگی پاتے تھے اور انہیں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لمحہ کی جدائی بھی گوارا نہ تھی۔ وہ ایک دوسرے سے اقبال کی زبان میں یوں ہم نوا ہوتے تھے۔

بیا اے ہمنشیں باہم بنالیم   من و تو کشتۂ شانِ جمالیم

میرے ساتھی آ! مل کر روئیں، میں اور تُو ایک ہی شانِ حسن وجمال کے کشتہ ہیں۔

ان مشاقانِ دید کے دل میں ہر لحظہ یہ تمنا دھڑکتی رہتی تھی کہ ان کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی ان سے جدا نہ ہو اور وہ صبح وشام اس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے اپنے قلوب واذہان کو راحت وسکون بہم پہنچاتے رہیں۔ ایسا کیوں نہ ہوتا کہ رب کائنات نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو سیرت وصورت میں ایسا یکتا و تنہا اور بے مثال بنایا تھا کہ کائنات رنگ وبو میں کوئی دوسرا اس کا ہم سر نہ تھا۔ حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے یوں ہی نہیں کہہ دیا تھا۔

کوئی مثل نہیں ڈھولن دی   چپ کر مہر علی ایتھے جا نئیں بولن دی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اول تا آخر محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت کرتے تھے اور اسی محبت کا کرشمہ تھا کہ نہ انہیں اپنی جان کی پروا تھی، نہ مال واولاد کی۔ وہ دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر اپنے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزیز جانتے تھے۔ انہوں نے جس والہانہ عشق ومحبت کا مظاہرہ کیا انسانی تاریخ آج تک اس کی نظیر پیش کر سکی اور نہ قیامت تک اس بے مثال محبت کے مظاہر دیکھنے ممکن ہوں گے۔ ذیل میں اسی لازوال محبت کے چند مستند واقعات کا ذکر کیا جائے گا:

صحابہ کرام کی نماز اور زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین منظر

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرضِ وصال میں جب تین دن تک حجرۂ مبارک سے باہر تشریف نہ لائے تو وہ نگاہیں جو روزانہ دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرفِ دلنواز سے مشرف ہوا کرتی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جھلک دیکھنے کو ترس گئیں۔ جان نثارانِ مصطفیٰ سراپا انتظار تھے کہ کب ہمیں محبوب کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔ بالآخر وہ مبارک ومسعود لمحہ ایک دن حالتِ نماز میں انہیں نصیب ہو گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایامِ وصال میں جب نماز کی امامت کے فرائض سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سپرد تھے، پیر کے روز تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں حسبِ معمول باجماعت نماز ادا کر رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدرے افاقہ محسوس کیا۔ آگے روایت کے الفاظ ہیں۔

فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستر الحجرۃ، ینظر الینا و ھو قائمٌ، کأن وجھہ ورقۃ مصحف، ثم تبسم.

بخاری، الصحیح، 1: 240، کتاب الجماعۃ والامامۃ، رقم: 2648؛ مسلم، الصحیح، 1: 315، کتاب الصلاۃ، رقم: 3419؛ ابن ماجہ، السنن، 1: 519، کتاب

الجنائز، رقم: 41664 احمد بن حنبل، 3: 5163 بیہقی، السنن الکبری، 3: 75، رقم: 64825 ابن حبان، الصحیح، 15: 296، رقم: 76875 ابوعوانہ، المسند، 1: 446، رقم: 81650 نسائی، السنن الکبری، 4: 2261 رقم: 97107 عبدالرزاق، المصنف، 5: 433، رقم، حمیدی، المسند، 2: 501، رقم: 111188 عبد بن حمید، المسند، 1: 352، رقم: 121163 ابویعلی، المسند، 6: 250، رقم: 3548

آپ نے اپنے حجرۂ مبارک کا پردہ اٹھا کر کھڑے کھڑے ہمیں دیکھنا شروع فرمایا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور قرآن کا ورق ہو، پھر مسکرائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فهممنا أن نفتتن من الفرح برؤية النبی صلى الله عليه وسلم، فنكص أبوبكر على عقبيه ليصل الصف، وظن أن النبی صلى الله عليه وسلم خارج إلى الصلوة.

بخاری، الصحیح، 1: 240، کتاب الجماعۃ والامامۃ، رقم: 2468 بیہقی، السنن الکبری، 3: 75، رقم: 34825 عبدالرزاق، المصنف، 5: 4433 احمد بن حنبل، المسند، 3: 5194 عبد بن حمید، المسند، 1: 302، رقم: 1163

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم لوگ نماز چھوڑ بیٹھتے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں پر پیچھے پلٹے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں اور انہوں نے یہ سمجھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے باہر تشریف لانے والے ہیں۔

ان پر کیف لمحات کی منظر کشی روایت میں یوں کی گئی ہے۔

فلما وضح وجه النبی صلى الله عليه وسلم ما نظرنا منظرا كان أعجب إلينا من وجه النبی صلى الله عليه وسلم حين وضح لنا.

بخاری، الصحیح، 1: 241، کتاب الجماعۃ والامامۃ، رقم: 2649 مسلم، الصحیح، 1: 315، کتاب الصلوۃ، رقم: 3419 ابن خزیمہ، الصحیح، 2: 372، رقم: 41488 ابوعوانہ، المسند، 1: 446، رقم: 51652 بیہقی، سنن الکبری، 3: 74، رقم: 64824 احمد بن حنبل، المسند، 3: 7211 ابویعلی، المسند، 7: 25، رقم: 2439

جب (پردہ ہٹا اور) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور سامنے آیا تو یہ اتنا حسین اور دلکش منظر تھا کہ ہم نے پہلے کبھی ایسا منظر نہیں دیکھا تھا۔

مسلم شریف میں فهممنا ان نفتتن کی جگہ یہ الفاظ منقول ہیں: فبهتنا و نحن فی الصلوة، من فرح بخروج النبی صلى الله عليه وسلم. مسلم، الصحیح، 1: 315، کتاب الصلوۃ، رقم: 419

ہم دورانِ نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لانے کی خوشی میں حیرت زدہ ہو گئے (یعنی نماز کی طرف توجہ نہ رہی)۔

علامہ اقبال نے حالتِ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ زار حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دیدِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے منظر کی کیا خوبصورت لفظی تصویر کشی کی ہے۔

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

کم وبیش یہی حالت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر صحابی رضی اللہ عنہ کی تھی۔ شارحین حدیث نے فهممنا ان نفتتن من الفرح برؤية النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی اپنے اپنے ذوق کے مطابق کیا ہے۔

1۔امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: فهممنا ای قصدنا ان نفتتن بأن نخرج من الصلوٰة.

(قسطلانی، ارشاد الساری، 2:44)

پس قریب تھا یعنی ہم نے ارادہ کرلیا کہ (دیدار کی خاطر) نماز چھوڑ دیں۔

2۔لامع الدراری میں ہے:

وكانوا مترصدين إلى حجرته، فلما أحسوا برفع الستر التفتوا إليه بوجوههم.

(گنگوہی، لامع الدراری علی الجامع البخاری، 3:150)

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کی طرف مرکوز تھی، جب انہوں نے پردے کا سرکنا محسوس کیا تو تمام نے اپنے چہرے حجرۂ انور کی طرف کرلئے۔

3۔وحید الزماں حیدر آبادی ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: فهممنا ان نفتتن من الفرح برؤية النبی صلی الله علیه وسلم. (ترجمۃ البخاری، 1:349)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے ہم کو اتنی خوشی ہوئی کہ ہم خوشی کے مارے نماز توڑنے ہی کو تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ نیچے ڈال دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: فكاد الناس ان يضطربوا فأشار الناس ان اثبتوا.

(ترمذی، الشمائل المحمدیہ، 1:327، رقم: 386)

قریب تھا کہ لوگوں میں اضطراب پیدا ہو جاتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو۔

شیخ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اضطراب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فقرب الناس أن يتحركوا من كمال فرحهم لظنهم شفاءه صلى الله عليه وسلم حتى أرادوا أن يقطعوا الصلوٰة لإعتقادهم خروجه صلى الله عليه وسلم ليصلى بهم، و أرادوا أن يخلوا له الطريق إلى المحراب و هاج بعضهم في بعض من شدة الفرح.

(بیجوری، المواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ 194)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شفایاب ہونے کی خوشی کے خیال سے متحرک ہونے کے قریب تھے حتیٰ کہ انہوں نے نماز توڑنے کا ارادہ کرلیا اور سمجھے کہ شاید ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لیے باہر تشریف لارہے ہیں لہٰذا انہوں نے محراب تک کا راستہ خالی کرنے کا ارادہ کیا جبکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوشی کی وجہ سے کودنے لگے۔

امام بخاری نے باب الالتفات فی الصلوۃ کے تحت اور دیگر محدثین کرام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ والہانہ کیفیت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں بیان کی ہے:

وهَمّ المسلمون أن يفتتنوا في صلوتهم، فأشار إليهم: أتموا صلاتكم.

بخاری، الصحیح، 1:262، کتاب صفۃ الصلاۃ، رقم: 2721ابن حبان، الصحیح، 14:587، رقم: 36620ابن خزیمہ، الصحیح، 3:75، رقم 41650 ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، 2:5217طبری، التاریخ، 2:231

مسلمانوں نے نماز ترک کرنے کا ارادہ کر لیا تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز کو پورا کرنے کا حکم دیا۔

دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کا مداوا

اربابِ تاریخ و سیر لکھتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر میں قحط سالی کے دور میں حکومت کے جمع شدہ ذخیرے سے قحط زدہ عوام میں غلے کی تقسیم کا نظام قائم فرمایا۔ ابھی آئندہ فصل کے آنے میں تین ماہ باقی تھے کہ غلے کا سٹاک ختم ہو گیا۔ اس پر حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ فکر لاحق ہو گئی کہ افلاس زدہ لوگوں کو غلے کی فراہمی کیسے ہوگی۔ وہ اس فکر میں غلطاں تھے کہ اللہ رب العزت نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بذریعہ جبرئیل علیہ السلام یہ پیغام دیا کہ اپنے چہرے کو بے نقاب کر دیجئے، اس طرح بھوکے لوگوں کی بھوک کا مداوا ہو جائے گا۔ روایات میں ہے کہ جو بھوکا شخص حضرت یوسف علیہ السلام کا دیدار کر لیتا اس کی بھوک مٹ جاتی۔ (شمائل الترمذی: 27، حاشیہ: 3)

قرآن حکیم نے زنانِ مصر کا ذکر کیا ہے کہ وہ کس طرح حسنِ یوسف علیہ السلام کی دید میں اتنا محو اور بے خود ہو گئیں کہ انہیں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں کٹ جانے کا احساس بھی نہ رہا۔

یہ تو حسنِ یوسفی کی بات ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام انبیاء علیہم السلام کی صفات و کمالات کے جامع ہیں۔ اس لئے حسن و جمال کی بے خود کر دینے والی کیفیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں اس درجہ موجود تھی کہ اسے حیطۂ بیان میں نہیں لایا جا سکتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھوکوں کی بھوک رفع کرنے کا ذریعہ بنتی تھی، چہرۂ اقدس کے دیدار کے بعد بھوک اور پیاس کا احساس کہاں رہتا؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت کاشانۂ نبوت سے باہر تشریف لائے کہ: لا يخرج فيها و لا يلقاه فيها أحد.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کبھی اس وقت باہر تشریف نہ لاتے تھے اور نہ ہی کوئی آپ سے ملاقات کرتا۔

پھر یوں ہوا کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی بھوک سے مغلوب باہر تشریف لے آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رفیقِ غار سے پوچھا: اے ابوبکر! تم اس وقت کیسے آئے ہو؟ اس وفا شعار عجز و نیاز کے پیکر نے از راہِ مروت عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف آپ کی ملاقات، چہرۂ انور کی زیارت اور سلام عرض کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔

تھوڑی دیر بعد ہی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی اسی راستے پر چلتے ہوئے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوگئے۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اے عمر! تمہیں کون سی ضرورت اس وقت یہاں لائی؟ شمع رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے نے عرض کی: الجوع، یارسول اللہ! یارسول اللہ! بھوک کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں۔
والی کون ومکان رحمتِ کل جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: و أنا قد وجدت بعض ذلك. اور مجھے بھی کچھ ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے۔

(ترمذی، الجامع الصحیح، 4: 583، ابواب الزہد، رقم: 22369 ترمذی، الشمائل المحمدیہ، 1: 312، رقم: 3373 حاکم، المستدرک، 4: 145، 47178 طبری، الریاض النضرہ، 1: 340)

تو ہادی برحق نبی مکرم حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں جاں نثاروں کے ہمراہ اپنے ایک صحابی حضرت ابوالہیثم بن تیہان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کا شمار متمول انصار میں ہوتا تھا۔ آپ کھجوروں کے ایک باغ کے مالک تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے وقت صاحب خانہ گھر پر موجود نہ تھے، اُن کی اہلیہ محترمہ نے بتایا کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہوئے ہیں۔ اتنے میں ابوالہیثم رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ جب دیکھا کہ آج سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے غریب خانے کو اعزاز بخشا ہے تو ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ اپنے گھر میں دیکھ کر پھولے نہیں سما رہے تھے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنی خوشی کا اظہار کیسے کریں، کیسے بارگاہِ خداوندی میں سجدۂ شکر بجا لائیں؟ ایک عجیب سی کیف وسرور اور انبساط کی لہر نے اہلِ خانہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا اور گھر کے درودیوار بھی خوشی سے جھوم اٹھے تھے۔

حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ پر جو کیفیت طاری ہوئی اس کے بارے میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں: یلتزم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و یفدیه بأبیه و أمه.

ترمذی، الجامع الصحیح، 4: 583، ابواب الزہد، رقم: 22369 ترمذی، الشمائل المحمدیہ، 1: 312، رقم: 3373 حاکم، المستدرک، 4: 145، رقم: 47178 طبری، الریاض النضرہ، 1: 340

(حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ آتے ہی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے اور کہتے جاتے میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیک وسلم پر قرباں ہوں۔

بعد ازاں حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ان دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے باغ میں لے گئے، تازہ کھجوریں پیش کیں اور کھانا کھلایا۔

شمائل ترمذی کے حاشیہ پر مذکورہ حدیث کے حوالے سے یہ عبارت درج ہے:

لعل عمر رضی الله عنه جاء لیتسلی بالنظر فی وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم کما کان یصنع أهل مصر فی زمن یوسف علیه السلام، و لعل هذا المعنی کان مقصود أبی بکر رضی الله

عنه و قد ادى بالطف وجه كانه خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم لما ظهر عليه بنور النبوة ان ابابكر طالب ملاقاته، و خرج ابوبكر لما ظهر عليه بنور الولاية انه صلى الله عليه وسلم خرج في هذا الوقت لانجاح مطلوبه شمائل الترمذي:27،حاشیہ:3

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس لئے تشریف لائے تھے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت سے اپنی بھوک مٹانا چاہتے تھے، جس طرح مصر والے حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن سے اپنی بھوک کو مٹالیا کرتے تھے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عمل میں بھی یہی راز مضمر تھا۔ مگر رفیق سفر نے اپنا مدعا نہایت ہی لطیف انداز میں بیان کیا اور یہ امر بھی ذہن نشین رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نور نبوت کی وجہ سے آشکار ہو چکا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ طالب ملاقات ہیں اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر نور ولایت کی وجہ سے واضح ہو چکا تھا کہ اس گھڑی آقائے مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار انہیں ضرور نصیب ہوگا۔

ایک صحابی کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا

کائنات کا سارا حسن و جمال نبی آخر الزماں حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور میں سمٹ آیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت سے شرف ہونے والا ہر شخص جمالِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں اس طرح کھو جاتا کہ کسی کو آنکھ جھپکنے کا یارا بھی نہ ہوتا اور نگاہیں اٹھی کی اٹھی رہ جاتیں۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے چہرۂ انور) کو (اس طرح ٹکٹکی باندھ کر) دیکھتا رہتا کہ (وہ اپنی آنکھ تک نہ جھپکتا)۔ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس جاں نثار صحابی کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا: اس (طرح دیکھنے) کا سبب کیا ہے؟ اس عاشقِ رسول صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کے چہرۂ انور کی زیارت سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔

(قاضی عیاض، الشفاء، 2:566، قسطلانی، المواہب اللدنیہ، 2:94)

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جاں نثاران مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر خود سپردگی کی ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال میں اس طرح کھو جاتے کہ دنیا کی ہر شے سے بھی بے نیاز ہو جاتے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا شوقِ دیدار کا بیان

مکۂ معظمہ میں اسلام کا پہلا تعلیمی اور تبلیغی مرکز کوہِ صفا کے دامن میں واقع دارِ ارقم تھا، اسی میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس فرماتے۔ ابھی مسلمانوں کی تعداد 39 تک پہنچی تھی کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ کفار کے سامنے دعوتِ اسلام اعلانیہ پیش کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منع فرمانے کے باوجود انہوں نے اصرار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمادی۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ دینا شروع کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی

تشریف فرماتھے۔ پس آپ ہی وہ پہلے خطیب (داعی) تھے جنہوں نے (سب سے پہلے) اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوگوں کو بلایا۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ (السیرۃ)، 230:3 حلبی، السیرۃ الحلبیہ، 1:3475 دیار بکری، تاریخ الخمیس، 1:4294 طبری، الریاض النضرۃ، 1:397)

اسی بنا پر آپ کو اسلام کا خطیب اوّل کہا جاتا ہے۔ نتیجتاً کفار نے آپ رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا اور آپ کو اس قدر زدوکوب کیا کہ آپ خون میں لت پت ہوگئے، انہوں نے اپنی طرف سے آپ کو جان سے مار دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی، جب انہوں نے محسوس کیا کہ شاید آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی ہے تو اسی حالت میں چھوڑ کر چلے گئے۔ آپ کے خاندان کے لوگوں کو پتہ چلا تو وہ آپ کو اٹھا کر گھر لے گئے اور آپس میں مشورہ کے بعد فیصلہ کیا کہ ہم اس ظلم وتعدی کا ضرور بدلہ لیں گے لیکن ابھی آپ کے سانس اور جسم کا رشتہ برقرار تھا۔

آپ کے والدِ گرامی ابوقحافہ، والدہ اور آپ کا خاندان آپ کے ہوش میں آنے کے انتظار میں تھا، مگر جب ہوش آیا اور آنکھ کھولی تو آپ رضی اللہ عنہ کی زبانِ اقدس پر جاری ہونے والا پہلا جملہ یہ تھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟

تمام خاندان اس بات پر ناراض ہو کر چلا گیا کہ ہم تو اس کی فکر میں ہیں اور اسے کسی اور کی فکر لگی ہوئی ہے۔ آپ کی والدہ آپ کو کوئی شے کھانے یا پینے کے لئے اصرار سے کہتیں، لیکن اس عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر مرتبہ یہی جواب ہوتا، کہ اس وقت تک کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا جب تک مجھے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر نہیں مل جاتی کہ وہ کس حال میں ہیں۔ لختِ جگر کی یہ حالت زار دیکھ کر آپ کی والدہ کہنے لگیں: خدا کی قسم! مجھے آپ کے دوست کی خبر نہیں کہ وہ کیسے ہیں؟

آپ رضی اللہ عنہ نے والدہ سے کہا کہ حضرت اُم جمیل رضی اللہ عنہا بنت خطاب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے پوچھ کر آئیں۔ آپ کی والدہ ام جمیل رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ماجرا بیان کیا۔ چونکہ انہیں ابھی اپنا اسلام خفیہ رکھنے کا حکم تھا اس لئے انہوں نے کہا کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے دوست محمد بن عبداللہ کو نہیں جانتی۔ ہاں اگر تو چاہتی ہے تو میں تیرے ساتھ تیرے بیٹے کے پاس چلتی ہوں۔ حضرت اُم جمیل رضی اللہ عنہا آپ کی والدہ کے ہمراہ جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو ان کی حالت دیکھ کر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکیں اور کہنے لگیں:

مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور اُن سے تمہارا بدلہ لے گا۔ آپ نے فرمایا! ان باتوں کو چھوڑو مجھے صرف یہ بتاؤ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ انہوں نے اشارہ کیا کہ آپ کی والدہ سن رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا: فکر نہ کرو بلکہ بیان کرو۔ انہوں نے عرض کیا: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) محفوظ اور خیریت سے ہیں۔ پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس وقت) کہاں ہیں؟

انہوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دارِ ارقم میں ہی تشریف فرما ہیں۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا: میں اس وقت تک کھاؤں گا نہ کچھ پیوں گا جب تک کہ میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان آنکھوں سے بخیریت نہ دیکھ لوں۔

ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، (السیرۃ)، 230:3 حلبی، السیرۃ الحلبیہ، 1:3476 طبری، الریاض النضرۃ، 1:4398 دیار بکری، تاریخ الخمیس، 1: 294

شمعِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پروانے کو سہارا دے کر دارِ ارقم لایا گیا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عاشقِ زار کو

اپنی جانب آتے ہوئے دیکھا تو آگے بڑھ کر تھام لیا اور اپنے عاشقِ زار پر جھک کر اس کے بوسے لینا شروع کر دیئے۔ تمام مسلمان بھی آپ کی طرف لپکے۔ اپنے یارِ غمگسار کو زخمی حالت میں دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عجیب رقت طاری ہو گئی۔

اُنہوں نے عرض کیا کہ میری والدہ حاضرِ خدمت ہیں، ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دولتِ ایمان سے نوازے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور وہ دولتِ ایمان سے شرف یاب ہو گئیں۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی والہانہ محبت و وارفتگی کا بیان

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس طرح چہرۂ نبوت کے دیدارِ فرحت آثار سے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان کیا کرتے تھے اور ان کے نزدیک پسند و دلبستگی کا کیا معیار تھا، اس کا اندازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یارِ غار سے متعلق درج ذیل روایت سے بخوبی ہو جائے گا۔

ایک مرتبہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تمہاری دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں: خوشبو، نیک خاتون اور نماز جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سنتے ہی عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے بھی تین ہی چیزیں پسند ہیں:

النظر إلى وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم، و إنفاق مالي على رسول الله صلى الله عليه وسلم، وان يكون ابنتي تحت رسول الله. (ابن حجر، منبهات: 21، 22)

آپ صلی اللہ علیک وسلم کے چہرۂ اقدس کو تکتے رہنا، اللہ کا عطا کردہ مال آپ صلی اللہ علیک وسلم کے قدموں پر نچھاور کرنا اور میری بیٹی کا آپ صلی اللہ علیک وسلم کے عقد میں آنا۔

جب انسان خلوصِ نیت سے اللہ تعالیٰ سے نیک خواہش کا اظہار کرتا ہے تو وہ ذات اپنی شانِ کریمانہ کے مطابق اُسے ضرور نوازتی ہے۔ اس اصول کے تحت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تینوں خواہشیں اللہ تعالیٰ نے پوری فرما دیں۔

آپ کی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نکاح میں قبول فرما لیا۔ آپ کو سفر و حضر میں رفاقتِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم نصیب رہی یہاں تک کہ غارِ ثور کی تنہائی میں آپ کے سوا کوئی اور زیارت سے مشرف ہونے والا نہ تھا، اور مزار میں بھی اَوصلوا الحبیب إلی الحبیب کے ذریعے اپنی دائمی رفاقت عطا فرما دی۔

اسی طرح مالی قربانی اس طرح فراوانی کے ساتھ نصیب ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جس قدر نفع ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا ہے اتنا کسی اور کے مال نے نہیں دیا۔

ترمذی، الجامع الصحیح، 5:609، ابواب المناقب، رقم: 23661 ابن ماجہ، السنن، 1:36، مقدمہ، باب فضائل الصحابہ، رقم 394 احمد بن حنبل، المسند، 2: 4253 ابن حبان، الصحیح، 15:273، رقم: 56858 ابن ابی شیبہ، المصنف، 6:348، رقم: 631927 طحاوی، شرح معانی الآثار، 4:158 7 ہیثمی، موارد الظمآن، 1: 532، رقم: 86621 قرطبی، تفسیر الجامع لاحکام القرآن، 3:9418 خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 10:363، رقم 105525 طبری، الریاض النضرہ، 2: 16، رقم 11116412 احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 1:65، رقم: 1225 سیوطی، تاریخ الخلفاء: 30

دوسرے مقام پر مال کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت کا ذکر بھی فرمایا: لوگوں میں سے مجھے اپنی رفاقت دینے اور اپنا مال خرچ کرنے کے لحاظ سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

بخاری، الصحیح، 1:177، کتاب المساجد، رقم: 2454 ترمذی، الجامع الصحیح، 5: 608، ابواب المناقب، رقم: 33660 نسائی، السنن الکبریٰ، 5: 35، رقم: 48102 احمد بن حنبل، المسند، 3: 518 ابن حبان، الصحیح، 14: 558، رقم: 66594 ابن ابی شیبہ، المصنف، 6: 348، رقم: 731926 نسائی فضائل الصحابہ 1: 3، رقم: 182 احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 1: 61، رقم: 921 ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، 2: 10227 طبری، الریاض النضرہ، 2: 12، رقم: 109405

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی والہانہ محبت کی کیفیت بیان کرتے ہوئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والد گرامی سارا دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہتے، جب عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر گھر آتے تو جدائی کے یہ چند لمحے کاٹنا بھی اُن کے لئے دشوار ہو جاتا۔ وہ ساری ساری رات ماہی بے آب کی طرح بیتاب رہتے، ہجر و فراق کی وجہ سے ان کے جگرِ سوختہ سے اس طرح آہ نکلتی جیسے کوئی چیز جل رہی ہو اور یہ کیفیت اس وقت تک رہتی جب تک وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کو دیکھ نہ لیتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کا سبب بھی ہجر و فراقِ رسول ہی بنا۔ آپ کا جسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے صدمے سے نہایت ہی لاغر ہو گیا تھا، حتیٰ کہ اسی صدمے سے آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجر کے سوز و گداز کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قوتِ قلب و جگر گردد نبی	از خدا محبوب تر گردد نبی
ذرۂ عشقِ نبی از حق طلب	سوزِ صدیق و علی از حق طلب

(حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی دل و جگر کی تقویت کا باعث بنتی ہے اور شدت اختیار کر کے خدا سے بھی زیادہ محبوب بن جاتی ہے۔ تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا ذرہ حق تعالیٰ سے طلب کر اور وہ تڑپ مانگ جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ میں تھی۔)

ہجرِ رسول اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی گریہ وزاری کا بیان

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے: ایک رات آپ عوام کی خدمت کے لئے رات کو نکلے تو آپ نے ایک گھر میں دیکھا کہ چراغ جل رہا ہے اور ایک بوڑھی خاتون اُون کاتتے ہوئے ہجر و فراق میں ڈوبے ہوئے یہ اشعار پڑھ رہی ہے:

على محمد صلاة الأبرار	صلى عليه الطيبون الأخيار
قد كنتَ قواماً بكا بالأسحار	يا ليت شعرى والمنايا أطوار

هل تجمعني و حبيبي الدار

(قاضی عیاض، الشفا، 2:569)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کے تمام ماننے والوں کی طرف سے سلام ہو اور تمام متقین کی طرف سے بھی۔ آپ راتوں کو اللہ کی یاد میں کثیر قیام کرنے والے اور سحری کے وقت آنسو بہانے والے تھے۔ ہائے افسوس! اسباب موت متعدد ہیں، کاش مجھے یقین ہو جائے کہ روز قیامت مجھے آقا کا قرب نصیب ہو سکے گا۔

یہ اشعار سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بے اختیار اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد آ گئی اور وہ زار و قطار رو پڑے۔ اہل سیر آگے لکھتے ہیں:

طرق عليها الباب، فقالت: من هذا؟ فقال: عمر بن الخطاب، فقالت: ما لي ولعمر في هذه الساعة؟ فقال: افتحي، يرحمك الله فلا باس عليك، ففتحت له، فدخل عليها، وقال: ردي الكلمات التي قلتيها آنفا، فردتها، فقال: ادخليني معكما و قولي و عمر فاغفرله يا غفار.

(خفاجی، نسیم الریاض، 3:355)

انہوں نے دروازے پر دستک دی۔ خاتون نے پوچھا: کون؟ آپ نے کہا: عمر بن الخطاب۔ خاتون نے کہا: رات کے ان اوقات میں عمر کو یہاں کیا کام؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تجھ پر رحم فرمائے، تو دروازہ کھول تجھے کوئی پریشانی نہ ہوگی۔ اس نے دروازہ کھولا: آپ اندر داخل ہو گئے اور کہا کہ جو اشعار تو ابھی پڑھ رہی تھی انہیں دوبارہ پڑھ۔ اس نے جب دوبارہ اشعار پڑھے تو آپ کہنے لگے کہ اس مسعود و مبارک اجتماع میں مجھے بھی اپنے ساتھ شامل کر لے اور یہ کہہ کہ ہم دونوں کو آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نصیب ہو اور اے معاف کرنے والے عمر کو معاف کر دے۔

بقول قاضی سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کے بعد چند دن تک صاحب فراش رہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی عیادت کے لئے آتے رہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک یہی ایمان تھا اور یہی دین کہ وہ کسی بھی شئے سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کے بغیر اپنا تعلق قائم نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حج پر آئے، طواف کیا اور حجر اسود کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔ اس سے فرمانے لگے:

إني أعلم أنك حجر لا تضر و لا تنفع، ولو لا أني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يقبلك ما قبلتك.

بخاری، الصحیح، 2:579، کتاب الحج، رقم: 21520 مسلم، الصحیح، 2:925، کتاب الحج، رقم: 31270 ابن ماجہ، السنن، 2: 981، کتاب المناسک، رقم: 2943 4 نسائی، السنن الکبریٰ، 2:400، رقم: 53918 احمد بن حنبل، المسند، 1:646 بیہقی، السنن الکبریٰ، 5: 82، رقم 79059 ابن ابی شیبہ، المصنف، 3: 342، رقم: 814753 عبد الرزاق، المصنف، 5:72، رقم: 99035 طبرانی، المعجم الاوسط، 3:243، رقم: 042 ... 1:478، رقم 11341 حمیدی، المسند

رقم 129 طبرانی، مسند الشامیین، 2:395، رقم 131567 ابویعلی، المسند، 1:169، رقم 14189 بیہقی، شعب الایمان، 3:450، رقم 154038 ابن عبدالبر، التمہید، 22:16256 قاضی عیاض، الشفاء، 2:17558 زرقانی، شرح علی الموطا، 2:408

میں جانتا ہوں بیشک تو ایک پتھر ہے جو نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان۔ اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

یہ کلمات ادا کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے حجرِ اسود کو بوسہ دیا۔ (حاکم، المستدرک، 1:628، رقم: 1682)

سیدنا صدیقِ اکبر اور سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہم کا دیدارِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا منفرد اعزاز

صدیقِ باوفا رضی اللہ عنہ کو سفرِ ہجرت میں رفاقتِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا اعزاز حاصل ہوا، جبکہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ مرادِ رسول ہونے کے شرفِ لازوال سے مشرف ہوئے۔ ان جلیل القدر صحابہ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظیم جماعت میں کئی دیگر حوالوں سے بھی خصوصی اہمیت حاصل تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج على أصحابه من المهاجرين و الأنصار، و هم جلوس و فيهم ابوبكر و عمر، فلا يرفع إليه أحد منهم بصره إلا ابوبكر و عمر، فإنهما كانا ينظران إليه و ينظر إليهما و يتبسمان إليه و يتبسم إليهما.

ترمذی، الجامع الصحیح، 5:612، ابواب المناقب، رقم: 23668 احمد بن حنبل، المسند، 3:3150 طیالسی، المسند، 1:275، رقم: 42064 عبد بن حمید، المسند، 1:388، رقم: 51298 ابویعلی، المسند، 1:116، رقم: 63378 احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 1:212، رقم: 7339 طبری، الریاض النضرة، 1:338، رقم: 209

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مہاجر اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جھرمٹ میں تشریف فرما ہوتے اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں ہوتے تو کوئی صحابی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھتا، البتہ ابوبکر صدیق اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو مسلسل دیکھتے رہتے اور سرکار ان کو دیکھتے، یہ دونوں حضرات رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر مسکراتے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو دیکھ کر تبسم فرماتے۔

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور محبتِ رسول

عشاقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نسبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو منفرد اعزاز عطا ہوا اس کا مظاہرہ صلح حدیبیہ کے موقع پر دیکھنے میں آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنا سفیر بنا کر مکہ معظمہ بھیجا کہ کفار و مشرکین سے مذاکرات کریں۔ کفار نے پابندی لگا دی تھی کہ اس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سفیرِ رسول بن کر مذاکرات کے لئے حرمِ کعبہ پہنچے تو انہیں بتایا گیا کہ اس سال آپ لوگ حج نہیں کر سکتے، تاہم کفارِ مکہ نے بزعمِ خویش رواداری برتتے ہوئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ چونکہ تم آ گئے ہو، اس لئے حاضری کے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اگر چاہو تو ہم تمہیں طواف کی اجازت دیتے ہیں لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے کفار کی اس

پیشکش کو بڑی شان بے نیازی سے ٹھکرا دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر طواف کرنا انہیں گوارا نہ ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی لگی لپٹی رکھے کہا:

ما کنتُ لأطوف به حتی یطوف به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

بیہقی، السنن الکبری، 9: 2221ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، 4: 3282طبری، التاریخ، 2: 4121قاضی عیاض، الشفاء، 2: 5594ابن کثیر، البدایہ والنہایہ (السیرۃ)، 4: 6167حلبی، السیرۃ الحلبیہ، 2: 7701ابن حبان، الثقات، 1: 8299طبری، تفسیر، 26: 986ابن کثیر، تفسیر، 4: 187

میں اس وقت تک طواف کعبہ نہیں کروں گا جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم طواف نہ کرلیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے اس عمل سے دشمنانِ اسلام کو جتلا دیا کہ ہم کعبہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر کعبہ مانتے ہیں اور اس کا طواف بھی اس لئے کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا طواف کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کعبے سے اپنی جذباتی وابستگی اور عقیدت کو اہمیت نہ دی حالانکہ اس کے دیدار کے لئے وہ مدت سے ترس رہے تھے اور ہجرت کے چھ سات سال بعد انہیں یہ پہلا موقع مل رہا تھا۔ اگر وہ طواف کر بھی لیتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع نہیں کیا تھا لیکن ان کے نزدیک سب سے زیادہ اہمیت نسبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی جس کے بغیر وہ کسی عمل کو کوئی وقعت دینے کے لئے تیار نہ تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہی نسبت ان کے ایمان کی بنیاد تھی۔

حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلقِ عشقی خود سپردگی اور وارفتگی کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ کتب احادیث میں ایک واقعہ مذکور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک دفعہ مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر گوشت کا لقمہ تناول کرنے لگے۔ لوگوں نے پوچھا: حضرت! یہ دروازہ گزرگاہِ عام ہے، یہاں بیٹھ کر کھانا چہ معنی دارد؟ دیکھنے والے کیا سمجھیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جواب میں فرمانے لگے: مجھے اور تو کچھ خبر نہیں، بس اتنا پتہ ہے کہ ایک بار میرے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا تھا، میں تو اس سنت پر عمل کر رہا ہوں اور اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی ادا میرے پیش نظر ہے۔

ایک دفعہ وضو کے بعد بغیر کسی وجہ کے مسکرانے لگے۔ کسی نے پوچھا: آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں جبکہ کسی سے گفتگو اور مکالمہ بھی نہیں۔ فرمانے لگے: مجھے کسی سے کیا غرض! میں نے تو ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرنے کے بعد مسکراتے دیکھا تھا، میں تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی ادا کو دہرا رہا ہوں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

مجھے کیا خبر تھی رکوع کی، مجھے ہوش کب تھا سجود کا
ترے نقشِ پا کی تلاش تھی کہ میں جھک رہا تھا نماز میں

اس تعلقِ عشقی کا اظہار تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں میں جھلکتا تھا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلقِ عشقی

حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کی تربیت براہِ راست آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ بچوں میں سب سے پہلے دامنِ اسلام سے وابستہ ہونا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مقدر میں لکھا گیا تھا۔ اس مقام پر سیدنا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کے

اس قول کا ذکر ضروری ہے جس میں آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی لذت آفرین کیفیت کو بیان کر کے ثابت کر دیا کہ عظمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم سربلند کرنا اور اطاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قندیل دل میں روشن رکھنا ہی ایمان کی اساس ہے

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا:

كيف كان حبكم لرسول الله صلى الله عليه وسلم؟ (قاضی عیاض، الشفاء، 568:2)

آپ (صحابہ کرام) کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر محبت تھی؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے اموال، اولاد، آباء واجداد اور امہات سے بھی زیادہ محبوب تھے اور کسی پیاسے کو ٹھنڈے پانی سے جو محبت ہوتی ہے ہمیں اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی بڑھ کر محبوب تھے۔ (قاضی عیاض، الشفاء، 568:2)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا کہ وہ زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مواقع تلاش کیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اقدس کی خوشبو انہیں بتا دیتی کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف گئے ہیں۔ وہ آسانی سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سراغ لگا لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی تابانیوں میں اپنی روح وجان کے ساتھ بھیگ جاتے۔ جناب حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی اور تقرب کا حال جاننے کے لئے یہ روایت ملاحظہ فرمائیے:

سورج کا پلٹنا اور نمازِ عصر کی ادائیگی کا بیان

حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ غزوہ خیبر کے دوران قلعہ صہباء کے مقام پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں سر انور رکھ کر استراحت فرما رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابھی نمازِ عصر ادا نہیں کی تھی۔ اس وقت چاہتے تو عرض کر دیتے کہ حضور صلی اللہ علیک وسلم! تھوڑی دیر توقف فرمایئے کہ میں عصر کی نماز پڑھ لوں، پھر حاضرِ خدمت ہو جاتا ہوں۔ عقل کا تقاضا بھی یہی تھا لیکن عقل کا کام تو بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ بہانے تلاش کرنا اور تنقید کرنا ہے۔ فرماتے ہیں:

عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ　　　عقل کو تنقید سے فرصت نہیں

عقل کا تو شیوہ ہی تنقید ہے، جبکہ عشق آنکھیں بند کر کے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے:

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق　　　عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

عقل سود و زیاں کے چکر میں اُلجھی رہتی ہے جب کہ عشق بے خطر آگ میں کود کر اُسے گل و گلزار میں تبدیل کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عشق منزل کو پا لیتا ہے اور عقل گردِ سفر میں گم ہو کر رہ جاتی ہے۔

بو علی اندر غبارِ ناقہ گم　　　دستِ رومی پردہ محمل گرفت

(بو علی (جو کہ عقل کی علامت ہے محبوب کی) اونٹنی کے غبار میں گم ہو گیا (جبکہ عشق کے نمائندے) رومی نے ہاتھ آگے بڑھا کر (محبوب کے) کجاوے کو تھام لیا۔)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عقل قرباں کن بہ پیشِ مصطفیٰ کا مظہر بنتے ہوئے اپنی نماز محبوب کے آرام پر قربان کر دی، جس کے

نتیجے میں اس کشتۂ آتشِ عشق اور پیکرِ وفا کو وہ نماز نصیب ہوئی جو کائناتِ انسانیت میں کسی دوسرے کا مقدر نہ بن سکی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ تو کب سے موقع کے متلاشی تھے کہ انہیں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اور قرب نصیب ہو۔ وہ یہ نادر موقع کیونکر ہاتھوں سے جانے دیتے، وہ تو زبان حال سے کہہ رہے ہوں گے۔

نمازیں گر قضا ہوں پھر ادا ہوں نگاہوں کی قضائیں کب ادا ہوں

چنانچہ انہوں نے موقع غنیمت جانا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر انور کے لئے اپنی گود بچھا دی، جس پر آپ نے اپنا مبارک سر رکھا اور اِستراحت فرمانے لگے۔ اب نہ جیسا کہ ہم ابھی بتا چکے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اور نہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا کہ نماز عصر ادا ہوئی کہ نہیں؟

ادھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی خوش بختی کے کیف میں آفتابِ نبوت کو تکے جا رہے تھے اور ادھر آفتابِ جہاں تاب اپنی منزلیں طے کرتا ہوا غروب ہوتا جا رہا تھا۔ جب ان کی نظر ڈوبتے سورج پر پڑی تو چہرۂ اقدس کا رنگ متغیر ہونے لگا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہوگئی۔ کبھی نگاہ سورج پر ڈالتے اور کبھی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے رخِ زیبا پر۔ کبھی مائل بہ غروب سورج کو تکتے تو کبھی آفتابِ رسالت کے طلوع کا منظر دیکھتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ سورج ڈوب چلا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو دیکھا کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پریشانی کے عالم میں محوِ گریہ ہیں۔ پوچھا: کیا بات ہوئی؟ عرض کیا: آقا! میری نماز عصر رہ گئی ہے۔ فرمایا: قضا پڑھ لو۔ انہوں نے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا، جو زبانِ حال سے یہ کہہ رہی تھیں کہ آپ رضی اللہ عنہ لی اللہ علیک وسلم کی غلامی میں نماز جائے اور قضا پڑھوں؟ اگر اس طرح نماز قضا پڑھوں تو پھر ادا کب پڑھوں گا؟

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ علی رضی اللہ عنہ قضا نہیں بلکہ نماز ادا ہی کرنا چاہتا ہے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے، اللہ جل مجدہ کی بارگاہ میں دستِ اقدس دعا کے لئے بلند کردیئے اور عرض کیا:

اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں مصروف تھا (کہ اس کی نماز قضا ہوگئی)، پس اس پر سورج کو پلٹا دے (تاکہ اس کی نماز ادا ہو)۔

طبرانی، المعجم الکبیر، 24: 151، رقم: 390، ہیثمی، مجمع الزوائد، 8: 297، قاضی عیاض، الشفا، 1: 400، ابن کثیر، البدایہ والنہایہ (السیرۃ)، 6: 83، سیوطی، الخصائص الکبری، 2: 137، حلبی، السیرۃ الحلبیہ، 2: 103

نماز وقت پر ادا کرنا اللہ کی اطاعت ہے لیکن یہاں تو نماز قضا ہوگئی تھی اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قضا کو اللہ کی اطاعت قرار دے رہے تھے۔ کیا معاذ اللہ آرام اللہ پاک فرما رہا تھا؟ نہیں، وہ تو آرام سے پاک ہے۔ کیا نیند اللہ کی تھی؟ نہیں، وہ تو نیند سے بھی پاک ہے۔ آرام حضور علیہ السلام کا تھا، نیند حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی، علی رضی اللہ عنہ کی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند پر قربان ہوگئی۔ اب چاہئے تو یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اے اللہ! علی تیرے رسول کی اطاعت میں مصروف

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے اطاعت کا مفہوم بھی واضح ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گری جیسی بھی ہو رب کی اطاعت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں معروف تھے اس لئے ان کی قضا بھی اطاعت الٰہی قرار پائی۔ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

اصل الاصول بندگی اُس تاجور کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں

حدیث مبارک میں مذکور ہے کہ جب آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ اقدس دعا کے لئے بلند فرمائے تو ڈوبا ہوا سورج اس طرح واپس پلٹ آیا جیسے ڈوبا ہی نہ ہو۔ یہ تو ایسے تھا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں ڈوریاں ہوں جنہیں کھینچنے سے سورج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب کھنچا آ رہا ہو۔ یہاں تک کہ سورج عصر کے وقت پر آ گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی۔

ردِ شمس کے معجزۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تفصیلی مطالعہ کے لئے راقم کی کتاب سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم (جلد نہم، معجزات) ملاحظہ فرمائیں۔

وارفتگی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اذانِ بلالی رضی اللہ عنہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سیدنا بلال رضی اللہ عنہ مدینہ کی گلیوں میں یہ کہتے پھرتے کہ لوگو تم نے کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے تو مجھے بھی دکھا دو، پھر کہنے لگے کہ اب مدینے میں میرا رہنا دشوار ہے، اور شام کے شہر حلب میں چلے گئے۔ تقریباً چھ ماہ بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اے بلال! یہ کیا بے وفائی ہے؟ (تو نے ہمیں ملنا چھوڑ دیا)، کیا ہماری ملاقات کا وقت نہیں آیا؟ (حلبی، السيرة الحلبيه، 2:308)

خواب سے بیدار ہوتے ہی اونٹنی پر سوار ہو کر لبیک! یا سیدی یا رسول اللہ! کہتے ہوئے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے مسجدِ نبوی پہنچ کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نگاہوں نے عالمِ وارفتگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈنا شروع کیا۔ کبھی مسجد میں تلاش کرتے اور کبھی حجروں میں، جب کہیں نہ پایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پر سر رکھ کر رونا شروع کر دیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ آ کر مل جاؤ، غلام حلب سے بہر ملاقات حاضر ہوا ہے۔ یہ کہا اور بے ہوش ہو کر مزارِ پُر انوار کے پاس گر پڑے، کافی دیر بعد ہوش آیا۔ اتنے میں سارے مدینے میں یہ خبر پھیل گئی کہ مؤذنِ رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ آ گئے ہیں۔ مدینہ طیبہ کے بوڑھے، جوان، مرد، عورتیں اور بچے اکٹھے ہو کر عرض کرنے لگے کہ بلال! ایک دفعہ وہ اذان سنا دو جو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سناتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں معذرت خواہ ہوں کیونکہ میں جب اذان پڑھتا تھا تو اشہد ان محمداً رسول اللہ کہتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا تھا۔ اب یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے کسے دیکھوں گا؟

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے سفارش کروائی جائے، جب وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے لیے کہیں گے تو وہ انکار نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر

فرمایا:

یا بلال! نشتهی نسمع أذانك الذی كنت تؤذن لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد.

(سبکی، شفاء السقام 239، ہیتمی، الجوہر المنظم 27)

اے بلال! ہم آج آپ سے وہی اذان سننا چاہتے ہیں جو آپ (ہمارے نانا جان) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مسجد میں سناتے تھے۔

اب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو انکار کا یارا نہ تھا، لہٰذا اسی مقام پر کھڑے ہو کر اذان دی جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں دیا کرتے تھے۔ بعد کی کیفیات کا حال کتبِ سیر میں یوں بیان ہوا ہے:

جب آپ رضی اللہ عنہ نے (بآوازِ بلند) اللہ اکبر اللہ اکبر کہا، مدینہ منورہ گونج اٹھا (آپ جیسے جیسے آگے بڑھتے گئے جذبات میں اضافہ ہوتا چلا گیا)، جب أشهد أن لا إله إلا الله کے کلمات ادا کیے گونج میں مزید اضافہ ہو گیا، جب أشهد أن محمدا رسول الله کے کلمات پر پہنچے تو تمام لوگ حتی کہ پردہ نشین خواتین بھی گھروں سے باہر نکل آئیں (رقت و گریہ زاری کا عجیب منظر تھا) لوگوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مدینہ منورہ میں اس دن سے زیادہ رونے والے مرد و زن نہیں دیکھے گئے۔ (ذہبی، سیر أعلام النبلاء، 1:358، 2 سبکی، شفاء السقام: 340، حلبی، السیرۃ الحلبیہ، 3:308)

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اذانِ بلال رضی اللہ عنہ کو ترانۂ عشق قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

اذاں ازل سے ترے عشق کا ترانہ بنی
نماز اُس کے نظارے کا اک بہانہ بنی

اسیرِ حسنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے، ابو عمارہ ان کی کنیت تھی اور وہ عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دو چار سال بڑے تھے۔ ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے انہیں بھی دودھ پلایا تھا، اس حوالے سے یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ اسلام کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہوئے تو تحریکِ اسلامی کے اراکین کو ایک ولولۂ تازہ عطا ہوا۔ آپ کے مشرف بہ اسلام ہونے کا واقعہ بڑا ہی ایمان افروز ہے جس سے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی حق گوئی، جرأت اور بے باکی کا پتہ چلتا ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو داعیِ اعظم کی حیثیت سے فریضۂ تبلیغ سر انجام دیتے ہوئے چھ سال ہو گئے تھے لیکن کفار و مشرکینِ مکہ کی اکثریت نہ صرف یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ حق پر کان نہیں دھرتی تھی بلکہ انہوں نے شہر مکہ کو قریۂ جبر بنا رکھا تھا اور مسلمانوں پر جو اقلیت میں تھے عرصۂ حیات تنگ کیا جا رہا تھا اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف دشنام طرازیوں اور طعن و تشنیع کا ہدف بنایا جاتا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے منصوبے تک بنائے جا رہے تھے۔ پورے مکہ کی فضا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون کی پیاسی تھی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ابھی شرفِ اسلام سے محروم تھے۔ وہ شمشیر زنی، تیر اندازی اور شکار و تفریح کے مشاغل میں اس قدر مشغول تھے کہ دعوتِ اسلام پر غور کرنے کی فرصت ہی نہ مل سکی تھی۔

ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوہِ صفا (یا ایک روایت کے مطابق حجون) کے مقام سے گزر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ

لوگوں کو دینِ حق کی طرف بلا رہے تھے کہ ابوجہل بھی ادھر آ نکلا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپے سے باہر ہو گیا۔ وہ بدبخت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہذیان بکنے لگا، لیکن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جبینِ اقدس پر ایک بھی شکن نمودار نہ ہوئی۔ ابوجہل گالیاں بکتا رہا، حروفِ ناروا اُس کی گندی زبان سے کانٹوں کی طرح گرتے رہے۔ اس بدبخت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی اذیت کا نشانہ بھی بنایا لیکن تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لبِ اقدس پر حرفِ شکوہ تک نہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور اس کی ہرزہ سرائی و اذیت رسانی پر کمال صبر و تحمل سے کام لیا۔ ایک عورت اپنے گھر میں بیٹھی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ شکار سے لوٹے تو اس خاتون سے نہ رہا گیا اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہنے لگی: کاش آپ تھوڑی دیر پہلے یہاں ہوتے اور اپنی آنکھوں سے دیکھتے کہ ابوجہل نے آپ کے بھتیجے سے کتنا برا سلوک کیا ہے، انہیں گالیاں دی ہیں اور اُن پر ہاتھ بھی اٹھایا ہے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ یہ سن کر طیش میں آ گئے، چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا اور کہنے لگے: ابوجہل کی یہ جرات کہ اُس نے میرے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہاتھ اٹھایا ہے، تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے خانہ کعبہ میں پہنچے، ابوجہل کو دیکھا کہ کفار و مشرکین کی ایک مجلس میں بیٹھا لاف زنی کر رہا ہے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ابوجہل کو دیکھ کر آگ بگولہ ہو گئے اور اس کی دریدہ دہنی اور شرارت کی سزا دینے کے لئے اپنی کمان اس کے سر پر دے ماری، جس سے اس بدبخت شاتمِ رسول کا سر پھٹ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے آڑے ہاتھوں لیا اور کہا: ابوجہل! تیری یہ ہمت کہ میرے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے اور ان سے بدسلوکی کرے۔ اس کے بعد حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا باطن نورِ ایمان سے روشن ہو گیا اور ان کے مقدر کا ستارا اوجِ ثریا پر چمکنے لگا، اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آنکھوں میں غیرتِ ایمانی کا چراغ بن کر جل اٹھی۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ابوجہل سے کہنے لگے:

کیا تو (میرے بھتیجے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے؟ میں (بھی اُن کے دین پر ہوں اور) وہی کہتا ہوں جو وہ فرماتے ہیں، میرا راستہ روک سکتے ہو تو روک کر دیکھو۔

ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، 2:2129 طبری، التاریخ، 1:3549 حلبی، السیرۃ الحلبیہ، 1:4477 طبری، ذخائر العقبی، 1:173

اور پھر چشمِ فلک نے وہ منظر بھی دیکھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہونے کے لئے آ رہے تھے تو اصحابِ رسول کو تردد ہوا لیکن جان نثارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ پورے اعتماد سے گویا ہوئے کوئی بات نہیں، عمر آتا ہے تو اُسے آنے دو، اگر نیک ارادے سے آیا ہے تو ٹھیک اور اگر برے ارادے سے آیا ہے تو اس کی تلوار ہی سے اس کا سر قلم کر دوں گا۔

سیدنا ابوہریرہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی کیفیتِ اضطراب

یوں تو دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آرزو اور تمنا ہر صحابی رسول کے دل میں اس طرح بسی ہوئی تھی کہ اُن کی زندگی کا کوئی لمحہ اس سے خالی نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکون کی دولت نصیب ہوتی اور معرفتِ الٰہی کے دریچے ان پر روشن ہو جاتے۔ اُن کے دل کی دھڑکن میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش اس درجہ سما گئی تھی کہ اگر کچھ عرصہ کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار میسر نہ آتا تو وہ بے قرار ہو جاتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر جو کیفیت گزرتی تھی

اس کے بارے میں وہ خود روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ نبوی میں عرض گزاری:

جب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوتا ہوں (تو تمام غم بھول جاتا ہوں اور) دل خوشی سے جھوم اٹھتا ہے اور آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں، پس مجھے تمام اشیاء (کائنات کی تخلیق) کے بارے میں آگاہ فرمائیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر شے کی تخلیق پانی سے کی ہے۔

احمد بن حنبل، المسند، 2: 2323؛ حاکم، المستدرک، 4: 176، رقم: 37278؛ ابن حبان، الصحیح، 6: 699، رقم: 42559؛ ہیثمی، موارد الظمآن، 1: 168، رقم: 5041؛ ہیثمی، مجمع الزوائد، 5: 616؛ ابن راہویہ، المسند، 1: 84، رقم: 7133؛ طبرانی، المعجم الکبیر، 3: 63، رقم: 82676؛ بیہقی، شعب الایمان، 6: 252، رقم: 8051

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو بھی آقا و مولا کی ایک لمحہ کی جدائی گوارا نہ تھی، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر کے لئے نظروں سے اوجھل ہوتے تو بے چین ہو جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکل کھڑے ہوتے۔

ایک دن حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم کی محفل میں تشریف فرما تھے کہ اچانک ان کے درمیان سے اٹھ کر کہیں تشریف لے گئے، واپسی میں ذرا تاخیر ہوئی تو غلامانِ مصطفیٰ کے چہرے مرجھا گئے، وہ پریشان ہوئے کہ کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان نہ پہنچا دیا ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دوسروں کی نسبت زیادہ مضطرب تھے۔ جب انتظار کی گھڑیاں طویل ہو گئیں تو وہ سب تلاشِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں نکل پڑے۔ چلتے چلتے ایک باغ تک جا پہنچے، کوشش کے باوجود باغ کا دروازہ کہیں نظر نہ آیا، ایک چھوٹی سی نالی باغ میں داخل ہو رہی تھی۔ باقی تو باہر ٹھہر گئے لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سمٹتے سمٹاتے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے، وہاں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر جان میں جان آئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اچانک اپنے درمیان پا کر پوچھا: ابو ہریرہ! تم۔۔۔ یہاں؟ جی آقا! غلام حاضر ہے۔ کیا بات ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حیران ہو کر پوچھا۔ وہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ ہمارے درمیان سے اٹھ آئے تھے، واپسی میں دیر ہو گئی تو ہمیں اضطراب نے آ گھیرا، چنانچہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکل پڑے اور چونکہ باغ میں داخل ہونے کا کوئی دروازہ نہ تھا اس لئے میں ایک نالی کے ذریعہ سمٹ سمٹا کر باغ کے اندر آیا ہوں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دوسرے جاں نثار بھی میرے پیچھے تھے اور وہ باہر کھڑے ہیں۔

مسلم، الصحیح، 1: 60، کتاب الایمان، رقم: 231؛ ابن حبان، الصحیح، 10: 409، رقم: 34543؛ ابو عوانہ، المسند، 1: 21، رقم: 417؛ ابن منده، الایمان، 1: 226، رقم: 588؛ ابو نعیم، المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم، 1: 125، رقم: 11141

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا ایک ایمان افروز واقعہ

غزوہ تبوک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا آخری معرکہ تھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفسِ نفیس شرکت فرمائی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض جنگی حکمتِ عملیوں اور مصلحتوں کے پیشِ نظر کسی غزوہ پر روانہ ہونے سے پہلے اپنے عزائم عام لوگوں سے خفیہ رکھا کرتے تھے لیکن غزوہ تبوک ایسا پہلا موقع تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانیہ طور

مسلمانوں کو بھر پور جنگی تیاریوں کا حکم دیا حتیٰ کہ نومسلموں کے لئے بھی اس مہم میں حصہ لینا لازمی قرار دے دیا۔
جب جہاد کے لئے لشکرِ اسلام کی تیاری کا اعلانِ عام ہوا۔ اُن دنوں جزیرہ نمائے عرب شدید گرمی کی لپیٹ میں آیا ہوا تھا۔ فصلِ خرما پک چکی تھی، تمازتِ آفتاب کا وہ عالم تھا کہ ہر ذی روح کو سائے کی تلاش تھی۔ اس سے قبل کافی عرصے سے قحط سالی کے باعث مسلمان انتہائی عسرت کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ باربرداری اور سواری کے جانوروں کی شدید قلت تھی، سفر طویل تھا اور وسائل کا فقدان ایک پریشان کن مسئلہ تھا۔ اس پر مستزاد اسلام دشمن منافقین نے اس نازک صورتحال سے فائدہ اٹھانے کے لئے لشکرِ اسلام میں وسوسے اور پھوٹ ڈالنے کی کوششیں تیز کر دی تھیں۔ کبھی وہ مسلمانوں کو موسم کی شدت سے ڈراتے، کبھی بے آب و گیاہ صحرائی سفر کی صعوبتوں کا ذکر کر کے ان کے پائے استقلال کو ڈگمگانے کی سعی کرتے اور کبھی رومیوں کی فوجی قوت کو بڑھا چڑھا کر اُن کے حربی اسلحہ اور ساز و سامان سے مسلمانوں کے حوصلے (morale) پست کرنے کا جتن کرتے، الغرض مختلف نفسیاتی حربے بروئے کار لائے جا رہے تھے۔ اس عالم میں جہاد کا اعلان مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا امتحان اور چیلنج تھا مگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے جذبے سے سرشار تھے وہ کب ان سازشیوں کو خاطر میں لاتے۔ انہوں نے کسی مصلحت اور اندیشۂ دور و دراز کو اپنے پاؤں کی زنجیر نہیں بننے دیا اور بغیر کسی تاخیر کے اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں ہر پیر و جوان سر پر کفن باندھ کر تبوک کے طویل سفر پر روانہ ہو گیا۔ لیکن تین مخلص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محض سستی اور غفلت کی وجہ سے پیچھے رہ گئے، اس واقعہ کی تفصیلات اہلِ سیر اور ائمہ تفسیر نے خود حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی زبانی بیان کی ہیں۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے دوسرے دو ساتھی جو غزوہ تبوک میں اسلامی لشکر کے ساتھ نہ جا سکے حضرت مرارۃ بن الربیع اور حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہما تھے۔

حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کا شمار صاحبِ ثروت لوگوں میں ہوتا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ سواری کے لئے ایک اونٹ خریدوں گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لشکر میں شامل ہو جاؤں گا۔ مرارہ بن الربیع رضی اللہ عنہ کا بھی یہی ارادہ تھا۔ وہ بھی اونٹ خرید کر لشکرِ اسلام میں شامل ہونا چاہتے تھے۔ دونوں حضرات اسی شش و پنج میں تھے کہ آج چلتے ہیں کل چلتے ہیں، جب زیادہ دن گزر گئے تو یہ سوچ غالب آ گئی کہ اب تو روانگی میں غیر معمولی تاخیر ہو چکی ہے، ممکن ہے وہ اسلامی لشکر میں شامل ہی نہ ہو سکیں، اسی دھیڑ بن میں سفرِ جہاد پر روانہ نہ ہو سکے۔ جب مدینہ میں گھر سے باہر نکلتے تو سوائے ضعیفوں اور منافقین کے انہیں کوئی نظر نہ آتا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی معاملہ ہوا اور وہ لشکرِ اسلام میں شمولیت کی سعادت سے محروم رہ گئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب تبوک سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی واپسی کی خبر ملی تو ندامت و شرمندگی کے مارے ہم میں سے ہر ایک کو یہی خیال ہر وقت دامن گیر رہنے لگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے۔ وہ کبھی اپنے اہلِ خانہ سے مشورہ طلب کرتے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو مجھے کیا کرنا چاہئے، کبھی ذہن میں یہ خیال ابھرتا کہ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا لوں گا۔ پھر ہم میں سے ہر ایک نے یہ فیصلہ کر لیا کہ نتائج خواہ کچھ بھی ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سچ کے سوا کچھ نہیں کہیں گے کیونکہ وہ

جانتے تھے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دلوں کے پوشیدہ احوال نورِ نبوت سے جان لیتے ہیں، ان سے کوئی چیز مخفی نہیں رہ سکتی۔

تبوک سے واپسی پر جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ٹھہرے تو وہاں پیچھے رہ جانے والے لوگ بھی اکٹھے ہو گئے، جن کی تعداد راویانِ حدیث نے اسی پچاسی کے لگ بھگ بیان کی ہے۔ ان میں ہر کوئی قسمیں کھا کھا کر کوئی نہ کوئی عذر پیش کر رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ظاہری قسموں پر اعتبار کر کے درگزر سے کام لیا۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میری باری آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معنی خیز تبسم فرمایا، جس سے ناگواری اور ناراضگی جھلک رہی تھی۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہیں کس بات نے پیچھے رکھا، کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میرا معاملہ کسی دنیا دار سے ہوتا تو میں بھی کوئی بہانہ بنا کر چھوٹ جاتا لیکن میرا معاملہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے لہٰذا سچ سچ بیان کروں گا۔ آقا! سچی بات یہ ہے کہ میں آسودہ حال تھا کوئی عذر اور بہانہ نہیں بس غفلت کا شکار ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے سچ کہا، اس لئے اب انتظار کر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تیرے بارے میں کوئی فیصلہ کر دے۔ فرماتے ہیں: میں محفل سے اٹھا تو بنی سلمہ کے چند آدمی اٹھ کر میرے ساتھ باہر آئے اور مجھے ملامت کرنے لگے، حتیٰ کہ میں نے سوچا کہ واپس جا کر اپنا بیان بدل دوں کہ مجھے حضرت معاذ بن سہیل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نظر آئے۔ انہوں نے میری ہمت بندھائی کہ سچ پر قائم رہو، اللہ تمہارے لئے کشادگی کی کوئی نہ کوئی راہ پیدا کر دے گا۔ اسی طرح حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ اور مرارہ بن الربیع رضی اللہ عنہ کا یہی معاملہ رہا۔

یہ تینوں مخلصین کڑی آزمائش میں ڈالے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے سماجی مقاطعہ کا حکم صادر فرمایا تو نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ لوگوں نے ان سے بات چیت تک کرنا چھوڑ دی۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سماجی مقاطعہ کے نتیجہ میں لوگ ہم سے اجتناب کرنے لگے۔ دوسرے دو ساتھی تو شرم کے مارے گھروں سے باہر نہ نکلے۔ میں ہمت کر کے بازار میں جاتا، مسجد میں نماز پڑھتا، لوگوں کو سلام کہتا لیکن کوئی جواب نہ دیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا تو وہ منہ پھیر لیتے۔ جب میں نماز میں متوجہ ہو جاتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے لیکن جب میں دیکھتا تو اعراض فرماتے۔ ایک دن میں اپنے چچا زاد اور بچپن کے دوست ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی دیوار پر چڑھ کر بڑے رنج اور کرب سے کہنے لگا کہ تم میرے سلام کا جواب کیوں نہیں دیتے، تم تو مجھے بچپن سے جانتے ہو، میں منافق نہیں، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے یہ جملہ تین بار دہرایا تو اُس نے صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ یہ جواب سن کر میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور بوجھل دل کے ساتھ واپس لوٹ آیا۔

یہ تینوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم توفیقِ ایزدی سے اس کڑی آزمائش اور امتحان کے کڑے مرحلے سے گزرے لیکن زبان سے اُف تک نہ کی۔ جب اس سوشل بائیکاٹ کے پہاڑ جیسے چالیس دن گزر گئے تو بارگاہِ نبوی سے حکم صادر ہوا کہ اپنی بیویوں سے بھی علیحدہ ہو جاؤ۔ یہ بڑا نازک مرحلہ تھا۔ جذباتی سطح پر ایک طوفان کھڑا ہو سکتا تھا لیکن ایک لمحہ کا توقف کئے بغیر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا طلاق دے دوں؟ بتایا گیا کہ نہیں صرف وقتی طور

ملتے ہی میں نے اپنی بیوی کو اس کے میکے بھیج دیا۔ ادھر حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے رو رو کر اپنا برا حال کر رکھا تھا۔ ان کی زوجہ محترمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوئیں، عرض کیا: یا رسول اللہ! ہلال رضی اللہ عنہ بڑی عمر کے ہیں، رو رو کر ہلکان ہوئے جا رہے ہیں، جب سے سماجی مقاطعہ ہوا ہے فرط غم سے کھانا پینا بھی چھوڑ دیا ہے، کسی وقت چند لقمے لے لیتے ہیں، دن کو روزہ رکھتے ہیں، ساری ساری رات نوافل ادا کرتے اور توبہ و استغفار کرتے گزارتے ہیں، ڈر ہے کہیں وہ ہلاک نہ ہو جائیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کوئی خادم بھی نہیں کہ ان کی دیکھ بھال کر سکے، اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں حسب سابق ان کی خدمت بجالاتی رہوں؟ کتب سیر و احادیث میں ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو بھی کسی نے مشورہ دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بیوی کو اپنے پاس ٹھہرنے کی اجازت لے لیں۔ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ عرض کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ نجانے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا جواب ارشاد فرمائیں، میں یہ سوال کرنے کی جرات نہیں رکھتا۔ اسی کشمکش میں پچاس دن گزر گئے۔

ان صبر آزما لمحات میں حضرت کعب بن مالک صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ایسی مصیبت اور آزمائش کا مرحلہ آیا جس نے ان کے دن کے سکون اور رات کے آرام کو غارت کر دیا۔ وہ فرماتے ہیں: میں ایک روز مدینہ کے بازار میں گھوم رہا تھا کہ ایک شامی کسان جو مدینہ میں غلہ فروخت کرنے آیا کرتا تھا، وہ میرے بارے میں لوگوں سے پوچھتا پھر رہا تھا کسی نے اشارے سے میرا پتہ بتا دیا تو وہ میرے پاس آ گیا۔ اس نے مجھے شاہ غسان کا ریشمی غلاف میں ملفوف ایک خط دیا۔ اس میں جو کچھ لکھا تھا وہ اس طرح تھا:

اما بعد! مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ تیرا صاحب (مراد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) تجھ سے ناراض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلت و رسوائی اور ضائع ہونے کے لئے پیدا نہیں کیا۔ ہمارے پاس چلے آؤ ہم تم سے بہتر سلوک کریں گے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شاہی مکتوب پڑھنے کے بعد میں نے اپنے آپ سے کہا: یہ پہلے سے بھی زیادہ کڑی آزمائش ہے، (افسوس کہ) میرے ایمان پر حملہ کرنے کے لئے ایک مشرک بادشاہ بھی مجھ پر ڈورے ڈالنے لگا ہے۔ میں نے اس کا خط پھاڑ کر تنور میں پھینک دیا (اور اس کی مذموم پیشکش کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیا)۔

بخاری، الصحیح، 4: 1606، کتاب المغازی، رقم: 4156، مسلم، الصحیح، 4: 2125، کتاب التوبۃ، رقم: 2769، احمد بن حنبل، المسند، 3: 445، ابن حبان، الصحیح، 8: 160، رقم: 3370، بیہقی، السنن الکبری، 9: 35، ابن ابی شیبہ، المصنف، 7: 424، رقم: 37007، عبد الرزاق، المصنف، 5: 403، رقم: 9744، طبرانی، المعجم الکبیر، 19: 45، رقم: 90، طبری، تفسیر، 11: 60، ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، 5: 218، ابن کثیر، السیرۃ النبویۃ، 3: 45، ابن قیم، زاد المعاد، 3: 554، حلبی، السیرۃ الحلبیۃ، 3: 125، ابن عبد البر، الدرر، 1: 245، ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، 5: 25

ان مخلص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آزمائش کا مرحلہ پچاس دنوں کے بعد مکمل ہوا، اللہ رب العزت نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اس کا اعلان بذریعہ وحی فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بشارت دی اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انہیں مبارک باد دینے کے لیے ان کے گرد جمع ہو گئے کہ وہ ہر کڑے امتحان میں سرخرو نکلے تھے۔ اللہ رب العزت نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

لَقَدْ تَّابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى إِذَا

ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ O (القرآن، التوبہ، 9: 117، 118)

یقیناً اللہ نے نبی (معظم) پر رحمت سے توجہ فرمائی اور ان مہاجرین اور انصار پر (بھی) جنہوں نے (غزوہ تبوک کی) مشکل گھڑی میں (بھی) آپ کی پیروی کی اس (صورت حال) کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل پھر جاتے، پھر وہ ان پر لطف و رحمت سے متوجہ ہوا، بیشک وہ ان پر نہایت شفیق، نہایت مہربان ہے O اور ان تین شخصوں پر (بھی نظر رحمت فرما دی) جن (کے فیصلہ) کو مؤخر کیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین باوجود کشادگی کے ان پر تنگ ہوگئی اور (خود) ان کی جانیں (بھی) ان پر دوبھر ہوگئیں اور انہیں یقین ہوگیا کہ اللہ (کے عذاب) سے پناہ کا کوئی ٹھکانہ نہیں بجز اس کی طرف (رجوع کے) تب اللہ ان پر لطف و کرم سے مائل ہوا تاکہ وہ (بھی) توبہ و رجوع پر قائم رہیں، بے شک اللہ بڑا توبہ قبول فرمانے والا، نہایت مہربان ہے O

ایمان کی پختگی اور استقامت کا یہ واقعہ دراصل ان عاشقانِ زار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تھا جو حقیقتاً حسنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسیر تھے، وہ تو اپنے آقا و مولا کو چھوڑ کر کسی اور کے در کی دریوزہ گری کا تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔ انہوں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی ہر کڑی سے کڑی آزمائش کو نہ صرف خندہ پیشانی سے قبول کیا بلکہ امتحان کی بھٹی سے کندن بن کر نکلے۔ اسلام دشمن صاحبانِ اقتدار و اختیار نے تو ایسے موقعوں پر بھی اُن کے قصرِ ایمان میں نقب لگانے کی اپنی سی کوشش کی مگر وہ کسی لالچ اور دُنیوی مفاد کو خاطر میں نہ لائے، اس لئے کہ وہ تو حسنِ مصطفیٰ کے اسیر تھے اور دنیا کی کوئی طاقت کسی قیمت پر ان کی وفاداری کا سودا نہیں کر سکتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ بڑی سے بڑی پیشکش کو بھی انہوں نے پائے اِستحقار سے ٹھکرا دیا اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی پر کسی پرکشش مادی منفعت کو بھی ترجیح نہ دی اور ہر بلا اور مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔

حضرت ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ کا فقید المثال جذبۂ حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

غزوۂ تبوک کے موقع پر مسلمان اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ جہاد کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اطاعت و اتباع اور ایثار و بے نفسی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ وہ اپنی جان کی پروا کر رہے تھے اور نہ انہیں مال و دولت اور اہل و عیال کی محبت مرغوب تھی۔ ایسے میں بعض مخلص اور سچے اہلِ ایمان بھی بوجوہ پیچھے رہ گئے لیکن جب انہیں محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم یاد آئے اور ان کی چشمِ تصور میں اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حسنِ بے مثال منور و تاباں ہوا تو وہ دنیا کی تمام آسائشوں اور مرغوبات کو ٹھکراتے ہوئے سیدھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آ گرے۔ ایسے عشاقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک جاں نثار صحابی حضرت ابوخیثمہ مالک بن قیس رضی اللہ عنہ کا نام بھی آتا ہے۔ وہ بھی بوجوہ بروقت لشکرِ اسلام کے ساتھ روانہ نہ ہو سکے تھے لیکن احساسِ ندامت نے انہیں جلدی رختِ سفر باندھنے پر مجبور کر دیا اور وہ سیدھے جا کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں قدم بوسی کے لئے حاضر ہوگئے۔ ان کی روانگی کا واقعہ بڑا ہی ایمان افروز اور حبِ رسول صلی اللہ علیہ

اسلام کا آئینہ دار ہے۔ اہل سیر لکھتے ہیں کہ ان کی دو بیویاں تھیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بڑے حسن و جمال سے نوازا تھا۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے غزوۂ تبوک کے موقع پر خطۂ عرب شدید قحط کی زد میں تھا اور اوپر سے سورج بھی آگ برسا رہا تھا۔ انہی ایام میں جب مجاہدینِ اسلام تبوک کی طرف روانہ ہونے کو تھے حضرت ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ اپنے کھجوروں کے باغ میں آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی دونوں بیویوں نے باغ کے اندر اپنے سائبانوں کو خوب اچھی طرح آراستہ پیراستہ کر کے اور پانی کے چھڑکاؤ سے خوب ٹھنڈا کر رکھا تھا۔ شدید گرمی کے اس موسم میں جب ہر ذی روح العطش العطش پکار رہا تھا ٹھنڈے پانی کا بھی وافر بندوبست تھا۔

علاوہ ازیں دونوں بیگمات خوب بن سنور کر ان کے لئے سراپا انتظار تھیں۔ انہوں نے اپنے شوہر نامدار کے لئے کھانا بھی تیار کر رکھا تھا اور دونوں کی یہی خواہش تھی کہ وہ پہلے اس کے خیمے میں آئیں۔ جب حضرت ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ باغ کے اندر آئے تو دروازے پر کھڑے ہو کر دونوں بیویوں کے بناؤ سنگھار کو دیکھا، ان کے خیموں کا خوب جائزہ لیا جنہیں انہوں نے بلا کی گرمی میں سرد آرام دہ اور ٹھنڈا بنا رکھا تھا۔ اس موقع پر حضرت ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ کے عشق کا امتحان ہوا، لیکن انہوں نے اس ظاہری اور عارضی آرام اور عیش و عشرت پر اس دائمی و ابدی آرام کو ترجیح دی جو بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کا منتظر تھا۔ اہل سیر لکھتے ہیں کہ اس موقع پر انہوں نے فرمایا:

رسول الله صلى الله عليه وسلم في الضح والريح والحر، وأبو خيثمة في ظل بارد و طعام مهيأ، و امرأة حسناء في ماله مقيم، ما هذا بالنصف! ثم قال: والله! لا أدخل عريش واحدة منكما حتى الحق برسول الله صلى الله عليه وسلم فهيأ لي زاداً، ففعلتا.

ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، 5:2200؛ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 5:37؛ ابن کثیر، السیرۃ النبویہ، 3:413؛ ابن قیم، زاد المعاد، 3:5530؛ ابن عبد البر، الاستیعاب، 4:61642؛ ابو عبد اللہ الدورقی، مسند سعد بن ابی وقاص، 1:140، رقم: 80

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دھوپ، آندھی اور گرمی میں سفر پر ہوں اور ابوخیثمہ یہاں ٹھنڈے سائے، تیار کھانے اور خوبرو حسین و جمیل بیویوں کے ہمراہ اپنے مال و متاع میں محوِ استراحت ہو، یہ قرینِ انصاف نہیں۔ پھر (اپنی بیویوں کو مخاطب کرتے) فرمایا: خدا کی قسم! میں تم دونوں میں سے کسی ایک کے بھی سائبان میں داخل نہیں ہوں گا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملوں، لہٰذا تم دونوں فوراً میرے لئے زادِ راہ کا انتظام کرو، چنانچہ دونوں بیویوں نے ان کے لئے زادِ راہ تیار کیا۔

لشکرِ اسلام سوئے تبوک روانہ ہو چکا تھا۔ چنانچہ بلاتاخیر حضرت ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ بلاتاخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش و جستجو میں روانہ ہو گئے، یہاں تک کہ تبوک پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا سارا ماجرا کہہ سنایا، جسے سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور ان کے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ یوں یہ عاشق صادق اور اسیرِ حسنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے جلووں سے فیض یاب ہوا۔

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کشتۂ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کا شمار سابقین اولین میں ہوتا ہے۔ آپ مشرک اور اسلام دشمن عورت اُم انمار بنت

سباع الخزعیہ کے غلام تھے۔ جب اسے پتہ چلا کہ شمع ایمان آپ کے سینے میں روشن ہو چکی ہے اور وہ چوری چھپے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے رہتے ہیں تو اس نے اس نور کو بجھانے کے لئے ظلم و بربریت کی حد کر دی۔ وہ آپ کے سر کو لوہا تپا کر داغتی لیکن اسے کیا خبر تھی کہ جو ایک دفعہ محبوب کی زلفوں کا اسیر ہو جائے وہ ایسی سزاؤں کو خاطر میں نہیں لاتا۔ کسی نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی حالتِ زار کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ان کے حق میں دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! خباب کی مدد فرما!

ہمہ وقت مستجاب الدعوات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کا فوری اثر یہ ہوا کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی مالکہ اُم انمار کو سر میں شدید درد کے دورے پڑنے شروع ہو گئے اور اس کی یہ حالت ہو گئی کہ وہ شدت درد سے کتے کی طرح بھونکتی تھی۔ کسی نے اسے مشورہ دیا کہ اس میں کمی کے لیے سر کو داغنا کارگر ہوگا۔ اس مشورہ پر عمل کرنے کے لئے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو اس کام پر مامور کیا گیا اور وہ اس کو لوہے کی گرم سلاخ سے داغتے رہے۔ (حلبی، السیرۃ الحلبیہ، 1: 482)

اس کشتۂ وفا کو دامنِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہونے سے روکنے کے لئے طرح طرح کے حربے آزمائے جاتے رہے لیکن ان کے پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش نہ آئی۔ انہیں شدت کی گرمی میں لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں پھینک دیا جاتا اور کبھی برہنہ بدن جھلستی ہوئی ریت پر چت لٹا دیا جاتا، جس سے ان کی کمر کا گوشت تمازتِ آفتاب سے جھلس کر رہ جاتا مگر ایمان کی قندیل جو حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے دل میں فروزاں تھی اس کی لَو ذرا مدھم نہ ہوئی۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ پیشہ کے اعتبار سے لوہار تھے۔ ایک دفعہ عاص بن وائل نامی مشرک نے ان سے لوہے کا کام عاریتاً کرایا لیکن جب انہوں نے طے شدہ رقم ادا کرنے کا مطالبہ کیا تو عاص بن وائل نے نہایت ڈھٹائی سے یہ کہہ کر کچھ رقم کرنے سے انکار کر دیا کہ میں اس وقت تک واجب الادا رقم نہیں دوں گا جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے انکار نہیں کر دیتے۔ اگر تم منحرف ہو گئے تو تمہیں تمہارا واجب الادا قرض لوٹا دوں گا ورنہ نہیں۔ اس پر اس پیکرِ وفا نے یہ کہہ کر اس کافر کا منہ بند کر دیا:

إنی لن أکفر بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم حتی تموت ثم تبعث.

بخاری، الصحیح، 4: 1761، کتاب التفسیر، رقم: 24455 مسلم، الصحیح، 4: 2153، کتاب صفات المنافقین واحکامھم، رقم: 32795 ترمذی، الجامع الصحیح، 5: 318، ابواب التفسیر، رقم: 43162 احمد بن حنبل، المسند، 5: 5110 ابن حبان، الصحیح، 11: 243، رقم: 64885 نسائی، السنن الکبری، 3: 364، رقم: 711322 شاشی، المسند، 2: 409، رقم: 81006 طبرانی، المعجم الکبیر، 4: 69، رقم: 93665 بیہقی، شعب الایمان، 2: 238، رقم: 101625 قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، 11: 11145 طبری، جامع البیان، 16: 12120 ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، 3: 13136 بغوی، معالم التنزیل، 3: 14208 آلوسی، روح المعانی، 16: 15129 ابن سعد، الطبقات الکبری، 3: 16164 ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 3: 59

میں ہرگز ہرگز حبیبِ خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کروں گا حتی کہ تو مر کر دوبارہ زندہ کیا جائے۔

اس پر وہ لعین بولا کہ جب میں دوبارہ اپنے مال و اولاد کے ساتھ زندہ ہو کر آؤں گا تو تجھے تیرا ادھار ادا کر دوں گا۔ اس کی کفر آمیز گفتگو کی مذمت میں قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات نازل ہوئیں:

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۝ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ۝

كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ۝ القرآن، مریم، 19: 77-80

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور کہنے لگا کہ مجھے (قیامت کے روز بھی اسی طرح) مال و اولاد ضرور دیئے جائیں گے ۝ وہ غیب پر مطلع ہے یا اُس نے (خدائے) رحمٰن سے (کوئی) عہد لے رکھا ہے ۝ ہرگز ہرگز نہیں! اب ہم وہ سب کچھ لکھتے رہیں گے جو وہ کہتا ہے اور اس کے لئے عذاب (پر عذاب) خوب بڑھاتے چلے جائیں گے ۝ اور (مرنے کے بعد) جو یہ کہہ رہا ہے اس کے ہم ہی وارث ہوں گے اور وہ ہمارے پاس تنہا آئے گا (اس کے مال و اولاد ساتھ نہ ہوں گے) ۝

ائمہ حدیث اور مفسرین نے ان آیاتِ قرآنیہ کے شانِ نزول میں محولہ بالا واقعہ درج کیا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی اس وفاداری بشرطِ اُستواری کے باعث ان سے بہ دل و جاں محبت کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے آپ کو اپنی مسند پر بٹھانے کا اعزاز بخشا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کفار کے ہاتھوں پہنچنے والی اذیت کی تفصیل دریافت کی تو انہوں نے اپنی کمر سے قمیض ہٹا کر امیر المؤمنین کو وہ داغ اور نشانات دکھائے جو اس ظلم و تشدد کا نتیجہ تھے۔ خلیفۃ المسلمین نے ان کی کمر دیکھ کر فرمایا: میں نے تو آج تک کسی کی ایسی کمر نہیں دیکھی۔ اس کے جواب میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے یہ تفصیل آپ رضی اللہ عنہ کے گوش گذار کی: مجھے آگ کے انگاروں پر ڈال کر گھسیٹا جاتا تھا حتیٰ کہ میری کمر کی چربی (اور خون) سے وہ آگ بجھتی تھی۔

ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، 3: 164، 2165 ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، 1: 3144 حلبی، السیرۃ الحلبیہ، 1: 4483 ابن عبد البر، الاستیعاب، 2: 439، رقم: 5428 ابن اثیر، اسد الغابہ، 2: 147-149

یہ حسنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کشش اور دلآویزی تھی کہ جو ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفِ گرہ گیر کا اسیر ہو جاتا پھر خواہ اس کا جسم پرزے پرزے کیوں نہ کر دیا جاتا تو اسے کوئی پروا نہ ہوتی، عشق کا نشہ ایسا نہیں تھا کہ جسے کوئی ترشی اتار سکتی۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے 37ھ میں وفات پائی اور کوفہ میں دفن ہوئے۔ ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ان کی قبر سے گزر ہوا تو انہوں نے اس عاشقِ زار کی شان میں ارشاد فرمایا:

رحم اللہ خبابا، أسلم راغباً، و هاجر طائعاً، و عاش مجاهداً، و ابتلى فى جسمه.

ہثیمی، مجمع الزوائد، 9: 299 ابن حجر عسقلانی، الاصابہ، 2: 258، رقم: 32212 طبری، تاریخ الامم والملوک، 3: 4108 ابن اثیر، اسد الغابہ، 2: 5149 عبد الرحمٰن مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، 4: 39

اللہ تعالیٰ حضرت خباب پر رحم فرمائے، اپنی خوشی سے اسلام لائے اور خوشی سے ہجرت کی اور جہاد میں زندگی گزار دی اور (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے پر کفار و مشرکین کی طرف سے) جسمانی اذیتیں برداشت کیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا جذبۂ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اسیرانِ حُسنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں خادمِ رسالت مآب حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی صفِ اوّل میں کھڑے نظر آتے۔

ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے آنکھ کھولی تو گھر کی فضا کو اللہ اور اُس کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکارِ جمیل سے معمور پایا، گھر کا ہر فرد جاں نثارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں وراثت میں ملی تھی، دس سال تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت پر بھی مامور رہے، پیغمبرِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و کردار سے اتنے متاثر ہوئے کہ ہر وقت عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضائے کیف و سرور میں گم رہتے۔ جب تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ پر بھی قیامت ٹوٹ پڑی۔ جس شفیق ہستی کا ایک لمحہ کے لئے بھی آنکھوں سے اوجھل ہونا دل پر شاق گزرتا تھا، اس عظیم ہستی کی یاد میں آنکھیں اشکبار رہتیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات کی زیارت کرتے تو دل کو اطمینان ہوتا۔ ذکرِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل سجاتے، خود بھی تڑپتے اور دوسروں کو بھی تڑپاتے۔

ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ عنہ تاجدارِ کائنات حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرما رہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمانے لگے:

ولا مَسِسْتُ خزّة ولا حريرة الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم، و لا شَمِمْتُ مسكة و لا عبيرة أطيب رائحة من رائحة رسول الله صلى الله عليه وسلم.

بخاری، الصحیح، 2:696، کتاب الصوم، رقم: 21872 مسلم، الصحیح، 4:1814، کتاب الفضائل، رقم: 32330 احمد بن حنبل، المسند، 3:4107 ابن حبان، الصحیح، 14:211، رقم: 56303 دارمی، السنن، 1:45، رقم: 61

اور میں نے آج تک کسی دیبا اور ریشم کو مَس نہیں کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور نہ کہیں ایسی خوشبو سونگھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کی خوشبو سے بڑھ کر ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اکثر خواب میں حضور علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوتی۔ مثنی بن سعید روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد) کوئی ایک رات بھی ایسی نہیں گذری جس میں میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ زار و قطار رونے لگے۔

(ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، 7:220 ذہبی، سیر أعلام النبلاء، 3:403)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فرزندِ ارجمند سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اسمِ گرامی اسیرانِ حُسنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑے ادب سے لیا جاتا ہے، آپ بھی اپنے عظیم باپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے محبتِ رسول کا پیکرِ اتم بن گئے تھے:

وكان ابن عمر يتحفظ ما سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم و يسأل من حضر إذا غاب عن قوله وفعله و كان يتبع آثاره في كل مسجد صلى فيه و كان يعترض براحلته في طريق رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم عرض ناقته و كان لا يترك الحج و كان إذا وقف بعرفة يقف في

الموقف الذی وقف فیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عسقلانی، الاصابہ،4: 188)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سنتے اُسے یاد کرلیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر موجودگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھتے رہتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کا پورا ریکارڈ رکھتے۔ اتباعِ سنت میں جس جس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں پڑھی ہوتیں وہیں پہ سجدہ ریز ہوتے۔ سفر کے لئے وہ راستے اختیار کرتے جن پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا ہوتا اور ہر سال حج ادا کرتے اور وقوفِ عرفہ کے وقت اس جگہ ٹھہرتے جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا ہوتا۔

کتبِ احادیث وسیر میں ان کے حوالے سے ایک روایت ہے: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے رو پڑتے، اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھکانوں پر گزرتے آنکھیں بند کرلیتے۔

بیہقی، المدخل الی السنن الکبریٰ، 1: 148، رقم: 2113 عسقلانی، الاصابہ، 4: 3187 ابن قیسرانی، تذکرۃ الحفاظ، 1: 38

حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ ان کا پاؤں سُن ہوگیا، میں نے تجویز پیش کی:

اذکر احب الناس إلیک، فقال: یا محمداہ، فانتشرت.

قاضی عیاض، الشفاء، 2: 218 بخاری، الأدب المفرد، 1: 335، رقم حدیث: 3964 ابن جعد، المسند، 1: 369، رقم: 42539 ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، 4: 5154 مناوی، فیض القدیر، 1: 6399 مزی، تہذیب الکمال، 17: 142

جو ہستی آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اُس کا نام لیجئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (آقا علیہ السلام کو پکارتے ہوئے) کہا: اے محمد، صلی اللہ علیک وسلم! مدد فرمایئے۔ دوسرے ہی لمحے ان کا پاؤں ٹھیک ہو چکا تھا۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی غلامی، رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ وہ ایک قافلے کے ساتھ اپنے ننھیال جا رہے تھے کہ ایک ناگہانی مصیبت کا شکار ہوگئے۔ بنو قیس نے اُن کے قافلے کو لوٹ لیا۔ حکیم بن حزام نے کمسن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بنو قیس سے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی خدمت کے لئے خرید لیا۔ جب انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کا اعزاز حاصل ہوا تو انہوں نے زید کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردیا، یوں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو غلامیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اعزاز حاصل ہوا۔

قافلے کے لوٹے جانے کی خبر سے قیامت ٹوٹ پڑی اور زید کے والدین کو یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ زید زندہ بھی ہے یا نہیں۔ وہ بیٹے کی جدائی سے بہت پریشان تھے اُنہوں نے اس کی تلاش جاری رکھی۔ حج پر آئے ہوئے لوگوں نے زید کو پہچان لیا اور انہیں ان کے والد کی حالتِ زار سے آگاہ کیا۔ زید کے والد کو جب بیٹے کا سراغ ملا تو وہ مکہ پہنچے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض پیرا ہوئے کہ زید کو فدیہ لے کر آزاد کردیں، ہم زندگی بھر آپ کے ممنونِ احسان رہیں گے۔ حضور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر زید تمہارے ساتھ جانا چاہتا ہے تو میں کسی قسم کا فدیہ لئے بغیر ہی اسے تمہارے ساتھ بھیجنے کے
لئے تیار ہوں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا گیا: کیا تم انہیں پہچانتے ہو؟ وہ بولے: کیوں نہیں! یہ میرے والدِ گرامی ہیں اور
یہ میرے چچا ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اگر اپنے والد کے ساتھ جانا چاہو تو بخوشی جا سکتے ہو اور اگر میرے پاس رہنا
چاہو تو بھی رہ سکتے ہو۔ یہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کا امتحان تھا، ایک طرف وہ باپ تھا جو مدت سے اس کی تلاش میں تھا، اور زید کے
دل میں بھی باپ کی محبت کا سمندر موجزن تھا لیکن اسے دوسری طرف نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا شرفِ عظیم بھی
حاصل تھا۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فیصلہ کرتے ہوئے ایک لمحہ کے لئے بھی کسی تذبذب کا شکار نہیں ہوئے، اور کہا کہ میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے جدا نہیں ہوں گا۔ فرمایا:

(یارسول اللہ!) میں آپ کے مقابلے میں بھلا کسی اور کو ترجیح دے سکتا ہوں! آپ میرے لئے ماں باپ کے مقام پر ہیں۔

اس بات پر ان دونوں (آپ کے والد اور چچا) نے کہا ارے زید! تو ہلاک ہو، غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتے ہو؟ اور اپنے والد، چچا
اور سب گھر والوں کو چھوڑ رہے ہو؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں بے شک میں نے اس شخص (حضور نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم) میں ایسی بات دیکھی ہے جس کے مقابلے میں کسی اور چیز کو پسند نہیں کر سکتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات
سنی تو خوش ہو کر انہیں اپنی آغوش میں لیا اور حاضرین کو گواہ بنا کر کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے، ہم ایک دوسرے کے وارث ہیں۔ جب ان
کے باپ اور چچا نے یہ منظر دیکھا تو نہایت خوش ہوئے اور انہیں (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) چھوڑ کر رخصت ہو
گئے۔

ابن سعد، الطبقات الکبری، 3:242 قرطبی، تفسیر، 14:3118 ابن اثیر، اسد الغابہ، 2:6351 حلبی، السیرۃ الحلبیہ، 1:5439 عسقلانی، الاصابہ، 2:4599 ابن الجوزی، صفوۃ الصفوہ، 1:381۔

امام قرطبی لکھتے ہیں کہ انہوں نے قسم کھا کر کہا: خدا کی قسم: محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی مجھے تمہارے پاس رہنے سے
زیادہ مرغوب ہے۔ (قرطبی، تفسیر، 14:193)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی آتشِ شوق

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ کتبِ تاریخ و سیر میں تفصیل سے درج ہے۔ آتش پرستی سے توبہ کر
کے عیسائیت کے دامن سے وابستہ ہوئے۔ پادریوں اور راہبوں سے حصولِ علم کا سلسلہ بھی جاری رہا، لیکن کہیں بھی دل کو اطمینان
حاصل نہ ہوا۔ اسی سلسلے میں انہوں نے کچھ عرصہ عموریا کے پادری کے ہاں بھی اس کی خدمت میں گزارا۔ عموریا کا پادری الہامی کتب
کا ایک جید عالم تھا۔ اس کا آخری وقت آیا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ اب میں کس کے پاس جاؤں؟
اُس عالم نے بتایا کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ قریب ہے۔ یہ نبی دینِ ابراہیمی کے داعی ہوں گے۔ اور پھر عموریہ کے
اُس پادری نے مدینہ منورہ کی تمام نشانیاں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بتا دیں کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے
ہجرت کر کے کھجوروں کے جھنڈ والے اس شہرِ دلنواز میں سکونت پذیر ہوں گے۔ عیسائی پادری نے اللہ کے اس نبی کے بارے میں

بتایا کہ وہ صدقہ نہیں کھائیں گے البتہ ہدیہ قبول کرلیں گے اور یہ کہ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت ہوگی۔ پادری اس جہانِ فانی سے کوچ کر گیا، تلاشِ حق کے مسافر نے عموریا کو خدا حافظ کہا اور سلمان فارسی شہرِ نبی کی تلاش میں نکل پڑے۔ سفر کے دوران حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ چند تاجروں کے ہتھے چڑھ گئے لیکن تلاشِ حق کے مسافر کے دل میں نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی تڑپ ذرا بھی کم نہ ہوئی بلکہ آتشِ شوق اور بھی تیز ہوگئی۔ یہ تاجر انہیں مکہ لے آئے، جس کی سرزمین نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا مولد پاک ہونے کا اعزاز حاصل کر چکی تھی۔ تاجروں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو اپنا غلام ظاہر کیا اور انہیں مدینہ (جو اُس وقت یثرب تھا) کے بنی قریظہ کے ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اُنہوں نے یہودی کی غلامی یوں کرلی۔۔۔ یہودی آقا کے ساتھ جب وہ یثرب (مدینہ منورہ) پہنچ گئے تو گویا اپنی منزل کو پالیا۔

عموریا کے پادری نے یثرب کے بارے میں انہیں جو نشانیاں بتائی تھیں وہ تمام نشانیاں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیں، وہ ہر ایک سے نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بارے میں پوچھتے رہتے لیکن ابھی تک قسمت کا ستارا اوجِ ثریا پر نہ چمک پایا تھا اور وہ بے خبر تھے کہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے اس شہرِ خنک میں تشریف لانے والے ہیں۔ بعض روایات میں مذکور ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک دن اپنے یہودی مالک کے کھجوروں کے باغ میں کھجور کے ایک درخت پر چڑھے ہوئے تھے کہ اُنہوں نے اپنے یہودی مالک کو کسی سے باتیں کرتے ہوئے سنا کہ مکہ سے ہجرت کر کے قبا میں آنے والی ہستی نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی داعی ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا دل مچل اٹھا، اور تلاشِ حق کے مسافر کی صعوبتیں لحہ مسرت میں تبدیل ہو رہی تھیں۔ وہ ایک طشتری میں تازہ کھجوریں سجا کر والیء کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یہ صدقے کی کھجوریں ہیں۔ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھجوریں یہ فرما کر واپس کر دیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ عموریا کے پادری کی بتائی ہوئی ایک نشانی سچ ثابت ہو چکی تھی۔ دوسرے دن پھر ایک خوان میں تازہ کھجوریں سجائیں اور کھجوروں کا خوان لے کر رسولِ ذی حشم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ عرض کی یہ ہدیہ ہے، قبول فرمالیجیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تحفہ قبول فرمالیا اور کھجوریں اپنے صحابہ میں تقسیم فرمادیں۔

دو نشانیوں کی تصدیق ہو چکی تھی۔ اب مُہرِ نبوت کی زیارت باقی رہ گئی تھی۔ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں ایک جنازے میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور ایک جگہ جلوہ افروز ہوئے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کی طرف بے تابانہ نگاہیں لگائے بیٹھے تھے۔ آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نورِ نبوت سے دیکھ لیا کہ سلمان کیوں بے قراری کا مظاہرہ کر رہا ہے، مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے از رہِ محبت اپنی پشتِ انور سے پردہ ہٹا لیا تاکہ مہرِ نبوت کے دیدار کا طالب اپنے من کی مراد پالے۔ پھر کیا تھا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی کیفیت ہی بدل گئی، تصویرِ حیرت بن کے آگے بڑھے، فرطِ محبت سے مہرِ نبوت کو چوم لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر ہمیشہ کے لئے دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو گئے۔

حاکم، المستدرک، 3:698، رقم: 26544؛ بزار، المسند، 6:463-465، رقم: 32500؛ طبرانی، معجم الکبیر، 6:222-224، رقم: 46065؛ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، 4:75-580؛ ابونعیم، دلائل النبوۃ، 1:40۔

حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے رفقاء کا کمالِ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رئیسِ قریش سفیان بن خالد نے ایک سازش کے تحت چند آدمی مدینہ منورہ بھیجے کہ اپنے مسلمان ہونے کا ڈھونگ رچائیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کر کے چند مبلغین اپنے ہمراہ لائیں تاکہ اُنہیں مقتولینِ اُحد کا انتقام لینے کے لئے قتل کر دیا جائے۔ اس کام کے لئے انہیں سو اونٹوں کا لالچ دیا گیا۔ یہ سازشی عناصر مدینہ منورہ سے جن مسلمانوں کو اپنے ساتھ لائے ان میں حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہ اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ راستے میں اُنہوں نے اپنے مزید آدمیوں کو بلا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا گھیرا تنگ کر دیا، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہمت نہ ہاری اور جرات و بہادری سے مردانہ وار مقابلہ کیا۔ یہ مٹھی بھر مجاہد آخر دم تک لڑتے رہے اور سوائے دو افراد کے سب کے سب شہید ہوگئے، ان دو کو مکہ لے جا کر فروخت کر دیا گیا۔ ان میں ایک حضرت زید رضی اللہ عنہ تھے، جنہیں صفوان بن اُمیہ نے پچاس اونٹوں کے عوض خریدا تاکہ باپ کے بدلے میں انہیں قتل کر کے اپنی آتشِ انتقام کو ٹھنڈا کر سکے۔

کفار و مشرکین کے سازشی گروہ میں ایک عورت سُلافہ بنت سعد بھی شامل تھی جس کے دو بیٹے غزوۂ اُحد میں واصلِ جہنم ہوئے تھے۔ اس نے نذر مانی تھی کہ اگر حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کا سر اُسے مل جائے تو وہ اُس کی کھوپڑی میں شراب پیئے گی۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ خلعتِ شہادت سے سرفراز ہوئے، تو اس سے قبل اُنہوں نے بارگاہِ خُداوندی میں دعا کی: یا اللہ! میرے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کو میری شہادت سے آگاہ فرما دے۔ اے پروردگارِ عالم! میرا سر تیری راہ میں کاٹا جا رہا ہے تو اس کی حفاظت فرما۔

جب کفار حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کا سر کاٹنے لگے تو کہیں سے شہد کی مکھیوں کا ایک غول نمودار ہوا، جس نے شہید کے بدن کو اپنے حصار میں لے لیا۔ کفار نے سر کاٹنے کا کام یہ سوچ کر رات پر ملتوی کر دیا کہ رات کو تو شہد کی مکھیاں غائب ہو جائیں گی، لیکن رات شدید بارش ہوئی اور شہید کی لاش کو طوفانی موج بہا لے گئی۔ دوسری طرف حضرت زید رضی اللہ عنہ کو شہید کیا جانے لگا تو کفار و مشرکینِ مکہ کا ایک ہجوم جمع ہو گیا، جس میں ابوسفیان بھی شامل تھے۔ ابوسفیان نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے زید! تجھے اللہ رب العزت کی قسم، (سچ سچ بتا) کیا تو پسند کرتا ہے کہ اس وقت تمہارے بجائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ہوتے کہ ہم (نعوذ باللہ) اُنہیں قتل کرتے اور تم اپنے اہل و عیال کے پاس ہوتے؟

اسیرِ حُسنِ مصطفیٰ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ گھوم گیا، فرمایا: خدا کی قسم! میں تو یہ بھی نہیں گوارا کرتا، کہ میرے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت جہاں بھی رونق افروز ہوں، کانٹا بھی چبھے، کہ جس سے اُنہیں تکلیف پہنچے اور میں آرام سے اپنے اہل و عیال کے ساتھ بیٹھا رہوں۔ ابوسفیان نے غلامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جاں نثاری کا اعتراف کرتے ہوئے کہا: میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ دوسروں سے ایسی محبت کرتا ہو جیسی محبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے ہیں۔

طبری، تاریخ الامم والملوک، 4:465، (السیرۃ)، ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 2:55، 356، ابن سعد، الطبقات الکبری، 4:126، 212، ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، 2:579، ابن اثیر، اسد الغابہ، 2:108، 155، 6358، قاضی عیاض، الشفاء، 2:719، ابن جوزی، صفوۃ الصفوہ، 1:649

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو بھی قیدی بنالیا گیا تھا اور کچھ عرصے بعد انہیں بھی تختہ دار پر لٹکا دیا گیا لیکن شہادت سے قبل آپ نے مہلت مانگی کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں، اجازت ملنے پر وہ اطمینان سے بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو گئے۔ تختہ دار پر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں التجاء کی کہ مولا! میرا اسلام میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچادے۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس وقت میں مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیکم السلام۔ اس کے ساتھ ہی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ قریشِ مکہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لئے ایسے چالیس افراد بلائے جن کے آباء واجداد جنگِ بدر میں واصلِ جہنم ہوئے تھے۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا، آپ رضی اللہ عنہ کی میت تختہ دار پر لٹکی رہی، جس کی نگرانی کے لئے کفار نے چالیس افراد کا ایک ٹولہ مقرر کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اُس کی اطلاع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو تختہ دار سے اُتارے گا اُس کے لئے جنت ہے۔ (حلبی، السیرۃ الحلبیہ، 3:160-161)

چنانچہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر اس حکم کو قبول کیا اور انہیں تختہ دار سے اُتار کر لائے۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا جذبۂ جان نثاری

غزوۂ اُحد میں حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو گئے، خود (لوہے کی ٹوپی جو دورانِ جنگ پہنی جاتی تھی) کی کڑیوں نے رخسارِ مبارک زخمی کر دیئے۔ یہ دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح دوڑتے ہوئے قدمِ اقدس میں پہنچے، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے آگے بڑھ کر رخسارِ اقدس سے خود کی کڑیوں کو نکالا۔ پہلی کڑی نکالنے لگے تو زور سے پیچھے گر پڑے اور ان کا ایک دانت ٹوٹ گیا۔ لیکن شمعِ رسالت کے پروانے نے اپنے زخمی ہونے کی پروانہ کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسارِ اقدس سے خود کی دوسری کڑی کو بھی نکال لیا لیکن ایسا کرتے ہوئے ایک بار پھر گر گئے اور دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا۔ (ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، 4:29)

وہ زبانِ حال سے گویا ہوئے: یارسول اللہ! یہ تو محض دو دانت ہیں آپ کے قدموں پر گر کر جان بھی چلی جائے تو میرے لئے اس سے بڑا اعزاز اور کیا ہو گا۔

حضرت سواد بن غزیہ رضی اللہ عنہ کا خوبصورت قصاص

جاں نثارانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذبۂ عشق کو ایک تحریک بنا دیا تھا۔ جنگِ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صفیں درست فرما رہے تھے تو سواد بن غزیہ کے پیٹ میں جو صف سے ذرا آگے بڑھے ہوئے تھے، تیر چبھو کر فرمایا: سواد! برابر ہو جا۔ اس پر انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی جبکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، سو

مجھے بدلہ دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بطن مبارک سے کپڑا ہٹالیا اور فرمایا: بدلہ لے لو۔ وہ (تو بہانہ ڈھونڈ رہے تھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے اور بطنِ اقدس کو بوسہ دینے لگے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سواد! تجھے کس چیز نے اس عمل کی ترغیب دی؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں ممکن ہے میں جنگ میں زندہ نہ بچ سکوں اس پر میں نے چاہا کہ میرا آخری عمل آپ کے ساتھ یہ ہو کہ میرا جسم آپ کے جسمِ اطہر سے مس ہو جائے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دُعائے خیر فرمائی۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 3: 2271؛ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، 3: 3174؛ طبری، تاریخ الامم والملوک، 2: 432؛ ابن اثیر، اسد الغابہ، 2: 590، رقم 52333؛ حلبی، السیرۃ الحلبیہ، 2: 402)

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے الوداعیہ کلمات

حضرت سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد میں شدید زخمی ہو گئے۔ بارہ نیزے ان کے جسم کے آر پار ہوئے تلوار اور تیر کے زخم جو اس کے علاوہ تھے ستر (70) کے لگ بھگ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جاں نثاروں سے فرمایا کہ سعد بن ربیع کی خبر کون لائے گا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی تلاش میں نکلے اور ڈھونڈتے ڈھونڈتے انہیں شہیدوں کے درمیان شدید زخمی حالت میں پایا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا حال دریافت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس پر انہوں نے اپنا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

فاذهب إليه فاقرئه منّي السلام، وأخبره أني قد طعنت اثنتي عشرة طعنة، وأني قد أنفذت مقاتلي، و أخبر قومك أنه لا عذر لهم عند الله، إن قتل رسول الله صلى الله عليه وسلم، و واحد منهم حي.

(مالک بن انس، موطا، 2: 465-2466؛ ابن عبد البر، الاستیعاب، 2: 3590؛ ابن عبد البر، التمہید، 24: 494؛ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، 3: 5524؛ ابن جوزی، صفوۃ الصفوۃ، 1: 6481؛ عسقلانی، الاصابہ، 3: 759؛ زرقانی، شرح علی موطا، 3: 59)

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میرا اسلام پیش کرنا اور کہنا کہ مجھے نیزے کے بارہ زخم لگے ہیں اور میں نے اپنے مقابل کے جسم سے نیزہ آر پار کر دیا ہے۔ اپنے لوگوں سے کہنا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ہوا اور تم میں سے ایک فرد بھی زندہ بچ تو قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں ان کا کوئی بھی عذر قابلِ قبول نہ ہوگا۔

یہ ان کا جذبۂ جاں نثاری تھا کہ بدن زخموں سے چور ہے اور زندہ بچ جانے کی کوئی اُمید نہیں مگر پھر بھی تصورِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں کھوئے ہوئے ہیں اور اُن کے بارے میں نہ صرف فکر مند ہیں بلکہ اپنی قوم کو یہ پیغام بھی دے رہے ہیں کہ خبردار! اس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ رہنا۔

حضرت عداس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں

طائف کے بازاروں میں اوباش لڑکوں نے شقاوتِ قلبی کی انتہا کر دی تھی، جسمِ اطہر پر اتنے پتھر برسائے کہ آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کے مبارک ٹخنوں سے خون بہنے لگا۔ مضروبِ طائف حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کے لئے ایک باغ میں رکے، یہ باغ ربیعہ نامی شخص کا تھا جو اسلام اور پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا بدترین دشمن تھا۔ اس کے دونوں بیٹے عتبہ اور شیبہ اس وقت باغ میں موجود تھے۔ اُنہوں نے ایک طشتری میں انگور کا ایک خوشہ دے کر اپنے غلام عداس کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ آقائے محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ پڑھ کر انگور کے دانے توڑے تو عداس کی نظریں چہرۂ اقدس پر جم کر رہ گئیں۔ وہ جانتا تھا کہ یہاں کے لوگ بسم اللہ پڑھ کر کھانا نہیں کھاتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام سے پوچھا: تم کس ملک کے رہنے والے ہو۔ اور تمہارا تعلق کس دین سے ہے؟ اُس نے بتایا کہ میں ایک عیسائی ہوں اور نینویٰ کا رہنے والا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نینویٰ جو یونس بن متی کا شہر ہے؟ عداس تصویرِ حیرت بن گیا اور بولا: آپ یونس بن متی کو جانتے ہیں؟ ارشادِ گرامی ہوا کہ یونس بن متی میرے بھائی ہیں، وہ بھی ربِ ذوالجلال کے نبی تھے اور میں بھی نبی ہوں۔ عداس فرطِ عقیدت سے اُٹھ کھڑا ہوا، پہلے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے سرِ انور کو چوما اور پھر آقائے مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے اقدس کے بوسے لینے لگا۔ واپس اپنے مالکان کی خدمت میں پہنچا تو اُنہوں نے اسے ڈانٹا لیکن غلامِ بے نوا کے لبوں پر یہ الفاظ مچل اُٹھے: ما فی الأرض خیر من ھذا، روئے زمین پر آج ان سے بہتر کوئی نہیں۔

ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، 2:268، 2269 ابن حبان، الثقات، 1:378 ابن عبد البر، الدرر، 1:463 قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، 16:4211 ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 3:5136 طبری، تاریخ الامم والملوک، 1:554، 6555 ابن اثیر، الکامل فی التاریخ، 2:792 عسقلانی، الاصابہ، 4:8467 سیوطی، الخصائص الکبریٰ، 1:9300 حلبی، السیرۃ الحلبیہ، 1:355، 356

غسیل الملائکہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کا مقامِ عشق

ایک نوجوان صحابی حضرت حنظلہ بن ابو عامر رضی اللہ عنہ شادی کی پہلی رات اپنی بیوی کے ساتھ حجلۂ عروسی میں تھے کہ کسی پکارنے والے نے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر جہاد کے لئے پکارا۔ وہ صحابی اپنے بستر سے اُٹھے۔ دلہن نے کہا کہ آج رات ٹھہر جاؤ، صبح جہاد پر روانہ ہو جانا۔ مگر وہ صحابی جو صہبائے عشق سے مخمور تھے، کہنے لگے: اے میری رفیقۂ حیات! مجھے جانے سے کیوں روک رہی ہو؟ اگر جہاد سے صحیح سلامت واپس لوٹ آیا تو زندگی کے دن اکٹھے گزار لیں گے ورنہ کل قیامت کے دن ملاقات ہوگی۔

اس صحابی رضی اللہ عنہ کے اندر عقل و عشق کے مابین مکالمہ ہوا ہوگا۔ عقل کہتی ہوگی: ابھی اتنی جلدی کیا ہے؟ جنگ تو کل ہوگی، ابھی تو محض اعلان ہی ہوا ہے۔ شبِ عروسی میں اپنی دلہن کو مایوس کر کے مت جا۔ مگر عشق کہتا ہوگا: دیکھ! محبوب کی طرف سے پیغام آیا ہے، جس میں ایک لمحہ کی تاخیر بھی روا نہیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اسی جذبۂ حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے اور مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔ اللہ رب العزت کے فرشتوں نے انہیں غسل دیا اور وہ غسیل الملائکہ کے لقب سے ملقب ہوئے۔ حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ جب جنگ کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملائکہ کو انہیں غسل دیتے ہوئے ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہوئے:

تمہارے ساتھی حنظلہ کو فرشتوں نے غسل دیا ان کے اہلِ خانہ سے پوچھو کہ ایسی کیا بات ہے؛ جس کی وجہ سے فرشتے اسے غسل دے رہے ہیں۔ ان کی اہلیہ محترمہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ جنگ کی پکار پر حالتِ جنابت میں گھر سے روانہ ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ فرشتوں نے اسے غسل دیا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے مقام و مرتبے کے لئے یہی کافی ہے۔

ابن اثیر، اسد الغابہ، 2:286 حاکم، المستدرک، 3:225، رقم: 34917 ابن حبان، الصحیح، 15:495، رقم: 47025 بیہقی، السنن الکبری، 4:15، رقم 56605 ابن اسحاق، سیرۃ، 3:6312 ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، 4:723 ابن کثیر، البدایہ والنہایہ (السیرۃ)، 4:821 حلبی، السیرۃ الحلبیہ، 2:9525 طبری، تاریخ الامم والملوک، 2:1069 ابونعیم، دلائل النبوۃ، 1:11110 ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، 1:357

اسی جذبے کے احیاء کی آج پھر ضرورت ہے۔ اگر ہم جوان نسل میں کردار کی پاکیزگی، تقدس اور ایمان کی حلاوت نئے سرے سے پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ان میں اس تعلقِ عشقی کو کوٹ کوٹ کر بھرنا ہوگا۔

فراقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی بینائی جاتی رہی

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب انہیں ان کے بیٹے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کی خبر دی وہ اس وقت اپنے کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر سن کر غمزدہ ہو گئے اور بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی:

اے میرے اللہ! میری آنکھوں کی بینائی اب ختم کر دے تاکہ میں اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے کو دیکھ ہی نہ سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے اُسی وقت اُن کی دعا قبول فرمائی۔ (قسطلانی، المواہب اللدنیہ، 2:94)

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے ایک صحابی کی بینائی (فراقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں) جاتی رہی تو لوگ ان کی عیادت کے لئے گئے۔

جب ان کی بینائی ختم ہونے پر افسوس کا اظہار کیا گیا تو وہ کہنے لگے: میں ان آنکھوں کو فقط اس لئے پسند کرتا تھا کہ ان کے ذریعے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوتا تھا۔ اب چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے اس لئے اگر مجھے چشمِ غزال (ہرن کی آنکھیں) بھی مل جائیں تو کوئی خوشی نہ ہوگی۔

(بخاری، الادب المفرد، 1:188، رقم 533) (بشکریہ اسیران جمال مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم)

5031 – اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَاَنْبَاَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

5031-اخرجه البخاري في الايمان، باب من الايمان ان يحب لاخيه ما يحب لنفسه (الحديث 13) و اخرجه مسلم في الايمان، باب الدليل على ان من خصال الايمان ان يحب لاخيه المسلم ما يحب لنفسه من الخير (الحديث 71) . واخرجه الترمذي في صفة القيامة، باب 59 - (الحديث 2515) واخرجه النسائي في الايمان و شرائعه، علامة المومن (الحديث 5054) واخرجه ابن ماجه في المقدمة، باب في الايمان (الحديث 66) . تحفة الاشراف (1239) .

حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ فِي حَدِيْثِهِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ"۔

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا' جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے اسی چیز کو پسند نہیں کرتا' جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے"۔

5032 - اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنٍ - وَهُوَ الْمُعَلِّمُ - عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ"۔

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ کوئی بھی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا' جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے اس چیز کو پسند نہیں کرتا' جس بھلائی کو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے"۔

5033 - اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ "اَنَّهٗ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ"۔

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"امی نبی نے مجھ سے یہ وعدہ لیا تھا' کہ تم سے صرف کوئی مومن ہی محبت رکھے گا' اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا"۔

انصار سے محبت کرنے کا بیان

5034 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "حُبُّ الْاَنْصَارِ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ وَبُغْضُ الْاَنْصَارِ اٰيَةُ النِّفَاقِ"۔

5032-اخرجه البخاری فی الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیه ما یحب لنفسه (الحدیث 13م) . و اخرجه مسلم فی الایمان، باب الدلیل علی ان من خصال الایمان ان یحب لاخیه المسلم ما یحب لنفسه من الخیر (الحدیث 72) . تحفة الاشراف (1153) .

5033-اخرجه مسلم فی الایمان، باب الدلیل علی ان حب الانصار و علی رضی الله عنهم من الایمان و علاماته و بغضهم من علامات النفاق (الحدیث 131) و اخرجه الترمذی فی المناقب، باب . 21 (الحدیث 3736) و اخرجه النسائی فی الایمان و شرائعه، علامة المنافق (الحدیث 5037)، و فی خصائص علی، الفرق بین المومن و المنافق (الحدیث 100)، و فی فضائل الصحابة، فضائل علی رضی الله عنه (الحدیث 50) واخرجه ابن ماجه فی المقدمة، فضل علی بن ابی طالب رضی الله عنه (الحدیث 114) . تحفة الاشراف (10092) .

5034-اخرجه البخاری فی الایمان، باب علامة الایمان حب الانصار (الحدیث 17)، و فی مناقب الانصار، باب حب الانصار من الایمان (الحدیث 3784) واخرجه مسلم فی الایمان، باب الدلیل علی ان حب الانصار و علی رضی الله عنهم من الایمان و علاماته، و بغضهم من علامات النفاق (الحدیث 128) . تحفة الاشراف (962) .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض رکھنا منافقت کی علامت ہے"۔

شرح

انصار" کا لفظ لغوی طور پر "ناصر" یا "نصر" کی جمع ہے اور اصطلاح اس لفظ کا اطلاق مدینہ کے ان لوگوں پر ہوتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور جان و مال سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی دراصل مدینہ میں دو قبیلے آباد تھے۔ ایک کے مورث اعلی کا نام "اوس" اور دوسرے کا مورث اعلی کا نام "خزرج" تھا اوس و خزرج دونوں بھائی تھے اور آگے چل کر ان دونوں کی نسلوں نے دو زبردست قبیلوں کی صورت اختیار کرلی۔ مدینہ میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی آمد سے پہلے یہ دونوں قبیلے ایک دوسرے کے خلاف بھیانک مخاصمت و دشمنی رکھتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ہجرت نبوی کے وقت تک مسلسل ایک سو بیس سال سے ان دونوں قبیلوں کے درمیان جنگ و عداوت چلی آرہی تھی، لیکن جوں ہی انہوں نے اسلام و توحید اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قائم کیا ان کی باہمی عداوت و مخاصمت، باہمی محبت و موانست میں بدل گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں قبیلوں کو "انصار" کا لقب عطا فرمایا اور اسی لقب کے ذریعہ ان قبیلوں کے لوگ ممتاز ہوئے۔ ان کے بعد ان کی اولاد، ان کی نسلوں اور ان کے آزاد کردہ غلاموں کے لئے بھی یہ لقب باقی رہا۔

انصار کے فضائل و مناقب کا کوئی ٹھکانہ نہیں، اسلام میں بلند تر، شرف و اعزاز ان کو حاصل ہے قرآن کریم میں ان کی تعریف مذکور ہے اور یہ عظیم تر رتبہ ان کو اس بناء پر حاصل ہوا کہ انہوں نے نہایت مخلصانہ طور پر پیغمبر اسلام کو ٹھکانا دیا۔ جان و مال سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوتی مشن کے نہایت زبردست اور موثر و معاون بنے۔ اور چونکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معاونت کر کے تمام عرب و عجم کے دشمنان دین کی عداوت مول لی۔ اس لئے ضروری ہوا کہ ان کی محبت کو ایمان کی علامت اور ان کی عداوت کو کفر و نفاق کی علامت، اسی طرح ان کے تئیں کمال محبت کو کمال ایمان کا موجب اور ان کے تئیں نقصان محبت کو نقصان ایمان کا موجب قرار دیا جائے بلکہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر کوئی شخص اس بناء پر ان سے عداوت رکھے کہ وہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے معاون و مددگار رہے تو وہ شخص یقینی طور پر حقیقی کافر ہے۔

انصار کی محبت کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصار کے بعض لوگوں نے اس وقت شکوہ کا اظہار کیا جب اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قبیلۂ ہوازن کا وہ مال غنیمت عطا کرنا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش میں کے کئی لوگوں کو سو سو اونٹ دینا شروع کئے چنانچہ انصار میں سے ان بعض لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کو تو (اتنا زیادہ) عطا کر رہے ہیں اور ہم کو زیادہ نہیں دے رہے ہیں۔ حالانکہ ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا ہے، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں جب ان لوگوں کا یہ شکوہ لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام انصار کو بلا بھیجا اور ان کو اپنے اس خیمہ میں جمع کیا جو چمڑے کا بنا ہوا تھا۔ ان کے ساتھ کسی دوسرے کو نہیں بلایا گیا تھا۔ (یعنی صرف انصار ہی کو جمع کیا گیا، ان

... کے علاوہ کوئی دوسرا شخص نہیں بلایا گیا تھا) جب سب انصار جمع ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: وہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھ کو پہنچائی گئی ہے؟ ان (انصار) میں جو عقل مند و دانا لوگ تھے وہ بولے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے عقلمند اور ذی رائے لوگوں نے کچھ نہیں کہا ہاں ہم میں سے کچھ نو عمر اور نوجوان لوگوں نے (ناسمجھی سے یہ بات ضرور کہی ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کو تو (اتنا زیادہ) عطا کر رہے ہیں اور ہم انصار کو (زیادہ) نہیں دے رہے ہیں۔ حالانکہ ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ابھی ابھی (چند ہی روز پہلے) کافر تھے انہی کو میں (اس مال میں سے) دے رہا ہوں (اور اس طرح) ان کا دل ملاتا ہوں (یعنی ان کو زیادہ دینے کا واحد مقصد تالیف قلوب ہے۔ تاکہ وہ اسلام پر قائم رہیں) اس کے علاوہ اور کوئی مقصد یا جذبہ کارفرما نہیں ہے۔ اور اے انصار! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ (تمہارے علاوہ وہ) لوگ (کہ جو مولفۃ القلوب ہیں) مال و اسباب لے کر یہاں لوٹیں اور تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر اپنے مکانوں کو واپس جاؤ۔ انصار (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پراثر ارشاد سن کر) بول اٹھے ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اس پر راضی ہیں۔

(بخاری و مسلم، مشکوٰۃ المصابیح، جلد پنجم: رقم الحدیث، 866)

وہ مال غنیمت عطا کیا جو عطا کرنا تھا۔ اس جملہ میں کثرت اموال کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اس موقع پر بنو ہوازن سے جو مال غنیمت حاصل ہوا تھا وہ بہت زیادہ تھا۔ چنانچہ روایتوں میں اس مال غنیمت کی جو تفصیل آئی ہے اس کے مطابق چھ ہزار قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چار ہزار اوقیہ چاندی (ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے) اور چالیس ہزار سے زائد بکریاں ہاتھ آئی تھیں اور ایک روایت میں تو یہ ہے کہ بکریوں کی تعداد شمار سے باہر تھی۔

سو سو اونٹ دینا شروع کیے "جن لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ اونٹ وغیرہ دیئے وہ دراصل مکہ کے لوگ تھے جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے تھے اور دائرہ اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے ان لوگوں کے اندر ایمان نے ابھی پوری طرح جگہ نہیں پکڑی تھی اور "مولفۃ القلوب" کا مصداق تھے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تالیف قلوب کے تحت ان کو سو سو اونٹ دینا شروع کیے تھے۔ تاکہ اسلام کی طرف ان کا میلان اور اہل اسلام کے ساتھ ان کی وابستگی مضبوط ہو جائے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ابوسفیان بھی ان لوگوں میں شامل تھے۔ مہاجرین وانصار میں سے جو باقی مخلص و صادق مسلمان تھے ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو سو سے کم اونٹ عطا فرما رہے تھے مال غنیمت کی تقسیم کا یہ واقعہ مقام جعرانہ کا ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (۸ھ) فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین نامی جنگ میں بنو ہوزان وغیرہ کو پسپا کر کے ان سے حاصل شدہ تمام مال واسباب جمع کرا دیا تھا اور پھر طائف سے واپس آ کر اس مال غنیمت کو مجاہدین اسلام کے درمیان تقسیم فرمایا "ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا ہے" ان لوگوں کا اشارہ ان غزوات اور معرکہ آرائیوں کی طرف تھا جن میں انصار نے پوری پامردی وجانثاری کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش بدوش مشرکین قریش کے خلاف نبرد آزمائی کی۔

اللہ کی راہ میں ان کا خون بہایا۔ ان لوگوں نے دراصل اس خیال کے تحت یہ بات کہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قومی تعلق اور

قرابت داری کے تقاضہ سے قریش کے لوگوں کو زیادہ عطا کر رہے ہیں اور ان کے ساتھ رعایت کر رہے ہیں۔ "اور تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر" یعنی اگر ان کو مکہ والوں کو زیادہ مال و اسباب مل گیا تو کیا ہوا یہ لوگ تو دنیاوی مال و متاع لے کر اپنے گھروں کو لوٹیں گے جب کہ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت ذات کو لے کر اپنے گھروں کو واپس جاؤ گے۔ اب تم خود ہی سوچ لو کہ دنیاوی مال و متاع تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے یا اس مال و متاع کے مقابلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات زیادہ بہتر اور زیادہ قیمتی ہے۔ "ہم اس پر راضی ہیں" بلاشبہ ان سعید روحوں کو یہی جواب دینا تھا رسول اللہ ﷺ کی ذات کے مقابلہ پر دنیاوی مال و متاع کی بڑی سے بڑی تعداد بھی ان کی نظروں میں ہیچ تھی۔

20 - باب عَلامَةِ الْمُنَافِقِ .

یہ باب ہے کہ منافق کی علامت

5035 - اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَرْبَعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا اَوْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ الْاَرْبَعِ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ" .

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"چار چیزیں ایسی ہیں کہ یہ جس میں ہوں گی' وہ شخص منافق ہوگا' یا پھر اس میں ان چاروں میں سے کوئی ایک چیز ہوگی' تو اس میں منافقت کی ایک خصلت ہوگی' جب تک وہ اسے ترک نہیں کر دیتا' جب وہ بات کرے' تو غلط بیانی کرے' جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے' جب کوئی عہد کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب لڑائی کرے' تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے"۔

شرح

مدنی دور میں منافقین کا طبقہ بھی نمایاں طور پر معرض وجود میں آ گیا تھا۔ اسلام کو کھلی مخالفت و مزاحمت کا سامنا تو آغاز دعوت کے وقت سے ہی تھا اور اہل اسلام اس سلسلے میں بے پناہ مصائب و شدائد برداشت کرتے چلے آئے تھے۔ لیکن ہجرت مدینہ کے بعد ایک نئی طرز کی مخالفت بھی بڑے زور و شور سے شروع ہوگئی اور یہ تھی منافقت کچھ لوگوں نے زبان سے اقرار کرلیا، ظاہراً اسلام کے دائرے میں داخل ہو گئے اور مسلمانوں کے ہمراہ اسلامی تحریک میں شامل ہونے کا دعویٰ کرنے لگے لیکن یہ لوگ فی الحقیقت

5035-اخرجه البخاري في الايمان، باب علامة المنافق (الحديث 34)، و في المظالم، باب اذا خاصم فجر (الحديث 2459)، وفي الجزية و الموادعة، باب اثم من عاهد ثم غدر (الحديث 3178) . واخرجه مسلم في الايمان، باب بيان خصال المنافق (الحديث 106) و اخرجه ابو داؤد في السنة، باب الدليل على زيادة الايمان و نقصانه (الحديث 4688) و اخرجه الترمذي في الايمان، باب ما جاء في علامة المنافق (الحديث 2632) . تحفة الاشراف (8931) .

منافق تھے اور منافقین بھی کئی اقسام کے تھے:

منافقین کی اقسام کا بیان

پہلی قسم ایسے منافقین کی تھی جو اسلام کے برحق ہونے کے قائل تھے لیکن اس کی خاطر نہ اپنے مفادات کی قربانی کے لئے تیار تھے اور نہ مصائب و آلام کو برداشت کرنے کے لئے لہٰذا کچھ خود غرضی و مفاد پرستی اور کچھ بزدلی ان کے سچا مسلمان ہونے کے راستے میں حائل تھی۔

دوسری قسم ایسے منافقین کی تھی جو دل سے قطعاً اسلام کے منکر تھے اور محض سازش اور فتنہ و شر کے لئے اسلامی صفوں میں گھس آئے تھے۔ یہ اسلام کے بہت بڑے دشمن تھے۔

تیسری قسم ایسے منافقین کی تھی جو اسلام کے اقتدار و حکومت کے باعث مفاد پرستانہ خواہشات کے تحت اسلام سے وابستہ ہو گئے تھے۔ لیکن مخالفینِ اسلام سے بھی اپنا تعلق بدستور قائم رکھے ہوئے تھے تاکہ دونوں طرف سے حسبِ موقع فوائد بھی حاصل کر سکیں اور دونوں طرف کے خطرات سے بھی محفوظ رہیں۔

چوتھی قسم ایسے منافقین کی تھی جو ذہنی طور پر اسلام اور کفر کے درمیان متردد تھے۔ نہ انہیں اسلام کی حقانیت پر کامل اعتماد تھا اور نہ اپنی سابقہ کفر یا جاہلیت پر مطمئن تھے وہ اوروں کی دیکھا دیکھی مسلمان ہو گئے تھے لیکن اسلام ان کے اندر راسخ نہیں ہوا تھا۔

پانچویں قسم ایسے منافقین کی تھی جو اسلام کو حق سمجھتے ہوئے دل سے اس کے قائل تو ہو چکے تھے لیکن پرانے اوہام و عقائد اور رسم و رواج کو چھوڑنے، دینی اور اخلاقی پابندیوں کو قبول کرنے اور اوامر و نواہی کے نظام پر عمل پیرا ہونے کے لئے ان کا نفس تیار نہیں ہو رہا تھا۔

چھٹی قسم ایسے منافقین کی تھی جو اسلام کو توحید، احکامِ الٰہی اور آخرت وغیرہ پر ایمان لانے کی حد تک تو تسلیم کرتے تھے لیکن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور وفاداری سے گریزاں تھے۔ نہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و سیادت دل سے ماننے کو تیار تھے اور نہ آپ کی حاکمیت و شفاعت۔ اس میں وہ اپنی ہتک اور ذلت محسوس کرتے تھے۔ چنانچہ وہ تعلق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ذاتِ ربانی تک رسائی حاصل کرنے کے خواہاں تھے۔

اسلام اپنے پیروکاروں کو تمام منافقین کی پہچان کروانا چاہتا تھا تاکہ وہ مسلمانوں کی صفوں میں موجود رہ کر اپنے ناپاک عزائم کو عملی جامہ نہ پہنا سکیں۔ اس لئے سورہ بقرہ نے اس سلسلے میں اہم اشارات فراہم کیے تاکہ حق و باطل میں امتیاز کا صحیح شعور پیدا ہو سکے۔ اس کا دوسرا رکوع اس ضمن میں بطورِ خاص نمایاں اہمیت کا حامل ہے۔

ارشاد ہوتا ہے:

اور لوگوں میں سے بعض وہ (بھی) ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر اور یومِ قیامت پر ایمان لائے حالانکہ وہ (ہرگز) مومن نہیں ہیں ○ وہ اللہ کو (یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو) اور ایمان والوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں مگر (فی الحقیقت) وہ اپنے آپ کو ہی دھوکہ دے رہے ہیں اور انہیں اس کا شعور نہیں ہے ○ ان کے دلوں میں بیماری ہے، پس اللہ نے ان کی بیماری کو اور بڑھا دیا اور ان کے لئے

دردناک عذاب ہے۔ اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے ٥ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد بپا نہ کرو، تو کہتے ہیں: ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں ٥ آگاہ ہو جاؤ! یہی لوگ (حقیقت میں) فساد کرنے والے ہیں مگر انہیں (اس کا) احساس تک نہیں ٥ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (تم بھی) ایمان لاؤ جیسے (دوسرے) لوگ ایمان لے آئے ہیں، تو کہتے ہیں: کیا ہم بھی (اسی طرح) ایمان لے آئیں جس طرح (وہ) بیوقوف ایمان لے آئے، جان لو بیوقوف (درحقیقت) وہ خود ہیں لیکن انہیں (اپنی بیوقوفی اور ہلکے پن کا) علم نہیں ٥ اور جب وہ (منافق) اہلِ ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم (بھی) ایمان لے آئے ہیں، اور جب اپنے شیطانوں سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم یقیناً تمہارے ساتھ ہیں، ہم (مسلمانوں کا تو) محض مذاق اڑاتے ہیں ٥ اللہ انہیں ان کے مذاق کی سزا دیتا ہے اور انہیں ڈھیل دیتا ہے (تاکہ وہ خود اپنے انجام تک جا پہنچیں) سو وہ خود اپنی سرکشی میں بھٹک رہے ہیں ٥ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی لیکن ان کی تجارت فائدہ مند نہ ہوئی اور وہ (فائدہ مند اور نفع بخش سودے کی) راہ جانتے ہی نہ تھے ٥ ان کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جس نے (تاریک ماحول میں) آگ جلائی اور جب اس نے گرد و نواح کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کا نور سلب کر لیا اور انہیں تاریکیوں میں چھوڑ دیا اب وہ کچھ نہیں دیکھتے ٥ یہ بہرے، گونگے (اور) اندھے ہیں پس وہ (راہِ راست کی طرف) نہیں لوٹیں گے ٥ یا ان کی مثال اس بارش کی سی ہے جو آسمان سے برس رہی ہے جس میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک (بھی) ہے تو وہ کڑک کے باعث موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں، اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ٥ یوں لگتا ہے کہ بجلی ان کی بینائی اچک لے جائے گی، جب بھی ان کے لئے (ماحول میں) کچھ چمک ہوتی ہے تو اس میں چلنے لگتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں، اور اگر اللہ چاہتا تو ان کی سماعت اور بصارت بالکل سلب کر لیتا، بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (البقرۃ، 2: 8۔20)

سورہ بقرہ کے پہلے رکوع میں دو گروہوں کا بیان تھا۔ ایک مومنین و متقین کا اور دوسرا کفار و منکرین کا۔ پہلا گروہ دل و دماغ اور قول و عمل ہر طرح سے ایمان لانے والوں پر مشتمل تھا۔ جب کہ دوسرا گروہ ظاہراً و باطناً ہر طرح سے اسلام کا انکار کرنے والوں پر۔

یہاں سے تیسرے گروہ کا بیان شروع ہو رہا ہے جو گروہ منافقین ہے۔ مدینہ میں موجود منافقین کی مختلف اقسام کا ذکر ہم اس کتابچہ کی ابتدا میں پہلے ہی کر چکے ہیں۔

مختصر تاریخی پس منظر کا بیان

یہاں منافقین کے وجود کا مختصر تاریخی پس منظر واضح کرنا ضروری ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اہلِ ایمان اور اہلِ کفر کے علاوہ اہلِ نفاق کا تیسرا گروہ کیوں معرضِ وجود میں آ گیا تھا۔

اہلِ مدینہ کے قبیلۂ خزرج کا ایک بہت بڑا سردار عبداللہ بن ابی تھا۔ اُسے اس کے اثر و رسوخ کے باعث مدینہ کا حکمران بنایا جا رہا تھا۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے صورتِ حال میں زبردست تبدیلی آ گئی۔ یہودیوں سمیت تمام اقوام نے متفقہ طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کا حاکم تسلیم کر لیا۔ جس سے عبداللہ بن اُبی اور اُس کے مخلص ساتھیوں کے مزعومہ مفادات کو سخت

نقصان پہنچا۔ چنانچہ وہ اس دن سے اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مخفی کاروائیوں اور پس پردہ سازشوں میں معروف ہو گیا۔ یہ طبقہ اسلام کے خلاف کھلی مخالفت و مزاحمت کی جرات نہ کر سکا۔ لہٰذا ظاہراً اسلام سے وابستگی کا لبادہ اوڑھ کر مختلف قسم کی فتنہ انگیزیوں کا جال بچھانے لگا۔ قرآن مجید نے اس طبقے کی نشاندہی اس قدر جامع اور ہمہ گیر انداز میں کی ہے کہ نہ صرف عہد رسالت کے منافقین کی واضح تصویر سامنے آجاتی ہے بلکہ ہر دور میں منافقت کے مختلف روپ بے نقاب ہوتے چلے جاتے ہیں۔

یہاں منافقوں کی علامات اور ان کی نفسیات کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ حقیقت میں یہی خرابی اہل اسلام کی ذلت و رسوائی کا باعث بنی ہے۔ اگر اس کی صحیح قرآنی پہچان سامنے رہے اور اس کا علاج بھی قرآن و سنت کے مطابق جرات مندی کے ساتھ کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان زوال و انحطاط کی حالت سے نجات نہ پا سکیں۔

آیت نمبر 8، 9 میں منافقت کی دو علامات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

دعویٰ ایمان صرف زبانی حد تک کرنا اور باطن کا اُس کی تصدیق سے خالی ہونا

ان آیات کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں، جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان لانے کی بات تو کرتے ہیں لیکن حقیقت میں ان پر ایمان نہیں رکھتے۔ کیونکہ ان کا قول ایمان زبان کے اقرار کی حد تک ہے مگر دل کی تصدیق سے محروم ہے۔ اب یہاں سے یہ حقیقت آشکار ہوگئی کہ جو بات محض زبان سے کہی جائے دل اس کی تصدیق و تائید نہ کر رہا ہو تو یہ منافقت کی سب سے پہلی پہچان ہے۔ خواہ کہی ہوئی بات خدا و آخرت پر ایمان لانے کی ہی کیوں نہ ہو۔ جب ایسی پاکیزہ بات کا، جو اسلام اور ایمان کا اصل الاصول ہے صرف زبان سے ادا ہونا خدا کے ہاں منافقت ہے تو زندگی کے عام معاملات میں باہمی گفتگو اور تعلقات کا یہ انداز منافقت کیوں نہ قرار پائے گا۔ اس معیار کو سامنے رکھ کر ہمیں اپنے شب و روز کا جائزہ لینا چاہیے کہ ہم جس کسی سے جو کچھ بھی کہتے ہیں کیا دل سے کہتے ہیں یا محض زبان سے۔ اگر دل کی کیفیت ہماری زبان کی ہمنوا نہ ہو تو زبان میں تاثیر کہاں سے آئے اور اس منافقانہ رویہ زندگی میں برکت و نتیجہ خیزی کہاں سے پیدا ہو؟

محض توحید و آخرت پر ایمان کو کافی سمجھنا اور رسالتِ محمدی پر ایمان اس قدر ضروری نہ سمجھنا

دوسری علامت جس کا اشارہ ان آیات کے ظاہر عبارت سے ملتا ہے وہ رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سوءِ ظن ہے کیونکہ منافقین کے دعویٰ ایمان کی طرف جو الفاظ منسوب ہوئے ہیں ان میں صرف ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت کا ذکر ہے۔ ایمان بالرسالت کا نہیں کیونکہ منافقین کو اصل عداوت اور بغض و عناد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے تھا جس کے باعث ان کے مفاد پرستانہ عزائم خاک میں مل گئے تھے۔ اس لئے وہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا ظاہری اعلان بھی کرتے تو اس انداز سے کہ گویا خدا اور آخرت پر ایمان ہی مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان غیر ضروری تصور کرتے تھے۔ اس لئے یہاں قرآن مجید میں ان کے دعویٰ ایمان کے مذکورہ الفاظ ایمان بالرسالت کے ذکر سے خالی ہیں جب کبھی یہ منافقین حضور علیہ السلام کی رسالت کا ظاہراً اقرار بھی کرتے تو یہ اقرار بھی سچا نہ ہوتا بلکہ دل کے انکار اور تعصب و عناد کے باعث سراسر جھوٹ ہوتا۔ جس کا ذکر سورہ منافقین کی پہلی آیت میں یوں آیا ہے:

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ۔ (المنافقون، 1:63)

(اے حبیب مکرم!) جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اُس کے رسول ہیں، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً منافق لوگ جھوٹے ہیں۔

اس اعلان خداوندی سے یہ بات واضح ہوگئی کہ منافق فی الواقع حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے قائل نہ تھے، جو کوئی ثبوت ان کے اقرار رسالت کی نسبت ملتا ہے وہ قرآنی وضاحت کے مطابق محض جھوٹ اور مکروفریب تھا۔ اس جگہ بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کو گھٹاتے بلکہ نظرانداز کرتے ہوئے وہ اللہ اور آخرت پر ایمان کا دعویٰ کر رہے ہیں، جس کا جواب قرآن نے وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ کے الفاظ میں دیا ہے کہ جو لوگ پیکر رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر صحیح ایمان کے بغیر خدا و آخرت پر ایمان لانے کی بات کرتے ہیں، ان کا دعویٰ ایمان باطل اور مردود ہے اور وہ منافق ہیں۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر کامل ایمان کے بغیر وہ کس خدا اور کس یوم آخرت کو مانتے ہیں جب کہ خدا اور آخرت کی معرفت وشناسائی بھی انسانیت کو نبی اور رسول کی ذات ہی کے توسط سے ہوتی ہے جب اُس ذات پر ایمان نہ رہا تو باقی عقائد کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے؟ اس لئے ایمان بالرسالت کے بغیر باقی دعویٰ ایمان کو منافقت سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اس دور میں منافقت کی یہ صورت ذات مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کے فقدان یا کمی کی شکل میں بھی دیکھی جا سکتی ہے اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کے انکار کی شکل میں بھی۔

دھوکہ دہی کی نفسیات

یہ منافقین کی تیسری علامت ہے جسے مخادعت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یُخٰدِعُوْنَ، خدع سے مشتق ہے۔ جس کے لغوی معنی چھپانا اور اصطلاحی معنی دھوکہ دینا ہے۔

خادع کسی کو دھوکہ دینے کے ارادے میں بھی بولا جاتا ہے اور یہی معنی یہاں مراد ہے۔ منافقین زبانی اقرار اور قلبی انکار کے ذریعے یہ خیال کئے ہوئے تھے کہ ہم خدا اور اہل ایمان سے اپنی حقیقی فکر اور باطنی حالت چھپا کر انہیں فریب اور غلط فہمی میں مبتلا کر رہے ہیں، حالانکہ یہ ان کی خود فریبی اور نا سمجھی تھی۔ یہاں یہ امر ذہن نشین رہنا چاہیے کہ منافقین کی مخادعت بزعم خویش ذات خداوندی سے نہ تھی۔ بلکہ یہ تو وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ ہم اپنی باطنی حالت خدا سے چھپا سکتے ہیں۔ ان کی دھوکہ دہی کی کوشش درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت تھی جن کے بارے میں وہ علیحدگی میں کہتے بھی تھے کہ کیسا رسول ہے، ہم دل سے اس کے ساتھ نہیں ہیں، اس پر ایمان بھی نہیں رکھتے۔ اس کے باوجود اسے ہماری حالت کی خبر نہیں اور ہمیں بدستور مسلمان سمجھتا ہے۔

حضرت سدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھ پر میری تمام اُمت اپنی حالت خمیر میں پیش کر دی گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام پر اشیاء پیش کی گئی تھیں۔ چنانچہ میں نے ہر ایک کو جان لیا ہے کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون نہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منافقین تک پہنچا تو انہوں نے مذاق کرتے ہوئے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ گمان کرتا ہے کہ جو لوگ ابھی پیدا نہیں ہوئے میں ان سے بھی مومن وکافر کو

پہچانتا ہوں۔ حالانکہ ہم ہر وقت اس کے ساتھ رہتے ہیں اور وہ ہماری منافقت سے باخبر نہیں ہے۔ منافقین کا یہ طعنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں آ گیا۔ آپ اسی وقت منبر پر تشریف فرما ہوئے اور باری تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمانے لگے۔ ان لوگوں کی تباہی کا کیا عالم ہوگا جو میرے علم کی وسعت پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔ تم اس وقت سے لے کر قیامت تک جو بات چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ میں تمہیں اس کی خبر دیتا ہوں۔ (بغوی، معالم التنزیل، 140:1)

اس موقعہ پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض مخفی نوعیت کے سوالات بھی ہوئے جن کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برجستہ جواب دیا۔ بالآخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی درخواست پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے خاموش ہوگئے:

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۔

کیا تم (ان شر انگیز باتوں سے) باز آؤ گے۔ (المائدۃ، 5:91، ابن ابی حاتم رازی، تفسیر القرآن العظیم، 38:2)

مذکورہ بالا حدیث سے یہ امر واضح ہو گیا کہ منافقین حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی حالتِ نفاق سے بے خبر سمجھ کر دھوکہ دینا چاہتے تھے اور ان کا یہی خیال اہل ایمان کی نسبت بھی تھا۔ جس حقیقت کو قرآن نے یوں واشگاف طور پر بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاصمت، حقیقت میں خدا سے مخاصمت ہے جس طرح خود قرآن مجید نے کئی اور مقامات پر یہ اعلان کیا تھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دینا خدا کو اذیت دینا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و غلامی خدا کی اطاعت و غلامی ہے۔ اس لئے ارشاد فرمایا گیا: یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ (وہ اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں)، جس سے یہ صاف طور پر واضح ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں معمولی سا سوءِ ظن اور ادنیٰ سی گستاخی یا بے ادبی بھی خود شان اُلوہیت میں بے ادبی و گستاخی ہے منافقین کی اس نفسیات کو بیان کرتے ہوئے انہیں بتایا گیا کہ تم خدا اور رسول اور اہل ایمان کو کسی قسم کے دھوکے میں مبتلا نہیں کر سکتے۔ بلکہ تم اس غلط خیال سے خود کو دھوکے میں رکھے ہوئے ہو اور تمہاری ناسمجھی و نادانی کا یہ عالم ہے کہ تم اپنی اس خود فریبی سے بھی آگاہ نہیں۔ اس آیت کریمہ نے یہ عمومی اصول بھی واضح کر دیا ہے کہ دوسروں سے دھوکہ دہی کی نفسیات حقیقت میں منافقت بھی ہے اور نادانی بھی جو لوگ چرب زبانی اور چالاکی و عیاری سے اپنے ظاہر و باطن کے تضاد پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے دوسروں کو بے وقوف بنا لیا ہے وہ منافق تو ہیں ہی لیکن ساتھ ساتھ خود ناسمجھ اور نادان بھی ہیں۔ کیونکہ طمع پرستی، تصنع، بناوٹ اور منافقت کچھ عرصہ کے لئے تو مخفی رہ سکتی ہے، ہمیشہ کے لئے نہیں یہ حقیقت بالآخر بے نقاب ہو کر رہتی ہے۔ اسلئے ان مصنوعی طریقوں سے دوسروں کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اس اصول کی روشنی میں ہمیں اپنے کردار کا بھی دیانتدارانہ جائزہ لینا چاہیے کہ اس نوعیت کی عملی منافقت کس حد تک ہماری زندگی کا جزو لاینفک بن چکی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری زندگی اور تعلقات کا بیشتر حصہ اسی قسم کی عملی منافقت سے عبارت ہے۔ ہر شخص دوسرے کو دھوکہ دینے میں مگن ہے اور وہ یہ نہیں سمجھتا کہ اس عمل کے نتیجے میں فی الواقع وہ خود دھوکہ کھا رہا ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

المكر والخديعة والخيانة في النار (حاكم، المستدرك على الصحيحين، 4: 650، رقم: 8795)

دھوکہ دہی، وعدہ خلافی اور بددیانتی سب جہنم کا باعث ہیں۔اس حدیث نبوی کے مطابق کیا ہم معاشرتی سطح پر جہنمی زندگی بسر نہیں کر رہے؟

قلب و باطن کا بیمار ہونا

یہاں منافقت کو دل کی بیماری سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اگر منافقت جیسی بیماری قلب و باطن کو لگ جائے تو اس میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ منافق کا ہر قول و فعل سراسر جھوٹ بن جاتا ہے کیونکہ جو کچھ وہ کہتا یا کرتا ہے، اس کا محرک اس کے دل کا خبث اور بدنیتی ہوتی ہے۔ بالآخر اس کی ساری زندگی جھوٹ جیسے گناہ کبیرہ سے آلودہ ہو جاتی ہے۔ اور وہ دردناک عذاب کا مستحق قرار پاتا ہے۔ آیت مندرجہ سے یہ حقیقت بھی آشکار ہوگئی کہ جس طرح انسانی جسم مختلف امراض کا شکار ہوتا ہے۔ اور جسمانی بیماری یا معدے کی خرابی کے باعث اچھی غذا بھی جسم پر بہتر نتائج مرتب نہیں کر سکتی، اسی طرح انسانی قلب و باطن اور روح بھی مختلف امراض سے دوچار ہوتی ہے۔ اگر دل بیمار پڑ جائے تو بہتر سے بہتر نصیحت بھی اثر نہیں کرتی۔ یہ باطنی بیماریاں جو منافقت سے جڑ پکڑتی ہیں، بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ ان کا علاج وعظ و نصیحت اور مطالعہ کتب سے نہیں بلکہ اہل نظر کی نظر سے ہوتا ہے جیسا کہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں　　　　تراعلاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

(اقبال، کلیات (بال جبریل، ص ۵۴)

5036 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "آيَةُ النِّفَاقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"منافقت کی نشانیاں تین ہیں' جب وہ بات کرے' تو غلط بیانی کرے' جب وہ وعدہ کرے' تو اس کی خلاف ورزی کرے' اور جب اسے امین بنایا جائے' تو وہ خیانت کرے"۔

5037 - أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَبْغَضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

5036-اخرجه البخاري في الايمان، باب علامة المنافق (الحديث 33)، و في الشهادات، باب من امر بانجاز الوعد (الحديث 2682)، و في الوصايا، باب قول الله عزوجل (من بعد وصية يوصي بها او دين) (الحديث 2749)، و في الادب، باب قول الله تعالى: (يا ايها الذين امنوا اتقوا الله و كونوا مع الصادقين) (الحديث 6095) و اخرجه مسلم في الايمان، باب بيان خصال المنافق (الحديث 107) و اخرجه الترمذي في الايمان، باب ما جاء في علامة المنافق (الحديث 2631) و اخرجه النسائي في التفسير: سورة النساء، علامة المنافق (الحديث 147). تحفة الاشراف (14341).

5037-تقدم (الحديث 5033).

✿✿ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا' کہ مجھ سے صرف کوئی مومن ہی محبت رکھے گا اور مجھ سے صرف کوئی منافق ہی بغض رکھے گا"۔

شرح

حضرت زر بن حبیش (تابعی) کہتے ہیں کہ سیدنا علی نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو پھاڑا (یعنی اگایا) اور ذی روح کو پیدا کیا در حقیقت نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یقین دلایا تھا کہ جو (کامل) مؤمن ہوگا وہ مجھ سے (یعنی علی سے) محبت رکھے گا اور جو منافق ہوگا وہ مجھ سے عداوت رکھے گا۔ (مسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد پنجم: رقم الحدیث، 703)

محبت سے مراد وہ محبت ہے جو شرعی تقاضوں کے ہم آہنگ واقع کے مطابق اور نقصان وزیادتی کے بغیر ہو پس جس طرح وہ لوگ کہ جو حضرت علی کے حقیقی مقام ومرتبہ کو گھٹاتے ہیں جیسے فرقہ خارجیہ کے لوگ حب علی کی محرومی کے سبب اس حدیث میں مذکورہ "مؤمن" کا مصداق نہیں بن سکتے اسی طرح وہ لوگ بھی کہ جو حضرت علی کی محبت میں غیر شرعی اور غیر حقیقی غلو کرتے ہیں اور اس غلو کے نتیجہ میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے بغض وعداوت رکھتے ہیں جیسے شیعوں کے بعض طبقے، اس حدیث میں مذکور "مؤمن" کا مصداق ہرگز نہیں ہوسکتے۔ بہرحال حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض وعداوت نفاق کی نشانی ہے ایک اور روایت میں جو حضرت علی ہی سے منقول ہے یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من احبنی واحب ہذین واباہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیامۃ۔ "جس شخص نے مجھ سے اور ان دونوں (حسن وحسین) سے اور ان دونوں کے باپ اور ان دونوں کی ماں سے محبت رکھی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔" (احمد وترمذی) لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی اور اہل بیت نبوی سے محبت کا عین تقاضہ یہ ہے کہ ان سب صحابہ سے محبت وعقیدت رکھنی چاہے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی اور اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم محبت وتعلق رکھتے ہیں تھے جس طرح حضرت علی کی محبت ایمان کی علامت ہے اسی طرح تمام صحابہ کی محبت ایمان کی علامت ہے۔

اور جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے اسی طرح دوسرے کسی صحابی سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے، ابن عساکر نے حضرت جابر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: حب ابی بکر وعمر من الایمان وبغضہما کفر وحب الانصار من الایمان وبغضہم کفر وحب العرب من الایمان وبغضہم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ ومن حفظنی فیہم انا احفظہ یوم القیامۃ۔ "ابوبکر وعمر کی محبت جزو ایمان ہے اور ان سے بغض کفر ہے انصار کی محبت جزو ایمان ہے اور ان سے بغض کفر ہے اہل عرب کی محبت جزو ایمان ہے اور ان سے بغض کفر ہے اور جس شخص نے میرے صحابہ کو سب وشتم کیا اس پر اللہ کی لعنت ہو اور جس شخص نے صحابہ کو (دوسروں کے سب وشتم سے بچایا اس کو قیامت کے دن کی ہولناکیوں اور سختیوں سے) میں بچاؤں گا۔"

5038 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا

5038-انفرد به النسائي .

وَعَدَ اَخْلَفَ فَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ لَمْ تَزَلْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَتْرُكَهَا .

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ یہ جس میں موجود ہوں گی تو وہ منافق ہوگا' جب وہ بات کرے تو غلط بیانی کرے' جب اسے امین بنایا جائے تو وہ خیانت کرے' جب وہ وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی' تو اس میں اس وقت تک منافقت کی خصلت رہے گی' جب تک وہ اسے چھوڑ نہیں دیتا''۔

باب قِيَامِ رَمَضَانَ .

یہ باب ہے کہ رمضان میں نوافل ادا کرنا

5039 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے مہینے میں ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' نوافل ادا کرے گا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

رمضان المبارک میں قیام کی فضیلت کا بیان

5040 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' رمضان میں نوافل ادا کرے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

5041 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5039-تقدم في الصيام، ثواب من قام رمضان و صامه ايمانًا و احتسابًا و الاختلاف على الزهري في الخبر في ذلك (الحديث 2201) .

5040-تقدم (الحديث 1601) . 5041-تقدم (الحديث 1601) .

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان میں نوافل ادا کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

شرح

رمضان میں کھڑا ہونے، سے مراد یہ ہے کہ رمضان کی راتوں میں تراویح پڑھے، تلاوت قرآن کریم اور ذکر اللہ وغیرہ میں مشغول رہے نیز اگر حرم شریف میں ہو تو طواف وعمرہ کرے یا اسی طرح کی دوسری عبادات میں اپنے آپ کو مصروف رکھے۔ شب قدر میں کھڑا ہونے، کا مطلب یہ ہے کہ شب قدر عبادت الٰہی اور ذکر اللہ میں مشغول رہے خواہ اس رات کے شب قدر ہونے کا اسے علم ہو یا نہ ہو۔ غفر له ماتقدم من ذنبه ۔ تو اس کے وہ گناہ بخش دیئے جائیں گے جو اس نے پہلے کیے تھے۔ کے بارے میں علامہ نووی فرماتے ہیں کہ مکفرات (یعنی وہ اعمال جو گناہوں کو ختم کرنے والے ہوتے ہیں) صغیرہ گناہوں کو تو مٹا ڈالتے ہیں اور کبیرہ گناہوں کو ہلکا کر دیتے ہیں اگر کسی خوش نصیب کے نامہ اعمال میں گناہ کا وجود نہیں ہوتا تو پھر مکفرات کی وجہ سے جنت میں اس کے درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

22 - باب قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ .

یہ باب ہے کہ شب قدر میں نوافل ادا کرنا

5042 - حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ" .

✪✪ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان میں نوافل ادا کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائیگی اور جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے شب قدر میں نوافل ادا کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

شب قدر کی فضیلت کا بیان

یہ مقدس رات رمضان کے مبارک ماہ میں آتی ہے خصوصا رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی رات اور بالخصوص ستائیسویں شب لیلۃ القدر ہوتی ہے چنانچہ اکثر علماء ستائیسویں شب ہی کو لیلۃ القدر مانتے ہیں۔ لیلۃ القدر کی سعادت خاص طور پر امت محمدیہ کے لئے مخصوص ہوئی ہے تاکہ اس امت کے لوگ اپنی چھوٹی عمروں کے باوجود بہت زیادہ پائیں چنانچہ اس

5042-تقدم (الحديث 2205) .

بارہ میں ایک روایت بھی منقول ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھلی امتوں کے لوگوں کی عمروں کی زیادتی کے بارہ میں معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے افسوس کا اظہار کیا کہ میری امت کے لوگ اپنی ان چھوٹی عمروں میں ان لوگوں کی طرح زیادہ نیک کام نہیں کر سکتے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے پوری امت کو لیلۃ القدر کی عظیم سعادت عطا فرمائی جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔

ایک اور روایت میں جو ابن ابی حاتم سے منقول ہے بیان کیا گیا ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے چار اشخاص کا ذکر کیا کہ انہوں نے اسی برس تک اللہ رب العزت کی عبادت کی اور ان کا ایک لمحہ بھی اللہ کی نافرمانی میں نہیں گزرا اور وہ اشخاص تھے۔ (۱) حضرت ایوب علیہ السلام (۲) حضرت زکریا علیہ السلام (۳) حضرت حزقیل علیہ السلام (۴) حضرت یوشع بن نون علیہ السلام۔ یہ سن کر صحابہ کرام بہت زیادہ تعجب کرنے لگے اور (متمنی ہوئے کہ کاش ہماری بھی اتنی ہی عمریں ہوتیں کہ ہم بھی اتنی طویل مدت تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے) پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے کہ اے محمد! آپ کی امت ان لوگوں کی اسی اسی برس کی عبادت پر متعجب ہوتی ہے (تو سنئے کہ اللہ تعالیٰ نے خیر و بھلائی عطا فرمائی چنانچہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیت (انا انزلناہ فی لیلۃ القدر) پوری سورت پڑھی جس کے ذریعہ یہ عظیم بشارت عطا فرمائی گئی ہے کہ لیلۃ القدر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی پوری امت کو عطا کی گئی ہے اس چیز سے بہتر ہے جس کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت متعجب و متمنی ہیں اس عظیم سعادت و خوش بختی پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ خوش ہوئے۔

اس موقع پر یہ بات ملحوظ رہنی چاہئے کہ ہزار مہینہ کے تراسی برس اور چار مہینے ہوتے ہیں اسی لئے فرمایا کہ آیت (لیلۃ القدر خیر من الف شہر) یعنی لیلۃ القدر ہزار مہینہ سے بہتر ہے کہ جس سے تراسی برس اور چار مہینے ہوئے۔ لیلۃ القدر میں اللہ رب العزت کی رحمت خاص کی تجلی آسمان دنیا پر غروب آفتاب کے وقت سے صبح تک ہوتی ہے۔ اس شب میں ملائکہ اور ارواح طیبہ صلحاء اور عابدین سے ملاقات کے لئے اترتی ہیں اسی مقدس رات میں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا، یہی وہ شب ہے جس میں ملائکہ کی پیدائش ہوئی۔ اسی شب میں آدم علیہ السلام کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا اسی شب میں جنت میں درخت لگائے گئے اس شب میں عبادت کا ثواب دوسرے اوقات کی عبادت سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔

اور یہی وہ مقدس شب ہے جس میں بندہ کی زبان و قلب سے نکلی ہوئی دعا بارگاہ رب العزت میں قبولیت سے نوازی جاتی ہے۔ شریعت نے واضح طور پر کسی شب کو متعین کر کے نہیں بتایا ہے کہ لیلۃ القدر فلاں شب ہے گویا اس شب کو پوشیدہ رکھا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر واضح طور پر اس شب کی نشان دہی کر دی جاتی تو عبادات و طاعات کی طرف لوگوں کا میلان نہ رہتا بلکہ صرف اسی شب میں عبادت کر کے یہ سمجھ لیتے کہ ہم نے پورے سال کی عبادت سے بھی زیادہ ثواب حاصل کر لیا اس لئے اس شب کو متعین نہیں کیا گیا تاکہ لوگ عبادات و طاعات میں ہمہ وقت مصروف رہیں صرف اسی شب پر اعتماد کر کے نہ بیٹھ جائیں۔ علماء لکھتے ہیں کہ جو شخص پورے سال عبادات الٰہی کے لئے شب بیداری کو اختیار کرے گا تو انشاء اللہ اسے شب قدر کی سعادت ضرور حاصل ہوگی اسی

لئے کہا گیا ہے من لم یعرف قدر اللیلۃ یعرف قدر لیلۃ القدر (جس شخص نے رات کی قدر نہ پہچانی یعنی عبادت الٰہی کے لئے شب بیداری نہیں کی وہ لیلۃ القدر کی عظمت وسعادت کو کیا پہچان پائیں گے؟ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس رات کی کچھ ایسی علامتیں ہیں۔ جو احادیث وآثار سے منقول ہیں اور بعض علامتیں اہل کشف نے پہچانی ہیں چنانچہ طبری نے ایک جماعت سے نقل کیا ہے کہ اس رات میں درخت بارگاہ رب العزت میں سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور زمین پر گر پڑتے ہیں اور پھر اپنی اصلی حالت پر آ جاتے ہیں اسی طرح اس رات میں ہر چیز سجدہ کرتی ہے۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ اس شب کے تعین کے سلسلہ میں ان چیزوں کا دیکھنا شرط نہیں ہے کیونکہ اکثر لوگ اس مقدس شب کو پالیتے ہیں مگر نہ تو وہ درختوں کو سجدہ ریز دیکھتے ہیں اور نہ تمام چیزیں سجدہ کرتی نظر آتی ہیں اس لئے ہوسکتا ہے ایک ہی جگہ دو آدمی موجود ہوں دونوں شب قدر کو پالیں ان میں سے ایک کو علامتیں نظر آئیں مگر دوسرے کو ان میں سے کچھ بھی محسوس نہ ہو بہر کیف سب سے بڑی علامت تو یہ ہے کہ اس مقدس رات میں عبادت الٰہی وذکر ومناجات خضوع وخشوع اور حضور واخلاص کی توفیق حاصل ہو جائے تو جانے کہ یہ عظیم سعادت حاصل ہو گئی۔

اس رات میں شب بیداری کے سلسلہ میں صحیح مسئلہ یہ ہے کہ رات کے اکثر حصہ میں عبادت الٰہی کے لئے جاگتے رہنا معتبر ہے ہاں اگر کوئی شخص پوری شب جاگتا رہے تو افضل ہے بشرطیکہ اس کی وجہ سے کسی مرض وتکلیف میں مبتلا نہ ہو جائے یا فرائض وسنن مؤکدہ میں نقص وخلل واقع ہو جانے کا خوف نہ ہو، ورنہ تو رات کے جس قدر حصے میں جاگنے اور عبادت وذکر میں مشغول رہنے کی توفیق حاصل ہو جائے۔

شب قدر کے سبب بخشش ہونے کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شب قدر آتی ہے تو اس رات میں حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے جلو میں اترتے ہیں اور ہر اس بندے کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑا ہوا (نماز پڑھتا، طواف کرتا یا اور کوئی عبادت کرتا) ہوتا ہے یا بیٹھا ہوا (اللہ عزوجل کی یاد اور اس کے ذکر میں مشغول) ہوتا ہے پھر جب ان (مسلمانوں کا عید (یعنی عید الفطر) کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی وجہ سے اپنے ان فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے (جنہوں نے آدم علیہ السلام کی تخلیق کے وقت بنی آدم کو مطعون کیا تھا) اور فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کے لئے کیا اجر ہے جس نے اپنا کام پورا کر لیا ہو؟

فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار اس کا اجر یہ ہے کہ اسے اس کے کام کی پوری پوری اجرت دی جائے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فرشتو! (تو سنو کہ) میرے بندے اور میری بندیوں نے میرا وہ فرض ادا کیا جو ان پر تھا (یعنی روزہ) پھر وہ (اپنے گھروں سے عیدگاہ کی طرف) دعا کے لئے گڑگڑاتے چلاتے نکلے، قسم ہے اپنی عزت اور اپنے جلال کی اپنے کرم اور اپنی بلند قدری کی اور اپنی بلند مرتبہ کی میں ان کی دعا ضرور قبول کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ بندوں سے فرماتا ہے کہ اپنے گھروں کو واپس ہو جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا ہے اور میں نے تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی ہیں تمہارے نامہ اعمال میں ہر برائی کے بدلہ ایک نیکی لکھ دی گئی ہے اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چنانچہ مسلمان عیدگاہ سے اپنے گھروں کو اس حالت میں واپس ہوتے ہیں کہ ان

کے گناہ بخشے جاچکے ہوتے ہیں۔ (بیہقی، مشکوۃ المصابیح، جلد دوم: رقم الحدیث، 606)

23 - بَابُ الزَّكَاةِ .

یہ باب زکوۃ کے بیان میں ہے

زکوۃ کے معنی ومفہوم وشرعی حیثیت واحکام کا بیان

زکوۃ کے لفظی معنی ہیں "طہارت وبرکت اور بڑھنا" اصطلاح شریعت میں زکوۃ کہتے ہیں اپنے مال کی مقدار متعین کے اس حصہ کو جو شریعت نے مقرر کیا ہے کسی مستحق کو مالک بنا دینا" زکوۃ کے لغوی معنی اور اصطلاحی معنی دونوں کو سامنے رکھ کر یہ سمجھ لیجیے کہ یہ فعل یعنی اپنے مال کی مقدار متعین کے ایک حصہ کا کسی مستحق کو مالک بنا دینا) مال کے باقی ماندہ حصے کو پاک کر دیتا ہے اس میں حق تعالی کی طرف سے برکت عنایت فرمائی جاتی ہے اور اس کا وہ مال نہ صرف یہ کہ دنیا میں بڑھتا اور زیادہ ہوتا ہے بلکہ اخروی طور پر اللہ تعالی اس کے ثواب میں اضافہ کرتا ہے اور اس کے مالک کو گناہوں اور دیگر بری خصلتوں مثلاً بخل وغیرہ سے پاک وصاف کرتا ہے اس لئے اس فعل کو زکوۃ کہا جاتا ہے۔ "زکوۃ" کو صدقہ بھی اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ فعل اپنے مال کا ایک حصہ نکالنے والے کے دعوئی ایمان کی صحت وصداقت پر دلیل ہوتا ہے۔

زکوۃ کب فرض ہوئی؟ صدقہ فطر ۲ ہجری میں واجب کیا گیا تھا زکوۃ کی فرضیت کے بارہ میں اگرچہ علماء کے یہاں اختلافی اقوال ہیں مگر صحیح قول یہ ہے کہ زکوۃ کی فرضیت کا حکم ہجرت سے پہلے مکہ میں نازل ہو گیا تھا مگر اس حکم کا نفاذ مدینہ میں ہجرت کے دوسرے سال رمضان کی پہلی تاریخ کو ہوا ہے گویا زکوۃ یکم رمضان ۲ ہجری میں فرض قرار دی گئی اور اس کا اعلان کیا گیا۔ زکوۃ تمام امتوں پر فرض تھی اجتماعی طور پر یہ مسئلہ ہے کہ زکوۃ انبیاء کرام پر فرض وواجب نہیں ہے۔

البتہ جس طرح سابقہ تمام امتوں پر نماز فرض تھی اسی طرح امت محمدی سے پہلے ہر امت پر زکوۃ فرض تھی ہاں زکوۃ کی مقدار اور مال کی تحدید میں اختلاف ضرور رہا ہے لیکن یہ بات طے ہے کہ زکوۃ کے بارے میں اسلامی شریعت کے احکام بہت آسان اور سہل ہیں جب کہ سابقہ انبیاء کی شریعتوں میں اتنی آسانی نہیں تھی۔ زکوۃ کی اہمیت اور اس کی تاکید قرآن مجید میں بتیس جگہ زکوۃ کا ذکر نماز کے ساتھ فرمایا گیا ہے جس سے نہ صرف یہ کہ نماز روزہ اور زکوۃ دونوں کے کمال اتصال کا اظہار ہوتا ہے بلکہ یہ زکوۃ کی فضیلت وتاکید کی دلیل بھی ہے پھر یہ کہ قرآن کریم میں بہت سی جگہ زکوۃ کا علیحدہ بھی ذکر فرمایا گیا ہے اللہ تعالی نے زکوۃ ادا کرنے والوں کو دنیاوی واخروی اجر وثواب اور سعادت ونیک بختی کے دل کش وسچے وعدوں سے سرفراز فرمایا ہے اور اس کی ادائیگی سے باز رہنے والوں کو جیسے سخت عذاب کی خبر دی گئی ہے کہ اللہ شاہد اہل ایمان کے قلوب ان کے تصور سے بھی کانپ اٹھتے ہیں کیسے بد بخت ہیں وہ لوگ جو اس اہم فریضہ کی ادائیگی سے باز رہتے ہیں اور ان عذابوں کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ (العیاذ باللہ) چونکہ زکوۃ اسلام کا ایک بڑا رکن ہے اور اس کی فرضیت قطعی ہے اس لئے زکوۃ کا انکار کرنے والا کافر اور زکوۃ ادا نہ کرنے والا فاسق اور شدید ترین گنہگار ہوتا ہے بلکہ علماء لکھتے ہیں کہ زکوۃ نہ دینے والا اس قابل ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ (محیط السرخسی)

مال پر ایک سال کامل گزر جانے کے بعد صاحب نصاب پر علی الفور زکوۃ واجب ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی ادائیگی میں تاخیر گناہ گار بناتی ہے بعض حضرات نے کہا ہے کہ سال پورا ہو جانے پر علی الفور زکوۃ واجب نہیں ہوتی بلکہ علی التراخی واجب ہوتی ہے یہاں تک کہ موت کے وقت گناہ گار ہوتا ہے۔

زکوۃ کن لوگوں پر فرض ہے ہر اس آزاد عاقل اور بالغ مسلمان پر زکوۃ فرض ہے جو نصاب (یعنی مال کی وہ خاص مقدار جس پر شریعت نے زکوۃ فرض کی ہے) کا مالک ہو اور مال کامل ایک سال تک اس کی ملکیت میں رہا ہو نیز وہ مال دین یعنی قرض اور ضرورت اصلیت سے فارغ ہو اور نامی (یعنی بڑھنے والا ہو) خواہ حقیقۃ خواہ تقدیراً اسی طرح مال میں اس کی ملکیت پوری طرح اور کامل ہو۔ کافر، غلام دیوانے اور نابالغ لڑکے پر زکوۃ واجب نہیں ہے اور نہ اس مالک نصاب پر زکوۃ واجب ہے جس کے نصاب پر پورا ایک سال نہ گزرا ہو، ہاں اگر کوئی شخص سال کی ابتدائی اور آخری حصوں میں مالک نصاب رہے اور درمیان مالک نصاب نہ رہے تو اسے زکوۃ ادا کرنی ہوگی کیونکہ یہ بھی پورے ایک سال ہی کے حکم میں ہوگا۔

قرض دار پر اس کے بقدر قرض مال میں زکوۃ فرض نہیں ہاں جو مال قرض سے زائد ہو اور وہ حد نصاب کو پہنچتا ہو تو اس میں زکوۃ واجب ہوگی لیکن یہ بات ملحوظ رہے کہ وہ قرض زکوۃ کے لئے مانع وجوب ہے جس کا مطالبہ بندوں کی طرف سے ہو، چنانچہ نذر، کفارات فطرہ اور ان جیسے دوسرے مطالبات جن کا تعلق صرف اللہ جل شانہ کی ذات سے ہے اور کسی بندے کو ان کا مطالبہ کرنے کا حق نہیں پہنچتا زکوۃ کے لئے مانع وجوب نہیں ہیں۔

ہاں ایسے قرض جن کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ ہی سے مگر ان کے مطالبہ وصول کرنے کا حق بندوں کو پہنچتا ہے جیسے زکوۃ عشر، خراج وغیرہ کہ امام وقت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کا مطالبہ کر سکتا ہے تو یہ بھی زکوۃ کے لئے مانع وجوب ہیں مگر امام وقت اور حاکم مال ظاہر میں مطالبہ کر سکتا ہے مثلاً مویشی وہ مال تجارت جو شہر میں لایا جائے یا شہر سے باہر لے جایا جائے اور نقدی لیکن وہ مال جس کی تجارت صرف شہر کے اندر اندر ہی محدود ہو اس میں حاکم کا مطالبہ اور اگر بیوی مہر کا تقاضا کرتی ہو تو اس کے مہر کے بقدر مال میں زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ بحر الرائق میں ہے کہ معتمد مسلک یہ ہے کہ فرض زکوۃ اور صدقہ فطر کے لئے مانع وجوب ہے نیز مطلقاً قرض مانع ہے خواہ معجل ہو یا موجل، اگرچہ بیوی کا مہر موجل ہی کیوں نہ ہو جس کی مدت تاجیل طلاق یا موت پر ختم ہو جاتی ہے لیکن بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مہر موجل زکوۃ کے لئے مانع وجوب نہیں ہے کیونکہ عام طور پر اس کا مطالبہ نہیں ہوا کرتا بخلاف مہر معجل کے کہ اس کا مطالبہ ہوتا ہے مگر بعض علماء نے اس بارہ میں یہ لکھا ہے کہ اگر خاوند ادائیگی مہر کا ارادہ رکھتا ہو تو مہر موجل زکوۃ کے لئے مانع وجوب ہے ورنہ نہیں کیونکہ اس کا شمار قرض میں نہیں ہوتا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ صاحبین یعنی حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کے درمیان اس بارہ میں اختلاف ہے کہ اگر کسی عورت کا خاوند تونگر یعنی مالدار ہو تو وہ اپنے مہر کی وجہ سے (کہ جو اس کے خاوند کے ذمہ باقی ہے) غنیۃ سمجھی جائے گی یا نہیں؟ صاحبین کا مسلک تو یہ ہے کہ ایسی عورت غنیۃ معتبر ہوگی یعنی مستحق زکوۃ نہیں ہوگی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا آخری قول یہ ہے کہ وہ غنیۃ معتبر نہیں ہوگی، لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ اختلاف صرف مہر معجل کے بارہ میں ہے مہر موجل کی صورت میں تینوں

حضرات کا متفقہ مسلک یہ ہے کہ ایسی عورت غنیۃ معتبر نہیں ہوگی۔

ضرورت اصلیہ کا مطلب ضرورت اصلیہ سے مراد یہ چیزیں ہیں رہائش کا مکان، پہننے کے کپڑے خانہ داری کے اسباب سواری کی چیزیں مثلاً گھوڑا گاڑی موٹر سائیکل وغیرہ خدمت کے غلام استعمال کے ہتھیار، اہل علم کے لئے ان کی کتابیں کاریگر کے واسطے اس کے پیشہ کے اوزار وغیرہ، لہٰذا مثال کے طور پر اگر کسی شخص نے کوئی مکان تجارت کی نیت سے لیا اور وہ مکان اس کی رہائش سے فارغ بھی ہو تو اس میں زکوۃ واجب ہوگی اسی طرح دوسری چیزوں کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے اگر مکان و غلام وغیرہ اپنی ضرورت و حاجت سے فارغ ہوں اور ان کی تجارت کی نیت نہ ہو تو پھر ان میں زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔

کامل ملکیت ابھی پہلے زکوۃ واجب ہونے کی شرائط بیان کرتے ہوئے یہ شرط بھی بیان کی گئی تھی کہ مال میں اس کی ملکیت پوری طرح اور کامل ہو۔ لہٰذا اس کامل ملکیت سے مراد یہ ہے کہ مال کا اصل مالک بھی ہو اور وہ مال اس کے قبضہ وقدرت میں بھی ہو جو مالک ملک اور قبضہ میں نہ ہو یا ملک میں ہو قبضے میں نہ ہو یا قبضہ میں ہو تو اس پر زکوۃ فرض نہیں۔ لہٰذا مکاتب کے کمائے ہوئے مال میں زکوۃ نہیں نہ خود مکاتب پر نہ اس کے مولیٰ پر اس لئے کہ وہ مال مکاتب کی ملکیت میں نہیں گو اس کے قبضہ میں ہے اسی طرح مولیٰ کے قبضہ میں نہیں ہے گو ملک میں ہے۔ اسی طرح ضمار میں بھی زکوۃ واجب نہیں ہوتی کیونکہ وہ مال ملکیت میں تو ہوتا ہے مگر قبضہ میں نہیں ہوتا۔

مال ضمار اس کو کہتے ہیں جو اپنی رسائی سے باہر ہو اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں (۱) وہ مال جو جاتا رہے یعنی گم ہو جائے (۲) وہ مال جو جنگل میں دفن کر دیا گیا ہو مگر وہ جگہ کہ جہاں اسے دفن کیا گیا تھا بھول جائے (۳) وہ مال جو دریا میں غرق ہو گیا، (۴) وہ مال جسے کوئی شخص زبردستی چھین لے مگر اس کا کوئی گواہ نہ ہو (۵) وہ مال جو کسی ظالم نے ڈنڈے کے طور لے لیا۔ (۶) وہ مال جو کسی نے بطور قرض لیا اور بعد میں قرضدار قرض کا منکر ہو گیا اور کوئی تمسک یا گواہی اس کی نہ ہو۔ پس مال ضمار کی یہ دو قسمیں ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی مال ہاتھ لگ جائے تو اس مال میں پچھلے دنوں کی زکوۃ واجب نہیں ہوگی ہاں اگر وہ مال ہاتھ لگ جائے جو جنگل میں بلکہ گھر میں دفن کر کے اس کی جگہ بھول گیا تھا تو جب بھی وہ مال نکلے گا اس میں پچھلے دنوں کی زکوۃ واجب ہوگی۔

اسی طرح قرض کے اس مال میں بھی زکوۃ واجب ہوگی جس سے قرض دار انکار نہ کرتا ہو خواہ وہ قرضدار تونگر ہو یا مفلس اور یا اگر انکار کرتا ہو تو کوئی تمسک یا گواہی ہو یا خود قاضی یہ جانتا ہو کہ اس نے اتنا مال قرض لیا تھا لیکن اس مال میں زکوۃ اس تفصیل کے ساتھ واجب ہوگی کہ۔ (۱) اگر وہ قرض مال تجارت کے بدلہ میں ہو تو جب نصاب کا پانچواں حصہ وصول ہو جائے تو پچھلے دنوں زکوۃ ادا کرے (۲) اگر وہ قرض مال تجارت کے بدلہ میں نہ ہو مثلاً گھر کے پہننے کے کپڑے فروخت کئے یا خدمت کا غلام فروخت کیا یا رہائش کا مکان فروخت کیا اور ان کی قیمت خریدنے والے کے ذمہ قرض رہی تو اس میں پچھلے دنوں کی زکوۃ اسی وقت واجب ہوگی جب کہ بقدر نصاب وصول ہو جائے (۳) اگر قرض اس چیز کے بدلہ میں ہو جو مال نہیں ہے جیسے مہر، وصیت اور بدل خلع وغیرہ تو اس میں زکوۃ اسی وقت واجب ہوگی جب کہ بقدر نصاب وصول ہو جائے۔

اور اس پر پورا ایک سال گزر جائے یعنی اس میں پچھلے دنوں کی زکوۃ واجب نہیں ہوگی بلکہ صرف اسی سال کی زکوۃ واجب ہوگی

جس میں کہ وہ مال پر قابض رہا لیکن یہ حکم اسی شخص کے بارہ میں ہے جو پہلے سے صاحب نصاب نہ ہو اگر پہلے سے صاحب نصاب ہوگا تو یہ مال اس کے حق میں بمنزلہ مال مستفاد کے ہوگا، پہلے مال کے ساتھ اس مال کی بھی زکوۃ واجب ہوگی اور ایک سال کا گزرنا شرط نہیں ہوگا۔ ادائیگی زکوۃ کے لئے نیت شرط ہے ادائیگی زکوۃ کے لئے یہ شرط ہے کہ زکوۃ دینے والا زکوۃ دیتے وقت نیت کرے یعنی دل میں یہ ارادہ کرے کہ "میرے اوپر جس قدر مال کا دینا فرض تھا میں محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے دیتا ہوں" یا جس وقت اپنے مال میں سے زکوۃ کا حصہ نکالے اسی وقت زکوۃ کی نیت کرے کہ میں اس قدر جو زکوۃ دینے کے لئے ہے نکالتا ہوں۔ اگر کوئی شخص اپنا تمام مال اللہ کی راہ میں خیرات کر دے اور زکوۃ کی نیت نہ کرے تو اس کے ذمہ زکوۃ ساقط ہو جاتی ہے یعنی اس پر زکوۃ کا مطالبہ باقی نہیں رہتا بشرطیکہ اس نے وہ مال کسی اور واجب کی نیت سے نہ دیا ہو ہاں اگر کسی شخص نے پورا مال تو نہیں بلکہ تھوڑا سا بغیر نیت زکوۃ اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا تو حضرت امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس مال کی زکوۃ ادا ہو جائے گی مگر حضرت امام ابو یوسف کے ہاں اس مال کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کا بھی یہی قول منقول ہے اور اسی قول پر فتویٰ بھی ہے۔ زکوۃ کو ساقط کرنے کے لئے حیلہ کرنا مکروہ ہے یعنی اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ مال زکوۃ کی ادائیگی سے بچ جائے اور اس کی صورت یہ کرے کہ جب سال پورا ہونے کو ہو تو کچھ دن پہلے اپنا مال دوسرے کو ہبہ کر کے اسے قابض کر دے اور اس طرح زکوۃ کی ادائیگی سے بچ جائے اگرچہ اس صورت سے زکوۃ تو ساقط ہو جاتی ہے مگر یہ کوئی اچھا فعل نہیں ہے۔

اگر کسی شخص نے کوئی غلام تجارت کے لئے خریدا مگر بعد میں اس سے خدمت لینے کی نیت ہو گئی تو وہ غلام تجارت کے لئے نہیں رہے گا بلکہ خدمت ہی کے لئے ہو جائے گا اس میں زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے کوئی غلام خدمت کی نیت سے خریدا پھر بعد میں اس نے تجارت کی نیت کر لی تو وہ غلام اس وقت تک تجارت کے حکم میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ وہ شخص اسے فروخت نہ کرے۔ فروختگی کے بعد اس کی قیمت میں زکوۃ واجب ہو جائے گی۔

نصاب کی تعریف: نصاب زکوۃ مال کی اس خاص مقدار کو کہتے ہیں جس پر شریعت نے زکوۃ فرض کی ہے اور جس مقدار سے کم مال میں زکوۃ فرض نہیں ہوتی مثلاً اونٹ کے لئے پانچ اور پچیس وغیرہ کا عدد، بکری کے لئے چالیس اور ایک اکیس وغیرہ کا عدد اور چاندی کے لئے دو سو درہم اور سونے کے لئے بیس مثقال۔

نصاب کی قسمیں: نصاب کی دو قسمیں ہیں۔ نامی یعنی بڑھنے والا مال اور غیر نامی یعنی نہ بڑھنے والا مال پھر نامی کی دو قسمیں ہیں حقیقی اور تقدیری حقیقی کا اطلاق تو تجارت کے مال اور جانور پر ہوتا ہے کیونکہ تجارت کا مال نفع سے بڑھتا ہے اور جانور بچوں کی پیدائش سے بڑھتے ہیں۔ تقدیری کا اطلاق سونے چاندی پر ہوتا ہے کہ یہ چیزیں بظاہر تو نہیں بڑھتیں لیکن بڑھنے کی صلاحیت رکھتی ہیں نصاب غیر نامی کا اطلاق مکانات اور خانہ داری کے ان اسباب پر ہوتا ہے جو ضرورت اصلیہ کے علاوہ ہوں۔ نصابی اور غیر نصابی میں فرق نصاب نامی اور غیر نامی میں فرق یہ ہے کہ نصاب نامی کے مالک پر تو زکوۃ فرض ہوتی ہے نیز اس کے لئے دوسرے زکوۃ، نذر اور صدقات واجبہ کا مال لینا درست نہیں ہوتا اور اس کے لئے صدقہ فطر دینا اور قربانی کرنا واجب ہوتا ہے۔ نصاب غیر نامی کے

مالک پر زکوۃ فرض نہیں ہوتی مگر اس کے لئے بھی زکوۃ نذر اور صدقہ واجبہ کا مال لینا درست نہیں ہوتا نیز اس پر بھی صدقہ فطر دینا اور قربانی کرنا واجب ہوتا ہے۔

5043 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهٖ وَلَا يُفْهَمُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ" . قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ "لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ" . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ" . قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ "لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ" . وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ "لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ" .
فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ" .

★★ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نجد سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی لیکن وہ کیا کہہ رہا ہے: یہ سمجھ نہیں آتا تھا' یہاں تک کہ جب وہ قریب ہوا' تو پتہ چلا کہ وہ اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں (جنہیں تم نے ادا کرنا ہے) اس نے دریافت کیا: کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی (نماز ادا کرنا) لازم ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! البتہ اگر تم نوافل ادا کرو' (تو یہ بہتر ہے) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا (تم پر لازم ہیں) اس نے دریافت کیا: کیا ان کے علاوہ بھی کوئی اور روزہ مجھ پر لازم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر تم نفلی روزے رکھ لیتے ہو (تو یہ بہتر ہے) پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے سامنے زکوۃ کا تذکرہ کیا تو اس نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ (کوئی اور ادائیگی مجھ پر لازم ہوگی؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! اگر تم نفلی طور پر (صدقہ) کرو (تو یہ بہتر ہوگا) پھر وہ شخص چلا گیا اور وہ یہ کہہ رہا تھا: میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور کوئی کمی نہیں کروں گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ ٹھیک کہہ رہا ہے' تو یہ کامیاب ہو گیا۔

24 - باب الْجِهَادِ

یہ باب ہے کہ جہاد کا بیان

جہاد کے معنی ومفہوم واحکام کا بیان

جہاد کے معنی جہد اور جہاد کے لغوی معنی ہیں مشقت اٹھانا اور طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا" امام راغب نے یہ مطلب بیان کیا

5043-تقدم (الحدیث 457) .

ہے کہ: (الجهاد استفراغ الوسع في مدافعة العدو) ۔"جہاد کا مطلب ہے، انتہائی قوت سے حملہ آور دشمن کی مدافعت کرنا۔" اصطلاح شریعت میں "جہاد کا مفہوم ہے۔" کفار کے ساتھ لڑی جانے والی جنگ میں اپنی طاقت خرچ کرنا بایں طور کہ خواہ اپنی جان کو پیش کیا جائے یا اپنے مال کے ذریعہ مدد کی جائے اور خواہ اپنی عقل وتدبیر (یعنی اپنی رائے اور مشوروں کا) تعاون دیا جائے یا محض اسلامی لشکر میں شامل ہو کر اس کی نفری میں اضافہ کیا جائے اور یا ان کے علاوہ کسی بھی طریقے سے دشمنان اسلام کے مقابلے میں اسلامی لشکر کی معاونت وحمایت کی جائے۔

جہاد کا نصب العین جہاد کا نصب العین یہ ہے کہ دنیا میں اسلام کا بول بالا رہے، اللہ کی اس سرزمین پر اس کا جھنڈا سربلند اور اس کے باغی منکروں کا دعویٰ سرنگوں رہے۔ جہاد کا حکم جہاد فرض کفایہ ہے۔ اگر نفیر عام (اعلان جنگ) نہ ہو اور اگر نفیر عام ہو بایں طور کہ کفار مسلمانوں کے کسی شہر پر ٹوٹ پڑیں یا اسلامی مملکت کے خلاف جنگ شروع کردیں اور مسلمانوں کی طرف سے جنگ کا عام اعلان کردیا جائے تو اس صورت میں ہر مسلمان پر جہاد فرض عین ہوگا خواہ نفیر کرنے والا (یعنی اعلان جنگ کرنے والا عادل ہو یا فاسق، لہٰذا اس صورت میں دشمنوں کا مقابلہ کرنا جہاد میں شرکت کرنا اس شہر اور اس مملکت کے تمام باشندوں پر واجب ہوگا اور ایسے ہی ان لوگوں پر بھی واجب ہوگا جو اس شہر یا مملکت کے قریب رہتے ہوں بشرطیکہ اس شہر یا مملکت کے رہنے والے اپنے شہر اور اپنے ملک کی حفاظت اور دشمنوں کے مقابلہ کرنے کے لئے کافی نہ ہوں یا وہ اپنی جنگی و دفاعی ذمہ داریوں کو انجام دینے میں کسل وستی کریں اور گنہگار ہوں۔

چنانچہ جس طرح میت کا مسئلہ ہے کہ اس کی تجہیز وتکفین اور نماز جنازہ پہلے اس کے اہل محلہ پر واجب ہے اگر وہ اس کی انجام دہی سے عاجز ہوں تو پھر یہ چیزیں اس کے شہر والوں پر واجب ہوں گی اسی طرح جہاد کا بھی مسئلہ کہ جس شہر ملک کے مسلمانوں کو کفار اور دشمنان دین کی جارحیت اور جنگی حملوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہو اگر وہ اپنے دفاع سے عاجز ہوں اور دشمنوں کا مقابلہ کرنے میں کوتاہ یا ناکام رہے ہوں تو اس وقت ان کے پڑوسی شہر وملک کے مسلمانوں بلکہ مابین المشرق والمغرب کے تمام مسلمانوں پر واجب ہوگا کہ وہ جہاد میں شریک ہو کر اسلام اور مسلمانوں کے وقار کا تحفظ اور دشمنان دین کا دعویٰ سرنگوں کریں۔

5044 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "انْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ يَخْرُجُ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا الْاِيمَانُ بِي وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِي اَنَّهُ ضَامِنٌ حَتّٰى اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِاَيِّهِمَا كَانَ اِمَّا بِقَتْلٍ وَّاِمَّا وَفَاةٍ اَوْ اَنْ يَّرُدَّهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ يَنَالُ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو جلد بدلہ دیتا ہے جو اس کی راہ میں نکلتا ہے وہ صرف مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے اور میری راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلتا ہے (اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے:) کہ وہ اس کا ضامن ہے یہاں تک کہ اسے جنت میں داخل

5044-تقدم (الحديث 3123) .

کرے گا' خواہ دونوں میں سے کوئی بھی صورت ہو' خواہ وہ شہید ہو جائے' یا وہ فوت ہو جائے' یا وہ اپنے اس گھر کی طرف زندہ واپس آ جائے' جہاں سے وہ نکلا تھا' اور اسے اجر اور مال غنیمت حاصل ہو"۔

5045 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَضَمَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِىْ سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا الْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِىْ وَاِيْمَانٌ بِىْ وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِىْ فَهُوَ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِىْ خَرَجَ مِنْهُ نَالَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ"۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو یہ ضمانت دیتا ہے' جو اس کی راہ میں نکلتا ہے اور وہ صرف میری راہ میں جہاد کرنے کے لئے اور مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتے ہوئے نکلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ یہ ضمانت دیتا ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا' یا پھر میں اسے اُس کے گھر کی طرف واپس لے آؤں گا' جہاں سے وہ نکلا تھا اور اس کے ہمراہ اسے اجر اور مال غنیمت بھی حاصل ہوا ہو گا"۔

25 - باب اَدَاءِ الْخُمُسِ .

یہ باب ہے کہ خمس کی ادائیگی

5046 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ - وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ - عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ

5045-اخرجه البخاري في الايمان، باب الجهاد من الايمان (الحديث 36) مطولاً و اخرجه مسلم في الامارة، باب فضل الجهاد و الخروج في سبيل الله (الحديث 103) مطولاً و اخرجه ابن ماجه في الجهاد، باب فضل الجهاد في سبيل الله (الحديث 2753) مطولاً . تحفة الاشراف (14901) .

5046-اخرجه البخاري في الايمان، باب اداء الخمس من الايمان (الحديث 53) . و في العلم، باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم و فد عبد القيس على ان يحفظوا الايمان و العلم و يخبروا من وراء هم (الحديث 87)، و في مواقيت الصلاة، باب (منيبين اليه و اتقوه و اقيموا الصلاة و لا تكونوا من المشركين) (الحديث 523)، و في الزكاة، باب وجوب الزكاة (الحديث 1398)، و في فرض الخمس ، باب اداء الخمس من الدين (الحديث 3095) و في المناقب باب ـ ٥ ـ (الحديث 3510) و في المغازي، باب ـ 68 ـ (الحديث 4368 و 4369) و في الادب، باب قول الرجل مرحبًا (الحديث 6176)، و في اخبار الاحاد، باب وصاة النبي صلى الله عليه وسلم و فود العرب ان يبلغوا من وراء هم (الحديث 7266)، و في التوحيد، باب قول الله تعالى (والله خلقكم و ما تعملون) (انا كل شيء خلقناه بقدر) (الحديث 7556) . واخرجه مسلم في الايمان، باب الامر بالايمان بالله تعالى و رسوله صلى الله عليه وسلم و شرائع الدين و الدعاء اليه و السوال عنه و حفظه و تبليغه من لم يبلغه (الحديث 23 و 24 و 25) و اخرجه ابو داؤد في الاشربة، باب في الاوعية (الحديث 3692)، و في السنة، باب في رد الارجاء (الحديث 4677) و اخرجه الترمذي في السير، باب ما جاء في الخمس (الحديث 1599) مختصراً، و في الايمان ، باب ما جاء في اضافة الفرائض الى الايمان (الحديث 2611) . واخرجه النسائي في الاشربة، ذكر الاخبار التي اعتل بها من اباح شراب السكر (الحديث 5708) . و الحديث عند مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 39) . تحفة الاشراف (6524) .

الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُوْ إِلَيْهِ مَنْ وَرَائَنَا - فَقَالَ "آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ - ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ - شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوْا إِلَيَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْمُزَفَّتِ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے عرض کی: ہمارا تعلق ربیعہ قبیلے سے ہے۔ ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں حاضر ہو سکتے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایسی چیز کے بارے میں حکم دیجئے' جسے ہم آپ سے حاصل کر لیں اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تمہیں چار چیزوں سے منع کرتا ہوں (جن باتوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے ایک یہ ہے) اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے اس بات کی وضاحت کی کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں' اللہ کا رسول ہوں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور تمہیں جو غنیمت حاصل ہو اس میں سے خمس مجھے ادا کرنا' اور میں تمہیں دباء' حنتم' مقیر اور مزفت سے منع کرتا ہوں۔

مال غنیمت کی تقسیم اور خمس کا بیان

مال غنیمت وہ ہے جو مسلمانوں کو جہاد کے بعد کافروں سے ہاتھ لگے اور جو مال بغیر لڑے جنگ کے ہاتھ آئے مثلاً صلح ہو گئی اور مقررہ تاوان جنگ ان سے وصول کیا یا کوئی مر گیا اور لاوارث تھا یا جزیے اور خراج کی رقم وغیرہ وہ فے ہے۔ سلف وخلف کی ایک جماعت کا اور حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا یہی خیال ہے۔ بعض لوگ غنیمت کا اطلاق فے پر اور فے کا اطلاق غنیمت پر بھی کرتے ہیں۔ اسی لئے قتادہ وغیرہ کا قول ہے کہ یہ آیت سورہ حشر کی (آیت ما افاء اللہ الخ) کی ناسخ ہے۔ اب مال غنیمت میں فرق کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ آیت تو فے کے بارے میں ہے اور یہ غنیمت کے بارے میں۔

بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ ان دونوں قسم کے مال کی تقسیم امام کی رائے پر ہے۔ پس مقررہ حشر کی آیت اور اس آیت میں کوئی اختلاف نہیں جبکہ امام کی مرضی ہو واللہ اعلم۔ آیت میں بیان ہے کہ خمس یعنی پانچواں حصہ مال غنیمت میں سے نکال دینا چاہئے۔ چاہے وہ کم ہو یا زیادہ ہو۔ گو سوئی ہو یا دھاگہ ہو۔ پروردگار عالم فرماتا ہے جو خیانت کرے گا وہ اسے لے کر قیامت کے دن پیش ہو گا اور ہر ایک کو اس عمل کا پورا بدلہ ملے گا کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا کہتے ہیں کہ خمس میں سے اللہ کے لئے مقرر شدہ حصہ کعبے میں داخل کیا جائے گا۔

حضرت ابو العالیہ ریاحی کہتے ہیں کہ غنیمت کے مال کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ حصے کرتے تھے۔ چار مجاہدین میں تقسیم ہوتے پانچویں میں سے آپ مٹھی بھر کر نکال لیتے اسے کعبے میں داخل کر دیتے پھر جو بچا اس کے پانچ حصے کر ڈالتے ایک رسول اللہ کا ایک قرابت داروں کا۔ ایک یتیموں کا ایک مسکینوں کا ایک مسافروں کا یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہاں اللہ کا نام صرف بطور تبرک ہے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کے بیان کا وہ شروع ہے۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ جب حضور کوئی لشکر بھیجتے اور مال غنیمت کا مال

ملتا تو آپ اس کے پانچ حصے کرتے اور پھر پانچویں حصے کے پانچ حصے کر ڈالتے پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔ پس یہ فرمان کہ ان للہ خمسہ یہ صرف کلام کے شروع کے لئے ہے۔

زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے۔ پانچویں حصے میں سے پانچواں حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے بہت سے بزرگوں کا قول یہی ہے کہ اللہ رسول کا ایک ہی حصہ ہے۔ اسی کی تائید بیہقی کی اس صحیح سند والی حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وادی القریٰ میں آ کر سوال کیا کہ یا رسول اللہ غنیمت کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کا ہے باقی کے چار حصے لشکریوں کے۔ اس نے پوچھا تو اس میں کسی کو کسی پر زیادہ حق نہیں؟ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں یہاں تک کہ تو اپنے کسی دوست کے جسم سے تیر نکالے تو اس تیر کا بھی تو اس سے زیادہ مستحق نہیں حضرت حسن نے اپنے مال کے پانچویں حصے کی وصیت کی اور فرمایا کیا میں اپنے لئے اس حصے پر رضامند نہ ہو جاؤں؟ جو اللہ تعالیٰ نے خود اپنا رکھا ہے۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ مال غنیمت کے پانچ حصے برابر کے جاتے تھے چار تو ان لشکریوں کو ملتے تھے جو اس جنگ میں شامل تھے پھر پانچویں حصے کے چار حصے کئے جاتے تھے ایک چوتھائی اللہ کا اور اس کے رسول کا پھر یہ حصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لیتے تھے یعنی پانچویں حصے کا پانچواں حصہ آپ اور آپ کے بعد جو بھی آپ کا نائب ہو اس کا ہے۔ حضرت عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں اللہ کا حصہ اللہ کے نبی کا ہے اور جو آپ کا حصہ تھا وہ آپ کی بیویوں کا ہے عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کا جو حصہ ہے وہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہے اختیار ہے جس کام میں آپ چاہیں لگائیں۔

مقدام بن معدی کرب حضرت عبادہ بن صامت حضرت ابو درداء اور حضرت حارث بن معاویہ کندی رضی اللہ عنہم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا ذکر ہونے لگا تو ابوداؤد نے عبادہ بن صامت سے کہا فلاں فلاں غزوے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ حضور نے ایک جہاد میں خمس کے ایک اونٹ کے پیچھے صحابہ کو نماز پڑھائی سلام کے بعد کھڑے ہو گئے اور چند بال چٹکی میں لے کر فرمایا کہ مال غنیمت کے اونٹ کے یہ بال بھی مال غنیمت میں سے ہی ہیں اور میرے نہیں ہیں میرا حصہ تو تمہارے ساتھ صرف پانچواں ہے اور پھر وہ بھی تم ہی کو واپس دے دیا جاتا ہے پس سوئی دھاگے تک ہر چھوٹی بڑی چیز پہنچا دیا کرو، خیانت نہ کرو، خیانت عار ہے اور خیانت کرنے والے کے لئے دونوں جہان میں آگ ہے۔ قریب والوں سے دور والوں سے راہ حق میں جہاد جاری رکھو۔ شرعی کاموں میں کسی بات کرنے والے کی ملامت کا خیال تک نہ کرو۔ وطن میں اور سفر میں اللہ کی مقرر کردہ حدیں جاری کرتے رہو اللہ کے لئے جہاد کرتے رہو جہاد جنت کے بہت بڑے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اسی جہاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ غم و رنج سے نجات دیتا ہے۔ (مسند امام احمد) یہ حدیث حسن ہے اور بہت ہی اعلیٰ ہے۔

صحاح ستہ میں اس سند سے مروی نہیں لیکن مسند ہی کی دوسری روایت میں دوسری سند سے خمس کا اور خیانت کا ذکر مروی ہے۔ ابوداؤد اور نسائی میں بھی مختصراً یہ حدیث مروی ہے اس حصے میں سے نبی کریم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بعض چیزیں اپنی ذات کے

لئے بھی مخصوص فرما لیا کرتے تھے لونڈی غلام تلوار گھوڑا وغیرہ۔ جیسا کہ محمد بن سیرین اور عامر شعبی اور اکثر علماء نے فرمایا ہے ترمذی وغیرہ میں ہے کہ ذوالفقار نامی تلوار بدر کے دن کے مال غنیمت میں سے تھی جو حضور کے پاس تھی اسی کے بارے میں احد والے دن خواب دیکھا تھا۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی اسی طرح آئیں تھیں۔ ابوداؤد وغیرہ میں ہے حضرت یزید بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم باڑے میں بیٹھے ہوئے تھے جو ایک صاحب تشریف لائے ان کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا ہم نے اسے پڑھا تو اس میں تحریر تھا کہ یہ محمد رسول اللہ کی طرف سے زہیر بن اقیش کی طرف ہے کہ اگر تم اللہ کی وحدت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دو اور نمازیں قائم رکھو اور زکوۃ دیا کرو اور غنیمت کے مال سے خمس ادا کرتے رہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اور خالص حصہ ادا کرتے رہو تو تم اللہ اور اس کے رسول کی امن میں ہو۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ تجھے یہ کس نے لکھ دیا ہے اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، پس ان صحیح احادیث کی دلالت اور ثبوت اس بات پر ہے اسی لئے اکثر بزرگوں نے اسے حضور کے خواص میں سے شمار کیا ہے۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہ اور لوگ کہتے ہیں کہ خمس میں امام وقت مسلمانوں کی مصلحت کے مطابق جو چاہے کرسکتا ہے۔

جیسے کہ مال فے میں اسے اختیار ہے۔ یہی قول حضرت امام مالک کا ہے اور اکثر سلف کا ہے اور یہی سب سے زیادہ صحیح قول ہے۔ جب یہ ثابت ہوگیا اور معلوم ہوگیا تو یہ بھی خیال رہے کہ خمس جو حضور کا حصہ تھا اسے اب آپ کے بعد کیا کیا جائے بعض تو کہتے ہیں کہ اب یہ حصہ امام وقت یعنی خلیفۃ المسلمین کا ہوگا۔ حضرت ابوبکر حضرت علی حضرت قتادہ اور ایک جماعت کا یہی قول ہے۔ اور اس بارے میں ایک مرفوع حدیث بھی آئی ہے کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ مسلمانوں کی مصلحت میں صرف ہوگا ایک قول ہے کہ یہ بھی اہل حاجت کی بقایا قسموں پر خرچ ہوگا یعنی قرابت دار یتیم مسکین اور مسافر۔

امام ابن جریر کا مختار مذہب یہی ہے اور بزرگوں کا فرمان ہے کہ حضور کا اور آپ کے قرابت داروں کا حصہ یتیموں مسکینوں اور مسافروں کو دے دیا جائے۔ عراق والوں کی ایک جماعت کا یہی قول ہے اور کہا گیا ہے خمس کا یہ پانچواں حصہ سب کا سب قرابت داروں کا ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن محمد بن علی اور علی بن حسین کا قول ہے کہ یہ ہمارا حق ہے پوچھا گیا کہ آیت میں یتیموں اور مسکینوں کا بھی ذکر ہے تو امام علی نے فرمایا اس سے مراد بھی ہمارے یتیم اور مسکین ہیں۔

امام حسن بن محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ تعالی سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو فرماتے ہیں کہ کلام کا شروع اس طرح ہوا ہے ورنہ دنیا آخرت کا سب کچھ اللہ ہی کا ہے حضور کے بعد ان دونوں حصوں کے بارے میں کیا ہوا اس میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں حضرت کا حصہ آپ کے خلیفہ کو ملے گے۔ بعض کہتے ہیں آپ کے قرابت داروں کو۔ بعض کہتے ہیں خلیفہ کے قرابت داروں کو ان کی رائے میں ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور ہتھیاروں کے کام میں لگایا جائے اسی طرح خلافت صدیقی وفاروقی میں ہوتا بھی رہا ہے۔ ابراہیم کہتے ہیں حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم حضور کے اس حصے کو جہاد کے کام میں خرچ کرتے تھے۔ پوچھا گیا کہ حضرت علی اس بارے میں کیا کرتے تھے؟ فرمایا وہ اس بارے میں ان سے سخت تھے۔ اکثر علماء رحمہم اللہ کا یہی قول

ہے۔ ہاں ذوی القربیٰ کا جو حصہ ہے وہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کا ہے۔ اس لئے کہ اولاد عبدالمطلب نے اولاد ہاشم کی جاہلیت میں از اول اسلام میں موافقت کی اور انہی کے ساتھ انہوں نے گھاٹی میں قید ہونا بھی منظور کر لیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستائے جانے کی وجہ سے یہ لوگ بگڑ بیٹھے تھے اور آپ کی حمایت میں تھے، ان میں سے مسلمان تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وجہ سے۔ کافر خاندانی طرف داری اور رشتوں ناتوں کی حمایت کی وجہ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کی فرمانبرداری کی وجہ سے ستائے گئے ہاں بنو عبدشمس اور بنو نوفل گو یہ بھی آپ کے چچازاد بھائی تھے۔ لیکن وہ ان کی موافقت میں نہ تھے بلکہ ان کے خلاف تھے انہیں الگ کر چکے تھے اور ان سے لڑ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ قریش کے تمام قبائل ان کے مخالف ہیں اسی لئے ابوطالب نے اپنے قصیدہ لامیہ میں ان کی بہت ہی مذمت کی ہے کیونکہ یہ قریبی قرابت دار تھے اس قصیدے میں انہوں نے کہا ہے کہ انہیں بہت جلد اللہ کی طرف سے ان کی اس شرارت کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔ ان بیوقوفوں نے اپنے ہو کر ایک خاندان اور ایک خون کے ہو کر ہم سے آنکھیں پھیر لی ہیں وغیرہ۔

ایک موقعہ پر ابن جبیر بن معطم بن عدی بن نوفل اور حضرت عثمان بن عفان بن ابوالعاص بن امیہ بن عبدشمس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور شکایت کی کہ آپ نے خیبر کے خمس میں سے بنو عبدالمطلب کو تو دیا لیکن ہمیں چھوڑ دیا حالانکہ آپ کی قرابت داری کے لحاظ سے وہ اور ہم بالکل یکساں اور برابر ہیں آپ نے فرمایا سنو بنو ہاشم ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ اللہ کو علم تھا کہ بنو ہاشم میں فقراء ہیں پس صدقے کی جگہ ان کا حصہ مال غنیمت میں مقرر کر دیا۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ قرابت دار ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔ علی بن حسین سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ بعض کہتے ہیں یہ سب قریش ہیں۔ ابن عباس سے استفسار کیا گیا کہ ذوی القربیٰ کون ہیں؟ آپ نے جواب تحریر فرمایا کہ ہم تو کہتے تھے ہم ہیں لیکن ہماری قوم نہیں مانتی وہ سب کہتے ہیں کہ سارے ہی قریش ہیں (مسلم وغیرہ)

بعض روایتوں میں صرف پہلا جملہ ہی ہے۔ دوسرے جملے کی روایت کے راوی ابومعشر نجیح بن عبدالرحمٰن مدنی کی روایت میں ہی یہ جملہ ہے کہ سب کہتے ہیں کہ سارے قریش ہیں۔ اس میں ضعف بھی ہے۔ ابن ابی حاتم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لئے لوگوں کے میل کچیل سے تو میں نے منہ پھیر لیا خمس کا پانچواں حصہ تمہیں کافی ہے یہ حدیث حسن ہے اس کے راوی ابراہیم بن مہدی کو امام ابوحاتم ثقہ بتاتے ہیں لیکن یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ یہ منکر روایتیں لاتے ہیں واللہ اعلم۔ آیت میں یتیموں کا ذکر ہے یعنی مسلمانوں کے وہ بچے جن کا باپ فوت ہو چکا ہو۔ پھر بعض تو کہتے ہیں کہ یتیمی کے ساتھ فقیری بھی ہو تو وہ مستحق ہیں اور بعض کہتے ہیں ہر امیر فقیر یتیم کو یہ الفاظ شامل ہیں۔ مساکین سے مراد وہ محتاج ہیں جن کے پاس اتنا نہیں کہ ان کی فقیری اور ان کی حاجت پوری ہو جائے اور انہیں کافی ہو جائے۔ ابن السبیل وہ مسافر ہے جو اتنی حد تک وطن سے نکل چکا ہو یا جا رہا ہو کہ جہاں پہنچ کر اسے نماز کو قصر پڑھنا جائز ہو اور سفر خرچ کافی اس کے پاس نہ رہا ہو۔

پھر فرماتا ہے کہ اگر تمہارا اللہ پر اور اس کی اتاری ہوئی وحی پر ایمان ہے تو جو وہ فرما رہا ہے لاؤ یعنی مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ الگ کر دیا کرو۔ بخاری و مسلم میں ہے کہ وفد عبدالقیس کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم کرتا ہوں

اور چار سے منع کرتا ہوں میں تمہیں اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں۔ جانتے بھی ہو کہ اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز کو پابندی سے ادا کرنا زکوٰۃ دینا اور غنیمت میں سے خمس ادا کرنا۔ پس خمس کا دینا بھی ایمان میں داخل ہے۔

26 - باب شُهُوْدِ الْجَنَائِزِ .

یہ باب جنازے میں شریک ہونے کے بیان میں ہے

5047 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ - يَعْنِي ابْنَ يُوْسُفَ بْنِ الْاَزْرَقِ - عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى يُوْضَعَ فِىْ قَبْرِهٖ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطٌ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے کسی مسلمان کے جنازے میں شریک ہو اس کی نماز جنازہ ادا کرے اور پھر انتظار کرے جب تک اسے قبر میں نہیں اتار دیا جاتا تو ایسے شخص کو دو قیراط ملیں گے جن میں سے ایک اُحد پہاڑ جتنا ہوگا اور جو شخص صرف نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد واپس آ جائے تو اسے ایک قیراط ملے گا"۔

شرح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایک) مسلمان کے (دوسرے) مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ (۱) سلام کا جواب دینا (۲) بیمار کی عیادت کرنا (۳) جنازہ کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول کرنا (۵) چھینکنے والے کا جواب دینا۔ (بخاری ومسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد دوم: رقم الحدیث 3)

مذکورہ بالا پانچوں چیزیں فرض کفایہ ہیں۔ سلام کرنا سنت ہے اور وہ بھی حقوق اسلام میں سے ہے جیسا کہ اگلی حدیث سے معلوم ہوگا۔ مگر سلام کرنا ایسی سنت ہے جو فرض سے بھی افضل ہے کیونکہ اسے کرنے سے نہ صرف یہ کہ تواضع وانکساری کا اظہار ہوتا ہے بلکہ یہ اداء سنت واجب کا سبب بھی ہے۔ بیمار کی عیادت اور جنازہ کے ساتھ جانے کے حکم سے اہل بدعت مستثنیٰ ہیں۔ یعنی روافض وغیرہ کی نہ تو عیادت کی جائے اور نہ ان کے جنازہ کے ساتھ جایا جائے۔ "دعوت قبول کرنے" سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی مدد کے لئے بلائے تو اس کی درخواست قبول کی جائے اور اس کی مدد کی جائے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ "دعوت قبول کرنے" کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مہمانداری اور ضیافت کے لئے مدعو کرے تو اس کی دعوت کو قبول کر کے اس کی طرف سے دی گئی ضیافت میں شرکت کی جائے بشرطیکہ ضیافت کسی بھی حیثیت سے ایسی نہ ہو جس میں شرکت گناہ کا باعث ہو جیسا کہ حضرت

5047-تقدم (الحديث 1995) ,تحفة الاشراف (14481) .

امام غزالی فرماتے ہیں کہ جو ضیافت محض از راہ مفاخرت اور نام و نمود کی خاطر ہو اس میں شرکت نہ کی جائے چنانچہ سلف یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم اور پہلے زمانہ کے علماء کے بارہ میں منقول ہے کہ وہ ایسی ضیافت کو ناپسند کرتے تھے۔ " چھینکنے والے کا جواب دینے " کا مطلب یہ ہے کہ اگر چھینکنے والا " الحمد للہ " کہے تو اس کے جواب میں " یرحمک اللہ " کہا جائے شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ اسلام کے ان تمام حقوق کا تعلق تمام مسلمانوں سے ہے خواہ نیک مسلمان ہوں یا بد۔ یعنی ایسے مسلمان ہوں جو گنہگار تو ہوں مگر مبتدع (بدعتی) نہ ہوں اس احتیاط اور امتیاز کو مدنظر رکھا جائے کہ بشاشت یعنی خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا اور مصافحہ کرنا صرف نیک مسلمان ہی کے ساتھ مختص ہونا چاہئے فاجر یعنی ایسے بد اور گنہگار مسلمان کے ساتھ جو علی الاعلان معصیت و گناہ میں مبتلا رہتا ہے بشاشت و مصافحہ ضروری نہیں ہے۔

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا ہے اور سات چیزوں سے منع فرمایا ہے وہ یہ ہیں۔ (۱) بیمار کی عیادت کرنا (۲) جنازہ کے ہمراہ جانا (۳) چھینکنے والے کو جواب دینا (۴) سلام کا جواب دینا (۵) بلانے والے کی دعوت قبول کرنا (۶) قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنا (۷) اور مظلوم کی مدد کرنا۔ اور جن چیزوں سے منع فرمایا ہے وہ یہ ہیں (۱) سونے کی انگوٹھی پہننے سے (۲) ریشم کے کپڑے پہننے سے (۳) اطلس کے کپڑے استعمال کرنے سے (۴) لاہی (دیباج) کے کپڑے پہننے سے (۵) سرخ زین پوش استعمال کرنے سے (۶) قسی کے کپڑے پہننے سے (۷) اور چاندی کے برتن استعمال کرنے سے۔ ایک روایت کے یہ الفاظ بھی ہیں کہ چاندی کے برتن میں پینے سے (بھی منع فرمایا ہے) کیونکہ جو شخص چاندی کے برتن میں دنیا میں پیئے گا آخرت میں اسے چاندی کے برتن میں پینا نصیب نہ ہوگا۔

(بخاری و مسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، رقم الحدیث 5)

قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی پیش آنے والی بات کے بارے میں قسم کھائے اور تم اس کی قسم پوری کرنے پر قادر ہو اور اس میں کوئی گناہ بھی نہ ہو تو تمہیں اس کی قسم پوری کرنی چاہئے مثال کے طور پر کوئی شخص تمہیں مخاطب کرتے ہوئے قسم کھائے کہ میں تم سے جدا نہیں ہوں گا جب تک کہ فلاں کام نہ کروں، پس اگر تم اس کام کے کرنے پر قادر ہو تو وہ کام کر ڈالو تا کہ اس کی قسم نہ ٹوٹنے۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو یہ قسم دلائے کہ تمہیں اللہ کی قسم تم یہ کام کرو۔ تو اس شخص کے لئے مستحب ہے کہ وہ پروردگار کے نام کی تعظیم کی خاطر وہ کام کرلے اگرچہ واجب نہیں ہے۔ " مظلوم کی مدد کرنا " کی تشریح میں علماء لکھتے ہیں کہ مظلوم کی مدد کرنا واجب ہے اور اس حکم میں مسلمان اور ذمی دونوں برابر کے شریک ہیں یعنی جس طرح ایک مظلوم مسلمان کی مدد کرنا واجب ہے اسی طرح اس مظلوم کافر (ذمی) کی مدد کرنا بھی واجب ہے جو اسلامی ریاست کا تابعدار شہری بن کر رہتا ہو اور جزیہ (ٹیکس) ادا کرتا ہے " پھر مدد بھی عام ہے اگر لسانی مدد کی ضرورت ہو تو زبان و قول سے مدد کی جائے اور فعلی مدد کی ضرورت ہو تو فعل و عمل کے ذریعہ مدد کی جائے۔ " میثرہ " اس زین پوش کو کہتے ہیں جس میں روئی بھری ہوئی ہوتی ہے اور اسے گھوڑے وغیرہ کی سواری کی زین پر ڈال کر اس پر بیٹھتے ہیں اسے " نمد زین " بھی کہتے ہیں دنیاداروں کی عادت ہے کہ وہ اس زین

پوش کواز راہ تکبر ورعونت حریر ودیباج وغیرہ سے بناتے ہیں۔

اس کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر وہ زین پوش حریر کا ہو تو خواہ وہ کسی بھی رنگ کا ہو حرام ہے۔ہاں اگرچہ حریر کا نہ ہو مگر سرخ رنگ کا ہو تو اس کا استعمال مکروہ ہے۔اگر سرخ رنگ کا نہ ہو تو اس کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں۔"قسی" ایک کپڑے کا نام تھا جو ریشم اور کتان سے بنا جاتا تھا اور "قس" کی طرف منسوب تھا جو مصر کے ایک علاقہ کا نام ہے۔

حدیث میں چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔اسی طرح سونے کے برتن کا استعمال بھی ممنوع ہے بلکہ سونے کے برتن میں استعمال کرنا چاندی کے برتن استعمال کرنے سے بھی زیادہ گناہ ہے اس حدیث میں جن چیزوں سے منع کیا جارہا ہے ان کا تعلق صرف مردوں سے ہے عورتوں سے نہیں ہے ہاں چاندی سونے کے برتن کے استعمال کی ممانعت مرد وعورت دونوں کے لئے ہے۔حدیث کے آخری الفاظ "آخرت میں اسے چاندی کے برتن میں پینا نصیب نہ ہوگا" کی صحیح وضاحت یہ ہے کہ جس شخص نے دنیا میں چاندی کا برتن استعمال کیا اسے آخرت میں اس وقت تک کہ اس کے عذاب کی مدت ختم نہ ہو جائے۔چاندی کے برتن میں پینا نصیب نہ ہوگا۔یا وقف اور حساب کے وقت اسے چاندی کے برتن میں پینا نصیب نہ ہوگا یا پھر یہ کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہونے کے بعد بھی وہ کچھ عرصہ تک اس سے محروم رہے گا۔

پھر بعد میں یہ پابندی اس سے ختم کر دی جائے گی، یہی مراد اس حدیث کی ہے جس میں (مردوں کے لئے) ریشم پہننے کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة (یعنی جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا اسے آخرت میں ریشم پہننا نصیب نہیں ہوگا) اسی طرح اس حدیث کی بھی یہی وضاحت ہے جس میں شراب کے بارہ میں فرمایا گیا ہے کہ من شربها في الدنيا لم يشربها في الآخرة (یعنی جس نے دنیا میں شراب پی اسے آخرت میں شراب پینا نصیب نہ ہوگا۔

27 - باب الْحَيَاءِ ۔

یہ باب ہے کہ حیاء کا بیان

5048 - أَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ - وَاللَّفْظُ لَهٗ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ "دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ" ۔

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا' جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو' کیونکہ حیاء' ایمان کا حصہ ہے۔

5048-اخرجه البخاري في الايمان، باب الحياء من الايمان (الحديث 24) و اخرجه ابو داؤد في الادب، باب في الحياء (الحديث 4795) . تحفة الاشراف (6913) .

28 - باب الدِّيْنُ يُسْرٌ .

یہ باب ہے کہ دین آسان ہے

5049 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَّعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يُسْرٌ وَّلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَيَسِّرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک یہ دین آسان ہے اور جو شخص اس دین کے معاملے میں سختی کرنے کی کوشش کرے گا' یہ دین اس پر غالب آ جائیگا' تم لوگ میانہ روی اختیار کرو' ایک دوسرے کے قریب رہو' خوشخبری سناؤ' آسانیاں فراہم کرو اور صبح وشام اور رات کے کچھ حصے میں عبادت کے ذریعے مدد حاصل کرو''۔

دین کے آسان ہونے کا بیان

عن ابی هريرة عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم، قال: ان الدين يسر ولن يشاد الدين احد الا غلبه. فسددوا، وقاربوا، وابشروا. واستعينوا بالغدوة والروحة وشیء من الدجلة،

(بخاری، کتاب الایمان)

ابوہریرہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین آسان ہے، لیکن جو اس میں سختی برتے گا، دین اسے پچھاڑ دے گا۔ اس لیے تمھیں چاہیے کہ سیدھی راہ پر چلو، میانہ روی اختیار کرو۔ لوگوں کو انعام کی نوید بھی دو اور صبح وشام اور رات کے خوش گوار وقتوں میں اللہ کی بندگی بجالایا کرو۔

ان الدین یسر: دین آسان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ یہ دین اپنے سب تقاضوں کے ساتھ مشکل نہیں ہے کیونکہ اس کے تمام تقاضے ہماری فطرت کے مطابق ہیں۔ اور اس لیے بھی کہ یہ دین انسان کی طاقت سے بڑھ کر کوئی حکم نہیں دیتا۔

یہ دین ہماری فطرت کے مطابق ہے۔ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ جب ایک سلیم الفطرت آدمی اپنے اردگرد کی چیزوں کو دیکھتا ہے تو ان نعمتوں سے اس کو ایک خالق عظیم کے کائنات کے پس پردہ موجود ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے اوپر اس خالق کے گوناگوں احسانات پاتا ہے تو اس کا دل احسان مندی کے گراں قدر جذبے سے جھک جاتا ہے، لیکن پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا جھک جانے کا یہ طریقہ جو اس نے اختیار کیا ہے، صحیح بھی ہے یا نہیں؟ اگر یہ صحیح نہیں تو پھر صحیح طریقہ کیا ہے؟ یہ سوال انسان کو صحیح طریقے کی تلاش میں سرگرداں کر دیتا ہے۔ انسان کے دل میں پیدا ہونے والے اس سوال کا جواب خالق کائنات کی طرف سے

5049-اخرجه البخاری فی الایمان، باب الدین یسر (الحدیث 39) . تحفة الاشراف (13069) .

دین اسلام ہے۔

یہ دین اتنا ہی آسان ہے جتنا پیاس لگنے پر پانی پی لینا۔اپنی پیاس بجھانے کے لیے بھی ہمیں کچھ کرنا پڑتا ہے اور روح کی پیاس بجھانے کے لیے بھی ہمیں کچھ اعمال سرانجام دینا پڑتے ہیں۔ان اعمال کا نام دین ہے۔

ہمارے وجود کے جتنے تقاضے ہیں؛ مثلاً کھانا، پینا، سونا، اور بسنا وغیرہ۔ان سب تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ہم ہر طرح کی کوشش کرتے ہیں، مصیبتیں جھیلتے ہیں اور نہ جانے کتنی مشقتیں اٹھاتے ہیں۔ یہ سب کام خواہ کتنے ہی مشکل ہوں ہمارے لیے آسان ہوتے ہیں، اور بعض اوقات ان کو سرانجام دینے کے لیے ہم جان پر کھیل جاتے ہیں۔

ہمارے وجود کا ایک تقاضا پروردگار کا شکر ادا کرنا بھی ہے۔اس تقاضے کو پورا کرنا بھی آدمی کے لیے مشکل نہیں ہوتا۔اس کے لیے بھی وہ ہر طرح کی مصیبت مول لینے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ آدمی کو اس تقاضے کا اسی طرح احساس ہو جائے جیسے پیاسے کو اپنی پیاس کا احساس ہوا جاتا ہے۔اور بھوکے کو اپنی بھوک کا۔

پھر یہ بھی کہ یہ دین خود خالق کا ترتیب دیا ہوا ہے۔خالق اپنی مخلوق کی فطرت سے جس قدر واقف ہوتا ہے۔اس سے زیادہ کوئی واقف نہیں ہوتا۔اس لیے یہ حقیقت ہے کہ اس کا دیا ہوا دین مخلوق کی فطرت کے مطابق ہوگا۔جس طرح ایک انجینئر ایک مشین بناتا ہے۔تو وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ اس سے کیا کام لیا جائے گا۔بالکل اسی طرح ہم انسانوں کو بنانے والے نے ہماری مشینری کے بارے میں بتا دیا ہے کہ اس نے آدمی کو اسی دین پر چلنے کے لیے پیدا کیا ہے۔یعنی انسان کی تخلیق ہی اس دین پر چلنے کے لیے ہوئی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ. (الذاریات)

ہم نے جن وانس کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ ہمارے عبادت گزار بن کر رہیں۔

گویا ایک مشین روئی بیلنے کی بنائی گئی۔تو روئی بیلنا اس مشین کی فطرت ہے۔مشین کی اس فطرت کے مطابق اس سے کام لینا آسان ہے۔لیکن روئی بیلنے کے بجائے اگر ہم اس سے گندم پینے کا کام لینا شروع کر دیں تو شاید دلیا بھی ہمارے ہاتھ نہ آئے۔ بالکل اسی طرح ہمارے خالق نے اگر ہمیں اس لیے بنایا ہے کہ ہم اس کی بندگی کرتے ہوئے جئیں تو پھر یہ بات بالکل واضح ہے کہ روئی بیلنے کی مشین کی طرح ہماری فطرت کے مطابق جو کام ہے وہ دین پر چلنا ہے۔تو جس طرح روئی بیلنے کی اس مشین کے لیے روئی بیلنا آسان ہے، اسی طرح ہمارا اس دین پر چلنا آسان ہے۔

لیکن، بہر حال یہ ایک بھاری ذمہ داری ہے۔اس کو ہر آدمی پوری طرح سے نہیں اٹھا سکتا۔اس چیز کا لازمی تقاضا ہے کہ ہر آدمی پر اس کی طاقت اور صلاحیت کے مطابق ذمہ داریاں ہوں اس لیے قرآن نے ایک اصول وضع فرما دیا کہ

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا. (البقرہ)

اللہ کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتا۔

ہر شخص بس اسی حد تک مکلف ہے جس حد تک اسے طاقت عطا ہوتی ہے۔ جو چیز اس کے حدود اختیار اور امکان سے باہر ہے۔اس کے بارے میں اس سے باز پرس نہیں ہوگی۔ان کمزوریوں کی صورت میں، اللہ نے بندوں کو رخصتیں دی ہیں۔یعنی روئی

بلنے کی چھوٹی مشین سے بڑی مشین جتنے کام کا تقاضا نہیں ہوگا۔

اوپر کی بحث سے یہ معلوم ہوا کہ پورے کا پورا دین ہماری بشری کمزوریوں، قوتوں اور صلاحیتوں کو مدنظر رکھ کر بنایا گیا ہے۔ اور چونکہ تمام لوگ ایک طرح کی صلاحیتیں نہیں رکھتے اس لیے ان کی سہولت کے لیے رخصتیں ہیں تا کہ دین آسان رہے۔ اب ہم حدیث کے دوسرے جملے کو لیتے ہیں۔

ولن يشاد الدين احدٌ الا غلبه:

اس سے مراد یہ ہے کہ دین آسان ہے، لیکن جس نے اس کو مشکل بنایا اور اس کو سر لینے کی کوشش کی اس کا انجام یہ ہوگا کہ دین اس کو شکست دے دے گا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ

عن عبد الله بن عمر، قال: قال لی، نبی صلی الله علیه وسلم: الم اخبر، انك تقوم الليل وتصوم النهار. قلت انی افعل ذلك، قال: فانك اذا فعلت ذلك هجمت عينك ونفهت نفسك. وان لنفسك حق ولاهلك حق. فصم وافطر وقم ونم (بخاری، کتاب التہجد)

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سمجھتے ہو کہ مجھے خبر نہیں ہوتی حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تم رات بھر قیام کرتے ہو اور دن میں روزہ رکھتے ہو۔ تو عبداللہ بن عمر نے کہا: ہاں میں ایسا کرتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: تم ایسا کرتے ہو تو یاد رکھو کہ تمھاری آنکھیں اندر دھنس جائیں گی جسم کمزور ہو جائے گا جبکہ تمھیں خیال رکھنا چاہیے کہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ اور تمھارے گھر والوں کا بھی۔ اس لیے روزے رکھو تو وقفہ بھی کرو۔ رات میں قیام کرو تو سویا بھی کرو۔

جسم کے حقوق ادا نہ کرنے سے جو نتیجہ نکلے گا اس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے کہ آنکھیں اندر دھنس جائیں گی اور جسم کمزور پڑ جائے گا۔ اس کمزوری اور لاغری سے، وہ آدمی جو قیام وصیام میں صبح وشام مشغول رہتا تھا، ہوسکتا ہے کہ پھر رمضان کے روزے رکھنے کے بھی قابل نہ رہے۔ اور وہ جو رات بھر قیام کیا کرتا تھا ہوسکتا ہے کہ پھر فرض نمازوں کا ادا کرنا بھی اس کے لیے مشکل ٹھیرے۔ جو آدمی اس طریقے کو اختیار کرتا ہے، اس کا حال اس شخص کا سا ہے، جس نے سونے کے انڈے حاصل کرنے کے لیے مرغی ذبح کردی ہو، اور پھر مرغی سے بھی محروم ہوگیا ہو۔ ایسے اعمال دنیا والوں کی نظر میں بھی احمقانہ ہوتے ہیں اور خدا کے ہاں بھی کچھ زیادہ اجر نہیں رکھتے۔ کیونکہ ایسا کرنے والوں کا اپنے عمل پر دوام بھی نہیں ہوتا اور نہ ہی دل کی حضوری ہوتی ہے، جبکہ اللہ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہوتا ہے۔ جس پر آدمی کا ہمیشہ عمل رہے۔ خواہ یہ عمل کتنا ہی حقیر کیوں نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ

ای العمل احب الی الله قال: ادومه وان قل. (بخاری، کتاب الایمان)

کون سا عمل اللہ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ کام جو ہمیشہ عمل میں رہے۔ خواہ وہ عمل کتنا ہی حقیر ہو۔

اعمال میں شدت ویسے بھی آدمی کو بےزار کردیتی ہے۔ اس بےزاری میں خود عمل کرنے والا بھی دل میں تنگی محسوس کرتا ہے جس سے ان نیکیوں کے اکارت چلے جانے کا احتمال ہوتا ہے جن کو اس نے بڑی محنت سے کیا ہوتا ہے۔ اور دوسروں کے حقوق بھی غصب ہوتے ہیں۔ اللہ کے ہاں یہ بات پسندیدہ نہیں ہے کہ ایک حق کو پورا کرنے میں آدمی اس قدر لگ جائے کہ اس کے دوسرے بیسیوں حقوق ادا ہونے سے رہ جائیں۔ اللہ کے ہاں تو یہ بات پسندیدہ ہے کہ ایک وقت میں بندے پر جتنے حقوق ہیں وہ سب کے سب پورے ہوں اور ہمیشہ پورے ہوتے رہیں۔ یہ نہیں کہ ماں باپ تو گھر میں اس کی مدد کو ترستے رہیں اور وہ مسجد کے کسی کونے میں اپنے تئیں نیکیاں کما رہا ہو۔ یہ دین نہیں بے دینی ہے۔ آدمی پر اس کے گھر کے، اس کی ریاست کے، اس کے ہم سایوں کے اور خود اس کے اپنے نفس کے حقوق ہیں جن کو پوری ذمہ داری سے ادا کرنا چاہیے اور ان کے ساتھ ساتھ اللہ کے حقوق بھی پوری طرح ادا ہونے چاہیں۔ فسددوا وقاربوا وابشروا:

ان تمام حقوق کو جو ریاست، معاشرے اور گھر کی طرف سے فرد پر عائد ہوتے ہیں پوری طرح سے ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے اور افراط وتفریط سے بچ کر میانہ روی اختیار کی جائے اور کوشش کی جائے کہ وہ عمل کیا جائے جو آدمی کی طاقت میں ہو اور جس پر وہ آسانی کے ساتھ ہمیشہ عمل کر سکے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس بات کا خاص خیال رکھتے تھے کہ کوئی حکم لوگوں کی استطاعت سے بڑھ کر نہ ہو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اذا امرھم، امرھم من الاعمال بما یطیقون قالوا: انا لسنا کھیئتک یا رسول اللہ. ان اللہ قد غفر لک ما تقدم ذنبک وما تاخر. فیغضب، حتی یعرف الغضب فی وجھہ. ثم یقول: ان اتقاکم واعلمکم باللہ انا. (بخاری، کتاب للایمان)

جب آپ لوگوں کو کوئی حکم دیتے تو اس بات کا حکم دیتے جس کی لوگ استطاعت رکھتے ہوں۔ ایک مرتبہ لوگوں نے آپ سے کہا (ہمیں کچھ اور بھی بتائیے) کیوں کہ ہمارا معاملہ آپ سا نہیں ہے آپ کی تو تمام اگلی پچھلی خطائیں معاف کردی گئیں ہیں۔ (ہمیں تو زیادہ عمل کرنے کی ضرورت ہے) اس پر آپ کو غصہ آ گیا۔ غصہ اتنا آیا کہ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر کہا: (تم مجھ سے زیادہ متقی بنتے ہو؟) میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرتا اور اس کو جانتا ہوں (مجھ سے بڑھنے کی کوشش نہ کرو میری پیروی کرو)۔

گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کسی انسان کی تقویٰ اور نیکی میں آخری حد ہے۔ اس سے آگے جو کچھ ہے وہ بے دینی ہے۔ آپ کا ارشاد ہے۔

واللہ انی لاخشاکم للہ واتقاکم لہ. ولکنی اصوم وافطر. واصلی وارقد اتزوج النساء فمن رغب عن سنتی، فلیس منی. (بخاری، کتاب النکاح)

خدا کی قسم میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہوں، اور میں سب سے زیادہ اس کے غضب سے بچنا چاہتا ہوں۔ لیکن میں (عام دنوں میں) روزے بھی رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ میں رات میں قیام بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی

ہوں۔نکاح بھی کرتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے) جس نے اس طریقے کو چھوڑا وہ میرا امتی نہیں ہے۔

اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فسددوا محکم راستہ اختیار کرو۔ یہ محکم راستہ ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہی ہے۔ اور قاربوا سے اس پر مزید تاکید فرمائی کہ میرے طریقے کے قریب آؤ۔ نہ اس میں اضافہ کرو اور نہ اس میں کمی کرو۔

ابشروا: بھی ایک ایسا حکم ہے جیسا فسددوا اور قاربوا ہیں۔ اس میں دین کی طرف دعوت دینے والوں کے لیے حکم ہے کہ وہ لوگوں کو صرف دوزخ سے ڈرائیں ہی نہیں، بلکہ ان کو جنت اور اس کی نعمتوں کی بشارت بھی دیں۔ یہ نہ ہو کہ لوگ دین کو ڈرانے والے کی چیخیں سمجھ کر اس سے بھاگ جائیں۔ بلکہ انعام پانے کی نوید سن کر دین کی طرف لپکیں۔ کیونکہ انعام پانے کی خواہش بھی انسان کی فطرت ہے۔ اور انسان کی ہر فطرت کا اس پر حق ہے۔ اس کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ دین کی دعوت صرف بشارتیں بن کر ہی نہ رہ جائے، بلکہ اس میں انذار بھی ہو اور تبشیر بھی تاکہ لوگوں کی زندگی خوف و رجاء میں گزرے۔ خوف برائی سے روکتا ہے اور رجاء نیکی پر ابھارتی ہے۔ اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کا فقدان ہو تو معاملہ بگڑ جاتا ہے۔

دین پر عمل کرنے میں اصل چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہی اصل میں وہ طریقہ ہے جسے قرآن کی اصطلاح میں صراط مستقیم کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پانے کا یہی ایک طریقہ ہے۔ اس کے سوا کوئی طریقہ ایسا نہیں ہے جس سے خدا تک پہنچا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن میں فرماتے ہیں: انی علی صراط مستقیم، میں تو بس سیدھے راستے پر ہوں، یعنی سیدھے اور آسان راستے پر۔ اللہ تعالیٰ کو پانے کے لیے کوئی پاپڑ بیلنے نہیں پڑتے، وہ تو ہر اس جگہ مل جاتا ہے، جہاں آدمی اس کی طرف رخ سیدھا کر لے۔

واستعینوا بالغدوۃ والروحۃ وشیء من الدجلۃ:

اس خوب صورت جملے کو اگر ہم تمثیل کہیں تو غلط نہ ہوگا۔ آپ نے پورے دین پر عمل کرنے کی حالت کی اس جملے میں تصویر کھینچ دی ہے کہ اس مسافر کی طرح دین پر عمل کرو، جو اپنے سفر کا آغاز صبح سویرے کرتا ہے پھر دھوپ کی تلخی دیکھ کر ذرا رک جاتا ہے۔ پھر سورج ڈھلنے پر چل پڑتا ہے، رات کو آرام کرنے کے لیے پھر ٹھہر جاتا ہے۔ صبح صبح تڑکے ہی پھر اٹھ کر منزل کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔

مومن بھی ایک مسافر ہے۔ اسے بھی صبح وشام اپنا سفر اسی مسافر کی طرح جاری رکھنا ہے، کچھ چل لے تو کچھ دیر کے لیے سستا بھی لے۔ عام دنوں کے روزے رکھے تو کچھ دن وقفہ بھی کر لے، رات کو قیام کرے تو کچھ دیر سو بھی لے تاکہ جب بھی وہ دوسرا کام شروع کرے تو وہ تازہ دم ہو اور پوری دل جمعی سے وہ کام کر سکے۔

29 - بَابُ اَحَبِّ الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

یہ باب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ دینی (عمل)

5050 - اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ

عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ فَقَالَ "مَنْ هٰذِهٖ" . قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ . تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا . فَقَالَ "مَهْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا" . وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ .

5050-سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو اس وقت ان کے پاس ایک خاتون بیٹھی ہوئی تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فلاں عورت ہے جو سوتی نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی بکثرت نفل نماز کا ذکر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رک جاؤ' تم پر اتنا عمل کرنا لازم ہے' جس کی تم میں طاقت رکھتے ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے' اس وقت تک منقطع نہیں ہوتا' جب تک تم اکتاہٹ کا شکار نہیں ہو جاتے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے' جسے کرنے والا اسے باقاعدگی سے سرانجام دے۔

گوشہ نشینی اختیار کرنے کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو مسلمان لوگوں کے ساتھ ربط و اختلاط رکھے اور ان کی اذیتوں پر صبر کرے وہ افضل ہے اس شخص سے جو لوگوں سے ربط و اختلاط نہ رکھے اور ان کی اذیتوں پر صبر نہ کرے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث، 1016)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگوں کے ساتھ ربط و اختلاط اور میل جول رکھنا عزلت و تنہائی اور گوشہ نشینی اختیار کرنے سے افضل ہے چنانچہ اکثر تابعین اس پر عامل تھے اور یہ چیز امر بالمعروف و نہی عن المنکر، خیر و بھلائی کے پھیلانے، باہمی امداد و تعاون اور دین و اسلام کی استعانت کے اعتبار سے بھی زیادہ کامل اور زیادہ افضل ہے، رہی یہ بات کہ عزلت و گوشہ نشینی کے بارے میں بھی احادیث منقول ہیں جس سے عزلت و گوشہ نشینی کا افضل و بہتر ہونا ثابت ہوتا ہے تو اس سلسلے میں اس حقیقت کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ اس اختلاف کا تعلق زمان و مکان اور لوگوں کے احوال کے اختلاف سے ہے یعنی بعض موقع و مقام اور بعض لوگوں کے حالات کا تقاضا یہ ہوتا کہ ان کے ساتھ ربط و اختلاط رکھا جائے چنانچہ ایسی صورت میں لوگوں سے ملنا جلنا عزلت و گوشہ نشینی اور لوگوں سے الگ تھلگ رہنا ہی افضل و بہتر ہوتا ہے، تاہم اس بارے میں جس درمیانی راہ کو اختیار کرنے کی ہدایت ہے وہ یہ ہے کہ ذہنی طور پر ضروری اور ناگزیر حالات کے علاوہ باقی اوقات میں عوام الناس سے الگ تھلگ رہا جائے۔

اور جمعہ ان کے ساتھ اکٹھا ہونے پر اکتفا کیا جائے البتہ خواص یعنی صالحین وغیرہ کے ساتھ برابر ربط و اختلاط رکھا جائے اور ان سے عزلت و گوشہ نشینی اختیار نہ کی جائے لیکن عوام الناس سے عزلت و گوشہ نشینی اختیار کرنا اس صورت میں سودمند ہوگا جبکہ باعث عمل حاصل کیا جا چکا ہو اور زہد و توکل کا وہ درجہ نصیب ہو گیا ہو جہاں پہنچ کر انسان مخلوق سے بالکل بے نیاز ہو جاتا ہے اور کسی طرح کی طمع و خواہش نہیں رکھتا اسی لئے بعض عارفین نے کہا کہ عزلت و گوشہ نشینی بغیر علم کے ذلت و رسوائی ہے اور بغیر زہد و قناعت کے علت و خرابی ہے چنانچہ کامل صوفیا جیسے نقشبندیہ، شاذلیہ اس طریقہ پر عامل تھے کہ وہ لوگوں سے الگ تھلگ بھی رہتے تھے اور پھر ان

5050-تقدم (الحدیث 1641) .

سے ربط واختلاط بھی رکھتے تھے۔

30 - باب الْفِرَارِ بِالدِّينِ مِنَ الْفِتَنِ .

یہ باب ہے کہ دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے فرار اختیار کرنا

5051 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ مُسْلِمٍ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ" .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب ایسا وقت آئیگا' جب مسلمان کا سب سے بہتر مال وہ بکریاں ہوں گی' جنہیں وہ ساتھ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور جنگلات کے اندر چلا جائیگا' وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے بھاگے گا''۔

شرح

اس حدیث کا مطلب بھی یہ تلقین کرنا ہے کہ جب ایسے فتنے رونما ہوں جن سے مسلمانوں میں باہمی افتراق وانتشار اور جنگ وجدل کی وبا پھیل جائے اور ایسا ماحول پیدا ہو جائے جس میں دین کو بچانا مشکل ہو تو اس وقت نجات کی راہ یہی ہوگی کہ گوشہ تنہائی اختیار کر لیا جائے اور جس قدر ممکن ہو سکے اپنے آپ کو دنیا والوں سے الگ تھلگ کر لے، چنانچہ فرمایا کہ ایسے میں سب سے بہتر صورت یہ ہوگی کہ ایک مسلمان بس چند بکریوں کا مالک ہو اور وہ ان بکریوں کو لے کر کہیں دور جنگل میں یا پہاڑ پر کسی ایسی جگہ چلا جائے جہاں کوئی چراگاہ اور پانی ملنے کا ذریعہ ہو اور وہاں ان بکریوں کو چرا کر ان کے دودھ کی صورت میں بقدر حیات غذائی ضروریات پر قناعت کر کے اپنی زندگی کے دن گزارتا رہے، تاکہ نہ دنیا والوں کے ساتھ رہے اور نہ دین کو نقصان پہنچانے والے فتنہ میں مبتلا ہو۔

گوشہ نشینی اختیار کرنے کا بیان

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ تو اکثر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر و نیکی اور بھلائی کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر و برائی کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا اس خوف کی وجہ سے کہ کہیں میں کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں (یعنی دوسرے صحابہ تو عبادت وطاعت کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ نیک عمل اور اچھے کام کر

5051-اخرجه البخاري في الايمان، باب من الدين الفرار من الفتن (الحديث 19) و في بدء الخلق، باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال (الحديث 3300)، و في المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام (الحديث 3600) ، و في الرقاق، باب العزلة راحة من خلاط السوء (الحديث 6495)، و في الفتن، باب التعرب في الفتنة (الحديث 7088) . واخرجه ابو داؤد في الفتن و الملاحم، باب ما يرخص فيه من البداوة في الفتنة (الحديث 4267) . و اخرجه ابن ماجه في الفتن، باب العزلة (الحديث 3980) . تحفة الاشراف (4103) .

سکیں یا یہ کہ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے رزق میں وسعت وخوشحالی کی دعا کرتے تھے تا کہ انہیں اطمینان وفراغت حاصل ہو اور اپنی دنیا کو آخرت کی فلاح وکامیابی کا ذریعہ بنا سکیں لیکن ان کے برخلاف میرا معمول دوسرا تھا، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گناہ اور برائیوں کے بارے میں پوچھا کرتا تھا کہ ان سے اجتناب کرسکوں یا یہ کہ ان فتنوں کے بارے میں پوچھتا تھا جو اس دنیا میں ظہور پذیر ہو سکتے ہیں اور جو نہ صرف اخروی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں بلکہ ان کے برے اثرات دنیاوی خوشحالی اور رزق کی وسعت پر بھی پڑتے ہیں اور پوچھنے کی بناء یہ خوف ہوتا تھا کہ کہیں میں ان فتنوں میں مبتلا نہ ہو جاؤں یا ان کے برے اثرات واسباب مجھ تک نہ پہنچ جائیں چنانچہ اہل علم سے برائیوں کی واقفیت حاصل کر کے ان سے بچنے کی تدابیر اختیار کرنا ایک بہترین طریق ہے۔

اسی لئے حکماء اور اطبا بلکہ بعض فضلاء نے اس طریق کو بطور اصل اختیار کیا ہے کہ ازالہ مرض سلسلہ میں پرہیز کو ملحوظ رکھنا دوا استعمال کرنے سے زیادہ بہتر ہے نیز کلمہ توحید بھی اسی اصول کی طرف اشارہ ہے کہ پہلے ماسوی اللہ کی نفی کی گئی ہے اس کے بعد الوہیت کو ثابت کیا گیا) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اپنی مذکورہ عادت کے مطابق ایک دن میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ اسلام سے قبل جاہلیت اور برائی میں مبتلا تھے، پھر اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے صدقہ میں ہمیں یہ ہدایت بخشی یعنی اسلام کی روشنی عطا فرمائی جس کی وجہ سے کفر ضلالت کے اندھیرے دور ہو گئے اور ہم گمراہیوں اور برائیوں کے جال سے باہر آ گئے تو کیا اس ہدایت وبھلائی کے بعد کوئی اور برائی وبدی پیش آنے والی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! (اس بھلائی کے بعد بھی برائی پیش آنے والی ہے)۔ میں نے عرض کیا تو کیا اس برائی کے بعد پھر بھلائی کا ظہور ہوگا کہ جس کی وجہ سے دین وشریعت کا پھر بول بالا ہو جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اس برائی کے بعد پھر بھلائی کا ظہور ہوگا لیکن اس برائی کے بعد پھر بھلائی کا ظہور ہوگا لیکن اس برائی کے بعد جو بھلائی آئے گی اس میں کدورت ہوگی۔ میں نے عرض کیا کہ اس بھلائی کی کدورت کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے کدورت کی جو بات کہی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میرے طریقہ اور میری روش کے خلاف طریقہ وروش اختیار کریں گے۔ لوگوں کو میرے بتائے ہوئے راستہ کے خلاف راستہ پر چلائیں گے۔ اور میری سیرت اور میرے کردار کے خلاف سیرت وکردار اپنائیں گے تم ان میں دین دار بھی دیکھو گے اور بے دین بھی۔ میں نے عرض کیا، کیا اس بھلائی کے بعد پھر کوئی برائی پیش آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو کر مخلوق کو اپنی طرف بلائیں گے جو شخص ان کے بلاوے کو قبول کر کے دوزخ کی طرف جانا چاہے گا اس کو وہ دوزخ میں دھکیل دیں گے یعنی جو شخص ان کے بہکاوے میں آ کر ان گمراہیوں میں مبتلا ہوگا جو دوزخ کے عذاب کا مستوجب بناتی ہیں تو وہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ ان کے بارے میں وضاحت فرمایئے کہ وہ کون لوگ ہوں گے آیا وہ مسلمانوں ہی میں سے ہوں گے یا غیر مسلم ہوں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ ہماری قوم، ہمارے ابناء جنس اور ہماری ملت کے لوگوں میں سے ہوں گے اور ہماری زبان میں گفتگو کریں گے (یعنی وہ لوگ عربی زبان رکھنے والے ہوں گے یا یہ مراد ہے کہ ان کی گفتگو قرآن وحدیث کے حوالوں سے مزین اور پند ونصائح سے آراستہ ہوگی اور بظاہر ان کی زبان پر دین ومذہب کی باتیں ہوں گی مگر ان کے دل نیکی وبھلائی سے خالی ہوں گے) میں نے عرض کیا کہ تو پھر میرے بارے میں آپ کا

کیا حکم ہے (یعنی اگر میں ان لوگوں کا زمانہ پاؤں تو مجھے اس وقت کیا کرنا چاہئے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کتاب وسنت پر
عمل کرنے والے مسلمانوں کی جماعت کو لازم جاننا اور ان کے امیر کی اطاعت کرنا یعنی اہل سنت کے راستہ کو اختیار کرنا اور اہل سنت
کا جو امام ومقتدا ہو اس کی اطاعت ورعایت کو ملحوظ رکھنا میں نے عرض کیا کہ اور اگر مسلمانوں کی کوئی مسلمہ جماعت ہی نہ ہو؟ اور نہ ان
کا کوئی متفقہ امیر ومقتدا ہو بلکہ مسلمان مختلف جماعتوں میں منقسم ہوں اور الگ الگ مقتداؤں کے پیچھے چلتے ہوں تو اس صورت میں
مجھے کیا کرنا چاہئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی صورت میں تمہیں ان سب فرقوں اور جماعتوں سے صرف نظر کرکے یکسوئی
اختیار کرلینی چاہئے اگرچہ اس یکسوئی کے لئے تمہیں کسی درخت کی جڑ میں پناہ کیوں نہ لینی پڑے جنگلوں میں چھپنا کیوں نہ پڑے
اور اس کی وجہ سے سخت سے سخت مصائب وشدائد برداشت کیوں نہ کرنا پڑے اور ان جنگلوں میں گھاس پھوس کھانے پر قناعت تک
کی نوبت کیوں نہ آجائے یہاں تک اسی یکسوئی کی حالت میں موت تمہیں اپنی آغوش میں لے لے۔ (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں یوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایسے امام یعنی امیر بادشاہ اور قائد رہنما
ہوں گے جو عقیدہ وفکر اور علم کے اعتبار سے میری سیدھی راہ پر نہیں چلیں گے اور کردار وعمل کے اعتبار سے میری روش اور میرا طریقہ
نہیں اپنائیں گے یا یہ معنی ہیں کہ وہ کتاب وسنت پر عمل نہیں کریں گے۔

اور اس زمانہ میں ایسے بھی پیدا ہوں گے جو روپ اور بدن تو آدمیوں جیسا رکھیں گے لیکن ان کے دل شیطانوں کے سے ہوں
گے یعنی وہ لوگ فسق وگمراہی شقاوت سخت دلی، شکوک وشبہات پیدا کرنے، فریب دینے عقل کے نکمے ہونے اور فاسد خواہشات
رکھنے میں انسانیت کی ساری حدوں کو پار کر جائیں گے اور اس اعتبار سے ان کی شکل وصورت آدمیوں جیسی ہونے کے باوجود ان کی
سیرت اور ان کی باطنیت شیطان کی سی ہوگی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ سن کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر
میں اس زمانہ کو پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا۔ مسلمانوں کا امیر ومقتدا جو کچھ کہے اس کو سننا اور امیر کی اطاعت کرنا (بشرطیکہ اس
اطاعت کا تعلق کسی معصیت سے نہ ہو) اگرچہ تمہاری پشت پر مارا جائے اور تمہارا مال چھین لیا جائے تب بھی سننا اور طاعت کرنا۔
(مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم، رقم الحدیث، 1314)

لفظ "شر" سے مراد فتنہ، ارکان اسلام میں سستی وکوتاہی واقع ہوجانا، برائی کا غلبہ پالینا اور بدعت کا پھیلنا ہے اور خیر سے مراد
اس کے برعکس معنی ہیں۔ "ہم لوگ جاہلیت اور برائی میں مبتلا تھے" کے ذریعہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بعثت نبوی سے قبل کے
زمانہ کی طرف اشارہ کیا جب توحید کا آفتاب جہالت کے بادلوں میں چھپا ہوا تھا، نبوت ورسالت کی روشنی نمودار نہیں ہوتی تھی۔ اور
احکام الٰہی پر عمل آوری کا راستہ نظروں سے اوجھل تھا۔ فی جاہلیۃ وشر میں وشر کا لفظ عطف تفسیری ہے کہ اس لفظ کے ذریعہ جاہلیت کی
وضاحت بیان کرنا مقصود ہے یا یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس جملہ میں وشر کے بعد تخصیص کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ "دخن" جس کا
ترجمہ کدورت کیا گیا ہے۔ دخان (دھواں) کے معنی میں ہے مطلب یہ ہے کہ جس طرح فضا میں پھیلا ہوا دھواں صاف وشفاف
چیزوں کو مکدر اور دھندلا بنا دیتا ہے اسی طرح اس وقت جو بھلائی بھی سامنے آئے گی وہ بدی اور برائی کے گرد وغبار سے آلودہ ہوگی،
بایں طور کہ لوگوں کے دلوں میں صفائی اور خلوص نہیں ہوگا جو اس اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھا۔ اور عقیدے صحیح اور اعمال صالح نہیں

ہوں گے، امراء وسلاطین کا نظم مملکت اس عدل وانصاف پر مبنی نہیں ہوگا جو پہلے زمانہ میں پایا جاتا تھا مسلمانوں کے قائد ورہنما مخلص (بے غرض اور دین وملت کے سچے خادم نہیں ہوں گے، برائیوں کا ظہور ہوگا، بدعتیں پیدا ہوں گی بدکار لوگ نیکوکاروں کے ساتھ اہل بدعت، اہل سنت کے ساتھ خلط ملط رہیں گے۔ "تم ان میں دیندار بھی دیکھو گے اور بے دین بھی" کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ بھلائی اور برائی دونوں کے ساتھ خلط ملط رکھنے کی وجہ سے متضاد اور مختلف اعمال وکردار اور طور طریقوں کے حامل ہوں گے؟ ان کی زندگی میں منکر یعنی بری باتوں کا چلن بھی ہوگا اور معروف یعنی اچھے کاموں کا عمل دخل بھی ہوگا۔ پس یہ جملہ بھی اسی مفہوم کو واضح کرتا ہے جو ماقبل کے جملوں نعم وفیہ دخن ویستون بغیر سنتی سے مراد لیا گیا ہے۔ بعض حضرات نے وضاحت کی ہے کہ اس ارشاد گرامی میں اسلام وہدایت کی روشنی کے بعد پیش آنے والی جس پہلی برائی یا فتنہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس سے وہ فتنہ وفساد مراد ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سانحہ شہادت کے وقت رونما ہوا اور پھر پیش آنے والی دوسری بھلائی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس سے مراد حضرت عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ خلافت ہے، نیز منہم وتنکر یعنی تم ان میں دیندار بھی دیکھو گے اور بے دین بھی۔ میں جن لوگوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ان سے وہ امراء وسلاطین مراد ہیں جو حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بعد حکمراں ہوئے چنانچہ ان میں سے بعض ایسے حکمران گزرے جو اپنی ذاتی زندگی میں بھی اور اپنے نظام سلطنت میں بھی کتاب وسنت کی ہدایت کو رہنما بناتے تھے اور عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے تھے۔ یا یہ کہ بعض ان میں سے ایسے تھے جو کبھی تو اچھے کام کرتے تھے اور کبھی خواہشات نفسانی میں پڑ کر برے کام کرتے تھے، اس وقت ان کے سامنے آخرت کا مفاد اور دار آخرت کے لئے تیاری کا جذبہ نہیں ہوتا تھا، بلکہ ان کا اصل مفاد اپنی ذاتی اغراض کو پورا کرنا اور ہر صورت اپنے اقتدار اور اپنی حکمرانی کو باقی رکھنا ہوتا تھا۔ اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ پہلی برائی سے مراد وہ فتنہ وفساد ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل کی صورت میں اور ان کے بعد رونما ہوا اور دوسری بھلائی سے وہ صلح صفائی ہے جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کے درمیان ہوئی اور دخن یعنی کدورت سے مراد وہ افسوسناک واقعات، حادثات ہیں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بعض امراء کے ذریعہ رونما ہوئے جیسے عراق میں زیاد کا فتنہ وفساد۔ "جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو کر بلائیں گے" یعنی ان مفاد پرست خود غرض اور گمراہ افراد کا ایک گروہ ہوگا جو لوگوں کو طرح طرح کے فریب اور مختلف لالچ اور بہلاووں کے ذریعہ گمراہی کی طرف بلائیں گے اور ان کو ہدایت وراستی سے دور رکھے گا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گمراہی کی دعوت دینے والوں کی دعوت کو اور جن کو دعوت دی جائے گی ان کی طرف سے اس دعوت کو قبول کئے جانے کو ایک ایسا سبب قرار دیا ہے جس کے ذریعہ دعوت دینے والے، دعوت قبول کرنے والوں کو جہنم میں دھکیل دیں گے اس طرح وہ لوگ ان کی مکروفریب دعوت کا شکار ہو کر جہنم میں چلے جائیں گے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا مکروفریب کی تمام اقسام اور تمام صورتوں کو جہنم کے دروازوں کا قائم مقام قرار دیا ہے۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ یہاں جن افراد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہی کی طرف بلائیں گے ان سے وہ جاہ پسند اور حکومت واقتدار کے طلبگار مراد ہیں جو ملک وقوم پر اپنا تسلط قائم کرنے اور اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے اپنے گروہ بنائیں گے اور عام لوگوں کو طرح طرح کے فریب دے کر اپنے گرد جمع کریں گے تاکہ ان کی اجتماعی طاقت کے ذریعہ ملی سیادت اور ملک وحکومت پر قبضہ کرسکیں، جیسا کہ خوارج

اور روافض جیسے گمراہ فرقے اس ناپاک مقصد کے لئے پیدا ہوئے حالانکہ امارت وسیادت اور امانت وولایت کی کوئی بھی شرط وخصوصیت ان میں موجود نہیں پائی جائے گی۔ ایک بات یہ بھی قابل وضاحت ہے کہ جو یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو اپنی طرف بلائیں گے۔ تو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہونا، مال کار کے اعتبار سے فرمایا گیا ہے یعنی گمراہی کی طرف ان لوگوں کے بلانے کا مآل کار چونکہ یہ ہوگا کہ جو لوگ ان کے بلانے پر ان کی طرف چلے جائیں گے وہ دوزخ کے عذاب کے مستوجب بنیں گے۔ اس لئے گمراہی کی طرف ان کے بلانے کو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو کر بلانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ پس یہ ارشاد گرامی اسلوب کے اعتبار سے قرآن کریم اس آیت کی طرح ہے کہ (إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا) 4۔ النساء: 10) مسلم کی روایت کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم کسی ایسے ملک میں رہتے ہو جہاں مسلمانوں کا باقاعدہ نظم سلطنت قائم ہے اور مسلمانوں کا امیر وامام موجود ہے تو وہاں کے سیاسی حالات میں تمہارے لئے کتنی ہی تنگی وسختی کیوں نہ ہو اور اس امیر وامام کی طرف سے تمہارے مال اور تمہاری جان کے تئیں ظلم ہی کیوں نہ ہوتا ہو یا تمہیں مارا پیٹا اور تمہارا مال واسباب چھینا کیوں نہ جاتا ہو، تم اس امیر وامام کے خلاف علم بغاوت ہرگز بلند نہ کرنا اور فتنہ وفساد کے دروازے نہ کھولنا بلکہ صبر وتحمل کی راہ اختیار کئے رہنا اور سخت سے سخت حالات میں بھی امام وقت سے بغاوت کر کے دین وملت کے شیرازہ کو منتشر کرنے کا سبب نہ بننا رہی بات یہ کہ اگر وہ امیر وامام غیر مشروع امور کے ارتکاب کا حکم دے؟ تو اس صورت میں مسئلہ یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے ہاں اگر ان مشروع امور کے ارتکاب کے لئے کہا جائے کہ حکم عدولی کی صورت میں بھی اولیٰ کو اختیار کرنے کا جواز باقی رہتا ہے یعنی حکم عدولی کی صورت میں جان جانے کا خوف ہو تو غیر مشروع امر کا ارتکاب کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص جان کی بازی لگا کر بھی غیر مشروع امر کے ارتکاب سے انکار کرے تو یہ سب سے اچھی بات ہوگی۔ اور اس سب سے اعلیٰ درجہ کو اختیار کرنے کا جواز ہے۔ آخر میں فاسمع واطع کے الفاظ جو دوبارہ ارشاد فرمائے گئے ہیں ان سے اس حکم کو مؤکد کرنا مقصود ہے کہ اپنے کو امام وقت کی اطاعت سے علیحدہ نہ کیا جائے اور سرکشی وبغاوت کے ذریعہ ملک وملت میں انتشار وتفریق کا فتنہ نہ اٹھایا جائے۔

فتنوں کے وقت گوشہ عافیت اختیار کر لینے کا بیان

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا، یاد رکھو پھر فتنے پیدا ہوں گے اور یاد رکھو ان فتنوں میں سے ایک بہت بڑا فتنہ (یعنی مسلمانوں کی باہمی محاذ آرائی اور خونریزی کا حادثہ پیش آئے گا، اس فتنہ میں بیٹھا ہوا شخص چلنے والے شخص سے بہتر ہوگا اور چلنے والا شخص اس فتنہ کی طرف دوڑنے والے شخص سے بہتر ہوگا۔ پس آگاہ رہو! جب وہ فتنہ پیش آئے تو جس شخص کے پاس جنگل میں اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے پاس جنگل میں چلا جائے جس شخص کے بکریاں ہوں وہ بکریوں کے پاس چلا جائے اور جس شخص کے پاس اس فتنہ کی جگہ کہیں دور کوئی زمین ومکان وغیرہ ہو وہ اپنی اس زمین پر یا اس مکان میں چلا جائے۔ (حاصل یہ کہ جس جگہ وہ فتنہ ظاہر ہو وہاں نہ ٹھہرے بلکہ اس جگہ کو چھوڑ کر کہیں دور چلا جائے اور گوشہ عافیت پکڑ لے یا اس فتنہ سے غیر متوجہ ہو کر اپنے کاروبار میں مشغول ومنہمک ہو جائے ایک شخص نے یہ سن کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے یہ بتائیے کہ اگر کسی شخص کے پاس نہ اونٹ ہوں نہ بکریاں اور نہ کسی دوسری جگہ کوئی زمین ومکان

وغیرہ ہو جہاں وہ جا کر گوشہ عافیت اختیار کرے اور اس فتنہ کی جگہ سے دور رہ سکے تو اس کو کیا کرنا چاہئے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو چاہئے کہ وہ اپنی تلوار کی طرف متوجہ ہو اور اس کو پتھر پر مار کر توڑ ڈالے ۔ (یعنی اس کے پاس جو بھی آلات حرب اور ہتھیار ہوں ان کو بے کار اور نا قابل استعمال بنا دے تا کہ اس کے دل میں جنگ و پیکار کا خیال ہی پیدا نہ ہو اور وہ مسلمانوں کے باہمی جنگ و جدل کے اس فتنہ میں شریک ہی نہ ہو سکے۔

یہ حکم اس لئے ہے کہ جس لڑائی میں دونوں طرف سے مسلمان برسر پیکار ہوں اور ایک دوسرے کی خونریزی کر رہے ہوں، اس میں شریک نہیں ہونا چاہئے ۔ اور پھر اس شخص کو چاہئے کہ اگر وہ فتنہ کی جگہ سے بھاگ سکے تو جلد نکل بھاگے ۔ تا کہ وہ اس فتنہ کے اثرات سے محفوظ رہ سکے ۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ میں نے تیرے احکام تیرے بندوں کو پہنچا دیئے ۔ یہ الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمائے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! مجھ یہ بتایئے کہ اگر مجھے مجبور کر کے یعنی زور وزبردستی سے لڑنے والے دونوں فریق میں سے کسی ایک فریق کی صف میں لے جایا جائے اور وہاں سے کسی شخص کی تلوار سے مارا جاؤں یا کسی کا تیر آ کر مجھ کو لگے جو مجھے موت کی آغوش میں پہنچا دے تو اس صورت میں قاتل اور مقتول کا کیا حکم ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا وہ قاتل اپنے اور تمہارے گناہ کے ساتھ لوٹے گا اور دوزخیوں میں شمار ہوگا۔

(مسلم، مشکوٰۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث، 1317)

علماء اسلام کے ہاں یہ ایک طویل بحث ہے کہ اگر افتراق وانتشار کا کوئی فتنہ ابھر آئے اور کچھ مسلمان دو فریق میں تقسیم ہو کر آپس میں جنگ و جدال کرنے لگیں تو اس وقت باقی مسلمانوں کا طرز عمل کیا ہونا چاہئے؟ اہل علم کی ایک جماعت کا یہ کہنا ہے کہ افتراق وانتشار اور مسلمانوں کی باہمی محاذ آرائی کی صورت میں کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ قتل وقتال میں شریک ہو، بلکہ جب مسلمانوں کے دو فریق آپس میں جنگ وجدال کریں تو اس میں شامل ہونے سے احتراز کرنا اور دونوں فریق سے یکسوئی وغیرہ جانب داری اختیار کر کے گوشہ عافیت پکڑنا واجب ہے۔

ان حضرات کی دلیل مذکورہ بالا ارشاد گرامی اور اس طرح کی دوسری احادیث ہیں۔ مشہور صحابی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا مسلک بھی یہی تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول یہ ہے کہ خونریزی کی ابتدا خود نہیں کرنی چاہئے لیکن اگر کوئی خونریزی کرے تو اس کا دفعیہ کرنا لازم ہے۔ جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین کا مسلک یہ ہے کہ اگر مسلمانوں میں باہمی پھوٹ پڑ جائے اور وہ ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہو کر قتل وقتال کرنے لگیں تو اس فریق کی حمایت کرنی چاہئے جو حق وانصاف پر ہو اور جو فریق ظلم وناانصافی کی راہ اختیار کئے ہوئے ہو یا مسلمانوں کے امام وسردار سے بغاوت کر کے ملی افتراق وانتشار کا سبب بن رہا ہو اس کے خلاف قتال کرنا چاہئے کیونکہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو فتنہ وفساد کا بازار گرم ہو جائے گا اور بغاوت وسرکشی کرنے والوں کی ہمت افزائی ہوگی۔

اس مسلک کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔ آیت (وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا، الحجرات: 9) چنانچہ آیت کریمہ اس امر کو واضح طور پر ثابت کرتی ہے کہ جب مسلمانوں کے دو دو فریق باہمی قتل وقتال اور خونریزی میں مبتلا ہوں تو ان کے

درمیان صلح وصفائی کرانی چاہئے اور دونوں فریق کو اس فتنہ وانتشار سے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہے۔لیکن اگر ان دونوں میں سے کوئی فریق دوسرے فریق کے تئیں حد سے تجاوز کرے اور اس فتنہ کو جاری رکھنے اور بھڑ کانے میں مصروف رہے تو پھر اس فریق کے خلاف کہ جو حد سے تجاوز اور فتنہ کو بھڑ کانے کا باعث بن رہا ہو تلوار اٹھا لینی چاہئے اور اس کے ساتھ قتال کرنا چاہئے تا کہ وہ راہ حق پر آ جائے۔"اپنے اور تمہارے گناہ کے ساتھ لوٹے گا" کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں ایک تو یہ کہ اس شخص پر دو گناہ ہوں گے ایک گناہ تو اس کے اس عمل کا کہ اس نے حقیقت میں تمہیں مارا اور دوسرا تمہارا گناہ بایں اعتبار کہ اگر بالفرض تم اس کو مارتے اور اس کا گناہ تمہیں ہوتا تو گویا وہ گناہ بھی اس کے سر ڈال دیا جائے گا۔

پس از راہ زجر و توبیخ اس امر کو واضح کیا گیا ہے کہ اس فتنہ میں کسی ایسے مسلمان کو قتل کرنے کا گناہ کہ جو اس جنگ سے بیزار ہو گر مجبوراً اس میں شریک ہو گیا ہو الضاعف یعنی دو گناہ ہو کر سر پڑے گا۔اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ اس شخص پر دو گناہ ہوں گے، ایک گناہ تو اس بغض وعداوت کا جو وہ مسلمانوں سے رکھتا تھا اور جس کے سبب تمہارا قتل ہوا اور دوسرا گناہ تمہارے قتل کا جو اس سے سرزد ہوا۔" اور دوزخیوں میں شمار ہو گا" اس کے بعد دوسرا جملہ یہ ہونا چاہئے تھا۔کہ اور تم جنتیوں میں سے ہو گے۔لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا جملہ ارشاد نہیں فرمایا کیونکہ مذکورہ پہلے جملہ سے یہ مفہوم خود بخود واضح ہو جاتا ہے۔

قرب قیامت فتنوں کی کثرت کا بیان

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک بلند مکان کی چھت پر چڑھے اور پھر صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ۔کیا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھ رہا ہوں؟ صحابہ نے جواب دیا کہ! آپ نے فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ میں ان فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر اس طرح برس رہے ہیں جس طرح مینہ برستا ہے۔

(بخاری ومسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث، 1319)

اطم" پہاڑ کی چوٹی قلعہ اور بلند مکان کو کہتے ہیں اور اطام اس کی جمع ہے یہاں اطام سے مراد مدینہ کے گرد واقع وہ فلک بوس مکانات اور قلعے ہیں جن میں وہاں کے یہودی رہا کرتے تھے۔چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن انہی قلعوں میں سے ایک قعلہ کی چھت پر تشریف لے گئے اور پھر مذکورہ بالا حدیث ارشاد فرمائی۔"میں ان فتنوں کو دیکھ رہا ہوں الخ" کی وضاحت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گویا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت جب کہ وہ قلعہ کی چھت پر چڑھے، فتنوں کا قریب ہونا دکھایا تا کہ وہ ان فتنوں کے بارے میں آگاہ کر دیں اور لوگ یہ جان کر کہ ان فتنوں کا نازل ہونا مقدر ہو چکا ہے ان سے بچنے کے طریقے اختیار کر لیں۔اور اس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے شمار کریں کہ آپ نے جو پیش گوئی فرمائی تھی وہ بالکل صحیح ثابت ہوئی۔

فتنہ قتل کی کثرت اور دہشت گردی کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔وہ وقت بھی آنے والا ہے جب زمانے ایک دوسرے کے قریب ہوں گے علم اٹھا لیا جائے گا، فتنے پھوٹ پڑیں گے بخل ڈالا جائے گا اور ہرج زیادہ ہو گا۔صحابہ نے یہ سن کر عرض کیا کہ ہرج کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل۔(بخاری ومسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث، 1321)

زمانے ایک دوسرے کے قریب ہوں گے" کا مطلب یا تو یہ ہے کہ اس وقت دنیا کا زمانہ اور آخرت کا زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں گے، اس صورت میں قیامت کا قریب ہونا مراد ہوگا یا اس جملہ سے مراد زمانہ والوں میں سے بعض کا بعض کے ساتھ برائی اور بدی کے تعلق سے قریب ہونا ہے۔ یعنی اس زمانہ میں جو برے اور بدکار لوگ ہوں گے وہ ایک دوسرے کے قریب ونزدیک آ جائیں گے، یا یہ مطلب ہے کہ خود زمانہ کے اجزاء بدی وبرائی کے اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب اور مشابہ ہوں گے یعنی ایک زمانہ برائی اور بدی کا ماحول لئے ہوئے آئے گا اور اس کے بعد پھر دوسرا زمانہ بھی اسی طرح آئے گا، یا یہ مطلب ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں حکومتیں دیرپا نہیں ہوں گی اور مختلف انقلابات اور عوامل بہت مختصر مختصر عرصہ میں حکومتوں کو بدلتے رہیں گے۔ اور بعض حضرات نے یہ مطلب بیان کیا کہ آخر میں جو زمانہ آئے گا اس میں لوگوں کی عمریں بہت چھوٹی چھوٹی ہوں گی اور یہ احتمال بھی ہے کہ یہ جملہ دراصل گناہوں کے سبب زمانہ سے برکت کے ختم ہو جانے سے کنایہ ہو، یعنی آخر زمانہ میں جب کہ گناہوں کی کثرت ہو جائے اور لوگ دین شریعت کے تقاضوں اور اللہ وآخرت کے خوف سے بے پرواہ ہو کر عیش وعشرت اور راحت وغفلت میں پڑ جائیں گے تو زمانہ سے برکت نکل جائے گی۔

اور اس کے شب وروز کی گردش اتنی تیز اور دن رات کی مدت اتنی مختصر محسوس ہونے لگے گی کہ سالوں پہلے گزرا ہوا کوئی واقعہ کل کی بات معلوم ہوگا اور ہر وقت کی کمی کا شکوہ ورنج نظر آئے گا۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ آخر زمانہ میں وقت اس طرح جلدی گزرے گا کہ ایک سال ایک مہینے کے برابر اور ایک مہینہ ایک ہفتہ کے برابر اور ایک ہفتہ ایک دن کے برابر معلوم ہوگا۔ "علم اٹھا لیا جائے گا" کا مطلب یہ ہے کہ اس زمانہ میں مخلص، باعمل اور حقیقی علم کے حامل اٹھا لئے جائیں گے اور اس طرح حقیقی علم مفقود ہو جائے گا نیز مختلف علمی فتنوں کا اندھیرا اس طرح پھیل جائے گا کہ علماء سوء کے درمیان امتیاز کرنا مشکل ہوگا اور ہر طرف ایسا محسوس ہوگا جیسے علم کا چراغ گل ہو گیا ہے اور جہالت ونادانی کی تاریکی طاری ہو گئی ہے۔ " بخل ڈالا جائے گا" مطلب یہ ہے کہ آخر زمانہ میں لوگوں میں بخل کی خصلت نہایت پختہ ہو جائے گی اور یہ چیز یعنی بخل کی برائی ایک عام وبا کی طرح پھیل جائے گی، نیز لوگ اس بخل کے یہاں تک تابع ہو جائیں گے کہ صنعت وحرفت والے اپنی صنعتی اشیاء کو بنانے اور پیدا کرنے میں بخل وتنگی کرنے لگیں گے اور مال کی تجارت ولین دین کرنے والے لوگ اپنے مال کو چھپا کر بیٹھ جائیں گے یہاں تک کہ ضروری اشیاء کو بھی فراہم کرنے اور دینے سے انکار کرنے لگیں گے۔

اس سے معلوم ہوا کہ بخل ڈالا جائے گا سے لوگوں میں اصل بخل کا پایا جانا مراد نہیں ہے کیونکہ اصل بخل تو انسان کی جبلت میں پڑا ہوا ہے اور اس اعتبار سے یہ بات پہلے زمانہ کے لوگوں کے بارے میں بھی نہیں کی جا سکتی کہ ان میں سرے سے بخل کا وجود نہیں تھا۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ بھی اخذ نہیں کیا جا سکتا چونکہ اصل بخل انسان کی جبلت میں پڑا ہوا ہے اس لئے کوئی بھی شخص نہ پہلے زمانوں میں اس خصلت سے کلیۃ محفوظ رکھ سکتا ہے اور جیسا کہ اس آیت (وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ، التغابن: 16) سے واضح ہوتا ہے ایسے پاک نفس انسان سے پہلے بھی گزرے ہیں اب بھی موجود ہیں اور آئندہ بھی موجود رہیں گے یہ اور بات ہے کہ زمانہ کے اثرات کی وجہ سے ایسے پاک نفسوں کی تعداد ہر آنے والے زمانہ میں پہلے سے کم ہوتی جائے۔

"ہرج" کے معنی ہیں فتنہ اور خرابی میں پڑنا اور جیسا کہ قاموس میں لکھا ہے جب یہ کہا جاتا ہے کہ ہرج الناس تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں لوگ فتنے میں پڑ گئے اور قتل واختلاط یعنی خونریزی اور کاموں کے خلط ملط ہو جانے کی وجہ سے اچھے برے کی تمیز نہ کر سکنے کی آفت میں مبتلا ہو گئے پس اس ارشاد گرامی "ہرج" سے مراد خاص طور پر وہ قتل وخونریزی ہے جو مسلمانوں کے باہمی افتراق وانتشار کے فتنہ کی صورت میں اور اچھے برے کاموں کی تمیز مفقود ہونے کی وجہ سے پھیل جائے۔

31 - باب مَثَلِ الْمُنَافِقِ .

یہ باب ہے کہ منافق کی مثال

5052 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ فِي هٰذِهٖ مَرَّةً وَّفِي هٰذِهٖ مَرَّةً لَا تَدْرِي اَيَّهَا تَتْبَعُ" .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"منافق کی مثال' اس بکری کی مانند ہے' جو دو ریوڑوں کے درمیان اِدھر اُدھر گھومتی پھرتی ہے' کبھی وہ اِس میں آتی ہے کبھی وہ اُس میں آتی ہے' اسے یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ کس کے ساتھ جائے؟"۔

32 - باب مَثَلِ الَّذِي يَقْرَاُ الْقُرْآنَ مِنْ مُّؤْمِنٍ وَّمُنَافِقٍ .

یہ باب ہے کہ اس شخص کی مثال' جو مومن ہو یا منافق ہو اور قرآن پڑھتا ہو

5053 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَاُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّرِيحُهَا طَيِّبٌ وَّمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَّلَا رِيحَ لَهَا" .

5052-اخرجه مسلم في صفات المنافقين و احكامهم - (الحديث 17م) . تحفة الاشراف (8472) .

5053-اخرجه البخاري في فضائل القرآن، باب فضل القرآن على سائر الكلام (الحديث 5020)، و باب اثم من راءى بقراءة القرآن او تاكل به او فجر به (الحديث 5059) و في الاطعمة، باب ذكر الطعام (الحديث 5427)، و في التوحيد، باب قراءة الفاجر والمنافق و اصواتهم و تلاوتهم لا تجاوز حناجرهم (الحديث 4560) واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب فضيلة حافظ القرآن (الحديث 243) و اخرجه ابو داؤد في الادب، باب من يؤمر ان يجالس (الحديث 4829) مطولاً، و (الحديث 4830) . و اخرجه الترمذي في الامثال، باب ما جاء في مثل المومن القارىء للقرآن و غير القارىء (الحديث 2865) و اخرجه ابن ماجه في المقدمة، باب فضل من تعلم القرآن و علمه (الحديث 214) . تحفة الاشراف (8981) .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ مومن جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال نارنگی کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے اور اس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ اچھا ہوتا ہے اور پاکیزہ ہوتا ہے لیکن خوشبو نہیں ہوتی اور وہ منافق جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ پھل کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور وہ منافق جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظلہ کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس میں خوشبو بھی نہیں ہوتی''۔

شرح

قرآن کریم پڑھنے والا مسلمان سنگترے کی مانند یوں ہوا کہ وہ خوش مزہ اور لطیف تو اس وجہ سے ہے کہ اس میں ایمان کی چاشنی جاگزیں ہوتی ہے اور خوشبو صفت اس لئے ہوتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ لوگ اس کی قرات وتلاوت سن کر ثواب پاتے ہیں بلکہ اس سے قرآن سیکھتے بھی ہیں۔

33 - باب عَلَامَةِ الْمُؤْمِنِ .

یہ باب ہے کہ مومن کی علامت

5054 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ" .

قَالَ الْقَاضِي - يَعْنِىْ ابْنَ الْكَسَّارِ - سَمِعْتُ عَبْدَ الصَّمَدِ الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الَّذِيْ يَرْوِى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ لَا اَعْرِفُهُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ سَقَطَ الْوَاوُ مِنْ حَفْصِ بْنِ عَمْرٍو الرَّبَالِيِّ الْمَشْهُوْرُ بِالرِّوَايَةِ عَنِ الْبَصْرِيِّيْنَ وَهُوَ ثِقَةٌ ذَكَرَهُ فِى هٰذَا الْخَبَرِ فِىْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرِ بْنِ سَعْدٍ فِىْ بَابِ صِفَةِ الْمُسْلِمِ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا اَعْلَمُ رَوٰى حَدِيْثَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْمَرْفُوْعَ "اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ" . بِزِيَادَةِ قَوْلِهٖ "وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا" . عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ الْبَصْرِيَّ وَهُوَ فِىْ هٰذَا الْجُزْءِ فِىْ بَابِ مَا يُقَاتِلُ النَّاسَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے اسی چیز کو پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے''۔

قاضی ابن کسار کہتے ہیں: میں نے عبدالصمد بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے حفص بن عمروہ ہے جس نے عبدالرحمٰن بن مہدی

5054-تقدم (الحديث 5031) .

سے روایت نقل کی ہے میں اس سے واقف نہیں ہوں البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ حفص بن عمرو ربالی کے نام میں سے آخر سے 'و' گرگئی ہو یہ وہ شخص ہے جو اہل بصرہ سے روایت کرنے کے حوالے سے مشہور ہے اور یہ ثقہ ہے۔ اس کا تذکرہ اس روایت میں ہے جو منصور بن سعد نے نقل کی۔ میں نے انہیں یہ بھی کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے علم کے مطابق کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول مرفوع حدیث "مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ" اس نے اس روایت میں ان الفاظ کا اضافہ نقل کیا ہے:

"وہ ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے اور ہماری نماز ادا کرے"

یعنی اس روایت کو حمید طویل کے حوالے سے جس نے روایت کیا ہے یہ روایت صرف عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن ایوب بصری نے روایت کی ہے اور یہ روایت اس جزء میں باب "کس بنیاد پر لوگوں کے ساتھ جنگ کی جائے؟" میں مذکور ہے۔

اہل ایمان واہل جنت کی علامات کا بیان

جنت ایک مومن کی زندگی کا نصب العین ہوتی ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اہل ایمان کو جنت ایک معاہدے کی صورت میں بیچ دی ہے۔ اس سودے میں اہل ایمان سے جو مطالبات کیے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ جہاد (وہ اللہ کی راہ میں لڑتے اور مارتے اور مرتے ہیں)

وضاحت: جہاد شریعت اسلامی کا ایک عظیم اور ابدی حکم ہے۔ قرآن میں جگہ جگہ اس کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ تاہم جہاد میں انسانی جان لینے اور دینے کی نوبت آتی ہے۔ اس حکم کو حدود و قیود کے ساتھ بیان نہ کیا جائے تو بدترین فساد پیدا ہوسکتا ہے۔ اس لیے قرآن حکیم نے جہاد کے فضائل کے ساتھ اس کے قانون اور اس حوالے سے عائد ہونے والے پابندیوں کو بھی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ان آیات میں جہاد کی فضیلت کے ساتھ دو اہم ترین باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

ایک یہ کہ یہ فضیلت ان لوگوں کو ملے گی جن کا جہاد اپنی قوم، اپنے گروہ، اپنے تعصبات اور کسی قوم کی دشمنی کے بجائے خالص اللہ کی رضا کے لیے اور اس کی راہ میں ہوتا ہے۔ دوسری اہم حقیقت یہاں یہ بیان ہوئی ہے کہ جہاد ہمیشہ دوطرفہ میدان جنگ میں ہوتا ہے جہاں دونوں فریق ایک دوسرے کی جان کے درپے ہوتے ہیں۔ ایسے میں لوگ مرتے بھی اور مارتے بھی ہیں۔ کسی نہتے شخص کو قتل کرنا جو پرامن ہو اور جنگ میں شریک نہ ہو کسی صورت میں جہاد نہیں ہے۔ اس پر کسی فضیلت کا تو کیا سوال ہے بلکہ وہ ساری وعیدیں اس پر لاگو ہوجائیں گی جو پیچھے انسانی جان کی حرمت کو پامال کرنے والے شخص کے لیے بیان ہوئی ہیں۔ ان میں ابدی جہنم کی سزا بھی شامل ہے۔

حدیث: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، کہا گیا کہ پھر کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، کہا گیا کہ اس کے بعد کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج مبرور (مقبول حج)۔

(صحیح بخاری، جلد اول، رقم الحدیث، 25)

حدیث: ابوموسیٰ اشعری کا بیان ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کوئی مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے لڑتا ہے، کوئی شہرت اور ناموری کے لیے لڑتا ہے، کوئی اپنی بہادری دکھانے کے لیے لڑتا ہے، فرمایئے کہ ان میں سے کس کی لڑائی اللہ کی راہ میں ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ کی راہ میں لڑائی تو صرف اس کی ہے جو شخص اللہ کا بول بالا کرنے کے لیے میدان میں اترے۔ (بخاری، رقم 2810)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس حال میں مرا کہ نہ تو اس نے کبھی جہاد کیا اور نہ اپنے دل میں اس کی تمنا کی، تو وہ نفاق کی ایک صفت پر مرا۔ (مسلم)

2۔ توبہ کرنے والے (اللہ کی طرف بار بار پلٹنے والے)

وضاحت: توبہ کو یہاں اہل ایمان کا ایک مستقل وصف قرار دیا گیا ہے۔ جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ایسا نہیں کہ بندہ مومن کبھی غلطی نہیں کرتا بلکہ جب کبھی اس پر غفلت یا بھول طاری ہوتی ہے وہ فوراً رجوع کرتا ہے۔ اسی طرح اس کے نیک اعمال بھی اسے مغرور نہیں کرتے بلکہ خدا کی عظمت کے احساس سے اسے اپنا ہر عمل اتنا حقیر لگتا ہے کہ وہ مسلسل نیکیاں کرتا ہے اور پھر بھی توبہ کرتا رہتا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا میں اپنے بندے کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہوں جس کا وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اللہ کی قسم اللہ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں سے کوئی اپنی گمشدہ سواری کو جنگل میں پالینے سے خوش ہوتا ہے۔ اور جو ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میری رحمت اس کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔

(صحیح مسلم: جلد سوم: رقم الحدیث، 2455)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر آدمی خطا کار ہے اور خطا کاروں میں وہ بہت اچھے ہیں جو (خطا وقصور کے بعد) مخلصانہ توبہ کریں اور اللہ کی طرف رجوع ہو جائیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

3۔ عبادت گزار (اس کی بندگی بجالانے والے)

وضاحت: خدا کے دین کی مدد کرتے ہوئے ایسا نہیں ہوتا کہ بندہ مومن اس کی عبادت سے غافل ہو جاتا ہے۔ بلکہ عبادت گزاری کا عنصر اور بڑھ جاتا ہے۔ وہ فرض عبادات تک محدود نہیں رہتا بلکہ نوافل کی بھی کثرت اختیار کرتا ہے۔ یہی چیز عبادت گزاری کو اس کی زندگی کا مستقل وصف بنا دیتی ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات قسم کے آدمیوں کو اپنے سایہ میں لے گا جس دن کہ اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، امام عادل اور وہ جوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی راہ میں صرف کی ہو اور وہ مرد جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری

ہو گئے، اور وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے اور وہ دو آدمی جو آپس میں خدا کے لئے محبت کریں اور وہ جسے کوئی منصب والی عورت اپنی طرف بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ جو پوشیدگی سے اس طرح صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔ (صحیح بخاری: جلد سوم: رقم الحدیث، 1711)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ہیں جن کی طرف دیکھ کر اللہ خوش ہوتا ہے۔ ایک اس آدمی کو دیکھ کر جو رات میں اٹھ پڑتا ہے۔ دوسرے ان لوگوں کو دیکھ کر جو نماز میں صف بند ہوتے ہیں۔ تیسرے ان لوگوں کو دیکھ کر جو دشمن کے مقابلے میں لڑنے کے لیے صفیں قائم رکھتے ہیں۔ (بحوالہ ایضاً)

4۔ حمد اور شکر گزار (اس کی تعریف کے گن گانے والے)

وضاحت: بندہ مومن خدا کے دین کی مدد میں اپنا جان مال سب لگا دیتا ہے، مگر یہ اس کے لیے نقصان کا نہیں بلکہ فائدے کا سودا ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ ہر دم رب کی حمد و ثنا بیان کرتا ہے۔ یہ حمد و ثنا اور شکر گزاری جنت کی نعمتوں پر بھی ہوتی ہے، دین کی خدمت کی توفیق پر بھی اور دنیا میں ملنے والی مادی نعمتوں پر بھی۔ مومن نہ ناشکرا ہوتا ہے نہ نعمتوں میں پڑ کر غافل ہونے والا۔

حدیث: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی خوشی کی خبر آتی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا شکر کرتے ہوئے سجدے میں گر جاتے تھے۔ (سنن ابوداود رقم الحدیث، 2774)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسا مال بہتر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین مال اللہ کو یاد کرنے والی زبان شکر کرنے والا دل اور مومن بیوی ہے جو اسے اس کے ایمان میں مدد دے۔ (جامع ترمذی: جلد دوم: رقم الحدیث، 1037)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہم نے آپ کو تر و تازہ کھجوریں کھلائیں اور ٹھنڈا پانی پلایا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا۔ (مسند احمد)

5۔ سیاحت کرنے والے (اس کی خاطر زمین میں گردش کرنے والے)

وضاحت: سیاحت کے لفظی معنی زمین پر چلنے پھرنے کے ہیں۔ لیکن یہاں مراد اللہ کی رضا کے حصول اور اس کے دین کی مدد کے لیے دوڑ دھوپ کرنے کے ہیں۔ اس میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہیں جو مومن اپنی اصلاح، دین کو سمجھنے سمجھانے، اسے پھیلانے کے لیے کرتا ہے اور اس میں اپنا آرام و راحت قربان کر دیتا ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک صبح کو راہ خدا میں نکلنا یا ایک شام کو نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی بندے کے قدم راہ خدا میں چلنے سے گرد آلود ہوئے ہوں، پھر ان کو دوزخ کی آگ چھو سکے۔ (بخاری)

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین جب شروع ہوا تو وہ غریب (لوگوں کے لیے اجنبی اور کسمپرسی کی حالت میں) تھا۔ پس شادمانی ہو غرباء کے لیے اور (غرباء سے مراد) وہ لوگ ہیں: جو اس فساد اور بگاڑ کی اصلاح کی کوشش کریں گے جو میرے بعد میرے طریقہ میں لوگ پیدا کریں گے۔ (ترمذی)

6۔ رکوع وسجدہ کرنے والے (اس کے آگے رکوع اور سجدے کرنے والے)

وضاحت: اوپر عبادت گزاری کے بعد یہاں رکوع وسجدہ کی تعبیر خاص طور پر نفل اور تنہائی میں پڑھی جانے والی نمازوں کے لیے استعمال ہوئی ہے۔ اس سے ان نمازوں کی اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے خود سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔ (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے سردار حاملین قرآن اور نماز شب ادا کرنے والے ہیں۔ (البیہقی)

7۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے (نیکی کا حکم دینے والے، بدی سے روکنے والے)

وضاحت: اوپر بیان کردہ زیادہ تر خصوصیات اپنی ذات سے متعلق تھیں، مگر اس صفت کا تعلق دوسروں سے ہے۔ یعنی یہ لوگ خود نہ صرف جنت میں جانا چاہتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس میں لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے لیے لوگوں کو نیکی و معروف کی تلقین اور منکرات سے بچنے کی تاکید کرتے ہیں۔

حدیث: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کسی قوم میں کوئی آدمی ہو جو ایسے اعمال کرتا ہو جو گناہ اور خلاف شریعت ہیں اور اس قوم اور جماعت کے لوگ اس کی قدرت اور طاقت رکھتے ہوں کہ اس کی اصلاح کر دیں اور اس کے باوجود اصلاح نہ کریں تو ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے کسی عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔ (ابی داؤد، ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بنی اسرائیل خدا کی نافرمانیوں کے کام کرنے لگے تو ان کے علما نے انہیں روکا، لیکن وہ نہیں رکے، تو ان کے عالم ان کی مجلسوں میں بیٹھنے لگے اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے۔ جب ایسا ہوا تو اللہ نے ان سب کے دل ایک جیسے کر دیے اور پھر حضرت داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ بن مریم علیہ لسلام کی زبان سے ان پر لعنت کی۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی راہ اختیار کی اور اسی میں بڑھتے چلے گئے۔ حدیث کے راوی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے بیٹھے تھے، پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: نہیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم ضرور لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے رہو گے اور برائیوں سے روکتے رہو گے اور ظالم کا ہاتھ پکڑو گے اور ظالم کو حق پر جھکاؤ گے۔ اگر تم لوگ ایسا نہ کرو گے تو تم سب کے دل بھی ایک ہی طرح کے ہو جائیں گے اور پھر اللہ تمہیں اپنی رحمت اور ہدایت سے دور پھینک دے گا۔ جس طرح بنی اسرائیل کے ساتھ اس نے معاملہ کیا۔ (مشکوۃ)

8۔اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے (اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے)

وضاحت: اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر انسان کو بہت سی حدود کا پابند کیا ہے۔ان کا ذکر منکرات کے عنوان سے پیچھے گزرا ہے۔ اسی طرح انہوں نے ایک شریعت دی ہے، جس میں زندگی کے بعض معاملات کے بارے میں کچھ حدود کا پابند کیا ہے۔ایک مومن ہمیشہ ان حدود کا پاس رکھتا ہے اور ان کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔

حدود کی حفاظت کا یہ وہ عظیم حکم ہے جو اس پوری شریعت اور اس کے تمام احکام کا احاطہ کر لیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو عطا فرمائی ہے۔تاہم شریعت کے بیشتر قانونی احکام علی الاطلاق نہیں بلکہ اکثر حالات و احوال کے لحاظ سے فرض ہوتے ہیں۔تاہم جب جب بندہ مومن کے سامنے شریعت کا کوئی بھی مطالبہ آتا ہے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کا حکم سمجھ کر اس کا سر جھک جاتا ہے۔

حدیث: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حلال ظاہر ہے اور حرام (بھی ظاہر ہے) اور دونوں کے درمیان میں شبہ کی چیزیں ہیں کہ جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے، پس جو شخص شبہ کی چیزوں سے بچے اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچا لیا اور جو شخص شبے (کی چیزوں) میں مبتلا ہو جائے (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے کہ جانور شاہی چراگاہ کے قریب چر رہا ہو جس کے متعلق اندیشہ ہوتا ہے کہ ایک دن اس کے اندر بھی داخل ہو جائے (لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی چراگاہ اس کی زمین میں اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں، خبردار ہو جاؤ! کہ بدن میں ایک ٹکڑا گوشت کا ہے، جب وہ سنور جاتا ہے تو تمام بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو تمام بدن خراب ہو جاتا ہے، سنو وہ ٹکڑا دل ہے۔ (صحیح بخاری: جلد اول: رقم الحدیث، 51)

كِتَابُ الزِّيْنَةُ

یہ کتاب سجاوٹ کے بیان میں ہے

لباس کے نازل ہونے کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اے اولادِ آدم! بیشک ہم نے تم پر ایسا لباس نازل کیا ہے جو تمہاری شرم گاہوں کو چھپاتا ہے اور وہ تمہاری زینت (بھی) ہے اور تقویٰ کا لباس، وہی سب سے بہتر لباس ہے، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ (اعراف، ۲۶)

لباس کے معنی ومفہوم کا بیان

لباس: یہ لبس سے بنا ہے۔ لبس کا اصل معنی ہے کسی شئے کو چھپالینا۔ ہر وہ چیز جو انسان کی قبیح چیز کو چھپالے، اس کو لباس کہتے ہیں۔ شوہر اپنی بیوی اور بیوی اپنے شوہر کو قبیح چیزوں سے چھپالیتی ہے۔ وہ ایک دوسرے کی عفت کی حفاظت کرتے ہیں اور خلاف عفت چیزوں سے ایک دوسرے کے لیے مانع ہوتے ہیں۔ اس لیے انہیں ایک دوسرے کا لباس فرمایا ہے۔ "ھن لباس لکم وانتم لباس لھن: وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔ (البقرہ:187)

لباس سے انسان کی زینت ہوتی ہے۔ اسی اعتبار سے فرمایا ہے لباس التقوی۔ تقویٰ کا معنی ہے برے عقائد اور برے اعمال کو ترک کرنا اور پاکیزہ سیرت کو اپنانا۔ جس طرح کپڑوں کا لباس انسان کو سردی، گرمی اور برسات کے موسموں کی شدت سے محفوظ رکھتا ہے، اسی طرح تقویٰ کا لباس انسان کو اخروی عذاب سے محفوظ رکھتا ہے۔

(المفردات، ج2،ص576، مع توضیح، مکتبہ نزار مصطفی الباز، مکہ مکرمہ، 1418ھ)

ریش: ریش پرندہ کے پر کو کہتے ہیں اور چونکہ پر، پرندے کے لیے ایسے ہیں جیسے انسان کے لیے لباس، اس لیے انسان کے لباس کو بھی ریش کہتے ہیں اور ریش سے زینت اور خوبصورتی کا معنی بھی مراد ہوتا ہے۔ (المفردات، ج1،ص271، مطبوعہ مکہ مکرمہ)

لایفتننکم: کہیں تم کو فتنہ میں نہ ڈال دے۔ فتنہ کا معنی ہے ابتلا اور امتحان۔ جس طرح ابلیس نے حضرت آدم اور حوا کو شجر ممنوع کی طرف مائل کر کے اس کو کھانے یا نہ کھانے کی آزمائش میں ڈال دیا تھا، اسی طرح وہ تم کو بھی ممنوع کاموں کی طرف راغب کر کے آزمائش میں نہ ڈال دے۔

آیات سابقہ سے مناسب: حضرت آدم (علیہ السلام) کے واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر فرمایا ہے کہ جب ان کی شرم گاہ کھل

گئی تو وہ اس کو درخت کے پتوں سے ڈھانپنے لگے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہاں پر یہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لباس اس لیے پیدا فرمایا ہے کہ اس سے لوگ اپنی شرم گاہوں کو چھپائیں اور اس پر متنبہ فرمایا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور انعام ہے کہ اس نے لباس کے ذریعہ لوگوں کو اپنی ستر پوشی پر قادر فرمایا۔اس آیت میں فرمایا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے لباس کو نازل فرمایا۔اس کا معنی یہ ہے کہ لباس کے مادی اجزاء مثلاً کپاس وغیرہ کو پیدا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی نازل فرمایا۔

دوسری وجہ مناسبت یہ ہے کہ اس سے پہلی آیات میں حضرت آدم اور حضرت حوا کو زمین پر اترنے کا حکم دیا اور زمین کو ان کے لیے جائے قرار بنایا۔اب یہ بتایا ہے کہ زمین پر رہنے کے لیے انسان کو جن چیزوں کی ضرورت ہو سکتی ہے، وہ سب اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے پیدا فرمائی ہیں اور ان چیزوں میں سے دین اور دنیا کی ضروریات پوری کرنے کے لیے لباس ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرے۔

امام احمد بن حنبل متوفی 241ھ روایت کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین درہم کا ایک کپڑا خریدا آپ نے اس کو پہننے کے بعد کہا: اللہ کے لیے حمد ہے جس نے مجھے ایسا لباس عطا کیا جس سے میں لوگوں میں جمال حاصل کروں اور اس سے اپنی شرم گاہ کو چھپاتا ہوں، پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(مسند احمد، ص 157، تفسیر ابن ابی حاتم، ج5، ص 1457، مکتبہ نزار مصطفیٰ، در منثور، ج3، ص 435)

مرد اور عورت کی شرم گاہوں کے مصادیق میں مذہب فقہاء

انسان کی شرم گاہ، جس کا چھپانا فرض ہے، اس کے مصداق میں بھی فقہاء کا اختلاف ہے۔ابن ابی ذئب، داود ظاہری، (غیر مقلدین کے امام) ابن ابی عبلہ اور ابن جریر طبری کا موقف یہ ہے کہ مرد اور عورت کے صرف بول و براز (پیشاب، پاخانہ) کی جگہ شرم گاہ ہے اور اس کا چھپانا واجب ہے۔جیسا کہ اس آیت میں ہے لباسا یواری سواتکم۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256ھ روایت کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر میں گئے۔ہم نے وہاں منہ اندھیرے صبح کی نماز پڑھی۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور میں بھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر میں گئے۔ہم نے وہاں منہ اندھیرے صبح کی نماز پڑھی۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور میں بھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک سواری پر سوار ہوا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلیوں میں گھوڑے کو دوڑایا۔اس وقت میرا گھٹنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے مس کر رہا تھا، پھر آپ نے اپنی ران سے چادر ہٹائی حتیٰ کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی کی طرف دیکھ رہا۔(الحدیث) (صحیح بخاری، ج1، رقم الحدیث: 371، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1412ھ)

اس حدیث سے ان علماء نے یہ ثابت کیا ہے کہ ران شرم گاہ نہیں ہے۔امام مالک نے کہا ہے کہ ناف شرم گاہ نہیں ہے اور کوئی شخص اپنی بیوی کے سامنے اپنی ران کو عریاں کرے تو میں اس کو مکروہ قرار دیتا ہوں۔امام شافعی نے کہا صحیح یہ ہے کہ ناف اور گھٹنے شرم گاہ نہیں ہیں۔

ناف کے شرم گاہ نہ ہونے پر دلیل یہ حدیث ہے: امام احمد بن حنبل متوفی 241ھ روایت کرتے ہیں: عمیر بن اسحاق بیان

کرتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ہماری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن سے کہا: مجھے اپنی قمیص اٹھا کر دکھاؤ، میں تمہیں اس جگہ بوسہ دوں گا جہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ناف پر بوسہ دیا۔ (مسند احمد، ج4، ص 493،255، دار الفکر طبع قدیم، شیخ احمد شاکر، متوفی 1376ھ نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے، مسند احمد، ج7 رقم الحدیث: 7455، دار الحدیث قاہرہ، امام طبرانی کی روایت میں ہے حضرت حسن نے پیٹ کھولا اور ناف پر ہاتھ رکھا۔ حافظ الہیثمی نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے، مجمع الزوائد، ج9، ص177، المستدرک، ج3، ص168)

اس حدیث سے وجہ استدلال یہ ہے کہ اگر ناف شرم گاہ ہوتی اور اس کا چھپانا واجب ہوتا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ کو اپنی ناف دکھاتے نہ حضرت ابو ہریرہ ان کی ناف کو بوسہ ان کی ناف کو بوسہ دیتے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مرد کی ناف سے لے کر گھٹنے تک پورا جسم شرم گاہ ہے اور واجب الستر ہے۔ ناف شرم گاہ نہیں ہے اور گھٹنا شرم گاہ ہے۔ امام ابو حنیفہ کی دلیل حسب ذیل احادیث ہیں۔

امام دار قطنی متوفی 385ھ روایت کرتے ہیں: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ گھٹنوں کے اوپر کا حصہ شرم گاہ ہے اور ناف کا نچلا حصہ شرم گاہ ہے۔

(سنن دار قطنی، ج1، رقم الحدیث: 879، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1417ھ، سنن کبری للبیہقی، ج2، ص292)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھٹنا شرم گاہ ہے۔

(سنن دار قطنی، ج1، رقم الحدیث: 878، بیروت، 1417ھ)

اس سے پہلے صحیح بخاری کے حوالہ سے گزر چکا ہے کہ غزوہ خیبر میں گھوڑا دوڑاتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ران پر سے کپڑا ہٹایا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ غیر ارادی طور پر آپ کا ہاتھ لگ گیا ہو اور حضرت انس نے اس سے یہ سمجھا کہ آپ نے دانستہ ران سے کپڑا ہٹایا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ امام بخاری فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس، جرہد اور محمد بن جحش رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ران شرم گاہ ہے اور حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران سے کپڑا ہٹایا۔ حضرت انس کی حدیث سند کے لحاظ سے راجح ہے اور حضرت جرہد کی حدیث احتیاط کے لحاظ سے راجح ہے۔ اور حضرت جرہد کی حدیث احتیاط کے لحاظ سے راجح ہے۔ (صحیح بخاری، ج1، باب 12، مایذکر فی الفخذ)

اور عورت کا پورا جسم شرم گاہ ہے اور واجب الستر ہے ماسوا اس کے چہرے اور ہاتھوں کے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت (مکمل) واجب الستر ہے۔ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک کر دیکھتا ہے۔

(سنن ترمذی، ج2، رقم الحدیث: 1178۔ مجمع الزوائد، ج2، ص35، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، 1414ھ)

زید بن قنفذ کی والدہ نے حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟ آپ نے

فرمایا: دوپٹہ میں اور اتنی لمبی قمیص میں جو اس کے پیروں کی پشت کو چھپالے۔

(سنن ابوداود، ج1، رقم الحدیث: 639، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، 1414ھ)

امام ابوداود نے قتادہ سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لڑکی بالغہ ہو جائے تو اس کے چہرے اور پہنچوں تک ہاتھوں کے سوا کسی عضو کو دیکھنا جائز نہیں ہے۔

(نصب الرایہ، ج1 ص299، حیدرآباد دکن، فتح القدیر، ج1، ص266، دار الفکر، بیروت)

صوفیائے کرام کا لباس یعنی گدڑی

پشم اور اون وصوف کا مخصوص وضع قطع کا لباس جسے گدڑی کہتے ہیں صوفیا کرام کا شعار ہے۔ اور یہ لباس سنت کے موافق ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "عَلَيْكُمْ بِلُبْسِ الصُّوْفِ تَجِدُوْنَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ فِيْ قُلُوْبِكُمْ" پشمینی لباس اختیار کرو کیونکہ اس سے اپنے دلوں میں ایمان کی شیرینی پاؤ گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا ارشاد ہے کہ آپ صوف (پشمین) کا لباس زیب تن فرماتے اور دراز گوش (گدھے) پر سواری فرمایا کرتے تھے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا "لَا تُضِيْعِي الثَّوْبَ حَتّٰى تَرْقِيْعِهِ" کپڑے کو ضائع نہ کرو جب تک پیوند لگنے کی گنجائش ہو۔ سیدنا فاروق اعظم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ کے پاس ایک گدڑی ایسی تھی کہ جس میں تیس پیوند لگے تھے۔ نیز منقول ہے کہ سب سے بہتر لباس وہ ہے جس میں آسانی سے محنت کی جاسکے۔

سیدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے پاس ایک پیرہن ایسا تھا جس کی آستینیں انگلیوں تک آتی تھیں اگر کسی پیرہن کی آستینیں انگلیوں سے بڑھ جاتی تھیں تو زائد حصے کو ترشوادیا کرتے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا "وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ اَىْ فَقَصِّرْ" آپ اپنے لباس کو ترشوا کر موزوں زیب تن فرمائیں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سات بدری صحابیوں کو دیکھا پشمینہ کا لباس پہنتے تھے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلوت میں صوف کا لباس زیب تن فرماتے تھے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو ایک گدڑی پیوند لگی پہنے دیکھا ہے سیدنا امیر المومنین عمر بن الخطاب سیدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ اور ہرم بن حیان رضی اللہ عنہم بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو پشمینہ کا لباس پہنے دیکھا جس میں پیوند لگے ہوئے تھے۔

حضرت حسن بصری، مالک بن دینار اور حضرت سفیان ثوری رحمہم اللہ تعالیٰ یہ سب گدڑی زیب تن کیا کرتے تھے۔ امام عالم سیدنا امام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں محمد بن علی حکیم ترمذی اپنی کتاب تاریخ مشائخ میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعظم نے ابتدا میں گدڑی پہن کر خلوت نشینی کا ارادہ فرمایا اس وقت آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیدار ہوا حضور نے ارشاد فرمایا: تمہیں لوگوں کے درمیان ہونا چاہیے یعنی خلوت نشینی کے ارادے کو چھوڑ کر خلق اللہ کے سامنے آجاؤ، کیونکہ تمہارے ذریعہ سے میری سنتیں زندہ ہوں گی۔ چنانچہ آپ نے خلوت کا ارادہ ترک فرمادیا اور قیمتی لباس کبھی نہ پہنا۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ جو محققین صوفیاء میں سے ہیں ہمیشہ گدڑی پہنا کرتے تھے۔ایک مرتبہ حضرت ابراہیم ادہم گدڑی پہنے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں آئے تو لوگوں نے ان کو بہ نظر حقارت دیکھا امام اعظم نے فرمایا: یہ ابراہیم ادہم ہمارے سردار ہیں جو تشریف لائے ہیں۔لوگوں نے عرض کیا اے امام عالی مرتبت! آپ کی زبان کبھی لغویات سے آلودہ نہیں ہوئی یہ سیادت و سرداری کے کیسے مستحق بن گئے؟ امام صاحب نے فرمایا: انہوں نے خدمت کر کے سیادت پائی ہے۔ یہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی خدمت و عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔اور ہم اپنی نفس پروری میں معروف رہتے ہیں اس لئے یہ ہمارے سردار ہیں۔ آج کچھ لوگ گدڑی پہن کر جاہ و عزت حاصل کر لیتے ہیں مگر ان کے دل ظاہر کے مطابق نہیں ہیں تو کیا مضائقہ ہر لشکر میں بہادر و شجاع چند ہی ہوتے ہیں اژدحام میں محقق کم ہوتے ہیں لیکن سب کی نسبت ان کی طرف کر دی جاتی ہے۔ کیونکہ صوفیاء کا یہ مسلک مذکورہ عملی مثالوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ ارشادات کے علاوہ آپ کے اس ارشاد پر بھی مبنی ہے کہ ''مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ'' جس کی مشابہت جو اختیار کرے خواہ وہ مشابہت قول و فعل میں ہو یا اعتقاد میں وہ اسی قوم کا فرد شمار کیا جاتا ہے۔

صوفیاء کرام کے دیکھنے والوں کے طبقات مختلف ہیں (۱) کوئی تو ان کے ظاہری معاملات اور ان کی خصلتوں پر نظر ڈالتا ہے (۲) اور کوئی ان کی باطنی صفائی دل کی جلاء خفیہ اسرار طبعی لطافت اعتدال مزاج اور دیدار ربانی کے اسرار میں صحت مشاہدہ کو دیکھتا ہے تا کہ محققین کا قرب اور ان کی رفعت کبریٰ کو دیکھے اور ان سے شرف نیاز مندی بجالا کر ان کے مقام سے وابستہ ہو جائے۔اور تعلق خاطر پیدا کر کے بصیرت حاصل کرے کیونکہ ان کے حال کی ابتداء کشف احوال اور خواہشات نفسانی اور اس کی لذتوں سے اعراض و کنارہ کشی پر مبنی ہوتی ہے۔

(۳) ایک طبقہ ایسا ہے جو جسم کی درستگی دل کی پاکیزگی اور قلب کی سکون و سلامتی کو ان کے ظاہر حال میں دیکھنا چاہتا ہے تا کہ وہ شریعت پر عمل کرنے اور اس کے مستحبات و آداب کی حفاظت اور باہم معاملات میں حسن عمل کو دیکھ سکے اور ان کی صحبت اختیار کر کے اصلاح حال کر سکے۔اس طبقہ کے حال کی ابتداء ریاضت و مجاہدہ اور حسن معاملہ پر مبنی ہے۔

(۴) ایک طبقہ ایسا ہے جو انسانی اخلاق و مروت پر برتاؤ طریق صحبت و مجالست اور ان کے افعال میں حسن سیرت کی جستجو کرتا ہے تا کہ ان کی ظاہری زندگانی میں مروت برتاؤ کی خوبی بڑوں کی تعظیم چھوٹوں پر شفقت و مہربانی اور عزیزوں اور ہمسروں کے ساتھ حسن سلوک رواداری کو دیکھ کر ان کی قناعت کا اندازہ لگائے اور ان کی طلب و بے نیازی سے قربت حاصل کر کے ان کی صحبت اختیار کرے اور آسان زندگی بسر کرے اور خود کو بندگان صالحین کی خدمت کے لئے وقف کر دے۔

(۵) ایک طبقہ ایسا ہے جسے طبیعت کی کاہلی نفس کی بڑائی جاہ طلبی اور بغیر فضیلت کے علو مقام کی خواہش اور بے علم ہونے کے باوجود اہل علم کے خصائص کی جستجو نے سرگرداں کر رکھا ہے۔وہ خوب جانتے ہیں کہ ان میں اس ظاہری دکھاوے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔وہ محض ظاہری طمع میں ان کی صحبت اختیار کرتے ہیں اور مداہنت کے طریقہ پر ان کے ساتھ اخلاق و کرم کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ''صلح کلی'' بن کر ان کے ساتھ زندگانی بسر کرتے ہیں اسی بناء پر ان کے دلوں پر حقانی باتوں کا کچھ اثر نہیں ہوتا اور ان کے جسموں پر حصول طریقت کے مجاہدوں کی کوئی علامت پیدا نہیں ہوتی۔ باوجودیکہ وہ خواہشمند ہوتے ہیں کہ محققوں کی مانند لوگ ان کی تعظیم و

تکریم کریں۔ اوران سے ویسے ہی خوف کھائیں جیسے اللہ تعالیٰ کے مخصوص اولیاء کرام سے عوام خائف رہتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ان کی اپنی آفتیں ان کی صلاح میں پوشیدہ رہیں ایسے لوگ ان صوفیائے کرام جیسی وضع قطع اختیار کرتے ہیں حالانکہ ان کا لباس ان کے معاملہ کی درستگی کے بغیر ان کے مکروفریب کا پردہ چاک کرتا ہے' ایسے مکروفریب کا لباس' روز قیامت حسرت وندامت کا موجب ہوگا۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے "مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرٰةَ" ان لوگوں کی مثال جنہوں نے تورات پر عمل نہیں کیا اس گدھے کی مانند ہیں جو کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو۔ کتنی بری مثال ہے اس قوم کی جس نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا۔ اللہ تعالیٰ ظالم قوموں پر ہدایت کے دروازے بند کردیتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں اس قسم کے لوگ بکثرت ہیں لہٰذا جہاں تک ہوسکے ایسوں سے بچنے کی کوشش کرو اوران کی طرف قطعاً توجہ نہ دو' اس لئے کہ ایسے نقلی صوفیوں سے اگر تم نے ہزار بار سلوک وطریقت حاصل کرنے کی کوشش کی تو ایک لمحہ کے لئے بھی طریقت کا دامن تمہارے ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ راہ محض گدڑی پہننے سے طے نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ منزل ریاضت ومحنت سے ملتی ہے جو شخص طریقت سے آشنا اور واقف ہوگیا' اس کے لئے تونگری والا لباس بھی فقیرانہ عبا ہے اور جو اس سے بیگانہ ونا آشنا ہے' اس کے لئے فقیرانہ گدڑی نحوست وادبار کی نشانی ہے اور آخرت میں باعث بدبختی وشقاوت ہے۔ ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ انہوں نے کسی سے دریافت کیا کہ۔

"لِمَ لَا تَلْبَسِ الْمُرَقَّعَةَ قَالَ مِنَ النِّفَاقِ اَنْ تَلْبَسَ لِبَاسَ الْفِتْيَانِ وَلَا تَدْخُلُ فِيْ حَمْلِ اَثْقَالِ الْفُتُوَّةِ"

آپ گدڑی کیوں نہیں پہنتے؟ انہوں نے فرمایا: نفاق کے ڈر سے' اس لئے کہ مردان خدا کا لباس پہننے سے ان کے معاملات کا بوجھ اٹھانے کی طاقت نہیں آجاتی۔ مردان خدا کا لباس پہننا اوران کا بوجھ نہ اٹھانا کذب ونفاق ہے۔

اور اگر یہ لباس فقراء تم اس لئے پہنتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں پہچانے کہ تم اس کے خاص بندے ہو تو وہ بغیر لباس کے بھی جانتا ہے اور اگر اس لئے پہنتے ہو کہ لوگ تمہیں پہچانیں کہ تم خدا کے خاص بندے ہو' اگر واقعی تم ایسے ہو' تب بھی یہ ریاکاری ہوگی حقیقت یہ ہے کہ یہ راہ بہت دشوار اور پرخطر ہے اور اہل حق اس سے برتر ہیں کہ وہ کوئی خاص لباس اختیار کریں۔

"اَلصَّفَا مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنْعَامٌ وَّاِكْرَامٌ وَالصُّوْفُ لِبَاسُ الْاَنْعَامِ"

تزکیہ نفس اور باطنی صفائی اللہ تعالیٰ کی جانب سے بندے پر فضل وکرم ہے' ورنہ صوف یعنی اون تو چوپاؤں کا لباس ہے۔

لباس تو ایک حیلہ وبہانہ ہے' ایک طبقہ نے تو لباس ہی کو قرب اختصاص کا ذریعہ جان رکھا ہے اور وہ اس کو پہن کر اپنے ظاہر کو آراستہ کرتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ وہ انہی میں سے ہو جائیں گے' اس طبقہ کے صوفیاء اپنے مریدوں کو ایسا لباس پہننے اور گدڑی کے استعمال کی تاکید کرتے ہیں اور خود بھی سیروسیاحت کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ مشہور ومعروف ہوجائیں۔ اس طرح مخلوق خدا (ان کے فریب میں آکر) ان کی نگہبان اور محافظ بن جاتی ہے۔ جب بھی ان سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہوتی ہے جو شریعت و

طریقت کے خلاف ہے تو لوگ ان پر طعن وتشنیع شروع کر دیتے ہیں اگر وہ چاہیں کہ یہ لباس پہن کر مرتکب گناہ ہوں تو خلق سے شرم محسوس کرتے ہیں۔

بہر حال! گدڑی اولیاء اللہ کی زینت ہے عوام اس سے عزت حاصل کرتے اور خواص اس سے کمتری کا احساس دلاتے ہیں عوام تو یوں عزت حاصل کرتے ہیں کہ جب وہ اس لباس کو پہنتے ہیں تو مخلوق خدا ان کی عزت کرتی ہے اور خواص اس طرح کمتری کا احساس دلاتے ہیں کہ جب وہ گدڑی پہنتے ہیں تو لوگ انہیں عوام الناس میں سے جان کر انہیں ملامت کرتے ہیں لہٰذا یہ لباس اَلْنِّعَمُ لِلْعَوَامِ وَجُوْشِنَ الْبَلَاءِ لِلْخَوَاصِ عوام کے لئے نعمت ہے اور خواص کے لئے پیرہن ابتلاء کیونکہ اکثر عوام حقیقت کی پہچان میں سرگرداں رہتے ہیں چونکہ یہ مقام و درجہ ان کی دسترس اور ان کے فہم سے بالاتر ہے اور وہ اس کے حصول کا سامان بھی نہیں رکھتے جس سے وہ رئیس بن جائیں محض اسی سبب کو جمع نعمت کا ذریعہ خیال کرتے ہیں لیکن خواص ریا و نمود اور ریاست کو چھوڑ کر عزت پر ذلت کو نعمت پر ابتلا کو اس لئے ترجیح دیتے ہیں کہ ظاہری نعمتیں عوام کے لئے ہی موجب عزت ہیں مگر وہ اپنے لئے بلا و مصیبت کو باعث افتخار جانتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ صوفیاء کے لئے گدڑی وفا کا لباس ہے اور مغروروں کے لئے خوشی کی پوشاک اس لئے کہ صوفیا اسے پہن کر دونوں جہان سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ اور طبعی مرغوبات کو چھوڑ کر ان سے ترک تعلق اختیار کر لیتے ہیں۔ لیکن مغرور لوگ اس لباس کے لئے سبب سے حق سے محجوب ہو کر احوال کی درستگی سے محروم رہتے ہیں فلاح کا موجب ہے اور ہر ایک کو اس سے اپنی مراد حاصل ہو جاتی ہے کسی کو مرتبہ صفا ملتا ہے تو کسی کو بخشش و عطا کسی کے لئے حجاب و پردہ ہے تو کسی کے لئے پائمالی اور پسپائی کسی کے لئے رضا ہے تو کسی کے لئے رنج و تعجب۔ میں امید رکھتا ہوں کہ باہمی محبت اور حسن صحبت سے سب کے سب نجات پا جائیں گے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ" جو جس گروہ سے محبت رکھے گا وہ انہیں میں سے ہوگا قیامت کے دن ہر گروہ کے دوستوں کو انہیں کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور وہ انہیں کے زمرے میں شامل ہوں گے لیکن یہ لازمی ہے کہ اپنے باطن کو حقیقت کی طلب میں سرگرم رکھے اور دکھاوے کی رسوم سے اجتناب کرے اس لئے کہ جو شخص ظاہری چیزوں کو پسند کرتا ہے۔ وہ حقیقت تک کبھی نہیں پہنچ سکتا اور یہ بھی واضح ہے کہ وجود آدمیت قرب ربوبیت کے لئے حجاب ہے۔ اور اس حجاب کو احوال کی گردش اور مقامات کی ریاضت و مجاہدہ ہی فنا و معدوم کرتے ہیں وجود آدمیت کی صفائی اور حجابات بشری کو دور کرنے کا نام فنا ہے۔ اور جو فانی صفات ہو جائے وہ لباس اختیار نہیں کرتا اور زیب و زینت میں الجھ کر قرب حق اور فنائے بشریت کا حصول ناممکن ہے جو آدمی فانی صفت ہو گیا اور اس سے فنائے بشریت کی آفتیں دور ہو گئیں آپ اسے خواہ صوفی کہہ کر پکاریں یا کسی اور نام سے یاد کریں اس کے نزدیک سب یکساں ہے۔

گدڑی پہننے کی شرائط

درویش کے لئے گدڑی پہننے کی کچھ شرائط ہیں جو یہ ہیں کہ وہ اسے آسانی و فراغت کے خیال سے تیار کرے اور جب تک اصل کپڑا سالم رہے اس میں پیوند نہ لگائے اور جب کہیں سے پھٹ جائے تو اس پر پیوند لگاتا جائے۔ پیوند لگانے کے سلسلہ میں

مشائخ طریقت کے دو قول ہیں۔

ایک یہ کہ پیوند لگانے میں ترتیب اور آرائش کا خیال نہ رکھنا چاہیے بلکہ جہاں سے بھی سوئی نکلے سیتا چلا جائے اس میں تکلف نہ کرے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ پیوند لگانے میں ترتیب اور درستی کا خیال رکھنا شرط ہے تا کہ مناسبت برقرار ہے اور اسے بتکلف درست کرنا بھی فقر کے معاملات سے تعلق رکھتا ہے اور معاملات کا صحیح رکھنا اصل کی دلیل ہے۔

سیدنا داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ المشائخ ابوالقاسم گرگانی رحمتہ اللہ علیہ سے مقام طوس میں دریافت کیا کہ درویش کے لئے کم سے کم کونسی چیز درکار ہے۔ جو فقر کے لائق و مناسب ہو انہوں نے فرمایا: تین چیزیں درویش کے لئے ضروری ہیں ان سے کم پر نام فقر زیبا نہیں۔ ایک یہ کہ گدڑی میں پیوند کی درست سلائی کرے دوسری یہ کہ سچی بات سننا پسند کرے اور تیسری یہ کہ زمین پر پاؤں ٹھیک رکھے (یعنی تفاخر و تکبر اور اترانے کی چال نہ چلے) جس وقت ان سے یہ باتیں معلوم ہوئیں تو صوفیاء کی ایک جماعت ان کے پاس بیٹھی تھی ان سب کی موجودگی میں انہوں نے یہ باتیں بیان فرمائیں۔ جب ہم ان کی محفل مبارک سے باہر نکلے تو ہر ایک نے بحث و مباحثہ شروع کر دیا اور جاہلوں کے ایک طبقہ کو ان باتوں میں لذت و شیرینی محسوس ہونے لگی وہ کہنے لگے کہ بس انہیں تین باتوں کا نام فقر ہے۔ چنانچہ بہتوں نے بہت سے پیوند لگائے اور زمین پر داہنا پاؤں مارنے کو مشغلہ بنالیا ہر ایک یہ خیال کرنے لگا کہ ہم طریقت کی باتیں اچھی طرح سمجھتے ہیں چونکہ مجھے حضرت شیخ کی باتوں سے لگاؤ تھا مجھے ان کی باتوں کا اس طرح ضائع و برباد ہونا گوارہ نہ ہوا میں نے ان سے کہا آؤ اور ہم سب مل کر ان باتوں پر تبادلہ خیالات کریں اور ہر ایک اپنی اپنی فہم و عقل کے مطابق ان کی تشریح و وضاحت کرے۔ چنانچہ جب میری باری آئی تو میں نے کہا کہ گدڑی میں درست پیوند لگانے کا مطلب یہ ہے کہ فقر کے لئے پیوند لگایا جائے نہ کہ زیب و زینت کی خاطر جب فقر کے لئے پیوند لگا ہو گا تو وہ پیوند اگرچہ بظاہر درست نہ ہو تب بھی فقر میں درست ہو گا اور سچی بات سننے کا خوگر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ حال کے لئے ہوں نہ کہ اپنے وجود و مرتبہ کے لئے اور وجد کی خاطر اس میں تصرف کرے نہ کہ کھیل کود اور عیش پسندگی کے لئے اور زمین پر ٹھیک پاؤں رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ وجد کی خاطر زمین پر پاؤں رکھے نہ کہ کھیل کود لہو و لعب کے لئے۔

کچھ لوگوں نے میری یہ تشریح و توضیح حضرت شیخ ابوالقاسم رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر دی اس پر آپ نے فرمایا: ''اَصَابَ عَلِیٌّ خَیَّرَہُ اللّٰہُ'' علی یعنی داتا گنج بخش نے صحیح و درست بات کہی اللہ تعالیٰ اسے پسند فرمائے۔

دراصل صوفیاء کرام کا گدڑی پہننے سے مقصد یہ ہے کہ دنیاوی محنت و مشقت میں کمی ہو اور اللہ تعالیٰ سے فقر و احتیاج میں صدق و اخلاق پیدا ہو احادیث صحیحہ میں منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک گدڑی تھی جسے وہ اپنے ساتھ آسمان پر لے گئے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں خواب میں دیکھا ہے کہ ان کی گدڑی کے ہر پیوند سے نور درخشاں تھا۔ میں نے عرض کیا اے حضرت مسیح! آپ کی گدڑی سے یہ انوار کیسے درخشاں ہیں فرمایا یہ میرے اضطرار و پریشانی کے انوار ہیں کیونکہ میں نے ہر پیوند کو انتہائی ضرورت و احتیاج کے وقت سیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ہر رنج و کلفت کے بدلے مجھے ایک نور عطا فرمایا۔

نیز میں نے ماوراء النہر میں ملامتی گروہ کے ایک آدمی کو دیکھا کہ انسان جو چیز کھاتا اور پہنتا ہے وہ آدمی ان میں سے کچھ نہیں

کھاتا اور نہ پہنتا تھا وہ صرف وہی چیزیں کھاتا تھا جسے لوگ پھینک دیتے تھے مثلاً خراب ککڑی' کڑوا کدو بیکار گاجر وغیرہ اور وہ ایسی گدڑی پہنتا تھا جس کے چیتھڑے راستہ میں اکٹھا کر کے پاک کئے جاتے تھے اور پھر ان سے وہ گدڑی بنائی جاتی تھی۔

میں نے سنا ہے کہ شہر مرادالردو میں ایک بزرگ ایسے تھے جن کا شمار متاخرین اور ارباب معانی میں تھا' جس کا حال عمدہ اور خصلت نیک تھی ان کی گدڑی اور جائے نماز میں بے ترتیب پیوند لگے ہوئے تھے اور بچھوؤں نے اس میں بچے دے رکھے تھے:

میرے پیرو مرشد رضی اللہ عنہ نے اکیاون سال تک ایک ہی گدڑی زیب تن رکھی وہ اس میں بے ترتیب پیوند لگاتے رہتے تھے۔

اہل عراق کی ایک حکایت میں پڑھا ہے کہ دو درویش تھے جن میں ایک تو صاحب مشاہدہ تھا اور دوسرا صاحب مجاہدہ' وہ درویش جو صاحب مشاہدہ تھا اس نے اپنی تمام عمر ایسی پھٹی گدڑی پہنی جیسی کہ بوقت سماع پھٹی ہوئی گدڑی درویش پہنتے ہیں اور وہ درویش جو صاحب مجاہدہ تھا اس نے تمام عمر ایسی دریدہ گدڑی پہنی جیسی کہ استغفار و آمرزش کی حالت میں ہوتی ہے اور اس حال میں اپنے لباس کو بوسیدہ کر لیا کرتا تھا تاکہ اس کی ظاہری حالت اس کی باطنی کیفیات کے مطابق ہو جائے' یہ کیفیت اپنے حال کی حفاظت کے لئے ہوتی تھی۔

حضرت شیخ محمد بن خفیف رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیس سال تک انتہائی سخت و درشت ٹاٹ پہنا وہ ہر سال چار چلہ کرتے اور ہر چالیس دن میں علوم و حقائق کی باریکیوں پر ایک کتاب تصنیف فرماتے تھے' ان کے زمانہ میں محمد بن زکریا جو طریقت و حقیقت کے علماء میں اپنا مقام رکھتے ہیں' ان کی حالت یہ تھی کہ وہ چیتے کی کھال پر بیٹھتے اور کبھی گدڑی تک نہ پہنتے تھے۔

حضرت شیخ محمد بن خفیف سے لوگوں نے پوچھا کہ گدڑی پہننے کی شرائط کیا ہیں اور اس کی حفاظت کس پر لازم ہے؟ انہوں نے جواب دیا' گدڑی پہننے کی شرط یہ ہے کہ محمد بن زکریا جیسے بزرگ اپنے عمدہ سفید لباس کی جگہ گدڑی پہنیں اور ان جیسے بزرگ اس لباس کی حفاظت فرمائیں۔

صوفیاء کے لباس میں مسلک اعتدال

صوفیائے کرام میں ترک عادات کا طریقہ ان کی شرائط میں سے نہیں ہے۔ موجودہ زمانہ میں جو اونی لباس کمتر پہنتے ہیں' اس کی دو وجہ ہیں' ایک یہ کہ آج کل اون گندی اور خراب ملتی ہے کیونکہ جانور ناپاک اور گندی جگہوں پر اٹھتے بیٹھتے ہیں' دوسری یہ کہ اہل بدعت و ہوا اور نقلی صوفیاء نے اونی لباس کو اپنا شعار بنا لیا ہے بدعتی کے شعار کے خلاف عمل کرنا اگرچہ وہ سنت ہی کیوں نہ ہو' درست ہے۔

لیکن گدڑی کے پہننے میں تکلف کو اس بناء پر جائز رکھا گیا ہے کہ ان کا مرتبہ لوگوں میں بلند و برتر ہے اور ہر شخص صوفیاء کی مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ان سے خلاف شریعت و طریقت حرکات کا صدور ہوتا ہے' ایسے نااہل لوگوں کی صحبت سے ان کو رنج ہوتا ہے اس لئے انہوں نے ایسے لباس کو اختیار کیا ہے جس میں بجز ان کے اور کوئی اس طرح کے پیوند نہیں لگا سکتا۔ ایسی گدڑی کو اپنے اور غیروں کے درمیان امتیازی نشان بنا رکھا ہے' ایک درویش کسی بزرگ کے پاس حاضر ہوا' اس نے جو پیوند لگا رکھے تھے وہ کچھ کشادہ تھے۔ اس بزرگ نے اس کو اپنے پاس سے دور کر دیا اور اس کی گدڑی ادھیڑ ڈالی۔ اس لئے کہ صفاء کا مطلب

تو یہ ہے کہ اصل طبع کو نرم اور مزاج کو لطیف بنا دیجئے۔ بلاشبہ طبع کی درشتی اچھی نہیں ہے جس طرح کہ غیر موزوں شعر طبیعت پر گراں گزرتا ہے اسی طرح ناموزوں فعل طبیعت پر گراں ہوتا ہے۔

ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس نے لباس کے ہونے یا نہ ہونے میں تکلف نہیں کیا' اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں گدڑی دی تو زیب تن کر لی' اگر قبادی تو بھی پہن لیا اور اگر برہنہ رکھا تو برہنگی میں بھی صبر و شکر کیا۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی مسلک اعتدال کو اختیار کر رکھا ہے اور لباس کے پہننے میں اسی طریقہ کو پسند کرتا ہوں۔

حضرت احمد بن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ جس وقت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو آئے تو وہ قبا زیب تن کئے ہوئے تھے اور جب حضرت شاہ شجاع ابو حفص ملاقات کرنے آئے تو وہ بھی قبا پہنے ہوئے تھے مقررہ لباس ان کے جسم پر نہ تھا کیونکہ وہ اکثر اوقات گدڑی پہنا کرتے تھے اور بسا اوقات وہ پشمینی پیرہن یا سفید قمیص پہن لیا کرتے تھے' غرض کہ جو لباس بھی میسر آ جاتا اسی کو زیب تن فرماتے تھے چونکہ آدمی کا نفس عادی اور خو پسند ہوتا ہے جیسی خو اور عادت ڈالی جائے وہ اسی کا غلام ہو جاتا ہے جب نفس کو کوئی عادت پڑ جاتی ہے تو یہ حجاب بن جاتا ہے اسی بناء پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' خَیْرُ الصِّیَامِ صَوْمُ اَخِیْ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ'' بہترین روزے میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کے تھے'' صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیسے روزے رکھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار سے رہا کرتے تھے' تا کہ نفس کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی عادت نہ پڑ جائے اور وہ حجاب نہ بنے۔

یہی عادت حضرت ابو حامد دوستاں مروزی کی تھی کہ ان کو جو لباس بھی مریدین پہنا دیا کرتے تھے وہی پہن لیتے تھے پھر جب کسی کو اس کپڑے کی ضرورت ہوتی تو اتار کر اسے دے دیا کرتے تھے حضرت ابو حامد پہنانے والے سے کچھ دریافت نہ فرماتے کہ کیوں پہنایا اور کیوں اتارا۔ ہمارے زمانہ میں بھی ایسے بزرگ غزنی میں موجود ہیں جن کا لقب مؤید ہے جو اپنے لئے لباس میں پسندیدگی اور عدم پسندیدگی کو ملحوظ نہیں رکھتے' اس لحاظ سے یہ طریقہ درست ہے۔

لباس میں رنگوں کی مصلحت

اکثر سلف صالحین صوفیاء کرام کا لباس بایں وجہ نیلگوں رہتا تھا کہ وہ اکثر سیر و سیاحت میں رہتے تھے چونکہ سفید لباس حالت سفر میں گرد و غبار وغیرہ سے جلد میلا ہو جاتا ہے اور اس کا دھونا بھی دشوار ہوتا ہے اس وجہ کو خاص طور پر ملحوظ رکھتے تھے' دوسری وجہ یہ ہے کہ نیلگوں رنگ مصیبت زدہ اور غمزدوں کا شعار ہے۔ یہ دنیا چونکہ مصائب و آلام کا گھر اور غم و اندوہ کی خندق اور غم خانہ فراق اور ابتلاء کا گہوارہ ہے۔ جب اہل ارادت نے دیکھا کہ اس دنیا میں مقصود برآری ممکن نہیں تو انہوں نے یہ لباس پہننا شروع کر دیا اور وصل کے غم میں سوگوار بن گئے۔

صوفیاء کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے کہ جب انہیں معاملات تصوف میں قصور اور کوتاہی اور دل میں خرابی کے سوا کچھ نظر نہ آیا اور دنیا میں ضیاع وقت کے سوا کچھ نہ پایا تو سوگواری اختیار کر لی۔ اس لئے کہ وقت ضائع کرنا کسی کی موت سے زیادہ سخت ہے۔ کسی نے

اپنے کسی عزیز کی وفات پر سوگ منایا اور کسی نے مقصود کے فوت ہونے پر سوگواری کی۔
کسی مدعی علم نے کسی درویش سے پوچھا: یہ سوگواری کیوں اختیار کر رکھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں چھوڑی ہیں ایک فقر دوسرا علم' تیسری تلوار۔ تلوار تو بادشاہوں نے لے لی مگر انہوں نے اسے بے محل استعمال کیا اور علم علماء نے اختیار کیا۔ لیکن انہوں نے اس کو صرف پڑھنے پڑھانے تک محدود رکھا اور فقر کو فقراء کے گروہ نے اختیار کر لیا۔ مگر انہوں نے اسے تونگری اور مالداری کا نعم البدل بنالیا' میں نے ان تینوں مصیبتوں پر سوگواری کا یہ لباس اختیار کر رکھا ہے۔
حضرت مرتعش رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ ایک دن بغداد کے ایک محلے سے گزر رہے تھے کہ انہیں پیاس لگی ایک دروازہ پر جا کر دستک دی اور پانی مانگا' ایک عورت پانی کا برتن لے کر حاضر ہوئی انہوں نے پانی لے کر پیا جب پانی پلانے والی پر نظر پڑی تو ان کا دل اس کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو گیا اور وہ وہیں بیٹھ گئے یہاں تک کہ صاحب خانہ باہر آیا اس سے حضرت مرتعش نے کہا: اے خواجہ! میرا دل ایک گھونٹ پانی کا پیاسا تھا تمہارے گھر سے جو عورت پانی لے کر آئی اور مجھے پانی پلایا' وہ میرا دل لے گئی ہے۔ صاحب خانہ نے کہا وہ میری بیٹی ہے میں نے اسے تمہارے نکاح میں دے دیا۔ اس کے بعد مرتعش دل طلب کی خاطر گھر کے اندر چلے گئے اور اس سے نکاح کر لیا یہ صاحب خانہ امیر آدمی تھا اس نے انہیں حمام بھیجا اور عمدہ لباس پہنا کر گدڑی اتروا دی جب رات ہوئی تو حضرت مرتعش نماز میں مشغول ہو گئے اور خلوت میں جا کر درود وظیفہ پڑھنے لگے۔ اسی اثناء میں انہوں نے آواز دی" هَاتُوا رُقْعَتِیْ "میری گدڑی لاؤ لوگوں نے پوچھا کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا: ایک غیبی آواز نے مجھ سے کہا کہ اے مرتعش! تم نے ایک نظر ہمارے غیر پر ڈالی تو ہم نے اس کی سزا میں صلاحیت کا لباس اور ظاہر سے گدڑی اتار لی اب اگر تم دوسری بار نگاہ ڈالو گے تو ہم تمہارے باطن سے قرب و معرفت کا وہ لباس بھی اتار لیں گے جس کے پہننے سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے محبوبوں اور اولیاء کی محبت حاصل ہوتی ہے اور جس پر برقرار رہنا مبارک ہوتا ہے اگر تم حق تعالیٰ کے ساتھ ایسی زندگی گزار سکتے ہو تو کرو ورنہ تمہیں اپنے دین کی حفاظت کرنی چاہیے اور اولیاء کرام کے لباس میں خیانت نہ کرنی چاہیے تاکہ تم حقیقی اور سچے مسلمان بن سکو اور کوئی دعویٰ نہ کرو۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ جھوٹ پر دل کو مائل کیا جائے یہ گدڑی انہیں زیب دیتی ہے جو تارک الدنیا یا سالک راہ حق ہیں۔ (کشف المحجوب' صوفیاء کا لباس)

1- باب الْفِطْرَةِ .

باب: فطرت (کا بیان)

دس چیزوں کا فطرت سے ہونے کا بیان

5055 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ

5055-اخرجه مسلم في الطهارة، باب خصال الفطرة (الحديث 56) و اخرجه ابو داؤد في الطهارة باب السواك من الفطرة (الحديث 53) و اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في تقليم الاظفار (الحديث 2757) واخرجه النسائي في الزينة، الفطرة (الحديث 5056 و 5057) عن طلق من قوله ، و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الفطرة (الحديث 293) . تحفة الاشراف (16188 و 18850) .

شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَشَرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ" . قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ .

◈◈ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں دس چیزیں فطرت کا حصہ ہیں۔ مونچھیں کتر والینا، ناخن ترشوالینا، جوڑوں کو دھونا، داڑھی کو بڑا کرنا، مسواک کرنا، ناک صاف کرنا، بغلوں سے بال صاف کرنا، زیر ناف بالوں کو صاف کرنا اور پیشاب کے بعد (پانی استعمال کرنا)

مصعب بن شیبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں' میں دسویں بات بھول گیا ہوں لیکن وہ کلی کرنا ہوسکتی ہے۔

شرح

اس حدیث میں جن دس چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے یہ تمام چیزیں پچھلے تمام انبیاء علیہم السلام کی شریعت میں سنت تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت یعنی دین اسلام میں بھی سنت ہیں چنانچہ اکثر علماء کرام کے نزدیک فطرت کے یہی معنی ہیں، دوسری شروحات میں اس کے علاوہ علماء کے دوسرے اقوال بھی منقول ہیں لیکن طوالت کی بناء پر یہاں سب کو ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ پہلی چیز لبوں کے بال یعنی مونچھوں کا کٹوانا ہے، اس سلسلہ میں مختار مسلک "یہی ہے مونچھیں کتروائی جائیں اور اس طرح کتروائی جائیں کہ اوپر کے ہونٹ کا کنارہ معلوم ہونے لگے۔

امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت یہ ہے کہ مونچھیں بھوؤں کی برابر رکھنی چاہئیں۔ البتہ غازیوں اور مجاہدوں کو زیادہ مونچھیں بھی رکھنی جائز ہے کیوں کہ زیادہ مونچھیں دشمن کی نظر میں دہشت کا باعث ہوتی ہیں اور اس سے ان پر رعب چھا جاتا ہے، مونچھوں کا زیادہ کٹوانا کہ ان کا نشان بھی باقی نہ رہے یا بالکل منڈوانا مکروہ ہے بلکہ بعض علماء کے نزدیک حرام ہے مگر بعض علماء نے اسے سنت بھی کہا ہے۔

دوسری چیز داڑھی کا بڑھانا ہے، اس کے بارے میں علماء کا فیصلہ ہے کہ داڑھی کی لمبائی ایک مٹھی کے برابر ہونا ضروری ہے اس سے کم نہ ہونا چاہئے اگر مٹھی سے زیادہ بھی ہو جائز ہے بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ بڑھ جائے۔ داڑھی کو منڈوانا یا پست کرنا حرام ہے کیونکہ یہ اکثر مشرکین مثلاً انگریز و ہندو کی وضع ہے، اسی طرح منڈی ہوئی یا پست داڑھی ان لوگوں کی وضع ہے جنہیں دین سے کوئی حصہ نصیب نہیں ہے کہ جن کا شمار " گروہ قلندری رد مشرب " میں ہوتا ہے۔ داڑھی کے بال ایک مٹھی کے برابر چھوڑنا واجب ہے اسے سنت اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کا ثبوت سنت سے ہے جیسے نماز عید کو سنت فرماتے ہیں حالانکہ عید واجب ہے۔ اگر لمبائی یا چوڑائی میں کچھ بال آگے بڑھ کر بے ترتیب ہو جائیں تو ان کو کتروا کر برابر کرنا جائز ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ انہیں بھی نہ کتروایا جائے، اگر کسی عورت کی داڑھی نکل آئے تو اسے صاف کر ڈالنا مستحب ہے۔

تیسری چیز مسواک کرنا ہے، اس کے متعلق پہلے ہی بتایا جا چکا ہے کہ مسواک کرنا بالاتفاق علماء کرام کے نزدیک سنت ہے، بلکہ امام ابوداؤد رحمہ اللہ علیہ نے تو اسے واجب کہا ہے، حضرت شاہ اسحٰق صاحب نے اس سے بھی بڑھ کر یہ بات کہی ہے کہ اگر کوئی آدمی

سواک کو قصداً چھوڑ دے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔

چوتھی چیز ناک میں پانی دینا ہے، اس کا مسئلہ یہ ہے کہ وضو کے لئے ناک میں پانی دینا مستحب ہے اور غسل کے لئے ناک میں پانی دینا فرض ہے یہی حکم کلی کا بھی ہے کہ وضو میں کلی کرنا سنت ہے اور غسل میں فرض ہے۔

پانچویں چیز ناخن کا کٹوانا ہے، ناخن کسی طرح بھی کٹوائے جائیں اصل سنت ادا ہو جائے گی لیکن اولی اور بہتر یہ ہے کہ ناخن کٹوانے کے وقت یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ سب سے پہلے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے ناخن کٹوائے جائیں اس کے بعد بیچ کی انگلی کے اس کے بعد اس کے پاس کی انگلی کے پھر چھنگلیا کے پھر بعد میں انگوٹھے کے ناخن کٹوائے جائیں، اس کے بعد بائیں ہاتھ کی انگلیوں کے ناخن اس طرح کٹوائے جائیں کہ سب سے پہلے چھنگلیا کے اس کے بعد اس کے پاس کی انگلی اس کے بعد بیچ کی انگلی اس کے بعد شہادت کی انگلی اور پھر بعد میں انگوٹھے کے ناخن کٹوائے جائیں۔ بعض علماء کرام نے یہ طریقہ بھی لکھا ہے کہ سب سے پہلے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے ناخن کٹوانا شروع کرے اور چھنگلیا پر پہنچ کر روک دے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کرے اور اس کے انگوٹھے تک پہنچ کر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کر دے۔ اسی طرح پیر کے ناخن اس طرح کٹوانا چاہئے کہ پہلے دائیں پیر کی چھنگلیا سے کٹوانا شروع کرے اور آخر میں بائیں پیر کی چھنگلیا پر لے جا کر ختم کرے بعض علماء کرام نے لکھا ہے کہ جمعہ کے روز ناخن کتروانا مستحب ہے، کچھ حضرات نے ناخن کٹوا کر ان کو زمین میں دفن کر دینے کو بھی مستحب لکھا ہے، اگر ناخن پھینک دیئے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن ان کو پاخانہ میں یا غسل کی جگہ میں پھینکنا مکروہ ہے۔

چھٹی چیز براجم یعنی جوڑوں کی جگہ کو دھونا ہے، براجم فرماتے ہیں انگلیوں کی گانٹھوں (جوڑوں) کو اور اس کی اوپر کی کھال کو جو چنٹ دار ہوتی ہے اس میں اکثر میل جمع ہوتا ہے۔ خصوصاً جو لوگ ہاتھ سے کام کاج زیادہ کرتے ہیں ان کی انگلیاں سخت ہو جاتی ہیں اور ان میں میل جم جاتا ہے، لہٰذا ان کو دھونے کی تاکید فرمائی جا رہی ہے، اسی طرح بدن کے وہ اعضاء جن میں میل جم جانے کا گمان ہو جیسے کان، بغل، ناف ان کو بھی دھونے کا یہی حکم ہے۔

ساتویں چیز بغل کے بالوں کو صاف کرنا ہے، اس سلسلہ میں نتف استعمال فرمایا گیا ہے، نتف بال اکھاڑنے کو فرماتے ہیں، چنانچہ اس سے معلوم ہوا کہ بغل کے بالوں کو منڈوانا سنت نہیں ہے بلکہ ان کو ہاتھ سے اکھاڑنا سنت ہے مگر بعض علماء نے کہا ہے کہ بغل کے بالوں کو ہاتھ سے اکھاڑنا اس آدمی کے لئے افضل ہے جو اس کی تکلیف کو برداشت کر سکتا ہو، ویسے بغل کے بالوں کا منڈوانا یا نورے سے صاف کرنا بھی جائز ہے۔

آٹھویں چیز زیر ناف بالوں کو مونڈنا ہے، یہ بھی سنت ہے، زیر ناف بال، اگر منڈانے کی بجائے اکھاڑے جائیں، یا نورے سے صاف کئے جائیں تو بھی ان کے حکم میں شامل ہوں گے مگر قینچی سے کاٹنے میں سنت ادا نہیں ہوتی۔ مقعد (پاخانہ کے مقام) کے گرد جو بال ہوتے ہیں ان کو بھی صاف کرنا مستحب ہوتا ہے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیر ناف بالوں نورے (نورہ ایک خاص مرکب چیز کو فرماتے ہیں جو ہڑتال اور چونے سے ملا کر بنائی جاتی تھی جس سے بال اڑ جاتے ہیں)۔ سے صاف کیا کرتے تھے واللہ اعلم۔ عورتوں کو زیر ناف بال اکھاڑنا اولی ہے کیونکہ اس سے خاوند کو رغبت زیادہ ہوتی ہے، نیز عورت

کے اندر چونکہ خواہشات نفسانی اور شہوت ننانوے حصہ ہوتی ہے اور مرد میں صرف ایک حصہ ہوتی ہے اور یہ طے ہے کہ زیر ناف بال اکھاڑنے سے شہوت کم ہوتی ہے اور مونڈنے سے قوی ہوتی ہے، لہٰذا عورت کے مناسب حال یہی ہے کہ وہ بال اکھاڑے اور مرد کے مناسب حال یہ ہے کہ وہ مونڈے۔ زیر ناف بال مونڈنے، بغل کے بال اکھاڑنے، مونچھیں کتروانے اور ناخن کٹوانے کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہونی چاہئے، چالیس دن کے اندر اندر ان کو صاف کر لینا چاہئے اس سے زیادہ مدت تک انہیں چھوڑے رکھنا مکروہ ہے۔

نویں چیز پانی کا کم کرنا یعنی پانی کے ساتھ استنجاء کرنا ہے۔ انتقاص الماء کے دو مطلب ہیں ایک تو یہی جو راوی نے بیان کئے ہیں یعنی پانی کے ساتھ استنجاء کرنا چونکہ استنجاء کرنے میں پانی خرچ ہوتا ہے اور کم ہو جاتا ہے اس لئے اس انتقاص الماء (پانی کا کم کرنا) سے تعبیر کیا گیا ہے، دوسرے معنی یہ کہ پانی کے استعمال یعنی استنجاء کرنے کی بناء پر پیشاب کو کم کرنا، مطلب یہ ہے کہ پانی سے استنجاء کرنے کی وجہ سے پیشاب کے قطرے رک جاتے ہیں اس طرح پیشاب میں کمی ہو جاتی ہے۔ ایک دوسری روایت میں انتقاص کی جگہ لفظ انتقاض آیا ہے اس کے معنی ہیں ستر کے اوپر پانی چھڑکنا جیسا کہ پہلی حدیثوں میں گزر چکا ہے، بہر حال یہ دونوں چیزیں بھی سنت ہیں۔

ختنہ چونکہ شعائر اسلام میں سے ہے اس لئے اگر کسی شہر کے تمام لوگ ختنہ ترک کر دیں تو امام وقت کو ان کے ساتھ جنگ کرنی چاہئے تا آنکہ وہ لوگ اس اسلامی شعائر کو اختیار کر لیں جیسے آذان کے بارے میں حکم ہے۔ ختنہ کرنے کی عمر اور وقت کے تعین میں علماء کے یہاں اختلاف ہے، بعض علماء کے نزدیک پیدائش کے ساتویں دن ختنہ کر دینا چاہئے جیسے عقیقہ ساتویں دن ہوتا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک سال اور بعض کے نزدیک نو سال کی مدت ہے، بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی قید نہیں ہے، جب چاہے ختنہ کر دیا جائے، گویا بالغ ہونے سے پہلے پہلے جب بھی وقت اور موقع ہو ختنہ کرایا جا سکتا ہے، امام اعظم کے نزدیک اس صورت میں بلوغ سے پہلے کی شرط بطور خاص ہے کیونکہ ختنہ کرنا سنت ہے اور بالغ ہونے کے بعد ستر چھپانا واجب ہے اس لئے اگر کوئی آدمی بالغ ہونے کے بعد ختنہ کرائے گا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس نے ایک سنت کو ادا کرنے کے لئے واجب کو ترک کر دیا حالانکہ سنت کی ادائیگی کے لئے واجب کو ترک کر دینا جائز نہیں۔

5056 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ طَلْقًا يَذْكُرُ عَشْرَةً مِّنَ الْفِطْرَةِ السِّوَاكَ وَقَصَّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمَ الْاَظْفَارِ وَغَسْلَ الْبَرَاجِمِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقَ ۔ وَاَنَا شَكَكْتُ فِى الْمَضْمَضَةِ ۔

✧✧ حضرت سلیمان تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے: دس چیزیں فطرت کا حصہ ہیں۔ مسواک کرنا، مونچھیں چھوٹی کرنا، ناخن ترشوانا، جوڑوں کو دھونا، زیر ناف بال صاف کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور کلی کرنے کے بارے میں مجھے شک ہے۔

5056-تقدم (الحدیث 5055) ۔

5057 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ عَشْرَةٌ مِّنَ السُّنَّةِ السِّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَالْمَضْمَضَةُ وَالاِسْتِنْشَاقُ وَتَوْفِيْرُ اللِّحْيَةِ وَقَصُّ الاَظْفَارِ وَنَتْفُ الاِبْطِ وَالْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَغَسْلُ الدُّبُرِ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحَدِيْثُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِىِّ وَجَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ وَمُصْعَبٌ مُّنْكَرُ الْحَدِيْثِ .

◇◇ حضرت ابوبشر رضی اللہ عنہ' حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' دس چیزیں سنت ہیں۔ مسواک کرنا، مونچھیں چھوٹی کروانا، کنگھی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، داڑھی بڑھانا، ناخن ترشوانا، بغلوں کے بال صاف کرنا، ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، پاخانے کے مقام کو (پانی کے ذریعے) دھونا۔

5058 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الضَّبُعِ وَتَقْلِيْمُ الظُّفُرِ وَتَقْصِيْرُ الشَّارِبِ" . وَقَفَهُ مَالِكٌ .

◇◇ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ چیزیں سنت کا حصہ ہیں۔ ختنہ کروانا، زیر ناف بال صاف کرنا، بغل کے بال صاف کرنا، ناخن ترشوانا اور مونچھیں چھوٹی کرنا۔

5059 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِيْمُ الاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ .

◇◇ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں۔ ناخن ترشوانا، مونچھیں چھوٹی کروانا، بغلوں کے بال صاف کروانا، زیر ناف بال صاف کرنا اور ختنے کروانا۔

شرح

ابن مالک کہتے ہیں کہ حضرت ابوعمر رضی اللہ عنہ سے منقول ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ناخن اور لبوں کے بال، ہر جمعہ کو ترشواتے تھے، زیر ناف بال بیس دن میں صاف کرتے تھے اور بغل کے بال چالیس دن میں صاف کراتے تھے۔ قنیہ میں لکھا ہے کہ افضل یہ ہے کہ ہفتہ میں ایک بار ناخن ترشوا کر، لبوں کے بال ہلکے کرا کر اور جسم کے زائد بال صاف کر کے غسل کے ذریعہ اپنے بدن کو صاف ستھرا کیا جائے اگر ہر ہفتہ یہ ممکن نہ ہو تو ہر پندرھویں دن اس پر عمل کیا جائے، یہاں تک کہ چالیس دن سے زائد کا عرصہ گزر جائے تو یہ "بلا عذر ترک" کہلائے گا گویا ان چیزوں کے لئے ایک ہفتہ تو افضل مدت ہے پندرہ روزہ مدت اوسط درجہ پر مشتمل ہے اور آخری مدت چالیس دن ہے چالیس سے زیادہ گذارنے والا بلا عذر ترک کرنے والا شمار ہوگا

5057-تقدم (الحديث 5055) .

5058-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (12978) .

5059-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13013) .

جس پر حنفیہ کے نزدیک وہ وعید کا مستحق ہوگا۔ مظہر کہتے ہیں کہ ابوعمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ الاغر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کو جانے سے پہلے لبوں کے بال اور ناخن کترتے تھے اور بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بغل کے بال اور ناف کے نیچے کے بال چالیس دن میں اور بعض حضرات کی روایت کے مطابق ایک مہینہ میں صاف کرتے تھے، ایک مہینہ والی روایت ایک معتدل قول ہے۔

باب اِحْفَاءِ الشَّارِبِ

یہ باب ہے کہ مونچھیں چھوٹی کروانا

5060 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى" .

❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ مونچھیں چھوٹی کرواؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔

شرح

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو رحمٰن (اللہ) کے دوست تھے سب سے پہلے انسان ہیں جنہوں نے مہمان کی مہمانداری کی یعنی مہمان کی پذیرائی و مہمانداری کی ابتداء انہوں نے ہی کی وہ سب سے پہلے انسان ہیں جنہوں نے ختنہ کیا، وہ سب سے پہلے انسان ہیں جنہوں نے اپنی مونچھیں کتریں اور وہ سب سے پہلے انسان ہیں جنہوں نے بڑھاپا یعنی سفید بال دیکھا، چنانچہ انہوں نے (جب سب سے پہلے اپنے بالوں میں سفیدی کو دیکھا تو) عرض کیا کہ "میرے پروردگار"! یہ کیا ہے؟ پروردگار کا جواب آیا کہ "ابراہیم (علیہ السلام)" یہ وقار ہے یعنی یہ اس بڑھاپے کی علامت ہے جو علم و دانش میں اضافہ کا باعث اور عزو وقار کا ذریعہ ہے اور اس کی وجہ سے لہو و لعب کی مشغولیت اور گناہوں کے ارتکاب سے باز رہتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ پروردگار! یہ تو تیری بڑی نعمت ہے لہٰذا "میرے وقار میں اضافہ فرما۔ (مالک، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث 415)

امام جلال الدین سیوطی نے موطا کے حاشیہ میں ایسی اور چیزوں کا بھی ذکر کیا ہے جن کی ابتداء حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی ہے، جو یہ ہیں ناخن کاٹنا، مانگ نکالنی، استرا استعمال کرنا، پائجامہ پہننا، مہندی اور وسمہ کا خضاب لگانا، منبر پر خطبہ پڑھنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، میدان جنگ میں لشکر کو میمنہ، میسرہ، مقدمہ اور قلب کی ترتیب کے ساتھ صف آراء کرنا، لوگوں کے ساتھ معانقہ کرنا اور ثرید تیار کرنا۔

داڑھی شریف برابر رکھنے کا بیان

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کو عرض

5060-سبائی (الحدیث 5061) ۔ تحفۃ الاشراف (7297) ۔

وطول میں یعنی نیچے سے بھی اور دائیں بائیں جانب سے بھی کترتے تھے، ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم، رقم الحدیث، 368)

مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کو ادھر ادھر سے بڑھے ہوئے بال کتروا کر برابر درست کرتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل داڑھی کو "چھوڑنے اور بڑھانے" کے منافی نہیں ہے جس کا حکم دوسری احادیث میں منقول ہے کیونکہ اصل ممانعت کا تعلق منڈانے یا اتنی چھوٹی کرانے سے ہے جو غیر مسلم لوگوں کا شعار ہے ورنہ تو داڑھی کو برابر اور درست رکھنے کے لئے ادھر ادھر سے بڑھے ہوئے بالوں کو کترنا ممنوع نہیں ہے، جیسا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی کے طول وعرض میں سے ان بالوں کو تراشتے تھے جو ادھر ادھر بڑھے ہوتے تھے اسی لئے ابن ملک نے کہا ہے کہ داڑھی کے بالوں کو برابر کرنا سنت ہے۔

اور احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ زیادہ بڑھانے کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں، چنانچہ کچھ حضرات تو یہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑ کر داڑھی کے اس حصے کو کتروا دے جو مٹھی سے نیچے ہو تو اس میں مضائقہ نہیں ہے، یہ قول حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور تابعین کی ایک جماعت کا ہے اور شعبی اور ابن سیرین نے اس کو اچھا سمجھا ہے، جب کہ حسن قتادہ اور ان کے متبعین نے اس چیز کو (یعنی داڑھی کے اس حصے کے کترنے کو جو مٹھی سے نکلی ہوئی ہو) اچھا نہیں سمجھا ہے ان حضرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد اعفوا اللحی (داڑھیوں کو چھوڑ دو) کے پیش نظر اسی چیز کو بہتر جانا ہے کہ مٹھی سے بڑھی ہوئی داڑھی کو بھی چھوڑے رکھا جائے۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ (احیاء العلوم)

5061 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَعْفُوا اللِّحَى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ" .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں چھوٹی کرواؤ۔

5062 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ يُوْسُفَ بْنَ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ شَارِبَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا" .

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مونچھیں چھوٹی نہیں کروائے گا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

شرح

وہ ہم میں سے نہیں ہے" کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور ہمارے طریقے پر عمل پیرا نہیں ہے۔ اور ملا علی قاری، کے

5061-تقدم (الحديث5060) . 5062-تقدم (الحديث13) .

مطابق اس جملہ کے زیادہ صحیح معنی یہ ہیں کہ ایسا شخص ہماری سنت اور ہمارے طریق کو ماننے والوں میں کامل ترین نہیں ہے، یا اس جملہ کے ذریعہ اس سنت کو ترک کرنے والے کی تہدید مقصود ہے، یا ایسے شخص کو اس بات سے ڈرایا گیا ہے کہ اس سنت کا تارک ہوتے ہوئے مرنا گویا امت مسلمہ کے خلاف طریقے پر مرنا ہے۔

داڑھی کی شرعی حیثیت کا بیان

اللہ رب العزت نے بنی نوع انسانیت کی رشد و ہدایت کے لیے انسانوں میں انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور ان کی ذوات مقدسہ کو انسانیت کے لیے قابل اطاعت اور نمونہ قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ (النساء:۶۴)

اہل ایمان پر نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو زندگی کے تمام معاملات میں لازم قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ (النساء:۵۹)

اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو۔

مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (النساء:۸۰)

جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا (الحشر۵۹:۷)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو تمہیں دیں لے لو اور جس سے منع کریں اس سے بچتے رہو۔

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب۳۳:۲۱)

بے شک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی میں تمہارے لیے نمونہ ہے۔

نبی محتشم فخر آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی رکھنے اور اسے بڑھانے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے اس لیے مردوں کے لئے داڑھی رکھنا واجب اس کی شرعی مقدار ایک قبضہ یعنی ایک مشت ہے اور داڑھی رکھنا اسلامی اور مذہبی شعار تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی متفقہ سنت اور شرافت و بزرگی کی علامت ہے اسی سے مردانہ شکل وصورت کی تکمیل ہوتی ہے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دائمی عمل ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فطرت سے تعبیر فرمایا ہے لہٰذا داڑھی رکھنا ضروری ہے اور منڈانا یا ایک مٹھی سے پہلے کترانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية الخ ۔(مسلم ج ا ص ۱۲۹)

ترجمہ: دس چیزیں فطرت میں سے ہیں، مونچھوں کا کتروانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرنا، ناخن تراشنا، بدن کے جوڑوں کو دھونا، بغل کے بال اکھاڑنا، زیر ناف بال صاف کرنا، پانی سے استنجاء کرنا راوی کو دسویں چیز یاد نہ رہی فرماتے ہیں، ممکن ہے کہ وہ کلی کرنا ہو۔ اس حدیث میں جو کہ سنداً نہایت قوی حدیث ہے دس چیزوں کو جن میں سے داڑھی

کا بڑھانا اور مونچھوں کا کترانا بھی فطرت بتلایا گیا ہے اور فطرت عرف شرع میں ان امور کو کہا جاتا ہے جو کہ تمام انبیاء اور رسل کی معمول بہ اور متفق علیہ سنت ہو اور امت کو ان پر عمل کرنے کا حکم ہو۔

صاحب مجمع البحار اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

عشر من الفطرة ای من السنة ای سنن الانبیاء علیهم السلام التی امرنا بالاقتداء بهم فیها ای من السنة القدیمة التی اختارها الانبیاء علیهم السلام واتفقت علیها الشرائع فکانها امر جبلی فطروا علیه ۔ (مجمع البحار ج ۲ ص ۱۵۵)

یعنی دس چیزیں فطرت (سنت) میں سے ہیں یعنی انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی ان سنتوں میں سے ہیں جن کی اقتداء کا ہمیں حکم دیا گیا یعنی اس سنت قدیم میں سے ہے جس کو انبیاء کرام علیہم السلام نے اختیار فرمایا اور اس پر تمام شرائع متفق ہیں گویا کہ وہ امر جبلی ہے جس پر تمام انبیاء علیہم السلام کو پیدا کیا گیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں:

قالوا: ومعناه انها من سنن الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم ۔ (نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۱۲۸)

یعنی فطرت کے معنی یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہے۔ حدیث مبارکہ سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ داڑھی بڑھانے کا حکم تمام شریعتوں میں تھا اور یہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت رہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: قال النبی صلی الله علیه وسلم خالفوا المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب وفی روایة: انهکوا الشوارب واعفوا اللحی متفق علیه ۔

(بخاری، کتاب اللباس، رقم ۵۸۹۲، ص ۱۲۸۰)

مشرکین کی مخالفت کرو مونچھیں پست کرو (چھوٹی کرو) اور داڑھی کو معاف رکھو (یعنی اسے نہ کاٹو)

ایک اور حدیث میں وارخوا اللحی کے الفاظ مذکور ہیں۔ یعنی داڑھی لمبی کرو۔

ان احادیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صیغۂ امر کے ساتھ داڑھی رکھنے کا حکم فرمارہے ہیں اور امر حقیقت میں وجوب کے لئے ہوتا ہے نیز داڑھی منڈانے میں کفار (عورتوں) اور مخنثوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے جس کا ناجائز اور حرام ہونا احادیث سے ثابت ہے چنانچہ ابوداود شریف میں ہے:

عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم انه لعن المتشبهات من النساء بالرجال والمتشبهین من الرجال بالنساء ۔ (بخاری، کتاب اللباس، رقم ۵۸۸۵، ص ۱۲۷۹)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں میں سے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور مردوں میں سے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں لعنت فرمائی ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنهما قال: قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم۔
(ابوداود، کتاب اللباس، رقم ۴۰۳۱، ص ۷۹۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنه قال: لعن رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم الرجل يلبس لبسة المرأة والمرأة تلبس لبسة الرجل ۔ (ابوداود، کتاب اللباس، ۴۰۹۸، ص ۸۱۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو زنانہ لباس پہنے اسی طرح اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردانہ لباس پہنے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنهماقال: لعن رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوهم من بيوتكم ۔(بخاری، کتاب اللباس، رقم ۵۸۸۵، ص ۱۲۷۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت کرتے ہیں ان مردوں پر (جو داڑھی منڈا کر یا زنانہ لباس پہن کر) عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔

داڑھی کا ایک مٹھی سے پہلے کٹانا یہ بھی یہود و نصاریٰ اور ایرانی پارسیوں کے ساتھ مشابہت ہے۔
بذل المجہود میں ہے

وقص اللحية من سنن الاعاجم وهو اليوم شعار كثير من المشركين والافرنج والهنود ومن لاخلاق لهم في الدين ممن يتبعونهم ويحبون ان يتزيوا بزيهم ۔(بذل المجہود، ج ۱، ص ۳۳)

داڑھی کتروانا عجمیوں کا طریقہ ہے موجودہ زمانہ میں اکثر و بیشتر مشرک فرنگی اور ہندوؤں کا اور ان لوگوں کا شعار بن گیا ہے جن کو دین سے کوئی سروکار نہیں اور انگریزوں کے قدم بقدم چلنے اور ان کی سی شکل و وضع اختیار کرنے کو پسند کرنے لگے ہیں۔

ثم قال: وكذا يحرم على الرجل قطع لحيته فعلم ان ما يفعله بعض من لاخلاق له في الدين من المسلمين في الهند والاتراك حرام ۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور کتروانے ہی کی طرح مرد کو داڑھی کٹانا بھی حرام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ ہندی مسلمان جن کو دین کا کوئی لحاظ نہیں اور نیز ترک جو ایسے کرنے لگے ہیں وہ حرام ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حلق کردن لحیہ حرام است وروش افرنج وهنود است وگذاشتن آن بقدر قبضه واجب است واورا

سنت گویند بمعنی طریقه مسلوك در دین است یا به جهت آنکه ثبوت آں به سنت است۔
(اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۲۱۲)

داڑھی منڈانا حرام ہے اور اہل مغرب اور ہندؤں کا طریقہ ہے داڑھی ایک مشت رکھنا واجب ہے اور اس کو سنت اس اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ یہ دین میں طریقہ مسلوکہ ہے یا اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ سنت سے ثابت ہے چنانچہ نماز عید کو (اسی معنٰی کے اعتبار سے) سنت کہا جاتا ہے حالانکہ وہ واجب ہے۔

فتاوی شامی میں ہے:

واما الاخذ منها وهی دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه احد .
(فتاوی شامی، کتاب الصوم مطلب فی الاخذ من اللحیۃ، ج ۲، ص ۱۵۵)

تنقیح الفتاوی الحامدیہ میں ہے:

وقال العلائی فی کتاب الصوم قبیل فصل العوارض ان الاخذ من اللحية دون القبضة كما يفعله المغاربة ومخنثة الرجال لم يبحه احد واخذ كلها فعل يهود الهند ومجوس الاعاجم فحيث اد من على فعل هذا المحرم بفسق وان لم يكن ممن يستبيحونه ولايعدونه فارقا للعدالة والمروة (تنقیح الحامدیہ، ج ۱، ص ۳۵۱)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے: کہ ایک مشت سے کم داڑھی رکھنے کو کسی نے مباح قرار نہیں دیا۔

اسی طرح فیض الباری شرح بخاری میں ہے:

واما قطع دون ذلك فحرام اجماعا بين الائمة رحمهم الله . (فیض الباری، ج ۴، ص ۳۸۰)

یعنی تمام ائمہ کرام کا اس پر اجماع ہے کہ داڑھی اس طرح کاٹنا کہ ایک قبضہ سے کم رہ جائے حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

عن رويفع بن ثابت قال: قال لی رسول الله صلی الله عليه وسلم يارويفع! لعل الحيوة ستطول بك بعده فاخبر الناس ان من عقد لحيته او تقلد وترا او استنجى برجيع دابة او عظم فان محمد صلى الله عليه وسلم منه برء . (مشکوۃ، ص ۶۳)

ترجمہ: حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ: میرے بعد قریب ہے کہ تیری زندگی دراز ہو لوگوں کو خبر دینا کہ جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ لگائے یا داڑھی چڑھائے یا تانت کا قلادہ ڈالے یا گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرے تو محمد ﷺ اس سے بری ہیں۔

الاختیار شرح المختار میں ہے:

اعفاء اللحی قال: محمد رحمه الله عن ابی حنيفة رضی الله عنه تركها حتى تكث وتكثر والتقصير فيها سنة وهو ان يقبض رجل لحيته فما زاد على قبضه قطعه لان اللحية زينة و كثرتها من كمال الزينة

وطولها الفاحش خلاف السنة .

اعفاء اللحی یعنی داڑھی بڑھانا امام محمد رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا داڑھی کو چھوڑے رکھنا چاہئے یہاں تک کہ گھنی ہو جائے اور بڑھ جائے اور داڑھی میں قصر سنت ہے اور قصر یہ ہے کہ داڑھی کو مٹھی سے پکڑے جو مٹھی سے بڑھ جائے اس کو کاٹ دیں۔ داڑھی سنت ہے اور اس کا بھرپور ہونا (گھنی ہونا) کمال زینت ہے اور داڑھی کی غیر معمولی درازی خلاف سنت ہے۔ (الاختیار شرح المختار، ج ۴، ص ۳۳۵)

حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:

وقد اختلفوا فیما طال منها فقیل: ان یقبض الرجل علی لحیته واخذ ما فضل عن القبضة فلا باس فقد فعله ابن عمر وجماعة من التابعین واستحسنه الشعبی وابن سیرین وکرهه الحسن وقتادة وقالا: ترکها عافیة احب لقوله صلی الله علیه وسلم اعفوا اللحی . (احیاء العلوم، ج ۱، ص ۱۲۸)

لوگوں نے اس باب میں اختلاف کیا ہے کہ اگر داڑھی لمبی ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟ بعض کا قول ہے کہ مقدار مشت چھوڑ کر باقی کاٹ ڈالے تو کچھ مضائقہ نہیں اس لئے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور بہت سے تابعین نے ایسا کیا ہے اور امام شعبی رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ نے اس کو اچھا سمجھا ہے حسن رحمہ اللہ اور قتادہ رحمہ نے اس کو مکروہ فرمایا ہے اور کہا ہے کہ: اس کو لٹکی رہنے دینا مستحب ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اعفوا اللحی داڑھی بڑھاؤ۔

(مذاق العارفین ترجمہ احیاء العلوم، ص ۱۵۹، ۱۶۰)

اور نصاب الاحتساب میں ہے:

قال علیه السلام: احفوا الشوارب واعفوا اللحی ای قصوا الشوارب واترکوا اللحی کما هی ولاتقطعوها ولاتحلقوها ولاتنقصوها من القدر المسنون وهو القبضة۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مونچھیں کتاؤ اور داڑھی بڑھاؤ یعنی مونچھیں کترواؤ اور داڑھی کو اپنی حالت پر بڑھاؤ اور جب تک وہ ایک قبضہ بھر نہ ہو جائے اس کو نہ کتاؤ نہ منڈواؤ نہ گھٹاؤ اور صحیح مقدار ایک مٹھی ہے۔

بہرحال یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ داڑھی ایک مشت رکھنا ہی واجب ہے اور داڑھی منڈانا یا ایک مٹھی سے پہلے کتروانا حرام ہے اور اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ جیسا کہ حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی کتاب الآثار میں ہے:

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة رحمه الله عن الهیثم عن ابن عمر انه کان یقبض علی اللحیة ثم یقص ما تحت القبضة قال محمد: وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رحمه الله ۔

ترجمہ: امام محمد رحمہ اللہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت ہیثم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما داڑھی کو مٹھی میں پکڑ کر مٹھی سے زائد حصہ کو کاٹ دیا کرتے تھے امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہمارا عمل اسی حدیث پر ہے اور حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا ہے۔

فقہ مالکی کے مشہور فقیہہ علامہ محمد بن محمد غنیمی مالکی الفتح الوفیہ شرح مقدمہ العزیہ میں فرماتے ہیں:

ان ترك الاخذ من اللحية من الفطرة وامر في الارسال بان تعلى اى تترك ولا حرج على من طالت لحيته بان ياخذ منها اذا زادت على القبضة ۔

ترجمہ: داڑھی رکھنا فطرت میں سے ہے اور چھوڑنے کا حکم دیا گیا ہے کہ بڑھائی جائے لیکن جس شخص کی داڑھی ایک قبضہ سے لمبی ہو جائے تو ایسے شخص کو قبضہ سے زائد حصہ کو کتر وا ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔

مشہور شافعی فقیہہ اور محدث امام نووی حدیث خصال فطرت کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

المختار تركها على حالها وان لايتعرض لها بتقصير ولا غيره

ترجمہ: مذہب مختار یہ ہے کہ داڑھی کو بالکل چھوڑ دیا جائے اور اس کے ساتھ کترنے اور منڈوانے کا تعرض بالکل نہ کیا جائے۔

فقہ حنبلی کی مشہور کتاب کشاف القناع شرح متن الاقناع میں ہے:

واعفاء اللحية) بان لاياخذ منها شيا مالم يستهجن طولها ويحرم حلقها ولايكره اخذ ما زاد على القبضة (کشاف القناع شرح متن الاقناع، ج ۱، ص ۶۰)

اور حضور اکی سنت داڑھی کو چھوڑ دینا ہے اس طرح کہ اس میں سے کچھ بھی نہ تراشے جب تک کہ وہ لمبی ہو کر بری نہ لگنے لگے اور اس کا منڈانا تو بالکل حرام ہے البتہ قبضہ سے زیادہ حصہ کا تراشنا مکروہ نہیں۔

بہر حال مذکورہ تمام احادیث اور فقہاء کرام کے اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ داڑھی رکھنا واجب ہے اور ایک مشت یعنی قبضہ سے کم کرنا مکروہ تحریمی یعنی ناجائز اور حرام ہے اور اتنی داڑھی رکھنا کہ لوگوں کی نگاہیں اس پر اٹھیں یعنی صرف یہ معلوم ہو کہ داڑھی رکھی ہوئی ہے یہ بات قرآن وسنت اور فقہاء کرام کے اقوال کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہے اور اسلام کے ساتھ مذاق کے مترادف ہے جو کہ انتہائی خطرناک ہے۔

ان دلائل شرعیہ قطعیہ کے ساتھ ایک اور امر قابل توجہ ہے کہ ہر مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویدار ہے اور محبت کا دعویٰ اتباع اور اطاعت کے بغیر ادھورا اور دعویٰ بغیر دلیل ہے۔ محب صادق کے لیے محبوب کا ہر عمل ہر ادا انتہائی اہم اور واجب الاتباع ہوتی ہے اور داڑھیہ عطائے ربانی، یہ محبت کی نشانی تمہارے دم کے ساتھ ہے، وہ تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہے مگر تم نہیں رکھتے، اپنی جفا دیکھو اور اس کی وفا دیکھو، اگر تم رکھنے لگو اور وہ رہنے لگے تو پھر چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، ہر آن اور ہر گھڑی اللہ کی رحمتیں تمہارے ساتھ ہوں۔ زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہ ہو جو ثواب ورحمت سے محروم ہو، وہ رفیق زندگی، زندگی بھر کی ساتھی ہے۔ ہاں اس نشانی کو سینے سے لگاؤ کہ یہ اس جانِ جاں کی نشانی ہے۔ جس نے افکار و اعمال کے حسین چہرے دکھا کر محرومِ جمال کو، جمال آشنا کیا، ہاں جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے چہرے سجاؤ، ایک وقت آتا ہے، دنیا سے جانا ہے، قبر میں جب وہ تمہارے سامنے ہوں گے اور تم ان کے سامنے، کہیں وہ یہ نہ پوچھ لیں کہ ہم نے کیا کہا تھا اور تم نے کیا کیا؟ تو ایسا کچھ کر کے چلو کہ جب وہ سامنے ہوں، دل مضطر شرمسار نہ ہو۔ محبت بلا رہی ہے، محبت کی پکار سنو! آؤ محبت کے چراغ

روشن کرو اور خود چراغِ محبت بن کر عالم کو روشن کرو، تمہاری ایک ایک ادا میں وہ جانِ جاں جلوہ گر ہو اور تم اس کی جلوہ گاہ۔

محبت حیرت انگیز اثر رکھتی ہے، اور جب وہ انسان کے فکر و شعور پر چھا جاتی ہے تو محبوب کے سوا کچھ نظر نہیں آتا،

آئی جوان کی یاد تو آتی چلی گئی ہر نقش ماسوا کو مٹاتی چلی گئی

محبت کی نظر محبوب پر رہتی ہے، وہ دیکھتی ہے کہ محبوب کیا کہہ رہا ہے؟ محبوب کیا کر رہا ہے، جو وہ کہتا اور کرتا ہے یہ بھی وہی کہتی اور کرتی چلی جاتی ہے۔ اس کے دل میں کوئی وسوسہ نہیں آتا۔ تمام اندیشوں سے پاک مردانہ وار آگے بڑھتی ہے۔

حیات کیا ہے؟ خیال و نظر کی مجذوبی خودی کی موت ہے اندیشہ ہائے گوناگوں

چشم عالم نے ایسے حیرت ناک مناظر دیکھتے ہیں یہ محبت ہی جلوہ گری تھی کہ ابراہیم علیہ السلام نے آگ کو آگ نہ سمجھا، یہ محبت ہی کی کرشمہ سازی تھی کہ اسماعیل علیہ السلام نے جان کو جان نہ سمجھا، جس طرح کشش ثقل سے نظام عالم برقرار ہے اسی طرح محبت کی کشش سے عالم انسانیت قائم و دائم ہے۔ مثالی معاشرے کے لئے ضروری ہے کہ قلب و نظر کا ایک اور صرف ایک مرکز ہو، وہی جن کی نظیر نہیں، وہ جن کی مثال نہیں، ماضی میں، نہ حال میں اور نہ مستقبل میں، جوان سے وابستہ ہو گیا، وہ در در کی ٹھوکروں سے آزاد ہو گیا۔ یہ وہی تو ہیں کہ جب دنیا نے ان کو ٹھکرا رہے تھے تو ان کا مولیٰ ان کو آفتاب عالم تاب بنا رہا تھا۔

ہاں وہ افق عالم سے آفتاب ہدایت بن کر ابھرا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارے عالم پر چھا گئے اور آن کی آن میں گرتی ہوئی قوم کو اس بلندی پر لے گئے کہ سارے عالم نے اس کو ابھرتے، چڑھتے اور سرفراز ہوتے دیکھا۔ ہمارے دلوں میں وہی تھے، مگر اب کیا ہو گیا مگر اب کیا ہو گیا؟ خلوت خانہ دل میں سب ہی ہیں مگر وہ نہیں۔ تو آؤ خانہ دل کو صاف کریں اور اس کو بسائیں جو بسانے کے قابل ہیں، وہی ہیں جس کی خوشبو سے دو عالم کی فضائیں مہکتی تھیں۔ وہیں ہیں جس نے ڈوبتی دنیا کو سہارا دیا۔ وہی ہیں جس نے اندھیروں میں اجالا کیا۔ وہی ہیں جنہوں نے جاں بلب انسانیت کو زندگی بخشی، وہی ہیں جنہوں نے وحشیوں کو جینا سکھایا اور غلاموں کو جہاں آرا و جہاں باں بنایا۔ یہ وہی ہے جس نے خود کچھ نہ رکھا، سب کچھ لٹا دیا۔ جس نے ہماری آسائش کے لئے اپنا آرام تک ترک کر دیا۔ ہاں یہ محبوب دل لگانے ہی کے قابل ہیں۔ پیروی و اطاعت ہی کے لائق ہیں۔ جانثاری اور فدا کاری ہی کے سزاوار ہیں۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

3- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي حَلْقِ الرَّأْسِ .

یہ باب ہے کہ سر منڈوانے کی رخصت

5063 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا حَلَقَ بَعْضَ رَأْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضَ فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ "احْلِقُوهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ" .

5063-اخرجه مسلم في اللباس والزينة، باب كراهة القزع (الحديث 113م) بنحوه و اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب في الذوابة (الحديث 4195) . تحفة الاشراف (7525) .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کا کچھ حصہ منڈوایا گیا تھا اور کچھ حصے کے بال چھوڑ دیئے گئے تھے۔ آپ نے اس کام سے منع کیا اور ارشاد فرمایا: یا سارے سر کو منڈوا دو یا سارے سر کو چھوڑ دو (یعنی اس پر بال رہنے دو)

شرح

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف فرما تھے کہ ایک ایسا شخص آیا جس کے سر کے اور داڑھی کے بال پراگندہ (یعنی بکھرے اور الجھے ہوئے) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو دیکھ کر) اس (کے سر اور داڑھی) کی طرف (اپنے دست مبارک سے اس انداز میں) اشارہ کیا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو یہ حکم دے رہے ہوں کہ وہ اپنے سر کے بالوں اور داڑھی کو سنوارے، چنانچہ اس شخص نے اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو سنوارا اور پھر واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اس حالت میں آئے کہ اس کے سر کے بال پراگندہ ہوں اور وہ ایسا دکھائی دے جیسے کوئی شیطان (جن) ہو (یعنی اس نے اپنی شکل وصورت ایسی بنا رکھی ہو جیسے کوئی جن اپنے بال بکھیرے ہوئے اور بد ہیئت شکل وصورت میں ہوتا ہے)۔ (مالک، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث، 413)

4 - باب النَّهْيِ عَنْ حَلْقِ الْمَرْاَةِ رَاْسَهَا .

باب: عورت کا اپنے سر کو منڈوانا منع ہے

5064 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا .

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت اپنے سر کو منڈوائے۔

شرح

عورت کے حق میں سر کے بالوں کی وہی اہمیت ہے جو مرد کے حق میں داڑھی کی ہے لہذا جس طرح مرد کو داڑھی منڈانا حرام ہے اسی طرح عورت کو سر منڈانا حرام ہے۔

5 - باب النَّهْيِ عَنِ الْقَزَعِ .

یہ باب ہے کہ قزع کی ممانعت

5065 - اَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "نَهَانِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْقَزَعِ" .

5064-اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في كراهية الحلق للنساء (الحديث 914) و (الحديث 915) مرسلاً . تحفة الاشراف (10085 و 18617) .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے قزع سے منع کیا ہے۔

5066 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع کیا ہے۔

شرح

امام نووی کہتے ہیں کہ قزع کے معنی مطلق (کسی کے بھی) سر کے کچھ حصے کو مونڈنا (اور کچھ حصے کو بغیر مونڈے چھوڑ دینا ہیں) اور یہی معنی زیادہ صحیح ہیں کیوں کہ حدیث کے راوی نے بھی یہی معنی بیان کئے ہیں اور یہ حدیث کے ظاہری مفہوم کے مخالف بھی نہیں ہیں لہٰذا اسی معنی پر اعتماد کرنا واجب ہے! جہاں تک "لڑکے" کی تخصیص کا ذکر ہے تو یہ محض عام رواج وعادات کی بنا پر ہے ورنہ قزع جس طرح لڑکے کے حق میں مکروہ ہے، اس طرح بڑوں کے حق میں بھی مکروہ ہے، اسی لئے فقہی روایات میں یہ مسئلہ کسی قید واستثناء کے بغیر بیان کیا جاتا ہے اور قزع میں کراہت اس اہل کفر کی مشابہت اور بدہئیتی سے بچانے کے لئے ہے۔ راوی نے "قزع" کا جو مطلب بیان کیا ہے اور جس کو نووی نے زیادہ صحیح کہا ہے اس میں چوٹی (جیسا کہ غیر مسلم اپنے سر چھوڑتے ہیں) (زلف اور بالوں کی) وہ تراش خراش شامل ہے جو مسنون طرز کے خلاف ہو۔

بَابُ الْاَخْذِ مِنَ الشَّعْرِ .

باب: بال چھوٹے کروانا

5067 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَخُوْ قَبِيْصَةَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِىْ شَعْرٌ فَقَالَ "ذُبَابٌ" . فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَعْنِيْنِىْ فَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِىْ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ لِىْ "لَمْ اَعْنِكَ وَهٰذَا اَحْسَنُ" .

✧✧ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے بال بڑھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: یہ برے ہیں میں نے سمجھا کہ شاید آپ نے میرے بالوں کے بارے میں کہا ہے میں نے اپنے بال کٹوا لئے پھر میں

5065-اخرجه البخاري في اللباس، باب القزع (الحديث 5920) بنحوه مطولاً . و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب كراهة القزع (الحديث 113) بنحوه مطولاً و اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب في الذؤابة (الحديث 4193) بنحوه مطولاً و اخرجه النسائي في الزينة، ذكر النهي عن ان يحلق بعض شعر الصبي و يترك بعضه (الحديث 5245 و 5246) بنحوه، واخرجه ابن ماجه في اللباس، باب النهي عن القزع (الحديث 3637) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (8243) .

5066-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7901) .

5067-اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب في تطويل الجمة (الحديث 4190) و اخرجه النسائي في الزينة، تطويل الجمة (الحديث 5081) و اخرجه ابن ماجه في اللباس باب كراهية كثرة الشعر (الحديث 3636) . تحفة الاشراف (11782) .

آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے بارے میں وہ لفظ نہیں کہا تھا البتہ یہ بہتر ہے (یعنی بال کٹوانا اچھی بات ہے)

5068 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال درمیانی قسم کے تھے نہ وہ بہت زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے اور وہ کانوں سے لے کر کندھے تک آتے تھے۔

5069 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ الْاَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهٗ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ.

✧✧ حضرت حمید بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسے صاحب سے ملا جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار برس تک صحبت اختیار کی تھی جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کی ہے انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص روزانہ کنگھی کرے۔

روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت کا بیان

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا الا یہ کہ ایک روز ناغہ دے کر کنگھی کی جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم، رقم الحدیث، 377)

قاضی کہتے ہیں، کہ "غب" کا مطلب یہ ہے کہ کوئی کام ایک دن کیا جائے اور ایک دن ترک کیا جائے، لہٰذا حدیث کا یہ مطلب ہوا کہ کنگھی ہر روز نہ کی جائے بلکہ ایک دن کا ناغہ کر کے کی جائے، لیکن یہ ممانعت محض نہی تنزیہی کے طور پر ہے اور اس سے ضرورت و بے ضرورت ہر روز کنگھی کرنے کا اہتمام کرنے اور اس کو بطور عادت اختیار کر لینے کی ممانعت مراد ہے کیونکہ یہ زینت و آرائش میں مبالغہ اور بے جا تکلف و اہتمام کرنے کی صورت ہے۔ واضح رہے کہ لفظ "غب" جب ملاقات کے سیاق میں استعمال ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا گیا ہے زرغبا تزدد حبا تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ ملاقات کی جائے اور جب یہ لفظ بخار کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس سے ایک دن کا ناغہ دے ہوتا ہے۔ ہر روز کنگھی کرنے کی ممانعت میں سر کے بالوں اور داڑھی دونوں میں کنگھی کرنا شامل ہے، لہٰذا جو لوگ ہر وضو کے بعد کنگھی کرتے ہیں اس کا سنت سے کوئی تعلق نہیں ہے، اسی طرح احیاء العلوم میں امام غزالی کے علاوہ اور کسی نے بھی اس حدیث کو نقل نہیں کیا ہے۔

5068-اخرجه البخاري في اللباس، باب الجعد (الحديث 5905 و 5906) واخرجه مسلم في الفضائل، باب صفة شعر النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 94) و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 26) بنحوه و اخرجه ابن ماجه في اللباس، باب اتخاذ الجمة و الذوائب (الحديث 3634) مختصراً . تحفة الاشراف (1144) .

5069-تقدم (الحديث 238) .

بلکہ شیخ ولی الدین العراقی کے قول کے مطابق امام غزالی نے احیاء العلوم میں اس حدیث کے علاوہ بھی بعض ایسی احادیث نقل کی ہیں جن کی کوئی اصل ثابت نہیں ہے۔ رہی یہ بات کہ روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت صرف مرد کے لئے ہے یا مرد عورت دونوں کے لئے؟ تو بظاہر یہ بات زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے کہ یہ ممانعت صرف مردوں کے حق میں ہے کیونکہ عورتوں کے لئے زینت و آرائش کرنا مکروہ نہیں ہے تاہم بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس ممانعت کا تعلق مرد و عورت دونوں سے ہے لیکن وہ حضرات بھی یہ کہتے ہیں کہ عورتوں کے حق میں یہ ممانعت ہلکے درجے کی ہے کیونکہ ان کے لئے زینت و آرائش کا دائرہ مردوں کی بہ نسبت بہت وسیع ہے۔

7- باب التَّرَجُّلِ غِبًّا

یہ باب ہے کہ ایک دن کے وقفے کے ساتھ کنگھی کرنا

5070 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (روزانہ) کنگھی کرنے سے منع کیا ہے البتہ ایک دن کے وقفے کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔

5071 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا .

✧✧ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (روزانہ باقاعدگی کے ساتھ) کنگھی کرنے سے منع کیا ہے البتہ ایک دن کے وقفے کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔

5072 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالَا التَّرَجُّلُ غِبٌّ .

✧✧ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور محمد بن سیرین فرماتے ہیں: ایک دن کے وقفے کے ساتھ کنگھی کی جائے گی۔

5073 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِلًا بِمِصْرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَاِذَا هُوَ شَعِثٌ

5070-اخرجه ابو داؤد في الترجل . باب 1 . (الحديث 4159) واخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء في النهي عن الترجل الا غبًا (الحديث 1756) واخرجه النسائي في الزينة، الترجل غبًا (الحديث 5071) مرسلًا، و (الحديث 5072) عن الحسن و محمد . قولهما . تحفة الاشراف (9650 و 18562 و 19306) .

5071-تقدم (الحديث 5070) .

5072-تقدم (الحديث 5070) .

5073-سياتي (الحديث 5254) . تحفة الاشراف (9747 و 15611) .

الرَّأْسِ مُشْعَانٌّ قَالَ مَا لِيْ اَرَاكَ مُشْعَانًّا وَّاَنْتَ اَمِيْرٌ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ الْاِرْفَاهِ . قُلْنَا وَمَا الْاِرْفَاهُ قَالَ التَّرَجُّلُ كُلَّ يَوْمٍ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب مصر کے گورنر تھے ان کے ساتھیوں میں سے ایک صاحب ان کے پاس آئے ان کے بال بکھرے ہوئے تھے ان کے ساتھی نے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو بکھرے ہوئے بالوں کی حالت میں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ امیر ہیں۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ''ارفاۃ'' سے منع کیا ہے۔ ہم نے دریافت کیا: اس بات کا مطلب کیا ہے۔ انہوں نے بتایا: روزانہ کنگھی کرنا۔

8 - باب التَّيَامُنِ فِي التَّرَجُّلِ .

یہ باب ہے کہ کنگھی کرتے ہوئے دائیں طرف سے آغاز کرنا

5074 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ يَاْخُذُ بِيَمِيْنِهِ وَيُعْطِيْ بِيَمِيْنِهِ وَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهِ .

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سے کام کرنے کو پسند کرتے تھے آپ دائیں طرف سے پکڑتے تھے' دائیں طرف سے دیا کرتے تھے' آپ تمام معاملات میں دائیں طرف سے کام کرنے کو پسند کرتے تھے۔

9 - باب اتِّخَاذِ الشَّعْرِ .

یہ باب ہے کہ بال بڑھانا

5075 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُمَّتُهُ تَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ .

✧✧ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سرخ رنگ کے حلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا آپ کے بال کندھوں تک آتے تھے۔

5076 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ

5074-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16006) .

5075-اخرجه البخاري في اللباس، باب الجعد (الحديث 5901) . و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 62) . تحفة الاشراف (1802) .

5076-اخرجه البخاري في الترجل، باب ما جاء في الشعر (الحديث 4185) . و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 28) . تحفة الاشراف (469) .

شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ .

◇◇ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے بال نصف کان تک آتے تھے۔

5077 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ وَرَأَيْتُ لَهُ لِمَّةً تَضْرِبُ قَرِيْبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ .

◇◇ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سرخ رنگ کے حلے میں کوئی شخص نبی اکرم ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ کے بال کندھوں کے قریب تک آتے تھے۔

10 - باب الذُّؤَابَةِ .

باب: مینڈھیاں

5078 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَلَى قِرَاءَةِ مَنْ تَأْمُرُوْنِّيْ أَقْرَأُ لَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّسَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَّإِنَّ زَيْدًا لَّصَاحِبُ ذُؤَابَتَيْنِ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ .

◇◇ حضرت ہبیرہ بن یریم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم کیا چاہتے ہو کہ میں کس کی قرأت کے مطابق قرأت کروں کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ستر سے زیادہ سورتیں قرأت کی ہیں زید (جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں) اس وقت ان کے بچوں کی طرح کے بال ہوتے تھے اور یہ بچوں کے ساتھ کھیلا کرتے تھے۔

5079 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُوْنِّيْ أَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ مَا قَرَأْتُ مِنْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّسَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَّإِنَّ زَيْدًا مَعَ الْغِلْمَانِ لَهُ ذُؤَابَتَانِ .

◇◇ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم یہ مجھے کیسے کہہ سکتے ہو کہ میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق قرأت کروں جبکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ستر سے زیادہ سورتیں قرأت کی ہوئی ہیں اور زید اس وقت بچوں کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور ان کے ان بچوں کی طرح کے بال ہوتے تھے۔

5080 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُرُوْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ

5077-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1903) .

5078-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9592) .

5079-انفرد به النسائي . والحديث عند: البخاري في فضائل القرآن، باب القراء من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 5000)، و مسلم في فضائل الصحابة، باب من فضائل عبد الله بن مسعود و امه رضي الله تعالى عنهما (الحديث 114) و النسائي في فضائل القرآن، ذكر قراء القرآن (الحديث 22) . تحفة الاشراف (9257) .

الْاَغَرِّ بْنِ حُصَيْنٍ النَّهْشَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي زِيَادُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ادْنُ مِنِّي" . فَدَنَا مِنْهُ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى ذُؤَابَتِهِ ثُمَّ اَجْرَى يَدَهُ وَسَمَّتَ عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ .

✧✧ حضرت زیاد بن حصین رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ وہ قریب ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ ان کے بالوں پر رکھے آپ نے اپنے ہاتھ کو پھیرا اور بسم اللہ پڑھنے کے بعد ان کے حق میں دعائے خیر کی۔

11 - باب تَطْوِيلِ الْجُمَّةِ .

باب: بال لمبے کرنا

5081 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَ جُمَّةٌ قَالَ "ذُبَابٌ" . وَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَعْنِينِي فَانْطَلَقْتُ فَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي فَقَالَ "اِنِّي لَمْ اَعْنِكَ وَهٰذَا اَحْسَنُ" .

✧✧ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے بال لمبے تھے آپ نے فرمایا: یہ اچھے نہیں ہیں میں نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ نے یہ میرے بارے میں کہا ہے میں گیا اور میں نے بال کٹوا لئے (بعد میں جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا) تو آپ نے فرمایا: میری مراد تم نہیں تھے لیکن یہ اچھے ہیں۔

12 - باب عَقْدِ اللِّحْيَةِ .

یہ باب ہے کہ داڑھی موڑنا (گرہ لگانا)

5082 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ وَذَكَرَ اٰخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ اَنَّ شُيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِيءٌ مِنْهُ" .

✧✧ حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رویفع ہو سکتا ہے کہ میرے بعد تمہیں لمبی زندگی نصیب ہو تم لوگوں کو بتا دینا کہ جو شخص اپنی داڑھی کو موڑے گا یا (جانور کے گلے میں) قلادہ (نظر سے بچنے کے

5080-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3415) .

5081-تقدم (الحديث 5067) .

5082-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب ما ينهى عنه ان يستنجى به (الحديث 36) مطولا . تحفة الاشراف (3616) .

لئے) باندھے گا یا گوبر کے ساتھ یا ہڈی کے ساتھ استنجا کرے گا تو حضرت محمد (ﷺ) اس سے بری ہے۔

13 - باب النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ .

یہ باب ہے کہ سفید بال اکھاڑنے کی ممانعت

5083 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ .

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے سفید بال اکھاڑنے سے منع کیا ہے۔

14 - باب الْاِذْنِ بِالْخِضَابِ .

باب: خضاب لگانے کی اجازت

5084 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّىْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَاَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوْهُمْ" .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہودی اور عیسائی خضاب نہیں لگاتے تم ان کی مخالفت کرو۔

5085 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند منقول ہے۔

5086 - اَخْبَرَنِى الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوْا عَلَيْهِمْ فَاصْبُغُوْا" .

5083-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8764) .

5084-اخرجه البخاري في احاديث الانبياء، باب ما ذكر عن بني اسرائيل (الحديث 3462) . تحفة الاشراف (15190 و 15347) .

5085-سياتي (الحديث 5086) . تحفة الاشراف (15292) .

5086-تقدم (الحديث 5085) .

◇◇ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہودی اور عیسائی خضاب نہیں لگاتے تم ان کی مخالفت کرو اور خضاب لگایا کرو۔

5087 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسٰى - وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ - عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوْهُمْ".

◇◇ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: یہودی اور عیسائی خضاب نہیں لگاتے تم ان کی مخالفت کرو۔

5088 - اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ".

◇◇ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سفید بالوں کا رنگ تبدیل کردو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

5089 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ". وَكِلَاهُمَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ.

◇◇ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سفید بالوں کا رنگ تبدیل کردو اور یہودیوں کی طرح مشابہت اختیار نہ کرو۔

خضاب لگانے کی اباحت کا بیان

مطلب یہ ہے کہ تم لوگ خضاب لگا کر یہودیوں اور عیسائیوں کی مخالفت کو ظاہر کرو۔ واضح رہے کہ "خضاب" سے مراد وہ خضاب ہے جو سیاہ نہ ہو کیونکہ سیاہ خضاب لگانا ممنوع ہے، اس کی تفصیلی بحث آگے آئے گی، جہاں تک صحابہ وغیرہ کا تعلق ہے تو وہ مہندی کا سرخ خضاب کرتے اور کبھی کبھی زرد خضاب بھی کرلیا کرتے تھے چنانچہ مہندی کا خضاب لگانے کے بارے میں متعدد احادیث منقول ہیں اور علماء نے لکھا ہے کہ مہندی کا خضاب مؤمن ہونے کی ایک علامت ہے، تمام علماء کے نزدیک مہندی کا خضاب

5087-اخرجه البخاري في اللباس، باب الخضاب (الحديث 5899) واخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب في مخالفة اليهود في الصبغ (الحديث 80) و اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب في الخضاب (الحديث 4203) و اخرجه النسائي في الزينة، الامر بالخضاب (الحديث 5256) و اخرجه ابن ماجه في اللباس، باب الخضاب بالحناء (الحديث 3621) . تحفة الاشراف (13480) .

5088-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7325) .

5089-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3642) .

لگانا جائز ہے، بلکہ بعض فقہاء نے مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے اس کو مستحب بھی کہا ہے اور اس کے فضائل میں وہ احادیث بھی نقل کرتے ہیں اگرچہ ان احادیث کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مجمع البحار میں لکھا ہے کہ اس حدیث میں خضاب کرنے کا حکم ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جن کے بال کھچڑی یعنی کچھ سیاہ اور کچھ سفید ہوں، بلکہ ان لوگوں کے لئے ہے جن کے بال بالکل سفید ہو گئے ہوں اور سیاہ بالوں کا نام و نشان بھی باقی نہ رہ گیا ہو، جیسا کہ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے بال تھے، جن کے متعلق اگلی حدیث میں ذکر آ رہا ہے، اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ خضاب کے مسئلہ میں علماء کے اقوال مختلف ہیں اور اس اختلاف کی بنیاد احوال کے مختلف ہونے پر ہے۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ اس حکم کا تعلق اس مسلم شہر کے لوگوں سے ہے جہاں خضاب لگانے کا عام دستور ہو کہ اگر کوئی شخص اپنے شہر کے لوگوں کے تعامل و عادت سے اپنے آپ کو الگ رکھے گا تو غیر مناسب شہرت کا حامل ہو گا جو مکروہ ہے اور بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے بالوں کی سفیدی اس کے باوقار و پاکیزہ بڑھاپے کی علامت اس کے چہرے مہرے کی نورانیت اور خوشنمائی کا سبب ہو بلکہ، خضاب کرنے سے اس کی شخصیت کا وقار پھیکا پڑ جاتا ہو تو اس کے حق میں خضاب نہ کرنا ہی زیادہ بہتر اور زیادہ مناسب ہے اس کے برخلاف جس شخص کے بالوں کی سفیدی اس کے بدنما اور بے وقت بڑھاپے کی غماز ہو جس کی وجہ سے اس کی شخصیت کی دل کشی مجروح ہوتی ہو تو اس کو اپنا یہ عیب چھپانا اور خضاب لگانا زیادہ بہتر و مناسب ہے۔

15 - باب النَّهْيِ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ .

یہ باب ہے کہ سیاہ خضاب استعمال کرنے کی ممانعت .

5090 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَلَبِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو - عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ "قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ اٰخِرَ الزَّمَانِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ" .

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوع روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آخری زمانے میں کچھ لوگ سیاہ خضاب استعمال کریں گے وہ کبوتر کی پوٹ کی طرح ہوں گے وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکیں گے۔

5091 - اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَّاجْتَنِبُوا السَّوَادَ" .

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ

5090-اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب ما جاء في خضاب السواد (الحديث 4212) . تحفة الاشراف (5548) .

5091-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب استحباب خضاب الشيب بصفرة او حمرة و تحريمه بالسواد (الحديث 79)، و اخرجه ابو داود في الترجل، باب في الخضاب (الحديث 4204) . تحفة الاشراف (2807) .

(پھول کی طرح سفید) تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کسی چیز کے ذریعے تبدیل کرو البتہ سیاہ رنگ استعمال کرنے سے اجتناب کرو۔

شرح

ثغامہ" ایک قسم کی گھاس کو کہتے ہیں جس کے شگوفے اور پھل سفید ہوتے ہیں اس گھاس کو فارسی میں درمنہ کہا جاتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب مکروہ حرام ہے اور مطالب المؤمنین میں علماء کا یہ قول لکھا ہے کہ اگر کوئی غازی و مجاہد دشمنان دین کی نظر میں اپنی ہیبت قائم کرنے کے لئے سیاہ خضاب کرے تو جائز ہے اور جو شخص اپنے نفس کو خوش کرنے کے لئے زینت و آرائش کی خاطر اور عورت کی نظر میں دل کش بننے کے لئے سیاہ خضاب کرے تو یہ اکثر علماء کے نزدیک ناجائز ہے۔ اس سلسلے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ مہندی اور وسمہ (نیل کے پتے) کا خضاب کرتے تھے اور اسی خضاب کی وجہ سے ان کے بالوں کا رنگ سیاہ نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ سرخ مائل بہ سیاہی ہوتا تھا، اسی طرح اس سلسلے میں بعض دوسرے صحابہ کے متعلق جو روایات نقل کی جاتی ہیں وہ بھی اسی پر محمول ہیں۔ حاصل یہ کہ مہندی کا خضاب بالاتفاق جائز ہے اور سیاہ خضاب میں حرمت و کراہت ہے بلکہ اس کے بارے میں بڑی سخت وعید بیان کی گئی ہے۔

خضاب کی اباحت کا بیان

حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب کہتے ہیں کہ ایک دن میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک نکال کر دکھایا جو رنگین تھا۔

(بخاری، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم رقم الحدیث، 407)

میرک کہتے ہیں کہ ابن ماجہ اور احمد نے اپنی روایت میں "رنگین" کے ساتھ مہندی اور وسمہ کے الفاظ بھی نقل کئے ہیں یعنی وہ موئے مبارک مہندی اور وسمہ کے مخلوط رنگ سے رنگین تھا۔ بخاری کی جو روایت نقل کی گئی ہے اسی طرح کی ایک روایت ترمذی نے بھی شمائل میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ انہوں نے (یعنی انس نے) بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا موئے مبارک دیکھا جو رنگین تھا، لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کی یہ روایت بھی گزر چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہیں کرتے تھے تو ہوسکتا ہے کہ جس روایت میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کرنے کی نفی کی ہے اس سے ان کی مراد یہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر خضاب نہیں کرتے تھے اور جس روایت سے خضاب کا اثبات ہوتا ہو وہ اقل احوال پر محمول ہو یعنی کبھی کبھار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہوگا نیز یہ کہنا بھی صحیح ہوسکتا ہے کہ ان دونوں میں سے ایک روایت تو حقیقت پر مبنی ہے اور دوسری مجاز پر محمول ہے یعنی حقیقت تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خضاب نہیں کیا، لیکن کسی موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دردسر کے دفعیہ کے لئے اپنے سر مبارک پر مہندی لگائی ہوگی اس کے رنگ کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں پر بھی آ گیا ہوگا یا یہ کہ وہ مو۔ مبارک جو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا خوشبوؤں میں بسا کر رکھا جاتا ہوگا اور ان خوشبوؤں کے اثر سے وہ ایسا نظر آیا ہوگا جیسے خضاب کیا ہو اس اعتبار سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس موئے مبارک کو رنگین

کہا۔

ملاعلی قاری کہتے ہیں کہ میرے نزدیک زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ خضاب کی نفی کو اس پر محمول کیا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بالوں کو چھپانے کے لئے اپنے سر مبارک پر کبھی خضاب نہیں کیا اور جس روایت سے خضاب کا اثبات ہوتا ہے اس کو اس پر محمول کیا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک کے ان چند بالوں پر خضاب کیا تھا جو سفید ہو گئے تھے اور بخاری کی جس روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کا ایک بال تھا جس پر مہندی اور وسمہ کے خضاب کا اثر تھا تو اس پر شمائل میں منقول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس مطلق روایت کو محمول کیا جائے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خضاب کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

16 - باب الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ .

یہ باب ہے کہ مہندی اور وسمہ خضاب کے طور پر لگانا

5092 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا بِهِ اَبِى عَنْ غَيْلَانَ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ اَبِى لَيْلَى عَنْ اَبِى ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّمَطَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ" .

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' سب سے بہترین چیز جس کے ذریعے تم بالوں کی رنگت تبدیل کرو وہ مہندی اور وسمہ ہے۔

5093 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ اَبِى ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ" .

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین چیز جس کے ذریعے تم بالوں کی رنگت تبدیل کرو وہ مہندی اور وسمہ ہے۔

5094 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَشْعَثَ قَالَ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ

5092-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11966) .

5093-اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب في الخضاب (الحديث 4205) و اخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء في الخضاب (الحديث 1753) . و اخرجه النسائي في الزينة، الخضاب بالحناء و الكتم (الحديث 5094 و 5095 و الحديث 5096 و 5097) مرسلا و اخرجه ابن ماجه في اللباس باب الخضاب بالحناء (الحديث 3622) . تحفة الاشراف (11927 و 11888) .

5094-تقدم (الحديث 5093) .

اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْاَجْلَحِ فَلَقِیْتُ الْاَجْلَحَ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیلِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ "اِنَّ مِنْ اَحْسَنِ مَا غَیَّرْتُمْ بِهِ الشَّیْبَ الْحِنَّاءَ وَالْکَتَمَ" .

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ سب سے بہترین چیز جس کے ذریعے تم ان سفید بالوں کو تبدیل کرو وہ مہندی اور وسمہ ہے۔

5095 - اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیلِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَیَّرْتُمْ بِهِ الشَّیْبَ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ" .
خَالَفَهُ الْجُرَیْرِیُّ وَکَهْمَسٌ .

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین چیز جس کے ذریعے تم سفید بالوں کی رنگت کو تبدیل کرتے ہو وہ مہندی اور وسمہ ہے۔

5096 - اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَیْرِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَیَّرْتُمْ بِهِ الشَّیْبَ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ" .

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین چیز جس کے ذریعے تم ان سفید بالوں کی رنگت تبدیل کرتے ہو وہ مہندی اور وسمہ ہے۔

5097 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ کَهْمَسًا یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَیَّرْتُمْ بِهِ الشَّیْبَ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ" .

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہمیں یہ پتہ چلا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین چیز جس کے ذریعے تم ان سفید بالوں کی رنگت کو تبدیل کرتے ہو وہ مہندی اور وسمہ ہے۔

شرح

کتم" اور بعض حضرات کے قول کے مطابق کتم ایک گھاس کا نام ہے جو وسمہ کے ساتھ ملا کر بالوں پر خضاب کرنے کے کام میں لائی جاتی ہے اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ کتم اصل میں وسمہ ہی کو کہتے ہیں بہرحال حدیث کے مفہوم کے بارے میں یہ سوال ہوتا ہے کہ آیا یہ مراد ہے کہ مہندی اور وسمہ دونوں کو ملا کر خضاب کیا جائے یا مراد ہے کہ صرف مہندی یا صرف وسمہ کا خضاب کیا جائے؟ چنانچہ نہایہ کے قول کے مطابق بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں صرف کتم' یا صرف مہندی کا خضاب کرنا مراد ہے کیونکہ اگر کتم کو مہندی کے ساتھ ملایا جائے تو اس سے خضاب' سیاہ ہو جاتا ہے اور صحیح روایات میں سیاہ خضاب کی ممانعت مذکور ہے

5095-تقدم (الحديث 5093) .

5096-تقدم (الحديث 5093) .

5097-تقدم (الحديث 5093) .

اس صورت میں کہا جائے گا کہ یہ اصل میں۔ "بالحناء والکتم" ہے (یعنی حرف واؤ کے بجائے او ہے) جس کا مطلب ہے کہ خضاب کرنے والے کو اختیار ہے کہ چاہئے مہندی کا خضاب کرے اور چاہئے کتم کا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ روایت متعدد طریق واسانید سے منقول ہے اور سب نے بالحناء والکتم ہی نقل کیا ہے اگر چہ اس سے مذکورہ مفہوم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ حرف "و" مفہوم کے اعتبار سے حرف او کے معنی میں ہو سکتا ہے۔ بعض حواشی میں یہ لکھا ہے کہ صرف مہندی کا خضاب سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور صرف کتم کا خضاب سبز رنگ کا ہوتا ہے۔ بعض حضرات کے قول سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ خالص کتم کا خضاب سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور اگر کتم کو مہندی کے ساتھ ملا کر خضاب کیا جائے تو سرخ مائل بہ سیاہی رنگت پیدا ہو جاتی ہے اس صورت میں اگر یہ کہا جائے کہ حدیث میں کتم اور مہندی دونوں کا مرکب خضاب مراد ہے تو کوئی اشکال پیدا نہیں ہوگا۔

چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت ہے۔ اس سے یہ بات بصراحت معلوم ہوتی ہے ملا علی قاری نے یہ لکھا ہے کہ زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ کتم اور مہندی کے مرکب خضاب کی مختلف نوعیت ہوتی ہے اگر کتم کا جزء غالب ہو یا کتم اور مہندی دونوں برابر ہوں تو خضاب سیاہ ہوتا ہے اور اگر مہندی کا حصہ غالب ہو تو خضاب سرخ ہوتا ہے۔

5098 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ اَبِىْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ اَنَا وَاَبِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ۔

✧✧ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی پر مہندی لگائی ہوئی تھی۔

5099 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ اَبِىْ رِمْثَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُهُ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ۔

✧✧ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگایا ہوا تھا۔

شرح

زرد خضاب" سے مراد ورس کے ذریعہ خضاب کرنا ہے جو ایک گھاس ہوتی ہے اور زعفران کے مشابہ ہوتی ہے۔ بسا اوقات ورس کے ساتھ زعفران کو بھی شامل کر لیا جاتا ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ہیج بہا سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک پر زرد خضاب کرتے تھے جیسا کہ ترجمہ کے دوران قوسین میں اس کو واضح کیا گیا، بعض

5098-اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب في الخضاب (الحديث 4206 و 4207) بنحوه واخرجه النسائي في الزينة، الخضاب بالحناء و الكتم (الحديث 5099) و الحديث عند: ابي داؤد في اللباس، باب في الخضرة (الحديث 4065) ، و في الديات، باب لا يؤخذ احد بجريرة اخيه او ابيه (الحديث 4495) و الترمذي في الادب، باب ما جاء في الثوب الاخضر (الحديث 2812) والنسائي في صلاة العيدين، الزينة للخطبة للعيدين (الحديث 1571)، و في الزينة، لبس الخضر من الثياب (الحديث 5334) . تحفة الاشراف (12036) .

5099-تقدم (الحديث 5098) .

حضرات نے یہ کہا ہے کہ بالوں کو رنگنا مراد ہے اور بعض حضرات کے قول کے مطابق کپڑوں کو رنگنا مراد ہے، تیز سیوطی نے کہا ہے کہ یہی قول اشبہ یعنی صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بالوں کا رنگنا منقول نہیں ہے لیکن ملا علی قاری کہتے ہیں کہ جب یہ بات درجہ صحت کو پہنچ چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسم کے رنگے ہوئے اور زعفرانی کپڑے پہننے سے منع کیا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ مذکورہ جملہ کو کپڑوں کے زرد رنگنے پر محمول کیا جائے لہٰذا زیادہ صحیح بات وہی ہے جو صاحب نہایہ نے نقل کی ہے کہ مختار قول یہ ہے کہ کبھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو رنگا اور اکثر نہیں رنگا لہٰذا راویوں میں سے ہر ایک نے اسی چیز کو بیان کیا جس کو اس نے دیکھا ہے اس اعتبار سے ہر راوی اپنے بیان میں سچا ہے۔ "تمام کپڑے یہاں تک کہ عمامہ کو زرد رنگ دیتے تھے" اس سے یہ قطعاً مراد نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور کپڑوں کو زرد رنگتے تھے اور پھر اس کو پہنتے تھے، کیونکہ زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی ممانعت منقول ہے بلکہ عبارت کا مقصد محض یہ واضح کرنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو زرد خضاب لگاتے تھے اس کے اثر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے بھی زرد ہو جاتے تھے۔

17 - باب الْخِضَابِ بِالصُّفْرَةِ .

یہ باب ہے کہ زرد رنگ کا خضاب لگانا

5100 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْخَلُوقِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْخَلُوقِ . قَالَ اِنِّي رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ بِهَا لِحْيَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنَ الصِّبْغِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا وَلَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهُ .

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ .

✧✧ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انہوں نے اپنی داڑھی کو خلوق کے ذریعے زرد کیا ہوا ہے میں نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ نے اپنی داڑھی کو خلوق کے ذریعے زرد کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ خوشبو کے ذریعے اپنی داڑھی کو رنگا کرتے تھے اور آپ کے نزدیک رنگوں میں اس سے زیادہ پسندیدہ رنگ اور کوئی نہیں تھا آپ اس کے ذریعے اپنے کپڑوں کو رنگا کرتے تھے یہاں تک کہ اپنے عمامے کو بھی رنگ لیا کرتے تھے۔

شرح

حضرت یعلیٰ ابن مرہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (یعلیٰ) کے کپڑوں پر (زعفران سے مرکب خوشبو) خلوق لگی ہوئی دیکھی تو فرمایا کہ کیا تم بیوی والے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر اس کو

5100-اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب في المصبوغ بالصفرة (الحديث 4064) بنحوه و اخرجه النسائي في الزينة، الزعفران (الحديث 5130) بمعناه . تحفة الاشراف (6728) .

دھوڈالو پھر دھوڈ اور پھر آئندہ کبھی اس کو استعمال نہ کرنا۔ (ترمذی، نسائی، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث، 369)

کیاتم بیوی والے ہو" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سوال کا مقصد یہ بیان کرنا تھا کہ اگر بیوی ہے اور اس نے خلوق استعمال کی ہے اور پھر اس کے بدن یا کپڑے سے اس کا اثر تمہارے بدن یا کپڑے پر پہنچا ہے تو اس صورت میں تم معذور ہو اور اگر خود تم نے خلوق کا استعمال کیا ہے تو پھر معذور نہیں سمجھے جاؤ گے کیونکہ مرد کو خلوق کا استعمال جائز نہیں ہے، اس صورت میں تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم اپنے بدن یا کپڑے کو دھوکر اس کا اثر زائل کرو۔ اس سے واضح ہوا کہ اس سوال کا مقصد یہ ظاہر کرنا نہیں تھا کہ اگر تمہاری بیوی ہے اور تم نے بیوی کی خاطر استعمال کیا ہے تو تم "معذور" کے حکم میں ہو، جیسا کہ حدیث کے ظاہر مفہوم سے گمان ہوتا ہے۔ "اس کو دھوڈالو" اس جملہ کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار دھونے کا حکم دیا اور تین بار دھونے کا حکم دینا مبالغہ وتاکید کے طور پر تھا لیکن زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار دھونے کا حکم اس لئے فرمایا کہ اس کا رنگ کم از کم تین مرتبہ دھوئے بغیر نہیں چھوٹتا۔

5101 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ سَاَلَهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَیْءٌ فِیْ صُدْغَيْهِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے' قتادہ نے ان سے دریافت کیا، کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال کیا؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی کیونکہ صرف آپ کی کنپٹی میں کچھ بال سفید تھے۔

5102 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى - يَعْنِی ابْنَ سَعِيْدٍ - قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ اِنَّمَا كَانَ الشَّمَطُ عِنْدَ الْعَنْفَقَةِ يَسِيْرًا وَّفِی الصُّدْغَيْنِ يَسِيْرًا وَّفِی الرَّاْسِ يَسِيْرًا .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال نہیں کیا آپ کے ہونٹ کے نیچے کچھ بال سفید تھے آپ کی کنپٹی میں کچھ بال سفید تھے اور سر میں کچھ بال سفید تھے۔

5103 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِصَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِی الْخَلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَتَعْلِيْقَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَحِلِّهٖ وَاِفْسَادَ الصَّبِیِّ

5101-اخرجه البخاري في المناقب، باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3550) واخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في شيب رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 36) مطولاً . تحفة الاشراف (1398) .

5102-اخرجه مسلم في الفضائل، باب شيبه صلى الله عليه وسلم (الحديث 104) بنحوه . تحفة الاشراف (1328) .

5103-اخرجه ابو داؤد في الخاتم، باب ما جاء في خاتم الذهب (الحديث 4222) . تحفة الاشراف (9355) .

غَيْرَ مُحَرِّمِهِ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کو ناپسند قرار دیا ہے زرد رنگ یعنی خلوق استعمال کرنا، سفید بالوں کو تبدیل کرنا، ٹخنے کے نیچے تہبند رکھنا، سونے کی انگوٹھی استعمال کرنا، شطرنج کھیلنا اور (خواتین کا) نامناسب طور پر اپنی زیب وزینت کو ظاہر کرنا "معوذات" کی بجائے کسی اور (یعنی زمانہ جاہلیت کے الفاظ کے ذریعے) دم کرنا، تعویز لٹکانا اور ناحق طور پر پانی (یعنی مادہ تولید) کو ضائع کرنا اور بچے کو خراب کرنا۔ البتہ آپ نے ان چیزوں کو حرام قرار نہیں دیا۔

18 - باب الْخِضَابِ لِلنِّسَآءِ .

یہ باب ہے کہ عورتوں کا خضاب (مہندی) استعمال کرنا

5104 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطِيْعُ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عِصْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مَدَّتْ يَدَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ فَقَبَضَ يَدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَدَدْتُ يَدِيْ اِلَيْكَ بِكِتَابٍ فَلَمْ تَاْخُذْهُ . فَقَالَ "اِنِّيْ لَمْ اَدْرِ اَيَدُ امْرَاَةٍ هِيَ اَوْ رَجُلٍ" . قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ . قَالَ "لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ بِالْحِنَّاءِ" .

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک خاتون نے اپنے ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھائے اس کے ہاتھ میں کوئی تحریر موجود تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پیچھے رکھا اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے اپنے ہاتھ آپ کی طرف اس تحریر کے ہمراہ بڑھائے ہیں آپ نے اسے پکڑا نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ خاتون کا ہاتھ ہے یا مرد کا ہاتھ ہے؟ اس نے عرض کی: یہ خاتون کا ہاتھ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم عورت ہو تو اپنے ناخنوں کی رنگت کو مہندی کے ذریعے تبدیل کرو۔

19 - باب كَرَاهِيَةِ رِيْحِ الْحِنَّاءِ .

یہ باب ہے کہ مہندی کی بو کا ناپسند ہونا

5105 - اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ سَمِعْتُ كَرِيْمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ سَاَلَتْهَا امْرَاَةٌ عَنِ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ قَالَتْ لَا بَاْسَ بِهِ وَلٰكِنْ اَكْرَهُ هٰذَا لِاَنَّ حِبِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ رِيْحَهُ . تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک خاتون نے ان سے مہندی کو خضاب کے طور پر لگانے کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ میں اسے پسند نہیں کرتی کیونکہ میرے محبوب اس کی بو کو ناپسند کرتے

5104-اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب في الخضاب للنساء (الحديث 4166) . تحفة الاشراف (17868) .

5105-اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب في الخضاب للنساء (الحديث 4164) . تحفة الاشراف (17959) .

تھے۔ (راوی کہتے ہیں) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

شرح

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے سر کے بالوں پر مہندی کا خضاب کرنے کو ناپسند فرماتے تھے کیونکہ اگر آپ کے نزدیک عورتوں کے لئے مطلق مہندی کا استعمال ناپسندیدہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہندہ کو محض اس لئے بیعت کرنے سے انکار کیوں فرماتے کہ ان کے ہاتھ مہندی سے عاری تھے۔

20- باب النَّتْفِ۔

یہ باب ہے کہ بال اکھیڑنا

5106 – أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ وَاَبُو الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ اَبِی الْحُصَيْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ شُفَيٍّ - وَقَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ شَفِيٍّ - اِنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ خَرَجْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِّیْ يُسَمّٰى اَبَا عَامِرٍ - رَجُلٌ مِّنَ الْمَعَافِرِ - لِنُصَلِّیَ بِاِيْلِيَاءَ وَكَانَ قَاصُّهُمْ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ اَبُو الْحُصَيْنِ فَسَبَقَنِیْ صَاحِبِیْ اِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ اَدْرَكْتُهٗ فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ هَلْ اَدْرَكْتَ قَصَصَ اَبِیْ رَيْحَانَةَ فَقُلْتُ لَا . فَقَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَاَنْ يَّجْعَلَ الرَّجُلُ اَسْفَلَ ثِيَابِهٖ حَرِيْرًا مِّثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ يَجْعَلَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ حَرِيْرًا اَمْثَالَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبٰى وَعَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَوَاتِيْمِ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ .

◇◇ ابوالحصین ہیثم بن شفی بیان کرتے ہیں: ابواسود شفی فرماتے ہیں: میں اور میرے ایک دوست جن کا نام ابوعامر تھا یہ معافر قبیلے سے تعلق رکھتے تھے ہم بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کے لئے روانہ ہوئے وہاں پر حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ تھے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل تھے اور "ازد" قبیلے سے تعلق رکھتے تھے وہ ان کے خطیب تھے ابوالحصین بیان کرتے ہیں میرے ساتھی مجھ سے پہلے مسجد میں چلے گئے اس کے بعد میں وہاں پہنچا اور ان کے پہلو میں جا کر بیٹھ گیا۔ انہوں نے بتایا: کیا تم نے حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ کی تقریر سنی ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے بتایا: میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے منع کیا ہے۔ دانت رگڑ کر برابر کرنے، بال گودنے، سفید بال اکھاڑنے، ایک مرد کے دوسرے مرد کے ساتھ کپڑے پہنے بغیر (ایک ہی لحاف میں) لیٹنے، ایک عورت کے دوسری عورت کے ساتھ اسی طرح لیٹنے، عجمیوں کی طرح کپڑے کے نیچے ریشم لگانے، عجمیوں کی طرح کندھوں پر ریشم لگانے، لوٹ مار کرنے، چیتے کی کھال پر بیٹھنے، انگوٹھیاں پہننے سے منع کیا ہے البتہ حاکم کے لئے (انگوٹھی

5106- اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب من كرهه (الحديث 4049) و اخرجه النسائي في الزينة، تحريم الوشر (الحديث 5125) مختصرًا والحديث عند: النسائي في الزينة، تحريم الوشر (الحديث 5126 و 5127) و ابن ماجه في اللباس، باب ركوب النمور (الحديث 3655). تحفة الاشراف (12039).

پہننے کی) اجازت ہے۔

سفید بالوں کو اکھیڑنے کی ممانعت کا بیان

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید بالوں کو نہ چنو کیونکہ بڑھاپا (یعنی بالوں کا سفید ہونا) مسلمانوں کے لئے نورانیت کا سبب ہے، جو شخص حالت اسلام میں بڑھاپے کی طرف قدم بڑھاتا ہے یعنی جب کسی مسلمان کا ایک بال سفید ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور اس کی ایک خطا کو محو کر دیتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث، 385)

بڑھاپے کی نورانیت کا سبب اس اعتبار سے فرمایا گیا ہے کہ بڑھاپا اصل میں وقار کا مظہر ہے، جیسا کہ تیسری فصل میں آنے والی ایک روایت سے واضح ہوگا کہ بنی آدم میں سب سے پہلے شخص پر سفید بالوں کی صورت بڑھاپا آیا وہ حضرت ابراہیم علیہ والسلام تھے چنانچہ جب انہوں نے پہلے پہل اپنی داڑھی میں سفید بال کی صورت میں بڑھاپا دیکھا تو بارگاہ کبریائی میں عرض کیا کہ میرے پروردگار یہ کیا ہے؟ جواب آیا کہ یہ وقار ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ خداوندا! میرے وقار کو زیادہ کر۔" وقار، دراصل ایک ایسا وصف ہے جو انسان کو گناہ فسق اور بے حیائی کی باتوں سے روکتا ہے اور توبہ وطاعات کی طرف مائل کرتا ہے، اس اعتبار سے یہ وصف انسان میں اس نور کو پیدا کرتا ہے جو میدان حشر میں ظلمت وتاریکیوں کو چیرتا ہوا آگے آگے چلے گا، جیسا کہ اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا ہے۔" آیت (یَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ ، الحدید: 12) "لہٰذا اس توجیہ کی روشنی میں بڑھاپے کے نور سے قیامت کے دن کا نور مراد ہے چنانچہ ایک روایت میں اس کی تصریح بھی ہے اور اگر نورانیت سے شکل وصورت کی خوشنمائی ودلکشی اور باطن کی صفائی نیک سیرتی مراد ہو جو اس دنیا میں بوڑھوں کو حاصل ہوتی ہے تو یہ بھی بعید از حقیقت نہیں ہوگا۔

اس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ سفید بالوں کو چننا مکروہ ہے۔

حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوتا ہے اس کا بڑھاپا قیامت کے دن نور کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

(ترمذی، نسائی، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث، 386)

اس موقعہ پر یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ جب بڑھاپا (یعنی بالوں کا سفید ہونا) دنیا وآخرت دونوں جگہ نورانیت کا سبب ہے تو خضاب کے ذریعہ اس کو ظاہر نہ ہونے دینا اور اس کو تبدیل کرنا شریعت نے جائز کیوں قرار دیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خضاب کی مشروعیت بھی دراصل ایک دینی مصلحت کے سبب سے ہے اور وہ یہ کہ اس کے ذریعہ دشمنوں کے سامنے قوت وہیبت کا اظہار ہوتا ہے تاکہ وہ مسلمانوں کو ضعیف وناتواں جان کر دلیر نہ ہوں اس صورت میں پھر یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مذکورہ مصلحت کی خاطر خضاب کرنا مشروع ہے تو اسی مصلحت کے لئے بالوں کو جڑ سے اکھاڑنا پڑتا ہے جو اول تو تکلیف کا باعث ہے دوسرے بدہئیتی اور بدنمائی کا سبب بھی بنتا ہے جب کہ خضاب کا لگانا خوش ہئیتی میں اضافہ کرتا ہے لہٰذا خضاب کرنے اور بالوں کو چننے میں بڑا فرق ہے

21 - باب وَصْلِ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ .

یہ باب ہے کہ بالوں میں پیوند لگانا

5107 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ .

✧✧ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی بات (فریب کاری) سے منع کیا ہے۔

5108 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَعَهُ فِىْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِّنْ كُبَبِ النِّسَآءِ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْمُسْلِمَاتِ يَصْنَعْنَ مِثْلَ هٰذَا اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَادَتْ فِىْ رَاْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ زُوْرٌ تَزِيْدُ فِيْهِ" .

✧✧ حضرت سعید المقبر ی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا ان کے ہاتھ میں ایک وگ تھی جو عورتیں نقلی بالوں کے طور پر استعمال کرتی ہیں انہوں نے فرمایا: مسلمان خواتین کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس طرح کے کام کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو بھی عورت اپنے سر میں اس طرح کے بالوں کے ذریعے اضافہ کرے گی جو اس کے نہیں ہوں گے تو یہ فریب ہوگا۔

22 - باب الْوَاصِلَةِ .

یہ باب ہے کہ بال جوڑنے والی عورت

5109 - اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ

5107-اخرجه البخاري في احاديث الانبياء، باب 54 (الحديث 3488) مطولاً و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم فعل الواصلة و المستوصلة و الواشمة و المستوشمة و النامصة و المتنمصة و المتفلجات، و المغيرات خلق الله (الحديث 123 و 124) مطولاً . واخرجه النسائي في الزينة، الوصل في الشعر (الحديث 5261) مطولاً، ووصل الشعر بالخرق (الحديث 5262 و 5263) مطولاً . تحفة الاشراف (11418) .

5108-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11417) .

5109-اخرجه البخاري في اللباس ، باب وصل الشعر (الحديث 5936)، وباب الموصولة (الحديث 5941) مطولاً واخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم فعل الواصلة و المستوصلة و الوشمة و المستوشمة والنامصة و المتنمصة و المتفلجات و المغيرات خلق الله (الحديث 115) مطولاً و اخرجه النسائي في الزينة، لعن الواصلة و المستوصلة (الحديث 5265) مطولاً و اخرجه ابن ماجه في النكاح، باب الواصلة والواشمة (الحديث 1988) مطولاً . تحفة الاشراف (15747) .

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ .

✧✧ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی عورت اور بال جڑوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

23 - باب الْمُسْتَوْصِلَةِ .

یہ باب ہے کہ بال جڑوانے والی عورت

5110 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوتَشِمَةَ . اَرْسَلَهُ الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِشَامٍ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی عورت، بال جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

5111 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِشَامٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ .

✧✧ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے، بال جڑوانے والی (جسم) گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

5112 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ" .

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

5110-انفرد به النسائي، و سياتي في الزينة، لعن الواشمة و الموتشمة (الحديث 5266) . تحفة الاشراف (8107) .

5111-اخرجه البخاري في اللباس، باب المستوشمة (الحديث 5947) . واخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم فعل الواصلة و المستوصلة و الواشمة و المستوشمة و النامصة و المتنمصة و المتفلجات و المغيرات خلق الله الحديث (الحديث 119) . و اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب صلة الشعر (الحديث 4168) و اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في الواصلة و المستوصلة و الواشمة و المستوشمة (الحديث 2783م) . و اخرجه النسائي في الزينة، لعن الواصلة (الحديث 5264) . تحفة الاشراف (8137 و 19501) .

5112-اخرجه البخاري في النكاح، باب لا تطيع المراة زوجها في معصية (الحديث 5205) مطولاً، و في اللباس، باب وصل الشعر (الحديث 5934) مطولاً واخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم فعل الواصلة و المستوصلة و الواشمة و المستوشمة و النامصة و المتنمصة و المتفلجات و المغيرات خلق الله (الحديث 117 و 118) مطولاً . تحفة الاشراف (17849) .

5113 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَتْ اِنِّیْ امْرَاَةٌ زَعْرَاءُ اَيَصْلُحُ اَنْ اَصِلَ فِیْ شَعْرِیْ فَقَالَ لَا . قَالَتْ اَشَیْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ تَجِدُهُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَجِدُهُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ .
وَسَاقَ الْحَدِيْثَ .

✧✧ مسروق بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اس نے کہا: میں ایک ایسی عورت ہوں جس کے بال کم ہو گئے ہیں تو کیا میں اپنے بالوں میں مصنوعی بال لگوا سکتی ہوں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ تو اس نے دریافت کیا: کیا آپ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے یا آپ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس بارے میں دیکھا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بھی اس کو سنا ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی اس کا حکم پایا ہے (امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

شرح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ گودنے والی اور گدوانے والی عورتیں منہ پر سے بال نچوانے والی عورتیں، افزائش حسن کے لئے دانتوں کو سوہان (ریتی) سے رتوانے والی عورتیں ان سب پر کہ جو اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں میں تغیر کرتی ہیں اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ (جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ روایت عورتوں تک پہنچی) تو ایک عورت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ اس طرح (کی عورتوں پر) لعنت بھیجتے ہیں؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے لئے کیا رکاوٹ ہے کہ میں اس پر لعنت نہ بھیجوں جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور جس کو کتاب اللہ میں ملعون قرار دیا گیا ہے عورت نے کہا کہ میں نے بھی اس چیز کو پڑھا ہے جو دو دفتیوں کے درمیان ہے (یعنی میں نے بھی پورا قرآن کریم پڑھا ہے) لیکن اس میں مجھے یہ بات جو آپ کہتے ہیں (صریح الفاظ میں) کہیں نہیں ملی ہے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "اگر تم قرآن کریم کو غور و فکر کے ساتھ اور سمجھ کر پڑھتیں تو اس میں تمہیں یقیناً اس کا حکم ملتا، کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے (وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ، الحشر: 7) (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں جو کچھ دیں اس کو قبول کرو اور اس پر عمل کرو اور جس چیز سے تمہیں منع کریں اس سے باز رہو) اس عورت نے کہا کہ ہاں یہ آیت تو میں نے پڑھی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "پس یہ وہ چیز ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ (بخاری ومسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث، 360)

عورتوں کو اپنے چہرے کے بال چنوانا مکروہ ہے لیکن اگر کسی عورت کو چہرے پر داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اس کو صاف کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔ حدیث میں صرف چنوانے والی کا ذکر ہے۔ چننے والی کا ذکر نہیں کیا گیا ہے کہ جس کو نامصہ کہتے ہیں جب کہ

5113- انفرد به النسائي - تحفة الاشراف (9584) .

اس مسئلہ سے متعلق جو روایت دوسری فصل میں آئے گی اس میں نامصہ کا ذکر ہے۔ اہل عرب کے نزدیک عورتوں کے دانتوں میں ایک دوسرے دانت کے درمیان کشادگی وفرق کا ہونا پسندیدہ سمجھا جاتا تھا اور عام طور پر چھوٹی عمر کی عورتوں کے دانت اسی طرح کے ہوتے ہیں، چنانچہ عرب میں یہ دستور تھا کہ عورتیں جب بوڑھی ہو جاتی تھیں اور ان کے دانت بڑھ جاتے تھے جس کی وجہ سے ان کے دانتوں کے درمیان یہ کشادگی باقی نہیں رہتی تھی، تو وہ باقاعدہ اپنے دانتوں پر سوہان اور ریتی وغیرہ چلا کر کے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرتی تھیں اور اس کی بنیاد ان کا یہ جذبہ ہوتا تھا کہ جوان وکمسن نظر آئیں اور حسن و دلکشی ظاہر ہو، چنانچہ اسلامی شریعت نے اس طریقہ کو بھی ممنوع قرار دیا۔ لفظ المغیر ات تمام مذکورہ عورتوں کی صفت ہے جس کو ترجمہ میں ظاہر کیا گیا ہے یعنی جن عورتوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ سب اس طرح کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیز جیسی بنادی ہے اس میں وہ اپنی خواہش کے مطابق ترمیم کرتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مصلحت و مرضی کے خلاف ہے۔ اسی طرح لفظ "خلق اللہ" "مغیرات" کا مفعول ہے اور یہ پورا جملہ تعلیل کے درجہ میں ہے جو وجوب لعنت کی علت و وجہ کو ظاہر کرتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ مثلہ اور داڑھی منڈانا وغیرہ میں جو حرمت (ممانعت) ہے اس کی علت و وجہ بھی یہی چیز یعنی اللہ کی تخلیق میں تغیر کرنا ہے، لیکن اس سے یہ ضروری قرار نہیں پاتا کہ ہر تغیر حرام ہو کیونکہ یہ علت کوئی مستقل حیثیت نہیں رکھتی، بلکہ حرمت کی اصل علت تو شرع کی طرف سے منع کیا جانا ہے اور اس ممانعت میں جو حکمت پوشیدہ ہے وہ یہ چیز ہے جس کو ظاہری علت کا درجہ دیا جاتا ہے لہٰذا حاصل یہ نکلا کہ شارع (علیہ السلام) نے جن تغیرات کو مباح قرار دیا ہے ان میں اباحت رہے گی اور جن تغیرات کو حرام قرار دیا ہے ان میں حرمت جاری ہوگی مذکورہ عورت نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر جو کچھ کہا اس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ ان عورتوں کو اپنی طرف سے ملعون قرار دیتے ہیں یا اس بات کی اطلاع دیتے ہیں کہ قرآن کریم میں ان عورتوں کو ملعون قرار دیا گیا ہے حالانکہ قرآن کریم میں ان عورتوں پر لعنت کا کوئی صریح ذکر نہیں ہے۔

اور یہ مسئلہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے ملعون قرار دیا ہے اس پر لعنت بھیجنا جائز نہیں ہے؟ چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بڑے اچھے انداز میں بات سمجھائی اور قرآن وحدیث کے حوالوں سے مسئلہ کو ثابت کیا تو اس کو اطمینان ہو گیا کیونکہ اس کو حدیث کے بارے میں کوئی شبہ تھا ہی نہیں محض اس حکم قرآن میں بالالفاظ صریح نہ ہونے کی وجہ سے اس کے ذہن میں اشکال پیدا ہوا تھا اور وہ بھی رفع ہو گیا روایت کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جب بندوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن امور کی ممانعت بیان فرمائیں ان سے باز رہا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بھی اور دوسری احادیث کے ذریعہ بھی مذکورہ بالا چیزوں سے منع فرمایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان چیزوں کی ممانعت گویا قرآن میں مذکور ہے۔

علامہ طیبی کہتے ہیں کہ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ مذکورہ عورتوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لعنت فرمانا ایسا ہے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کو ملعون قرار دیا ہو لہٰذا اس پر عمل کیا جانا واجب ہے۔

24- باب الْمُتَنَمِّصَاتِ .

یہ باب ہے کہ (چہرے کے) بال اکھیڑنے والی عورتیں

5114 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ .

❖❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی عورتوں، گودوانے والی (چہرے کے) بال اکھیڑنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والی عورتوں (جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت کو) تبدیل کرتی ہیں' پر لعنت کی ہے۔

5115 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الْمُتَفَلِّجَاتِ . وَسَاقَ الْحَدِيْثَ .

❖❖ ابراہیم نخعی بیان فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (دانتوں کے درمیان) کشادگی کرنے والی عورتیں اس کے بعد آپ نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے۔

5116 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ عَنْ اُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ .

❖❖ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے، گدوانے، نقلی بال لگوانے نقلی بال لگانے، اکھیڑنے اور اکھڑوانے سے منع کیا ہے۔

5114-اخرجه البخاري في التفسير، باب (وما آتاكم الرسول فخذوه) (الحديث 4886 و488700 مطولاً، و في اللباس، باب المتفلجات للحسن (الحديث 5931) مطولاً، و باب المتنمصات(الحديث 5939) مطولاً ، وباب الموصولة (الحديث 5943)مطولاً، وباب الواشمة (الحديث 5944م)، وباب المستوشمة (الحديث 5948) مطولاً و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم فعل الواصلة و المستوصلة والواشمة و المستوشمة و النامصة و المتنمصة و المتفلجات و المغيرات خلق الله (الحديث 120) مطولاً، و اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب صلة الشعر (الحديث 4169) مطولاً و اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في الواصلة و المستوصلة والواشمة والمستوشمة (الحديث 2782) و اخرجه النسائي في الزينة، لعن المتنمصات و المتفلجات (الحديث 5267) . و اخرجه ابن ماجه في النكاح، باب الواصلة و الواشمة (الحديث 1989) مطولاً . تحفة الاشراف (9450) .

5115-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة و الواشمة و المستوشمة و النامصة و المتنمصة و المتفلجات و المغيرات خلق الله (الحديث 120م) . واخرجه النسائي في الزينة، لعن المتنمصات و المتفلجات (الحديث 5268 و 5270) . تحفة الاشراف (9431) .

5116-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17975) .

شرح

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عورت اپنے بالوں میں کسی دوسری عورت کے بالوں کا جوڑا لگائے (خواہ خود لگائے اور خواہ کسی دوسرے سے لگوائے) اور جو عورت کسی دوسری عورت کے بالوں میں اپنے بالوں کا جوڑ لگائے اور جو عورت گودے اور جو عورت گدوائے ان سب پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔

(بخاری، ومسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث، 359)

بالوں کا جوڑ لگائے یا لگوائے" سے مراد یہ ہے کہ بالوں کے حسن و درازی کے لئے کوئی عورت کسی دوسری عورت کے بالوں کا چوٹا لے کر اپنی چوٹی میں شامل کرے یا اپنے بالوں کا چوٹا لے کر کسی دوسری عورت کی چوٹی میں شامل کردے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ "احادیث سے یہ بات صراحت کے ساتھ ثابت ہوتی ہے کہ بلا کسی استثناء وقید کے بالوں کا جوڑ لگانا حرام ہے" چنانچہ ظاہر ومختار مسئلہ بھی یہی ہے لیکن ہمارے (شافعی) علماء نے اس مسئلہ میں یہ تفصیل بیان کی ہے کہ انسان کے بالوں کا جوڑ لگانا تو بلا اختلاف حرام ہے کیونکہ انسان کو جو بزرگی و شرف حاصل ہے، اس کی بناء پر اس کے بالوں اور اس کے دیگر اجزاء جسم سے فائدہ اٹھانا حرام ہے اور اگر انسان کے علاوہ کسی جانور کے پاک بال ہوں تو ان کی چوٹی میں شامل کرنے کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر عورت کا خاوند یا مالک نہ ہو (یعنی جو عورت آزاد ہو اور مطلقہ یا بیوہ یا کنواری ہو) تو اس کے لئے اپنی چوٹی میں ان بالوں کو شامل کرنا بھی حرام ہے اور اگر عورت خاوند یا مالک والی ہو تو اس کے حق میں تین صورتیں ہیں جن میں سے سب سے زیادہ صحیح صورت یہ ہے کہ وہ خاوند یا مالک کی اجازت کے بعد ان بالوں کو اپنی چوٹی میں شامل کرے تو جائز ہے۔

مالک، طبری اور اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ عورت کے لئے اپنی چوٹی میں کوئی بھی چیز شامل کرنا ممنوع ہے خواہ وہ بال ہوں، خواہ کالے صوف (اون) ہوں، خواہ دھجیاں ہوں اور خواہ ان کے علاوہ کوئی اور چیز ہو، ان حضرات نے اس مسئلہ میں احادیث سے استدلال کیا ہے، جبکہ فقیہ لیث کا قول یہ ہے کہ مذکورہ ممانعت کا تعلق صرف بالوں سے ہے، لہٰذا چوٹی میں بالوں کے علاوہ دوسری چیزیں جیسے صوف وغیرہ شامل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ نیز بالوں کو ایسی ڈوری وغیرہ سے باندھنا کہ جو بالوں کی مشابہت نہ رکھے بلا کراہت جائز ہے۔

فتاوٰی عالمگیری میں یہ لکھا ہے کہ سر کے بالوں میں (یعنی چوٹی میں) انسان کے بال شامل کرنا حرام ہے لیکن صوف یعنی اون کو شامل کرنا جائز ہے۔ "گودنے" کا مطلب یہ ہے کہ جسم کے کسی حصہ کی جلد پر سوئیاں یا اسی طرح کی کوئی چیز چبھوئی جائے یہاں تک کہ خون بہنے لگے پھر اس میں سرمہ یا نیل بھر دیا جائے۔ یہ زمانہ جاہلیت کی ایک رسم ہے اور آج کل بعض غیر مسلم قوموں میں اس کا رواج ہے، شریعت اسلامی نے اس کو ممنوع قرار دیا ہے، نووی فرماتے ہیں کہ یہ چیز گودنے والے اور گدوانے والے دونوں کے لئے حرام ہے اور جسم کے جس حصہ پر گودا جاتا ہے وہ حصہ نجس ہو جاتا ہے، لہٰذا اگر کسی مسلمان نے نا سمجھی سے گدوالیا ہے اور کسی علاج ومعالجہ کے ذریعہ اس کا ازالہ ممکن ہو تو اس کا نشان مٹوا دینا واجب ہے۔

اور اگر کسی حرج وتنگی کے بغیر اس کا ازالہ ممکن نہ ہو، نیز اس بات کا خوف ہو کہ اس کو زائل کرنے کی صورت میں جسم کا وہ حصہ

تلف یا بیکار ہو جائے گا یا پوری طرح کام نہیں کرے گا یا اس ظاہری عضو میں بہت بڑا عیب پیدا ہو جائے گا تو اس صورت میں اس کا ازالہ واجب نہیں، تاہم اللہ سے معافی مانگنا اور توبہ و استغفار کرنا چاہیے تا کہ اس پر سے گناہ کا بار ہٹ جائے اور اگر مذکورہ چیزوں میں سے کسی چیز کا خوف نہ ہو تو پھر اس کا ازالہ ہی لازم ہوگا اور اس میں تاخیر کرنے سے گنہگار ہوگا۔

25 - باب الْمُوتَشِمَاتِ وَذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ وَالشَّعْبِيِّ فِيْ هٰذَا

یہ باب ہے کہ گدوانے والی عورتوں کا بیان

اس بارے میں عبداللہ بن مرہ اور شعبی کے اختلاف کا تذکرہ

5117 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُرَّةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اٰكِلُ الرِّبَا وَمُوْكِلُهُ وَكَاتِبُهُ اِذَا عَلِمُوْا ذٰلِكَ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمَوْشُوْمَةُ لِلْحُسْنِ وَلَاوِي الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدُّ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سود کھانے والا، سود کھلانے والا، اسے تحریر کرنے والا جب وہ لوگ یہ عمل کرلیں اور گودنے والی عورت، گدوانے والی عورت جو خوبصورتی کے لئے ایسا کرے اور صدقے (زکوۃ) کی ادائیگی نہ کرنے والا شخص اور وہ دیہاتی جو ہجرت کے بعد مرتد ہو جائے یہ سب قیامت کے دن تک کے لیے حضرت محمد ﷺ کی زبانی ملعون قرار پائے ہیں۔

5118 - اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا حُصَيْنٌ وَّمُغِيْرَةُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ . اَرْسَلَهُ ابْنُ عَوْنٍ وَّعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ .

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اسے تحریر کرنے والے، صدقہ (زکوۃ) ادا نہ کرنے والے پر لعنت کی ہے اور آپ نے نوحہ کرنے سے منع کیا ہے۔

5119 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ قَالَ اِلَّا مِنْ دَاءٍ فَقَالَ نَعَمْ وَالْحَالُّ وَالْمُحَلَّلُ لَهُ وَمَانِعُ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ .

5117-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9195) .

5118-انفرد به النسائي . وسياتي في الزينة، الموتشمات و ذكر الاختلاف على عبد الله بن مرة و الشعبي في هذا (الحديث 5119 و 5120) مرسلًا . تحفة الاشراف (17975) .

5119-تقدم (الحديث 5118) .

❖❖ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے سود کھانے والے، اسے کھلانے والے، اس کی گواہی دینے والے، اسے تحریر کرنے والے، گودنے والی عورت، گدوانے والی عورت (راوی کہتے ہیں) البتہ کسی بیماری کی وجہ سے ایسا کیا جا سکتا ہے تو استاد نے جواب دیا: جی ہاں۔ اور حلالہ کرنے والا شخص اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہو، زکوٰۃ کی ادائیگی کا انکار کرنے والے شخص پر لعنت کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے نوحہ کرنے سے منع کیا ہے۔ (راوی کہتے ہیں) آپ نے اس پر لعنت نہیں کی۔

5120 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ - يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوتَشِمَةَ وَنَهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ صَاحِبَ .

❖❖ شعبی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے سود کھانے والے، اسے کھلانے والے، اس کی گواہی دینے والے، اسے تحریر کرنے والے، گودنے والی عورت، گدوانے والی عورت پر لعنت کی ہے اور آپ نے نوحہ کرنے سے منع کیا ہے۔

راوی نے نوحہ کرنے والے پر آپ کی طرف سے لعنت کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

5121 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ عُمَرُ بِامْرَاَةٍ تَشِمُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَنَا سَمِعْتُهُ . قَالَ فَمَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ "لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ" .

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جو (جسم کو) گودا کرتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں تم میں سے کسی ایک نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی کچھ سنا ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں کھڑا ہوا میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی ارشاد سنا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی عورت گودے نہیں اور کوئی عورت گدوائے نہیں۔

26 - باب الْمُتَفَلِّجَاتِ .

باب: دانتوں میں کشادگی کرنے والی عورتیں

5122 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

5120-تقدم (الحديث 5118) .

5121-اخرجه البخاري في اللباس، باب المستوشمة (الحديث 5946) . تحفة الاشراف (14909) .

5122-سياتي (الحديث 5123 و5124) . تحفة الاشراف (9536) .

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

◈◈ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ نے (چہرے کے) بال اکھاڑنے والی عورتوں، دانتوں میں کشادگی کرنے والی عورتوں اور گدوانے والی عورتوں' جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کرتی ہیں' پر لعنت کی ہے۔

5123 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

◈◈ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آپ نے (چہرے کے) بال اکھاڑنے والی عورتوں، دانتوں میں کشادگی کرنے والی عورتوں اور گدوانے والی عورتوں' جو اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرتی ہیں، پر لعنت کی ہے۔

5124 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ" .

◈◈ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے (چہرے کے) بال اکھیڑنے والی عورتوں، گدوانے والی عورتوں اور دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے (جو اللہ کی تخلیق میں) تبدیلی کرتی ہیں۔

27 - باب تَحْرِيْمِ الْوَشْرِ .

باب: دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنے کا حرام ہونا

5125 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ اَنَّهُ كَانَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ يَلْزَمَانِ اَبَا رَيْحَانَةَ يَتَعَلَّمَانِ مِنْهُ خَيْرًا قَالَ فَحَضَرَ صَاحِبِيْ يَوْمًا فَاَخْبَرَنِيْ صَاحِبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا رَيْحَانَةَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْوَشْرَ وَالْوَشْمَ وَالنَّتْفَ .

◈◈ ابوالحصین حمیری بیان کرتے ہیں' یہ اور ان کے ساتھی حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ ان سے

5123-تقدم (الحديث 5122) .

5124-تقدم (الحديث 5122) .

5125-تقدم (الحديث 5106) .

علم حاصل کرتے رہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میرے ساتھی ان کے پاس موجود تھے میرے ساتھی نے مجھے بتایا کہ اس نے حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنے اور جسم گدوانے اور بال اکھیڑنے کو حرام قرار دیا ہے۔

5126 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ .

✧✧ حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ پتہ چلا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنے اور جسم گدوانے سے منع کیا ہے۔

5127 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ .

✧✧ حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ پتہ چلا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنے اور جسم گدوانے سے منع کیا ہے۔

28 - باب الْكُحْلِ .

یہ باب ہے کہ سرمہ لگانا

5128 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ مِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدَ اِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ" .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ لَيِّنُ الْحَدِيْثِ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارا سب سے بہترین سرمہ "اثمد" ہے یہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔

5126-تقدم (الحديث 5106) .

5127-تقدم (الحديث 5106) .

5128-اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في كحل رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 51) . واخرجه ابن ماجه في الطب، باب الكحل بالاثمد (الحديث 3497) . تحفة الاشراف (5535) .

سرمہ لگانے کے سبب بینائی روشن ہونے کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصفہانی سرمہ (برابر) لگایا کرو، کیونکہ وہ سرمہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور بالوں یعنی پلکوں کو اگاتا ہے جو آنکھوں کی زیبائی وحفاظت کی ضامن ہوتی ہیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لمبی سرمہ دانی تھی، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات میں تین بار اس آنکھ میں اور تین بار اس آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے (یعنی مسلسل تین سلائی دائیں آنکھ میں اور تین سلائی بائیں آنکھ میں لگاتے تھے)۔ (ترمذی، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث، 399)

بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ "اثمد" مطلق سرمہ کو کہا جاتا ہے لیکن زیادہ صحیح یہ ہے کہ "اثمد" ایک مخصوص قسم کے سرمہ کو کہا جاتا ہے اور بعض حضرات کے قول کے مطابق وہ مخصوص قسم اصفہانی سرمہ ہے جو آنکھ سے بہنے والے پانی کو روکتا ہے، آنکھ کے اندر اگر زخم پیدا ہو جاتے ہیں اور یا سوزش ہوتی ہے تو اس کو دفع کرتا ہے اور آنکھ کی رگوں کو جو روشنی کا ذریعہ ہیں طاقت دیتا ہے خاص طور پر بڑی عمر والوں اور بچوں کے حق میں زیادہ فائدہ مند رہتا ہے۔ ایک روایت میں بالاثمد کے بجائے بالاثمد المروح کے الفاظ ہیں یعنی وہ سرمہ جس میں خالص مشک مخلوط ہو۔ "روزانہ رات میں" سے ہر روز رات میں سونے سے پہلے "مراد" ہے جیسا کہ ایک روایت میں وعند النوم کے الفاظ منقول بھی ہیں، رات میں سونے سے پہلے سرمہ لگانے میں حکمت ومصلحت یہ ہے کہ سرمہ کے اجزاء آنکھوں میں زیادہ عرصہ تک رہتے ہیں اور اس کے اثرات آنکھ کے اندرونی پردوں اور جھلیوں تک اچھی طرح سرایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (رات میں) سونے سے پہلے ہر آنکھ میں اصفہانی سرمہ کی تین تین سلائیاں لگایا کرتے تھے۔

نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم علاج کے لئے جن چیزوں کو اختیار کرتے ہو ان میں بہترین چیزیں چار ہیں ایک تو لدود، دوسرے سعوط تیسرے حجامہ اور چوتھے مشی! آنکھوں کے لگانے کی چیزوں میں بہترین چیز اصفہانی سرمہ ہے جو بینائی کو روشن کرتا ہے اور پلکوں کے بالوں کو جماتا ہے، نیز بھری ہوئی سینگی کھنچوانے کے لئے (چاند کی) سترھویں، انیسویں اور اکیسویں (تاریخ) بہترین دن ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج میں تشریف لے گئے تو فرشتوں کی کوئی بھی ایسی جماعت نہیں تھی جس کے پاس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ہوں اور اس نے یہ نہ کہا ہو کہ بھری ہوئی سینگی کھنچوانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ضروری ہے۔ ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث، 460)

لدود" اس کو کہتے ہیں جو مریض کے منہ میں باچھ کی طرف سے ٹپکائی جائے! سعوط اس دوا کو کہتے ہیں جو ناک میں ٹپکائی جائے! حجامہ بھری سینگی کھنچوانے کو کہتے ہیں! اور مشی اسہال کی دواء کو کہتے ہیں، یہ لفظ مشی بمعنی چلنے سے مشتق ہے چونکہ دست آور دوا کے استعمال سے بیت الخلاء جانے کے لئے بار بار چلنا پڑتا ہے اس مناسبت سے اس دوا کو مشی کہا جاتا ہے۔ چوں کہ مہینہ کی ابتداء سے وسط مہینہ تک خون، بلکہ تمام رطوبات میں بڑھوتری، غلبہ اور جوش رہتا ہے، ادھر مہینہ کی آخری تاریخوں میں ان چیزوں کا عمل

ست کمزور اور سرد ہو جاتا ہے اس اعتبار سے گویا مہینہ کے وسط ایام اور خاص طور پر مذکورہ تاریخیں انسانی جسم کے لئے معتدل ہوتی ہیں، لہٰذا ان دنوں میں سینگی کھنچوانا زیادہ سود مند ہوتا ہے۔

29 - باب الدَّهْنِ .

باب: تیل لگانا

5129 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِذَا ادَّهَنَ رَاْسَهٗ لَمْ يُرَ مِنْهُ وَاِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُئِيَ مِنْهُ .

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بالوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر میں تیل لگاتے تھے تو وہ بال نظر نہیں آتے تھے لیکن جب آپ تیل نہیں لگاتے تھے تو وہ نظر آجاتے تھے۔

30 - باب الزَّعْفَرَانِ .

باب: زعفران کا بیان

5130 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهٗ بِالزَّعْفَرَانِ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کپڑوں پر زعفران لگایا کرتے تھے۔ ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ رنگ استعمال کرتے تھے۔

31 - باب الْعَنْبَرِ .

باب: عنبر لگانا

5131 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ الْمُزَلِّقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَيَّبُ قَالَتْ نَعَمْ بِذِكَارَةِ الطِّيْبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ .

5129-اخرجه مسلم في الفضائل، باب شيبه صلى الله عليه وسلم (الحديث 108) و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في شيب رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 38) . تحفة الاشراف (2182) .

5130-تقدم (الحديث 5100) .

5131-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17592) .

❖❖ حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو استعمال کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ مشک اور عنبر استعمال کرتے تھے۔

32 - باب الْفَصْلِ بَيْنَ طِيبِ الرِّجَالِ وَطِيبِ النِّسَآءِ .

باب: مردوں کی خوشبو اور عورتوں کی خوشبو کے درمیان فرق کیا ہے

5132 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ - يَعْنِي الْحَفَرِيَّ - عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَآءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ" .

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے جس کی خوشبو ظاہر ہو لیکن اس کا رنگ نظر نہ آئے اور عورتوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور اس کی خوشبو نہ آئے۔

5133 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنِ الطُّفَاوِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَآءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ" .

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے جس کی خوشبو پھیلے لیکن اس کا رنگ نظر نہ آئے اور عورتوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے جس کا رنگ نظر آئے لیکن خوشبو نہ پھیلے۔

33 - باب اَطْيَبِ الطِّيبِ .

باب: سب سے بہترین خوشبو

5134 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اتَّخَذَتْ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّحَشَتْهُ مِسْكًا" . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هُوَ اَطْيَبُ الطِّيبِ" .

❖❖ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس میں مشک رکھ لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ (مشک) سب سے بہترین خوشبو ہے۔

5132-اخرجه ابو داؤد في النكاح، باب ما يكره من ذكر الرجل ما يكون من اصابته اهله (الحديث 2174) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في طيب الرجال و النساء (الحديث 2787) و اخرجه النسائي في الزينة، الفصل بين طيب الرجال و طيب النساء (الحديث 5133) و الحديث عند: ابي داؤد في الحمام، باب ما جاء في التعري (الحديث 4019) . تحفة الاشراف (15486) .

5133-تقدم (الحديث 5132) .

5134-تقدم (الحديث 1904) .

34 - باب التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوقِ ۔

یہ باب ہے کہ زعفران اور خلوق کا استعمال کرنا

5135 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ حُكَيْمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ رَدْعٌ مِّنْ خَلُوْقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اذْهَبْ فَانْهَكْهُ" ۔ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ "اذْهَبْ فَانْهَكْهُ" ۔ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ "اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ" ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنے کپڑوں پر اچھی طرح خلوق لگائی ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: جاؤ اور اسے صاف کرلو۔ وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے صاف کرو۔ وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے صاف کرو اور دوبارہ نہ لگانا۔

5136 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَفْصِ بْنَ عَمْرٍو وَقَالَ عَلٰى اِثْرِهٖ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ اَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ لَهُ "هَلْ لَكَ امْرَاَةٌ" ۔ قُلْتُ لَا ۔ قَالَ "فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ" ۔

✧✧ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے اس وقت انہوں نے خلوق لگائی ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہاری بیوی ہے (کیا تمہاری نئی شادی ہوئی ہے)؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اسے دھولو۔ پھر تم اسے دوبارہ دھولو اور آئندہ نہ لگانا۔

5137 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ } اَبَا { حَفْصِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ "اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ" ۔

✧✧ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے خلوق لگائی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: جاؤ اور اسے دھولو۔ پھر اسے دھولو اور دوبارہ مت لگانا۔

5138 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ عَنْ يَعْلٰى نَحْوَهُ ۔ خَالَفَهُ سُفْيَانُ رَوَاهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلٰى ۔

5135-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (12271) ۔

5136-اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في كراهية التزعفر و الخلوق للرجال (الحديث 2816) واخرجه النسائي في الزينة، التزعفر و الخلوق (الحديث 5137 و 5138 و 5139 و 5140) ۔ تحفة الاشراف (11849) ۔

5137-تقدم (الحديث 5136) ۔ 5138-تقدم (الحديث 5136) ۔

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت یعلی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

5139 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبْصَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيْ رَدْعٌ مِّنْ خَلُوْقٍ قَالَ "يَا يَعْلَى لَكَ امْرَاَةٌ" . قُلْتُ لَا . قَالَ "اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ" . قَالَ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ .

✧✧ حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا میرے جسم پر اس وقت خلوق کا نشان تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے یعلی کیا تمہاری بیوی ہے (کیا تمہاری نئی شادی ہوئی ہے؟) میں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: تم اسے دھولو اور دوبارہ نہیں لگانا۔ یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ دہرائے۔

راوی کہتے ہیں میں نے اسے دھولیا اور دوبارہ نہیں لگایا۔ یہ الفاظ راوی نے بھی تین مرتبہ دہرائے۔

5140 - اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الصَّبِيْحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُوْسٰى - يَعْنِيْ مُحَمَّدًا - قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلَى قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ "اَيْ يَعْلَى هَلْ لَكَ امْرَاَةٌ" . قُلْتُ لَا . قَالَ "اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ" . قَالَ . فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ .

✧✧ حضرت یعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا میں نے خلوق لگائی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: اے یعلی! کیا تمہاری بیوی ہے (کیا تمہاری نئی شادی ہوئی ہے) میں نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے دھولو، اسے دھولو، اسے دھولو اور دوبارہ نہ لگانا۔ راوی کہتے ہیں میں گیا میں نے اسے دھولیا میں نے پھر اسے دھویا پھر میں نے اسے دھویا اور پھر میں نے اسے دوبارہ نہیں لگایا۔

35 - باب مَا يُكْرَهُ لِلنِّسَآءِ مِنَ الطِّيبِ .

باب: خواتین کے لئے کون سی خوشبو لگانا مکروہ ہے

5141 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ - وَهُوَ ابْنُ عُمَارَةَ - عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَيُّمَا امْرَاَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا مِنْ رِيْحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ" .

5139-تقدم (الحديث 5136) .

5140-تقدم (الحديث 5136) .

5141-اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب ما جاء في المراة تتطيب للخروج (الحديث 4173) بنحوه و اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في كراهية خروج المراة متعطرة (الحديث 2786) بنحوه . تحفة الاشراف (9023) .

◈◈ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی عورت عطر لگائے اور پھر کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو اگر لوگ اس کی خوشبو کو پائیں تو وہ عورت زنا کرنے والی ہے۔

36 - باب اغْتِسَالِ الْمَرْاَةِ مِنَ الطِّيبِ ۔

باب: عورت کا اس خوشبو کو دھو لینا

5142 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ - وَلَمْ اَسْمَعْ مِنْ صَفْوَانَ غَيْرَهُ - يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ ثِقَةٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطِّيبِ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ" . مُخْتَصَرٌ .

◈◈ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی عورت مسجد کی طرف جانے کے لئے نکلے تو اسے خوشبو کو دھو لینا چاہئے جیسے وہ غسل جنابت کرتی ہے۔

37 - باب النَّهْيِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَشْهَدَ الصَّلَاةَ اِذَا اَصَابَتْ مِنَ الْبَخُورِ ۔

باب: عورت کے لئے اس بات کی ممانعت کہ جب اس کو بخور (خوشبو) لگی ہوئی ہو تو وہ نماز (باجماعت) میں شریک ہو

5143 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عِيسَى الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِى يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ" .

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ يَزِيدَ بْنَ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَلَى قَوْلِهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ . وَقَدْ خَالَفَهُ يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ رَوَاهُ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ .

◈◈ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس عورت نے بخور لگایا ہوا ہو وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز (باجماعت) میں شریک نہ ہو۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے علم میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کے

5142- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15507) .

5143- اخرجه مسلم في الصلاة، باب خروج النساء الى المساجد اذا لم يترتب عليه فتنة و انها لا تخرج مطيبة (الحديث 143) . اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب ما جاء في المراة تتطيب للخروج (الحديث 4175) . واخرجه النسائي في الزينة، الطيب (الحديث 5278) . تحفة الاشراف (12207) .

منقول ہونے میں بسر بن سعید کی متابعت کی ہے یعقوب بن عبداللہ نے اس کو اُن کے برخلاف نقل کیا ہے، انہوں نے اسے سیدہ زینب ثقفیہ سے روایت کیا ہے۔

5144 - اَخْبَرَنِىْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا".

◇◇ حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی عورت نے عشاء کی نماز میں شریک ہونا ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

5145 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا".

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ يَحْيٰى وَجَرِيْرٍ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ وُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ.

◇◇ حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی عورت عشاء کی نماز میں شریک ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

امام نسائی فرماتے ہیں: وہیب بن خالد سے منقول روایت کے مقابلے میں یحییٰ اور جریر سے منقول حدیث زیادہ درست ہے۔

5146 - اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيْبًا".

◇◇ سیدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جس عورت نے مسجد کی طرف آنا ہو وہ خوشبو کے قریب نہ جائے (یعنی خوشبو نہ لگائے)

5147 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

5144-اخرجه مسلم في الصلاة، باب خروج النساء الى المساجد اذا لم يترتب عليه فتنة و انها لا تخرج مطيبة (الحديث 141 و 142) و اخرجه النسائي في الزينة، النهي للمراة ان تشهد الصلاة اذا اصابت من البخور (الحديث 5145 و 5146 و 5147 و 5148 و 5149)، و الطيب (الحديث 5275 و 5276 و 5277) . تحفة الاشراف (15888) .

5145-تقدم (الحديث 5144) . 5146-تقدم (الحديث 5144) .

5147-تقدم (الحديث 5144) .

الْقُرَشِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ لَا تَمَسَّ الطِّيْبَ اِذَا خَرَجَتْ اِلَى الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ.

❖❖ سیدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا' جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ خوشبو نہ لگائیں جب انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے (گھر سے) نکلنا ہو۔

5148 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْاَةُ اِلَى الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا".

❖❖ سیدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب عورت عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے (گھر سے) نکلے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

5149 - اَخْبَرَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ بَلَغَنِيْ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الصَّلَاةَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا".

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ.

❖❖ سیدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی عورت نماز (با جماعت) میں شامل ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

امام نسائی بیان کرتے ہیں' زہری کے حوالے سے منقول روایت غیر محفوظ ہے۔

38 - باب الْبَخُوْرِ

باب: بخور کا بیان

5150 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ اَبُوْ طَاهِرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْاَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❖❖ نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب خوشبو لگاتے تھے تو آپ عود کا دھواں لیتے تھے اور اس میں کوئی اور

5148-تقدم (الحديث 5144) :

5149-تقدم (الحديث 5144) .

5150-اخرجه مسلم في الالفاظ من الادب و غيرها، باب استعمال المسك و انه اطيب الطيب و كراهة رد الريحان و الطيب (الحديث 21) .

تحفة الاشراف (7605) .

خوشبو شامل نہیں کرتے تھے پھر کافور کا دھواں لیا کرتے تھے اسے ایک عود میں ملا لیتے تھے پھر فرمایا کرتے تھے۔
نبی اکرم ﷺ اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔

39 - باب الْكَرَاهِيَةِ لِلنِّسَاءِ فِي إِظْهَارِ الْحُلِيِّ وَالذَّهَبِ .

باب: خواتین کے لئے اپنے زیور اور سونے کو ظاہر کرنا مکروہ ہے

5151 - أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عُشَّانَةَ - هُوَ الْمَعَافِرِيُّ - حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيرَ وَيَقُولُ "إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا" .

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اہل خانہ کو زیورات اور ریشم سے منع کرتے تھے آپ فرماتے تھے اگر تم جنت کے زیورات کو پسند کرتے ہو اور اس کے ریشم کو پسند کرتے ہو تو اسے دنیا میں نہ پہنو۔

5152 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ أُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنِ امْرَأَةٍ تَحَلَّتْ ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ" .

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے عورتوں کے گروہ! تم لوگ چاندی کے زیور کیوں نہیں استعمال کرتی جو بھی عورت سونے کا زیور لے کر اسے ظاہر کرے گی تو اسے اس کے ذریعے عذاب دیا جائے گا۔

5153 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ أُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ" .

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے خواتین تم چاندی کے زیور کیوں نہیں استعمال کرتیں؟ تم میں سے جو بھی عورت سونے کا زیور پہن کر اسے ظاہر کرے گی تو اسے اس کے ذریعے عذاب دیا جائے گا۔

5151-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (9920) ـ

5152-اخرجه ابو داؤد في الخاتم، باب ما جاء في الذهب للنساء (الحديث 4237) واخرجه النسائي في الزينة، الكراهية للنساء في اظهار الحلي و الذهب (الحديث 5153) ـ تحفة الاشراف (18043 و 18386) ـ

5153-تقدم (الحديث 5152) ـ

5154 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيْدَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَحَلَّتْ - يَعْنِيْ - بِقِلَادَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِيْ عُنُقِهَا مِثْلُهَا مِنَ النَّارِ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِّنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلَهُ خُرْصًا مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" .

✧✧ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی عورت زیور پہنے یعنی سونے کا ہار پہن لے اور اسے اپنی گردن میں رکھے تو اس کی مانند (سونے کے ذریعے) جہنم میں عذاب دیا جائے گا اور جو عورت اپنے کانوں میں سونے کی بالیاں پہنے گی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی کی مانند اس کے کانوں میں جہنم کی بالیاں رکھے گا۔

5155 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدٌ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهَا فَتَخٌ - فَقَالَ كَذَا فِيْ كِتَابِ اَبِيْ اَيْ خَوَاتِيْمُ ضِخَامٌ - فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ يَدَهَا فَدَخَلَتْ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَيْهَا الَّذِيْ صَنَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَزَعَتْ فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً فِيْ عُنُقِهَا مِنْ ذَهَبٍ وَّقَالَتْ هٰذِهٖ اَهْدَاهَا اِلَيَّ اَبُوْ حَسَنٍ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسِّلْسِلَةُ فِيْ يَدِهَا فَقَالَ "يَا فَاطِمَةُ اَيَغُرُّكِ اَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِيْ يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِّنْ نَّارٍ" . ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ فَاَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ بِالسِّلْسِلَةِ اِلَى السُّوْقِ فَبَاعَتْهَا وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا غُلَامًا - وَقَالَ مَرَّةً عَبْدًا - وَذَكَرَ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا فَاَعْتَقَتْهُ فَحُدِّثَ بِذٰلِكَ فَقَالَ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْجٰى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ" .

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں' فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ہبیرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں "فتخ" تھیں۔ راوی کہتے ہیں میرے والد کی تحریر میں اسی طرح موجود ہے اس سے مراد بڑی انگوٹھیاں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پر مارنا شروع کیا وہ خاتون' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں' ان کے پاس آئیں اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ سلوک کیا ہے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی گردن سے سونے کا ہار اتار کر دکھایا اور بتایا کہ یہ ابوالحسن (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے انہیں تحفے کے طور پر دیا ہے اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے آئے وہ ہار سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تم یہ بات پسند کرتی ہو کہ لوگ یہ کہیں گے کہ اللہ کے رسول کی صاحبزادی کے ہاتھ میں آگ کا ہار ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے آپ وہاں تشریف فرما نہیں ہوئے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ ہار بازار بھیجا اسے فروخت کروادیا اور اس کی قیمت کے ذریعے ایک غلام خریدا۔

5154-اخرجه ابو داؤد في الخاتم، باب ما جاء في الذهب للنساء (الحديث 4238) . تحفة الاشراف (15776) .

5155-انفرد به النسائي، وسياتي في الزينة، الكراهية للنساء في اظهار الحلي و الذهب (الحديث 5156) . تحفة الاشراف (2110) .

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک "عبد" خریدا۔ پھر ایک کلمہ ذکر کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس غلام کو آزاد کر دیا اور اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہنم سے نجات عطا کی۔

5156 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي سَلَّامٍ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا فَتَخٌ مِنْ ذَهَبٍ اَيْ خَوَاتِيمُ ضِخَامٌ نَحْوَهُ.

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہبیرہ کی صاحبزادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ہاتھ میں سونے کی بڑی بڑی انگوٹھیاں تھیں۔

5157 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ عَنْ مُطَرِّفٍ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِي الْجَهْمِ عَنْ اَبِي زَيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ "سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ".
قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ "طَوْقٌ مِنْ نَارٍ". قَالَتْ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ "قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ". قَالَ وَكَانَ عَلَيْهَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهُ. قَالَ "مَا يَمْنَعُ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرَهُ بِزَعْفَرَانٍ اَوْ بِعَبِيرٍ". اللَّفْظُ لِابْنِ حَرْبٍ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک خاتون آپ کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! سونے کے دو کنگن' آپ نے فرمایا: جہنم کے دو کنگن۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! سونے کا ہار' آپ نے فرمایا: جہنم کا طوق۔ اس نے عرض کی: سونے کی دو بالیاں' آپ نے فرمایا: آگ کی دو بالیاں۔ راوی بیان کرتے ہیں' اس خاتون نے سونے کے دو کنگن پہنے ہوئے تھے اس نے انہیں اتار دیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب کوئی عورت اپنے شوہر کے سامنے آراستہ نہیں ہوگی تو اس کے سامنے بے حیثیت ہو جائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ چاندی کی بالیاں کیوں نہیں استعمال کرتے۔ پھر اس کے اوپر زعفران یا عبیر لگا لیا کرو۔

5158 - اَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى عَلَيْهَا مَسَكَتَيْ ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا لَوْ نَزَعْتِ هٰذَا وَجَعَلْتِ مَسَكَتَيْنِ مِنْ

5156-تقدم (الحديث 5155) .

5157-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14934) .

5158-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16575) .

وَرِقٍ ثُمَّ صَفِّرِيهِمَا بِزَعْفَرَانٍ كَانَتَا حَسَنَتَيْنِ".

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ.

❖❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں سونے کی پازیب پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے زیادہ بہتر چیز کے بارے میں بتاؤں؟ اگر تم اسے اتار دو اور اس کی جگہ چاندی کی پازیب پہن لو اور پھر ان کو زعفران کے ذریعے زرد رنگ کرلو تو یہ دونوں زیادہ بہتر ہوں گی۔

امام نسائی فرماتے ہیں: یہ روایت غیر محفوظ ہے۔ واللہ اعلم

40 - باب تَحْرِيمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ.

باب: مردوں کے لئے سونے کا حرام ہونا

5159 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ اَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ".

❖❖ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ریشم لیا اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا' پھر آپ نے سونا لیا اسے بائیں ہاتھ میں رکھا پھر آپ نے فرمایا: یہ میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں۔

5160 - اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ اَفْلَحَ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ".

❖❖ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ریشم لے کر اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور پھر سونا لیا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھ کر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں۔

5161 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ اَفْلَحُ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ

5159-اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب في الحرير للنساء (الحديث 4057) و اخرجه النسائي في الزينة، تحريم الذهب على الرجال (الحديث 5160 و 5161 و 5162) واخرجه ابن ماجه في اللباس، باب لبس الحرير و الذهب للنساء (الحديث 3595). تحفة الاشراف (10183).

5160-تقدم (الحديث 5159).

5161-تقدم (الحديث 5159).

عَلٰى ذُكُورِ اُمَّتِي".

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحَدِيْثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ اِلَّا قَوْلَهٗ اَفْلَحَ فَاِنَّ اَبَا اَفْلَحَ اَشْبَهُ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ.

◈◈ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم لیا اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا پھر سونا لیا اسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھا اور فرمایا: یہ میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں۔

امام نسائی فرماتے ہیں: ابن مبارک سے منقول روایت زیادہ درست ہے۔ تاہم ان کا (راوی کا نام) "افلح" کہنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ "ابوافلح" درست ہے۔ واللہ اعلم

5162 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ اَبِي اَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبًا بِيَمِيْنِهٖ وَحَرِيْرًا بِشِمَالِهٖ فَقَالَ "هٰذَا حَرَامٌ عَلٰى ذُكُورِ اُمَّتِي".

◈◈ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا لیا اسے دائیں ہاتھ میں رکھا پھر ریشم لیا اسے بائیں ہاتھ میں رکھا اور فرمایا: یہ میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں۔

5163 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِاِنَاثِ اُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا".

◈◈ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں سونے اور ریشم کو اپنی امت کی خواتین کے لئے حلال قرار دیتا ہوں اور اپنی امت کے مردوں کے لئے حرام قرار دیتا ہوں۔

5164 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا. خَالَفَهٗ عَبْدُ الْوَهَّابِ رَوَاهُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ.

◈◈ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے اور سونا پہننے سے بھی۔ البتہ اگر اس

5162-تقدم (الحديث 5159) .

5163-اخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء في الحرير و الذهب (الحديث 1720) و اخرجه النسائي في الزينة، تحريم لبس الذهب (الحديث 5280) . تحفة الاشراف (8998) .

5164-اخرجه ابو داؤد في الخاتم، باب ما جاء في الذهب للنساء (الحديث 4239) مطولاً واخرجه النسائي في الزينة، تحريم الذهب على الرجال (الحديث 5165) . تحفة الاشراف (11421) .

کے ٹکڑے کر لئے جائیں (تو حکم مختلف ہوگا)

5165 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا وَّعَنْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ .

✧✧ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع کیا ہے (البتہ اگر) اس کے ٹکڑے کر لئے جائیں تو حکم مختلف ہوگا) اور آپ نے "میاثر" پر سوار ہونے سے منع کیا ہے۔

5166 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ شَيْخٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهٗ جَمْعٌ مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ .

✧✧ حضرت ابوشیخ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے پاس موجود تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع کیا ہے۔ البتہ اگر اس کے ٹکڑے کر دیئے جائیں (تو حکم مختلف ہوگا) تو ان حضرات نے جواب دیا: جی ہاں!

5167 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ اَبِیْ شَيْخٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ مُعَاوِيَةَ فِیْ بَعْضِ حَجَّاتِهٖ اِذْ جَمَعَ رَهْطًا مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ . خَالَفَهٗ يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَلَى اخْتِلَافٍ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوشیخ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا یہ ان کے حج کے موقع کی بات ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور ان سے دریافت کیا: کیا آپ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع کیا ہے البتہ اگر اس کے ٹکڑے کئے جائیں تو (حکم مختلف ہوگا)

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

5168 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى حَدَّثَنِیْ اَبُوْ شَيْخٍ الْهُنَائِیُّ عَنْ اَبِیْ حِمَّانَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالُوْا

5165-تقدم (الحديث 5164) .

5166-اخرجه النسائي في الزينة، تحريم الذهب على الرجال (الحديث 5167 و 5174) و الحديث عند: ابي داؤد في المناسك، باب في افراد الحج (الحديث 1794) . تحفة الاشراف (11456) .

5167-تقدم (الحديث 5166) .

5168-انفرد به النسائي، و سياتي في الزينة، تحريم الذهب على الرجال (الحديث 5169 و 5170 و 5171 و 5172 و 5173) . تحفة الاشراف (11405) .

نَعَمْ . قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ . خَالَفَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي شَيْخٍ عَنْ اَخِيهِ حِمَّانَ .

✧✧ حضرت ابوحمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو خانہ کعبہ میں جمع کیا اور ان سے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع نہیں کیا۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔

5169 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ شَيْخٍ عَنْ اَخِيهِ حِمَّانَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبُوْسِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ . قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ . خَالَفَهُ الْاَوْزَاعِيُّ عَلَى اخْتِلَافِ اَصْحَابِهٖ عَلَيْهِ فِيهِ .

✧✧ حضرت ابوحمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کو خانہ کعبہ میں جمع کیا اور ان سے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

5170 - اَخْبَرَنِىْ شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ شَيْخٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ حِمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ . قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ .

✧✧ حضرت حمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا۔ انہوں نے کچھ انصار کو خانہ کعبہ میں بلایا ان سے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سونا استعمال نہ کرنے سے متعلق ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

5171 - اَخْبَرَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِىْ حِمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ . قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ .

✧✧ حمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا' انہوں نے کچھ انصار کو خانہ کعبہ میں بلایا اور فرمایا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سونا (پہننے سے) منع کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے

5169-تقدم (الحديث 5168) .

5170-تقدم (الحديث 5168) .

5171-تقدم (الحديث 5168) .

جواب دیا: اللہ جانتا ہے جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

5172 - وَاَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ حِمَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ . قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ .

✧✧ حضرت ابوحمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا انہوں نے انصار کے کچھ لوگوں کو خانہ کعبہ میں بلایا اوران سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سونا پہننے سے منع کرتے ہوئے نہیں سنا؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں (سنا ہے)۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

5173 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي حِمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ . قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُمَارَةُ اَحْفَظُ مِنْ يَحْيٰى وَحَدِيْثُهُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ .

✧✧ حضرت حمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا انہوں نے کچھ انصار کو خانہ کعبہ میں بلایا اور بولے: میں آپ کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سونا پہننے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

5174 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْخٍ الْهُنَائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ . قَالَ وَنَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوْا نَعَمْ . خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ رَوَاهُ عَنْ بَيْهَسٍ عَنْ اَبِيْ شَيْخٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ .

✧✧ حضرت ابوشیخ ہنائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنا اس وقت ان کے پاس کچھ انصار اور مہاجرین موجود تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع کیا ہے۔ البتہ اگر اس کے ٹکڑے کیے جائیں تو حکم مختلف ہوگا۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یہی روایت دوسری سند سے بھی منقول ہے۔

5172-تقدم (الحديث 5168) .

5173-تقدم (الحديث 5168) .

5174-تقدم (الحديث 5166) .

5175 - اَخْبَرَنِیْ زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ غُرَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَیْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ شَیْخٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدِیْثُ النَّضْرِ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ .

✧✧ حضرت ابوشیخ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع کیا ہے البتہ اگر اس کے ٹکڑے کر لیے جائیں (تو حکم مختلف ہوگا)

امام نسائی فرماتے ہیں۔ نضر سے منقول روایت زیادہ درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

41 - باب مَنْ اُصِیْبَ اَنْفُهُ هَلْ یَتَّخِذُ اَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ .

باب: جس شخص کی ناک ضائع ہو جائے کیا وہ سونے کی ناک استعمال کر سکتا ہے

5176 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ طَرَفَةَ عَنْ جَدِّهٖ عَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ اَنَّهٗ اُصِیْبَ اَنْفُهُ یَوْمَ الْكُلَابِ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِّنْ وَّرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَیْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَّخِذَ اَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ .

✧✧ حضرت عرفجہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' زمانہ جاہلیت میں جنگ کلاب کے دن ان کی ناک ضائع ہوگئی انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی اس میں سے بو آنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ وہ سونے کی ناک بنوالیں۔

5177 - اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ اَبِی الْاَشْهَبِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ كَرِبٍ - قَالَ وَكَانَ جَدَّهُ - قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ رَاٰی جَدَّهٗ قَالَ اُصِیْبَ اَنْفُهُ یَوْمَ الْكُلَابِ فِی الْجَاهِلِیَّةِ قَالَ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِّنْ فِضَّةٍ فَاَنْتَنَ عَلَیْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَّخِذَهٗ مِنْ ذَهَبٍ .

✧✧ حضرت عرفجہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جنگ کلاب سے ... زمانہ جاہلیت میں ان کی ناک ضائع ہوگئی۔ وہ فرماتے ہیں: انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی اس میں سے بو آنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت دی: وہ سونے کی ناک بنوالیں۔

5175-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8588) .

5176-اخرجه ابو داؤد في الخاتم، باب ما جاء في ربط الاسنان بالذهب (الحديث 4232 و 4233 و 4234) واخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء في شد الاسنان بالذهب (الحديث 1770) واخرجه النسائي في الزينة، من اصيب انفه هل يتخذ انفا من ذهب (الحديث 5177) . تحفة الاشراف (9895) .

5177-تقدم (الحديث 5176) .

42 - باب الرُّخْصَةِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

باب: مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی کی رخصت

5178 - أَخْبَرَنَا مُسَدَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِصُهَيْبٍ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ قَالَ قَدْ رَآهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ يَعِبْهُ . قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

◈◈ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں انہوں نے جواب دیا: اسے اس شخصیت نے بھی دیکھا ہے جو آپ سے بہتر تھی لیکن انہوں نے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

43 - باب خَاتَمِ الذَّهَبِ .

باب: سونے کی انگوٹھی

5179 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبِسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَإِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا" . فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ .

◈◈ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے اسے پہن لیا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اس انگوٹھی کو پہن لیا تھا لیکن اب میں اسے نہیں پہنوں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیوں کو اتار دیا۔

5180 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَعَنِ الْجِعَةِ .

5178-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4961) .

5179-سبالي (الحديث 5290) . تحفة الاشراف (7145) .

5180-اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب من كرهه (الحديث 4051) و اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في كراهية لبس المعصفر للرجل و القسي (الحديث 2808) و اخرجه النسائي في الزينة، خاتم الذهب (الحديث 5181 و 5182) و اخرجه ابن ماجه في اللباس، باب المياثر الحمر (الحديث 3654) . تحفة الاشراف (10304) .

✧✧ حضرت ہبیرہ بن یریم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، قسی، سرخ میاثر اور گیہوں کی شراب سے منع کیا ہے۔

5181 - اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ .

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے' قسی اور سرخ میاثر سے منع کیا ہے۔

5182 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ اٰدَمَ - قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ سَمِعَهُ مِنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَعَنِ الثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنِ الْجِعَةِ شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَالْحِنْطَةِ وَذَكَرَ مِنْ شِدَّتِهِ .

خَالَفَهُ عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ رَوَاهُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ صَعْصَعَةَ عَنْ عَلِيٍّ .

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی' سرخ میاثر اور قسی کے کپڑے (استعمال کرنے) اور گیہوں کی شراب استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں یہ وہ شراب ہے جو"جو" اور گندم سے ملا کر بنائی جاتی ہے۔ راوی نے اس کی شدت کا تذکرہ کیا ہے۔

5183 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ وَالْجِعَةِ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الَّذِىْ قَبْلَهُ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ .

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھے سونے کا چھلا پہننے سے اور قسی اور میاثر (استعمال کرنے) اور گیہوں کی شراب پینے سے منع کیا ہے۔

5184 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ نَهَانِىْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَحَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ .

✧✧ حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا آپ ہمیں ان چیزوں سے منع

5181-تقدم (الحديث 5180) .

5182-تقدم (الحديث 5180) .

5183-انفرد به النسائي، و سياتي في الزينة، خاتم الذهب (الحديث 5184 و 5185 و 5186) و في الاشربة، النهي عن نبيذ الجعة (الحديث 5627) و الحديث عند: النسائي في الاشربة، النهي عن نبيذ الجعة (الحديث 5628) . تحفة الاشراف (10130 و 10260) .

5184-تقدم (الحديث 5183) .

کریں جن سے نبی اکرم ﷺ نے آپ کو منع کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے دباء حنتم اور سونے کے چھلے ریشم پہننے اور قسی اور سرخ میاثر سے منع کیا ہے۔

5185 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ - هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ - هُوَ ابْنُ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيُّ - عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ جَآءَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْجِعَةِ وَنَهَانَا عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ .

✧✧ حضرت مالک بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی' آپ ہمیں بھی ان چیزوں سے منع کریں جن چیزوں سے نبی اکرم ﷺ نے آپ کو منع کیا ہے تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ہم لوگوں کو دباء' حنتم' نقیر (استعمال کرنے) اور گیہوں کی شراب پینے سے منع کیا ہے اور آپ نے سونے کے چھلے اور ریشم پہننے اور قسی اور سرخ میاثر استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

5186 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ لِعَلِيٍّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْجِعَةِ وَعَنْ حِلَقِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ مَرْوَانَ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيْلَ .

✧✧ حضرت مالک بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین آپ ہمیں ان باتوں سے منع کریں جن سے نبی اکرم ﷺ نے آپ کو منع کیا ہے تو انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دباء' حنتم (استعمال کرنے) گیہوں کی شراب' سونے کے چھلے' ریشم پہننے اور سرخ میاثر استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

• امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اسرائیل کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں' مروان اور عبدالواحد کی روایت درست ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

5187 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ اَنْبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ حِبِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا اَقُوْلُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِيْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ

5185-تقدم (الحديث 5183) .

5186-تقدم (الحديث 5183) .

5187-تقدم (الحديث 1040) .

الْمُفَدَّمَةِ وَلَا اَقْرَاُ سَاجِدًا وَّلَا رَاكِعًا ـ تَابَعَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ـ

◈◈ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے محبوب نے مجھے تین چیزوں سے منع کیا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے لوگوں کو منع کیا ہے آپ نے مجھے منع کیا ہے سونے کی انگوٹھی پہننے سے، قسی اور چمکیلے سرخ رنگ کے کپڑے پہننے سے اور یہ کہ میں سجدے اور رکوع کی حالت میں قرأت کروں۔

5188 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُفَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَائَةِ رَاكِعًا ـ

◈◈ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع کیا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے لوگوں کو منع کیا ہے۔ سونے کی انگوٹھی پہننے سے، قسی کا لباس پہننے سے اور سرخ قسم کے کپڑے پہننے سے اور رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے۔

5189 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَائَةِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَّعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ ـ

◈◈ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے منع کیا ہے اور سونا پہننے اور کسم (رنگ کے کپڑے) پہننے سے منع کیا ہے۔

5190 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَاَنْ لَّا اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ ـ

◈◈ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع کیا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے تم لوگوں کو منع کیا ہے۔ سونے کی انگوٹھی سے، قسی پہننے سے، کسم (رنگ کے کپڑے) پہننے سے اور رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے۔

5191 - اَخْبَرَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى - وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ سُمَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَائَةِ فِي الرُّكُوْعِ ـ

◈◈ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے کسم پہننے سے قسی پہننے سے رکوع

5188-تقدم (الحديث 1040) ـ

5189-تقدم (الحديث 1042) ـ

5190-تقدم (الحديث 1042) ـ

5191-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (10021) ـ

کی حالت میں قرأت کرنے سے منع کیا ہے۔

5192 - اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ .

◇◇ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسی پہننے سے' کسم (رنگ کا لباس) پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

5193 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ . وَوَافَقَهُ اَيُّوْبُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يُسَمِّ الْمَوْلٰى .

◇◇ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار چیزوں سے منع کیا ہے۔ سونے کی انگوٹھی پہننے سے' قسی پہننے سے' رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے اور کسم کا رنگ استعمال کرنے سے۔

5194 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلًى لِلْعَبَّاسِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ .

◇◇ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسم کا رنگ استعمال کرنے سے' قسی اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے منع کیا ہے۔

44 - باب الْاِخْتِلَافِ عَلٰى يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فِيْهِ

باب: اس بارے میں یحییٰ بن کثیر سے اختلاف

5195 - اَخْبَرَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ - وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ - عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ الْفَدَكِيُّ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ حُنَيْنٍ اَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ . خَالَفَهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ .

◇◇ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسم کے رنگ کے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے

5192-تقدم (الحديث 1042) .
5193-تقدم (الحديث 1042) .
5194-تقدم (الحديث 1042) .
5195-تقدم (الحديث 1042) .

سے اور قسی پہننے سے اور رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے منع کیا ہے۔

لیث بن سعد نے اس کے برعکس بیان کیا ہے۔

5196 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بَعْضِ مَوَالِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُعَصْفَرِ وَالثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنْ اَنْ يَّقْرَاَ وَهُوَ رَاكِعٌ .

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسم رنگ کے کپڑے پہننے سے اور قسی کے کپڑے پہننے سے اور رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے منع کیا ہے۔

5197 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ .

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع کیا ہے' (امام نسائی فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے۔

45 - باب حَدِيْثِ عَبِيْدَةَ

عبیدہ کی روایت

5198 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيْرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا . خَالَفَهُ هِشَامٌ وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسی پہننے سے، ریشم پہننے سے، سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع کی حالت میں قرأت کرنے سے منع کیا ہے۔

5199 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ .

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ "ارجوان" کی چادریں اور قسی پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

5196-تقدم (الحديث 1042) .

5197-تقدم (الحديث 1042) .

5198-تقدم (الحديث 1039) .

5199-تقدم (الحديث 1039) .

5200 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيْدَةَ قَالَ نَهٰى عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ وَخَوَاتِيمِ الذَّهَبِ.

✧✧ حضرت عبیدہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے سرخ ارجوانی چادریں) پہننے سے اور سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے منع کیا ہے۔

46 - باب حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَالْاِخْتِلَافِ عَلٰى قَتَادَةَ

باب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے اختلاف

5201 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْحَجَّاجِ - هُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ - عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

5202 - اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِىُّ الْبَصْرِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ اللَّيْثِىُّ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى عِمْرَانَ اَنَّهٗ حَدَّثَنَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِى الْحَنَاتِمِ.

✧✧ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ریشم پہننے سے، سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور "حنتم" میں کچھ پینے سے منع کیا ہے۔

5203 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ اَنَّ اَبَا النَّجِيْبِ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِىَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ نَّجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "اِنَّكَ جِئْتَنِىْ وَفِىْ يَدِكَ جَمْرَةٌ مِّنْ نَّارٍ".

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نجران سے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا آپ نے فرمایا: تم میرے پاس اس حالت میں آئے ہو کہ

5200-تقدم (الحديث 1039) .

5201-اخرجه البخاري في اللباس، باب خواتيم الذهب (الحديث 5864) و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم خاتم الذهب على الرجال و نسخ ما كان من اباحته في اول الاسلام (الحديث 51) . و اخرجه النسائي في الزينة، النهي عن لبس خاتم الذهب (الحديث 5288 و 5289) . تحفة الاشراف (12214) .

5202-اخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء في كراهية خاتم الذهب (الحديث 1738) مختصراً . تحفة الاشراف (10818) .

5203-سياتي (الحديث 5221) مطولاً . تحفة الاشراف (4042 الف) .

تمہارے ہاتھ میں آگ کا انگارہ ہے۔

5204 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَةٌ اَوْ جَرِيْدَةٌ فَضَرَبَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "اَلَا تَطْرَحُ هٰذَا الَّذِيْ فِيْ اِصْبَعِكَ" . فَاَخَذَهُ الرَّجُلُ فَرَمٰى بِهٖ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ "مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ" . قَالَ رَمَيْتُ بِهٖ . قَالَ "مَا بِهٰذَا اَمَرْتُكَ اِنَّمَا اَمَرْتُكَ اَنْ تَبِيْعَهُ فَتَسْتَعِيْنَ بِثَمَنِهٖ" . وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ .

◇◇ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی یا شاید ایک شاخ تھی آپ نے اس کے ذریعے اس شخص کی انگلی پر مارا۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے کیا غلطی کی ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اسے اتار کیوں نہیں دیتے جو تمہاری انگلی میں موجود ہے؟ اس شخص نے اسے پکڑا اور پھینک دیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد اسے دیکھا تو فرمایا تم نے اس انگوٹھی کا کیا کیا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اسے پھینک دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں اس بات کی ہدایت نہیں کی تھی (میں تو یہ چاہتا تھا) کہ تم اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کے ذریعے کچھ اور فائدہ حاصل کرو۔

یہ روایت منکر ہے۔

5205 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ فِيْ يَدِهٖ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيْبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَاهُ قَالَ "مَا اُرَانَا اِلَّا قَدْ اَوْجَعْنَاكَ وَاَغْرَمْنَاكَ" . خَالَفَهُ يُوْنُسُ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ مُرْسَلًا .

◇◇ حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اپنے پاس موجود چھڑی کے ذریعے اسے مارا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ دوسری طرف منتقل ہوئی تو حضرت ابو ثعلبہ نے اسے اتار دیا۔ بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ خیال ہے کہ ہم نے تمہیں تکلیف دی اور تمہارا نقصان کروایا۔

یونس نے زہری اور ابوادریس کے حوالے سے اسے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

5206 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

5204-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1927) .

5205-انفرد به النسائي، و سياتي في الزينة، حديث ابي هريرة و الاختلاف على قتادة (5206 و 5207 و 5208 و 5209) مرسلا . تحفة الاشراف (11870 و 19338) .

5206-تقدم (الحديث 5205) .

قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیُّ اَنَّ رَجُلًا مِّمَّنْ اَدْرَكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحَدِیْثُ یُوْنُسَ اَوْلٰی بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِیْثِ النُّعْمَانِ .

✧✧ ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں ایک صاحب جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ اقدس پایا ہے انہوں نے سونے کی انگوٹھی پہنی (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

امام نسائی فرماتے ہیں: نعمان سے منقول روایت کے مقابلے میں یونس سے منقول روایت زیادہ درست ہے۔

5207 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ الدِّمَشْقِیُّ اَبُوْ عَبْدِ الْمَلِكِ قِرَاءَةً قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَائِذٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی رَجُلٍ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ .

✧✧ ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک صاحب کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔)

5208 - اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ الْعُمَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ یَدِ رَجُلٍ خَاتَمَ ذَهَبٍ فَضَرَبَ اِصْبَعَهُ بِقَضِیْبٍ كَانَ مَعَهُ حَتّٰی رَمٰی بِهٖ .

✧✧ ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک صاحب کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا آپ نے اپنے پاس موجود چھڑی سے انہیں مارا یہاں تک کہ انہوں نے اسے اتار دیا۔

5209 - اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَلِیٍّ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَرْكَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالْمَرَاسِیْلُ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ .

✧✧ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے (اس کے بعد مرسلاً روایت ہے۔)

امام نسائی فرماتے ہیں: "مرسل" کے طور پر منقول روایات زیادہ مستند ہیں۔

47- باب مِقْدَارِ مَا یُجْعَلُ فِی الْخَاتَمِ مِنَ الْفِضَّةِ .

باب: چاندی کی انگوٹھی میں چاندی کی مقدار کتنی ہونی چاہیے

5207-تقدم (الحدیث 5205) .

5208-تقدم (الحدیث 5205) .

5209-تقدم (الحدیث 5205) .

5210 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ - مِنْ اَهْلِ مَرْوٍ اَبُوْ طَيْبَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ "مَا لِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ" . فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ فَقَالَ "مَا لِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ" . فَطَرَحَهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهُ قَالَ "مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا" .

◈◈ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اہل جہنم کا زیور پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟ اس نے اسے اتار دیا پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ مجھے تم سے بتوں کی بو آ رہی ہے؟ اس نے اسے بھی اتار دیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں آپ نے فرمایا: چاندی کی لیکن اس میں ایک مثقال (وزن) پورا نہ کرنا۔

48 - باب صِفَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا تذکرہ

5211 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ .

◈◈ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس کا نگینہ حبشی (یعنی حبشہ سے آیا ہوا تھا) آپ نے اس میں محمد، رسول، اللہ نقش کروایا۔

5212 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ فِضَّةٍ

5210-اخرجه ابو داؤد في الخاتم، باب ما جاء في خاتم الحديد (الحديث 4223) واخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء في الخاتم الحديد (الحديث 1785) مطولًا ـ تحفة الاشراف (1982) .

5211-اخرجه البخاري في اللباس، باب خاتم الفضة (الحديث 5868) مطولًا و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب في خاتم الورق فصه حبشي (الحديث 61 و 62) مختصراً ـ و اخرجه ابو داؤد في الخاتم، باب ما جاء في اتخاذ الخاتم (الحديث 4216) مختصرًا و اخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء في خاتم الفضة (الحديث 1739) مختصراً، وفي الشمائل، باب ما جاء في ذكر خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 82) مختصراً ـ و اخرجه النسائي في الزينة، صفة خاتم النبي صلى الله عليه وسلم (5212)، و صفة خاتم النبي صلى الله عليه وسلم و نقشة (الحديث 5292 و 5294) ـ واخرجه ابن ماجه في اللباس، باب نقش الخاتم (الحديث 3641)، و باب من جعل فص خاتمه مما يلي كفه (الحديث 3646) ـ تحفة الاشراف (1554) .

5212-تقدم (الحديث 5211) .

يَتَخَتَّمُ بِهِ فِي يَمِينِهِ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ.

◇◇ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی۔ آپ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے اس کا نگینہ حبشی تھا آپ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

5213 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ الْحِمْصِيُّ - وَكَانَ أَبُوهُ خَالِدٌ عَلَى قَضَاءِ حِمْصَ - قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَوْصِيُّ - عَنِ الْحَسَنِ - وَهُوَ ابْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ - عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ.

◇◇ حضرت انس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم کی انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ بھی اسی سے بنا ہوا تھا۔

5214 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ مِنْهُ.

◇◇ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

5215 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ.

◇◇ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ بھی اسی سے بنا ہوا تھا۔

5216 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ فَقَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا. فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

◇◇ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل روم کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے عرض کی: یہ لوگ اسی

5213-سیاتی (الحدیث 5295) . تحفة الاشراف (697) .

5214-اخرجه البخاري في اللباس، باب فص الخاتم (الحديث 5870) . تحفة الاشراف (773) .

5215-اخرجه ابو داؤد في الخاتم، باب ما جاء في اتخاذ الخاتم (الحديث 4217) . و اخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء ما يستحب في فص الخاتم (الحديث 1740)، و في الشمائل، باب ما جاء في ذكر خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 84) . تحفة الاشراف (662) .

5216-اخرجه البخاري في العلم، باب ما يذكر في المناولة و كتاب اهل العلم بالعلم الى البلدان (الحديث 65)، و في الجهاد، باب دعوة اليهود و النصارى و على ما يقاتلون عليه (الحديث 2938)، و في اللباس، باب اتخاذ الخاتم ليختم به الشيء اوليكتب به الى اهل الكتاب و غيرهم (الحديث 5875)، و في الاحكام، باب الشهادة على الخط المختوم و ما يجوز من ذلك وما يضيق عليه و كتاب الحاكم الى عامله و القاضي الى القاضي (الحديث 7162) . واخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب في اتخاذ النبي صلى الله عليه وسلم خاتمًا لما اراد ان يكتب الى العجم (الحديث 56) . و اخرجه النسائي في الزينة، صفة خاتم النبي صلى الله عليه وسلم و نقشه (الحديث 5293) . تحفة الاشراف (1256) .

خط کو پڑھتے ہیں جس پر مہر لگی ہوتی اکرم ﷺ نے چاندی کی مہر بنوائی نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں اس کی سفیدی کا منظر گویا آج بھی میری نگاہوں میں ہے اس میں محمد، رسول، اللہ نقش کیا گیا تھا۔

5217 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ اَبُو الْجَوْزَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حَتّٰى مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَاتَمِهِ فِيْ يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو موخر کر دیا جب نصف رات گزر گئی تو آپ تشریف لائے آپ نے ہمیں نماز پڑھائی آپ کے دست مبارک میں چاندی کی بنی ہوئی انگوٹھی کی سفیدی (کا منظر) گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

49 - باب مَوْضِعِ الْخَاتَمِ مِنَ الْيَدِ ذِكْرِ حَدِيْثِ عَلِيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ .

باب: کون سے ہاتھ میں انگوٹھی پہنی جائے

حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے منقول احادیث کا تذکرہ

5218 - اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا } ابْنُ { وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ - هُوَ ابْنُ بِلَالٍ - عَنْ شَرِيْكٍ - هُوَ ابْنُ اَبِيْ نَمِرٍ - عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَرِيْكٌ وَّاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ .

✧✧ ایک روایت کے مطابق حضرت علی' اور ایک روایت کے مطابق حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

5219 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ بِيَمِيْنِهِ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

50 - باب لُبْسِ خَاتَمِ حَدِيْدٍ مَلْوِيٍّ عَلَيْهِ بِفِضَّةٍ .

باب: ایسے لوہے کی انگوٹھی پہننا جس پر چاندی چڑھی ہوئی ہو

5217-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخيرها (الحديث 223) . تحفة الاشراف (1326) .

5218-اخرجه ابو داؤد في الخاتم، باب ما جاء في التختم في اليمين و اليسار (الحديث 4226) . و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في تختم رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 90) . تحفة الاشراف (10180) .

5219-اخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء في لبس الخاتم في اليمين (الحديث 1744) . تحفة الاشراف (5222) .

5220 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْ عَتَّابٍ سَهْلِ بْنِ حَمَّادٍ ح وَاَنْبَاَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ } حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ { حَدَّثَنَا اَبُوْ مَكِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِيَاسُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَيْقِيبِ عَنْ جَدِّهٖ مُعَيْقِيبٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْدًا مَلْوِيًّا عَلَيْهِ فِضَّةٌ - قَالَ - وَرُبَّمَا كَانَ فِيْ يَدِيْ . فَكَانَ مُعَيْقِيبٌ عَلٰى خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

◇◇ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی لوہے سے بنی ہوئی تھی جس پر چاندی کا پانی چڑھا ہوا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں' بعض اوقات وہ میرے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں' گویا حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کے نگران تھے۔

51 - باب لُبْسِ خَاتَمِ صُفْرٍ

یہ باب ہے کہ پیتل کی انگوٹھی پہننا

5221 - اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمِصِّيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ - مِنْ اَهْلِ ثَغْرٍ ثِقَةٌ - قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ اَبِي النَّجِيبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ وَكَانَ فِيْ يَدِهٖ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَّجُبَّةُ حَرِيْرٍ فَاَلْقَاهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَيْتُكَ اٰنِفًا فَاَعْرَضْتَ عَنِّيْ .

فَقَالَ "اِنَّهٗ كَانَ فِيْ يَدِكَ جَمْرَةٌ مِّنْ نَّارٍ" . قَالَ لَقَدْ جِئْتُ اِذًا بِجَمْرٍ كَثِيْرٍ . قَالَ "اِنَّ مَا جِئْتَ بِهٖ لَيْسَ بِاَجْزَاَ عَنَّا مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ وَلٰكِنَّهٗ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا" . قَالَ فَمَاذَا اَتَخَتَّمُ قَالَ "حَلْقَةً مِّنْ حَدِيْدٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ صُفْرٍ" .

◇◇ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص بحرین سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے سلام کیا آپ نے اسے جواب نہیں دیا۔ اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور اس نے ریشمی جبہ پہنا ہوا تھا اس نے ان دونوں کو اتار دیا پھر سلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا: پھر اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں پہلے آپ کے پاس آیا تو آپ نے مجھ سے منہ پھیر لیا آپ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے ہاتھ میں آگ کا انگارہ تھا اس نے عرض کی: میں تو اس طرح کے بہت سے انگارے لے کر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم جو کچھ بھی لے کر آئے ہو وہ ہمارے لئے "حرہ" کے پتھروں سے زیادہ فائدہ مند نہیں ہیں بلکہ یہ دنیاوی ساز و سامان ہے' اس شخص نے دریافت کیا: میں کس چیز کی انگوٹھی پہنوں؟ آپ نے فرمایا: لوہے کی پہن لو یا چاندی کی پہن لو یا کانسی کی پہن لو۔

5220-اخرجه ابو داؤد في الخاتم، باب ما جاء في خاتم الحديد (الحديث 4224) . تحفة الاشراف (11486) .

5221-انفرد به النسائي . والحديث عند: النسائي في الزينة، حديث ابي هريرة و الاختلاف على قتادة (الحديث 5203) . تحفة الاشراف (4042 الف).

5222 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اتَّخَذَ حَلْقَةً مِّنْ فِضَّةٍ فَقَالَ "مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّصُوْغَ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ وَلَا تَنْقُشُوا عَلٰى نَقْشِهِ" .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے چاندی کا چھلا بنوایا (یعنی پہنا ہوا تھا) آپ نے فرمایا: جس نے یہ بنوانا ہو وہ بنوالے لیکن اس کے جیسا نقش نہ بنوائے۔

5223 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا وَّنَقَشَ عَلَيْهِ نَقْشًا قَالَ "اِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَّنَقَشْنَا فِيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهِ" . ثُمَّ قَالَ اَنَسٌ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِهِ فِيْ يَدِهِ .

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی اور اس پر ایک نقش تحریر کروایا آپ نے فرمایا: ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے اور اس میں ایک نقش تحریر کروایا ہے کوئی بھی شخص اس طرح کا نقش نہ بنوائے۔

پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اس انگوٹھی کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

52 - باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَنْقُشُوا عَلٰى خَوَاتِيْمِكُمْ عَرَبِيًّا" .

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: اپنی انگوٹھیوں پر عربی نقش نہ بنواؤ

5224 - اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسَى الْخُوَارَزْمِيُّ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ اَزْهَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَسْتَضِيْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا تَنْقُشُوا عَلٰى خَوَاتِيْمِكُمْ عَرَبِيًّا" .

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مشرکین کی آگ حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو اور اپنی انگوٹھیوں کے اوپر عربی میں نقش نہ بنواؤ۔

53 - باب النَّهْيِ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ .

یہ باب ہے کہ شہادت کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت

5225 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ

5222-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1062) .

5223-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1060) .

5224-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (167) .

5225-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10320) .

قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا عَلِيُّ سَلِ اللّٰهَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ" . وَنَهَانِيْ اَنْ اَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِيْ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ . وَاَشَارَ يَعْنِيْ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى .

✧✧ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور میانہ روی مانگو۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے کہ میں اس اور اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں انہوں نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔

5226 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِيْ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ . يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى . وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى .

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے یعنی شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی۔ (یہ الفاظ ابن مثنیٰ کے ہیں)۔

5227 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ" . وَنَهَانِيْ اَنْ اَضَعَ الْخَاتَمَ فِيْ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَاَشَارَ بِشْرٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى . قَالَ وَقَالَ عَاصِمٌ اَحَدُهُمَا .

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم یہ دعا کرو۔

''اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے میانہ روی کی توفیق دے''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے کہ میں اس اور اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں۔

انہوں نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔ عاصم نامی راوی نے ان دونوں میں سے ایک کا تذکرہ کیا ہے۔

54 - باب نَزْعِ الْخَاتَمِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ .

باب: بیت الخلاء میں جاتے ہوئے انگوٹھی اتار دینا

5228 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ

5226-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب النهي عن التختم في الوسطى و التي تليها (الحديث 64 و 65) مطولاً و اخرجه ابو داؤد في الخاتم، باب ما جاء في خاتم الحديد (الحديث 4225) مطولاً و اخرجه الترمذي في اللباس، باب كراهية التختم في اصبعين (الحديث 1786) . و اخرجه النسائي في الزينة، النهي عن الخاتم في السبابة (الحديث 5227) و موضع الختم (5301 و 5302) و الحديث عند: البخاري في اللباس، باب لبس القسي (الحديث 5838) تعليقاً، و النسائي في الزينة، النهي عن الجلوس على المياثر من الارجوان (الحديث 5391) . و ابن ماجه في اللباس، باب التختم في الابهام (الحديث 3648) . تحفة الاشراف (10318) .

5227-تقدم (الحديث 5226) .

الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو انگوٹھی اتار دیتے تھے۔

5229 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَّجَعَلَ فَصَّهُ مِنْ قِبَلِ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ فَاَلْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ وَقَالَ "لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا" . وَاَلْقَى النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی سمت میں رکھا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگوٹھی کو اتار دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیوں کو اتار دیا۔

5230 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَّجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهُ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ فَطَرَحَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا" .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی سمت میں رکھا لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوالیں نبی اکرم ﷺ نے اسے اتار دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔

5231 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَّرِقٍ وَّنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ "لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّنْقُشَ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا" . ثُمَّ جَعَلَ فَصَّهُ فِيْ بَطْنِ كَفِّهِ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر آپ نے اسے اتار دیا پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اس میں محمد، رسول، اللہ نقش کروایا آپ نے فرمایا: کسی بھی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ میری انگوٹھی کے نقش جیسا نقش بنوائے۔ پھر آپ نے اس کے نگینے کو ہتھیلی کی سمت میں رکھا۔

5228-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب الخاتم يكون فيه ذكر الله تعالى يدخل به الخلاء (الحديث 19) . واخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء في لبس الخاتم في اليمين (الحديث 1746)، و في الشمائل، باب ما جاء في ذكر خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 88) و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ذكر الله عزوجل على الخلاء و الخاتم في الخلاء (الحديث 303) . تحفة الاشراف (1512) .

5229-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8124) .

5230-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم خاتم الذهب على الرجال و نسخ ما كان من اباحته في اول الاسلام (الحديث 53م) مطولاً . تحفة الاشراف (7881) .

5231-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب لبس النبي صلى الله عليه وسلم خاتمًا من ورق نقشه محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم و لبس الخلفاء له من بعده (الحديث 55) . واخرجه ابو داؤد في الخاتم، باب ما جاء في اتخاذ الخاتم (الحديث 4219) و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في تختم رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 95) واخرجه النسائي في الزينة، موضع الفص (الحديث 5303) و اخرجه ابن ماجه في اللباس، باب نقش الخاتم (الحديث 3639) . تحفة الاشراف (7599) .

5232 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا رَآهُ اَصْحَابُهُ فَشَتْ خَوَاتِيْمُ الذَّهَبِ فَرَمٰى بِهٖ فَلَا نَدْرِىْ مَا فَعَلَ ثُمَّ اَمَرَ بِخَاتَمٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَاَمَرَ اَنْ يُّنْقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَكَانَ فِىْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ وَفِىْ يَدِ اَبِىْ بَكْرٍ حَتّٰى مَاتَ وَفِىْ يَدِ عُمَرَ حَتّٰى مَاتَ وَفِىْ يَدِ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِيْنَ مِنْ عَمَلِهٖ فَلَمَّا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْكُتُبُ دَفَعَهٗ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ فَخَرَجَ الْاَنْصَارِىُّ اِلٰى قَلِيْبٍ لِعُثْمَانَ فَسَقَطَ فَالْتُمِسَ فَلَمْ يُوْجَدْ فَاَمَرَ بِخَاتَمٍ مِّثْلِهٖ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ .

◇◇ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تین دن تک پہنی جب آپ نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ انہوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائی ہیں تو آپ نے اسے اتار دیا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ آپ نے اس کا کیا کیا۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تو آپ کی ہدایت کے مطابق اس میں محمد، رسول، اللہ نقش کروایا گیا۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں رہی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آگئی جب ان کا بھی وصال ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آئی اور جب ان کا بھی وصال ہو گیا تو چھ برس تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی جب انہیں بہت زیادہ تحریریں کرنے کی ضرورت پیش آئی تو انہوں نے اس انگوٹھی کو ایک انصاری کے حوالے کر دیا وہ ان تحریرات پر اس کے ذریعے مہر لگا دیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ انصاری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کنوئیں کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ انگوٹھی اس سے کنوئیں میں گر گئی جب اسے تلاش کیا گیا تو وہ نہیں ملی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ہدایت کے تحت اس جیسی ایک اور انگوٹھی بنوائی گئی اور اس میں بھی محمد، رسول، اللہ نقش کروایا گیا۔

5233 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّكَانَ فَصُّهٗ فِىْ بَاطِنِ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ وَلَا يَلْبَسُهٗ .

◇◇ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی سمت میں رکھا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیوں کو اتار دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کے ذریعے مہر لگایا کرتے تھے آپ اسے پہنتے نہیں تھے۔

55 - باب الْجَلَاجِلِ .

باب: گھنگروں کا بیان

5232-اخرجه ابو داؤد في الخاتم، باب ما جاء في اتخاذ الخاتم (الحديث 4220) . تحفة الاشراف (8450) .

5233-اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في ذكر خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 83) مختصراً . و اخرجه النسائي في الزينة، طرح الخاتم وترك لبسه (الحديث 5307) . تحفة الاشراف (7614) .

5234 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ - مِنْ وَلَدِ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ - قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي شَيْخٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَالِمٍ فَمَرَّ بِنَا رَكْبٌ لِاُمِّ الْبَنِينَ مَعَهُمْ اَجْرَاسٌ فَحَدَّثَ نَافِعًا سَالِمٌ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رَكْبًا مَعَهُمْ جُلْجُلٌ" . كَمْ تَرَى مَعَ هَؤُلَاءِ مِنَ الْجُلْجُلِ .

✧✧ ابوبکر بن ابوشیخ بیان کرتے ہیں: میں سالم کے پاس بیٹھا ہوا تھا سیدہ اُمّ البنین رضی اللہ عنہا کے کچھ سوار ہمارے پاس سے گزرے ان کے (جانوروں کے گلوں میں) گھنٹیاں تھیں تو سالم نے اپنے والد کے حوالے سے نافع کو یہ حدیث سنائی۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جن سواروں کے ساتھ گھنٹی ہوتی ہیں فرشتے ان کے ساتھ نہیں چلتے''۔
اور ان لوگوں کے ساتھ تم کتنی گھنٹیاں دیکھ رہے ہو؟

5235 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ الطَّرَسُوسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ اَنْبَاَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُوسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَحَدَّثَ سَالِمٌ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جُلْجُلٌ" .

✧✧ ابوبکر بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: میں حضرت سالم بن عبداللہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو حضرت سالم نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا:
فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں چلتے جن میں گھنٹی موجود ہو۔

5236 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مُوسٰى عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ "لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جُلْجُلٌ" .

✧✧ سالم اپنے والد کا یہ بیان مرفوع روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں:
فرشتے ایسے لوگوں کے ساتھ نہیں چلتے جن کے ساتھ گھنٹی موجود ہو۔

5237 - اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَابَيْهِ مَوْلٰى اٰلِ نَوْفَلٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جُلْجُلٌ وَّلَا جَرَسٌ وَّلَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ" .

✧✧ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی یا گھنگھرو ہو اور فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ بھی نہیں جاتے جن کے ساتھ گھنٹی ہو۔

5234-سیاتی (الحدیث 5235 و 5236) مختصراً ۔ تحفۃ الاشراف (7039) ۔

5235-تقدم (الحدیث 5234) ۔

5236-تقدم (الحدیث 5234) ۔

5237-انفرد بہ النسائی ۔ تحفۃ الاشراف (18156) ۔

5238 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآنِىْ رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ "اَلَكَ مَالٌ". قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ الْمَالِ. قَالَ "فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُهُ عَلَيْكَ".

✧✧ ابوالاحوص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ نے مجھے برے حال میں دیکھا تو فرمایا کیا تمہارے پاس مال نہیں ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہر طرح کا مال ہے' آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال عطا کیا ہے تو اس کا اثر تم پر نظر آنا چاہیے۔

5239 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ثَوْبٍ دُوْنٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلَكَ مَالٌ". قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ. قَالَ "مِنْ اَىِّ الْمَالِ". قَالَ قَدْ اٰتَانِىَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ. قَالَ "فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ".

✧✧ ابوالاحوص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عام سے کپڑے پہن کر حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال نہیں ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ہر طرح کا مال ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون سی طرح کا مال ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، گائے، بکریاں، گھوڑے، غلام سب کچھ عطا کیا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر تم پر نظر آنا چاہیے۔

56 - باب ذِكْرِ الْفِطْرَةِ.

یہ باب ہے کہ فطرت کا تذکرہ

5240 - اَخْبَرَنَا ابْنُ السُّنِّىِّ قِرَاءَةً قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ لَفْظًا قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ - وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ - قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں: مونچھیں چھوٹی کروانا' بغلوں کے بال صاف کرنا' ناخن تراشنا' زیر ناف بال صاف کرنا اور ختنہ کرنا۔

5238-اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب في غسل الثوب و في الخلقان (الحديث 4063) مطولاً ۔ واخرجه النسائي في الزينة، الجلاجل (الحديث 5239) مطولاً، و ذكر ما يستحب من لبس الثياب و ما يكره منها (الحديث 5309) ۔ تحفة الاشراف (11203) ۔

5239-تقدم (الحديث 5238) ۔

5240-تقدم (الحديث 10) ۔

57 - باب اِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاعْفَاءِ اللِّحْيَةِ .

یہ باب ہے کہ مونچھیں چھوٹی اور داڑھی بڑی رکھنا

5241 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مونچھیں چھوٹی رکھواور داڑھی بڑھاؤ''۔

58 - باب حَلْقِ رُءُوْسِ الصِّبْيَانِ .

یہ باب ہے کہ چھوٹے بچوں کے سرمنڈوانا

5242 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ يَعْقُوْبَ يُحَدِّثُ } عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ { عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَمْهَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثَةً اَنْ يَّاْتِيَهُمْ ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ "لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِىْ بَعْدَ الْيَوْمِ" . ثُمَّ قَالَ "ادْعُوْا اِلَىَّ بَنِىْ اَخِىْ" . فَجِىْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ فَقَالَ "ادْعُوْا اِلَىَّ الْحَلَّاقَ" . فَاَمَرَ بِحَلْقِ رُءُوْسِنَا . مُخْتَصَرٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ (کی شہادت کے بعد) تین دن تک حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کو مہلت دی' پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: آج کے بعد تم میرے بھائی پر نہ رونا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میرے بھائی کے بچوں کو میرے پاس لے کر آؤ تو ہمیں آپ کے پاس لایا گیا' ہم اُس وقت یوں تھے جیسے پرندوں کے بچے ہوتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حجام کو میرے پاس بلا کر لاؤ' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ہمارے سرمونڈ دیئے گئے۔

(امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

59 - باب ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ اَنْ يُّحْلَقَ بَعْضُ شَعْرِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ بَعْضُهُ .

یہ باب ہے کہ بچے کے بعض بال مونڈ دینے اور بعض بال چھوڑ دینے کی ممانعت کا تذکرہ

5243 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ .

5241-تقدم (الحديث 15) .

5242-اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب في حلق الراس (الحديث 4192) . تحفة الاشراف (5216) .

5243-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7875) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع کیا ہے۔

5244 - اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قزع سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

5245 - اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع کیا ہے۔

5246 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے۔

60 - باب اتِّخَاذِ الْجُمَّةِ .

یہ باب ہے کہ لمبے بال رکھنا

5247 - اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَّرْبُوْعًا عَرِيْضَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ كَثَّ اللِّحْيَةِ تَعْلُوْهُ حُمْرَةٌ جُمَّتُهُ اِلٰى شَحْمَتَىْ اُذُنَيْهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُ فِىْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَاَيْتُ اَحْسَنَ مِنْهُ .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے' آپ کا سینہ کشادہ تھا' آپ کی داڑھی گھنی تھی اور آپ کے رنگ پر سرخی غالب تھی' آپ کے لمبے بال کانوں کی لو تک آتے تھے' میں نے آپ کو سرخ حلہ پہنے ہوئے دیکھا ہے' میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا۔

5248 - اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ

5244-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8034) .

5245-تقدم (الحديث 5065) .

5246-تقدم (الحديث 5065) .

5247-اخرجه البخاري في المناقب، باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3551) . واخرجه مسلم في الفضائل، باب في صفة النبي صلى الله عليه وسلم وانه كان احسن الناس وجها (الحديث 91) . واخرجه ابو داؤد في اللباس، باب في الرخصة في ذلك (الحديث 4072)، و في الترجل، باب ما جاء في الشعر (الحديث 4184) . مختصرًا و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 3)، و باب ما جاء في شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 25) مختصرًا و الحديث عند البخاري في اللباس، باب الثوب الاحمر (الحديث 5848) و الترمذي في الادب، باب ما جاء في الرخصة في لبس الحمرة للرجال (الحديث 2811م) و النسائي في الزينة، لبس الحلل (الحديث 5329) . تحفة الاشراف (1869) .

ذِی لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِی حُلَّةٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَهُ شَعَرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ .

★★ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حلہ پہن کر لمبے بالوں والا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی شخص میں نے نہیں دیکھا' آپ کے بال کندھوں تک آتے تھے۔

5249 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی نِصْفِ اُذُنَيْهِ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نصف کانوں تک آتے تھے۔

5250 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ اِلٰی مَنْكِبَيْهِ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کندھوں تک آتے تھے۔

61 - باب تَسْكِيْنِ الشَّعْرِ .

یہ باب ہے کہ بال سنوارنا

5251 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسٰی عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ اَتَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰی رَجُلًا ثَائِرَ الرَّاْسِ فَقَالَ "اَمَا يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ شَعْرَهُ" .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے بکھرے ہوئے بالوں والا ایک شخص دیکھا تو فرمایا: کیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جس کے ذریعے یہ اپنے بال سنوارے۔

5252 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

5248-اخرجه مسلم في الفضائل، باب في صفة النبي صلى الله عليه وسلم و انه كان احسن الناس وجهًا (الحديث 92) مطولًا و اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب ما جاء في الشعر (الحديث 4183) و اخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء في الرخصة في الثوب الاحمر للرجال (الحديث 1724) مطولًا، و في المناقب، باب ما جاء في صفة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3635) مطولًا، و في الشمائل، باب ما جاء في خلق الرسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 4) مطولًا . و الحديث عند: الترمذي في الادب، باب ما جاء في الرخصة في لبس الحمرة للرجال (الحديث 2811م) . تحفة الاشراف (1847) .

5249-اخرجه مسلم في الفضائل، باب صفة شعر النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 4186) و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 23) . تحفة الاشراف (567) .

5250-اخرجه البخاري في اللباس، باب الجعد (الحديث 5903 و 6904) و اخرجه مسلم في الفضائل، باب صفة شعر النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 95) . تحفة الاشراف (1396) .

5251-اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب في غسل الثوب وفي الخلقان (الحديث 4062) مطولًا . تحفة الاشراف (3012) .

5252-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (12127) .

بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَتْ لَهٗ جُمَّةٌ ضَخْمَةٌ فَسَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّحْسِنَ اِلَيْهَا وَاَنْ يَّتَرَجَّلَ كُلَّ يَوْمٍ .

★★ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' ان کے بال لمبے اور گھنے تھے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ وہ بال سنوار کر رکھا کریں' روزانہ ان میں کنگھی کیا کریں۔

62 - باب فَرْقِ الشَّعْرِ .

یہ باب ہے کہ بالوں میں مانگ نکالنا

5253 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهٗ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ شُعُوْرَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَىْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بال سیدھے پیچھے کی طرف لے جاتے تھے' جبکہ مشرکین بالوں میں مانگ نکالا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس چیز کے بارے میں کوئی حکم نہ دیا گیا ہو' آپ اس میں اہل کتاب کی موافقت کرنا پسند کرتے تھے' پھر اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مانگ نکالنا شروع کردی۔

63 - باب التَّرَجُّلِ .

یہ باب ہے کہ کنگھی کرنا

5254 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ عُبَيْدٌ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاِرْفَاهِ . سُئِلَ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنِ الْاِرْفَاهِ قَالَ مِنْهُ التَّرَجُّلُ .

★★ عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جن کا نام عبید تھا' انہوں نے یہ بات بیان کی

5253-اخرجه البخاري في المناقب، باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3558)، و في مناقب الانصار، باب اتيان اليهود النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة (الحديث 3944)، و في اللباس، باب الفرق (الحديث 5917) . واخرجه مسلم في الفضائل باب في سدل النبي صلى الله عليه وسلم شعره و فرقه (الحديث 90) و اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب ما جاء في الفرق (الحديث 4188) و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 29) . واخرجه ابن ماجه في اللباس، باب اتخاذ الجمة و الذوائب (الحديث 3632) . تحفة الاشراف (5836) .

5254-تقدم (الحديث 5073) .

ہے: نبی اکرم ﷺ نے زیادہ بناؤ سنگھار سے منع کیا ہے۔

ابن بریدہ سے دریافت کیا گیا: اس بناؤ سنگھار سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس میں کنگھی کرنا بھی شامل ہے۔

64 - باب التَّيَامُنِ فِي التَّرَجُّلِ .

یہ باب ہے کہ دائیں طرف (پہلے) کنگھی کرنا

5255 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْاَشْعَثُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُوْرِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات ذکر کی کہ نبی اکرم ﷺ وضو کرنے میں، جوتا پہننے میں اور کنگھی کرنے میں جہاں تک ہو سکتا تھا، دائیں طرف (سے آغاز کو) پسند کرتے تھے۔

65 - باب الْاَمْرِ بِالْخِضَابِ .

یہ باب ہے کہ خضاب لگانے کا حکم

5256 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہودی اور عیسائی خضاب نہیں لگاتے ہیں، تم ان کے برخلاف کرو''۔

5257 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ - وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ - عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِي قُحَافَةَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَاَنَّهُ ثَغَامَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "غَيِّرُوْا اَوِ اخْضِبُوْا" .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، ان کے (سر اور داڑھی کے بال) ثغامہ (پھول کی طرح سفید) تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں تبدیل کرلو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) انہیں خضاب لگاؤ۔

5255-تقدم (الحديث 112) .

5256-تقدم (الحديث 5087) .

5257-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2885) .

66 - باب تَصْفِيرِ اللِّحْيَةِ .

یہ باب ہے کہ داڑھی پر زرد خضاب لگانا

5258 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ .

☆☆ عبید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو داڑھی پر زرد خضاب لگاتے ہوئے دیکھا' میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی پر زرد خضاب لگاتے ہوئے دیکھا ہے۔

67 - باب تَصْفِيرِ اللِّحْيَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ .

یہ باب ہے کہ داڑھی پر ورس اور زعفران کے ذریعے زرد خضاب لگانا

5259 - اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ . وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سبتی جوتے پہن لیا کرتے تھے' آپ اپنی داڑھی پر ورس اور زعفران کا خضاب لگاتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

68 - باب الْوَصْلِ فِي الشَّعْرِ .

یہ باب ہے کہ مصنوعی بال لگانا

5260 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْمَدِينَةِ وَاَخْرَجَ مِنْ كُمِّهِ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

5258-اخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل الرجلين في النعلين ولا يمسح على النعلين (الحديث 166) مطولاً، و في اللباس، باب النعال السبتية وغيرها (الحديث 5851) مطولاً، و اخرجه مسلم في الحج، باب الاهلال من حيث تنبعث الراحلة (الحديث 25 و 26) مطولاً، و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في وقت الاحرام (الحديث 1772) مطولاً . واخرجه ابن ماجه في اللباس، باب الخضاب بالصفرة (الحديث 3626) و الحديث عند: الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 74) . و النسائي في الطهارة، باب الوضوء في النعل (الحديث 117)، و في مناسك الحج، العمل في الاهلال (الحديث 2759)، و ترك استلام الركنين الاخريين (الحديث 2950) . تحفة الاشراف (7316) .

5259-اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب ما جاء في خضاب الصفرة (الحديث 4210) . تحفة الاشراف (7762) .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَقَالَ "اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ نِسَاؤُهُمْ مِثْلَ هٰذَا"۔

★★ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا' انہوں نے اپنی آستین میں سے ایک نقلی بالوں کی وگ نکالی اور بولے: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کے استعمال سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے تھے جب ان کی خواتین نے اسے استعمال کرنا شروع کیا تھا۔

5261 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَنَا وَاَخَذَ كُبَّةً مِّنْ شَعْرٍ قَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَحَدًا يَفْعَلُهُ اِلَّا الْيَهُوْدَ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّوْرَ ۔

★★ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے' انہوں نے ہمیں خطبہ دیا' انہوں نے مصنوعی بالوں کی ایک وگ پکڑی اور بولے: میں' تو یہ سمجھتا ہوں کہ صرف یہودی ہی اسے استعمال کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں پتہ چلا تھا تو آپ نے اسے جھوٹ کا نام دیا تھا۔

69 - باب وَصْلِ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ ۔

یہ باب ہے کہ بالوں میں کپڑے کے ٹکڑے ملانا

5262 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الزُّوْرِ ۔ قَالَ وَجَآءَ بِخِرْقَةٍ سَوْدَاءَ فَاَلْقَاهَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَقَالَ هُوَ هٰذَا تَجْعَلُهُ الْمَرْاَةُ فِيْ رَاْسِهَا ثُمَّ تَخْتَمِرُ عَلَيْهِ ۔

★★ سعید بن مسیب' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے فرمایا:
''اے لوگو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں جھوٹ سے منع کیا ہے''۔
راوی کہتے ہیں: پھر وہ سیاہ ٹکڑے کا ایک کپڑا لے کر آئے اور اسے لوگوں کے سامنے رکھا اور بولے: یہ وہ چیز ہے' جسے عورت اپنے سر میں استعمال کرتی ہے اور پھر اس پر اوڑھنی رکھ لیتی ہے۔

5260-اخرجه البخاري في احاديث الانبياء، باب . 54 ـ (الحديث 3468)، و في اللباس، باب وصل الشعر (الحديث 5932) و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم فعل الواصلة و المستوصلة و الواشمة و المستوشمة و النامصة و المتنمصة و المتفلجات، و المغيرات خلق الله (الحديث 122) و اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب صلة الشعر (الحديث 4167) و اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في كراهية اتخاذ القصة (الحديث 2781) . تحفة الاشراف (11407) .

5261-تقدم (الحديث 5107) .

5262-تقدم (الحديث 5107) .

5263 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ وَالزُّوْرُ الْمَرْاَةُ تَلُفُّ عَلٰى رَاْسِهَا .

★★ سعید بن مسیب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ سے منع کیا ہے اور جھوٹ میں یہ بات بھی شامل ہے جو عورت اپنے سر پر لپیٹ لیتی ہے۔

70 - باب لَعْنِ الْوَاصِلَةِ .

یہ باب ہے کہ مصنوعی بال لگانے والی عورت پر لعنت

5264 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

71 - باب لَعْنِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ .

یہ باب ہے کہ مصنوعی بال لگانے والی اور مصنوعی بال لگوانے والی عورت پر لعنت

5265 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِنْتًا لِّيْ عُرُوْسٌ وَّاِنَّهَا اشْتَكَتْ فَتَمَزَّقَ شَعْرُهَا فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اِنْ وَّصَلْتُ لَهَا فِيْهِ فَقَالَ "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ" .

★★ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بیٹی کی شادی ہے' وہ بیمار ہوگئی تھی جس کی وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں' اگر میں اسے مصنوعی بال لگادوں' تو کیا مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور مصنوعی بال لگوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

72 - باب لَعْنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُوتَشِمَةِ .

یہ باب ہے کہ گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت

5266 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

5263-تقدم (الحديث 5107) .

5264-تقدم (الحديث 5111) .

5265-تقدم (الحديث 5109) .

عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُوتَصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوتَشِمَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور مصنوعی بال لگوانے والی یا جسم کے کسی حصے کو گودنے والی یا گدوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

73 - باب لَعْنِ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ .

یہ باب ہے کہ چہرے کے بال نوچنے والی اور دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورت پر لعنت

5267 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَلَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے چہرے کے بال نوچنے والی اور دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے اور میں ہر اس شخص پر لعنت کرتا ہوں جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے۔

5268 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جسم کے کسی حصے کو) گودنے والی عورت، دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورت اور چہرے کے بال نوچنے والی عورت پر لعنت کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کر دیتی ہے۔

5269 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ . فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اَنْتَ الَّذِىْ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَمَا لِىَ لَا اَقُوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے چہرے کے بال نوچنے والی عورت دانت کشادہ کرنے والی عورت (اور جسم کا کوئی حصہ) گودنے والی عورت پر لعنت کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرتی ہیں۔ (راوی کہتے ہیں:) ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: آپ نے یہ بات اس طرح بیان کی ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہ بات کیوں نہ کہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے۔

5266-تقدم (الحديث 5110) .

5267-تقدم (الحديث 5114) .

5268-تقدم (الحديث 5115) .

5269-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9604) .

5270 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَلَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے (جسم کا کوئی حصہ) گدوانے والی عورت' چہرے کے بال نوچنے والی عورت' دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورت پر لعنت کی ہے اور جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے' میں بھی اس پر لعنت کرتا ہوں۔

74 - باب التَّزَعْفُرِ .

یہ باب ہے کہ زعفران استعمال کرنا

5271 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی زعفران استعمال کرے۔

5272 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى بْنِ عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّزَعْفِرَ الرَّجُلُ جِلْدَهُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی اپنی جلد پر زعفرانی رنگ لگائے۔

75 - باب الطِّيْبِ .

یہ باب ہے کہ خوشبو (کے بارے میں روایات)

5273 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطِيْبٍ لَّمْ يَرُدَّهُ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (تحفے کے طور پر) خوشبو پیش کی

5270-تقدم (الحديث 5115) .

5271-تقدم (الحديث 2705) .

5272-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1021) .

5273-اخرجه البخاري في الهبة، باب ما لا يرد من الهدية (الحديث 2582) مطولًا و في اللباس، باب من لم يرد الطيب (الحديث 5929) مطولًا و اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في كراهية رد الطيب (الحديث 2789) مطولًا، و في الشمائل، باب ما جاء في تعطر رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 208) مطولًا . تحفة الاشراف (499) .

اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نُهِيتُ عَنِ الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے سرخ کپڑا پہننے' سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع کی حالت میں تلاوت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

5282 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ الْقُرْآنَ وَاَنَا رَاكِعٌ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے' رکوع کے دوران قرآن کی تلاوت کرنے' قسی اور معصفر پہننے سے منع کیا۔

5283 - اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى حَبِيبٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَاَنَا رَاكِعٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے' قسی اور معصفر پہننے اور رکوع کے دوران قراءت کرنے سے منع کیا ہے۔

5284 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِى مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِى الرُّكُوعِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قراءت کرنے سے منع کیا ہے۔

5285 - اَخْبَرَنِى هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيٰى حَدَّثَنِى عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ الْفَدَكِىُّ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهُ حَدَّثَنِى ابْنُ حُنَيْنٍ اَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ قَالَ نَهَانِى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے معصفر پہننے' قسی پہننے اور رکوع کے دوران قراءت کرنے سے منع کیا ہے۔

5281-اخرجه مسلم في الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود (الحديث 214) . تحفة الاشراف (5786)

5282-تقدم (الحديث 5040) .

5283-تقدم (الحديث 5042) .

5284-تقدم (الحديث 5042) .

5285-تقدم (الحديث 5042)..

5286 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ لُبْسِ ثَوْبٍ مُعَصْفَرٍ وَّعَنِ التَّخَتُّمِ بِخَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيَّةِ وَاَنْ اَقْرَاَ الْقُرْآنَ وَاَنَا رَاكِعٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار چیزوں سے منع کیا ہے:
''معصفر کپڑا پہننے' سونے کی انگوٹھی پہننے اور قسی کپڑا پہننے اور رکوع کے دوران قرآن کی تلاوت کرنے (سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع کیا ہے)''۔

5287 - اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى اَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ اَنَّ ابْنَ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَاَنْ يَقْرَاَ وَهُوَ رَاكِعٌ وَّعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معصفر کپڑا پہننے ریشم پہننے اور رکوع کے دوران قراءت کرنے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

5288 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

5289 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ - وَهُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ - عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

79 - باب صِفَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقْشِهِ .

یہ باب ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا حلیہ اور اس کا نقش

5286-تقدم (الحديث 5042) .

5287-تقدم (الحديث 5042) .

5288-اخرجه البخاري في اللباس، باب خواتيم الذهب (الحديث 5864) و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم خاتم الذهب على الرجال و نسخ ما كان من اباحته في اول الاسلام (الحديث 51) . واخرجه النسائي في الزينة، النهي عن لبس خاتم الذهب (الحديث 5289) . تحفة الاشراف (12214) .

5289-تقدم (الحديث 5288) .

5290 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبِسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنِّي كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاِنِّي لَنْ اَلْبَسَهُ اَبَدًا" .
فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اسے پہن لیا تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں پہن لیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
میں نے یہ انگوٹھی پہن لی تھی' اب میں اسے کبھی بھی نہیں پہنوں گا۔
آپ نے اس انگوٹھی کو اتار دیا تو لوگوں نے بھی ان انگوٹھیوں کو اتار دیا۔

5291 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا یہ نقش تھا: "محمد رسول اللہ"۔

5292 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنْبَاَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَفَصُّهُ حَبَشِيٌّ وَنَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی' جس کا نگینہ حبشی تھا' اس پر "محمد رسول اللہ" نقش تھا۔

5293 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الرُّومِ فَقَالُوا اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُومًا .
فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم (کے حکمران کو) کو خط لکھنے کا ارادہ کیا' تو لوگوں نے بتایا: وہ لوگ صرف اسی خط کو پڑھتے ہیں' جس پر مہر لگی ہوئی ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔
(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اس کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' اس پر "محمد رسول اللہ" نقش تھا۔

5294 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

5290-تقدم (الحديث 5179) .

5291-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8106) .

5292-تقدم (الحديث 5211) .

5293-تقدم (الحديث 5216) .

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَفَصُّهُ حَبَشِيٌّ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس کا نگینہ حبشی تھا۔

5295 - اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ - وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ - عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَفَصُّهُ مِنْهُ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ بھی (چاندی ہی) کا بنا ہوا تھا۔

5296 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَدِ اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ" .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے' ہم نے اس پر ایک نقش کندہ کروایا ہے' تو کوئی شخص اس طرح کا نقش نہ بنوائے''۔

80 - باب مَوْضِعِ الْخَاتَمِ .

یہ باب ہے کہ انگوٹھی پہننے کی جگہ

5297 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا فَقَالَ "اِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ" . وَاِنِّي لَاَرٰى بَرِيقَهُ فِي خِنْصَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے' اور ہم نے اس پر ایک نقش کندہ کروایا ہے' تو کوئی بھی شخص اس طرح سے نقش نہ بنوائے''۔

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی انگلی میں اس کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

5298 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ .

5294-تقدم (الحديث 5211) .

5295-تقدم (الحديث 5213) .

5296-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب لبس النبي صلى الله عليه وسلم خاتمًا من ورق نقشه محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم و لبس الخلفاء له من بعده (الحديث 55م) واخرجه ابن ماجه في اللباس، باب نقش الخاتم (الحديث 3640) . تحفة الاشراف (999) .

5297-اخرجه البخاري في اللباس، باب الخاتم في الخنصر (الحديث 5874) . تحفة الاشراف (1044) .

5298-اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في تختم رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 97) . تحفة الاشراف (1196) .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

5299 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبِسْطَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِصْبَعِهِ الْيُسْرٰى .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں انگلی میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

5300 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ اَنَّهُمْ سَاَلُوْا اَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ مِنْ فِضَّةٍ . وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُسْرٰى الْخِنْصَرَ .

☆☆ ثابت بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: چاندی کی بنی ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے بائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کو بلند کیا۔

(یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی میں انگوٹھی پہنی تھی)۔

5301 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِيْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شہادت کی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

5302 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَلْبَسَ فِيْ اِصْبَعِيْ هٰذِهٖ وَفِي الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی ان انگلیوں میں انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کے بارے میں یہ بات بیان کی۔

81 - باب مَوْضِعِ الْفَصِّ .

یہ باب ہے کہ نگینے کی جگہ

5299-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1291) .

5300-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخيرها (الحديث 222) مطولاً، و في اللباس و الزينة، باب في لبس الخاتم في الخنصر من اليد (الحديث 63) بنحوه . تحفة الاشراف (333) .

5301-تقدم (الحديث 5226) .

5302-تقدم (الحديث 5226) .

5303 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ بِخَاتَمٍ مِّنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَّنُقِشَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ

"لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّنْقُشَ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا" . وَجَعَلَ فَصَّهُ فِيْ بَطْنِ كَفِّهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی' پھر آپ نے اسے اتار دیا اور پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر "محمد رسول اللہ" نقش کروایا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی شخص کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے' کہ وہ میری انگوٹھی کے نقش کی طرح کا نقش بنوائے' نبی اکرم ﷺ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

82 - باب طَرْحِ الْخَاتَمِ وَتَرْكِ لُبْسِهِ .

یہ باب ہے کہ انگوٹھی اتار دینا اور اسے پہننا ترک کر دینا

5304 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ قَالَ "شَغَلَنِيْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ اِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَّاِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ" . ثُمَّ اَلْقَاهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انگوٹھی بنوائی' پھر آپ نے اسے پہن لیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اس انگوٹھی کی وجہ سے میری توجہ تم سے منتشر ہوگئی ہے آج میں کبھی اسے دیکھ رہا تھا' کبھی تمہیں دیکھ رہا تھا"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اس انگوٹھی کو اتار دیا تھا۔

5305 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّكَانَ يَلْبَسُهُ فَجَعَلَ فَصَّهُ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ وَقَالَ "اِنِّيْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ" . فَرَمٰى بِهِ ثُمَّ قَالَ "وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا" . فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اسے پہن لیا' آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی سمت میں رکھا' لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوالیں' ایک دن آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور آپ نے اُس

5303-تقدم (الحديث 5231) .

5304-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5515) .

5305-اخرجه البخاري في الايمان و النذور، باب من حلف على الشيء و ان لم يحلف (الحديث 6651) . و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم خاتم الذهب على الرجال و نسخ ما كان من اباحته في اول الاسلام (الحديث 53) . تحفة الاشراف (8281) .

انگوٹھی کو اتار دیا' آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس انگوٹھی کو پہنا تھا اور میں اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتا تھا' پھر آپ نے اس انگوٹھی کو ایک طرف رکھ دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ کی قسم! اب میں اسے کبھی بھی نہیں پہنوں گا''۔ تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں۔

5306 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قِرَاءَةً عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ رَاَى فِىْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ يَوْمًا وَّاحِدًا فَصَنَعُوْهُ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَحَ النَّاسُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں چاندی کی بنی ہوئی انگوٹھی صرف ایک دن دیکھی تھی' لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوا کر انہیں پہن لیا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی اتار دی تھی' تو لوگوں نے بھی اتار دی تھیں۔

5307 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّكَانَ جَعَلَ فَصَّهُ فِىْ بَاطِنِ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی' آپ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی اتاری تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی' آپ اس کے ذریعے مہر لگایا کرتے تھے' آپ اسے پہنتے نہیں تھے۔

5308 – اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِىْ بَطْنَ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ الْخَوَاتِيْمَ فَاَلْقَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا" . ثُمَّ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ فَاَدْخَلَهُ فِىْ يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِىْ يَدِ اَبِىْ بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِىْ يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِىْ يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى هَلَكَ فِىْ بِئْرِ اَرِيْسٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی' آپ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے' لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوالیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی اُتار دی اور آپ نے فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں

5306-اخرجه البخاري في اللباس، باب خاتم الفضة (الحديث 5868) تعليقًا و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب في طرح الخواتم (الحديث 59) . و اخرجه ابو داؤد في الخاتم، باب ما جاء في ترك الخاتم (الحديث 4221) . تحفة الاشراف (1475) .

5307-تقدم (الحديث 5233) .

5308-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم خاتم الذهب على الرجال و نسخ ما كان من اباحته في اول الاسلام (الحديث 53م) مختصراً . تحفة الاشراف (8089) .

پہنوں گا' پھر نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی آپ نے وہ اپنے ہاتھ میں پہنی' پھر وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی' پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی یہاں تک کہ وہ "اریس" کے کنویں میں گر کر (گم ہوگئی)۔

83 - باب ذِكْرِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهَا .

یہ باب ہے کہ کس طرح کے کپڑے پہننا مستحب ہے' اور کس طرح کے کپڑے پہننا مکروہ ہے؟

5309 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآنِيْ سَيِّءَ الْهَيْئَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ" . قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اٰتَانِي اللّٰهُ . فَقَالَ "اِذَا كَانَ لَكَ مَالٌ فَلْيُرَ عَلَيْكَ" .

☆☆ ابواحوص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے مجھے بُرے حال میں ملاحظہ فرمایا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کا مال مجھے عطاء کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تمہارے پاس مال موجود ہو' تو اس کا اثر تم پر نظر آنا چاہیے"۔

84 - باب ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ السِّيَرَاءِ ..

یہ باب ہے کہ سیراء پہننے کی ممانعت کا تذکرہ

5310 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ رَاٰى حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ" . قَالَ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَكَسَانِيْ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا كَسَوْتُكَهَا لِتَكْسُوَهَا اَوْ لِتَبِيْعَهَا" . فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهٗ مِنْ اُمِّهٖ مُشْرِكًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے سیراء حلہ مسجد کے دروازے کے پاس فروخت ہوتے ہوئے دیکھا۔ (وہ کہتے ہیں:) میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ

5309-تقدم (الحديث 5238) .

5310-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم استعمال اناء الذهب و الفضة على الرجال و النساء و خاتم الذهب و الحرير على الرجل و اباحته للنساء و اباحة العلم و نحوه للرجل ما لم يزد على اربع اصابع (الحديث 6م) . تحفة الاشراف (10551) .

اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور وفود سے ملاقات کے دن اسے زیب تن کر لیا کریں (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم ﷺ نے ارشا د فرمایا: اسے وہ شخص پہنے گا' جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس طرح کے حلے پیش کیے گئے' تو آپ نے ان میں ایک حلہ مجھے دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ آپ مجھے پہننے کے لیے دے رہے ہیں' جبکہ آپ نے تو اس کے بارے میں فلاں بات ارشاد فرمائی تھی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میں تمہیں اس لیے نہیں دے رہا کہ تم اسے پہن لو' یہ میں تمہیں اس لیے دے رہا ہوں' تا کہ تم یہ کسی اور کو دے دو' یا اسے فروخت کر دو۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے' ماں کی طرف سے شریک' اپنے ایک مشرک بھائی کو وہ دے دیا۔

85 - باب ذِكْرِ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَآءِ فِي لُبْسِ السِّيَرَاءِ .

یہ باب ہے کہ سیراء پہننے کی خواتین کو اجازت ہونے کا تذکرہ

5311 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی کو ریشم کی بنی ہوئی سیراء قمیص پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

5312 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ رَاٰى عَلٰى اُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ سِيَرَاءَ وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کو سیراء

5311-اخرجه ابن ماجه في اللباس، باب لبس الحرير و الذهب للنساء (الحديث 3598) . تحفة الاشراف (1540) .

5312-اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب في الحرير للنساء (الحديث 4058) . و قد عزاه المزي الى البخاري في اللباس، باب مس الحرير من غير لبس (الحديث 5836) تعليقاً، و يروى فيه عن الزبيدي، عن الزهري، عن انس ، و تعقبه الحافظ في الفتح (291/10)، بقوله ذكر المزي في الاطراف انه اراد بهذا التعليق ما اخرجه ابو داؤد والنسائي من رواية بقية عن الزبيدي بهذا الاسناد الى انس انه (راى على ام كلثوم بنت النبي صلى الله عليه وسلم . برداً سيراء) كذا قال، و ليس هذا مراد البخاري، و الرؤية لا يقال لها مس . و ايضا فلو كان هذا الحديث مراده لجزم به لانه صحيح عنده على شرطه، و قد اخرجه في باب الحرير للنساء (وهو فيه برقم 5842) من رواية شعيب عن الزهري، و انما اراد البخاري ما رويناه في المعجم الكبير للطبراني، و في فوائد تمام من طريق عبد الله بن سالم الحمصي، عن الزبيدي، عن الزهري، عن انس، قال اهدي للنبي صلى الله عليه وسلم . حلة من استبرق، فجعل الناس يلمسونها بايديهم، و يتعجبون منها، فقال النبي صلى الله عليه وسلم . تعجبكم هذه؟ فو الله لمناديل سعد في الجنة احسن منها . قال الدارقطني في الافراد: لم يروه عن الزبيدي الا عبد الله بن سالم و مما يؤكد ما قلته ان البخاري لم اخرج في المناقب حديث البراء بن عازب في قصة سعد بن معاذ في هذا المعنى موصولاً، قال بعده : رواه الزهري عن انس، و لما صدر بحديث الزهري عن انس . المعلق هنا . عقبه بحديث البراء الموصول بعينه، و الله اعلم . و انظر: تغليق التعليق (62/5)، و كذا النكت الظراف . تحفة الاشراف (1533) .

چادر پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

سیراء سے مراد وہ کپڑا ہے' جس میں ریشم کی دھاریاں ہوتی ہیں۔

5313 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ وَاَبُوْ عَامِرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ الْحَنَفِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا اِلَىَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِىْ وَجْهِهٖ فَقَالَ "اَمَا اِنِّىْ لَمْ اُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا" . فَاَمَرَنِىْ فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِىْ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ سیراء حلے پیش کیے گئے' تو آپ نے وہ مجھے بھجوا دیئے' میں نے انہیں پہن لیا' تو آپ کے چہرے پر مجھے ناراضگی کا اندازہ ہوا' آپ نے فرمایا: یہ میں نے تمہیں اس لیے نہیں دیا ہے' کہ تم اسے پہن لو آپ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اپنے (گھر کی) خواتین میں انہیں تقسیم کردوں۔

86 - باب ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْاِسْتَبْرَقِ

استبرق پہننے کی ممانعت کا تذکرہ

5314 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ خَرَجَ فَرَاَى حُلَّةَ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِى السُّوْقِ فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْتَرِهَا فَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحِيْنَ يَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوَفْدُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ" . ثُمَّ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ حُلَلٍ مِّنْهَا فَكَسَا عُمَرَ حُلَّةً وَّكَسَا عَلِيًّا حُلَّةً وَّكَسَا اُسَامَةَ حُلَّةً فَاَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ ثُمَّ بَعَثْتَ اِلَىَّ . فَقَالَ "بِعْهَا وَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ اَوْ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ نکلے' تو انہوں نے استبرق کا بنا ہوا حلہ دیکھا' جو بازار میں فروخت ہو رہا تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور جب وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں' اسی وقت اسے زیب تن کرلیا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے وہ شخص پہنے گا' جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسی طرح کے تین حلے پیش کیے گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حلہ عطاء کر

5313-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم استعمال اناء الذهب و الفضة على الرجال و النساء و خاتم الذهب و الحرير على الرجال و اباحته للنساء و اباحة العلم و نحوه للرجل ما لم يزد على اربع اصابع (الحديث 17 و 18) و اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب ما جاء في لبس الحرير (الحديث 4043) . تحفة الاشراف (10329) .

5314-اخرجه النسائي في الجمعة من الكبرى، الهيئة للجمعة (الحديث 33) . تحفة الاشراف (6759) .

دیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک حلّہ عطاء کیا اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو ایک حلّہ عطاء کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے تو اس کے بارے میں فلاں بات ارشاد فرمائی تھی' اب آپ نے مجھے یہ بھجوا دیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے فروخت کر کے اس کے ذریعے اپنی ضروریات پیش کر دیا اسے چیر کر خواتین کی چادریں بنوا دو۔

87 - باب صِفَةِ الْإِسْتَبْرَقِ .

یہ باب ہے کہ استبرق کی نوعیت

5315 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ - قَالَ قَالَ سَالِمٌ مَا الْإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ . قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ رَاٰى عُمَرُ مَعَ رَجُلٍ حُلَّةَ سُنْدُسٍ فَاَتٰى بِهَا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اشْتَرِ هٰذِهٖ" . وَسَاقَ الْحَدِيْثَ .

☆☆ یحییٰ بن ابواسحاق بیان کرتے ہیں: سالم نے دریافت کیا: استبرق کیا ہوتا ہے؟ میں نے جواب دیا: جو موٹا اور کھردرا ریشم ہوتا ہے' انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے پاس سندس سے بنا ہوا ایک حلّہ دیکھا' تو وہ اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: آپ اسے خرید لیجئے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے)۔

88 - باب ذِكْرِ النَّهْىِ عَنْ لُبْسِ الدِّيبَاجِ .

یہ باب ہے کہ دیباج پہننے کی ممانعت کا تذکرہ

5316 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى وَاَبُوْ فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَاَتَاهُ دُهْقَانٌ بِمَاءٍ فِىْ اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهُ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِمْ مِمَّا صَنَعَ بِهٖ وَقَالَ اِنِّىْ نَهَيْتُهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

5315-اخرجه البخاري في الادب، باب من تجمل للوفود (الحديث 6081) مطولاً و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم استعمال اناء الذهب و الفضة على الرجال و النساء و خاتم الذهب و الحرير على الرجل و اباحته للنساء و اباحة العلم و نحوه للرجل ما لم يزد على اربع اصابع (الحديث 9م) مطولاً . تحفة الاشراف (7033) .

5316-اخرجه البخاري في الاطعمة، باب الاكل في اناء مفضض (الحديث 5426)، و في الاشربة، باب الشرب في آنية الذهب (الحديث 5632)، و باب آنية الفضة (الحديث 5633) مختصراً، و في اللباس، باب لبس الحرير للرجال و قدر ما يجوز منه (الحديث 5831)، و باب افتراش الحرير (الحديث 5837) مختصراً. و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم استعمال اناء الذهب و الفضة على الرجال و النساء و خاتم الذهب و الحرير على الرجل و اباحته للنساء و اباحة العلم و نحوه للرجل ما لم يزد على اربع اصابع (الحديث 4 و 5). و اخرجه ابو داؤد في الاشربة، باب في الشرب في آنية الذهب و الفضة (الحديث 3723) و اخرجه الترمذي في الاشربة، باب ما جاء في كراهية الشرب في آنية الذهب و الفضة (الحديث 1878) و اخرجه ابن ماجه في اللباس، باب كراهية لبس الحرير (الحديث 3590) مختصراً و الحديث عند ابن ماجه في الاشربة، باب الشرب في آنية الفضة (الحديث 3414) . تحفة الاشراف (3368 و 3373) .

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا تَشْرَبُوْا فِيْ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيْبَاجَ وَلَا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْاٰخِرَةِ".

★★ عبداللہ بن عکیم بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا' تو ایک کسان چاندی کے بنے ہوئے برتن میں پانی لے کر آیا' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے پھینک دیا' پھر انہوں نے لوگوں کے سامنے معذرت پیش کرتے ہوئے فرمایا: میں نے اسے اس بات سے منع کیا تھا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سونے او چاندی کے برتنوں میں کچھ نہ پیو' دیباج اور حریر نہ پہنو' کیونکہ یہ ان (کفار) کے لیے دنیا میں ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہوں گے''۔

89 - باب لُبْسِ الدِّيْبَاجِ الْمَنْسُوْجِ بِالذَّهَبِ .

یہ باب ہے کہ سونے کے ذریعے بنا ہوا دیباج

5317 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ خَالِدٍ - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ اَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ . قَالَ اِنَّ سَعْدًا كَانَ اَعْظَمَ النَّاسِ وَاَطْوَلَهُ . ثُمَّ بَكٰى فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى اُكَيْدِرَ صَاحِبِ دُوْمَةَ بَعْثًا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ مَنْسُوْجَةٍ فِيْهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَعَدَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ وَنَزَلَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمُسُوْنَهَا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ "اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ" .

★★ وہب بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا' جب وہ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے' میں نے انہیں سلام کیا' انہوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا: میں وہب بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ بولے: حضرت سعد رضی اللہ عنہ بہت بڑے اور لمبے چوڑے آدمی تھے' پھر وہ رونے لگے اور بہت زیادہ روئے' پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رومہ کے حکمران اکیدر کے پاس ایک وفد بھیجا' تو اس حکمران نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیباج سے بنا ہوا جبہ بھیجا' جس میں سونا بُنا ہوا تھا (یا سونے سے کڑھائی کی ہوئی تھی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا' پھر منبر پر کھڑے ہوئے' پھر آپ تشریف فرما ہوئے' پھر آپ نے کوئی بات نہیں کی' پھر آپ منبر سے نیچے اترے' لوگ اپنے ہاتھ سے اس کپڑے کو چھو کر دیکھنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا تمہیں یہ اچھا لگا ہے؟ جنت میں سعد کے رومال اس سے زیادہ بہتر ہیں' جو تم دیکھ رہے ہو''۔

5317-اخرجه الترمذي في اللباس، باب 3، الحديث (1723) . تحفة الاشراف (1648) .

90 - باب ذِكْرِ نَسْخِ ذٰلِكَ .

یہ باب ہے کہ اس حکم کا منسوخ ہونا

5318 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ لَبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ اُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ نَزَعَهُ فَاَرْسَلَ بِهِ اِلٰى عُمَرَ فَقِيلَ لَهُ قَدْ اَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ . قَالَ "نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ" . فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَرِهْتَ اَمْرًا وَّاَعْطَيْتَنِيهِ . قَالَ "اِنِّي لَمْ اُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَهُ لِتَبِيعَهُ" . فَبَاعَهُ عُمَرُ بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم سے بنی ہوئی ایک قبا زیب تن کی' جو آپ کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کی گئی تھی' پھر آپ نے جلد ہی اسے اتار دیا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھجوا دی' آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ نے اسے بڑی جلدی اُتار دیا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل نے مجھے اس سے منع کر دیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے: یارسول اللہ! آپ نے ایک چیز کو خود ناپسند کیا اور وہ مجھے عطاء کر دی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ میں نے تمہیں اس لیے نہیں دی تا کہ تم اسے پہن لو وہ میں نے تمہیں اس لیے دی ہے' تا کہ تم اسے فروخت کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم کے عوض اسے فروخت کر دیا۔

91 - باب التَّشْدِيدِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ وَاَنَّ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ

یہ باب ہے کہ ریشم پہننے کی شدید ممانعت اور اس بات کا بیان کہ جو شخص دنیا میں اسے پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا

5319 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ وَيَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْاٰخِرَةِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا' وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا''۔

5320 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَا تُلْبِسُوا نِسَائَكُمُ الْحَرِيرَ فَاِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

5318-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم استعمال اناء الذهب و الفضة على الرجال و النساء و خاتم الذهب و الحرير على الرجل و اباحته للنساء و اباحة العلم و نحوه للرجل مالم يزد على اربع اصابع (الحديث 16) . تحفة الاشراف (2825) .

5319-اخرجه الترمذي في اللباس، باب لبس الحرير للرجال (الحديث 5833) . تحفة الاشراف (5257) .

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنی خواتین کو ریشم نہ پہناؤ' کیونکہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص دنیا میں اسے پہنے گا' وہ شخص آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا''۔

5321 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حِطَّانَ اَنَّهُ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ فَقَالَ سَلْ عَائِشَةَ . فَسَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ سَلْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ . فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ حَدَّثَنِي اَبُو حَفْصٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ" .

☆☆ عمران بن حطان بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ریشم کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرو' میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کرو' میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' تو انہوں نے مجھے بتایا' حضرت ابوحفص رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص دنیا میں ریشم پہن لیتا ہے' اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا''۔

5322 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَبِشْرِ بْنِ الْمُحْتَفِزِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ریشم وہ شخص پہنتا ہے' جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔

5323 - اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ سَنَةَ سَبْعٍ وَمِائَتَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَلِيٍّ الْبَارِقِيِّ قَالَ اَتَتْنِي امْرَاَةٌ تَسْتَفْتِينِي فَقُلْتُ لَهَا هٰذَا ابْنُ عُمَرَ . فَاتَّبَعَتْهُ تَسْاَلُهُ وَاتَّبَعْتُهَا اَسْمَعُ مَا يَقُولُ . قَالَتْ اَفْتِنِي فِي الْحَرِيرِ . قَالَ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ علی بارقی بیان کرتے ہیں: ایک خاتون میرے پاس ایک مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آئی' میں نے اس سے کہا

5320-اخرجه الترمذي في اللباس، باب لبس الحرير للرجال وقدر ما يجوز منه (الحديث 5834) . واخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم استعمال اناء الذهب و الفضة على الرجال و النساء و خاتم الذهب و الحرير على الرجل و اباحته للنساء و اباحة العلم و نحوه للرجل ما لم يزد على اربع اصابع (الحديث 11) . تحفة الاشراف (10483) .

5321-اخرجه الترمذي في اللباس، باب لبس الحرير للرجال وقدر ما يجوز منه (الحديث 5835) . تحفة الاشراف (10548) .

5322-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6656 و 6659) .

5323-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7350) .

5329 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مُتَرَجِّلًا لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ اَحَدًا هُوَ اَجْمَلُ مِنْهُ .

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے اس وقت سرخ حلہ پہنا ہوا تھا اور بالوں میں کی ہوئی تھی میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت شخص کوئی نہیں دیکھا۔

سر پر تیل لگانے اور کنگھی کرنے کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر کثرت سے تیل استعمال کرتے تھے، کثرت سے داڑھی میں کنگھی کرتے تھے اور اکثر سر مبارک پر ایک کپڑا رکھتے تھے جو ایسا نظر آتا جیسے تیلی کا کپڑا ہو۔

(شرح السنہ، مشکوۃ شریف، جلد چہارم، رقم الحدیث، 374)

کثرت سے کنگھی کرتے تھے" یہ بات اس روایت کے منافی نہیں ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی سے منع فرمایا ہے، کیوں کہ اول تو یہ ممانعت، نہی تحریمی کے طور پر نہیں ہے بلکہ نہی تنزیہی کے طور پر ہے دوسرے "کثرت سے کنگھی کرنے" سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ کنگھی کرتے تھے کہ " کثرت " کا اطلاق اس چیز پر بھی ہوتا ہے کہ کسی کام کو اس ضرورت کے وقت انجام دیا جائے، گویا جس عمل کی جس وقت ضرورت ہو اس وقت اس کو کرنا بھی " کثرت " کے حکم میں شامل ہوتا ہے۔

جہاں تک مسئلہ کا تعلق ہے تو داڑھی میں کنگھی کرنا سنت ہے لیکن جو لوگ ہر وضو کے بعد کنگھی کرتے ہیں اس کی سنت صحیحہ میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ "قناع" سے مراد وہ کپڑا ہے جو آپ بالوں کو تیل لگانے کے بعد سر پر اس مقصد سے ڈال لیا کرتے تھے کہ عمامہ میلا اور چکنا نہ ہو، چنانچہ وہ کپڑا تیل لگنے کی وجہ سے چونکہ بہت تیل آلود ہو جاتا تھا اس لئے اس کو تیلی کے کپڑے سے تشبیہ دی گئی ہے ورنہ یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ وہ کپڑا بہت گندہ رہتا تھا یا آپ کے سارے کپڑے تیلی کے کپڑوں کی طرح رہتے تھے، کیونکہ یہ مراد اس نظافت و پاکیزگی اور صفائی و ستھرائی سے بہت بعید ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج کا جز تھی، یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید کپڑے کو بہت پسند فرماتے تھے۔

95 - باب لُبْسِ الْحِبَرَةِ .

یہ باب ہے کہ دھاری دار یمنی چادر پہننا

5330 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

5329-تقدم (الحديث 5247) .

5330-اخرجه البخاري في اللباس، باب البرود و الحبر و الشملة (الحديث 5813) واخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب فضل لباس ثياب الحبرة (الحديث 33) و اخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء في احب الثياب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 1787)، و في الشمائل، باب ما جاء في لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 60) . تحفة الاشراف (1353) .

كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِبَرَةَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ لباس دھاری دار یمنی چادر تھی۔

96 - باب ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ .

یہ باب ہے کہ معصفر پہننے کی ممانعت کا تذکرہ

5331 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَقَالَ "هٰذِهٖ ثِيَابُ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ انہیں دیکھا' اس وقت انہوں نے معصفر کپڑے پہنے ہوئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کفار کا مخصوص لباس ہے' تم اسے نہ پہنا کرو۔

5332 - اَخْبَرَنِيْ حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "اذْهَبْ فَاطْرَحْهُمَا عَنْكَ" . قَالَ اَيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "فِي النَّارِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس وقت انہوں نے دو معصفر کپڑے پہنے ہوئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! تم ان دونوں کو اپنے سے اتار کر پھینک دو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کہاں؟ یارسول اللہ! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ میں۔

5333 - اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَائَةِ الْقُرْآنِ وَاَنَا رَاكِعٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے' قسی اور معصفر پہننے اور رکوع کے دوران قراءت کرنے سے منع کیا ہے۔

5331-اخرجه مسلم في اللباس والزينة، باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر (الحديث 27). تحفة الاشراف (8613) .

5332-اخرجه مسلم في اللباس والزينة، باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر (الحديث 28) بنحوه . تحفة الاشراف (8830) .

5333-تقدم (الحديث 1042) .

97 - باب لُبْسِ الْخُضْرِ مِنَ الثِّيَابِ .

یہ باب ہے کہ سبز کپڑا پہننے کا حکم

5334 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو نُوحٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ اَبِي رِمْثَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ .

★★ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے اس وقت دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

98 - باب لُبْسِ الْبُرُودِ .

یہ باب ہے کہ دھاری دار چادر پہننا

5335 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا

★★ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی آپ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں اپنی دھاری دار چادر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے ہم نے عرض کی: آپ ہمارے لیے مدد طلب نہیں کریں گے؟ کیا آپ ہمارے لیے اللہ تعالی سے دعا نہیں کریں گے؟

5336 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا يَعْقُوبُ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَائَتِ امْرَاَةٌ بِبُرْدَةٍ - قَالَ سَهْلٌ - هَلْ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا نَعَمْ هٰذِهِ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا . فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي اَكْسُوكَهَا فَاَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا لَاِزَارُهُ .

★★ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک خاتون "بردہ" لے کر آئی حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ "بردہ" سے مراد کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ چادر ہوتی ہے جس کے کنارے پر کڑھائی ہوتی ہے۔ (تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بتایا:) اس خاتون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ میں نے اپنے ہاتھ سے آپ کے

5334-تقدم (الحديث 1571) .

5335-اخرجه البخاري في المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام (الحديث 3612) مطولاً، و في مناقب الانصار، باب مالقي النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه من المشركين بمكة (الحديث 3852) مطولاً، و في الاكراه، باب من اختار الضرب و القتل و الهوان على الكفر (الحديث 6943) مطولاً و اخرجه ابو داؤد في الجهاد، باب في الاسير يكره على الكفر (الحديث 2649) مطولاً . تحفة الاشراف (3519) .

5336-اخرجه البخاري في البيوع، باب النساج (الحديث 2093) مطولاً، و في اللباس، باب البرود و الحبر و الشملة (الحديث 5810) مطولاً . تحفة الاشراف (4783) .

لیے بُنی ہے' تاکہ میں یہ آپ کو پہننے کے لیے دوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے قبول کرلیا' آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی' پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے' تو آپ نے تہبند کے طور پر اسے باندھا ہوا تھا۔

99 - باب الْاَمْرِ بِلُبْسِ الْبِيضِ مِنَ الثِّيَابِ .

یہ باب ہے کہ سفید کپڑے پہننے کا حکم ہونا

5337 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ اَبِي عَرُوبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ" . قَالَ يَحْيَى لَمْ اَكْتُبْهُ . قُلْتُ لِمَ قَالَ اسْتَغْنَيْتُ بِحَدِيثِ مَيْمُونِ بْنِ اَبِي شَبِيبٍ عَنْ سَمُرَةَ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم سفید کپڑے پہنا کرو' کیونکہ یہ زیادہ پاک اور زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو"۔

یحییٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: اسے میں نے نوٹ نہیں کیا' میں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں میمون کی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کی وجہ سے بے نیاز ہوں۔

5338 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ فَلْيَلْبَسْهَا اَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ" .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم پر سفید کپڑے پہننا لازم ہے' تمہارے زندہ لوگ بھی یہی کپڑا پہنیں اور اسی میں تم اپنے مُردوں کو کفن دو' کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں بہترین ہیں"۔

100 - باب لُبْسِ الْاَقْبِيَةِ .

یہ باب ہے کہ قباء پہننا

5339 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي . قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ

5337-تقدم (الحديث 1895) .

5338-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4626) .

"خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ" . فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَلَبِسَهُ مَخْرَمَةُ .

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ قبائیں تقسیم کیں' آپ نے حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں دیا تو حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ بولے: اے میرے بیٹے! تم میرے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو' میں ان کے ساتھ روانہ ہوگیا' انہوں نے فرمایا: تم اندر جاؤ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' تو آپ کے پاس ان میں سے ایک قباء موجود تھی' تو آپ نے فرمایا: یہ ہم نے تمہارے لیے سنبھال کر رکھی تھی' حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا اور پھر اسے پہن لیا۔

101 - باب لُبْسِ السَّرَاوِيْلِ .

یہ باب ہے کہ شلوار پہننا

5340 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ "مَنْ لَّمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "جس شخص کو تہبند نہیں ملتا' وہ شلوار پہن لے اور جس شخص کو جوتے نہیں ملتے' وہ موزے پہن لے"۔

102 - باب التَّغْلِيْظِ فِيْ جَرِّ الْاِزَارِ .

یہ باب ہے کہ تہبند گھسیٹنے کی شدید مذمت

5341 - اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

5339-اخرجه البخاري في الهبة، باب كيف يقبض العبد و المتاع (الحديث 2599)، و في الشهادات، باب شهادة الاعمى و امرة و نكاحه و انكاحه و مبايعته و قبوله في التاذين و غيره و ما يعرف بالاصوات (الحديث 2657)، و في فرض الخمس، باب قسمة الامام ما يقدم عليه و يخبأ لمن لم يحضره او غاب عنه (الحديث 3127)، و في اللباس، باب القباء و فروج حرير (الحديث 5800)، و باب المزرر بالذهب (الحديث 5862) تعليقاً، و في الادب، باب المداراة مع الناس (الحديث 6132) و اخرجه مسلم في الزكاة، باب اعطاء من سال بفحش و غلظة (الحديث 129 و 130) و اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب ماجاء في الاقبية (الحديث 4028) واخرجه الترمذي في الادب، باب 53 . (الحديث 2818) . تحفة الاشراف (11268) .

5340-تقدم (الحديث 2670) .

5341-اخرجه البخاري في احاديث الانبياء، باب 54 . (الحديث 3485) . تحفة الاشراف (6998) .

''ایک مرتبہ ایک شخص تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو گھسیٹ کر چل رہا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا رہے گا''۔

5342 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ - اَوْ قَالَ اِنَّ الَّذِىْ يَجُرُّ ثَوْبَهٗ - مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے کپڑے کو گھسیٹتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو گھسیٹتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''۔

5343 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مِنْ مَخِيْلَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَنْظُرْ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے گھسیٹتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''۔

103 - باب مَوْضِعِ الْاِزَارِ .

یہ باب ہے کہ تہبند کا نچلا حصہ رکھنے کی جگہ (کون سی ہے؟)

5344 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَوْضِعُ الْاِزَارِ اِلٰى اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ وَالْعَضَلَةِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَمِنْ وَّرَاءِ السَّاقِ وَلَا حَقَّ لِلْكَعْبَيْنِ فِى الْاِزَارِ" . وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تہبند (کا نچلا حصہ) رکھنے کی جگہ نصف پنڈلی ہے اور اس کا پٹھا ہے اگر تم یہ بات نہیں مانتے تو اس سے کچھ نیچے کر لو اور یہ بھی نہیں مانتے تو پنڈلی سے نیچے کر لو لیکن ٹخنوں کا تہبند میں کوئی حق نہیں ہے۔

5342-اخرجه البخاري في اللباس، باب من جر ثوبه من الخيلاء (الحديث 5791) تعليقاً، بنحوه . و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم جر الثوب خيلاء و بيان حد ما يجوز ارخاؤه اليه و ما يستحب (الحديث 42م) . تحفة الاشراف (8282 و 7816) .

5343-اخرجه البخاري في اللباس، باب من جر ثوبه من الخيلاء (الحديث 5791) و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم جر الثوب خيلاء و بيان حد ما يجوز ارخاؤه اليه و ما يستحب (الحديث 43م) . تحفة الاشراف (7409) .

5344-اخرجه الترمذي في اللباس، باب في مبلغ الازار (الحديث 1783) بنحوه و اخرجه ابن ماجه في اللباس، باب موضع الازار اين هو (الحديث 3572) بنحوه . تحفة الاشراف (3383) .

روایت کے یہ الفاظ محمد (بن قدامہ) نامی راوی کے ہیں۔

104 - باب مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ .

یہ باب ہے کہ ٹخنوں سے نیچے والے تہبند کا حکم

5345 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو يَعْقُوبَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو تہبند ٹخنوں سے نیچے ہوتا ہے وہ جہنم میں ہوگا''۔

5346 - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ وَقَدْ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو تہبند ٹخنوں سے نیچے ہوتا ہے وہ جہنم میں ہوگا''۔

ٹخنوں سے نیچے لباس پہننے کا بیان

امام ہمام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں تخریج فرمائی اور فرمایا ہم سے عبداللہ ابن یوسف نے بیان کیا اس نے کہا کہ ہمیں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا انھوں نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس شخص پر نظر شفقت نہیں فرمائے گا جس نے از راہ تکبر اپنے تہبند کو زمین پر گھسیٹا، قلت (میں کہتا ہوں) یونہی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضرت عبداللہ ابن عمر کی حدیث میں روایت کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی تکبر سے ازار لٹکائے (یعنی زمین پر گھسیٹے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا، الحدیث امام علام مسلم بن حجاج قشیری نے اپنی صحیح میں تخریج کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کی اس نے کہا میں نے حضرت امام مالک کے سامنے پڑھا، امام مالک نے نافع عبداللہ بن دینار اور زید بن اسلم سے روایت کی، ان سب نے حضرت عبداللہ بن دینار اور زید بن اسلم سے روایت کی، ان سب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا (یعنی اس کی طرف نگاہ رحمت نہیں فرمائے گا) جو از راہ تکبر اپنا کپڑا لٹکائے قمت

5345-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14099 و 14355) .

5346-اخرجه البخاري في اللباس، باب ما اسفل من الكعبين فهو في النار (الحديث 5787) . تحفة الاشراف (12961) .

(میں کہتا ہوں) اس جیسی حدیث بخاری، نسائی اور ترمذی نے اپنی اپنی کتابوں (صحاح) میں مختلف سندوں اور قریبی و یکساں الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب اللباس باب جرثوبہ من الخیلا قدیمی کتب خانہ کراچی، البخاری، کتاب اللباس باب من جرثوبہ من الخیلا قدیمی کتب خانہ کراچی (سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی اسبال الازار آفتاب عالم پریس لاہور (سنن ابن ماجہ کتاب اللباس باب من جرثوبہ من الخیلا ایچ ایم سعید کمپنی کراچی (صحیح البخاری کتاب اللباس باب من جرثوبہ من الخیلا قدیمی کتب خانہ کراچی (صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم جرالثوب خیلا ماتح قدیمی کتب خانہ کراچی (الجامع الترمذی کتاب اللباس باب ماجاء فی الکراھیۃ الازار امین کمپنی کراچی)

اور اگر بوجہ تکبر نہیں تو بحکم ظاہر احادیث مردوں کو بھی جائز ہے۔ لاباس بہ کما یرشدک الیہ التقیید بالبطر والمخیلۃ۔ تو اس میں کچھ حرج نہیں جیسا کہ اس کی طرف "البطر والمخیلۃ" (اترانا اور تکبر کرنا) کی قید لگانا تمھاری راہنمائی کررہا ہے۔ (ت)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ازار ایک جانب سے لٹک جاتی ہے۔ فرمایا: تو ان میں سے نہیں جو ایسا براہ تکبر کرتا ہو۔

اخرج البخاری فی صحیحہ قال حدثنا احمد بن یونس فذکر باسنادہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جرثوبہ خیلا لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ فقال ابوبکر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد شقی ازاری یسترخی الا ان اتعاھد ذلک منہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لست ممن یصنعہ خیلاء قلت ونحوہ روی ابوداؤد والنسائی۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس کی تخریج فرمائی۔ فرمایا ہم سے احمد ابن یونس نے بیان کیا۔ پھر اس کی اسناد سے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حضور نے فرمایا: جس شخص نے ازراہ تکبر کپڑا لٹکایا اور نیچے گھسیٹا تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا تہبند ایک طرف نیچے لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی پوری حفاظت کرتا ہوں (یعنی حفاظت میں ذرا سی کوتاہی یا لاپروائی ہو جائے تو تہبند ایک طرف لٹک جاتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو طرز تکبر سے ایسا کرتے ہیں (یعنی علت تکبر نہ ہونے کی وجہ سے تمھارے ازار کے لٹک جانے سے کوئی حرج نہیں قلت (میں کہتا ہوں) اسی کی مثل ابوداؤد اور نسائی نے بھی روایت کی ہے۔ (الصحیح البخاری، کتاب اللباس قدیمی کتب خانہ کراچی)

حدیث بخاری و نسائی میں ہے کہ: ما اسفل الکعبین من الازار ففی النار۔ ازار کا جو حصہ لٹک کا ٹخنوں سے نیچے ہو گیا وہ آگ میں ہوگا۔ (الصحیح البخاری کتاب اللباس قدیمی کتب خانہ کراچی)

اور حدیث طویل مسلم و ابوداؤد میں: ثلثۃ لایکلمھم اللہ یوم القیمۃ ولاینظر الیھم ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم المسبل والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب۔ تین شخص (یعنی تین قسم کے لوگ) ایسے ہیں کہ اللہ تعالی نے قیامت کے دن نہ تو انھیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، احسان جتلانے والا، جھوٹی

قسم کھا کر اپنے اسباب کو رائج کرنیوالا (یعنی فروغ دینے والا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار قدیمی کتب خانہ کراچی، سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی اسبال الازار آفتاب عالم پریس لاہور)

علی الاطلاق وارد ہوا کہ اس سے یہی صورت مراد ہے کہ بتکبر اسبال کرتا ہو ورنہ ہرگز یہ وعید شدید اس پر وارد نہیں۔ مگر علماء در صورت عدم تکبر حکم کراہت تنزیہی دیتے ہیں: في الفتاوى العالمگيرى اسبال الرجل ازاره اسفل من الكعبين ان لم يكن للخيلاء ففيه كراهة تنزيه كذافي الغرائب۔ فتاوی عالمگیری میں ہے مرد کا اپنے ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا اگر بوجہ تکبر نہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہے اسی طرح غرائب میں ہے۔ (فتاوی ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب السابع نورانی کتب خانہ پشاور)

بالجملہ اسبال اگر براہ عجب وتکبر ہے حرام ورنہ مکروہ اور خلاف اولی، نہ حرام مستحق وعید، اور یہ بھی اسی صورت میں ہے کہ پائنچے جانب پاشنہ نیچے ہوں، اور اگر اس طرف کعبین سے بلند ہیں گو پنجہ کی جانب پشت پا پر ہوں ہرگز کچھ مضائقہ نہیں۔ اس طرح کا لٹکانا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بلکہ خود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

روى ابو داؤد في سننه قال حدثنا مسدد نايحيىٰ عن محمد بن ابي يحيىٰ حدثني عكرمة انه راى ابن عباس يأتزر فيضع حاشية ازاره من مقدمه على ظهر قدمه ويرفعه مؤخره قلت لم تاتزر هذه الازارة قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتزرها ۔ قلت ورجال الحديث كلهم ثقات عدول ممن يروى عنهم البخارى كما لايخفى على الفطن الماهر بالفن ۔

امام ابو داؤد نے اپنی کتاب سنن ابوداؤد میں روایت فرمائی ہے کہ ہم سے مسدد نے بیان کیا اس سے یحییٰ نے اس نے محمد بن ابی یحییٰ سے روایت کی ہے اس نے کہا مجھ سے عکرمہ تابعی نے بیان فرمایا اس نے ابن عباس کو دیکھا کہ جب ازار باندھتے تو اپنی ازار کی اگلی جانب کو اپنے قدم کی پشت پر رکھتے اور پچھلے حصہ کو اونچا اور بلند رکھتے۔ میں نے عرض کی آپ اس طرح تہبند کیوں باندھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح ازار باندھتے دیکھا ہے۔ قلت (میں کہتا ہوں) حدیث کے تمام روای ثقہ (معتبر) اور عادل ہیں۔ ان سے امام بخاری روایت کرتے ہیں۔ جیسا کہ ذہین، فہیم اور ماہر فن پر پوشیدہ نہیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب اللباس، باب ماجاء فی الکبر، آفتاب عالم پریس، لاہور)

105 - بَابُ إِسْبَالِ الْإِزَارِ ۔

یہ باب ہے کہ تہبند کو لٹکانا

5347 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَدِّىْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْظُرُ اِلٰى مُسْبِلِ الْاِزَارِ" ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5347-انفرد به النسائي - تحفة الاشراف (5435) ۔

''بے شک اللہ تعالیٰ تہبند کو لٹکانے والے کی طرف نظرِ رحمت نہیں کرے گا''۔

5348 – اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مِهْرَانَ الْاَعْمَشَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ الْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰى وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ" .

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین طرح کے لوگ ایسے ہیں' جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا' ان کا تزکیہ نہیں کرے گا اور ان لوگوں کو دردناک عذاب ہوگا' کچھ دے کر احسان جتانے والا' اپنے تہبند کو نیچے لٹکانے والا اور جھوٹی قسم اُٹھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا''۔

5349 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْاِسْبَالُ فِي الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسبال (یعنی لٹکانا) تہبند میں ہوتا ہے' قمیص میں ہوتا ہے' اور عمامہ میں ہوتا ہے' جو شخص ان میں سے کسی ایک کو بھی تکبر کے طور پر گھسیٹے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نظرِ رحمت نہیں کرے گا''۔

5350 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" .

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَحَدَ شِقَّيْ اِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ" .

☆☆ سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو گھسیٹتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر اپنی نظرِ رحمت نہیں کرے گا''۔

5348-تقدم (الحديث 2562) .

5349-اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب في قدر موضع الازار (الحديث 4094) . واخرجه ابن ماجه في اللباس، باب طول القميص كم هو (الحديث 3576) . تحفة الاشراف (6768) .

5350-اخرجه البخاري في فضائل الصحابة، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (لو كنت متخذاً خليلاً) (الحديث 3665)، و في اللباس، باب من جر ازاره من غير خيلاء (الحديث 5784)، و في الادب، باب من اثنى على اخيه بما يعلم (الحديث 6062) مختصراً . و اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب ما جاء في اسبال الازار (الحديث 4085) . تحفة الاشراف (7026) .

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ایک پہلو سے تہبند ڈھیلا ہو جاتا ہے اور لٹک جاتا ہے، تو پھر یہ ہے، میں اس کا ہر وقت خیال رکھوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان میں شامل نہیں ہو، جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔

تکبر کے معنی و مفہوم کا بیان

" کبر " کے اصل معنی تو بڑائی کے ہیں لیکن یہاں اس سے مراد وہ کبر ہے جو عجب یعنی خود بینی وخود ستائی کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے چنانچہ اپنے آپ کو اس طور پر بڑا سمجھنا اور بڑا ظاہر کرنا کہ جس کے سبب لوگوں پر اپنی فوقیت برتری جتانا مقصود ہو حق کو قبول کرنا اور حق کی فرمانبرداری سے انکار ہوتا ہو اور تمرد وسرکشی ظاہر ہوتی ہو تکبر اور استکبار کہلائے گا واضح رہے کہ کبر اور تکبر اس صورت میں مذموم ہیں کہ جب کہ وہ واقع کے خلاف ہوں یعنی اگر کوئی شخص اپنی ذات میں ایسے اوصاف وفضائل اور کمالات کا دعوی کرے جن سے حقیقت میں وہ خالی ہو اور مصنوعی طور پر اپنے آپ کو ان فضائل وکمالات سے متصف ظاہر کرتا ہو تو ایسا مذموم ہوگا اور اگر اس شخص کی ذات میں واقعتا ایسے فضائل وکمالات ہوں جنکی بنا پر وہ اپنے آپ کو دوسروں سے برتر وبلند سمجھے اور یہ اس کو ظاہر کرتا ہو تو یہ مذموم نہیں ہوگا نیز یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ تکبر کے مقابلہ میں تواضع ہے جو کبر اور صغر کے درمیان توسط اور راہ استدلال ہے چنانچہ کبر تو یہ ہے کہ کوئی شخص ان اوصاف وفضائل سے بھی زیادہ کا دعویٰ کرے جو وہ اپنے اندر رکھتا ہے اور صغر یہ ہے کہ اپنے اصل مقام سے بھی نیچے گر جائے اور وہ جس چیز کے دعویٰ کا حق رکھتا ہے کہ اس کو بھی ترک کر دے ان دونوں کے درمیان تواضع ہے جو توسط اور اعتدال کا مقام ہے یعنی اپنے آپ کو نہ تو حد سے زیادہ بڑھایا جائے اور نہ حد سے نیچے گرایا جائے بلکہ بین بین رکھا جائے کیونکہ ہر چیز اور ہر حالت کی طرح اس معاملہ میں بھی اصل کمال توسط اور اعتدال ہی ہے اگرچہ مشائخ اور صوفیہ قدس اللہ ارواحھم کا معمول یہ رہا ہے کہ جب وہ اپنے نفس میں تکبر کا غلبہ دیکھتے تو اس کو زائل کرنے میں انتہائی مبالغہ کرتے کہ تواضع کے بجائے صغر کا مقام اختیار کرنے کی کوشش کرتے تاکہ نفس آخر الامر تواضع کے مقام پر رک جائے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

(مسلم، مشکوۃ شریف: جلد چہارم: حدیث نمبر 1031)

ایمان سے مراد اصل ایمان نہیں ہے بلکہ ایمان کے ثمرات مراد ہیں جن کو فضائل واخلاق سے تعبیر کیا جاتا ہے خواہ ان کا تعلق ظاہر سے ہو یا باطن سے اور جو نور ایمان اور ظہور ایقان سے صادر ہوتے ہیں جہاں تک اصلی ایمان کا تعلق ہے وہ چونکہ تصدیق قلبی کا نام ہے اس لئے اس میں نہ تو زیادتی ہو سکتی ہے اور نہ کمی، اس اعتبار سے اس کو اجزاء میں منقسم بھی نہیں کیا جا سکتا البتہ اس کے شعبے اور شاخیں بہت ہیں جو اصل ایمان کی حقیقت وماہیت سے خارج ہیں جیسے نماز روزہ اور زکوۃ وغیرہ اور اسی طرح اسلام کے ظاہری دوسرے تمام احکام یا جیسے تواضع اور ترحم اور اسی طرح وہ تمام چیزیں جو باطنی اوصاف وخصائل کا درجہ رکھتی ہیں چنانچہ اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ الایمان بضع وسبعون شعبۃ۔ ایمان کی کچھ اوپر ستر شاخیں ہیں۔ ظاہر ہے کہ شاخوں اور اس کی اصل کے درمیان اتنا گہرا اور قریبی تعلق ہوتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم کا درجہ رکھتی ہیں لیکن اس کے باوجود حقیقت وماہیت کے

اعتبار سے کوئی بھی شاخ اپنی اصل کا مترادف نہیں ہوسکتی اس طرح اصل ایمان ایک الگ چیز ہے اور اسلام کے تمام ظاہری احکام و باطنی اخلاق وخصائل جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں جن کو اصل ایمان کی حقیقت و ماہیت میں شامل نہیں کیا جاسکتا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد الحیاء شعبۃ من الایمان۔ مذکورہ بالا قول کی دلیل ہے کیونکہ تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حیا وایمان کے مفہوم میں داخل نہیں ہے۔

حدیث کے دوسرے جزء کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ اس کے نامہ اعمال میں تکبر کا گناہ موجود رہے گا جب وہ تکبر اور دوسری بری خصلتوں کی آلائش سے پاک وصاف ہو جائے گا تو اس وقت جنت میں داخل کیا جائے گا اور یہ کہ پاکی وصفائی یا تو اس صورت میں حاصل ہوگی کہ اللہ اس کو عذاب میں مبتلا کرے گا اور وہ عذاب اس آلائش کو دھو دے گا یا اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کو معاف کر دے گا اور معافی اس آلائش کو زائل کر دے گی۔

علامہ خطابی نے لکھا ہے کہ حدیث کے اس جزء کی دو تاویلیں ہیں ایک تو یہ کہ کبر سے کفر و شرک مراد ہے اور ظاہر ہے کہ کفر و شرک کے مرتکب پر جنت کے دروازے ہمیشہ ہمیشہ بند رہیں گے۔ دوسری تاویل یہ ہے کہ کبر سے مراد تو اس کے اپنے معنی ہی ہیں یعنی اپنے آپ کو دوسرے لوگوں سے برتر و بلند سمجھنا اور غرور گھمنڈ میں مبتلا ہونا البتہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ متکبر شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ اللہ کی رحمت اس پر متوجہ نہ ہو چنانچہ جب حق تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرنا چاہے گا تو اس کے دل میں سے کبر کو نکال باہر کرے گا اور پھر اس کی کدورتوں سے پاک وصاف کر کے جنت میں داخل کر دے گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا کہ کوئی آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس عمدہ ہو اور اس کے جوتے اچھے ہوں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل یعنی اچھا اور آراستہ ہے اور جمال یعنی اچھائی وآراستگی کو پسند کرتا ہے اور تکبر یہ ہے کہ حق بات کو ہٹ دھرمی کے ساتھ نہ مانا جائے اور لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھا جائے۔ (مسلم، مشکوۃ شریف: جلد چہارم: حدیث نمبر 1032)

"ذرہ" سے یا تو چیونٹی مراد ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس جیسی سو چیونٹیاں مل کر ایک جو کے وزن کے برابر ہوتی ہیں یا وہ ریزہ وغبار مراد ہے جو ہوا میں باریک نظر آتا ہے اور روشنی کے وقت چمکتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔۔ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں کہ ایک شخص سے کون صحابی مراد ہیں چنانچہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس وقت جن صحابی نے مذکورہ بات عرض کی تھی وہ معاذ بن جبل تھے بعض حضرات نے عبداللہ بن عمرو بن العاص اور بعض حضرات نے ربیعہ بن عامر کا نام ذکر کیا ہے۔ "کوئی آدمی یہ پسند کرتا ہے" ان صحابی نے جو یہ سوال کیا تو اس کا ایک پس منظر تھا وہ یہ دیکھا کرتے تھے کہ جو لوگ غرور و تکبر کرتے ہیں اور اپنے علاوہ ہر ایک کو ذلیل وحقیر سمجھتے ہیں ان کے جسم پر اعلی اور نفیس لباس ہوتا ہے ان کے پیروں میں نہایت اعلی جوتیاں ہوتی ہیں اور ان کے کپڑے وغیرہ اعلی درجہ کے ہوتے ہیں چنانچہ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ ارشاد سنا تو ان کو گمان ہوا کہ کہیں یہ چیزیں تو تکبر کی نشانیاں نہیں ہیں اور اعلی ونفیس لباس وغیرہ ہی سے تو تکبر پیدا نہیں ہوتا لہٰذا انہوں نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی ذاتی خواہش پسند اور استطاعت کی بناء پر اچھے اچھے کپڑے پہنے اور عمدہ جوتے وغیرہ استعمال کرنے اور اس کے خیال میں بھی یہ بات

نہ ہو کہ وہ اپنے کپڑوں وغیرہ کے ذریعہ دوسروں پر اپنی امارت و بڑائی کا رعب ڈالے گا، لوگوں کو ذلیل وحقیر سمجھے گا اور اترا ہٹ و گھمنڈ کرے گا اور اس شخص کی اس نیت کی علامت یہ ہو کہ وہ جس طرح لوگوں کے سامنے اچھے کپڑے وغیرہ استعمال کرنا پسند کرتا ہو اسی طرح تنہائی میں بھی ان چیزوں کو پسند کرتا ہو تو کیا ایسے شخص پر بھی تکبر کا اطلاق ہوگا، حضور نے اپنے مذکورہ جواب کے ذریعہ واضح فرمایا کہ ایسے شخص پر تکبر کا اطلاق نہیں ہوگا بلکہ اس کا لباس عمدہ زیب تن کرنا اور اچھے جوتے پہننا اس کی تہذیب وشائستگی اور اس کی خوش ذوقی کی علامت ہوگا۔

جس سے شریعت نے منع نہیں کیا ہے اس کے بعد آپ نے کبر کی حقیقت بیان فرمائی کہ جس کبر کو مذموم قرار دیا گیا ہے وہ دراصل اس کیفیت وحالت کا نام ہے جو انسان کو حق آراستہ سے ہٹا دے یعنی توحید وعبادت الٰہی سے بے پرواہ بنا دے حق وصداقت سے سرکشی کرنے پر مائل کرے حقیقت تک پہنچنے سے روکے اور سچائی کو قبول کرنے سے باز رکھے اور مخلوق اللہ کو ذلیل وحقیر سمجھنے پر مجبور کرے۔

بعض حضرات نے بطر الحق کے معنی جمال حق کو باطل کرنا لکھے ہیں۔ "اللہ تعالیٰ جمیل ہے" کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی ذات و صفات میں اور اپنے افعال وقدرت میں اوصاف کاملہ سے موصوف ہے۔ اور تمام ظاہری وباطنی حسن وجمال اسی کے جمال کا عکس ہیں اور جمال وجلال بس اسی کی ذات پاک کا خاصہ ہے بعض حضرات نے جمیل کے معنی آراستہ کرنے والے اور جمال بخشنے والے بیان کئے ہیں، بعضوں نے یہ کہا ہے کہ جمیل دراصل جلیل کے معنی میں ہے اس صورت میں اللہ جمیل کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمام تر نور و بہجت اور حسن وجمال کا مالک ہے نیز بعض حضرات نے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں کہ وہ اپنے بندوں کا اچھا کارساز ہے۔

106 - باب ذُيُولِ النِّسَآءِ .

خواتین کے دامن کا حکم

5351 - اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلاَءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ" . قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَآءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ "تُرْخِيْنَهُ شِبْرًا" . قَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفَ اَقْدَامُهُنَّ . قَالَ "تُرْخِيْنَهُ ذِرَاعًا لاَ تَزِدْنَ عَلَيْهِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! خواتین اپنے دامن (یعنی تہبند کے نیچے والے حصے) کو کہاں تک رکھیں گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک بالشت نیچے لٹکائیں گی۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اگر اس صورت میں ان کے پاؤں ظاہر ہو رہے

5351-اخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء في جر ذيول النساء (الحديث 1731) و الحديث عند مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم جر الثوب خيلاء و بيان حدما يجوز ارخاوه اليه وما يستحب (الحديث 42م) . تحفة الاشراف (7526) .

ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ ایک ہاتھ نیچے لٹکائیں گی اس سے زیادہ نہیں کریں گی۔

5352 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُيُولَ النِّسَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُرْخِينَ شِبْرًا" . قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا . قَالَ "تُرْخِي ذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ" .

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے خواتین کے دامن (یعنی تہبند کے نیچے والے حصے) کا تذکرہ کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ اسے ایک بالشت نیچے رکھیں گی۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس صورت میں' تو ان کا جسم ظاہر ہوگا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ ایک ہاتھ نیچے کریں گی اس سے زیادہ نہیں کریں گی۔

5353 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ذَكَرَ فِي الْاِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ بِالنِّسَاءِ قَالَ "يُرْخِينَ شِبْرًا" . قَالَتْ اِذًا تَبْدُوَ اَقْدَامُهُنَّ . قَالَ "فَذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ" .

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے تہبند کے بارے میں یہ فرمان ذکر کیا' تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: خواتین کا کیا معاملہ ہوگا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک بالشت اسے نیچے لٹکائیں گی۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس صورت میں ان کے پاؤں ظاہر ہو جائیں گے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ ایک ہاتھ تک انہیں لٹکائیں گی' اس سے زیادہ نہیں کریں گی۔

5354 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ - وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ - قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ تَجُرُّ الْمَرْاَةُ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ "شِبْرًا" . قَالَتْ اِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا . قَالَ "ذِرَاعٌ لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ" .

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: عورت اپنے دامن کو (یعنی تہبند کے نیچے والے حصے کو) کس حد تک لٹکا سکتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک بالشت۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس صورت میں اس کا جسم ظاہر ہو جائے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر ایک ہاتھ' تاہم وہ اس سے زیادہ نہیں کریں گی۔

107 - باب النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ .

یہ باب ہے کہ اشتمال صماء کی ممانعت

5352-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18217) .

5353-اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب في قدر الذيل (الحديث 4117) . تحفة الاشراف (18282) .

5354-اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب في قدر الذيل (الحديث 4118) و اخرجه ابن ماجه في اللباس، باب ذيل المراة كم يكون (الحديث 3580) . تحفة الاشراف (18159) .

5355 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَّحْتَبِىَ فِىْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَّيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَىْءٌ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے منع کیا ہے اور ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر اس طرح لپیٹنے سے منع کیا ہے کہ آدمی کی شرمگاہ پر کوئی چیز نہ ہو۔

5356 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَّحْتَبِىَ الرَّجُلُ فِىْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَّيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَىْءٌ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے اور کسی آدمی کے کپڑے کو اس طرح لپیٹ کر بیٹھنے سے منع کیا ہے کہ اس کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو۔

صماء کی ممانعت کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص بائیں ہاتھ سے کھائے یا ایک (پیر میں) جوتا پہن کر چلے اور یہ کہ کپڑے کو بدن پر اس طرح لپیٹ لے کہ دونوں ہاتھ کپڑے کے اندر آ جائیں یا بدن پر کوئی ایک کپڑا لپیٹ کر اس طرح گوٹ مار کر بیٹھے کہ اس کا ستر کھلا ہوا ہو۔ (مسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم، رقم الحدیث، 250)

بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت نہی تنزیہی کے طور پر ہے اور بعض حضرات کے نزدیک تحریمی کے طور پر ہے ایک پیر میں جوتا پہن کر چلنا ایک طرح کی بدہیئتی ہے اور وقار کے خلاف ہے دوسرے اگر وہ جوتا اونچی ایڑی کا ہوگا تو اس صورت میں قدم کے ڈگمگانے اور زمین پر گر پڑنے کا باعث ہوگا لہٰذا اس سے منع فرمایا گیا کپڑے کو بدن پر اس طرح لپیٹ لے۔ الخ۔ اس کو عربی میں اشتمال الصماء کہتے ہیں اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آدمی ایک کپڑے جیسے چادر وغیرہ کو اس طرح اوڑھے یا بدن پر لپیٹ لے کہ پورا جسم ڈھک جائے کسی طرف سے کھلا نہ رہے دونوں ہاتھ بھی بند ہو جائیں اور کسی طرف سے کپڑے کے اٹھنے کی گنجائش نہ رہے کہ اس سے ہاتھ نکالا جائے اس طرح کوئی کپڑا اوڑھنے یا لپیٹنے سے اس لئے منع فرمایا گیا ہے کہ اس صورت میں آدمی ایسا ہو جاتا ہے جیسے اس کو طوق پہنا دیا گیا ہو چنانچہ اس کو صماء اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ اعضاء جسم کی نقل و حرکت اور منافذ کو بند کر دیتا ہے جیسے"

5355- اخرجه البخاري في الصلاة، باب ما يستر من العورة (الحديث 367) . واخرجه البخاري في اللباس، باب الاحتباء في ثوب واحد (الحديث 5822) . تحفة الاشراف (4140) .

5356- اخرجه البخاري في الاستئذان، باب الجلوس كيفما تيسر (الحديث 6284) و اخرجه ابو داؤد في البيوع و الاجارات، باب في بيع الغرر (الحديث 3377) و 3378 مطولاً و اخرجه ابن ماجه في اللباس، باب ما نهى عنه من اللباس (الحديث 3559) و الحديث عند البخاري في البيوع، باب بيع المنابذة (الحديث 2147) و النسائي في البيوع، بيع المنابذة (الحديث 4524)، و تفسير ذلك (الحديث 4527) . تحفة الاشراف (4154) .

صخرہ صماء" اس سخت وسپاٹ پتھر کو کہتے ہیں جس میں کوئی سوراخ یا شگاف وغیرہ نہیں ہوتا۔
علامہ ابن ہمام نے ہدایہ کی شرح میں لکھا ہے کہ نماز میں "اشتمال صماء" "مکروہ" ہے جس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص ایک کپڑے میں اپنا سر اور اپنا پورا بدن اس طرح لپیٹ لے کہ ہاتھ نکلنے کی بھی کوئی جگہ نہ چھوڑے۔
لیکن امام محمد نے اس کراہت کے لئے اس کو شرط قرار دیا ہے کہ اس نے ازار (تہبند) بھی نہ پہن رکھا ہو جب کہ دوسروں کے نزدیک یہ شرط نہیں ہے۔
اور نووی نے شرح مسلم میں یہ لکھا ہے کہ فقہاء کے نزدیک اشتمال صماء کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی ایک کپڑے کو اپنے پورے بدن پر لپیٹ لے اور کوئی دوسرا کپڑا (جیسے تہبند و پاجامہ وغیرہ) اس کے جسم پر نہ ہو اور پھر اس لپیٹے ہوئے کپڑے کا کوئی کنارہ اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈال لے۔ یہ صورت حرام ہے کیوں کہ اس میں ستر کا کچھ حصہ کھل جاتا ہے۔ حاصل یہ کہ اگر ستر کا کھل جانا یقینی ہو اشتمال صماء حرام ہوگا اور اگر ستر کا کھلنا محض احتمال کا درجہ رکھتا ہو تو مکروہ ہوگا۔ "گوٹ مار کر بیٹھنا" اس ہیئت میں بیٹھنے کو کہتے ہیں کہ دونوں کولہوں کو زمین پر ٹیک کر پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور دونوں ہاتھ ان کے گرد باندھ لے، یا اس طرح بیٹھ کر کوئی کپڑا پیٹھ اور پنڈلوں پر لپیٹ لے (جب کہ اس کپڑے کے علاوہ اور کوئی کپڑا پہنے ہوئے نہ ہو) چنانچہ اس طرح بیٹھنا اس صورت میں ممنوع ہے جب کہ اس کے پاس صرف چادر ہو کہ اگر اس کو اس طرح لپیٹے گا تو ستر کھل جائے گا اور اگر چادر کے علاوہ اس نے کوئی اور کپڑا پہن رکھا ہو تو اس طرح بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بلکہ نماز کے علاوہ دوسری حالتوں میں اس طرح بیٹھنا مستحب بھی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے سامنے ایک چادر میں اور ہاتھوں کے ذریعہ بھی گوٹ مار کر بیٹھے تھے اور اگر چادر اتنی بڑی اور چوڑی ہو کہ اس کو لپٹنے سے ستر کھلنے کا احتمال نہ ہو تو صرف ایک چادر میں بھی اس طرح بیٹھنا جائز ہے۔ (شرح مسلم، نووی، بیروت)

108 - باب النَّهْيِ عَنِ الِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ .

یہ باب ہے کہ ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر (لپیٹنے) کی ممانعت

5357 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَّحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء اور ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر لپیٹنے سے منع کیا ہے۔

5357-اخرجه مسلم في اللباس، باب في منع الاستلقاء على الظهر ووضع احدى الرجلين على الاخرى (الحديث 72) مطولاً و اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في الكراهية في ذلك (الحديث 2767) مطولاً . و الحديث عند ابي داود في الادب، باب في الرجل يضع احدى رجليه على الاخرى (الحديث 4865) . تحفة الاشراف (2705) .

109 - باب لُبْسِ الْعَمَائِمِ الْحَرْقَانِيَّةِ .

یہ باب ہے کہ حرقانیہ (یعنی سیاہ) عمامہ باندھنا

5358 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً حَرْقَانِيَّةً .

☆☆ جعفر بن عمرو اپنے والد (حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نے سر مبارک) پر حرقانیہ (یعنی سیاہ کپڑے کا) عمامہ دیکھا ہے۔

عمامہ شریف باندھنے سے متعلق احادیث وروایات کا بیان

احادیث طیبہ کثیرہ صحیحہ میں عمامہ کے بے شمار فضائل وارد ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

سنن ابی داؤد میں ہے: فرق ما بيننا و بين المشركين العمائم على القلانس ۔۔۔۔۔۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم میں اور مشرکوں میں فرق ٹوپیوں پر عمامے ہیں۔

(سنن ابی داؤد، باب العمائم، ۶: ۱۱۷، رقم الحدیث: ۴۰۷۸، مطبوعہ: دار الرسالۃ العالمیہ)

کنز العمال میں ہے: العمامة على القلنسوة فصل ما بيننا وبين المشركين يعطى يوم القيمة بكل كورة يدروها على راسه نورا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے ہر پیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روز قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔

(کنز العمال، حرف المیم، کتاب المعیشۃ، الباب الثالث، الفصل الاول، فرع فی العمائم، ۱۵، ۳۰۵، الحدیث: ۴۱۱۳۴، مؤسسۃ الرسالۃ)

کنز العمال میں ہے:

العمائم تيجان العرب فاذا وضعوا العمائم وضعوا عزهم وفي لفظ وضع الله عزهم

عمامے عرب کے تاج ہیں جب عمامہ چھوڑ دیں تو اپنی عزت اُتار دیں گے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی عزت اتار دے گا۔ (کنز العمال، حرف المیم، کتاب المعیشۃ، الباب الثالث، الفصل الاول، فرع فی العمائم، ۱۵، ۳۰۵، الحدیث ۴۱۱۳۲، موسسۃ الرسالۃ)

طبرانی معجم کبیر میں ہے:

5358- اخرجه مسلم في الحج، باب جواز دخول مكة بغير احرام (الحديث 452 و 453) مطولاً بنحوه، واخرجه ابو داؤد في اللباس، باب في العمائم (الحديث 4077) مطولاً بنحوه و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في عمامة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 108 و 109) بنحوه . و اخرجه النسائي في الزينة، ارخاء طرف العمامة بين الكتفين (الحديث 5361) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة (الحديث 1104) ، و في الجهاد، باب لبس العمائم في الحرب (الحديث 2821)، و في اللباس، باب العمامة السوداء (الحديث 3584) ، وباب ارخاء العمامة بين الكتفين (الحديث 3587) . تحفة الاشراف (10716) .

اعتموا تزدادوا حلما ۔ صححہ الحاکم ۔۔۔عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔ (المعجم الکبیر، باب ما جاء فی لبس العمائم الخ)

بیہقی شعب الایمان میں ہے:

اعتموا تزدادوا حلما والعمائم تیجان العرب ۔۔۔عمامہ باندھو وقار زیادہ ہوگا اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔(شعب الایمان)

کنز العمال میں ہے:

لاتزال امتی علی الفطرة مالبسوا العمائم علی القلانس ۔۔۔میری امت ہمیشہ دینِ حق پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں۔

(کنز العمال، حرف المیم، کتاب المعیشۃ، الباب الثالث، الفصل الاول فرع فی العمائم، ۱۵، ۳۰۵، الحدیث ۴۱۱۳۸، مؤسسۃ الرسالۃ)

السنن الکبریٰ للبیہقی میں ہے:

ان اللّٰہ امدنی یوم بدر وحنین بملئکۃ یعتمون ھذہ العمۃ وقال ان العمامۃ حاجزۃ بین الکفر والایمان ۔۔۔بیشک اللہ عزوجل نے بدر وحنین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مدد فرمائی جو اس طرز کا عمامہ باندھتے ہیں بیشک عمامہ کفر وایمان میں فارق ہے۔(السنن الکبریٰ للبیہقی باب التحریض علی الرمی، ۱۰، ۲۳، ۲۶، ۱۹۷، الناشر: دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔لبنان)

کنز العمال میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ھکذا تکون تیجان الملئکۃ ۔۔۔۔۔۔فرشتوں کے تاج ایسے ہوتے ہیں۔ (کنز العمال، حرف المیم، کتاب المعیشۃ آداب التعمم، ۱۵، ۴۸۲، الحدیث ۴۱۹۱۲، مؤسسۃ الرسالۃ)

کنز العمال میں ہے:

ان اللہ تعالی اکرم ھذہ الامۃ بالعصائب ۔۔۔بیشک اللہ تعالی نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا۔

(کنز العمال، حرف المیم، کتاب المعیشۃ، الباب الثالث، الفصل الاول فرع فی العمائم، ۱۵، ۳۰۷، الحدیث ۴۱۱۴۳، مؤسسۃ الرسالۃ)

کنز العمال میں ہے:

اعتموا خالفوا علی الامم قبلکم ۔۔۔عمامے باندھو اگلی امتوں یعنی یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو کہ وہ عمامہ نہیں باندھتے ۔(کنز العمال، حرف المیم، کتاب المعیشۃ، الباب الثالث، الفصل الاول، فرع فی العمائم، ۱۵، ۳۰۶، الحدیث ۴۱۱۳۷، مؤسسۃ الرسالۃ)

احادیث طیبہ کثیرہ سے عمامہ کے فضائل ثابت ہوچکنے کے باوجود عمامہ باندھنے کو لحہ فکریہ کہنا یقیناً کہنے والے کے لحہ فکریہ ہے

☆۔۔۔☆۔۔۔واضح رہے ایک حدیث میں سیجان مذکور ہے، اور ایک میں سیجان کی جگہ طیالسہ وارد ہے دونوں کے متعلق معتمد کتب لغت سے شواہد ملاحظہ ہوں کہ جن میں واضح بیان ہے کہ حدیث مذکور میں "السیجان" کا ترجمہ سبز عمامہ کرنا بددیانتی ہے

بھی ہے۔

کتبِ لغت سے طیالسہ کے معنیٰ ملاحظہ ہوں:

المعجم الوسیط میں ہے:

(الطالسان) ضرب من الأوشحة يلبس على الكتف أو يحيط بالبدن خال عن التفصيل والخياطة أو هو ما يعرف في العامية المصرية بالشال (فارسي معرب تالسان أو تالشان

طالسان ایک قسم کا لباس ہے جو زینت کے لیے کندھے پر استعمال کیا جاتا ہے یا اس سے بدن کو ڈھانپا جاتا ہے جو تفصیل ورسلائی سے خالی ہے (مثلاً: یوں کہ یہ حصہ آستین کے لیے ہے یا یہ حصہ پیٹ کے لیے ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور بغیر سلا ہوا ہے) یا وہ جسے مصر میں عام لوگ شال کہتے ہیں۔ یہ لفظ دراصل فارسی کا ہے اور تالسان یا تالشان تھا جسے عربی میں طالسان بنالیا گیا یعنی یہ لفظ معرب ہے۔ (المعجم الوسیط، باب الضاد، ۲: ۵۶۱، مطبوعہ: دار الدعوۃ)

☆۔۔۔ المعجم الوسیط میں ہے:۔۔۔ الطلس من الثياب الوسخ أو ما في لونه طلسة

جس کپڑے میں میل یا جس کا رنگ طلسہ ہو اسے اطلس کہا جاتا ہے۔ (المعجم الوسیط، باب الضاد، ۲: ۵۶۲، مطبوعہ: دار الدعوۃ)

☆۔۔۔ المعجم الوسیط میں ہے:۔۔۔ (الطلسة) الغبرة إلى السواد وما رق من السحاب

طلسہ کہتے ہیں وہ مٹیالا رنگ جو سیاہی مائل ہو اور وہ رنگ جو پتلے بادلوں کا ہوتا ہے

(المعجم الوسیط، باب الضاد، ۲: ۵۶۲، مطبوعہ: دار الدعوۃ)

المنجد میں ہے:

طلسۃ: خاکستری مائل بہ سیاہی ہونا۔ الطلس: کالی چادر۔ الطلس: مٹایا ہوا کاغذ، میلا کپڑا۔

(المنجد "عربی اردو" ص۔ د۔ ج، صفحہ # ۵۱۸، مطبوعہ خزینہ علم وادب)

الغرض: واضح ہوا کہ طیالسہ کا معنیٰ: چادر یا شال کے ہیں جس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے۔

کتبِ لغت سے سیجان کے معنیٰ ملاحظہ ہوں:

لسان العرب میں ہے:

وتصغير الساج: سويج، والجمع سيجان . ابن الأعرابي: السيجان الطيالسة السود، واحدها ساج .

ساج کی تصغیر سویج ہے اور جمع سیجان۔ ابن عربی نے کہا: سیجان سیاہ رنگ کی چادریں ہیں جس کا واحد ساج ہے۔

اسی میں ہے:۔۔۔ وقيل: الطيلسان المقور ينسج كذلك

اور کہا گیا ہے سیجان اس طیلسان "چادر" کو کہتے ہیں جس پر سیاہ رنگ کی تارکول لگایا گیا ہو۔

(لسان العرب، جمال الدین ابن منظور الانصاری الافریقی، فصل الشین المعجمۃ ۲: ۳۰۳، مطبوعہ: دار بیروت)

تاج العروس میں ہے:۔۔۔السیجان الطیالسة السود، واحدها ساج

سیجان سیاہ رنگ کی چادریں ہیں جسکا واحد ساج ہے۔ (تاج العروس،س،ن،۶،۵۰ مطبوعہ دار الهدایہ)

المعجم الوسیط میں ہے:۔۔۔ (الساج) ضرب من الشجر يعظم جدا ويذهب طولا وعرضا وله ورق كبير (ج) سيجان

ساج ایک بڑا درخت ہے جو لمبائی، چوڑائی میں پھیلا ہوا ہے اور اس کے بڑے بڑے پتے ہوتے ہیں۔ساج کی جمع سیجان ہے۔ (المعجم الوسیط، باب السین، ۴۶۰، مطبوعہ دار الدعوۃ)

تاج العروس میں ہے:

(و) الساج: (الطيلسان الأخضر) وبه صدر في النهاية، أو الضخم الغليظ، (أو الأسود)، او المقور ينسج كذالك.

ساج سبز رنگ کی چادر کو کہا جاتا ہے اور نہایہ میں اسی کے ساتھ ابتدا کی گئی یا ساج: موٹا کپڑا (لحاف) ہے یا سیاہ رنگ کی چادر ہے، ساج تار کول والے سیاہ دھاگے سے بنے ہوئے کپڑے کو بھی کہا جاتا ہے۔(تاج العروس،س،و،ج،۶:۵۰، مطبوعہ دار الهدایہ)

عربی اردو لغت کی مشہور کتاب "المنجد" میں ہے:

الساج: ساکھو کا درخت، ج (جمع): سیجان، واحد، (ساجۃ) کشادہ گول چادر، کساء، (مسوج) گول کیا ہو کمبل۔

تاج العروس میں ہے:

وقيل الساج: الطيلسان المدور، ويطلق مجازا على الكساء المربع.

اور بیان کیا گیا ہے کہ ساج گول چادر کو کہا جاتا ہے اور بہ طور مجاز چورس چادر پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے۔

(تاج العروس،س،و،ج،۶:۵۰، مطبوعہ دار الهدایہ)

واضح ہوا سیجان سے سبز عمامہ مراد لینا نہ حقیقتاً درست ہے نہ ہی مجازاً۔۔۔!!! رہی بات چادر کی تو مجازاً مربع چادر مراد لی جاسکتی ہے لیکن دعوت اسلامی والوں کی چادریں تو سفید ہیں نہ کہ سبز۔۔۔!!!

الغرض: سیجان: سیاہ رنگ کی چادر، تار کول ملے ہوئے دھاگہ سے بنی ہوئی چادر یا ایک قول کے مطابق سبز رنگ کی چادر ہے۔جیسا کہ معتمد کتب لغت سے تصریح کی گئی۔لہٰذا سیجان کا ترجمہ محض سبز عمامہ یا چادریں کرنا بددیانتی ہے۔

☆۔۔۔☆۔۔۔نیز واضح رہے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید لباس کے بعد سبز رنگ کا لباس نہایت پسند تھا، نیز سبز رنگ کی چادر خود سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمائی، لہٰذا جس لباس سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا نہیں حرمت وکراہت کی کوئی وجہ ہو، بلکہ استعمال فرمایا ہوا سے حرام کہنا جرم عظیم ہے۔۔۔!!!

تفسیرِ مظہری میں ہے:

عن انس قال كان أحب الألوان الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الخضرة

حضرت انس فرماتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو رنگوں میں سب سے زیادہ پسند سبز رنگ تھا۔

(تفسیر مظہری، ج:۲، ص:۳۳، مطبوعہ: مکتبۃ الرشیدیہ الباکستان)

صحیح البخاری میں ہے:

عن انس بن مالك رضي الله عنه قال: كان احب الثياب إلى النبي صلى الله عليه وسلم ان يلبسها الحبرة

انس بن مالک سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یمنی دھاریدار لباس پہننا پسند فرماتے تھے۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب البرود والحبرۃ والشمل)

شرح سفر السعادۃ میں ہے:

ابن عباس گفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را بر منبر دیدم کہ خطبہ میکرد و بر دھائے سبز پوشیدہ بود (شرح سفر السعادۃ)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ آپ خطبہ دے رہے تھے اور سبز رنگ کی چادر آپ کے زیب تن تھی۔

الغرض:۔۔۔

سبز رنگ کی چادر خود سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمائی جس پر اعتراض کرنا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس شریف پر اعتراض کرنا ہے۔۔۔!!!(نعوذ باللہ من ھذا)

☆۔۔۔☆۔۔۔

نیز یہ وعید یہود کے متعلق ہے جو کہ اصبہان یا اصفہان کے ہوں گے، مسلمانوں پر اس کا اطلاق بلاشبہ مسلمانوں کے ساتھ عداوت کی واضح دلیل ہے۔۔۔!!!

جیسا کہ المعجم الاوسط میں ہے:

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم يخرج الدجال من يهودية اصبهان ومعه سبعون الفا من اليهود عليهم السيجان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اصبہان سے دجال نکلے گا اس کے ساتھ ستر ہزار یہود ہوں گے جن پر سبز "یا کالی "چادریں ہوں گی۔ (المعجم الاوسط، من اسمہ الفضل،۵:۱۵۶، الحدیث ۴۹۲۰، مطبوعہ: دار الحرمین، القاھرۃ)

کنز العمال میں ہے:

عن ابن عباس قال: الدجال أول من يتبعه سبعون ألفا من اليهود عليها السيجان

عبداللہ ابن عباس نے فرمایا دجال کی سب سے پہلے ستر ہزار یہود پیروی کریں گے جن پر سیجان ہوں گی۔

(کنز العمال، کتاب القیامۃ، نزول عیسیٰ علیہ السلام ۱۴:۲۰۰، الحدیث ۳۹۷۲۶، مطبوعہ: مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے:

(یتبع الدجال من أمتی ") أی: أمة الإجابة أو الدعوة وهو الأظهر لما سبق أنهم من يهود أصفهان

میری امت دجال کی پیروی کریں گے: یعنی امت اجابہ یا امت دعوۃ اور وہی زیادہ اظہر ہے کہ پہلے گزرا کہ وہ یہود اصفہان سے ہیں۔ (کتاب الفتن، باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال، ۸:۳۴۸۱، الحدیث: ۵۴۹۰، دار الفکر بیروت، لبنان)

واضح رہے دجال کی پیروی کرنے والوں کے متعلق دو طرح کی حدیثیں ہیں ایک مطلق اور دوسری مقید کہ جس میں تصریح ہے کہ دجال کے پیروکار یہود اصفہان ہوں گے۔ نیز مقید حدیث جس میں یہ ذکر ہے کہ دجال کی تابعداری کرنے والے اصفہان کے یہود ہوں گے وہ حدیث بہ لحاظ سند قوی ہے جبکہ دوسری حدیث کے ایک راوی بہ نام ابو ہارون متروک ہے، جس کی وجہ سے مطلق حدیث میں ضعف ہے۔

مذکور حدیث کے راوی ابو ہارون کے متروک ہونے کے متعلق مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے:

قیل: فی سنده أبو هارون وهو متروك

(مرقاۃ شرح مشکوۃ، کتاب الفتن، باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال، ۸:۳۴۸۱، رقم الحدیث: ۵۴۹۰، الناشر: دار الفکر، بیروت۔لبنان)

امت اِجابت، امت دعوت:

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار و مسلمانوں ہر دو کو احکام کی تبلیغ کی، پیغام حق پہنچانے اور راہ حق کی دعوت دینے کے لحاظ سے آپ کی امت کو امت دعوت کہا جاتا ہے جسمیں کافر بھی داخل ہیں، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو فقط مسلمانوں نے تسلیم کیا اس لحاظ سے امتِ مسلمہ کو امتِ اجابت کہا جاتا ہے اور حدیث مذکور میں جو امت مذکور ہے اس میں دو احتمال ہیں، امتِ اجابت، امتِ دعوت، صحیح یہ ہے کہ مراد امتِ دعوت ہے جو کفار کو بھی شامل ہے جیسا کہ المعجم الاوسط اور کنز العمال میں مذکور مندرجہ بالا احادیث سے ظاہر ہے۔

نیز مرقاۃ میں ہے: أی: أمة الإجابة أو الدعوة وهو الأظهر لما سبق أنهم من يهود أصفهان

(مرقاۃ شرح مشکوۃ، کتاب الفتن، باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال، ۸:۳۴۸۱، رقم الحدیث: ۵۴۹۰، الناشر: دار الفکر، بیروت۔لبنان)

110 - باب لُبْسِ الْعَمَائِمِ السُّودِ .

یہ باب ہے کہ سیاہ عمامہ پہننا

5359 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ شہر میں) داخل ہوئے تو آپ

5359-تقدم (الحدیث 2869) . ...

نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اور آپ احرام کی حالت میں نہیں تھے۔

5360 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ (مکہ شہر میں) داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

111 - باب اِرْخَاءِ طَرَفِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ .

یہ باب ہے کہ عمامہ کے شملہ کو کندھوں کے درمیان لٹکانا

5361 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ السَّاعَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ .

☆☆ جعفر بن عمرو اپنے والد (حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں گویا اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور آپ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا' جس کے شملہ کو آپ نے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

112 - باب التَّصَاوِيْرِ .

یہ باب ہے کہ تصاویر کے بارے میں روایات

تصاویر والے گھر میں فرشتوں کے نہ آنے کا بیان

5362 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ" .

5360-اخرجه مسلم في الحج، باب جواز دخول مكة بغير احرام (الحديث 451م) واخرجه الترمذي في الجهاد، باب ما جاء في الالوية (الحديث 1679م) . تحفة الاشراف (2890) .

5361-اخرجه مسلم في الحج، باب جواز دخول مكة بغير احرام (الحديث 452) و اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب في العمائم (الحديث 4077) . واخرجه ابن ماجه في الجهاد، باب لبس العمائم في الحرب (2821)، و في اللباس، باب ارخاء العمامة بين الكتفين (الحديث 3587) و الحديث عند مسلم في الحج، باب جواز دخول مكة بغير احرام (الحديث 453) و النسائي في الزينة، لبس العمائم الحرقانية (الحديث 5358) و الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في عمامة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 108 و 109) و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة (الحديث 1104)، و في اللباس، باب العمامة السوداء (الحديث 3584) . تحفة الاشراف (10716) .

☆☆ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں تصویر یا کتا ہو''۔

شرح

علماء نے لکھا ہے کہ یہاں وہ تصویر اور کتا مراد ہے جن کا گھر میں رکھنا حرام نہیں ہے جیسے وہ کتا جو شکار یا کھیت کھلیان اور مویشیوں وغیرہ کی حفاظت کے لئے پالا گیا ہو یا ایسی تصویریں جو بچھونوں وغیرہ پر ہوں اوران کی تحقیر و پامالی کی جاتی ہو چنانچہ گھر میں ایسے کتے یا ایسی تصویروں کی موجودگی فرشتوں کے داخل ہونے میں رکاوٹ نہیں بنتی لیکن یہ مسئلہ محض ان تصویروں کے رکھنے یا استعمال کا ہے کیونکہ تصویر بنانا تو ہر صورت میں حرام ہے خواہ بچھونے پر ہو خواہ درہم سکوں اور نوٹوں پر ہوں اور خواہ کسی اور چیز پر بنائی جائے جاندار کی تصویر و مورت وغیرہ کی تصویر بنانا حرام نہیں ہے بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ مذکورہ حکم عمومی نوعیت کا ہے یعنی کسی گھر میں مطلق تصویر اور کتے کی موجودگی ملائکہ کے داخل ہونے میں رکاوٹ بنتی ہے اگر چہ کتا اور تصویریں اسی نوعیت کی کیوں نہ ہوں جن کا گھر میں رکھنا نہیں ہے۔ "فرشتوں" سے مراد وہ فرشتے ہیں جو بندوں کے اعمال لکھنے اوران کی حفاظت پر مامور نہیں ہوتے کیونکہ جو فرشتے اعمال لکھنے اور حفاظت کرنے پر معمور ہوتے ہیں وہ کسی بھی حال میں انسان سے جدا نہیں ہوتے۔

5363 - اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا مورتیوں کی تصویر ہو''۔

5364 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰی اَبِیْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ فَاَمَرَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ وَقَدْ قَالَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ . قَالَ اَلَمْ يَقُلْ "اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ" . قَالَ بَلٰی وَلٰكِنَّهُ اَطْيَبُ لِنَفْسِیْ .

☆☆ عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے' تو وہاں حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہاں موجود ایک شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ ان کے نیچے موجود بچھونے کو باہر نکال دے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: آپ اسے کیوں نکال رہے ہیں؟ تو انہوں

5362-تقدم (الحديث 4293) .

5363-تقدم (الحديث 4293) .

5364-اخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء في الصورة (الحديث 1750) . تحفة الاشراف (3782) .

نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے اس میں تصویریں موجود ہیں' جبکہ ان تصویروں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے جو بات ارشاد فرمائی ہے وہ آپ کے علم میں ہے۔ تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے' ماسوائے ان تصویروں کے جو کپڑے میں نقش ہوتی ہیں۔ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بولے: جی ہاں! لیکن میں اسی صورت میں مطمئن ہوں گا (جب انہیں بھی میرے نیچے سے نکال دیا جائے گا)۔

5365 - اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُكَيْرٌ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ" . قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكٰى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا عَلٰى بَابِهِ سِتْرٌ فِيْهِ صُوْرَةٌ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ اَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوْرَةِ يَوْمَ الْاَوَّلِ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعْهُ يَقُوْلُ "اِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ" .

★★ زید بن خالد' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس گھر میں تصویر موجود ہوتی ہے"۔

بسر نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت زید رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے' ہم ان کی عیادت کرنے کے لیے گئے' تو وہاں ان کے دروازے پر ایک پردہ موجود تھا' جس پر تصویر بنی ہوئی تھی' تو میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا: کیا پہلے ایک دن حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ہمیں تصویروں کے بارے میں نہیں بتایا۔ (راوی کہتے ہیں:) تو عبیداللہ بولے: کیا تم نے یہ نہیں سنا تھا؟ کہ انہوں نے فرمایا تھا: ماسوائے اس تصویر کے' جو کپڑے پر نقش ہوتی ہے۔

5366 - حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَدَخَلَ فَرَاٰى سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَخَرَجَ وَقَالَ "اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ" .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کھانا تیار کیا' میں نے نبی اکرم ﷺ کی دعوت کی' جب آپ تشریف لائے اور اندر آئے' تو آپ نے ایک پردہ دیکھا' جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' تو آپ وہاں سے تشریف لے گئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں تصویریں موجود ہوں۔

5367 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

5365-اخرجه البخاري في بدء الخلق، باب اذا قال احدكم (آمين) و الملائكة في السماء فوافقت احداهما الآخرى غفر له ما تقدم من ذنبه (الحديث 3226)، و في اللباس، باب من كره القعود على الصور (الحديث 5958) و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان و تحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة بالفرش، و نحوه و ان الملائكة عليهم السلام لا يدخلون بيتًا فيه صورة و لا كلب (الحديث 85) و (87) مختصرًا و اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب في الصور (الحديث 4153) مطولًا، و (الحديث 4154 و 4155) . تحفة الاشراف (3775) .

5366-اخرجه ابن ماجه في الاطعمة، باب اذا راى الضيف منكرًا رجع (الحديث 3359) مختصراً . تحفة الاشراف (10117) .

5367-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17229) .

عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرْجَةً ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ عَلَّقْتُ قِرَامًا فِيهِ الْخَيْلُ أُولَاتُ الْأَجْنِحَةِ - قَالَتْ - فَلَمَّا رَآهُ قَالَ "انْزِعِيهِ".

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے جب آپ واپس تشریف لائے تو میں نے اس دوران ایک پردہ لٹکا دیا تھا' جس میں پروں والے گھوڑے کی تصویر تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے اسے ملاحظہ فرمایا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اتار دو!

5368 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْثَالُ طَيْرٍ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ اِذَا دَخَلَ الدَّاخِلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيهِ فَاِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَاَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا". قَالَتْ وَكَانَ لَنَا قَطِيفَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا فَلَمْ نَقْطَعْهُ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہمارا ایک پردہ تھا' جس میں پرندوں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں' جب بھی کوئی شخص گھر کے اندر داخل ہوتا' تو وہ بالکل گھر کے سامنے والی دیوار پر نظر آتا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اے عائشہ! اسے یہاں سے کہیں اور لگا دو' کیونکہ میں جب بھی گھر میں آتا ہوں' اس پر نظر پڑتی ہے' تو مجھے دنیا یاد آ جاتی ہے۔
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہمارے پاس ایک چادر تھی' جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے' تو ہم اسے پہن لیا کرتی تھیں' ہم نے اسے کاٹا نہیں تھا۔

شرح

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے سفر پر تشریف لے گئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد ایک کپڑا حاصل کیا اور اس کا پردہ دروازہ پر لٹکایا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر جہاد سے واپس تشریف لائے اور وہ پردہ پڑا ہوا دیکھا تو اس کو کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم نہیں دیا ہے کہ ہم مٹی اور پتھر کو کپڑے پہنائیں۔ (بخاری ومسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث، 422)

"نمط" ایک عمدہ قسم کے فرش یا بچھونے کو کہتے ہیں جس کے کنارے باریک اور ملائم تانے کے ہوتے ہیں اس کو ہودج پر بھی ڈالتے ہیں اور اس کا پردہ بھی بناتے ہیں، احتمال ہے کہ یہ لفظ نمد کا معرب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے غالباً اس کپڑے کو دروازے پر آرائش کی خاطر لٹکایا ہوگا ورنہ اگر پردے کے مقصد سے دروازے پر ڈالتیں تو اس پر عتاب ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ اور بعض حضرات نے یہ لکھا ہے کہ اس کپڑے پر گھوڑے کی تصویریں تھیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ضائع کر دیا

5368-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان و تحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة بالفرش و نحوه و ان الملائكة عليهم السلام لا يدخلون بيتاً فيه صورة ولا كلب (الحديث 88 و 8900) واخرجه الترمذي في صفة القيامة، باب 32. (الحديث 2468) . تحفة الاشراف (16101) .

اور گویا ان تصویروں کو مٹا ڈالا، لیکن یہ قول حدیث کے سیاق کے خلاف معلوم ہوتا ہے کیونکہ حدیث کا ربط مضمون یہ واضح کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کپڑے کو پھاڑنا اور گویا اس کو دروازے پر لٹکانے سے منع کرنا تصویر کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ در و دیوار کو کپڑے سے ڈھانپنے کی کراہت کی بنا پر تھا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

یحییٰ کہتے ہیں کہ در و دیوار کو کپڑے سے ڈھانپنے کی ممانعت نہی تنزیہی طور پر ہے کیونکہ اس چیز کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نہ ہونا ممانعت پر دلالت نہیں کرتا رہی یہ بات کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پردے پر اس قدر ناگواری کا اظہار کیوں کیا کہ اس کو پھاڑ بھی ڈالا تو اس کی وجہ محض یہ تھی کہ یہ چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اہل بیت کی شان اور ان کے ورع و تقویٰ کے خلاف تھی، تاہم یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ گھر کی دیواروں وغیرہ کو کپڑے سے ڈھانپنے سے منع کیا جائے نیز یہ حدیث اس بات کی بھی دلیل ہے کہ اگر کوئی بری چیز دیکھی جائے تو اس کو اپنے ہاتھ سے خراب و برباد کر دیا جائے اور اس کے خلاف اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا جائے۔

5369 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَيْتِيْ ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَجَعَلْتُهُ اِلٰى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "يَا عَائِشَةُ اَخِّرِيْهِ عَنِّيْ" . فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے گھر میں ایک کپڑا تھا' جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' میں نے اُسے گھر میں موجود طاق کے سامنے لگا دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے' تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ! اسے مجھ سے پرے کر دو! تو میں نے اسے اتار دیا اور اس کے تکیے بنا لیے۔

5370 - اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهُ فَقَطَعَتْهُ وِسَادَتَيْنِ . قَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِيْنَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيْعَةُ بْنُ عَطَاءٍ اَنَا سَمِعْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ - يَعْنِي الْقَاسِمَ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے ایک پردہ لٹکایا' جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے' تو آپ نے اسے اتار دیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے کاٹ کر اس کے دو تکیے بنا لیے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حدیث کی اس محفل میں ایک صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے' جن کا نام ربیعہ بن عطاء تھا تو وہ بولے: میں نے شیخ ابومحمد یعنی شیخ قاسم کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان تکیوں پر ٹیک لگایا کرتے تھے۔

5369-تقدم (الحديث 760) ؛

5370-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان و تحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة بالفرش و نحوه، وان الملائكة عليهم السلام لا يدخلون بيتا فيه صورة ولا كلب (الحديث 95) . تحفة الاشراف (17454 و 17476) .

شرح

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے اپنے شہ نشین پر ایک ایسا پردہ ڈال دیا جس پر تصویریں تھیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پردہ کو دیکھا تو اس کو پھاڑ دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اس پھٹے ہوئے پردہ کا یہ مصرف نکالا کہ) اس کے دو تکیے بنا دیے چنانچہ وہ دونوں تکیے گھر میں رکھے رہتے تھے اور ان پر تکیہ لگا کر بیٹھتے تھے۔

(بخاری ومسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث، 421)

بظاہر یہ حدیث اس حدیث کے منافی ہے جو اس سے پہلے گزری ہے کیونکہ پہلی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تکیہ پر بنی ہوئی تصویریں گھر میں ملائکہ کو داخل ہونے سے روکتی ہیں، اگرچہ ایسی تصویروں کا گھر میں رہنے دینا حرام نہ ہو، اس صورت میں وہ دونوں تکیے جن پر تصویریں تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں کیسے رکھے ہوئے تھے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ان تکیوں پر جو تصویریں تھیں وہ کسی جاندار کی نہیں تھیں جن کا بنانا اور رکھنا حرام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس پردہ کو پھاڑ ڈالا تھا تو اس کی وجہ بھی اس پردے پر تصویروں کی موجودگی نہیں تھی بلکہ اس کا سبب یہ تھا کہ در و دیوار پر بلاضرورت پردے لٹکانا منشاء الٰہی کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ پتھر اور مٹی کو کپڑے پہنائے جائیں جیسا کہ آگے آنے والی حدیث سے معلوم ہوگا اور اگر بالفرض وہ تصویریں کسی جاندار ہی کی تھیں تو اس صورت میں کہا جائے گا کہ جب تکیہ بنانے کے لئے پردہ کی کانٹ چھانٹ ہوئی تو اس پر جو تصویریں تھیں ان کے سر کٹ گئے تھے، بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ "ہتک" (کہ جس کا ترجمہ پھاڑ ڈالنا کیا گیا ہے) کے معنی ان تصویروں کا کاٹنا اور مٹا دینا ہیں جو اس پردہ پر تھیں۔

113 - باب ذِكْرِ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا .

یہ باب ہے کہ ان لوگوں کا تذکرہ، جنہیں شدید ترین عذاب ہوگا

5371 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَّقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ عَلٰى سَهْوَةٍ لِّيْ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَنَزَعَهُ وَقَالَ "اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے' تو میں نے اپنے طاق کے سامنے ایک باریک سا پردہ لٹکایا ہوا تھا' جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا اور فرمایا: قیامت کے دن سب سے شدید ترین عذاب' ان لوگوں کو ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حوالے سے' اس کے ساتھ مقابلہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

5372 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ

5371-اخرجه البخاري في اللباس، باب ما وطئ من التصاوير (الحديث 5954) مطولاً و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان و تحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة بالفرش و نحوه و ان الملائكة عليهم السلام لا يدخلون بيتاً فيه صورة و لا كلب (الحديث 92) مطولاً . تحفة الاشراف (17483) .

يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَىَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ تَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ هَتَكَهُ بِيَدِهِ وَقَالَ "إِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ"۔

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا' جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ملاحظہ فرمایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا' پھر آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اسے پھاڑ دیا اور ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن سب سے شدید عذاب ان لوگوں کو ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں''
(یعنی اس طرح کی مخلوق بنانے کی کوشش کرتے ہیں)۔

شرح

مشابہت اختیار کرتے ہیں' یعنی صورت بنانا اللہ کا کام ہے لہٰذا جو شخص تصویر بناتا ہے وہ گویا اپنے فعل کو اللہ تعالیٰ کے فعل کے ساتھ مشابہ کرتا ہے۔ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ تصویر بنانے والا گویا اس چیز (تصویر) کو بناتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے مشابہ ہوتی ہے۔ ابن ملک کہتے ہیں کہ اگر مصور کا فعل تصویر سازی اسی نظریے (عقیدے) کے تحت ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فعل صورت گری کی مماثلت کرنے والا ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور اس صورت میں اس حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کو اس کے اس قبیح کفر کی بنا پر دوسرے کافروں کی بہ نسبت زیادہ سخت عذاب بھگتنا ہوگا اور اگر وہ ایسا عقیدہ نہ رکھتا ہو تو پھر اس کے حق میں یہ حدیث تہدید پر محمول ہوگی۔

114 - باب ذِكْرِ مَا يُكَلَّفُ اَصْحَابُ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

یہ باب ہے کہ اس بات کا تذکرہ کہ قیامت کے دن تصویر بنانے والے کو کس بات کا پابند کیا جائے گا؟

5373 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ اِنِّي اُصَوِّرُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ فَمَا تَقُولُ فِيهَا فَقَالَ اُدْنُهْ اُدْنُهْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَّنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ"۔

5372-اخرجه البخاري في الادب، باب ما يجوز من الغضب و الشدة لامر الله تعالى (الحديث 6109) بنحوه و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان و تحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة بالفرش و نحوه وان الملائكة عليهم السلام لا يدخلون بيتا فيه صورة ولا كلب (الحديث 91) . تحفة الاشراف (17551) .

5373-اخرجه البخاري في البيوع، باب بيع التصاوير التي ليس فيها روح و ما يكره من ذلك (الحديث 2225) تعليقاً، مطولاً، و في اللباس، باب من لعن المصور (الحديث 5963) مختصراً و اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان و تحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة بالفرش و نحوه وان الملائكة عليهم السلام لا يدخلون بيتا فيه صورة ولا كلب (الحديث 100) بنحوه . تحفة الاشراف (6536) .

★★ نضر بن انس بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' عراق سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں یہ تصویریں بناتا ہوں' ان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم آگے ہو جاؤ! تم آگے ہو جاؤ! میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دنیا میں تصویر بناتا ہے' قیامت کے دن اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ (اُن میں) روح نہیں پھونک سکے گا''۔

تصویر بنانے اور جھوٹا خواب بیان کرنے والے کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ایسا خواب دیکھنے کا دعویٰ کرے جو کہ اس نے نہیں دیکھا ہے یعنی جھوٹا خواب بیان کرے تو اس کو قیامت کے دن دو جو میں گرہ لگانے پر مجبور کیا جائے گا، جس کو وہ ہرگز نہیں کر سکے گا اور جو شخص کچھ لوگوں کی بات چیت کی طرف اپنا کان لگائے جب کہ وہ لوگ اس شخص کے سننے کو پسند نہ کریں اور اس سے فرار اختیار کریں تو قیامت کے دن اس شخص کے کان میں سیسہ ڈالا جائے گا اور جو شخص تصویر بنائے گا اس کو آخرت میں عذاب دیا جائے گا اور اس کو اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس تصویر میں روح پھونکے حالانکہ وہ ہرگز روح نہیں پھونک سکے گا۔ (بخاری، مشکوٰۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث، 427)

جس کو وہ ہرگز نہیں کر سکے گا'' کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ وہ جو کے دو دانوں کو آپس میں جوڑ کر ایک کر دے اور جب وہ ایسا نہیں کر سکے گا تو اس کو پھر عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اسی طرح اس کو عذاب دیا جاتا رہے گا۔ جھوٹا خواب بیان کرنے اور جو کے دو دانوں کو آپس میں جوڑنے کے درمیان مناسبت یہ ہے کہ جس طرح اس شخص نے خواب کی بے بنیاد اور جھوٹی باتوں کو جوڑا اسی طرح اس سے کہا جائے گا کہ اب ذرا جو کے دو دانوں کو جوڑ کر دکھلا۔؟

واضح رہے کہ جھوٹا خواب بیان کرنا بھی اگرچہ جھوٹ کی ایک قسم ہے لیکن اس جھوٹا خواب بیان کرنے پر مطلق جھوٹ بولنے کی بہ نسبت زیادہ سخت عذاب اس لئے دیا جائے گا کہ اصل میں خواب کا تعلق عالم غیب سے ہے اور سچا خواب اجزاء نبوت میں سے ایک جزو ہے اور ایک طرح سے وحی کے درجہ کا حکم رکھتا ہے لہٰذا جس شخص نے جھوٹا خواب بیان کیا اس نے گویا حق تعالیٰ پر جھوٹ باندھا اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا جھوٹ کی سب سے سخت قسم ہے۔ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ حدیث میں مذکورہ وعید اس شخص کے حق میں ہے جو جھوٹے خواب کے ذریعہ نبوت یا ولایت کا دعوے کرے، مثلاً وہ یوں کہے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نبی بنایا ہے یا ولی بنایا ہے اور مجھ کو خبر دی ہے کہ فلاں شخص کی مغفرت ہو گئی ہے یا فلاں شخص ملعون ہے وغیرہ وغیرہ، یا یوں بیان کرے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خواب میں فلاں حکم دیا ہے حالانکہ حقیقت میں اس نے خواب کچھ بھی نہیں دیکھا تھا۔ ''اس شخص کے کان میں سیسہ ڈالا جائے گا'' یہ وعید اس شخص کے حق میں ہے جو ان لوگوں کی باتیں چغل خوری اور فتنہ و فساد پھیلانے کی غرض سے سنے، اس کے برخلاف اگر وہ ان لوگوں کی باتیں اس غرض سے سنے کہ اگر وہ اپنی اس بات چیت کے ذریعہ کسی فتنہ و فساد پھیلانے کا منصوبہ بنا رہے ہیں تو ان کو اس سے روکے یا ان کی شرانگیزیوں سے اپنے آپ کو یا

دوسرے کو محفوظ رکھے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

5374 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تصویر بناتا ہے اُسے یہ عذاب دیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا''۔

5375 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تصویر بناتا ہے قیامت کے دن اُسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا''۔

5376 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ الَّذِينَ يَصْنَعُونَهَا يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہ تصویریں بنانے والے لوگ جو انہیں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن یہ عذاب دیا جائے گا' ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جسے پیدا کیا ہے اُسے زندہ کرو''۔

5377 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ

5374-اخرجه البخاري في التعبير، باب من كذب في حلمه (الحديث 7042) مطولاً و اخرجه ابو داؤد في الادب، باب ما جاء في الرؤيا (الحديث 5024) مطولاً و اخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء في المصورين (الحديث 1751) مطولاً و الحديث عند الترمذي في الرؤيا، باب في الذي يكذب في حلمه (الحديث 2283) و ابن ماجه في تعبير الرؤيا، باب من تحلم حلمًا كاذبًا (الحديث 3916) . تحفة الاشراف (5986) .

5375-اخرجه البخاري في التعبير باب من كذب في حلمه (الحديث 7042) تعليقًا مطولاً . تحفة الاشراف (14252) .

5376-اخرجه البخاري في التوحيد، باب قول الله تعالى (والله خلقكم و ما تعملون) (انا كل شيء خلقناه بقدر) (الحديث 7558) . واخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان و تحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة بالفرش و نحوه و ان الملائكة عليهم السلام لا يدخلون بيتًا فيه صورة ولا كلب (الحديث 97م) . تحفة الاشراف (7520) .

5377-اخرجه البخاري في التوحيد، باب قول الله تعالى (والله خلقكم و ما تعملون) (انا كل شيء خلقناه بقدر) (الحديث 7558) . و اخرجه ابن ماجه في التجارات، باب الصناعات (الحديث 2151) . تحفة الاشراف (17557) .

اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"یہ تصویریں بنانے والے لوگ انہیں قیامت کے دن یہ عذاب دیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا کہ تم نے جو پیدا کیا ہے اُسے زندہ کرو"۔

5378 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ اللّٰهَ فِيْ خَلْقِهِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب ان لوگوں کو ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

شرح

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو سخت ترین عذاب میں مبتلا کرے گا ان میں مصور بھی ہوگا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ وعید اس شخص کے حق میں ہے جو بتوں کی مورتیاں اس لئے بناتا ہے کہ ان کی پوجا کی جائے اور چونکہ ایسا شخص یقیناً کافر ہوگا اس لئے اگر اس کو سخت ترین عذاب میں مبتلا کیا جائے گا تو کچھ بعید نہیں اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی مشابہت کی نیت سے تصویر بنائے وہ بھی کافر ہے اور سخت ترین عذاب کا مستوجب۔ اور جو شخص اس نیت کے بغیر تصویر سازی کرے وہ کافر نہیں ہوگا بلکہ فاسق کہلائے گا اور اس کا وہی حکم ہوگا جو مرتکب معاصی کا ہے اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ حدیث میں جس مصور کے بارے میں وعید بیان کی گئی ہے اس سے جاندار کی تصویر بنانے جاندار کی تصویر بنانے والا مراد ہے نہ کہ درختوں اور عمارات وغیرہ کی تصویر بنانے والا اسی لئے عام طور پر مصور کا اطلاق جاندار کی تصویر بنانے والے پر ہوتا ہے اور جمادات ونباتات وغیرہ کی تصویر بنانے والے نقاش کہتے ہیں! مجاہد نے پھل دار درختوں کی تصویر بنانے کو بھی مکروہ کہا ہے دوسرے محققین کے نزدیک غیر جاندار کی تصویر بنانا کراہت سے خالی نہیں اور لہو ولعب نیز بے مقصد و لایعنی چیزوں میں داخل ہے۔

115 - باب ذِكْرِ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

یہ باب ہے کہ ان لوگوں کا تذکرہ' جنہیں سب سے شدید عذاب ہوگا

5379 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ مِنَ

5378-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (17457) ـ

5379-اخرجه ابو داؤد في اللباس ، باب عذاب المصورين يوم القيامة (الحديث 5950) ـ واخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان و تحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة بالفرش و نحوه و ان الملائكة عليهم السلام لا يدخلون بيتاً فيه صورة و لا كلب (الحديث 98) ـ تحفة الاشراف (9575) ـ

اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ" . وَقَالَ اَحْمَدُ "الْمُصَوِّرِيْنَ" .

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن سب سے شدید عذاب ان لوگوں کو ہوگا' جو تصویریں بناتے ہیں''۔

احمد نامی راوی نے یہاں لفظ''المصورین'' بیان کیا ہے۔

5380 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَاْذَنَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اُدْخُلْ" . فَقَالَ كَيْفَ اَدْخُلُ وَفِيْ بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَاِمَّا اَنْ تُقْطَعَ رُءُوْسُهَا اَوْ تُجْعَلَ بِسَاطًا يُوْطَاُ فَاِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: اندر آ جاؤ! تو انہوں نے عرض کی: میں اندر کیسے آؤں؟ جبکہ آپ کے گھر میں پردہ موجود ہے' جس میں تصویریں بنی ہوئی ہیں' یا تو ان کے سر کاٹ دیے جائیں' یا پھر ان کا بچھونا بنا دیا جائے' جو پاؤں کے نیچے آئے' کیونکہ ہم فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں تصویریں موجود ہوں۔

شرح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "ہر مصور دوزخ میں ڈالا جائے گا اور اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کے بدلے ایک شخص پیدا کیا جائے گا جو تصویر بنانے والے کو دوزخ میں عذاب دیتا رہے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر تمہیں تصویر بنانے کی ضرورت ہی ہو تو درختوں یا کسی غیر ذی روح کی تصویر بنالو۔ (بخاری ومسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم: رقم الحدیث، 426)

یوں تو ہر طرح کی تصویر اور مورت بنانا ناجائز ہے تاہم اکثر علماء نے لڑکیوں کے لئے گڑیوں کو مستثنیٰ رکھا ہے یعنی ان کے نزدیک لڑکیوں کے حق میں گڑیاں بنانا مباح ہے لیکن امام مالک نے مردوں کو ان کا خریدنا مکروہ قرار دیا ہے اور بعض علماء نے مذکورہ اباحت کو منسوخ قرار دیا ہے۔

116 - باب اللُّحُفِ .

یہ باب ہے کہ لحاف (کے طور پر اوڑھی جانے والی چادروں کے بارے میں روایت)

5381 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ وَمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِنَا . قَالَ سُفْيَانُ مَلَاحِفِنَا .

5380-اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب في الصور (الحديث 4158) مطولاً و اخرجه ابو داؤد في الادب، باب ما جاء ان الملائكة لا تدخل بيتاً فيه صورة ولا كلب (الحديث 2806) مطولاً . تحفة الاشراف (14345) .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لحافوں میں نماز ادا نہیں کرتے تھے۔
سفیان نامی راوی نے لفظ "ہمارے ملاحف" نقل کیا ہے۔

117 - باب صِفَةِ نَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

یہ باب ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین کا نقشہ

5382 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ نَعْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالاَنِ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریف کے دو تسمے ہوتے تھے۔

5383 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالاَنِ .

★★ حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین کے دو تسمے ہوتے تھے۔

نعلین مبارک کی فضیلت کا بیان

عشق کا مسلمہ ضابطہ ہے کہ جس سے ہو جائے اس سے نسبت رکھنی والی ہر شے محبوب ہوتی ہے خواہ عشق حقیقی ہو یا مجازی۔ یہی وجہ ہے کہ سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا دم بھرنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والے شہر مقدس، آپ کے رفقاء یعنی صحابہ کرام، آپ کی آل پاک اور آپ کی سنن سے محبت و وارفتگی رکھتے ہیں۔ آپ کے مبارک قدموں سے لگنے والے پاپوش یعنی نعلین مبارک ان کے سروں کا تاج ہے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے

جو سر پر رکھنے کو مل جائے نعلین پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم   تو پھر کہیں گے کہ تاجدار ہم بھی ہے

مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمہ

اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ عرض گزار ہیں

ذرے جھڑ کے تیری پیزاروں کے   تاج سر بنتے ہیں سیاروں کے   (حدائق بخشش)

جس طرح عشاق کو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار عشق کا بس موقع ہی ملنا چاہیے بعینہ اسی طرح مخالفین بھی ان پروانہ شمع رسالت پر ان کے عشق کے باعث اعتراض کرنے کا موقع ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ ماہ ربیع الاول میں چونکہ مولود نبوت جوش وخروش سے منایا

5381-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب الصلاة في شعر النساء (الحديث 367 و 368)، و في الصلاة، باب الصلاة في شعر النساء (الحديث 645) و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب في كراهية الصلاة في لحف النساء (الحديث 600) . تحفة الاشراف (16221) .

5382-اخرجه البخاري في اللباس، باب قبالان في نعل (الحديث 5857) و اخرجه ابو داؤد في اللباس، باب في الانتعال (الحديث 4134) و اخرجه الترمذي في اللباس، باب ما جاء في نعل النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 1772 و 1773)، و في الشمائل، باب ما جاء في نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 71) واخرجه ابن ماجه في اللباس، باب صفة النعال (الحديث 3615) . تحفة الاشراف (1392) .

5383-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (19159) .

جاتا ہے اور مسلمان اپنے نبی ﷺ کے عشق کی خاطر نعلین پاک کا نقش اپنے سروں اور دلوں پر آویزاں کرتے ہیں۔ یہ منکرین کو رنج میں ڈالتا ہے ایسے ہی مواقع پر قرآن پاک کا کیا خوب ارشاد مسلمانوں سے ہے چنانچہ ارشاد خداوندی عزوجل ہے۔

ان تمسسکم حسنۃ تسؤھم۔ ترجمہ: اگر تم (مسلمانوں) کو کوئی چھوٹی سی بھلائی بھی پہنچے تو انہیں (منافقین) کو بری لگتی ہے (پارہ 4 آل عمران آیت 120)

معلوم چلا کہ مسلمانوں کو خوشی ملنے پر غم کرنا منافقین کا طریقہ ہے۔ یہ تو نقش و عکس کی بات ہے ہم صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل ہدیہ ناظرین کرتے ہیں کہ انہیں اس سے والہانہ کس قدر محبت و الفت تھی۔ آخر میں اس کی برکات و فوائد اور معاندین کے بے تکے اعتراضات کے جوابات بھی قلمبند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

امام احمد المقری التلمسانی علیہ الرحمہ اپنی تصنیف فتح المتعال فی مدح النعال میں تحریر فرماتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ حضرت قاسم سے بیان کرتے ہیں۔

جب نبی کریم ﷺ بیٹھتے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہو جاتے اور اپنے نعلین مبارک پاؤں سے اتار لیتے اور اپنی آستینوں میں چھپا لیتے اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو نعلین پہناتے اور آپ کے ساتھ عصا پکڑ کر چلتے۔ یہاں تک کہ آپ حجرہ مبارک میں داخل ہو جاتے۔ (فتح المتعال فی مدح النعال مترجم ص 171 عالمی دعوت اسلامیہ)

یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو صاحب النعلین کا لقب حاصل ہے۔ امام احمد مقری علیہ الرحمہ اسی صفحہ پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے متعلق رقم طراز ہیں کہ ایک جماعت جن میں ابن سعد بھی ہیں، نے روایت کیا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے کفش بردار اور دیگر اشیائے سنبھالنے اور اٹھانے والے تھے۔ (صفحہ نمبر 171)

ضیاء النبی میں پیر کرم شاہ الازہری جلد 5 ص 583 پر لکھتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل تھا کہ حضور ﷺ کے پاپوش بردار تھے۔

مسند احمد ابویعلیٰ، ابن حبان اور مستدرک میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے کون ہے جو معانی قرآن پر اس طرح جہاد کرے گا جس طرح میں نے اس کے نزول پر کیا ہے؟ کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ ابوبکر ہیں؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی کیا وہ عمر ہیں؟ فرمایا نہیں، اس کے بعد فرمایا یہ کام خاصف النعل ہی کریں گے (فتح المتعال فی مدح النعال مترجم ص 3)

خاصف النعل یعنی جوتے گانٹھنے والے چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اقدس علیہ السلام کے نعلین شریف گانٹھا کرتے تھے، اس لئے یہ لقب ان کے حصہ میں آیا۔

یوں تو خدمت اقدس میں عموماً صحابہ کرام حاضر رہا کرتے تھے مگر حضرت عبداللہ ابن مسعود، حضرت انس اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم خاص نعلین شریفین کے خدمت گزار تھے۔

یہ تو نعلین پاک کی اصل کے متعلق چند کلمات حوالہ قرطاس کئے۔ اب چند سطور نعلین پاک کے نقش و عکس و شبیہ کے متعلق بھی تحریر

کی جاتی ہیں۔

بڑے بڑے فضلاء نے نعلین شریفین کے نقش کی برکتوں کے بارے میں مستقل تالیفات کی ہیں۔ابو جعفر احمد بن عبد المجید جو کہ اپنے زمانہ کے بڑے نیک بزرگ گزرے ہیں۔فرماتے ہیں۔میں نے ایک طالب علم کو نعلین شریفین کا نقشہ دیا۔ایک دن وہ آیا اس نے بتایا کہ میں نے کل رات اس نقش کی برکت کو خود ملاحظہ کیا۔میری بیوی کو شدید درد ہوا۔قریب تھا کہ وہ جان دے دیتی۔میں نے اسی نعل شریف کا نقش اسی جگہ رکھا جہاں درد ہو رہا تھا۔میں نے عرض کی: اللھم ارنی برکۃ صاحب ھذا النعل یا اللہ مجھے اس نعل شریف والے کی برکتیں عطا فرما تو اسی وقت وہ تندرست ہو گئی۔

امام ابو اسحاق سلمی الاندلسی جو ابن الحاج کے نام سے معروف ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم بن محمد نے فرمایا کہ اس کی برکت تجربات سے پایہ ثبوت کو پہنچی ہوئی ہے جو شخص اس سے تبرک حاصل کرنے کے لئے اسے پکڑتا ہے تو باغیوں کی بغاوت اور دشمنوں کے غلبہ پانے سے اس کو امان مل جاتی ہے۔ہر سرکش شیطان کے شر سے اور ہر چشم بد کے اثر سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے اور وہ عورت جسے زچگی کی تکلیف ہو اگر وہ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ لے تو اس کی یہ تکلیف دور ہو جاتی ہے اور بچہ بفضلہ تعالیٰ آ- انی سے ہو جاتا ہے۔

امام ابو بکر قرطبی علیہ الرحمہ نے اس کی تمثال کی برکات کے بارے میں پورا قصیدہ نقل کیا ہے۔اس کے تین اشعار یہاں نقل کیے جاتے ہیں

فضعها علی اعلی المفارق انها	حقیقتها تاج وصورتها نعل
باخمص خیر الخلق حازت مزیۃ	علی التاج حتی باھت المفرق الرجل
شفاء لذی سقم رجاء لبائس	امان لذی خوف کذا یحسب الفضل

ترجمہ: اس کو اپنے سر کی چوٹیوں پر رکھو۔حقیقت میں یہ تاج سلطانی ہے۔اگرچہ اس کی صورت جوتے کی سی ہے، یہ وہ نعل شریف ہے جسے خیر الخلق کے پاؤں کے تلوے کے ساتھ لگنے سے تاج پر بھی فضیلت حاصل ہو گئی۔یہاں تک کہ وہ پاؤں سروں پر فضیلت لے گئے۔یہ بیماری کے لئے شفا کا پیغام ہے۔مایوس کے لئے امید کی کرن ہے۔خوفزدہ کے لئے امان کا پیغام ہے اور اسی طرح اس نعلین شریفین کے نقش کے فضائل کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

(ضیاء النبی جلد 5 ص 603 تا 604، ضیاء القرآن پبلشرز لاہور)

محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ القوی مدارج النبوت میں فرماتے ہیں کہ مواہب میں اس کا تجربہ لکھا ہے کہ مقام درد پر نعلین شریفین کا نقشہ رکھنے سے درد سے نجات ملتی ہے اور پاس رکھنے سے راہ میں لوٹ مار سے محافظت ہو جاتی ہے اور شیطان کے مکر و فریب سے امان میں رہتا ہے اور حاسد کے شر و فساد سے محفوظ رہتا ہے۔مسافت طے کرنے میں آسانی رہتی ہے اس کی تعریف و مدح اور اس کے فضائل میں قصیدے لکھے گئے ہیں (مدارج النبوت، مترجم ج 1 ص 578، ضیاء القرآن پبلشرز لاہور)

امام احمد مقری تلمسانی اس کے برکات و فوائد کے متعلق لکھتے ہیں۔یہ جس لشکر میں ہو، اس کو کبھی شکست نہ ہو جس قافلے میں ہو

وہ قافلہ لوٹ مار سے محفوظ رہے جس گھر میں ہو وہ گھر جلنے سے محفوظ رہے گا جس سامان میں ہو وہ چوری ہونے سے محفوظ رہے گا۔ جس کشتی میں ہو وہ ڈوبنے سے محفوظ رہے گی جو کوئی صاحب نقش نعل سے کسی حاجت میں توسل کرے وہ حاجت پوری ہو اور ہر مشکل آسان ہو۔ (فتح المتعال فی مدح النعال مترجم ص 247)

اس کی چند برکات ہم نے اکابر کی کتابوں سے نقل کیں، اس کے علاوہ بھی اس کی برکات بے شمار و بے حد ہیں جس نے مزید تفصیل دیکھنی ہو وہ علامہ مقری تلمسانی کی فتح المتعال فی مدح النعال اور علامہ عبدالحی لکھنوی علیہ الرحمہ کے رسالے غایۃ المقال فیما یتعلق بالنعال میں دیکھے۔ یہ رسالہ 158 صفحات پر مشتمل ہے۔

منکرین اس کی روک تھام میں خوب زور لگاتے ہیں۔ ان کی طرف سے ایک اعتراض یہ ہوتا ہے کہ تم تو تصاویر سے منع کرتے ہو اور دوسری طرف نعلین کی تصاویر بھی بناتے ہو، اس کا جواب یہ ہے کہ جس تصویر کے بنانے کو حرام کیا گیا ہے وہ جاندار کی تصاویر ہیں جبکہ نعلین میں جان کہاں؟ لہٰذا اس کا نقش بالکل جائز ہے۔ یہ اعتراض و جواب فتح المتعال سے نقل کیا گیا ہے، جس سے ظاہر ہوا کہ علامہ احمد مقری تلمسانی علیہ الرحمہ کے دور میں بھی اس کے منکرین موجود تھے حالانکہ علامہ کی ولادت 992ھ اور وفات 1041ھ ہے۔

دوسرا اعتراض ان کی طرف سے یہ ہے کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ اسی نعلین کا نقش ہے جو نبی کریم ﷺ استعمال فرمایا کرتے تھے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ائمہ مشرق کے پاس حضور اکرم ﷺ کے نعلین شریفین موجود تھے کیونکہ یہ بنی ابن الحدید کے پاس اور پھر شام کے جامعہ اشرفیہ میں موجود تھے۔ ابن رشید وغیرہ نے جب مشرق کا سفر کیا تو اس نے اس کی مثال بنوالی۔ اس کے علاوہ صدیوں سے ائمہ اپنی کتابوں میں اس کا نقش نقل کرتے آئے ہیں۔ جن میں علامہ ابن عساکر، ابن الحاج، ابن المرجل، امام عراقی، حافظ زین الدین، سراج الدین بلقینی، امام سخاوی، اور علامہ سیوطی علیہ الرحمہ شامل ہیں۔ (فتح المتعال ص 192 اور 195)

تیسرا اعتراض ان کی طرف سے یہ ہے کہ جب تم بھی تسلیم کرتے ہو کہ یہ اس اصل کا عکس و شبیہ بھی ہے تو اس قدر تعظیم کیوں کرتے ہو، تعظیم تو اصل کی ہوتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن پاک جو پڑھا ہوا نازل کیا گیا وہ تو کلام نفسی ہے اور جو کتابت کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے یہ اس کا عکس و نقل ہے پھر اس کی تعظیم بھی نہ کی جائے حالانکہ اگر بطور تحقیر اس کو گندی جگہ پھینک دیا جائے تو آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

اس کے متعلق ان کا چوتھا اعتراض یہ ہے کہ نعل پاک لگے ہونے کی صورت میں آدمی ایسی گلیوں سے بھی گزرتا ہے جہاں کٹر کا گندا پانی کھڑا ہوتا ہے اور گندے پانی کی نالیاں بھی ہوتی ہیں اور بیت الخلاء میں جانا پڑتا ہے، اس سے اس کی بے ادبی ہوتی ہے لہٰذا یہ نہیں لگانا چاہئے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تو جاہلانہ اعتراض ہے کیونکہ ادب کا دارومدار در اصل عرف پر ہے جسے لوگوں کا جم غفیر جو سلیم الطبع اور ذی فہم ہوں، ادب کہے وہ ادب ہے اور جسے بے ادبی کہے وہ بے ادبی ہے۔ نعل پاک کے نقش لگے ہونے کی صورت میں گلیوں سے گزرنے کو جبکہ اس میں نالیاں بھی ہوں کوئی بے ادبی نہیں کہے گا۔ ہاں جہاں تک بیت الخلاء کا تعلق ہے تو ضرور اسے اتار کر جانا

چاہئے یا اتار کر جیب میں ڈال لیں۔ ورنہ تو مساجد کے برابر گلیوں میں گٹروں اور نالیوں کا گندا پانی آ ہی جاتا ہے اور بلکہ عین مسجد سے متصل فنائے مسجد میں باتھ روم بنائے جاتے ہیں تو کیا مساجد کی تعمیرات کا سلسلہ روک دیا جائے لوگ قرآن پاک گھر کے لئے خرید کر بھی تو انہی گلیوں سے لاتے ہیں جن کے متعلق تمہارا گندے ہونے کا قول ہے۔

تاج والے بھیک مانگیں آپ کی نعلین کی ۔۔۔ تاجور کھاتے ہیں صدقہ آپ کی نعلین کا

نقش نعلین رسول ﷺ کی برکات

جو سر پر رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور ۔۔۔ تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

اور ہر بار یہ حسرت دل میں مچل کر رہ گئی کہ کاش نعل پاک حضور ﷺ سے برکت حاصل کرنے کا موقع ملتا۔ اگرچہ ان گنا ہگار آنکھوں نے نعلین پاک کی زیارت تو متعدد مرتبہ کی ہے۔ مگر سر پہ رکھنے والا معاملہ نہیں ہوسکا۔ ایسے ہی ایک روز مدارج النبوہ کے مطالعہ کے دوران تعریف نعلین مبارکہ نظر سے گزری پھر علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی کی الوفا میں صفت نعلین مبارکہ پڑھی تو اشتیاق مزید بڑھا۔ پھر تو تعریف نعلین مبارکہ سے متعلق احادیث واقوال کی جستجو میں کئی ایک کتابیں دیکھ ڈالیں۔ اسی عرصہ میں مصر جانے کا اتفاق ہوا، اور ایک دوست نے علامہ محمود کردی کی کتاب تبرک الصحابہ بآ ثار رسول اللہ ﷺ تحفتاً دی۔ جس کے مطالعہ سے اس اعتقاد کو تقویت حاصل ہوئی کہ نعلین پاک سے تبرک حاصل کرنا کوئی امر بدعت نہیں بلکہ معمول صحابہ وتابعین رہا ہے۔ محدثین کی روایات اور مورخین کے بیانات سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو سابقون الاولون اور بدری صحابہ میں سے ہیں، انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے نعلین مبارک اٹھائے رکھنے کی ڈیوٹی اپنے ذمہ لے رکھی تھی۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود کے مناقب میں ان کی پہچان ہی صاحب النعلین والوسادۃ والمطہرہ لکھی ہے (بخاری، کتاب المناقب، حدیث 948)

مواہب اللدنیہ اور علامہ ابن جماعہ کی مختصر السیر میں مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے نعلین بردار تھے جب کبھی حضور ﷺ کہیں تشریف لے جانے کے لئے اٹھتے تو یہ آپ ﷺ کو نعلین پہناتے اور جب حضور ﷺ نعلین اتار کر تشریف فرما ہوتے تو یہ آپ ﷺ کی نعلین اٹھا کر اپنے بازوؤں میں پہن لیتے تھے۔ (مواہب اللدنیہ)

التراتیب الاداریہ میں قاسم بن عبدالرحمٰن کی مراسیل سے حارث بن ابی عمر کی روایت میں مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کو نعلین مبارک پہنایا کرتے اور جب حضور ﷺ نعلین مبارک اتارتے تو یہ انہیں اپنے ہاتھوں میں پہن لیتے اور جب حضور ﷺ کہیں تشریف لے جاتے تو یہ حضور ﷺ کے ساتھ آگے چلتے تھے۔ (التراتیب الاداریہ)

امام زرقانی مواہب اللدنیہ کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا حضور ﷺ کے نعلین مبارک کو اپنے بازوؤں میں پہن لینے کا راز یہ تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو حضور ﷺ کی خدمت کے لئے خالی رکھتے تھے تاکہ اگر ضرورت پڑے تو وہ اپنے ہاتھوں سے حضور ﷺ کی خدمت بجالائیں۔

جامع ترمذی کی شرح قوت المغتذی میں علامہ بیضاوی کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت کرتے تھے

اور ہر حال میں آپ کے ساتھ رہتے تھے۔ جب آپ ﷺ وضو کے لئے اٹھتے تو وہ آپ ﷺ کا کوزہ اٹھاتے تھے اور نعلین سنبھالتے تھے اور نعلین کو اپنے بازوؤں میں پہن لیتے تاکہ دوبارہ پہننے تک محفوظ رہیں۔

احترام نعلین پاک جو صحابہ سے متوارث چلا آتا ہے، ہر دور میں عاشقان رسول کے ہاں یکساں رہا ہے بلکہ عام وخاص امراء و فقراء بھی نعلین مبارکہ کو محترم سمجھتے رہے ہیں۔

علامہ ابن کثیر نے امیر المومنین محمد المہدی کے مناقب بیان کرتے ہوئے تاریخ ابن کثیر میں لکھا ہے کہ ایک دن محمد المہدی کے پاس ایک شخص آیا جس کے پاس جوتوں کا ایک جوڑا تھا۔ اس نے کہا یہ نبی ﷺ کے نعلین ہیں جو میں آپ کو تحفتاً پیش کرتا ہوں۔ پس اس نے یہ نعلین لے لئے، انہیں بوسہ دیا اور اپنے دائیں طرف رکھا اور اس شخص کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا۔

جب وہ شخص چلا گیا تو مہدی نے کہا بخدا میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ جوتے رسول ﷺ نے پہنے تو کیا انہیں کبھی دیکھا بھی نہ ہوگا لیکن اگر میں یہ اسے واپس کر دیتا تو وہ جا کر لوگوں سے کہتا پھرتا کہ میں نے مہدی کو رسول اللہ ﷺ کے نعلین کا تحفہ دیا جو اس نے لوٹا دیا اور لوگ اس کی بات کو سچ سمجھتے۔

یہ تو تھا معاملہ برکات و احترام نعلین پاک کا۔ اب ذرا اس سے آگے بڑھئے تو معلوم ہوگا کہ عاشقان رسول تو نقش کف پائے رسول ﷺ پر مرمٹنے کو تیار ہیں۔ حضرت علامہ عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

چوں سوئے من گزر آری من مسکیں زناداری فدائے نقش نعلینت کنم جاں یارسول اللہ ﷺ

ایک اور عاشق رسول نقش نعلین کو اپنا سرمایہ افتخار سمجھتے ہوئے یوں گویا ہیں:

نقش نعلین تو عز و جاہ من سنگ باب تست سجدہ گاہ من

ایک اور خیال نشان کف پائے رسول ﷺ کی عظمت کے سلسلہ میں ایک عاشق صادق کی زبانی سنئے۔

بمقامیکہ نشان کف پائے تو بود سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود

بات صرف نقش نعلین پر ہی ختم نہیں ہوتی اور نہ نعلین ونقش نعلین کے احترام و برکات پر بلکہ بعض علماء نے تو عکس نقش نعلین رسول کو بھی باعث برکت بتایا ہے۔ چنانچہ مولوی اشرف علی تھانوی نے ایک مستقل رسالہ بعنوان نیل الشفاء بنعل المصطفیٰ تحریر کیا ہے۔ جس میں نقش نعلین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بے حد باعث خیر و برکت ثابت کیا ہے، لکھتے ہیں:

بعد الحمد والصلوٰۃ یہ ناچیز اشرف علی عرض کرتا ہے کہ ان دنوں ہم لوگوں کے کثرت معاصی سے جو کچھ ہجوم بلیات صوریہ ومعنویہ ہے، ظاہر ہے اس کا علاج بجز اصلاح اعمال وتوبہ واستغفار کے کچھ نہیں ہے مگر ہم لوگوں کے قلب وزبان کی جو کیفیت ہے، معلوم ہے، البتہ اگر کوئی وسیلہ قوی ہو تو اس کی برکت سے حضور قلب بھی میسر ہو سکتا ہے اور امید قبول بھی قریب ہے۔ منجملہ ان وسائل کے تجربہ بزرگان دین نقشہ نعل مقدس حضور سرور عالم فخر آدم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت قوی البرکت، سریع الاثر پایا گیا ہے

یہ چند سطور تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ میری طرح اور بھی اگر کچھ دوست تاجداری کے حصول کے متمنی ہوں تو وہ سرکار دوعالم ﷺ کے نعلین پاک کے نقش وعکس سے یہ تمنا پوری کرنے کے لئے اس کے فضائل وبرکات کا مطالعہ فرمائیں اور استفادہ

کریں۔

نقش نعلین پاک کے بہت فوائد ہیں جو علمائے کرام نے معتبرہ و مستند حوالوں سے اپنی تالیفات میں نقل کیے ہیں۔مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

اس نقش شریف کے آثار و خواص وفضائل کو کون شمار میں لاسکتا ہے مگر اس مقام پر (یعنی رسالہ نیل الشفاء بنعل المصطفیٰ میں) نہایت اختصار کے ساتھ کتب معتبرہ علمائے محدثین ومحققین سے چند برکات اور کچھ ابیات برائے ذوق وشوق نقل کئے جاتے ہیں۔

فتح المتعال فی مدح خیر النعال میں علامہ محدث حافظ تلمسانی فرماتے ہیں کہ اس نقش پاک کے فوائد اس قدر واضح ہیں کہ محتاج بیان نہیں۔ان فوائد عجیبہ میں سے ایک یہ ہے کہ ابوجعفر کا کہنا ہے کہ میں نے ایک طالب علم کو نقش نعلین بنوادیا تھا، چنانچہ ایک روز اس نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کل رات اس نقش پاک کی ایک عجیب برکت دیکھی۔ ہوایوں کہ رات کو میری بیوی کے شدید درد اٹھا، میں نے یہ نقش پاک اس کی درد کی جگہ پر رکھ کر اللہ تعالیٰ سے التجا کی۔ یا اللہ مجھے اس کی برکت سے صاحب نعلین ﷺ کی برکت دکھلا اور میری بیوی کو شفا عطا فرما۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے فوراً شفاء ہوئی۔

نقش نعل رسول ﷺ کے فضائل وبرکات میں بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں۔جن میں محدث تلمسانی کی مذکورہ بالا کتاب فتح المتعال فی مدح خیر النعال اور القول السدید فی ثبوت اتبرک نعل سید الاحرار والعبید، نیز المرتجی بالقبول فی خدمۃ قدم الرسول محمد بن عیسیٰ المقری کی قرۃ العینین فی تحقیق امر النعلین عبداللہ بن محمد بن ہارون الطائی القرطبی کی باہر النظام وبارع الکلام فی صفۃ مثال نعل رسول علیہ الصلوۃ والسلام، ابوالعباس المقری التلمسانی کی النفحات العنبر یہ فی وصف نعل خیر البریہ قابل ذکر ہیں۔علاوہ ازیں ابوالیمن ابن عساکر، سراج البلقینی البستی اور دیگر کئی علماء متقدمین ومتاخرین نے نعلین پاک کے نقش کے فضائل وبرکات میں کم وبیش پچاس مستقل کتابیں لکھی ہیں۔محدث تلمسانی کی کتاب فتح المتعال فی مدح خیر النعال کی کئی شروح اور کئی خلاصے چھپ چکے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ محدث تلمسانی نے یہ کتاب موضوع کی مناسبت سے مسجد نبوی میں حضور اکرم ﷺ کے قدمان ناز کی سمت بیٹھ کر لکھی ہے۔ایسے ہی ان کی ایک کتاب عمامہ کے بارے میں ہے جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سرہانے کی طرف بیٹھ کر تحریر کی۔محدث بزرگ کا مزار مصر میں مرجع خلائق ہے۔

شیخ محقق، علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ نقش نعلین کی تعریف ومدح میں اور اس کے فضائل میں بے شمار قصیدے لکھے گئے ہیں۔

ابوالمحاسن علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی نے وصف وتعریف نعلین مبارکہ میں طویل قصیدہ لکھا ہے جس کے مندرجہ ذیل دوشعر ہدیہ قارئین ہیں۔

انی خدمت مثال نعل المصطفی — لاعیش فی الدارین تحت ظلالها

سعد بن مسعود بخدمة نعله — وانا السعید لخدمتی لمثالها

فرماتے ہیں، میں نے (یہ قصیدہ لکھ کر) نقش نعل مصطفیٰ ﷺ کی جو خدمت کی ہے، وہ اس نظریہ سے ہے تاکہ میں دنیا و

آخرت میں ان کے سائے میں زندگی بسر کروں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے نعلین کی خدمت کر کے شاداں وفرحاں تھے، اور میں حضور ﷺ کے نعلین کے نقشہ کی خدمت کر کے خوش ہوں۔

مواہب لدنیہ میں علامہ احمد قسطلانی تحریر فرماتے ہیں کہ نقش نعلین شریف مقام درد پر رکھنے سے درد سے نجات مل جاتی ہے اور پاس رکھنے سے راہ میں لوٹ مار سے محافظت ہو جاتی ہے اور شیطان کے مکروہ فریب سے امان میں رہتا ہے اور حاسد کے شر وفساد سے محفوظ رہتا ہے۔ مسافت طے کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے مختلف علماء و بزرگان دین کے حوالہ سے جن خواص وفضائل نقشہ نعل شریف کا ذکر کیا ہے وہ افادہ عامہ کے پیش نظر تحریر کیے جاتے ہیں۔

لکھتا ہے: 1 قاسم بن محمد کا قول ہے کہ اس نقشہ کی آزمائی ہوئی برکت یہ ہے کہ جو شخص اس کو تبرکاً اپنے پاس رکھے، ظالموں کے ظلم سے، دشمنوں کے غلبہ سے، شیطان سرکش سے اور حاسد کی نظر بد سے امن وامان میں رہے گا اور اگر حاملہ عورت زچگی کی تکلیف کے وقت اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھے تو بفضلہ تعالیٰ اس کی مشکل آسان ہو۔

2 شیخ ابن حبیب النبی روایت فرماتے ہیں کہ ان کے ایک دنبل نکلا کہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ نہایت سخت درد ہوا کہ کسی طبیب کی سمجھ میں اس کی دوا نہ آئی۔ انہوں نے نقش شریف درد کی جگہ رکھ لیا، معاً ایسا سکون ہو گیا کہ گویا کبھی درد ہوا ہی نہ تھا۔

صاحب فتح المتعال علامہ تلمسانی فرماتے ہیں کہ ایک اثر خود میرا مشاہدہ کردہ ہے اور وہ یہ کہ ایک بار سفر دریائے شور کا اتفاق ہوا اور دوران سفر ایک بار ایسی حالت ہوئی کہ سب ہلاکت کے قریب تھے۔ کسی کے بچنے کی امید نہ تھی۔ میں نے نقشہ نعلین ناخدا کے پاس بھیج دیا تا کہ اس سے توسل کرے چنانچہ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے عافیت فرمائی۔

محمد بن الجزری سے منقول ہے کہ جو شخص اس نقشہ نعلین کو اپنے پاس رکھے خلائق میں مقبول رہے، اور خواب میں زیارت رسول اکرم ﷺ سے مشرف ہو۔ یہ نقش شریف جس لشکر میں ہوگا اس کو شکست نہ ہوگی اور جس قافلہ میں ہو، وہ لوٹ مار سے محفوظ رہے، جس سامان میں ہو، وہ چوری سے محفوظ رہے، جس کشتی میں ہو وہ غرق ہونے سے بچے اور جس حاجت سے اس سے توسل کریں وہ پوری ہو۔

تھانوی صاحب نے نقشہ نعل رسول ﷺ سے توسل کا طریقہ بھی لکھا ہے۔ فرماتے ہیں بہتر ہے کہ رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر وضو کر کے جس قدر نوافل تہجد پڑھ سکے، پڑھے۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف، گیارہ مرتبہ کلمہ طیبہ اور گیارہ مرتبہ استغفار پڑھ کر اس نقشے کو باادب اپنے سر پر رکھے اور بعجز (نہایت گریہ وزاری سے) جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ الٰہی میں جس مقدس پیغمبر ﷺ کے نقش نعل شریف کو اپنے سر پر لئے ہوئے ہوں، ان کا ادنیٰ درجہ کا غلام ہوں۔ الٰہی اس نسبت غلامی پر نظر فرما کر ببرکت اس نعل شریف کے میری فلاں حاجت پوری فرمائیے، مگر خلاف شرع کوئی حاجت طلب نہ کرے۔ پھر سر پر سے اسے اتار کر چہرے پر ملے اور اس کو محبت سے بوسہ دے اور اشعار ذوق وشوق بغرض از دیاد عشق محمدی پڑھے۔ انشاء اللہ عجیب کیفیت پائے گا۔

حافظ زین الدین العراقی نے سیرت النبی ﷺ ایک ہزار اشعار میں لکھی ہے۔ ان میں سے بعض اشعار حضور ﷺ کے نعلین مبارکہ کے بارے میں ہیں۔ ہر ہر شعر عشق ومحبت مصطفیٰ کا آئینہ دار ہے۔ لکھتے ہیں: ونعله الكريمه المصونه طوبىٰ لمن مس بها جبينه حضور ﷺ کے نعلین بڑے برکت والے ہیں۔ خوش نصیب ہے وہ جس نے اپنی پیشانی کو ان سے مس کیا۔

(ڈاکٹر نور احمد شاہتاز)

118 - باب ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ .

یہ باب ہے کہ ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت کا تذکرہ

5384 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَهَا" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کے جوتے کا ایک تسمہ ٹوٹ جائے' تو وہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے' یہاں تک کہ اسے ٹھیک کروالے (اور پھر دونوں جوتے پہن کر چلے)''۔

5385 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلٰى جَبْهَتِهٖ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا" .

☆☆ ابورزین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے اپنا ہاتھ پیشانی پر مارتے ہوئے فرمایا: اے اہل عراق! تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جھوٹی بات بیان کر رہا ہوں' میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے' تو جب تک وہ اُس کی مرمت نہیں کروالیتا' اس وقت تک دوسرا جوتا (یعنی صرف ایک جوتا پہن کر) نہ چلے''۔

119 - باب مَا جَآءَ فِي الْأَنْطَاعِ .

یہ باب ہے کہ (بچھونے کے طور پر استعمال ہونے والی) کھال کے بارے میں روایات

5384-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (12459) .

5385-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب استحباب لبس النعل في اليمنى اولًا و الخلع من اليسرى اولًا و كراهة المشي في نعل واحدة (الحديث 69) . تحفة الاشراف (14608) .

5386 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبِي الْوَزِيرِ اَبُو مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ عَلٰى نِطْعٍ فَعَرِقَ فَقَامَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى عَرَقِهِ فَنَشَّفَتْهُ فَجَعَلَتْهُ فِي قَارُورَةٍ فَرَآهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ" . قَالَتْ اَجْعَلُ عَرَقَكَ فِي طِيبِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھال کے بچھونے پر لیٹے تو آپ کو پسینہ آ گیا۔ سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا آپ کے پسینے کی طرف بڑھیں اور انہوں نے اسے بوتل میں ڈال لیا' نبی اکرم ﷺ نے انہیں ملاحظہ فرمایا اور دریافت کیا: اے اُم سلیم! یہ تم کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں نے آپ کا پسینہ اپنی خوشبو میں ڈال لیا ہے' نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے۔

نبی کریم ﷺ کے جسم اقدس کے پسینے کی خوشبو کا بیان

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کان ریح عرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ریح المسک، بابی و امی! لم ار قبله و لا بعده احدا مثله.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پسینے کی خوشبو کستوری سے بڑھ کر تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے میں نے دیکھا اور نہ بعد میں دیکھا۔ (ابن عساکر، السیرۃ النبویہ، 1:319)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ما شممت عنبراً قط ولا مسکا و لا شیئا أطیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم (کے پسینے) کی خوشبو سے بڑھ کر خوشبودار عنبر اور کستوری یا کوئی اور خوشبودار چیز کبھی نہیں سونگھی۔

1. مسلم، الصحیح، 4:1814، کتاب الفضائل، رقم: 2330، 2. بخاری، الصحیح، 3:1306، کتاب المناقب، رقم 3368، 3. ترمذی، الجامع الصحیح، 4: 368، ابواب البر والصلۃ، رقم: 2015، 4. احمد بن حنبل، المسند، 3:200، 5. ابن ابی شیبہ، المصنف، 6.315، رقم: 31718، 6. ابویعلی، المسند، 6:463، رقم: 3866، 7. عبد بن حمید، المسند، 1:378، رقم: 1268، 8. بیہقی، شعب الایمان، 2 154، رقم: 1429، 9. ابونعیم، مسند أبی حنیفہ، 1:51، 10. ترمذی، الشمائل المحمدیہ، 1:285، رقم: 346، 11. ابن حبان، الصحیح، 14:221، رقم: 6303

حضرت علی رضی اللہ عنہ ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

کان عرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وجهه اللؤلؤ، و ریح عرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أطیب من ریح المسک الأذفر.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر پسینے کے قطرے خوبصورت موتیوں کی طرح دکھائی دیتے اور اس کی خوشبو عمدہ کستوری سے بڑھ کر تھی۔ (صالحی، سبل الہدی والرشاد، 2:86)

5386-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (967) .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آقائے محتشم حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ عموماً آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں قیلولہ بھی فرماتے۔ ایک دن میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کسی کام سے گھر سے باہر گئی ہوئی تھیں، اُن کی عدم موجودگی میں تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں جلوہ افروز ہوئے اور قیلولہ فرمایا۔ فقیل لہا: ہذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم نائم فی بیتک علی فراشک

انہیں اطلاع ملی کہ آپ کے ہاں تو سرورِ کونین حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم استراحت فرما رہے ہیں۔

انہوں نے یہ مژدۂ جانفزا سنا تو جلدی جلدی اپنے گھر کی طرف لوٹیں اور دیکھا کہ سید المرسلین حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم استراحت فرما رہے ہیں اور جسمِ مقدس پر پسینے کے شفاف قطرے موتیوں کی طرح چمک رہے ہیں اور یہ قطرے جسمِ اطہر سے جدا ہو کر بستر میں جذب ہو رہے ہیں۔

آگے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جاءت امی بقارورۃ فجعلت تسلت العرق فیہا.

میری والدہ ماجدہ نے ایک شیشی لے کر اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کو جمع کرنا شروع کر دیا۔ اس اثنا میں والی کونین صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امی جان کو مخاطب کر کے فرمایا:

ماہذا الذی تصنعین؟ تو یہ کیا کر رہی ہے؟ امی جان نے احتراماً عرض کی: ہذا عرقک نجعلہ فی طیبنا وہو من أطیب الطیب.

(یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم!) یہ آپ کا مبارک پسینہ ہے، جسے ہم اپنے خوشبوؤں میں ملاتے ہیں اور یہ تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار ہے۔

ایک روایت کے مطابق حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا جواب کچھ یوں تھا: نرجو برکتہ لصبیاننا. ہم اسے (جسمِ اطہر کے پسینے کو) اپنے بچوں کو برکت کے لئے لگائیں گے۔

حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أصبت. تو نے درست کیا۔

(مسلم، الصحیح، 4:1815، کتاب الفضائل، رقم: 2331، 2. نسائی، السنن، 8:218، کتاب الزینۃ، رقم: 5371، 3. احمد بن حنبل، المسند، 3: 221، 4. بیہقی، السنن الکبریٰ، 1:254، رقم: 1135، 5. طیالسی، المسند، 1:276، رقم: 2078، 6. عبد بن حمید، المسند، 1: 378، رقم: 1268، 7. طبرانی، المعجم الکبیر، 25:119، رقم: 289، 8. بیہقی، شعب الایمان، 2:154، رقم: 1429، 9. ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، 8: 428)

خوشبو والوں کا گھر

ایک صحابی سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، عنقریب میری بیٹی کی شادی ہونے والی ہے لیکن میرے پاس اسے دینے کے لئے کوئی خوشبو نہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلے میں میری مدد فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ائتنی بقارورۃ واسعۃ الرأس وعود شجرۃ.

ایک کھلے منہ والی شیشی اور لکڑی کا کوئی ٹکڑا لے آؤ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی سنتے ہی وہ صحابی مطلوبہ شیشی اور لکڑی لے کر پھر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑی سے اپنی مبارک کلائی کا پسینہ۔۔۔ جو خوشبوؤں کا خزینہ تھا۔۔ اس شیشی میں جمع فرمایا۔ وہ شیشی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پسینے سے بھر گئی۔ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خذہ وأمر بنتک تطیب بہ۔

اسے لے جاؤ اور اپنی بیٹی سے کہہ کر اسے خوشبو کے طور پر استعمال کرے۔ خوش نصیب صحابی وہ شیشی جس میں تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلائی مبارک کا پسینہ اپنے دستِ اقدس سے جمع فرمایا تھا لے کر اپنے گھر پہنچے اور گھر والوں کو عطائے رسول کی نوید سنائی۔ اس صحابی کے افرادِ خانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کلائی مبارک کے پسینے کو بطورِ خوشبو استعمال فرمایا تو ان کے گھر کی فضا جسمِ اقدس کے پسینے کی خوشبو سے مہک اٹھی، در و دیوار جھوم اٹھے۔ یہ مقدس خوشبو صرف ان کے گھر تک محدود نہ رہی بلکہ سا کنانِ شہرِ خنک نے بھی اس خوشبوئے رسول کو محسوس کیا اور اس کی کیفیت میں گم رہے۔ پورے شہر میں ان کا گھر بیت المطیبین (خوشبو والوں کا گھر) کے نام سے مشہور ہو گیا، کتبِ احادیث میں درج ہے:

فكانت اذا تطيب شم أهل المدينة رائحة ذلك الطيب فسموا بيت المطيبين.

جب بھی وہ خوش نصیب خاتون خوشبو لگاتی تو جملہ اہلِ مدینہ اس مقدس خوشبو کو محسوس کرتے، پس اس وجہ سے وہ گھر خوشبو والوں کا گھر سے مشہور ہو گیا۔ یوں نسبتِ رسول نے ان کا نام تاریخِ اسلام میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا۔

(ابو یعلی، المسند، 11: 185، 186، رقم: 6295، 2۔ طبرانی، المعجم الاوسط، 3: 190، 191، رقم: 2895، 3۔ ابونعیم، دلائل النبوہ، 1: 59، 4۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، 4: 255، 256، 5۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، 8: 283، 6۔ سیوطی، الجامع الصغیر، 1: 44، رقم: 27، 7۔ مناوی، فیض القدیر، 5: 80، 8۔ صالحی، سبل الہدی والرشاد، 3: 86)

اب تک مہک رہے ہیں مدینے کے راستے

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جدھر سے گزرتے وہ راستے بھی مہک اُٹھتے، راہیں قدم بوسی کا اعزاز حاصل کرتیں اور خوشبوئیں جسمِ اطہر کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتیں۔ مدینے کی گلیاں آج بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبوؤں سے معطر ہیں۔ شہرِ دلنواز کے بام و در سے لپٹی ہوئی خوشبوئیں آج بھی کہہ رہی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہی راستوں سے گزرا کرتے تھے، انہی فضاؤں میں سانس لیا کرتے تھے، اسی آسمان کے نیچے خلقِ خدا میں دین و دنیا کی دولت تقسیم فرمایا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا مرّ في طريق من طرق المدينة وجدوا منه رائحة الطيب، وقالوا: مرّ رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا الطريق.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے جس کسی راستے سے گزر جاتے تو لوگ اس راہ میں ایسی پیاری مہک پاتے کہ پکار اُٹھتے کہ ادھر سے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا گزر ہوا ہے۔ (سیوطی، الخصائص الکبریٰ، 1: 67)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم يمر في طريق فيتبعه احد إلا عُرف انه سلكه من طيب عرفه.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس راستے سے بھی گزر جاتے تو بعد میں آنے والا شخص خوشبو سے محسوس کر لیتا کہ ادھر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا ہے۔ (بخاری، التاریخ الکبیر، 1:399-400، رقم:1273)

آرزوئے جاں نثارانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اظہارِ عشق کے انداز بھی مختلف ہوتے ہیں، خوشبوئے وفا کے پیرائے بھی جدا جدا ہوتے ہیں، کبھی کوئی صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چادر مانگ لیتے ہیں کہ میں اس سے اپنا کفن بناؤں گا اور کوئی حصولِ برکت کے لئے جسم اطہر کے پسینے کو شیشی میں جمع کر لیتا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاں قیلولہ فرماتے تو آپ رضی اللہ عنہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس پسینہ اور موئے مبارک جمع کر لیتے تھے اور انہیں ایک شیشی میں ڈال کر خوشبو میں ملا لیا کرتے تھے۔ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے وصیت کی: (اُن کے وصال کے بعد) وہ خوشبو ان کے کفن کو لگائی جائے۔

1. بخاری، الصحیح، 5:2316، کتاب الاستیذان، رقم:5925، 2. ابن ابی شیبہ، المصنف، 2:461، رقم:11036

ان کی اس آرزو کو بعد از وصال پورا کیا گیا۔ حضرت حمید سے روایت ہے:

لما توفي أنس بن مالك جعل في حنوطه مسك فيه من عرق رسول الله صلى الله عليه وسلم.

جب حضرت انس رضی اللہ عنہ وصال کر گئے تو ان کی میت کے لئے اس خوشبو کو استعمال کیا گیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کی خوشبو تھی۔

(بیہقی، السنن الکبریٰ، 3:406، رقم:6500، 2. طبرانی، المعجم الکبیر، 1:249، رقم:715، 3. ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، 7:25، 4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 3:21، 5. شیبانی، الاحاد والمثانی، 4:238، رقم:2231)

باب اتِّخَاذِ الْخَادِمِ وَالْمَرْكَبِ .

یہ باب ہے کہ خادم رکھنا اور سواری رکھنا

5387 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ - رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ - قَالَ نَزَلْتُ عَلٰى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ طَعِيْنٌ فَاَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُوْدُهُ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يُبْكِيْكَ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا قَالَ كُلٌّ لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَّدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ تَبِعْتُهُ قَالَ "اِنَّهُ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ اَمْوَالًا تُقْسَمُ بَيْنَ اَقْوَامٍ وَّاِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ

5387-اخرجه الترمذي في الزهد، باب 19 . (الحديث 2327) و اخرجه ابن ماجه في الزهد، باب الزهد في الدنيا (الحديث 4103) . تحفة الاشراف (12178) .

خَادِمٌ وَّمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ". فَاَدْرَكْتُ فَجَمَعْتُ.

☆☆ ابووائل اپنے قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب' سمرہ بن سہم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں ابوہاشم بن عتبہ کے ہاں ٹھہرا' یہ اس وقت کی بات ہے' جب وہ زخمی تھے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے کے لیے ان کے پاس آئے' تو حضرت ابوہاشم رضی اللہ عنہ رو پڑے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بولے: آپ کیوں رو رہے ہیں' کیا آپ کو تکلیف تنگ کر رہی ہے؟ یا دنیا کی وجہ سے رو رہے ہیں' جس کی نعمتیں اب رخصت ہو رہی ہیں؟ تو حضرت ابوہاشم رضی اللہ عنہ بولے: ان میں سے کوئی بھی وجہ نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا' میری یہ آرزو ہے کہ میں اس کی پیروی کرتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ہوسکتا ہے' تمہیں وہ زمانہ نصیب ہو جب اموال لوگوں میں تقسیم کیے جائیں گے' اس وقت ان میں سے تمہارے لیے ایک خادم' اور اللہ کی راہ میں جانے کے لیے ایک سواری کافی ہوگی۔

(حضرت ابوہاشم رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:) لیکن میں نے مال حاصل بھی کیا اور اسے جمع بھی کیا۔

121 - باب حِلْيَةِ السَّيْفِ .

یہ باب ہے کہ تلوار کو آراستہ کرنا

5388 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ .

☆☆ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا دستہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔

5389 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَّجَرِيْرٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَّقَبِيْعَةُ سَيْفِهِ فِضَّةٌ وَّمَا بَيْنَ ذٰلِكَ حِلَقُ فِضَّةٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک کی نعل چاندی سے بنی ہوئی تھی اور آپ کی تلوار کا دستہ بھی چاندی سے بنا ہوا تھا اور اس کے درمیان چاندی کے حلقے بنے ہوئے تھے۔

5390 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ .

☆☆ سعید بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا دستہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔

5388-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (142) .

5389-اخرجه ابو داؤد في الجهاد، باب في السيف يحلى (الحديث 2583 و 2584) و اخرجه الترمذي في الجهاد، باب ما جاء في السيوف و حليتها (الحديث 1691)، و في الشمائل، باب ما جاء في صفة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 99) و (الحديث 100) مرسلًا . واخرجه النسائي في الزينة، باب حلية السيف (الحديث 5390) مرسلًا . تحفة الاشراف (1146 و 1425 و 18688) .

5390-تقدم (الحديث 5389) .

122 - باب النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْمَيَاثِرِ مِنَ الْأُرْجُوَانِ .

یہ باب ہے کہ اُرجوان کے میاثر پر بیٹھنے کی ممانعت

5391 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قُلِ اللّٰهُمَّ سَدِّدْنِيْ وَاهْدِنِيْ" . وَنَهَانِيْ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْمَيَاثِرِ وَالْمَيَاثِرُ قَسِّيٌّ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُوْلَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ مِنَ الْاُرْجُوَانِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم یہ پڑھا کرو:

''اے اللہ! مجھے سیدھا رکھ مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ!''

(حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میاثر پر بیٹھنے سے منع کیا۔

(راوی کہتے ہیں:) میاثر ان سرخ دریوں کو کہتے ہیں جن پر ریشم غالب ہوتا ہے جنہیں خواتین اپنے شوہروں کے لیے بناتی ہیں تاکہ وہ پالان پر رکھ کر اس پر بیٹھ سکیں یہ اُرجوان کے ٹکڑوں کی طرح ہوتے ہیں۔

شرح

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے پات کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک اور چٹائی کے درمیان کوئی بچھونا وغیرہ نہیں تھا جس کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک پر چٹائی نے بدھیاں ڈال دی تھیں، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کے نیچے جو تکیہ رکھ رکھا تھا وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، میں نے (سرکار دو عالم کو اس حالت میں دیکھ کر) عرض کیا کہ یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں فرماتے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو مالی وسعت وفراخی عطا فرمائے؟ فارس اور روم کے لوگوں کو کس قدر وسعت وفراخی عطا کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی نہیں کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ابن خطاب! یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ کیا تم ابھی تک اسی جگہ ہو (جہاں سے تم شروع میں چلے تھے اور اتنے عرصہ کے بعد بھی تمہارے انداز فکر اور سوچنے سمجھنے کا معیار اتنا آگے نہیں بڑھا جو تم حقیقت تک پہنچ سکو؟ یاد رکھو یہ اہل فارس وروم (اور تمام کفار) وہ لوگ ہیں جن کو تمام نعمتیں اور خوبیاں بس ان کی دنیاوی زندگی ہی میں دے دی گئی ہیں (جب کہ ہمیشہ کی زندگی یعنی آخرت میں ان کو فقر وافلاس، ذلت وخواری اور خسران ونقصان کے سوا کچھ نہیں ملے گا)" اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ " کیا تم اس پر راضی ومطمئن نہیں ہو کہ ان (اہل فارس وروم اور دیگر کفار) کو دنیا ملے (جو فنا ہو جانے والی

5391-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب النهي عن التختم في الوسطى و التي تليها (الحديث 64) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في الخاتم، باب ما جاء في خاتم الحديد (الحديث 4225) مطولاً و اخرجه الترمذي في اللباس، باب كراهية التختم في اصبعين (الحديث 1786) مختصراً . و الحديث عند: البخاري في اللباس، باب لبس القسي (الحديث 5838) تعليقاً، و مسلم في اللباس و الزينة، باب النهي عن التختم في الوسطى و التي تليها (الحديث 65) . والنسائي في الزينة، النهي عن الخاتم في السبابة (الحديث 5226 و 5227)، و موضع الخاتم (الحديث 5301 و 5302)، وابن ماجه في اللباس، باب التختم في الابهام (الحديث 3648) . تحفة الاشراف (10318) .

ہے) اور ہمیں آخرت ملے (جو اپنی تمام تر نعمتوں کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

(بخاری و مسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد چہارم، رقم الحدیث، 1165)

"چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے" یعنی وہی چٹائی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر تھا جس کو چارپائی پر ڈال کر اس پر آپ لیٹے ہوئے تھے یا وہ چٹائی زمین پر بچھی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کھری چٹائی پر استراحت فرمارہے تھے اور بعض عبارتوں سے یہ بھی مفہوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو چارپائی تھی وہ کھجور کی رسیوں سے بنی ہوئی تھی جیسا کہ چارپائیوں کو بان سے بنا جاتا ہے۔ " رمال " راء کے پیش اور زبر دونوں کے ساتھ اصل میں رمل کی جمع ہے اور مرمول (یعنی بنے ہوئے کے) معنی میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ مخلوق کے معنی میں خلق استعمال ہوتا ہے۔ "لیف" (لام کے زیر اور راء کے جزم کے ساتھ) کھجور کی چھال کو کہتے ہیں! حاصل یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جو تکیہ مبارک تھا وہ چمڑے کا تھا اور اس میں روئی وغیرہ کے بجائے کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، چنانچہ جو لوگ غریب ونادار ہوتے ہیں، روئی وغیرہ کا تکیہ بنانا ان کی استطاعت سے باہر ہوتا ہے وہ کھجور کی چھال کو کوٹ کر نرم کر لیتے ہیں اور اس کو تکیہ میں بھر لیتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امت کے حق میں مالی وسعت اور رزق کی فراخی کی دعا کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو درخواست کی، اس کی وجہ یہ تھی کہ جب انہوں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فقر کو اختیار کر کے اتنی سخت زندگی گزار رہے ہیں اور اپنے آپ کو اس حال میں رکھے ہوئے کہ جب انہوں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فقر کو اختیار کر کے اتنی سخت زندگی گزار رہے ہیں اور اپنے آپ کو اس حال میں رکھے ہوئے تو انہوں نے سوچا کہ اگر پوری امت بھی اسی فقر وافلاس میں مبتلا رہی اور اس کو معاشی زندگی کی عسرت و دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا تو اس امت کے وہ لوگ جو مضبوط عقیدہ و مزاج کے نہیں ہوں گے، اتنی سخت زندگی کی تاب نہیں رکھ پائیں گے اور ناقابل برداشت دشواریوں میں مبتلا ہو جائیں گے لہٰذا انہوں نے ایسے لوگوں کے مناسب حال یہی جانا کہ انہیں مالی وسعت وفراخی عطا ہو جائے۔

لیکن طیبی رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اصل مقصد خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لئے مالی وسعت و فراخی کی خواہش کرنا تھا، مگر انہوں نے اس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عظمت کے مناسب نہیں سمجھا کہ براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس ادنیٰ اور ناپاک دنیا کی طلب کو ظاہر کریں، جیسا کہ ایک روایت میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نہایت گرم اور تنگ و تاریک کوٹھڑی میں ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں انہوں نے کوٹھڑی کے کونوں میں نظر دوڑائی تو دیکھا کہ بس چمڑے کے دو چار ٹکڑے اور ایک دو باسن پڑے ہوئے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غربت وخستہ حالی کا یہ منظر دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ابن خطاب کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) حضور کی حالت دیکھ کر رو رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہوتے ہوئے اس حالت میں پڑے ہوئے ہیں اور قیصر وکسری (جو اللہ کے نافرمان وسرکش بندے ہیں) کس قدر ناز ونعم اور عیش وراحت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اس کے بعد روایت کے وہی الفاظ

ہیں جو ادفی ہدایا بن الخطاب سے آخرت، اور حدیث میں نقل ہوئے طیبی کی یہ وضاحت بھی اگرچہ حقیقت کے بہت زیادہ قریب ہے لیکن خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ فان فارس وروم قد وسع علیھم کے پیش نظر پہلی توضیح زیادہ مناسب ہے۔

123 - باب الْجُلُوسِ عَلَى الْكَرَاسِيِّ .

یہ باب ہے کہ کرسی پر بیٹھنا

5392 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْاَلُ عَنْ دِيْنِهٖ لَا يَدْرِىْ مَا دِيْنُهٗ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَىَّ فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِيْدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِىْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهٗ فَاَتَمَّهَا .

☆☆ حضرت ابورفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک اجنبی شخص ہوں' جو اپنے دین کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا ہے' وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے' آپ نے اپنا خطبہ ترک کیا' آپ میرے پاس تشریف لائے' ایک کرسی لائی گئی' اس کے بارے میں مجھے محسوس ہوا کہ اس کے پائے لوہے سے بنے ہوئے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے' تو اللہ تعالیٰ نے جو علم آپ کو دیا تھا' آپ نے وہ مجھے سکھانا شروع کیا' پھر آپ اپنے خطبے کے لیے تشریف لے گئے اور اسے مکمل کیا۔

124 - باب اتِّخَاذِ الْقِبَابِ الْحُمْرِ .

یہ باب ہے کہ سرخ خیمہ استعمال کرنا

5393 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ فِىْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ وَعِنْدَهٗ اُنَاسٌ يَسِيْرٌ فَجَاءَهٗ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَجَعَلَ يُتْبِعُ فَاهُ هَا هُنَا وَهَا هُنَا .

☆☆ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بطحاء میں موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سرخ خیمے میں موجود تھے' آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ وہاں آئے' انہوں نے اذان دینا شروع کی' انہوں نے اپنے

5392-اخرجه مسلم في الجمعة، باب حديث التعليم في الخطبة (الحديث 60) . تحفة الاشراف (12035) .

5393-اخرجه مسلم في الصلاة، باب سترة المصلي (الحديث 249) مطولاً و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في المؤذن يستدير في اذانه (الحديث 520) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في ادخال الاصبع في الاذن عند الاذان (الحديث 197) مطولاً . تحفة الاشراف (11806) .

منہ کو ادھر اور اُدھر پھیرا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا بیان

دنیا کے گوشے گوشے میں ہر روز ایک آواز بلند ہوتی ہے جو چودہ سو سال سے اسی تسلسل کے ساتھ بلند ہو رہی ہے۔ آج بھی اس آواز کے الفاظ و کلمات وہی ہیں اور نہ ہی ان میں ذرہ بھر فرق آیا ہے۔ ان کلمات کو روئے زمین پر سب سے پہلے بلند کرنے کی سعادت جس کے حصے میں آئی وہ نہ تو کوئی بااثر شخص تھا اور نہ ہی دولت مند، اور نہ ہی بہت خوبصورت کہ جس کے حُسن کی وجہ سے لوگ اس کی طرف متوجہ ہوتے۔ بلکہ وہ ایک حبشی غلام تھا۔ جس کا رنگ سیاہ، آنکھیں سرخ اور ہونٹ موٹے تھے۔ لیکن اس کا دل بے حد حسین تھا۔

سیاہ رنگت رکھنے والا یہ غلام جسے اللہ تعالیٰ نے عزت اور عظمت کی اعلیٰ بلندیوں پر فائز کیا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کو دنیا کا پہلا مؤذن ہونے کا اعزاز حاصل ہے اور آپ رضی اللہ عنہ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص خادم بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام رباح اور والدہ کا نام حمامہ تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان پہلے سات خوش نصیب افراد میں سے ہیں جنھوں نے اسلام قبول کیا۔

اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ پر بے انتہا مظالم ڈھائے گئے۔ کبھی آپ رضی اللہ عنہ کو تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھ دیا جاتا، کبھی آپ رضی اللہ عنہ کو دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹایا جاتا، کفار کے اس ظلم و ستم کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ بدستور خدائے واحد کا کلمہ پڑھتے رہے، آپ کا مالک امیہ بن خلف کہتا بلال رضی اللہ عنہ اب بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے باز آجا، لیکن آپ کا جواب ہوتا احد، احد، اللہ ایک ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ کو بے حد عزیز رکھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے کام کاج، سودا سلف لانا، حضور کے مہمانوں کے آرام کا خیال رکھنا، حضرت بلال ہی سرانجام دیتے تھے۔ حضور کے وضو کے پانی کے انتظام کی نگرانی بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہی کے سپرد تھی۔ دکھ ہو یا سکھ، قیام ہو یا سفر، امن ہو یا جنگ غرض ہر حالت میں بلال رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہتے تھے۔

پیارے نبی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس دنیا سے پردہ فرمایا، صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم میں کہرام بپا تھا، عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم غم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نڈھال تھے، مرد اور عورتیں زار و قطار رو رہے تھے۔ انہی میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ بھی تھے، جو مدینہ کی گلیوں میں دیوانہ وار پھرتے تھے اور لوگوں سے پوچھتے تھے کہ بھائیو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، مجھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرا دو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں نہ رہ سکے۔ کیسے رہتے، مسجد نبوی کا ہر گوشہ، حجروں کا ایک ایک دروازہ انھیں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد دلاتا۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے غم کی تاب نہ لا سکے اور آخر کار مدینہ منورہ سے ہجرت کر کے ملک شام کے شہر حلب چلے گئے۔

تقریباً ایک سال بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں اے بلال رضی اللہ عنہ تم نے ہم سے ملنا کیوں چھوڑ دیا ہے، کیا تمہارا دل ہم سے ملنے کو نہیں چاہتا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آنکھ کھل گئی، اضطراب بڑھ گیا۔ لبیک یاسیدی ﷺ۔ اے آقا! غلام حاضر ہے کہتے ہوئے اٹھے اور راتوں رات مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ دن رات سفر کرتے ہوئے جب مدینہ منورہ کی پرکیف اور نورانی فضاؤں میں داخل ہوئے۔ دل کی دنیا زیروزبر ہورہی تھی۔ بے قراری کے عالم میں سیدھے مسجد نبوی ﷺ پہنچے اور روضہ انور پر حاضر ہوئے اور روتے ہوئے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، غلام کو حلب سے بلایا اور خود پردہ میں چھپ گئے ہیں۔ روتے روتے بلال رضی اللہ عنہ شدت غم سے بے ہوش ہوگئے اور قبر انور کے قریب گر گئے۔ مدینہ منورہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آمد کا شہرہ ہو چکا تھا۔ ہر طرف شور تھا کہ بلال رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو جب ہوش آیا تو دیکھا ہر طرف لوگوں کا ہجوم ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہوش میں آنے کے بعد لوگوں کی منت سماجت شروع ہوگئی، لوگ التجائیں کرنے لگے، اے بلال رضی اللہ عنہ ایک دفعہ پھر وہی درد بھری اذان سنادو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے ہاتھ جوڑ کر سب سے معذرت کی بھائیو یہ بات میری طاقت سے باہر ہے۔ کیونکہ جب میں پیارے آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اذان دیا کرتا تھا اور اشھد ان محمد رسول اللہ کہا کرتا تھا، تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کے سامنے ہوتے تھے۔ آہ! آقا صلی اللہ علیہ وسلم تو اب پردے میں چھپ گئے، اب بتاؤ کہ اذان میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیونکر ہوگا۔ مہربانی فرما کر مجھے اس خدمت سے معاف کردو۔ مجھ میں برداشت کی قوت نہیں، لوگوں نے بہت ہی اصرار کیا مگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے لئے راضی نہیں ہوئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے رائے دی اور فرمایا کہ کسی طرح حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کو بلالا اگر یہ بلال رضی اللہ عنہ سے اذان کی فرمائش کریں گے تو بلال رضی اللہ عنہ ضرور مان جائیں گے۔ کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں سے بے حد محبت ہے۔ چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ گئے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ کو بلالائے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے آتے ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑلیا اور فرمایا اے بلال رضی اللہ عنہ آج ہمیں وہی اذان سنادو جو ہمارے ناناجان صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا کرتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے پیارے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو گود میں اٹھالیا اور کہا تم تو میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر کے ٹکڑے ہو تم جو کہو گے وہی ہوگا۔ اگر میں نے انکار کردیا اور کہیں تم روٹھ گئے، تو روضہ انور میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم بھی رنجیدہ ہو جائیں گے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یوں تو روزانہ پنج وقتہ اذان ہوتی تھی اور لوگ اذان سن کر فرض کی ادائیگی کے لئے مسجد میں آتے ہی تھے لیکن مہینوں کے بعد جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کی پرسوز آواز مدینہ کی فضاؤں میں گونجی تو اہل مدینہ کے

دل ہل گئے۔ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سن کر لوگوں کی نگاہوں کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیوی حیات کا سماں بندھ گیا۔ لوگ روتے ہوئے بے تابانہ مسجد نبوی کی طرف دوڑ پڑے۔ ہر شخص بے قرار ہو کر گھر سے باہر آ گیا۔ عورتیں، بچے سب ہی مضطربانہ گلیوں میں نکل آئے۔ آج لوگوں کے قدم مسجد نبوی کی جانب عجیب والہانہ انداز سے اُٹھ رہے تھے۔

مسجد نبوی میں لوگوں کا ہجوم بڑھتا ہی جا رہا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ دوسری مسجدوں کے نمازی بھی آج مسجد نبوی میں آ گئے ہیں۔ جو شخص بھی مسجد نبوی میں داخل ہوتا اس کی نظریں بلال رضی اللہ عنہ کی متلاشی تھیں۔ بچوں نے بھی اس مؤذن کو دیکھ لیا جس کی آواز مدینے کی آبادی کو بے خود کر کے مسجد نبوی میں لے آئی تھی۔ بچے اپنی ماؤں سے پوچھ رہے تھے، امی جان، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن بلال تو آ گئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب مدینے تشریف لائیں گے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جس وقت اشہد ان محمد رسول اللہ زبان سے ادا کیا، ہزار ہا چیخیں ایک ساتھ فضا میں بلند ہوئیں۔ جس سے فضا دہل گئی۔ بلال رضی اللہ عنہ کی نظریں بے اختیار منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اُٹھ گئیں۔ آہ! منبر خالی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نہ ہو سکا، بے چینی بڑھ گئی، ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے۔ غم مصطفےٰ ﷺ کی تاب نہ لا سکے اور بے ہوش ہو گئے۔

اس واقعے کے کچھ عرصے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر سے رخصت ہوئے اور واپس شام چلے گئے، جہاں 20 ہجری (641ء) کو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا سفر حیات مکمل کر لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو دمشق میں باب الصغیر کے قریب دفن کیا گیا۔

کِتَابُ اٰدَابُ الْقُضَاۃِ

یہ کتاب قضاۃ کے آداب کے بیان میں ہے

قضاء کے معنی ومفہوم کا بیان

قضاء سے مراد "شرعی عدالت" ہے اسلامی نظام حکومت کی عمارت کے یہ دو بنیادی ستون ہیں! امیر و امام (یعنی سربراہ مملکت) اسلام کے قانون اساسی کا محافظ، نظم حکومت اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا ذمہ دار حفاظت مذہب اور امت اسلامیہ کی طاقت وقوت کا امین اور امور عامہ کا نگہبان ہوتا ہے اسلامی معاشرہ کے افراد کا تعلق جن امور سے ہے ان سب پر امیر و امام ہی کا اختیار کارفرما ہوتا ہے۔ قاضی، اسلامی عدالت کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے شہریوں کے حقوق (امن، آزادی، مساوات) کا محافظ ہوتا ہے اور وہ معاملات کا فیصلہ کرنے میں شریعت کی طرف سے حکم کی حیثیت رکھتا ہے، اس کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کے نزاعی مقدمات کا شریعت کے مطابق فیصلہ کرے اور اس کا اس سے بڑا فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ عدل وانصاف، دیانت داری اور ایمانداری کے تقاضوں کو ہر حالت میں مدنظر رکھے۔ اسلام اور حکومت اسلام، دنیا کا یگانہ مذہب بھی ہے اور دنیا کی سب سے بڑی طاقت بھی اسلام جس طرح انسانیت عامہ کی دینی، مذہبی اور اخلاقی، اخروی فلاح کا سب سے آخری اور مکمل قانون ہدایت ہے اس طرح وہ ایک ایسی لافانی سیاسی طاقت بھی ہے جو انسانوں کے عام فائدے، عام بہتری اور عام تنظیم کے لئے حکومت وسیاست سے اپنے تعلق کو برملا اظہار کرتی ہے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اسلام صرف ایک مذہب ہی نہیں بلکہ مذہب کی حیثیت سے کچھ اور بھی ہے اس کو حکومت حاکمیت، سیاست اور سلطنت سے وہی تعلق ہے جو اس کائنات کی کسی بھی بڑی حقیقت سے ہوسکتا ہے اس کو محض ایک ایسا نظام نہیں کہا جاسکتا ہے جو صرف باطن کی اصلاح کا فرض انجام دیتا ہے بلکہ اس کو ایسا دینی نظام بھی سمجھنا چاہئے جو اللہ ترس وخدا شناس روح کی قوت سے دنیا کے مادی نظام پر عالمگیر غلبہ کا دعویٰ رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم جو اسلامی تصورات ونظریات کا سرچشمہ ہے اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جو ہدایات کی شارح وترجمان ہیں، ان کا ایک بہت بڑا حصہ اسلام اور حکومت وسیاست کے تعلق کو ثابت کرتا ہے کہیں تاریخی انداز میں، کہیں تعلیمات کے پیرایہ میں اور کہیں نعمت الٰہی کو ظاہر کرتے ہوئے ہم پر یہ واضح کیا جاتا ہے کہ اسلام اور حکومت اللہ کا حق ہے اس لئے اسلام کا ایک بنیادی مقصد یہ بھی ہے کہ اس زمین پر اللہ کی حکومت قائم کی جائے اور اس کا اتارا ہوا قانون نافذ کیا جائے۔

ہم میں سے جو کج فکر لوگ "مذہب اور سیاست" کے درمیان تفریق کی دیوار حائل کرکے اسلام کو سیاست وحکومت سے بالکل

بے تعلق و بے واسطہ رکھنا چاہتے ہیں وہ دراصل مسلم مخالف عناصر کے اس شاطر دماغ کی سازش کا شکار ہیں جو خود تو حقیقی معنے میں آج تک حکومت کو "مذہب" سے آزاد نہ کر سکا لیکن مسلمانوں کی سیاسی پرواز اور ہمہ گیر پیش قدمی کو مضمحل کرنے کے لئے "مذہب" اور سیاست وحکومت" کی مستقل بحثیں پیدا کر کے مسلمانوں کے چشمہ فکر وعمل میں دین اور دنیا کی پلیدگی کا زہر گھول رہا ہے۔

باب فَضْلِ الْحَاكِمِ الْعَادِلِ فِيْ حُكْمِهِ .

یہ باب ہے کہ فیصلے میں انصاف کرنے والے حاکم کی فضیلت

5394 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَلٰى يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا" . قَالَ مُحَمَّدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ "وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

"انصاف کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نور کے منبروں پر ہوں گے وہ رحمان کے دائیں طرف ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو فیصلہ دیتے ہوئے اور اپنے اہل خانہ کے بارے میں اور جو چیز ان کی زیر نگرانی ہو اس کے بارے میں انصاف سے کام لیتے ہیں"۔

محمد نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ویسے اس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں۔

شرح

حضرت سعید کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور مجلس (یعنی مرتبہ) کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب جو شخص ہوگا وہ عادل امام وحاکم ہے اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ نفرت کا مستحق اور سب سے زیادہ عذاب کا سزاوار! اور ایک روایت میں یہ ہے کہ۔ اللہ سے سب سے زیادہ دور جو شخص ہوگا وہ ظالم امام وحاکم ہے۔" امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، جلدسوم، رقم الحدیث، 836)

باب الْاِمَامِ الْعَادِلِ .

یہ باب ہے کہ عادل حکمران (کی فضیلت)

5395 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ

5394-اخرجه مسلم في الامارة، باب فضيلة الامام العادل و عقوبة الجائر و الحث على الرفق بالرعية و النهي عن ادخال المشقة عليهم (الحديث 18) . تحفة الاشراف (8898) .

بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ فِیْ خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ وَرَجُلٌ کَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا فِی الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ اِلٰی نَفْسِهَا فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ یَمِیْنُهُ" .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' اس وقت اللہ تعالیٰ سات افراد کو اپنی خاص رحمت کا سایہ نصیب کرے گا' ایک عادل حکمران' ایک وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے پروان چڑھا ہو' ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں' ایک وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ بندھا رہتا ہو' ایک وہ شخص جسے صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت اپنی طرف آنے کی دعوت دے اور وہ کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' ایک وہ شخص جو کوئی چیز صدقہ کرتا ہے' اور اسے اس طرح پوشیدہ رکھتا ہے' بائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہیں چلتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا ہے"۔

عادل حکمرانوں کی فضیلت کا بیان

حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" قاضی جب تک ظلم وناانصافی کی راہ اختیار نہیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے یعنی حق تعالیٰ کی توفیق وتائید اس کے شامل حال ہوتی ہے لیکن جب وہ ظلم وناانصافی کی راہ اختیار کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے الگ ہو جاتا ہے (یعنی اس کے اوپر سے حق تعالیٰ کی تائید وتوفیق کا سایہ ہٹ جاتا ہے اور شیطان اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ قاضی جب ظلم وناانصافی کی راہ اختیار کر لیتا ہے تو (اللہ تعالیٰ) اس کے کام کو اس کے سپرد کر دیتا ہے (یعنی اس کو اپنی توفیق وتائید سے محروم کر دیتا ہے۔" اور حضرت سعید ابن مسیب بیان کرتے ہیں کہ (ایک دن) حضرت عمر فاروق کی خدمت میں ایک مسلمان اور ایک یہودی اپنا جھگڑا لے کر آئے حضرت عمر نے جب (قضیہ کی تحقیق کے بعد) یہ دیکھا کہ یہودی حق پر ہے تو انہوں نے اس (یہودی) کے حق میں فیصلہ دیا اس یہودی نے (اپنے حق میں فیصلہ سن کر) کہا" اللہ کی قسم! آپ نے حق کے مطابق فیصلہ دیا ہے حضرت عمر نے (یہ سن کر) اس کے ایک درہ مارا اور فرمایا تجھے کیسے علم ہوا کہ میں نے حق کے مطابق فیصلہ دیا ہے؟ یہودی نے کہا" اللہ کی قسم! ہم نے توراۃ میں (یہ لکھا ہوا پایا ہے کہ جو بھی قاضی حق کے مطابق فیصلہ دیتا ہے اس کے دائیں ایک فرشتہ ہوتا ہے اور اس کے بائیں ایک فرشتہ ہوتا ہے اور وہ دونوں

5395-اخرجه البخاري في الاذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد (الحديث 660)، و في الزكاة، باب الصدقة باليمين (الحديث 1423)، و في الحدود، باب فضل من ترك الفواحش (الحديث 6806) ومسلم في الزكاة، باب فضل اخفاء الصدقة (الحديث 91) و اخرجه الترمذي في الزهد، باب ما جاء في الحب في الله (الحديث 2391) و الحديث عند: البخاري في الرقاق، باب البكاء من خشية الله عزوجل (الحديث 6479) . تحفة الاشراف (12264) .

فرشتے اس کو تقویت پہنچاتے ہیں اور حق کی توفیق دیتے ہیں جب تک وہ حق پر رہتا ہے اور جب قاضی حق کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ (مالک، مشکوۃ المصابیح، جلد سوم: رقم الحدیث، 868)

ایک خلجان تو یہ واقع ہو سکتا ہے کہ حضرت عمر نے اس یہودی کو اپنے درے سے کیوں مارا اور آنحالیکہ اس نے ان کے فیصلہ کے منصفانہ اور برحق ہونے کا اقرار و اعتراف کیا تھا؟ اور ایک اشکال یہ پیدا ہو سکتا ہے کہ حضرت عمر کے سوال "تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا الخ" اور یہودی کے جواب "ہم نے تورات میں پایا ہے الخ" میں مطابقت کیا ہوئی۔" پہلے خلجان کا جواب تو یہ ہے کہ حضرت عمر نے یہودی کو کسی سزا یا غصہ کے طور پر نہیں مارا تھا بلکہ نرمی اور خوش طبعی کے طور پر مارا تھا اور دوسرے اشکال کا جواب یہ ہے کہ اس بات کو یہودی سے زیادہ کون جان سکتا تھا کہ اس تنازعہ میں حق پر کون ہے۔ لہٰذا جب اس یہودی نے دیکھا کہ اگر حضرت عمر حق سے انحراف کرتے تو فریق مخالف یعنی مسلمان کے حق میں فیصلہ کرتے، اس صورت میں ان کا فیصلہ مبنی بر انصاف ہوتا اور نہ ان کا حق پر قائم رہنا ظاہر ہوتا۔ لہٰذا جب انہوں نے مسلمان کے خلاف یہودی کے حق میں فیصلہ دیا تو معلوم ہوا کہ حضرت عمر حق پر قائم ہیں اور انہوں نے انصاف سے انحراف نہیں کیا ہے۔

باب الْإِصَابَةِ فِي الْحُكْمِ

یہ باب ہے کہ صحیح فیصلہ کرنا

5396 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ) بْنِ (مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی فیصلہ کرنے والا فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے اور صحیح نتیجہ اخذ کرلے تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور جب وہ اجتہاد کرے اور غلط نتیجہ اخذ کرے تو اسے ایک اجر ملتا ہے''۔

شرح

مطلب یہ ہے کہ اگر حاکم و قاضی کسی سے قضیہ و معاملہ کا حکم و فیصلہ دینا چاہے جس کے بارے میں کتاب و سنت اور اسلامی فقہ میں کوئی صریح اور واضح ہدایت نہیں ہے اور پھر وہ اجتہاد کرے یعنی کتاب و سنت کے احکام و تعلیمات و فقہ اسلامی کے مسائل اور اسلامی عدالتوں کے نظائر میں پوری طرح غور و فکر کرنے کے بعد وہ کسی ایسے نتیجہ پر پہنچ جائے جس کے بارے میں اس کے ضمیر کی

5396-اخرجه البخاري في الاعتصام بالكتاب و السنة، باب اجر الحاكم اذا اجتهد فاصاب او اخطا (الحديث 7352م) . و اخرجه مسلم في الاقضية، باب بيان اجر الحاكم اذا اجتهد فاصاب او اخطا (الحديث 15م) واخرجه ابو داؤد في الاقضية، باب في القاضي يخطىء (الحديث 3574م) و اخرجه الترمذي في الاحكام، باب ما جاء في القاضي يصيب و يخطىء (الحديث 1326) و اخرجه ابن ماجه في الاحكام، باب الحاكم يجتهد فيصيب الحق (الحديث 2314م) . تحفة الاشراف (10748 و 15437) .

رہنمائی نہ ہو کہ یہ مبنی برحق ہے اور پھر وہی نتیجہ اس کا حکم و فیصلہ بن جائے تو وہ حکم و فیصلہ ظاہری قانون کے اعتبار سے تو بالکل صحیح تسلیم کیا جائے گا البتہ عقبیٰ کے لحاظ سے اس کی دو صورتیں ہوں گی ایک تو یہ کہ اگر حقیقت میں بھی وہ فیصلہ کتاب وسنت کی منشاء کے موافق رہا تو اس کو دو اجر ملیں گے اور اگر اس کا فیصلہ کتاب وسنت کے موافق نہیں ہوا ہے تو اس کو ایک ہی اجر ملے گا۔ بالکل یہی حکم مجتہد کا ہے کہ اگر وہ استنباط مسائل کے وقت اپنے اجتہاد کے نتیجے میں کتاب وسنت کی منشاء تک پہنچ گیا تو اس کو دو اجر ملیں گے اور اگر کتاب وسنت کی منشاء تک پہنچنے میں خطا کر گیا تو اس کو ایک ثواب ملے گا۔

لہٰذا یہ حدیث جہاں اس بات کی دلیل ہے کہ قاضی اسلام کو ایسی جزئیات میں اجتہاد کا اختیار حاصل ہے جو اسلامی قانون کے ماخذ میں صراحت کے ساتھ مذکور نہیں ہیں اور جن کا کوئی حکم واضح نہیں وہیں اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مجتہد اپنے اجتہاد میں کبھی تو صحیح حکم تک پہنچ جاتا ہے اور کبھی خطا کر جاتا ہے یعنی صحیح حکم تک نہیں پہنچ پاتا لیکن اجر و ثواب اس کو بہر صورت ملتا ہے۔

ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کسی چیز کا حکم و مسئلہ نصوص یعنی کتاب اللہ، احادیث رسول اللہ اور اجماع امت میں مذکور نہ ہونے کی وجہ سے قیاس پر عمل کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہو تو اس صورت میں قیاس پر عمل کرنا تحری قبلہ کی مانند ہوگا (جس طرح اگر کسی شخص کو کسی وجہ سے قبلہ کی سمت کا پتہ نہ چلے اور وہ نماز کے وقت غور و فکر اور تحری کر کے اپنے گمان غالب کے مطابق قبلہ کی کوئی سمت مقرر کر لے اور اس طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہوگی اگرچہ حقیقت میں قبلہ اس سمت نہ ہو اسی طرح قیاس پر عمل کرنے والا، مصیبت یعنی درست عمل کرنے والا ہوگا اگرچہ اس قیاس میں اس سے خطا (غلطی) ہوگئی ہو۔

بَاب تَرْكِ اسْتِعْمَالِ مَنْ يَحْرِصُ عَلَى الْقَضَاءِ .

یہ باب ہے کہ جو شخص قاضی بننے کا خواہشمند ہو اسے قاضی مقرر نہ کرنا

5397 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَتَانِيْ نَاسٌ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَقَالُوْا اذْهَبْ مَعَنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ لَنَا حَاجَةً . فَذَهَبْتُ مَعَهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعِنْ بِنَا فِيْ عَمَلِكَ . قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَاعْتَذَرْتُ مِمَّا قَالُوْا وَاَخْبَرْتُ اَنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا حَاجَتُهُمْ فَصَدَّقَنِيْ وَعَذَرَنِيْ . فَقَالَ "اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ فِيْ عَمَلِنَا بِمَنْ سَاَلَنَا" .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اشعر قبیلے کے کچھ لوگ میرے پاس آئے اور بولے: تم ہمارے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو' ہمیں آپ سے ایک کام ہے۔ میں ان کے ساتھ چلا گیا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنے سرکاری کاموں میں ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں (یعنی ہمیں سرکاری اہلکار مقرر کریں)۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں نے ان لوگوں کی اس بات پر معذرت کی اور یہ گزارش کی کہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ انہیں

5397-انفرد به النسائي . تحفة الأشراف (9093) .

آپ سے کیا کام ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے میری بات کو سچ سمجھا اور آپ نے میرے عذر کو قبول کیا اور آپ نے ارشاد فرمایا: ہم ایسے کسی شخص کو اہلکار مقرر نہیں کرتے ہیں' جو اس کا مطالبہ کرتا ہے۔

5398 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِىْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ "اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِىْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِىْ عَلَى الْحَوْضِ" .

☆☆ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار کا ایک فرد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: جس طرح آپ نے فلاں شخص کو اپنا اہلکار مقرر کیا ہے' آپ مجھے اپنا اہلکار مقرر کیوں نہیں کرتے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ میرے بعد ترجیحی سلوک دیکھو گے یہاں تک کہ تمہاری مجھ سے حوض (کوثر) پر ملاقات ہو جائے۔

شرح

حضرت عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ "تم میرے بعد اپنے ساتھ ترجیحی سلوک اور بہت سی ایسی چیزوں کو دیکھو گے جس کو تم برا سمجھو گے۔" صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا ہدایت دیتے ہیں (ہمیں کیا ہدایت دیتے ہیں (کہ اس وقت ہمارا رویہ کیا ہو؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان (حاکموں) کا حق ادا کرو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ (بخاری و مسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد سوم، رقم الحدیث، 812)

مطلب یہ ہے کہ اگر تمہارے حاکم تمہارے ساتھ ترجیحی سلوک کریں بایں طور کہ تمہاری حق تلفی کریں تو ایسی صورت میں بھی ان کے تئیں تمہارا رویہ یہی ہونا چاہئے کہ تم ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو یعنی ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرو اور ان کے مددگار ومعین بنے رہو اور وہ تمہارے حق کی ادائیگی میں جو کوتاہی کریں ان پر صبر کرو اور بارگاہ کبریائی میں التجاء کرو کہ وہ تمہیں تمہارے حق کا نعم البدل عطا کرے۔

حضرت وائل بن حجر کہتے ہیں کہ حضرت سلمہ ابن یزید جعفی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور کہا کہ "یا رسول اللہ! اس بارے میں ہمارے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا ہدایت ہے کہ اگر ہم پر ایسے حاکم مقرر ہوں جو ہم سے تو اپنے حق (یعنی اطاعت وفرمانبرداری کا مطالبہ کریں۔ لیکن ہمیں ہمارا حق (یعنی عدل وانصاف اور مال غنیمت کا حصہ نہ دیں؟

آپ نے فرمایا" تم ظاہر میں ان کی بات سنو اور باطن میں) ان کی فرمانبرداری کرو (یعنی ان کی بات اور ان کے احکام کو سننا ظاہری اطاعت ہے) اور ان کے احکام پر عمل کرنا باطنی فرمانبرداری ہے) یاد رکھو! ان پر وہ چیز فرض ہے جو ان کے کاندھوں پر ڈالی گئی ہے (یعنی رعایا کو عدل وانصاف دینا اور ان کے حقوق ادا کرنا اور تم پر وہ چیز فرض ہے جو تمہارے کاندھوں پر ڈالی گئی ہے (یعنی

5398-اخرجه البخاري في مناقب الانصار، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم للانصار (اصبروا حتى تلقوني على الحوض) (الحديث 3792)، و في الفتن، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (سترون بعدي اموراً تنكرونها) (الحديث 7057) و اخرجه مسلم في الامارة، باب الامر بالصبر عند ظلم الولاة و استئثارهم (الحديث 48) و اخرجه الترمذي في الفتن، باب في الاثرة و ما جاء فيه (الحديث 2189) . تحفة الاشراف (148) .

اپنے حاکم وسردار کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا اور اگر ان حاکموں کی طرف سے تمہاری حق تلفی ہو یا اور کوئی مصیبت پیش آئے تو اس پر صبر کرنا۔ (مسلم، مشکوٰۃ المصابیح، جلد سوم: رقم الحدیث، 812)

حدیث کا حاصل و رعایا میں سے ہر ایک کے سپرد ذمہ داریاں ہیں ان کو پورا کرنا ہر ایک پر واجب ہے جس طرح حاکم کے کاندھوں پر عوام کے حقوق کا تحفظ اور ان کو عدل وانصاف دینے کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو پورا کرنا اس پر واجب ہے، اسی طرح رعایا کے کاندھوں پر اپنے حاکم کی مدد و اعانت اور اس اطاعت کی فرنبرداری ہے اور اس ذمہ داری کو پورا کرنا رعایا واجب ہے لہٰذا دونوں ہی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی حدود سے تجاوز نہ کریں۔

باب النَّهْيِ عَنْ مَسْاَلَةِ الْإِمَارَةِ ۔

یہ باب ہے کہ امارت (سرکاری عہدہ) مانگنے کی ممانعت

5399 – اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَسْاَلِ الْإِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا".

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کبھی امارت یا (سرکاری عہدہ) نہ مانگنا' کیونکہ اگر تمہیں یہ مانگنے کے نتیجے میں ملا' تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر مانگے بغیر ملا' تو اس بارے میں تمہاری مدد کی جائے گی''۔

شرح

حضرت عبدالرحمٰن ابن سمرہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم حکومت وسیادت کو طلب نہ کرو کیونکہ اگر تمہاری خواہش اور طلب پر تم کو حکومت وسیادت دی گئی تو تمہیں اسی کے سپرد کر دیا جائے گا (تاکہ تم اس منصب کی ذمہ

5399-اخرجه البخاري في الايمان و النذور، باب قول الله تعالى: (لا يؤاخذكم الله باللغو في ايمانكم و لكن يؤاخذكم بما عقدتم الايمان فكفارته اطعام عشرة مساكين من اوسط ما تطعمون اهليكم او كسوتهم او تحرير رقبة فمن لم يجد فصيام ثلاثة ايام ذلك كفارة ايمانكم اذا حلفتم و احفظوا ايمانكم كذلك يبين الله لكم اياته لعلكم تشكرون) (الحديث 6622) مطولاً، و في كفارات الايمان، باب الكفارة قبل الحنث و بعده (الحديث 6722) مطولاً، و في الاحكام، باب من لم يسال الامارة اعانه الله عليها (الحديث 7146) مطولاً، و باب من سال الامارة و كل اليها (الحديث 7147) مطولاً و اخرجه مسلم في الامارة، باب النهي عن طلب الامارة و الحرص عليها (الحديث 13)، و في الايمان، باب ندب من حلف يميناً فرای غيرها خيرًا منها ان ياتي الذي هو خير و يكفر عن يمينه (الحديث 19) و اخرجه ابو داؤد في الخراج و الامارة و الفيء، باب ما جاء في طلب الامارة (الحديث 2929) و اخرجه الترمذي في النذور و الايمان، باب ما جاء فيمن حلف على يمين فرای غيرها خيرًا منها (الحديث 1529) مطولاً . والحديث عند: ابي داؤد في الايمان والنذور، باب الرجل يكفر قبل ان يحنث (الحديث 3277 و 3278) و النسائي في الايمان و النذور، الكفارة قبل الحنث (الحديث 3791 و 3792 و 3793) . و الكفارة بعد الحنث (الحديث 3798 و 3799 و 3800) . تحفة الاشراف (9695) .

داریوں کوانجام دو درآنحالیکہ منصب وامارت کی ذمہ داریاں اتنی دشوار اور مشقت طلب ہیں کہ بغیر مدد الٰہی کے کوئی شخص ان کوانجام نہیں دے سکتا اور اگر تمہاری خواہش وطلب کے بغیر تمہیں حکومت وسیادت ملے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری مدد کی جائے گی (یعنی حق تعالیٰ کی طرف سے تمہیں یہ توفیق بخشی جائے گی کہ تم عدل وانصاف اور نظم وضبط کے ساتھ اس کی ذمہ داریوں کوانجام دے سکو۔ (مسلم،مشکوۃ المصابیح،جلد سوم:رقم الحدیث،816)

حضرت ابوہریرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میں دیکھ رہا ہوں) تم آنے والے زمانے میں حکومت وسیادت کی حرص میں مبتلا ہو گے حالانکہ وہ حکومت وسیادت (جو حرص وطلب کے ساتھ ملے) قیامت کے دن پشیمانی کا موجب ہے (یاد رکھو) حکومت وسیادت دودھ چھڑانے والی عورت کی طرح بری لگتی ہے لہٰذا یہ بات مرد دانا کے لائق نہیں ہے کہ وہ ایسی لذت کے حصول کی خواہش وکوشش کرے جس کا انجام حسرت وغم ہے۔اور حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے (کسی جگہ کا) عامل (حاکم) کیوں نہیں بنا دیتے؟ حضرت ابوذر کا بیان ہے (میری یہ بات سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ازراہ لطف وشفقت) میرے مونڈھے پر اپنا ہاتھ مارا اور پھر فرمایا کہ "ابوذر! تم ناتواں ہو اور یہ سرداری (خدا کی طرف سے) ایک امانت ہے) جس کے ساتھ بندوں کے حقوق متعلق ہیں اور اس میں خیانت نہیں کرنی چاہئے) اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ) سرداری قیامت کے دن رسوائی وپشمانی کا باعث ہوگی الا یہ کہ جس شخص نے اس (سرداری کو حق کے ساتھ حاصل کیا اور اس حق کو ادا کیا جو اس سرداری کے تئیں اس پر ہے (یعنی جو شخص مستحق ہونے کی وجہ سے سردار بنایا گیا اور پھر اس نے اپنے زمانہ میں حکومت میں عدل وانصاف کا نام روشن کیا اور رعایا کے ساتھ احسان وخیر خواہی کا برتاؤ کیا تو وہ سرداری اس کے لئے رسوائی اور وبال کا باعث نہیں ہوگی) اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ابوذر! میں تمہیں ناتواں دیکھتا ہوں (کہ سرداری کا بار برداشت نہیں کر سکو گے) اور میں تمہارے لئے اس چیز کو پسند کرتا ہوں جو میں اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہوں تم دو آدمیوں کا بھی سردار وعامل نہ بننا اور کسی یتیم کے بھی مال کی کارپردازی ونگرانی نہ کرنا۔ (مسلم،مشکوۃ المصابیح،جلد سوم:رقم الحدیث،816) ۔

جو میں اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہوں" کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں تمہاری طرح ضعیف وناتواں ہوتا تو میں اس سرداری وحاکمیت کے بوجھ کو نہ اٹھاتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے قوت بھی دی ہے اور پھر تحمل بھی عطا کیا ہے، اگر حق تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو تحمل عطا نہ ہوتا تو میں ہرگز اس بار کو برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ حکومت وسیادت سے پرہیز کرنے کے بارے میں یہ حدیث اصل میں عظیم اور سب سے بڑی رہنما ہے بطور خاص اس شخص کے لئے جو اس منصب کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی قوت نہ رکھتا ہو۔

حکومت کے حصول کے لئے حریص ہونے کا بیان

5400 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَاِنَّهَا سَتَكُونُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً يَوْمَ

الْقِيَامَةِ فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ"۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب تم لوگ حکومت (عہدے) کے حصول کے لیے حریص ہو جاؤ گے اور قیامت کے دن تم اس حوالے سے ندامت اور حسرت کا سامنا کرو گے' تو دودھ پلانے والی اچھی ہوتی ہے' اور دودھ چھڑانے والی بُری ہوتی ہے''۔

شرح

حضرت ابن موہب کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ابن عفان نے (اپنے زمانہ خلافت میں حضرت ابن عمر سے کہا کہ لوگوں کا قاضی بن جاؤ (یعنی حضرت عثمان نے حضرت ابن عمر کی خدمت میں منصب قضا کی پیش کش کی) حضرت ابن عمر نے کہا امیر المؤمنین! مجھ کو اس کام سے معاف رکھئے۔ حضرت عثمان نے فرمایا" تم اس منصب کو کیوں ناپسند کرتے ہو! حالانکہ تمہارے والد! حضرت عمر فاروق) تو اپنے دور خلافت کے علاوہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) قضاء کا کام کرتے تھے؟۔ حضرت ابن عمر نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص قضاء پر فائز ہو اور مبنی بر انصاف فیصلے کرے تو وہ اس لائق ہے کہ وہ اس منصب سے برابر سرابر جدا ہو (یعنی نہ نقصان پہنچائے نہ فائدہ نہ ثواب پائے نہ عذاب۔") اس کے بعد حضرت عثمان نے حضرت ابن عمر سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی (ترمذی، مشکوۃ المصابیح، جلد سوم: رقم الحدیث، 869)

اور رزین کی روایت میں جو انہوں نے حضرت نافع سے نقل کی ہے یہ الفاظ ہیں کہ حضرت ابن عمر نے کہا" امیر المؤمنین" میں (تو) دو آدمیوں کے درمیان (بھی) کوئی حکم وفیصلہ نہیں کروں گا (چہ جائیکہ بہت زیادہ لوگوں کا قاضی بنوں۔

حضرت عثمان نے فرمایا" تمہارے والد (حضرت عمر فاروق) تو لوگوں کے درمیان فیصلے کیا کرتے تھے؟ حضرت ابن عمر نے کہا" میرے (والد کی بات تو یہ تھی کہ) اگر ان کو کوئی دشواری پیش آتی تھی تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیا کرتے تھے اور اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دشواری پیش آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ السلام سے پوچھ لیا کرتے تھے جب کہ میں ایسے شخص کو نہیں پاتا جس سے پوچھ لیا کروں گا اور میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ" جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی پناہ، تگی اس نے بڑی ذات کی پناہ مانگی۔ نیز میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ (بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جو شخص اللہ تعالیٰ کے ذریعہ پناہ مانگے اس کو پناہ دو۔ لہٰذا میں نے اللہ تعالیٰ کے ذریعہ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ آپ مجھے قاضی مقرر کریں" چنانچہ حضرت عثمان نے ان کو معاف کیا، لیکن ان سے فرمایا کہ" کسی) اور کو آگاہ نہ کرنا کہ وہ منصب قضا قبول نہ کرے ورنہ لوگ عام طور پر اس منصب کو قبول کرنے سے گریز کرنے لگیں گے اور نظام حکومت معطل ہو کر رہ جائے گا۔"

6 - باب اسْتِعْمَالِ الشُّعَرَاءِ

یہ باب ہے کہ شعراء کو اہلکار مقرر کرنا

5401 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ

5400-تقدم (الحديث 4222)۔

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ. وَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلْ اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ. فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَتْ فِیْ ذٰلِكَ (يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ) حَتَّى انْقَضَتِ الْاٰيَةُ (وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ).

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوتمیم کے کچھ سوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گزارش کی: آپ قعقاع بن معبد کو امیر مقرر کریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: نہیں! آپ اقرع بن حابس کو امیر مقرر کریں ان دونوں حضرات کے درمیان بحث ہوگئی تو ان دونوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول سے آگے نکلنے کی کوشش نہ کرو"۔

یہ پوری آیت ہے۔ (اس کے بعد یہ ارشاد ہے:)

"اگر وہ لوگ صبر سے کام لیتے یہاں تک کہ تم خود نکل کر ان کے پاس جاتے تو یہ زیادہ بہتر تھا"۔

شرح

ا:۔البخاری وابن المنذر رحمہ اللہ علیہ نے وابن المردویہ رحمہ اللہ علیہ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ تم بنوتمیم میں سے کچھ گھوڑ سوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ قعقاع بن معبد کو امیر بنا دیجئے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اقرع بن حابس کو امیر بنا دیجئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے مجھ سے اختلاف کرنے کا ارادہ کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آپ کے خلاف کرنے کا ارادہ نہیں کیا میری رائے ہے دونوں حضرات جھگڑنے لگے یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ (آیت) نازل فرمائی **یایھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ** (اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اجازت سے پہلے تم سبقت مت کیا کرو) یہاں کہ آیت ختم ہوگئی۔

قرآن وسنت کے خلاف کہنا سخت گناہ ہے

۲:۔ابن جریر رحمہ اللہ علیہ وابن المنذر وابن ابی حاتم رحمہ اللہ علیہ وابن مردویہ رحمہ اللہ علیہ وابونعیم رحمہ اللہ علیہ نے الحلیہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ (آیت) **لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ** یعنی کتاب وسنت کے خلاف کچھ نہ کہو۔

۳:۔عبد بن حمید رحمہ اللہ علیہ وابن جریر رحمہ اللہ علیہ وابن المنذر رحمہ اللہ علیہ وابن ابی حاتم رحمہ اللہ علیہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ہم کو یہ بات ذکر کی گئی کہ کچھ لوگ کہتے تھے اگر اس کے بارے میں اس طرح اور اس طرح نازل ہوتا تو اس کی

5401-اخرجه البخاري في المغازي، باب . 68 . (الحديث 4367)، و في التفسير، باب لا ترفعوا اصواتكم فوق صوت النبي) (الحديث 4845)، و في التفسير، باب (ان الذين ينادونك من وراء الحجرات اكثرهم لا يعقلون) (الحديث 4847)، و في الاعتصام بالكتاب و السنة، باب ما يكره من التعمق و التنازع و الغلو في الدين و البدع (الحديث 7302) مطولاً واخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة الحجرات) (الحديث 3266) مطولاً . و اخرجه النسائي في التفسير: سورة الحجرات، قوله(ان الذين ينادونك من وراء الحجرات اكثرهم لا يعقلون) (الحديث 526) . تحفة الاشراف (5269) .

واضح اس طرح اور اس طرح ہوتی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو ناپسند فرمایا اور اس کے بارے میں مذکورہ حکم فرمایا۔

۴:۔ ابن جریر رحمہ اللہ علیہ وابن ابی حاتم وابن مردویہ رحمہ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (آیت) لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ کے بارے میں روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے پہلے کلام کرنے سے منع کیا گیا۔

۵:۔ عبد بن حمید رحمہ اللہ علیہ وابن جریر رحمہ اللہ علیہ وابن المنذر رحمہ اللہ علیہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ قربانی کے دن کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جانروں کو ذبح کر دیا تو ان کو ذبیحہ کے لوٹانے کا حکم دیا گیا۔ (یعنی دوبارہ ذبح کریں) تو یہ (آیت) نازل ہوئی یایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ

۶:۔ ابن ابی الدنیا نے الرضاحی میں سے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک آدمی نے عید کی نماز سے پہلے جانور کو ذبح کر دیا تو اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۷:۔ ابن مردویہ رحمہ اللہ علیہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ (آیت) لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ سے مراد ہے کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر روزہ رکھنے سے پہلے تم روزہ نہ رکھو۔

۸:۔ ابن النجار نے اپنی تاریخ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا لوگوں نے رمضان آنے سے پہلے ایک دو دن اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر روزہ رکھنے سے پہلے تم روزہ رکھنا شروع کر دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ (آیت) نازل فرمائی یایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ۔

۹:۔ الطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ رحمہ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کیا کہ کچھ لوگ لینے کا آغاز اس کے آنے سے پہلے کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے روزہ رکھ لیتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ (آیت) نازل فرمائی یایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ

۱۰:۔ سعید بن منصور رحمہ اللہ علیہ نے ضحاک رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ وہ اس طرح پڑھا (آیت) لا تقدموا۔

۱۱:۔ عبد بن حمید رحمہ اللہ علیہ وابن جریر رحمہ اللہ علیہ وابن المنذر رحمہ اللہ علیہ وابن مردویہ رحمہ اللہ علیہ اور بیہقی رحمہ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ (آیت) لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ سے مراد ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی چیز کا فیصلہ نہ کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی زبان پر فیصلہ فرمادیں حافظ نے کہا یہ تفسیر (آیت) تقدموا کی قرأت پر تاء اور دال کی فتح کے ساتھ۔ (تفسیر درمنثور، سورہ حجرات، بیروت)

اس میں تین مسائل ہیں:۔

مسئلہ نمبر 1: علماء نے کہا: عربوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب میں سختی اور سوء ادبی تھی اسی طرح وہ لوگوں کو القاب دینے میں بھی یہی رویہ اپناتے تھے یہ سورت مکارم اخلاق اور آداب کی رعایت کے حکم کے متعلق ہے۔ ضحاک اور یعقوب نے لا تقدموا تاء اور دال کے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ یہ تقدمہ سے مشتق ہے باقی قراء نے تاء کے ضمہ اور دال کے کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ یہ تقدیم سے مشتق ہے دونوں کا معنی ظاہر ہے یعنی تم کوئی ایسا قول نہ کرو اور نہ ایسا فعل کرو جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے متجاوز ہو اور

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل سے آگے نہ بڑھو جس کا حصول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہو خواہ وہ امر دینی ہو یا دنیاوی ہو۔ جو اپنے قول اور فعل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھا اور وہ اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی حکم دیتے ہیں۔

مسئلہ نمبر 2: اس کا سبب نزول کیا ہے اس بارے میں چھ اقوال ہیں:۔

(1) ابن جریج کی حدیث سے واحدی نے اسے ذکر کیا ہے: کہا: حضرت ابن ملیکہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت نقل کی ہے 1۔ کہ بنو تمیم کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: قعقاع بن معبد کو امیر مقرر کیجئے۔ حضرت عمر نے عرض کی: اقرع بن حابس کو امیر مقرر کیجئے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے کہا: تو نے محض میری مخالفت کی وجہ سے یہ بات کی ہے۔ حضرت عمر نے جواب دیا: میں نے آپ کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا۔ دونوں نے گفتگو لمبی کی یہاں تک کہ ان کی آوازیں بلند ہو گئیں تو اس بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ اسے امام بخاری نے حسن بن عمر بن صباح سے نقل کیا ہے اور مہدوی نے بھی اسے ذکر کیا ہے (2) روایت بیان کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ ایک آدمی کو مدینہ طیبہ پر نائب بنائیں جب آپ خیبر کی طرف تشریف لے گئے حضرت عمر نے ایک اور آدمی کے بارے میں مشورہ دیا تو یہ آیات نازل ہوئیں۔ اسے بھی مہدوی نے ذکر کیا ہے۔ (3)۔ ماوردی نے ضحاک سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں (1) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوبیس صحابہ کو بنی عامر کی طرف بھیجا بنی عامر نے انہیں قتل کر دیا مگر تین آدمی پیچھے رہ گئے وہ سلامت رہے اور مدینہ طیبہ کی طرف واپس لوٹ آئے وہ بنو سلیم کے دو آدمیوں سے ملے انہوں نے ان دو افراد سے ان کے نسب کے بارے میں پوچھا: دونوں نے کہا: بنی عامر سے تعلق رکھتے ہیں کیوں کہ بنی عامر بنو سالم سے زیادہ معزز شمار ہوتے تھے۔ ان صحابہ نے ان دونوں کو قتل کر دیا۔ بنی سلیم سے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: ہمارے اور آپ کے درمیان معاہدہ ہے اور ہم میں سے آدمی قتل کر دیئے گئے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت سو اونٹ عطا فرمائی، ان دو آدمیوں کے قتل کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں (4)۔ قتادہ نے کہا: کچھ لوگ کہا کرتے تھے کاش: میرے بارے میں ایسی آیت نازل ہوتی، کاش میرے بارے میں ایسی آیت نازل ہوتی تو یہ آیت نازل ہوئی (2)۔ 5۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: انہیں منع کیا گیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کلام کریں۔ مجاہد نے کہا: تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے پہلے ہی حکم نہ دے دیا کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر حکم دے، اسے امام بخاری نے بھی ذکر کیا ہے۔ (6)۔ حضرت حسن بصری نے کہا: یہ آیات ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئیں (3) جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نماز ادا کرنے سے قبل ہی قربانیاں کر دی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ دوبارہ ذبح کریں۔ ابن جریج نے کہا: وہ وقت جس کا حکم اللہ اور اس کے رسول نے دیا ہے اس سے قبل تم اطاعات کے اعمال نہ کرو۔

میں کہتا ہوں: یہ آخری پانچ اقوال انہیں قاضی ابو بکر بن عربی نے ذکر کیا اور اس سے قبل ماوردی نے اچھی طرح وضاحت کی قاضی نے کہا: یہ سب صحیح ہیں (4) عموم کے تحت داخل ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ہی بہتر جانتی ہے جو ان آیات کے نزول کا سبب ہے

ممکن ہے بغیر سبب کے نازل ہوئیں ہو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے قاضی نے کہا: جب ہم یہ کہیں کہ یہ طاعات کو ان کے اوقات سے پہلے لانے میں نازل ہوئی تو وہ بھی صحیح ہے کیونکہ ہر وہ عبادت جس کا ایک خاص وقت ہو تو وقت سے پہلے اسے ادا کرنا جائز نہیں ہوتا جس طرح نماز، روزہ، حج یہ سب واضح ہیں مگر علماء نے زکوۃ پر اختلاف کیا ہے جو عبادت مالیہ ہے۔ اور معنی مفہوم کے لئے مطلوب ہے وہ فقیر کی حاجت کو پورا کرتا ہے: کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے دو سال کا صدقہ جلدی لیا جب ایسی روایات آئی ہیں کہ صدقہ فطر کو عید الفطر سے پہلے جمع کیا جاتا تا کہ عید الفطر کے روز مستحق لوگوں کو وہ چیز دے دی جائے تو یہ امر سال یا دو سال پہلے زکوۃ کی ادائیگی کے جواز کو ثابت کرتا ہے اگر سال کا اختتام نہ ہوا اور نصاب اپنی حالت پر تھا تو زکوۃ کی ادائیگی ہوگئی اگر سال کا اختتام ہوا جبکہ نصاب تبدیل ہو چکا تھا تو واضح ہو گیا ہے کہ وہ نفلی صدقہ ہے

اشہب نے کہا: سال مکمل ہونے سے ایک گھڑی بھی پہلے دینا جائز نہیں (1) جس طرح نماز ہے گویا عبادت میں اس قاعدہ کو عام رکھا ہے ان کی رائے ہے کہ یہ اسلام کے ستونوں میں سے ایک ہے تو نظام اور حسن ترتیب میں اس کا پورا حق ادا کیا باقی ہمارے علماء کی رائے ہے کہ تھوڑی سی تقدیم جائز ہے کیونکہ اتنی چیز معاف ہے کثیر معاف نہیں اشہب نے جو باب کہی وہ زیادہ واضح ہے کیونکہ تھوڑی چیز کا زیادہ سے الگ کرنا اصول شریعت میں صحیح ہے لیکن چند مقاصد جو تھوڑی چیز کے ساتھ خاص ہوں زیادہ کے ساتھ خاص نہ ہوں مگر ہمارے مسئلہ میں دن مہینہ کی طرح ہے مہینہ سال کی طرح ہے یا کلی تقدیم درست ہوگی جس طرح امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہ اللہ علیہ نے کہا: جہاں تک عبادت کا تعلق ہے تو وہ اپنے اوقات پر ہی ادا کی جائے گی جس طرح اشہب نے کہا:

مسئلہ نمبر 3:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کے تعرض کو ترک کرنے میں یہ اصل ہے آپ کی اتباع اور آپ کی اقتداء کے وجوب میں بھی اصل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں ارشاد فرمایا: (2) ابوبکر صدیق کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) نے حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دو بے شک ابوبکر صدیق جلد رونے والے ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز نہ سنا سکیں گے، حضرت عمر کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یوسف والیاں ہو، ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے تو صاحب یوسف کا معنی ہے وہ فتنہ جو جائز کو ناجائز کی طرف لوٹانے سے پیدا ہوتا ہے۔ (3) قیاس کے خلاف بغاوت کرنے والوں نے اس آیت سے استدلال کیا ہے یہ ان کی جانب سے باطل ہے کیونکہ جس امر پر دلیل قائم ہو اس کے بجالانے میں اللہ تعالیٰ سے آگے نہیں بڑھنا ہے۔ یعنی اس آگے بڑھنے سے بچو جس سے منع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اقوال کو سننے والا اور تمہارے افعال کو جاننے والا ہے۔ (تفسیر قرطبی سورہ حجرات، بیروت)

7- باب إِذَا حَكَّمُوا رَجُلًا فَقَضَى بَيْنَهُمْ

یہ باب ہے کہ جب کچھ لوگ کسی شخص کو ثالث مقرر کریں اور ان کے درمیان فیصلہ کریں

5402 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ عَنْ أَبِيهِ

5402-اخرجه ابو داؤد في الادب، باب في تغيير الاسم القبيح (الحديث 4955) تحفة الاشراف (11725) .

هَانِءٍ اَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُ وَهُمْ يَكْنُوْنَ هَانِئًا اَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ "اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنّٰى اَبَا الْحَكَمِ" . فَقَالَ اِنَّ قَوْمِىْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِىْ شَىْءٍ اَتَوْنِىْ فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِىَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ . قَالَ "مَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوُلْدِ" . قَالَ لِىْ شُرَيْحٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ وَمُسْلِمٌ . قَالَ "فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ" . قَالَ شُرَيْحٌ . قَالَ "فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ" . فَدَعَا لَهُ وَلِوَلَدِهٖ .

☆☆ شریح بن ہانی اپنے والد حضرت ہانی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب وہ وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھیوں کو سنا' وہ لوگ حضرت ہانی کو ابوالحکم کی کنیت سے یاد کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور ان سے فرمایا: حکم اللہ تعالیٰ ہے' اور ثالث اسے ہی بنایا جاتا ہے' پھر تم کیوں ابوالحکم کنیت اختیار کرتے ہو۔ تو حضرت ہانی نے عرض کی: میری قوم کے لوگ جب کسی معاملے میں اختلاف کرتے ہیں' تو وہ میرے پاس آ جاتے ہیں اور میں ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں' تو دونوں فریق اس سے راضی ہو جاتے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے اچھی کوئی چیز نہیں ہے' تمہاری اولاد کتنی ہے؟ (یعنی تمہارے بچوں کے نام کیا ہیں؟) تو حضرت ہانی نے عرض کی: شریح' عبداللہ اور مسلم میرے بچے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان میں سب سے بڑا کون سا ہے؟ حضرت ہانی نے جواب دیا: شریح' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ابوشریح ہو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اور ان کی اولاد کے لیے دعائے خیر کی۔

8 - باب النَّهْىِ عَنِ اسْتِعْمَالِ النِّسَآءِ فِى الْحُكْمِ .

یہ باب ہے کہ فیصلہ دینے کے لیے خواتین کو عامل مقرر کرنے کی ممانعت

5403 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِى اللّٰهُ بِشَىْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰى قَالَ "مَنِ اسْتَخْلَفُوْا" . قَالُوْا ابْنَتَهُ . قَالَ "لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً" .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے' اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ کر لیا' جب کسریٰ کا انتقال ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہوں نے کسریٰ کا جانشین کس کو بنایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس کی بیٹی کو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی' جو اپنی حکومت کا معاملہ عورت کے سپرد کر دیتی ہے''۔

5403-اخرجه البخاري في المغازي، باب كتاب النبي صلى الله عليه وسلم الى كسرى و قيصر (الحديث 4425)، و في الفتن، باب 18 (الحديث 7099) واخرجه الترمذي في الفتن، باب 75 (الحديث 2262) مطولاً . تحفة الاشراف (11660) .

9 - باب الْحُكْمِ بِالتَّشْبِيهِ وَالتَّمْثِيلِ وَذِكْرِ الِاخْتِلَافِ عَلَى الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ -

تشبیہ اور تمثیل کی بنیاد پر فیصلہ دینا' اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت میں ولید بن مسلم سے ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

5404 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْوَلِيدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ النَّحْرِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ اَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَرْكَبَ اِلَّا مُعْتَرِضًا اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ "نَعَمْ حُجِّي عَنْهُ فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَضَيْتِيهِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے پیچھے سوار تھے' ایک خاتون جس کا تعلق خثعم قبیلے سے تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے حج کے بارے میں اپنے بندوں پر جو چیز فرض قرار دی ہے' وہ میرے بوڑھے عمر رسیدہ والد پر لازم ہوگئی ہے' جو سوار ہونے کی استطاعت نہیں رکھتے' وہ صرف لیٹ سکتے ہیں' کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم ان کی طرف سے حج کرلو' کیونکہ ان کے ذمے کوئی قرض ہوتا' تو تم اسے ادا کر دیتیں۔

5405 - اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ ح وَاَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمٍ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ رَدِيفُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ اَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يُجْزِءُ قَالَ مَحْمُودٌ فَهَلْ يَقْضِي - اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا "نَعَمْ" .

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَا ذَكَرَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خثعم قبیلے کی ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مسئلہ دریافت

5404-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة (الحديث 1853) و اخرجه مسلم في الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة و هرم و نحوهما او للموت (الحديث 408) مختصرًا و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الحج عن الشيخ الكبير و الميت (الحديث 928) مختصرًا و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الحج عن الحي اذا لم يستطع (الحديث 2909) . تحفة الاشراف (11048) .

5405-تقدم (الحديث 2633) .

کیا' اس وقت حضرت فضل رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سوار تھے' اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! حج کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو چیز فرض قرار دی ہے' وہ میرے بوڑھے عمر رسیدہ والد پر لازم ہوگئی ہے' جو سواری پر بیٹھ نہیں سکتے' تو کیا یہ بات جائز ہوگی (یہاں محمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) کیا یہ ادا ہو جائے گا' کہ میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کو کئی راویوں نے روح کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس میں اس بات کا تذکرہ نہیں کیا' جو ولید بن مسلم نے ذکر کیا ہے۔

5406 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ "نَعَمْ" . وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے' ایک خاتون جس کا تعلق خثعم قبیلے سے تھا' وہ آپ کی خدمت میں مسئلہ دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئی' حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور اس عورت نے ان کی طرف دیکھنا شروع کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دوسری طرف پھیر دیا' اس عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے حج کے حوالے سے اپنے بندوں پر جو چیز فرض کی ہے' وہ میرے بوڑھے عمر رسیدہ والد پر لازم ہوگئی ہے' جو سواری پر سیدھی طرح بیٹھ نہیں سکتے' تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! (راوی کہتے ہیں:) یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

5407 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَوِيْ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِيْ عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ" . فَاَخَذَ الْفَضْلُ يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا - وَكَانَتِ امْرَاَةً حَسْنَاءَ - وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خثعم قبیلے کی ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے حج کے حوالے سے اپنے بندوں پر جو چیز لازم قرار دی ہے' وہ میرے بوڑھے عمر رسیدہ والد پر لازم ہوگئی ہے' جو سواری پر بیٹھنے کے قابل

5406-تقدم (الحديث 2633) .

5407-تقدم (الحديث 2633) .

نہیں ہیں' تو اگر میں ان کی طرف سے حج کرلوں' تو کیا یہ ان کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا. جی ہاں!
حضرت فضل رضی اللہ عنہ اس خاتون کی طرف دیکھنے لگے' وہ عورت بڑی خوبصورت تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ (کا منہ) کو
پکڑا اور ان کا منہ دوسری طرف کردیا۔

اہل سنت و جماعت کے نزدیک ایصال ثواب کا بیان:

اہل سنت و جماعت کے نزدیک اس باب میں قاعدہ فقہیہ یہ ہے کہ انسان اپنے عمل میں اختیار رکھتا ہے کہ وہ دوسرے کو ثواب پہنچائے۔ خواہ وہ عمل نماز ہو یا روزہ ہو یا صدقہ ہو یا اس کے علاوہ ہو۔ کیونکہ روایت کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے دو مینڈھوں کی قربانی کی کہ ان سیاہی میں کچھ سفیدی ملی ہوئی تھی۔ ان میں سے ایک اپنی طرف سے جبکہ دوسرا اپنی امت کے ان افراد کی طرف سے تھا جنہوں نے اللہ وحدانیت کا اقرار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بکریوں میں ایک بکری کی قربانی اپنی امت کی طرف سے کی۔ (ہدایہ)

دوسروں کی طرف سے حج کرنے میں احادیث کا بیان:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ (حجۃ الوداع میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل کو دیکھنے لگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے اس عورت نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا تو ایسے وقت کہ میرا باپ نہایت بوڑھا ہے۔ اور وہ اونٹنی پر جم نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ قصہ حج وداع کا ہے۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث ۱۵۱۳)

اگر کسی صاحب پر حج فرض تھا حج کی ادائیگی سے پہلے اُن کا انتقال ہو جائے اور اُنہوں نے حج کے متعلق وصیت نہیں کی تو ایسے صاحب کی جانب سے اگر ان کے ورثہ میں سے کوئی ان کی جانب سے حج کریں تو اس مسئلہ میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حج کو فرض حج کے قائم مقام کردے اور مرحوم کی جانب سے حج کی فرضیت ساقط ہو جائے ہاں ورثہ کے علاوہ غیر وارث کوئی شخص حج کرے تو نفل حج ہوگا فریضہ کی ادائیگی نہ ہوگی۔

اگر آپ کے والد پر حج فرض تھا جیسا کہ آپ نے سوال میں ذکر کیا ہے کہ سفر حج کی تیاری ہو چکی تھی ان کا انتقال ہو گیا اور انہوں نے اس سلسلہ میں کوئی وصیت نہیں کی تھی ایسی صورت میں ورثہ میں کوئی حج بدل کرلیں تو ان کی جانب سے ان شاء اللہ تعالیٰ فرض حج ادا ہو جائے گا والد یا والدہ کی جانب سے حج کرنا اولاد کے لئے بڑی سعادت وخوش بختی عظیم فضیلت وثواب کا باعث ہے۔

امام دارقطنی روایت کرتے ہیں۔

عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج عن ابیہ او امہ فقد قضی عنہ حجتہ و کان لہ فضل عشر حجج ۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والد یا

والدہ کی جانب سے حج کیا یقیناً اس نے ان کی جانب حج ادا کرلیا اور اسے دس حج کی ادائیگی کی فضیلت حاصل ہے۔

(سنن الدارقطنی کتاب الحج رقم الحدیث، 2641)

امام طبرانی کی معجم اوسط میں روایت ہے:

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم من حج عن والديه او قضى عنهما مغرما بعثه الله يوم القيامة مع الابرار ۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ کی جانب سے حج کیا یا ان کی جانب سے قرض ادا کیا اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن نیکوکاروں کے ساتھ مبعوث فرمائے گا۔

(معجم اوسط طبرانی رقم الحدیث،: 7800) ردالمحتار کتاب الحج باب الحج عن الغیر میں ہے

الذی تحصل لنا من مجموع ما قررناه ان من اهل بحجة عن شخصين ، فإن امراه بالحج وقع حجه عن نفسه البتة ، وإن عين احدهما بعد ذلك . وله بعد الفراغ جعل ثوابه لهما او لاحدهما ، وإن لم يامراه فكذلك إلا إذا كان وارثا وكان على الميت حج الفرض ولم يوص به فيقع عن الميت عن حجة الإسلام للامر دلالة وللنص ، بخلاف ما إذا اوصى به لان غرضه ثواب الإنفاق من ماله ، فلا يصح تبرع الوارث عنه

امام بخاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کرسکیں اور ان کا انتقال ہوگیا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ان کی طرف سے تو حج کر۔ کیا تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم اسے ادا نہ کرتیں؟ اللہ تعالیٰ کا قرضہ تو اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرنا بہت ضروری ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب عمرہ)

دارقطنی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اپنے والدین کی طرف سے حج کرے یا ان کی طرف سے تاوان ادا کرے، روزِ قیامت ابرار کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ (دارقطنی، ۲۵۸۵)

جابر رضی اللہ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو اُن کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اُس کے لیے دس حج کا ثواب ہے۔ (دارقطنی، ۲۵۸۳)

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کریگا تو مقبول ہوگا اور اُن کی رُوحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ (عزوجل) کے نزدیک نیکوکار لکھا جائیگا۔ (دارقطنی، ۲۵۸۷)

ابو حفص کبیر انس رضی اللہ عنہ سے راوی، کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، کہ ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کرتے اور اُن کی طرف سے حج کرتے اور ان کے لیے دُعا کرتے ہیں، آیا یہ اُن کو پہنچتا ہے؟ فرمایا "ہاں بیشک ان کو پہنچتا

ہے اور بے شک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمھارے پاس طبق میں کوئی چیز ہدیہ کی جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔ (مسلک متقسط)

صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی، کہ ایک عورت نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم) میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا: "ہاں۔ (مسلک متقسط)

ابوداود و ترمذی ونسائی ابی رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے راوی، یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم) میرے باپ، بہت بوڑھے ہیں حج وعمرہ نہیں کر سکتے اور ہودج پر بھی نہیں بیٹھ سکتے۔ فرمایا: "اپنے باپ کی طرف سے حج وعمرہ کرو۔

دوسروں کی طرف سے حج کرنے میں فقہاء اربعہ کا مذہب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج کے دوران) ایک شخص کو سنا کہ وہ شبرمہ کی طرف سے لبیک کہہ رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ شبرمہ کون ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میرا بھائی ہے یا کہا کہ میرا قریبی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم اپنی طرف سے حج کر چکے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پہلے تم اپنی طرف سے حج کرو پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔ (شافعی، ابوداود، ابن ماجہ)

حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد فرماتے ہیں کہ جو شخص پہلے اپنا فرض حج نہ کر چکا ہو اس کو دوسرے کی طرف سے حج کرنا درست نہیں ہے، چنانچہ یہ حدیث ان حضرات کی دلیل ہے۔

حضرت امام اعظم اور حضرت امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ دوسرے کی طرف سے حج کرنا درست ہے چاہے خود اپنا فریضہ حج ادا نہ کر پایا ہو۔ لیکن ان حضرات کے نزدیک بھی اولیٰ یہی ہے کہ پہلے اپنا حج کرے اس کے بعد دوسرے کی طرف سے حج کرے چنانچہ ان کے مسلک کے مطابق اس حدیث میں پہلے اپنا حج کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ استحباب کے طور پر ہے وجوب کے طور پر نہیں ہے۔ ویسے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے یا یہ کہ منسوخ ہے اس لئے انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ہے۔

زندہ یا میت کی طرف سے حج کا اجیر بنانے میں اہل تشیع کا نظریہ:

میت کی جانب سے حج واجب یا مستحب کے لئے کسی شخص کو اجیر کرنا جائز ہے، لیکن زندہ شخص کی جانب سے فقط مستحبی حج کے لئے کسی کو اجیر کیا جا سکتا ہے، مگر وہ لوگ کہ جن پر حج واجب ہے اور کوتاہی کے سبب حج بجا نہیں لائے اور فی الوقت بیماری یا پیری و ناتوانی کی وجہ سے حج پر قادر نہیں ہیں، ایسی صورت میں ان لوگوں پر نائب کرنا واجب ہے، لیکن اگر ایسے وقت استطاعت مالی میسر ہوئی کہ استطاعت جسمانی سے محروم ہے، یا راستہ اس کے لئے مسدود ہے تو حج اس پر واجب نہیں ہے اور نائب کرنا بھی واجب نہیں ہے، نہ حیات میں، نہ اس کی موت کے بعد

مسئلہ۔ جس شخص پر حج مستقر اور متعین ہوا، یعنی سال اول ہر رخ سے استطاعت رکھنے کے باوجود حج پر نہیں گیا، اگر چہ میں

بیماری یا پیری کی وجہ سے حج پر جانے کی قدرت سے ہاتھ دھو بیٹھے یا اس کے لئے بہت پر مشقت ہو تو ایسی صورت میں کسی کو نائب کرنا واجب ہے البتہ شرط یہ ہے کہ آئندہ اور مستقبل میں اچھا ہونے اور قدرت پیدا کرنے کی امید نہ رکھتا ہو، اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اولین فرصت میں اس کام کو انجام دے

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص کئی سالوں سے مستطیع ہے اور فی الوقت موجودہ کسالت کے پیش نظر ہوائی جہاز کا سفر اس کے لئے میسر نہیں ہے اور ہوائی جہاز کے علاوہ دوسرا اور کوئی وسیلہ اس کے لئے فراہم نہیں ہے تو بہبودی کی امید نہ رکھنے کی صورت میں کسی کو اپنے حج کے نیابت دینا واجب ہے۔ (توضیح المسائل، باب نیابتی حج)

قرآن کی روشنی میں ایصال ثواب کا ثبوت وتحقیق:

قرآن مجید کی آیات میں سے بہت سی آیات سے یہ استدلال ثابت ہے۔ کہ دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے کا اسلام حکم دیتا ہے۔ یہ بھلائی دنیاوی ہو اخروی ہو دونوں طرح سے حسن سلوک کرنا نیکی ہے۔ اسی طرح فوت شدہ مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کا بہترین طریقہ ایصال ثواب ہے۔

(۱) فوت شدہ مسلمانوں کے لئے دعا کرنے کا حکم:

وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اور وہ جو ان کے بعد آئے۔ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ۔ اے رب ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

اس آیت میں غور کریں کہ دوسروں کے لئے دعا کو بیان کیا گیا ہے۔ اور اس میں عموم ہے خواہ وہ زندہ ہوں یا فوت شدہ ہوں۔ جب حکم عموم کے بیان ہوا اور اس کے عموم پر یعنی جب فوت شدہ کو ثواب پہنچنے کا حکم ثابت ہو رہا ہے۔ اور احادیث متواترہ بھی دوسروں کو ثواب پہنچانے پر حجت ہوں تو اس حکم میں کوئی شک وشبہ نہیں کیا جاسکتا بلکہ یقیناً اس اعتقاد کو اپنانا قرآن وسنت کے تعلیمات کے عین مطابق ہوگا۔ کہ دوسروں کو ثواب پہنچتا ہے۔ البتہ احادیث سے ایسے دلائل بھی موجود ہیں جو اوقات کی تخصیص کا فائدہ دیتے ہیں۔ جس طرح نماز میں سو مسلمان یا چالیس مسلمان یا مسلمانوں کی تین صفوں کی فضیلت کہ ان کی دعا سے فوت ہونے والا بخشا جائے گا۔

(۲) آنے والے زمانے میں پیدا ہونے والی اولاد کے لئے دعا کا حکم:

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ☆ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ☆ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۔ (ابراہیم ۴۰)

اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو۔ اے ہمارے رب اور میری دعا سن لے۔ اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

احادیث کی روشنی میں ایصال ثواب کا ثبوت و تحقیق:

(۱) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ان کی والدہ فوت ہوگئی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا؟ میری ماں فوت ہوگئی ہے کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کون سا صدقہ بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پلانا۔ (احمد، نسائی)

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر میں میت کی مثال ڈوبنے والے اور فریاد کرنے والے کی طرح ہے، جو اپنے ماں باپ، بھائی یا کسی دوست کی دُعا کا منتظر رہتا ہے۔ جب اسے دُعا پہنچتی ہے تو اسے یہ دنیا جہاں کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ بیشک اہل دنیا کی دُعا سے اللہ تعالیٰ اہل قبور کو پہاڑوں کے برابر اجر عطا فرماتا ہے۔ مردوں کے لئے زندوں کا بہترین تحفہ ان کے لئے استغفار کرنا ہے۔ (بیہقی)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جنت میں نیک آدمی کا درجہ بلند فرماتا ہے تو آدمی عرض کرتا ہے، یا اللہ! یہ درجہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟ اللہ رب العالمین فرماتا ہے: تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کیا ہے۔ (احمد)

(۴) حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو جب حد زنا لگنے سے سنگسار کردیا تو بعد از دفن جب دو دن یا تین گزر گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے جہاں صحابہ کرام بیٹھے تھے پس سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بیٹھ گئے اور صحابہ کرام کو فرمایا کہ ماعز بن مالک کی بخشش کی دعا کرو تو صحابہ کرام نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کی مغفرت کی دعا مانگی۔ (مسلم، جلد دوم)

بفضلہ تعالیٰ اہل سنت وجماعت کا یہی معمول ہے۔

ساتواں:

(۵) حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بے شک مردے سات دن تک اپنی قبروں میں آزمائے جاتے ہیں تو صحابہ کرام سات روز تک ان کی جانب سے کھانا کھلانا مستحب سمجھتے تھے۔ (شرح الصدور ابونعیم فی الحلیہ) چنانچہ شیخ المحدثین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے فرمایا: وتصدیق کردہ شود از میت بعد رفتن او از عالم تا ہفت روز۔ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ) اور میت کے مرنے کے بعد سات روز تک صدقہ کرنا چاہیئے۔

دسواں:

(۶) فرمایا دس دنوں میں قرآن ختم کرو۔ (بخاری شریف، جلد اول) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ قرآن کتنے دنوں میں پڑھا جائے فرمایا دس دنوں میں۔ (ابوداؤد مترجم جلد اول) لہٰذا قرآن پڑھ کر میت کو بخشنے میں کوئی حرج نہیں!

(۷) حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو سکھایا کرتے تھے کہ وہ جب قبرستان جائیں تو وہاں یہ کہیں دعا (السلام علیکم اھل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ للاحقون نسال اللہ لنا ولکم العافیۃ) سلامتی ہو تم پر اے گھر والے مومنین ومسلمین سے! یقینا ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تم سے ضرور ملیں گے ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے عافیت یعنی مکروہات سے نجات مانگتے ہیں۔ (مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو گھر اس لیے فرمایا ہے کہ جس طرح زندہ انسان اپنے اپنے گھروں میں رہتے ہیں اسی طرح مردے اپنی اپنی قبروں میں رہتے ہیں۔

اهل الديار من المومنين والمسلمين من المومنين اهل الديار کا بیان اور اس کی وضاحت ہے اسی طرح و المسلمين من المومنين کی تاکید کے لیے استعمال فرمایا گیا ہے۔

(۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قبرستان سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبروں کی طرف روئے مبارک کر کے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ دعا (السلام عليكم يا اهل القبور يغفر الله لنا ولكم انتم سلفنا ونحن بالاثر) ۔اے قبر والو! تمہاری خدمت میں سلام پیش ہے اور اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم میں سے پہلے پہنچے ہوئے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے ہی والے ہیں۔امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حدیث کے الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبروں کی طرف اپنا روئے مبارک کر کے متوجہ ہوئے، میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب کوئی شخص اہل قبور پر سلام پیش کرے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ اس وقت اس کا منہ میت کے منہ کے سامنے ہو، اسی طرح جب دعاء مغفرت و فاتحہ خوانی وغیرہ کے لیے قبر پر کھڑا ہو تو اپنا منہ میت کے سامنے رکھے چنانچہ علماء و مجتہدین کا یہی مسلک ہے اور اسی کے مطابق تمام مسلمانوں کا عمل ہے صرف علامہ ابن حجر اس کے خلاف ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ قبر پر حاضر ہونے والا دعائے مغفرت و فاتحہ خوانی کے وقت اپنا منہ قبلہ کی طرف رکھے۔

مظہر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی میت کی زیارت اس کی زندگی کی ملاقات کی طرح ہے لہٰذا جس طرح کسی شخص کی زندگی میں اس سے ملاقات کے وقت اپنا منہ اس کے منہ کی طرف متوجہ رکھا جاتا ہے اس طرح اس کے مرنے کے بعد اس کی میت یا اس کی قبر کی زیارت کے وقت بھی اپنا منہ اس کے منہ کے سامنے رکھا جائے پھر یہ کہ کسی بھی میت کے سامنے وہی طریقہ و آداب ملحوظ رہنے چاہئیں جو اس کی زندگی میں نشست و برخاست کے وقت ملحوظ ہوتے تھے۔مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کسی ایسے شخص کی ملاقات کے وقت جو اپنے کمالات و فضائل کی بنا پر عظیم المرتبت و رفیع القدر تھا ادب و احترام کے پیش نظر اس کے بالکل قریب نہیں بیٹھتا تھا بلکہ اس سے کچھ فاصلہ پر بیٹھتا تھا تو اب اس کی میت یا اس کی قبر کی زیارت کے وقت بھی وہ فاصلہ سے کھڑا رہے یا بیٹھے اور اگر اس کی زندگی میں بوقت ملاقات اس کے قریب بیٹھتا تھا کہ جب اس کی میت یا قبر کی زیارت کرے تو اس کے قریب ہی کھڑا ہو یا بیٹھے۔

جب کسی قبر کی زیارت کی جائے تو اس وقت سورۃ فاتحہ اور قل هو الله احد تین مرتبہ پڑھے اور اس کا ثواب میت کو بخش کر اس کے لیے دعائے مغفرت کرے۔

ائمہ اربعہ کے مطابق ایصال ثواب کا ثبوت

حقیقت یہ ہے کہ قرآن اور بدنی عبادتوں کے ذریعہ ایصال ثواب حدیث سے ثابت ہے اور یہی ائمہ اربعہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کی رائے ہے اور فقہاء شوافع میں سے بھی بہت سے لوگ اسی کے قائل ہیں البتہ تمل کے

لئے اخلاص چاہئے اور جس میں اخلاص ہو، جو عمل اخلاص سے خالی ہو وہ خود لائق ثواب نہیں اور جو عمل خود ہی لائق ثواب نہ ہو اس کا ثواب دوسروں کو کیوں کر ایصال کیا جا سکتا ہے؟ یہی بات مشہور فقیہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے۔(ردالمحتار، ابن عابدین شامی)

حافظ سیوطی شرح الصدور میں لکھتے ہیں کہ: جمہور سلف اور ائمہ ثلاثہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد) کے نزدیک میت کو تلاوتِ قرآنِ کریم کا ثواب پہنچتا ہے، لیکن اس مسئلے میں ہمارے امام شافعی کا اختلاف ہے۔

انہوں نے امام قرطبی کے حوالے سے لکھا ہے کہ: شیخ عز الدین بن عبدالسلام فتویٰ دیا کرتے تھے کہ میت کو تلاوتِ قرآنِ کریم کا ثواب نہیں پہنچتا، جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے کسی شاگرد کو خواب میں ان کی زیارت ہوئی، اور ان سے دریافت کیا کہ آپ زندگی میں یہ فتویٰ دیا کرتے تھے، اب تو مشاہدہ ہو گیا ہوگا، اب کیا رائے ہے؟ فرمانے لگے کہ: میں دُنیا میں یہ فتویٰ دیا کرتا تھا، لیکن یہاں آ کر جو اللہ تعالیٰ کے کرم کا مشاہدہ کیا تو اس فتویٰ سے رُجوع کر لیا، میت کو قرآنِ کریم کی تلاوت کا ثواب پہنچتا ہے۔ امام محی الدین نووی شافعی شرح المہذب میں لکھتے ہیں کہ: قبر کی زیارت کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ جس قدر ہو سکے قرآن کریم کی تلاوت کرے، اس کے بعد اہلِ قبور کے لئے دُعا کرے، امام شافعی نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور اس پر ہمارے اصحاب متفق ہیں۔ فقہائے حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کی کتابوں میں بھی ایصالِ ثواب کی تصریحات موجود ہیں، اس لئے میت کے ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی تو بلاشبہ دُرست ہے۔ (شرح مہذب، ج۵ ص۳۱۱، بیروت)

غیر مقلدین کے اکابرین سے ایصالِ ثواب کا ثبوت:

غیر مقلد عالم مولوی عبدالستار لکھتا ہے۔ میت کے لئے انفرادی طور پر قرآن پڑھ کے اس کا ثواب میت کو پہنچانا چاہئے، اتفاقیہ طور پر اگر کچھ لوگ جمع ہو جائیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے مگر اس کو رسم اور رواج نہیں بنانا چاہئے۔ امام احمد اور امام ابوحنیفہ کا مذہب ہے کہ میت کو قرآن پڑھنے کا ثواب پہنچتا ہے، امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔

وقراة القران عنه فهذا فيه قولان احدهما ينتفع به وهو مذهب احمد و ابى حنيفة۔ (فتاوی ص ۳۱۵)

یعنی میت کی طرف سے قرآن پڑھنے کے بارے میں دو قول ہے، ایک قول یہ ہے کہ میت کو اس سے فائدہ ہوتا ہے اور یہی امام احمد، امام ابوحنیفہ کا مذہب ہے۔

نیز فرماتے ہیں **فاذا اهدى ميت ثوابصيام اوصلاة او قراة جاز ذالك** (ص ۳۲۲) یعنی اگر میت کو روزہ، نماز یا قرآن کی تلاوت کا ثواب ہدیہ کرے تو یہ جائز ہے (فتاوی ستاریہ شائع کردہ مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی)

اس تمام بحث سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لائق ہو گئے ہیں کہ:

۱۔ مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کرنا عین اسلام ہے۔

۲۔ وہ کھانے اور نعمتیں جن پر اللہ کا نام لے کر ایصالِ ثواب کی غرض سے حاجتمندوں کو کھلایا جاتا ہے، وہ شرعاً درست ہے۔

۳۔ اولیاء اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے، جنکو اللہ نے سفارش وعطا کا حق دے رکھا ہے۔

۴۔ شفاعت کا نظریہ حقیقی ہے اور قرآن اسکا مصدق ہے۔

۵-ایصال ثواب وشفاعت کا نظریہ کسی طور بھی بدعت نہیں اور اسکو بدعت کہنا از خود بدعت ہے اور خلاف قرآن وسنت ہے۔

عبادات مالیہ وبدنیہ کے احکام کا بیان

عبادت کی اقسام ہیں۔ایک صرف مالی عبادت ہے جس طرح زکوٰۃ ہے جبکہ دوسری صرف بدنی ہے جس طرح نماز ہے اور تیسری ان دونوں سے مرکب ہے اور وہ حج ہے۔اور نیابت پہلی قسم میں اختیار اور ضرورت دونوں حالتوں میں جاری ہوتی ہے کیونکہ نائب کے فعل سے مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔اور دوسری قسم میں کوئی نیابت جائز نہیں ہے۔کیونکہ اس میں مقصود نفس کا مشقت برداشت کرنا ہے اور یہ قدرت کے وقت جاری نہیں ہوتی۔اور تیسری قسم میں عجز کے وقت نیابت جاری ہوتی ہے۔اور دوسری قسم کا حکم اس لئے ہے کہ مال کی کمی سے مشقت برداشت کرنا ہے لہٰذا قدرت اس میں نیابت جاری نہ ہوگی۔کیونکہ نفس کو سزا دینا موجود نہ ہوگا اور شرط یعنی موت کے وقت تک عجز کا باقی رہنا ہے۔کیونکہ حج ساری عمر کا فریضہ ہے۔اور نفلی حج میں قدرت کے وقت بھی نائب بنانا جائز ہے۔کیونکہ نفل کا باب وسیع ہے۔

ظاہر مذہب یہ ہے کہ حج اس شخص کی طرف سے واقع ہوگا جس کی طرف سے کیا گیا ہے۔اور اس باب میں بیان ہونے والی تمام احادیث اسی دلیل پر موجود ہیں۔

خثعمیہ عورت کی حدیث جس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا: تو اپنے باپ کی طرف حج وعمرہ کر۔حضرت امام محمد علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ حج تو حج کرنے والے کی طرف سے واقع ہوگا جبکہ حکم دینے والے کے لئے خرچ کرنے کا ثواب ہے۔کیونکہ حج عبادت بدنیہ ہے اور عجز کے وقت خرچ کرنے کے قائم مقام ہوگیا جس طرح صوم کے باب میں فدے کا حکم ہے۔(ہدایہ)

مصنف کی اس عبارت میں عبادت بدنیہ کی مشقت کو بیان کیا گیا ہے اور اصول فقہ میں یہ قانون ہے کہ جس عبادت میں جس قدر مشقت ہوگی اس میں ثواب بھی اسی کی مقدار زیادہ ہوگا۔لہٰذا اس کا ثبوت حسب ذیل قاعدہ فقہیہ سے ہے۔

فوائد مشقت کی مقدار کے مطابق کا قاعدہ فقہیہ:

النعمة بقدر النقمة و النقمة بقدر النعمة ۔(الاشباہ والنظائر)

فوائد مشقت کی مقدار کے مطابق ہوتے ہیں اور مشقت بھی فوائد کی مقدار کے مطابق ہوتی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک انسان عبادات وریاضات میں جس قدر محنت ومشقت اٹھاتا ہے اسے ثواب ودرجہ بھی اسی کے مطابق حاصل ہوتا ہے اور اسی طرح محنت وجہد بھی مسلمانوں پر اسی قدر ہے۔جس کی وہ صلاحیت رکھتے ہیں۔

اس قاعدہ کا ثبوت یہ حدیث مبارکہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سنی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ کر نماز کا آدھا اجر ہوتا ہے ایک دن میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، میں نے اپنا ہاتھ آپ کے

سر اقدس پر رکھا آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا آدھا اجر ہوتا ہے حالانکہ آپ خود بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا: ہاں لیکن تم مجھ جیسے کب ہو؟ (مسلم ج۱ص ۲۵۳، قدیمی کتب خانہ کراچی)

لیلۃ القدر کے قیام پر عنائیت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان میں ایمان واحتساب کے ساتھ روزہ رکھا اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے گئے اور جس نے قدر کی رات ایمان واحتساب کے ساتھ قیام کیا اس کے بھی سابقہ گناہ بخش دیئے گئے (بخاری ج۱ص ۲۷۰، قدیمی کتب خانہ کراچی)

جہاد میں بقدر مشقت فوائد

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی طرف لشکر بھیجا اور فرمایا: ہر دو آدمیوں میں سے ایک جائے اور فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی (جہاد پر) جانے والے کے اہل وعیال کی دیکھ بھال کے لئے اور اس کے گھر اور اس کے مال کی نگہبانی کے لئے بیٹھے گا اس کو جہاد پر جانے والے شخص کا آدھا اجر ملے گا۔

(مسلم ج۲ص ۱۳۸، قدیمی کتب خانہ کراچی)

دوسروں کی طرف سے نماز پڑھنے یا روزہ رکھنے میں مذاہب اربعہ:

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ کے بارے میں مروی ہے کہ ان تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا جاتا تھا کہ کیا کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے یا کسی دوسرے کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کے جواب میں فرمایا کرتے تھے کہ نہ تو کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے نماز پڑھے اور نہ کسی دوسرے کی طرف سے روزے رکھے۔ (مؤطا امام مالک، کتاب الصوم)

حضرت امام مالک، ابوحنیفہ اور حضرت امام شافعی کا مسلک یہی ہے کہ نماز روزہ کسی کی طرف سے کرنا تا کہ وہ بری الذمہ ہو جائے درست نہیں ہے ہاں احناف کے نزدیک یہ جائز ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی بھی عمل کا ثواب خواہ وہ نماز ہو یا روزہ وغیرہ کسی دوسرے کو بخش سکتا ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص فوت ہو گیا حالانکہ اس نے روزوں کی منت مانی تھی تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے گا۔ اور اگر کوئی شخص فوت ہوا جس پر رمضان کے روزے تھے تو ولی اس کی طرف سے روزہ نہ رکھے بلکہ اس پر واجب ہے کہ اس کے مال سے فدیہ ادا کرے۔

(اکمال اکمال المعلم، ج۳، ص ۲۶۲، بیروت)

10 - باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى يَحْيَى بْنِ اَبِى اِسْحَاقَ فِيْهِ

یہ باب ہے کہ اس روایت میں یحییٰ بن اسحاق سے ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

5408 - اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِى اَدْرَكَهُ الْحَجُّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَثْبُتُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَاِنْ شَدَدْتُهُ خَشِيْتُ اَنْ يَمُوتَ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ "اَفَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ اَكَانَ مُجْزِئًا" . قَالَ نَعَمْ . قَالَ "فَحُجَّ عَنْ اَبِيْكَ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ میرے والد پر حج لازم ہوگیا ہے جو بوڑھے عمر رسیدہ ہیں' جو سواری پر نہیں بیٹھ سکتے' اگر میں اُنہیں باندھ دیتا ہوں' تو مجھے یہ اندیشہ ہے' وہ فوت ہو جائیں گے' تو کیا میں اُن کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر ان کے ذمے قرض ہوتا اور تم اسے ادا کردیتے' تو کیا وہ ادا ہو جاتا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔

5409 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّى عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ اِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَاِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيْتُ اَنْ اَقْتُلَهَا . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ" . قَالَ نَعَمْ . قَالَ "فَحُجَّ عَنْ اُمِّكَ" .

☆☆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے تھے' اسی دوران ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ عمر رسیدہ خاتون ہیں' اگر میں انہیں سواری پر سوار کرتا ہوں' تو وہ صحیح طرح بیٹھ نہیں سکیں گی اور اگر میں انہیں باندھ دوں' تو مجھے یہ اندیشہ ہے' وہ فوت ہو جائیں گی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر تمہاری والدہ کے ذمے قرض ہوتا' تو کیا تم اسے ادا کردیتے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی والدہ کی طرف سے حج بھی کرلو۔

5410 - اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

5408-تقدم (الحديث 2633) .

5409-تقدم (الحديث 2642) .

5410-تقدم (الحديث 2642)

يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَاِنْ حَمَلْتُهُ لَمْ يَسْتَمْسِكْ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ "حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ".

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سُلَيْمَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ.

☆☆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میرے والد ایک عمر رسیدہ شخص ہیں' جو حج کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے' اگر میں انہیں سواری پر بٹھاتا ہوں' تو وہ بیٹھ نہیں سکیں گے' تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی طرف سے حج کرلو۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: سلیمان نامی راوی نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

5411 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ "نَعَمْ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ اَكَانَ يُجْزِءُ عَنْهُ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے دریافت کیا: میرے والد عمر رسیدہ شخص ہیں' کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا اور تم اسے ادا کردیتے' تو کیا یہ ان کی طرف سے ادا ہو جاتا؟

11 - باب الْحُكْمِ بِاتِّفَاقِ اَهْلِ الْعِلْمِ.

یہ باب ہے کہ اہل علم کے اتفاق کے مطابق فیصلہ دینا

5412 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ هُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَكْثَرُوْا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّهُ قَدْ اَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَّلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ عَلَيْنَا اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ مِنْكُمْ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَلْيَجْتَهِدْ رَاْيَهُ وَلَا يَقُوْلُ اِنِّيْ اَخَافُ وَاِنِّيْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَّبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَاتٌ فَدَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ.

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ جَيِّدٌ جَيِّدٌ.

5411- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5389) .

5412- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9399) .

☆☆ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بہت زیادہ لوگ آئے ہوئے تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے: ہم پر ایک ایسا زمانہ بھی آیا تھا' جب ہم فیصلے نہیں دیا کرتے تھے اور نہ ہی ہم اس مقام پر فائز ہوئے تھے' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ ہمارے نصیب میں لکھ دیا اور ہم اس مقام تک پہنچ گئے' جسے تم دیکھ رہے ہو' تو آج کے بعد تم میں سے جس شخص کو اس کام کا سامنا کرنا پڑے' وہ اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرے' اگر کوئی ایسا مسئلہ سامنے آجائے' جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کرے' اگر کوئی ایسا مسئلہ آجائے' جو اللہ کی کتاب میں بھی نہ ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بھی اس کے لیے کوئی فیصلہ نہ ہو' تو وہ اس بارے میں وہ فیصلہ کرے' جو صالحین نے فیصلہ دیا تھا' اگر کوئی ایسا معاملہ آجائے' جو اللہ کی کتاب میں بھی نہ ہو اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے بارے میں فیصلہ نہ دیا ہو اور صالحین نے بھی اس کے بارے میں فیصلہ نہ دیا ہو' تو بے شک اپنی رائے کے ذریعے اجتہاد کرے اور یہ نہ کہے: مجھے یہ اندیشہ ہے' مجھے یہ اندیشہ ہے' اس کی وجہ یہ ہے' حلال واضح ہے' اور حرام بھی واضح ہے' اور اس کے درمیان میں کچھ مشتبہ اُمور ہیں' تم اس چیز کو چھوڑ دو' جو تمہیں شک میں مبتلا کرے اور اسے اختیار کرلو' جو تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت بہت عمدہ ہے' بہت عمدہ ہے۔

5413 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَتَى عَلَيْنَا حِينٌ وَّلَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ فَإِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ وَلَا يَقُولُ اَحَدُكُمْ اِنِّي اَخَافُ وَاِنِّي اَخَافُ فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَّبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُورٌ مُّشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيبُكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم پر ایک ایسا وقت بھی آیا جب ہم فیصلے نہیں دیا کرتے تھے اور ہماری ایسی حیثیت بھی نہیں تھی' پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے یہ مقدر کیا' ہم اس مقام پر پہنچ جائیں جسے تم دیکھ رہے ہو' تو آج کے بعد جس کے سامنے فیصلہ کرنے کی ذمہ داری آئے' وہ اس مسئلے کے بارے میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرے جو اللہ کی کتاب میں موجود ہے' اگر کوئی ایسا معاملہ سامنے آجائے جس کا تذکرہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ شخص اس کے مطابق فیصلہ دے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا' پھر اگر کوئی ایسا معاملہ آجائے جس کا ذکر اللہ کی کتاب میں بھی نہ ہو اور اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کوئی فیصلہ نہ دیا ہو تو وہ اس بارے میں وہ فیصلہ دے جو صالحین نے دیا تھا اور کوئی شخص یہ نہ کہے: مجھے یہ خوف ہے' مجھے یہ خوف ہے' کیونکہ حلال واضح ہے' اور حرام بھی واضح ہے' اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ اُمور ہیں' تو تم اس چیز کو چھوڑ دو جو تمہیں شک میں مبتلا کرتی ہے' اور اسے اختیار کرلو جو شک میں مبتلا نہیں کرتی۔

5413 - انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (9197) ۔

5414 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ يَسْاَلُهُ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اقْضِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَاِنْ شِئْتَ فَتَاَخَّرْ وَلَا اَرَى التَّاَخُّرَ اِلَّا خَيْرًا لَّكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ .

☆☆ امام شعبی' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خط لکھا جس میں ان سے ایک سوال کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب لکھا کہ تم اللہ کی کتاب میں موجود حکم کے مطابق فیصلہ دو' اگر اللہ کی کتاب میں حکم موجود نہ ہو تو اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق فیصلہ دو' اگر وہ اللہ کی کتاب اور اللہ کے نبی کی سنت میں بھی موجود نہ ہو تو اس چیز کے مطابق فیصلہ دو جس کے مطابق نیک لوگوں نے فیصلہ دیا ہے' اگر وہ مسئلہ اللہ کی کتاب میں' اللہ کے رسول کی سنت میں نہ ہو اور صالحین نے بھی اس کے بارے میں فیصلہ نہ دیا ہو' تو پھر چاہو تو آگے بڑھ جاؤ اور اگر چاہو تو پیچھے ہٹ جاؤ' میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمہارے لیے پیچھے ہٹ جانا بہتر ہوگا' تم پر سلام ہو!

شرح

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان (معاذ) کو (قاضی وحاکم بنا کر) یمن بھیجا تو ان سے (بطور امتحان) پوچھا کہ جب تمہارے سامنے کوئی قضیہ پیش ہوگا تو تم کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ "میں کتاب اللہ (قرآن کریم) کے موافق فیصلہ کروں گا۔" فرمایا "اگر تمہیں وہ مسئلہ (صراحۃ) کتاب اللہ میں نہ ملا؟" انہوں نے کہا "پھر میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) کے موافق فیصلہ کروں گا" فرمایا "اگر تمہیں وہ مسئلہ سنت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بھی نہ ملا؟

انہوں نے کہا تو پھر میں اپنی عقل سے اجتہاد کروں گا اور (اپنے اجتہاد و حقیقت رسی میں) کوتاہی نہیں کروں گا۔" (یا وہ روای جنہوں نے یہ حدیث معاذ سے روایت کی ہے۔ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) اپنا دست مبارک معاذ کے سینے پر مارا (تا کہ اس کی برکت سے وہ اپنی بات پر ثابت قدم رہیں اور ان کے علم میں اضافہ ہو اور فرمایا) تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول (یعنی معاذ) کو اس چیز کی توفیق عطا کی جس سے (اللہ) اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہو۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی، مشکوۃ المصابیح، جلد سوم: رقم الحدیث، 864)

میں اپنی عقل سے اجتہاد کروں گا" کا مطلب یہ ہے کہ میں اس قضیہ کا حکم ان مسائل پر قیاس کے ذریعہ حاصل کروں گا جو نصوص یعنی کتاب وسنت میں مذکور ہیں بایں طور کہ کتاب وسنت میں اس قضیہ کے مشابہ جو مسائل مذکور ہیں ان کے مطابق اس قضیہ کا حکم و فیصلہ کروں گا۔ مظہر نے بھی اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے۔ کہ پہلے میں غور وفکر کروں گا کہ میرے سامنے جو قضیہ پیش ہوا ہے کہ

جس کا کوئی حکم کتاب وسنت میں مذکور نہیں ہے وہ کون سے اپنے مسئلہ سے مشابہ ہے جو کتاب وسنت میں مذکور ہے جب میں ان دونوں کے درمیان مشابہت پاؤں گا تو اس کا وہی حکم وفیصلہ کروں گا جو کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ میں مذکور مسئلہ کا ہے، چنانچہ آئمہ مجتہدین کے یہاں اس قیاس پر بہت سے مسائل کا استنباط کیا گیا ہے، یہ الگ بات ہے کہ ان آئمہ مجتہدین نے قیاس کی علت وبنیاد میں اختلاف کی ہے مثلاً گیہوں کے ربوا (سود) کے حرام ہونے کے بارے میں نص (یعنی صریح حکم) جب کہ تربوز کے بارے میں ایسی نص نہیں ہے۔

لہذا حضرت امام شافعی نے تربوز کو گیہوں پر قیاس کرتے ہوئے اس کے ربوا کو بھی حرام قرار دیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک گیہوں کے ربوا کے حرام ہونے علت اس کا کھائی جانے والی چیز ہے "اس لئے گیہوں کے حکم پر قیاس کرتے ہوئے اس کا ربوا بھی حرام ہوگا۔ جب کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک گیہوں کے ربوا کے حرام ہونے کی علت چونکہ اس کا مکیل (یا موزون) ہونا ہے اس لئے انہوں نے گیہوں پر چونے کو قیاس کیا اور یہ مسئلہ اخذ کیا کہ چونے کا ربوا بھی حرام ہے۔ بہر حال یہ حدیث قیاس واجتہاد کے مشروع ہونے کی علت کی بہت مضبوط دلیل ہے اور اصحاب ظواہر (غیر مقلدین) کے مسلک کے خلاف ہے جو قیاس واجتہاد کے منکر ہیں۔

12 - باب تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ) .

یہ باب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تصدیق "جو شخص اس چیز کے مطابق فیصلہ نہ دے جو اللہ نے نازل کی ہے تو یہی لوگ کافر ہیں"

5415 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ مُلُوكٌ بَعْدَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بَدَّلُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَكَانَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ قِيلَ لِمُلُوكِهِمْ مَا نَجِدُ شَتْمًا أَشَدَّ مِنْ شَتْمٍ يَشْتِمُونَا هَؤُلَاءِ إِنَّهُمْ يَقْرَءُونَ (وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ) وَهَؤُلَاءِ الْآيَاتِ مَعَ مَا يَعِيبُونَا بِهِ فِي أَعْمَالِنَا فِي قِرَاءَتِهِمْ فَادْعُهُمْ فَلْيَقْرَءُوا كَمَا نَقْرَأُ وَلْيُؤْمِنُوا كَمَا آمَنَّا . فَدَعَاهُمْ فَجَمَعَهُمْ وَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ أَوْ يَتْرُكُوا قِرَاءَةَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ إِلَّا مَا بَدَّلُوا مِنْهَا فَقَالُوا مَا تُرِيدُونَ إِلَى ذَلِكَ دَعُونَا . فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمُ ابْنُوا لَنَا أُسْطُوَانَةً ثُمَّ ارْفَعُونَا إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْطُونَا شَيْئًا نَرْفَعُ بِهِ طَعَامَنَا وَشَرَابَنَا فَلَا نَرِدُ عَلَيْكُمْ .

وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ دَعُونَا نَسِيحُ فِي الْأَرْضِ وَنَهِيمُ وَنَشْرَبُ كَمَا يَشْرَبُ الْوَحْشُ فَإِنْ قَدَرْتُمْ عَلَيْنَا فِي أَرْضِكُمْ فَاقْتُلُونَا . وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمُ ابْنُوا لَنَا دُورًا فِي الْفَيَافِي وَنَحْتَفِرُ الْآبَارَ وَنَحْتَرِثُ الْبُقُولَ فَلَا نَرِدُ عَلَيْكُمْ

5415- انفرد به النسائي . تحفة الأشراف (5575) .

وَلَا نَمُرُّ بِكُمْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْقَبَائِلِ اِلَّا وَلَهُ حَمِيْمٌ فِيهِمْ ـ قَالَ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا) وَالْاٰخَرُوْنَ قَالُوْا نَتَعَبَّدُ كَمَا تَعَبَّدَ فُلَانٌ وَنَسِيْحُ كَمَا سَاحَ فُلَانٌ وَنَتَّخِذُ دُوْرًا كَمَا اتَّخَذَ فُلَانٌ ـ وَهُمْ عَلٰى شِرْكِهِمْ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِاِيْمَانِ الَّذِيْنَ اقْتَدَوْا بِهٖ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ انْحَطَّ رَجُلٌ مِّنْ صَوْمَعَتِهٖ وَجَآءَ سَائِحٌ مِّنْ سِيَاحَتِهٖ وَصَاحِبُ الدَّيْرِ مِنْ دَيْرِهٖ فَاٰمَنُوْا بِهٖ وَصَدَّقُوْهُ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ) اَجْرَيْنِ بِاِيْمَانِهِمْ بِعِيْسٰى وَبِالتَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَبِاِيْمَانِهِمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَصْدِيْقِهِمْ قَالَ (يَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ) الْقُرْاٰنَ وَاتِّبَاعَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ) يَتَشَبَّهُوْنَ بِكُمْ (اَنْ لَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ) الْاٰيَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے بعد آنے والے بادشاہوں نے تورات اور انجیل میں تبدیلی کر دی' ان میں کچھ صحیح اہل ایمان بھی تھے' جو تورات کی تلاوت کیا کرتے تھے' ان بادشاہوں سے یہ کہا گیا: ہمارے نزدیک ہمارے لیے سب سے بُری گالی وہ ہے' جو یہ لوگ ہمیں دیتے ہیں' یہ لوگ یہ تلاوت کرتے ہیں:

''اور جو شخص اس چیز کے مطابق فیصلہ نہ دے' جسے اللہ نے نازل کیا ہے' تو یہی لوگ کافر ہیں''۔

تو یہ وہ آیات ہیں' جن کے ساتھ یہ لوگ ہمارے اعمال کے بارے میں' ہماری عیب گیری کرتے ہیں' تو آپ ان لوگوں کو بلائیں اور یہ لوگ اسی طرح تلاوت کریں' جس طرح ہم تلاوت کرتے ہیں اور یہ لوگ اسی طرح ایمان رکھیں' جس طرح ہم ایمان رکھتے ہیں' تو بادشاہ نے ان لوگوں کو بلایا' انہیں اکٹھا کیا اور ان کے سامنے یہ پیش کش کی کہ یا تو وہ قتل ہو جائیں اور یہ وہ تورات اور انجیل کی قراءت کو ترک کر دیں اور اسی طرح سے پڑھیں' جو تبدیلی کے بعد پڑھی جاتی ہے' تو ان لوگوں نے یہ کہا: تم کرنا کیا چاہتے ہو؟ تم انہیں چھوڑ دو! تو ان میں سے ایک گروہ نے کہا: تم ہمارے لیے ایک مینار تعمیر کر دو' پھر ہمیں اس پر چڑھا دو اور ہمیں اپنے کھانے پینے کے لیے کوئی چیز دے دو' ہم تمہارے پاس نہیں آئیں گے' ان میں سے ایک گروہ نے یہ کہا: ہمیں چھوڑ دو! ہم زمین میں گھومتے پھرتے ہیں' اسی طرح ہم گھومیں پھریں گے' اسی طرح کھائیں پئیں گے جس طرح وحشی جانور رہتے ہیں' اگر تم اپنے علاقے میں ہم پر قابو پاؤ تو بے شک' ہمیں قتل کر دینا' ان میں سے ایک گروہ نے یہ کہا: ہمارے لیے بیابانوں میں ایک عبادت گاہ بنا دو' ہم کنویں کھود لیں گے' سبزیاں کاشت کر لیں گے' نہ ہم تمہارے پاس آئیں گے' نہ تمہارے پاس سے گزریں گے۔ تو ان میں سے ہر ایک قبیلے کا ان میں کوئی ایک حمایتی موجود تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے ایسا ہی کیا' پھر اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی

''اور جس رہبانیت کے نئے طریقے کا انہوں نے آغاز کیا تھا وہ ہم نے ان پر لازم نہیں کی تھی اور انہوں نے اس کا آغاز اس لیے کیا تھا' تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کریں' تو وہ اس کا صحیح طریقے سے خیال نہیں رکھ سکے''۔

دوسرے لوگوں نے (یعنی بعد میں آنے والوں نے) یہ کہا: ہم تو اسی طرح عبادت کریں گے جس طرح فلاں عبادت کرتا تھا' ہم اس طرح زمین میں گھومیں پھریں گے' جس طرح فلاں گھومتا تھا' ہم اس طرح عبادت خانہ بنائیں گے جس طرح فلاں نے

عبادت خانہ بنایا تھا' تو وہ لوگ اپنے اس بڑے کے طریقے پر گامزن رہے اور ان لوگوں کے پاس ان لوگوں کے ایمان کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا' جن کی انہوں نے پیروی کی تھی' جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا' تو ان میں سے تھوڑے سے لوگ باقی رہ گئے تھے' ان میں سے ایک شخص اپنی عبادت گاہ سے اتر کر نیچے آیا' ایک گھومنے پھرنے والا گھومتا پھرتا آیا' گرجا والا شخص اپنے گرجے سے باہر آیا' تو یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کر دی۔

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اس کے رسول پر ایمان لاؤ' اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت کا دوگنا عطاء کرے گا''۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی تمہیں دو مرتبہ اجر عطاء کرے۔ ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام تورات اور انجیل پر ایمان رکھنے کی وجہ سے' دوسرا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے اور ان کی تصدیق کرنے کی وجہ سے۔

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اس نے تمہارے لیے نور بنایا ہے' جس میں تم چلتے ہو''۔

اس سے مراد قرآن اور ان لوگوں کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا ہے۔

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تا کہ اہل کتاب یہ بات جان لیں''۔

یعنی وہ لوگ جو تمہارے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

''(وہ بات یہ ہے) کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل میں سے کسی بھی چیز پر قدرت نہیں رکھتے''۔

شرح

(آیت) ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکفرون ۔ کافروں، ظالمون اور فاسقون یہ سب کفار کے حق میں نازل ہوئے، یہ صحیح مسلم کی حدیث سے ثابت ہے جو حضرت براء سے مروی ہے یہ پہلے گزر چکی ہے رہا مسلمان تو وہ کافر نہیں ہوتا اگر چہ وہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرے، بعض علماء نے فرمایا: اس میں اضمار ہے یعنی جو قرآن کو رد کرتے ہوئے اللہ کے نازل شدہ کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے انکار کی وجہ سے اللہ کے نازل شدہ کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا وہ کافر ہے، یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس پر یہ آیت عام ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ ہر اس شخص کو عام ہے جو مسلمان، یہود اور کفار میں سے اللہ کے نازل شدہ حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا یعنی وہ یہ اعتقاد رکھتا ہو اور قرآن کے فیصلہ کے خلاف کرنا حلال سمجھتا ہو، مگر وہ شخص جس نے ایسا کیا لیکن یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ حرام کا ارتکاب کر رہا ہے تو وہ فاسق مسلمانوں میں سے ہے اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے تو اسے عذاب دے چاہے تو اسے معاف کر دے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک روایت میں فرمایا: جس نے اللہ کے نازل شدہ کے مطابق فیصلہ نہیں کیا اس نے ایسا

النَّارِ"۔

☆☆ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ، سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''تم لوگ اپنے مقدمات میرے پاس لاتے ہو' میں بھی ایک انسان ہوں' ہوسکتا ہے کوئی شخص اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے کے مقابلے میں زیادہ تیز ہو' تو جس شخص کے حق میں' میں اس کے بھائی کے حق سے تعلق رکھنے والی کسی چیز کا فیصلہ دے دوں' تو وہ اسے قبول نہ کرے' کیونکہ میں نے اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دیا ہوگا''۔

14 - باب حُكْمِ الْحَاكِمِ بِعِلْمِهِ

حاکم کا اپنے علم کے مطابق فیصلہ دینا

5417 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ "بَيْنَمَا امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هٰذِهِ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ . وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ . فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا اِلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِىْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا . فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا . فَقَضٰى بِهِ لِلصُّغْرٰى" .

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ مَا سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ قَطُّ اِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا الْمُدْيَةَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ایک دفعہ دو خواتین تھیں' ان دونوں کے ساتھ ان کے بیٹے تھے' بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کے بیٹے کو لے گیا تو ایک خاتون نے دوسری سے کہا: بھیڑیا تمہارے بیٹے کو لے کر گیا ہے' دوسری نے کہا: وہ تمہارے بیٹے کو لے کر گیا ہے' وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں' تو حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی عمر کی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا' وہ دونوں وہاں سے نکل کر حضرت

5416-اخرجه البخاري في المظالم، باب اثم من خاصم في باطل و هو يعلمه (الحديث 2458) بنحوه، و في الشهادات، باب من اقام البينة بعد اليمين (الحديث 2680)، و في الحيل، باب 10 . (الحديث 6967)، و في الاحكام، باب موعظة الامام للخصوم (الحديث 7169)، و باب من قضي له بحق اخيه فلا ياخذه فان قضاء الحاكم لا يحل حرامًا ولا يحرم حلالًا (الحديث 7181) بنحوه، و باب القضاء في كثير المال و قليله (الحديث 7185) بنحوه و اخرجه مسلم في الاقضية، باب الحكم بالظاهر و اللحن بالحجة (الحديث 4 و5 و 6) و اخرجه ابو داؤد في الاقضية، باب في قضاء القاضي اذا اخطا (الحديث 3583) و اخرجه الترمذي في الاحكام، باب ما جاء في التشديد على من يقضى له بشيء ليس له ان ياخذه (الحديث 1339) واخرجه النسائي في آداب القضاة، ما يقطع القضاء (الحديث 5437) واخرجه ابن ماجه في الاحكام، باب قضية الحاكم لا تحل حرامًا و لا تحرم حلالًا (الحديث 2317) . تحفة الاشراف (18261) .

5417-اخرجه البخاري في احاديث الانبياء، باب قول الله تعالى (ووهبنا لداؤد سليمان نعم العبد انه اواب)، (الحديث 3427)، و في الفرائض، باب اذا ادعت المراة ابنا (الحديث 6769) واخرجه النسائي في اداب القضاة، نقض الحاكم ما يحكم به غيره ممن هو مثله او جل منه (الحديث 5419) تحفة الإشراف (13728) .

سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں اور انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: میرے پاس چھری لے کر آؤ' تاکہ میں اسے تم دونوں کے درمیان کاٹ کر تقسیم کردوں' تو چھوٹی عورت بولی: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ ایسا نہ کریں' یہ اسی عورت کا بیٹا ہے۔ تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے اس دن پہلی مرتبہ (چھری کے لیے استعمال ہونے والا لفظ) ''سکین'' سنا' کیونکہ لوگ اسے مدیہ کہا کرتے تھے۔

15 - باب السَّعَةِ لِلْحَاكِمِ فِي اَنْ يَقُوْلَ لِلشَّيْءِ الَّذِي لَا يَفْعَلُهُ افْعَلْ لِيَسْتَبِينَ الْحَقَّ .

حاکم کے لیے اس بات کی گنجائش ہوتی ہے' وہ کوئی ایسا کام' جو نہ کرنا چاہتا ہو'

اس کے بارے میں یہ کہہ دے کہ میں کروں گا' تاکہ اس کے ذریعے حق واضح ہو جائے۔

5418 - اَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ "خَرَجَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا صَبِيَّانِ لَهُمَا فَعَدَا الذِّئْبُ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَاَخَذَ وَلَدَهَا فَاَصْبَحَتَا تَخْتَصِمَانِ فِي الصَّبِيِّ الْبَاقِي اِلٰى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ فَقَالَ كَيْفَ اَمْرُكُمَا فَقَصَّتَا عَلَيْهِ فَقَالَ ائْتُوْنِي بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّ الْغُلَامَ بَيْنَهُمَا . فَقَالَتِ الصُّغْرٰى اَتَشُقُّهُ قَالَ نَعَمْ . فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ حَظِّي مِنْهُ لَهَا . قَالَ . هُوَ ابْنُكِ . فَقَضٰى بِهِ لَهَا" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو خواتین روانہ ہوئیں' ان دونوں کے ساتھ ان کے بچے تھے' بھیڑیے نے ان دونوں میں سے کسی ایک پر حملہ کیا اور اس میں سے ایک بچے کو پکڑ لیا اور باقی رہ جانے والے بچے کے بارے میں ان دونوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا' وہ اپنا مقدمہ لے کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں' حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی عمر کی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا' ان دونوں عورتوں کا گزر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے دریافت کیا: تم دونوں کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں نے اپنا قصہ ان کو سنایا' تو حضرت سلیمان علیہ السلام بولے: تم میرے پاس چھری لے کر آؤ' تاکہ میں اس بچے کو چیر کر ان دونوں کے درمیان تقسیم کردوں۔ تو چھوٹی عورت نے کہا: کیا آپ اسے چیر دیں گے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! وہ عورت بولی: آپ ایسا نہ کریں' اس میں سے میرا حصہ بھی اس عورت کا ہوا۔ تو حضرت سلیمان علیہ السلام بولے: یہ تمہارا بیٹا ہے''۔

تو اس بنیاد پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس عورت کے حق میں فیصلہ دیا۔

5418-اخرجه مسلم في الاقضية، باب بيان اختلاف المجتهدين (الحديث 20م) بنحوه . تحفة الاشراف (13867)

16 - باب نَقْضِ الْحَاكِمِ مَا يَحْكُمُ بِهِ غَيْرُهُ مِمَّنْ هُوَ مِثْلُهُ اَوْ اَجَلُّ مِنْهُ ۔

یہ باب ہے کہ جب حاکم کے علاوہ کوئی دوسرا ایسا شخص فیصلہ دے جو اس کی مانند ہو یا اس سے زیادہ جلیل القدر ہو تو حاکم کا اپنے فیصلے کو کالعدم قرار دینا

5419 - اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "خَرَجَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا وَلَدَاهُمَا فَاَخَذَ الذِّئْبُ اَحَدَهُمَا فَاخْتَصَمَتَا فِى الْوَلَدِ اِلٰى دَاوٗدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَيْفَ قَضٰى بَيْنَكُمَا قَالَتْ قَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى ۔ قَالَ سُلَيْمَانُ اَقْطَعُهٗ بِنِصْفَيْنِ لِهٰذِهٖ نِصْفٌ وَّلِهٰذِهٖ نِصْفٌ ۔ قَالَتِ الْكُبْرٰى نَعَمِ اقْطَعُوْهُ ۔ فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَقْطَعْهُ هُوَ وَلَدُهَا ۔ فَقَضٰى بِهٖ لِلَّتِىْ اَبَتْ اَنْ يَّقْطَعَهٗ"۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو خواتین روانہ ہوئیں' ان کے ساتھ ان کے بچے تھے' تو بھیڑیے نے ان دونوں میں سے ایک بچے کو پکڑ لیا' وہ دونوں بچے کے بارے میں مقدمہ لے کر اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں' تو حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی عمر کی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا' ان دونوں کا گزر جب حضرت سلیمان علیہ اسلام کے پاس سے ہوا تو انہوں نے دریافت کیا' حضرت داؤد علیہ السلام نے تم دونوں کے درمیان کیا فیصلہ کیا ہے؟ تو عورت نے بتایا' حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی عمر کی عورت کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: اس بچے کو میں دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں' ایک حصہ اس کو مل جائے گا' ایک حصہ اس کو ملے جائے گا۔ تو بڑی عمر کی عورت بولی: ٹھیک ہے! جبکہ چھوٹی عمر کی عورت بولی: آپ اسے نہ کاٹیں' یہ اس (بڑی عمر کی عورت) کا بچہ ہے' تو جس عورت نے بچے کو کاٹنے سے روکا تھا' حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

17 - باب الرَّدِّ عَلَى الْحَاكِمِ اِذَا قَضٰى بِغَيْرِ الْحَقِّ ۔

یہ باب ہے کہ حاکم نے غلط فیصلہ دیا ہو' تو حاکم کے اس غلط فیصلے کو مسترد کرنا

5420 - اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5419-تقدم (الحديث 5417) .

5420-اخرجه البخاري في المغازي، باب بعث النبي صلى الله عليه وسلم خالد بن الوليد الى بني جذيمة (الحديث 4339)، و في الاحكام، باب اذا قضى الحاكم بجور او خلاف اهل العلم فهورد (الحديث 7189) . تحفة الاشراف (6941)

خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ اِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا اَنْ يَقُولُوا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَانَا وَجَعَلَ خَالِدٌ قَتْلًا وَاَسْرًا - قَالَ - فَدَفَعَ اِلَى كُلِّ رَجُلٍ اَسِيرَهُ حَتّٰى اِذَا اَصْبَحَ يَوْمًا اَمَرَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيرَهُ . قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ اَحَدٌ - وَقَالَ بِشْرٌ - مِنْ اَصْحَابِي اَسِيرَهُ - قَالَ - فَقَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ لَهُ صُنْعُ خَالِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ "اللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ" .

قَالَ زَكَرِيَّا فِي حَدِيثِهٖ فَذُكِرَ وَفِي حَدِيثِ بِشْرٍ فَقَالَ "اللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ" . مَرَّتَيْنِ .

☆☆ سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو جذیمہ کی طرف بھیجا' حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو انہوں نے صحیح طریقے سے یہ جواب نہیں دیا' کہ ہم نے اسلام قبول کرلیا ہے' بلکہ یہ کہا: کہ ہم نے اپنا پرانا دین چھوڑ دیا ہے' تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنا اور قیدی بنانا شروع کر دیا' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ہر ایک فرد کو ایک قیدی دے دیا' اگلے دن صبح ہوئی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حکم دیا' ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ کی قسم! میں' تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ ہی کوئی اور شخص کرے گا۔

یہاں بشر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میرے ساتھیوں میں سے بھی کوئی شخص اپنے قیدی کو قتل نہیں کرے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ کے سامنے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے طرز عمل کا تذکرہ کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا مانگی:

''اے اللہ! خالد نے جو کیا ہے' میں اس سے تیری بارگاہ میں برأت کا اظہار کرتا ہوں''۔

زکریا نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا) تذکرہ کیا گیا۔

جبکہ بشر نامی راوی نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے اللہ! خالد نے جو کیا ہے' میں اس سے تیری بارگاہ میں برأت کا اظہار کرتا ہوں''۔

یہ کلمات آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائے۔

18 - باب ذِكْرِ مَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ اَنْ يَجْتَنِبَهُ .

اس بات کا تذکرہ کہ حاکم کو تین چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے

5421 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ اِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِي سِجِسْتَانَ اَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَا يَحْكُمُ اَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ" .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے خط لکھا اور میں نے ان کی طرف سے عبیداللہ بن ابوبکرہ کو خط لکھا' جو سجستان کے قاضی تھے (اس میں یہ تحریر تھا:) تم دو آدمیوں کے درمیان اس وقت فیصلہ نہ دینا' جب تم غصے کی حالت میں ہو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی شخص دو آدمیوں کے درمیان اس وقت فیصلہ نہ دے' جب وہ غضب کی حالت میں ہو''۔

19 - باب الرُّخْصَةِ لِلْحَاكِمِ الْاَمِيْنِ اَنْ يَّحْكُمَ وَهُوَ غَضْبَانُ .

یہ باب ہے کہ امین حاکم کے لیے اس بات کی اجازت ہے' وہ غصے کی حالت میں بھی فیصلہ دے سکتا ہے

5422 - اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَنَّهٗ خَاصَمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهٖ كِلَاهُمَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ عَلَيْهِ . فَاَبٰى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ" . فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ "يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ" . فَاسْتَوْفٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ اَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَاْيٍ فِيْهِ السَّعَةُ لَهٗ وَلِلْاَنْصَارِيِّ فَلَمَّا اَحْفَظَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارِيُّ اسْتَوْفٰى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ . قَالَ الزُّبَيْرُ لَا اَحْسَبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اُنْزِلَتْ اِلَّا فِيْ ذٰلِكَ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) وَاَحَدُهُمَا يَزِيْدُ عَلٰى صَاحِبِهٖ فِي الْقِصَّةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما' حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ان کا ایک انصاری کے ساتھ جھگڑا ہو گیا' وہ انصاری غزوۂ بدر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو چکا تھا' یہ جھگڑا حرہ کی طرف سے آنے والے پانی کے نالے کے بارے میں تھا' یہ دونوں صاحبان اپنے اپنے باغ کو اس نالے کے پانی سے سیراب کیا کرتے تھے' اس انصاری نے کہا: آپ اس پانی کو چھوڑ دیں' تا کہ یہ پانی گزرتا رہے' جبکہ حضرت زبیر یہ نہ مانے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے زبیر! تم (اپنی زمین کو) سیراب کر لو' پھر اپنے پڑوسی کے لیے پانی کو چھوڑ دو۔ اس بات پر انصاری کو غصہ آ گیا' وہ بولا: یا رسول اللہ! یہ

5421 اخرجه البخاري في الاحكام، باب هل يقضي القاضي او يفتي و هو غضبان (الحديث 7158) و اخرجه مسلم في الاقضية باب كراهة قضاء القاضي و هو غضبان (الحديث 16) و اخرجه ابو داؤد في الاقضية، باب القاضي يقضي و هو غضبان (الحديث 3589) مختصر و اخرجه الترمذي في الاحكام، باب ما جاء لا يقضي القاضي و هو غضبان (الحديث 1334) واخرجه النسائي في آداب القضاة النهي عن ان يقضي في قضاء بقضاءين (الحديث 5436) مطولا واخرجه ابن ماجه في الاحكام، باب لا يحكم الحاكم و هو غضبان (الحديث 2316). تحفة الاشراف (11676)

5422-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3630) .

کیونکہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں (اس لیے آپ نے ان کے حق میں فیصلہ دیا ہے) تو نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم پانی کے ذریعے اپنی زمین کو سیراب کرو' پھر اس پانی کو روکے رکھو یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک پہنچ جائے۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس طرح حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دیا' اس سے پہلے نبی اکرم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی ہدایت کی تھی' جس میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور انصاری دونوں کے لیے سہولت تھی' لیکن جب انصاری نے نبی اکرم ﷺ کو غضب ناک کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دیا اور اس بارے میں واضح حکم دے دیا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی تھی:

''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے' جب تک آپس کے اختلافات میں تمہیں ثالث نہیں بناتے''۔

اس روایت کو نقل کرنے والے دو راویوں میں سے' ہر ایک نے دوسرے کے مقابلے میں اس واقعے میں اضافی باتیں نقل کی ہیں۔

20 - باب حُكْمِ الْحَاكِمِ فِي دَارِهِ .

یہ باب ہے کہ حاکم کا اپنے گھر میں ہی فیصلہ

5423 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا فَكَشَفَ سِتْرَ حُجْرَتِهِ فَنَادٰى "يَا كَعْبُ" . قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ "ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا" . وَاَوْمَاَ اِلَى الشَّطْرِ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ . قَالَ "قُمْ فَاقْضِهِ" .

☆☆ عبداللہ بن کعب اپنے والد (حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضہ کیا' جو ان پر لازم تھا' ان دونوں صاحبان کی آواز بلند ہو گئی' نبی اکرم ﷺ نے بھی ان کی آواز سن لی' نبی اکرم ﷺ اس وقت اپنے گھر میں موجود تھے' آپ ان کی طرف تشریف لائے' آپ نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ ہٹایا اور آواز دی: اے کعب! حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا اتنا قرض معاف کر دو! آپ

5423 اخرجه البخاري في الصلاة، باب التقاضي و الملازمة في المسجد (الحديث 457)، و باب رفع الصوت في المسجد (الحديث 471)، و في الخصومات، باب كلام الخصوم بعضهم في بعض (الحديث 2418)، و في الصلح، باب الصلح بالدين و العين (الحديث 2710) واخرجه مسلم في المساقاة، باب استحباب الوضع من الدين (الحديث 20 و 21) و اخرجه ابو داود في الاقضية، باب في الصلح (الحديث 3595) و اخرجه ابن ماجه في الصدقات، باب الحبس في الدين و الملازمة (الحديث 2429) . و الحديث عند البخاري في الخصومات باب في الملازمة (الحديث 2424)، و في الصلح، باب هل يشير الامام بالصلح (الحديث 2709) . والنسائي في آداب القضاة، باب اشارة الحاكم على الخصم بالصلح (الحديث 5429) . تحفة الاشراف (11130) .

نے اشارے کے ذریعے بتایا' نصف قرض معاف کر دو۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے ایسا ہی کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوسرے فریق سے) فرمایا: تم اٹھو اور (باقی رہ جانے والا قرض) ادا کر دو۔

21 - باب الْإِسْتِعْدَاءِ .

یہ باب ہے کہ بدلے کا مطالبہ کرنا

5424 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَزِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَاحِيْلَ قَالَ قَدِمْتُ مَعَ عُمُوْمَتِىْ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِّنْ حِيْطَانِهَا فَفَرَكْتُ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَجَآءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَاَخَذَ كِسَائِىْ وَضَرَبَنِىْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَعْدِىْ عَلَيْهِ فَاَرْسَلَ اِلَى الرَّجُلِ فَجَآءُوْا بِهٖ فَقَالَ "مَا حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا" . فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ دَخَلَ حَائِطِىْ فَاَخَذَ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَفَرَكَهٗ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا عَلَّمْتَهٗ اِذْ كَانَ جَاهِلًا وَّلَا اَطْعَمْتَهٗ اِذْ كَانَ جَائِعًا ارْدُدْ عَلَيْهِ كِسَائَهٗ" . وَاَمَرَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَسْقٍ اَوْ نِصْفِ وَسْقٍ .

☆☆ عباد بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: میں اپنے چچاؤں کے ساتھ مدینہ منورہ آیا' میں وہاں سے ایک باغ میں داخل ہوا' میں نے وہاں کی ایک بالی کو مسلا' اسی دوران باغ کا مالک وہاں آ گیا' اس نے میری چادر چھین لی اور میری پٹائی بھی کی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے خلاف آپ کی خدمت میں فریاد کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلوایا' لوگ اس شخص کو لے کر آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میرے باغ میں داخل ہو گیا تھا اور وہاں کی ایک بالی کو پکڑ کر مسل دیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص ناواقف تھا' تو تم نے اسے بتایا کیوں نہیں؟ اور اگر یہ بھوکا تھا' تو تم نے اسے کھلایا کیوں نہیں؟ اس کی چادر اسے واپس کر دو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں ایک وسق یا نصف وسق (جرمانے کے طور پر ادا کرنے) کا حکم دیا۔

22 - باب صَوْنِ النِّسَآءِ عَنْ مَّجْلِسِ الْحُكْمِ .

یہ باب ہے کہ فیصلے کی محفل سے خواتین کو الگ رکھنا

5425 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِىِّ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ . وَقَالَ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُهُمَا . اَجَلْ يَا رَسُوْلَ

5424- اخرجه ابو داؤد في الجهاد، باب في ابن السبيل ياكل من التمر و يشرب من اللبن اذا مر به (الحديث 2620 و 2621) بنحوه، و اخرجه ابن ماجه في التجارات، باب من مر على ماشية قوم او حائط هل يصيب منه (الحديث 2298) . تحفة الاشراف (5061)

اللّٰهِ وَائْذَنْ لِّيْ فِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ ۔ قَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّبِجَارِيَةٍ لِّيْ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّمَا عَلَى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَّاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَتِهٖ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ اِلَيْكَ" ۔ وَجَلَدَ ابْنَهٗ مِائَةً وَّغَرَّبَهٗ عَامًا وَّاَمَرَ اُنَيْسًا اَنْ يَّاْتِيَ امْرَاَةَ الْاٰخَرِ "فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا" ۔ فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد یمنی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان میں سے ایک نے عرض کی: آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کیجئے' دوسرے شخص نے عرض کی: وہ ان دونوں میں زیادہ سمجھدار تھا' جی ہاں! یارسول اللہ! لیکن آپ مجھے کچھ گزارش کرنے کی اجازت دیجئے' پھر اس نے بتایا: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور تھا' اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا' لوگوں نے مجھے بتایا' میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا' تو میں نے فدیہ کے طور پر ایک سو بکریاں اور اپنی ایک کنیز ادا کر دی' پھر میں نے اہل علم سے اس بارے میں دریافت کیا' انہوں نے بتایا: میرے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا اور اس شخص کی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں ان دونوں کے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا' جہاں تک تمہاری بکریوں اور تمہاری کنیز کا تعلق ہے' تو وہ تمہیں واپس مل جائیں گی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے اور اسے ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انیس رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی کہ وہ دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جائیں' اگر وہ عورت اعتراف کر لیتی ہے' تو اسے سنگسار کر دیں' اس عورت نے اعتراف کر لیا' تو انہوں نے اسے سنگسار کر دیا۔

5425-اخرجه البخاري في الوكالة، باب الوكالة في الحدود (الحديث 2314 و 2315) مختصراً، وفي الصلح، باب اذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود (الحديث 2695 و 2696)، و في الشروط، باب الشروط التي لا تحل في الحدود (الحديث 2724 و 2725)، و في الايمان و النذور، باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 6633 و 6634)، و في الحدود، باب الاعتراف بالزنا (الحديث 6827 و 6828)، و باب من امر غير الامام باقامة الحد غائباً عنه (الحديث 6835 و 6836)، و باب هل يامر الامام رجلاً فيضرب الحد غائبٌ عنه (الحديث 6859 و 6860)، و في الاحكام، باب هل يجوز للحاكم ان يبعث رجلاً وحده للنظر في الامور (الحديث 7193 و 7194)، و اخرجه البخاري في اخبار الاحاد، باب ما جاء في اجازة خبر الواحد الصدوق في الاذان و الصلاة و الصوم و الفرائض و الاحكام (الحديث 7258 و 7259 و 7260)، و في الحدود، باب اذا رمى امراته او امراة غيره بالزنا عند الحاكم و الناس هل على الحاكم ان يبعث اليها فيسالها عما رميت به (الحديث 6842 و 684300) و اخرجه مسلم في الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى (الحديث 25) . واخرجه ابو داؤد في الحدود، باب المراة التي امر النبي صلى الله عليه وسلم برجمها من جهينة (الحديث 4445) و اخرجه الترمذي في الحدود، باب ما جاء في الرجم على الثيب (الحديث 1433) واخرجه النسائي في آداب القضاة، صون النساء عن مجلس الحكم (الحديث 5426) و اخرجه ابن ماجه في الحدود، باب حد الزنا (الحديث 2549) و الحديث عند البخاري في الشهادات، باب شهادة القاذف و السارق و الزاني (الحديث 2649)، و في الحدود، باب البكران يجلدان و ينفيان (الحديث 6831) . و في الاعتصام بالكتاب و السنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 7278 و 7279) . تحفة الاشراف (3755)

5426 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّشِبْلٍ قَالُوْا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اِلَّا مَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ . فَقَامَ خَصْمُهُ - وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ - فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ . قَالَ "قُلْ" . قَالَ اِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّخَادِمٍ - وَكَاَنَّهُ اُخْبِرَ اَنَّ عَلٰى ابْنِهِ الرَّجْمَ فَافْتَدٰى مِنْهُ - ثُمَّ سَاَلْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ . فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَمَّا الْمِائَةُ شَاةٍ وَّالْخَادِمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ اغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا" . فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ' حضرت زید بن خالد اور حضرت شبل رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے' ایک شخص آپ کے سامنے کھڑا ہوا' اور بولا: میں آپ کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' آپ نے ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرنا ہے' پھر اس کا مخالف فریق کھڑا ہوا' وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا' اس نے عرض کی: یہ ٹھیک کہہ رہا ہے' آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بولو! اس شخص نے عرض کی: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں ملازم تھا' اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا' میں نے اسے فدیہ کے طور پر ایک سو بکریاں اور ایک خادم دیا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) گویا اس شخص کو یہ بتایا گیا تھا کہ اس کے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا' تو اس نے اس بات کا فدیہ دیا (وہ شخص کہتا ہے:) پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے بتایا' میرے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں تم دونوں کے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا' جہاں تک ایک سو بکریوں اور خادم کا تعلق ہے' تو وہ تمہیں واپس مل جائیں گے' تمہارے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا' اے انیس! تم اس عورت کے پاس جاؤ' اگر وہ اعتراف کر لیتی ہے' تو اسے سنگسار کر دینا' پھر حضرت انیس رضی اللہ عنہ اس عورت کے پاس گئے' اس نے اعتراف کر لیا تو انہوں نے اسے سنگسار کر دیا۔

23 - باب تَوْجِيهِ الْحَاكِمِ اِلٰى مَنْ اُخْبِرَ اَنَّهُ زَنٰى .

حاکم کا اس شخص کی طرف سے کسی کو بھیجنا جس کے بارے میں حاکم کو یہ اطلاع ملے کہ اس شخص نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔

5427 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ الْكَرْمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى

5426-تقدم (الحديث 5425)

5427-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (140) .

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِامْرَاَةٍ قَدْ زَنَتْ فَقَالَ "مِمَّنْ" ـ قَالَتْ مِنَ الْمُقْعَدِ الَّذِیْ فِیْ حَائِطِ سَعْدٍ ـ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاُتِیَ بِهٖ مَحْمُوْلًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاعْتَرَفَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِثْكَالٍ فَضَرَبَهٗ وَرَحِمَهٗ لِزَمَانَتِهٖ وَخَفَّفَ عَنْهُ ـ

☆☆ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت کو لایا گیا' جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، (تم نے) کس کے ساتھ (زنا کیا ہے؟) اس عورت نے جواب دیا، اس معذور شخص کے ساتھ جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے باغ میں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا، تو اسے اٹھا کر لایا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا گیا، اس نے اعتراف کیا، تو اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاخوں والی ٹہنی منگوائی اور اس کی پٹائی کی' لیکن اس کے اپاہج ہونے کی وجہ سے آپ نے اس پر رحم کیا اور سزا میں تخفیف کر دی۔

24- باب مَسِيْرِ الْحَاكِمِ اِلٰی رَعِيَّتِهٖ لِلصُّلْحِ بَيْنَهُمْ ـ

حاکم کا رعایا کے درمیان صلح کروانے کے لیے ان کی طرف جانا

5428 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِیَّ يَقُوْلُ وَقَعَ بَيْنَ حَيَّيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَلَامٌ حَتّٰی تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَذَهَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَذَّنَ بِلَالٌ وَّانْتُظِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتُبِسَ فَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ صَفَّحُوْا - وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِی الصَّلَاةِ - فَلَمَّا سَمِعَ تَصْفِيْحَهُمُ الْتَفَتَ فَاِذَا هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّتَاَخَّرَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنِ اثْبُتْ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِیْ يَدَيْهِ ثُمَّ نَكَصَ الْقَهْقَرٰی وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ "مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ" ـ قَالَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَرٰی ابْنَ اَبِیْ قُحَافَةَ بَيْنَ يَدَیْ نَبِيِّهٖ ـ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ "مَا لَكُمْ اِذَا نَابَكُمْ شَیْءٌ فِیْ صَلَاتِكُمْ صَفَّحْتُمْ اِنَّ ذٰلِكَ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَابَهٗ شَیْءٌ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ" ـ

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار کے دو قبیلوں کے درمیان تلخ کلامی شروع ہوگئی' یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کو پتھر مارنے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے' اسی دوران نماز کا وقت ہوگیا' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا گیا' لیکن آپ وہاں مصروف رہے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اقامت کہہ دی' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انہوں نے تالیاں بجانی شروع کیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر توجہ نہیں کرتے تھے' جب انہوں نے لوگوں کی تالیاں بجانے کی آواز سنی اور توجہ کی تو

5428 - انفرد به النسائی - تحفة الاشراف (4693)

انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے' تو وہ پیچھے ہٹنے لگے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا' وہ اپنی جگہ پر رہیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' پھر اُلٹے قدموں پیچھے ہٹ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہو گئے اور آپ نے نماز پڑھائی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے دریافت کیا: تم اپنی جگہ پر کھڑے کیوں نہیں رہے تھے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ' ابن ابی قحافہ کو اپنے نبی سے آگے نہیں دیکھ سکتا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا' کیا وجہ ہے' جب نماز کے دوران تمہیں ضرورت پیش آئی تو تم نے تالیاں بجانی شروع کر دیں' یہ حکم عورتوں کے لیے ہے' جس شخص کو نماز کے دوران کوئی ضرورت پیش آ جائے' تو وہ سبحان اللہ کہہ دے۔

25 - باب اِشَارَةِ الْحَاكِمِ عَلَى الْخَصْمِ بِالصُّلْحِ .

حاکم کا کسی ایک فریق کو صلح کرنے کے لیے اشارہ کرنا

5429 - اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ - يَعْنِيْ دَيْنًا - فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فَمَرَّ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "يَا كَعْبُ" . فَاَشَارَ بِيَدِهِ كَاَنَّهُ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا .

☆☆ عبداللہ بن کعب' حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابوحدرد سے کچھ قرض واپس لینا تھا' ان کی ملاقات عبداللہ سے ہوئی' تو وہ اس کے ساتھ بات چیت کرنے لگے' دونوں کی بات چیت کی آواز بلند ہوگئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے تو آپ نے فرمایا: اے کعب! پھر آپ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا' تم اسے نصف قرض معاف کر دو' تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے نصف قرض وصول کیا اور نصف قرض چھوڑ دیا۔

- باب اِشَارَةِ الْحَاكِمِ عَلَى الْخَصْمِ بِالْعَفْوِ .

حاکم کا کسی ایک فریق کو معاف کرنے کا اشارہ کرنا

5430 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَمْزَةُ اَبُوْ عُمَرَ الْعَائِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَاءَ بِالْقَاتِلِ يَقُوْدُهُ وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ فِيْ نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ "اَتَعْفُوْ" . قَالَ لَا . قَالَ "فَتَاْخُذُ الدِّيَةَ" . قَالَ لَا . قَالَ "فَتَقْتُلُهُ" . قَالَ نَعَمْ . قَالَ "اذْهَبْ بِهٖ" . فَلَمَّا ذَهَبَ فَوَلّٰى مِنْ عِنْدِهٖ دَعَاهُ فَقَالَ "اَتَعْفُوْ" . قَالَ لَا قَالَ "فَتَاْخُذُ الدِّيَةَ" . قَالَ لَا . قَالَ "فَتَقْتُلُهُ" . قَالَ نَعَمْ . قَالَ "اذْهَبْ بِهٖ" . فَلَمَّا

5429-تقدم (الحديث 5423) .

5430-تقدم (الحديث 4737)

ذَهَبَ فَوَلّٰى مِنْ عِنْدِهٖ دَعَاهُ فَقَالَ "اَتَعْفُو" . قَالَ لَا . قَالَ "فَتَاْخُذُ الدِّيَةَ" . قَالَ لَا . قَالَ "فَتَقْتُلُهٗ" . قَالَ نَعَمْ . قَالَ "اذْهَبْ بِهٖ" . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ "اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ" . فَعَفَا عَنْهُ وَتَرَكَهٗ فَاَنَا رَاَيْتُهٗ يَجُرُّ نِسْعَتَهٗ .

☆☆ حضرت وائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب ایک قاتل کو وہاں لایا گیا' مقتول کا ولی اسے رسّی میں باندھ کر اپنے ساتھ لے کر آیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے ولی سے فرمایا: کیا تم اسے معاف کر دو گے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دیت وصول کر لو گے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے قتل کرو گے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے لے جاؤ! جب وہ شخص چلا گیا' آپ کے پاس سے اُٹھ کر مڑ گیا تو آپ نے اسے بلوایا' دریافت کیا گیا: تم اسے معاف کر دو گے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم دیت وصول کر لو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اسے قتل کرو گے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے لے جاؤ! وہ اسے لے کر چلا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اور فرمایا: کیا تم معاف کر دو گے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی دیت وصول کر لو گے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے قتل کرو گے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے قتل کرو گے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لے جاؤ! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت یہ ارشاد فرمایا: اگر تم اسے معاف کر دو تو یہ تمہارے اور تمہارے ساتھی (مقتول کے) تمام گناہوں کا ذمہ دار بن جائے گا' اس شخص نے اس قاتل کو معاف کر دیا اور قاتل کو چھوڑ دیا۔ (راوی کہتے ہیں:) تو میں نے اس قاتل کو دیکھا' وہ اپنی رسی گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا۔

27 - باب اِشَارَةِ الْحَاكِمِ بِالرِّفْقِ .

یہ باب ہے کہ حاکم کا نرمی کرنے کا اشارہ کرنا

5431 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرَّ . فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ" . فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا

5431-اخرجه البخاري في المساقاة، باب سكر الانهار (الحديث 2359 و 2360) . واخرجه مسلم في الفضائل، باب وجوب اتباعه صلى الله عليه وسلم (الحديث 129) . واخرجه ابو داؤد في الاقضية، ابواب من القضاء (الحديث 3637) واخرجه الترمذي في الاحكام، باب ما جاء في الرجلين يكون احدهما اسفل من الآخر في الماء (الحديث 1363)، و في تفسير القران (الحديث 3027) واخرجه النسائي في التفسير سورة النساء، قوله تعالىٰ (فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم) (الحديث 130) و اخرجه ابن ماجه في المقدمة، باب تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم و التغليظ على من عارضه (الحديث 15) تحفة الاشراف (5275) .

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ "يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ". فَقَالَ الزُّبَيْرُ اِنِّىْ اَحْسَبُ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِىْ ذٰلِكَ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ) الْاٰيَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جھگڑا ہو گیا' وہ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو پانی کے اس نالے کے بارے میں تھا' جس کے ذریعے لوگ اپنے کھجوروں کے باغات سیراب کیا کرتے تھے' انصاری نے یہ کہا تھا کہ آپ پانی کو چھوڑ دیں تا کہ یہ بہتا رہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا' یہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم (اپنے باغ کو) سیراب کرو' پھر پانی اپنے پڑوسی کے لیے چھوڑ دو! اس پر انصاری کو غصہ آ گیا' وہ بولا: یا رسول اللہ! یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں (اس لیے آپ نے ان کے حق میں فیصلہ دیا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا' آپ نے فرمایا: اے زبیر! تم پانی کے ذریعے (اپنے باغ کو) سیراب کرو' پھر پانی کو روک کے رکھو' یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک پہنچ جائے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی تھی:

"تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتے"۔

28 - باب شَفَاعَةِ الْحَاكِمِ لِلْخُصُوْمِ قَبْلَ فَصْلِ الْحُكْمِ.

یہ باب ہے کہ حاکم کا فیصلہ دینے سے پہلے متعلقہ فریقوں سے سفارش کرنا

5432 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا يَبْكِىْ وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ "يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا". فَقَالَ لَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَوْ رَاجَعْتِيْهِ فَاِنَّهُ اَبُوْ وَلَدِكِ". قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْمُرُنِىْ. قَالَ "اِنَّمَا اَنَا شَفِيْعٌ". قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِىْ فِيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر ایک غلام تھا' اس کا نام مغیث تھا' میں گویا آج بھی انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس خاتون کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے اور رو رہے تھے' ان کے آنسو ان کی داڑھی پر بہہ رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس! کیا آپ کو اس بات پر حیرانی نہیں ہوتی' کہ مغیث' بریرہ سے کتنی محبت کرتا ہے' اور بریرہ' مغیث کو کتنا ناپسند کرتی ہے؟

5432-اخرجه البخاري في الطلاق، باب شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم في زوج بريرة (الحديث 5283) و اخرجه ابو داؤد في الطلاق، باب في المملوكة تعتق و هي تحت حر او عبد (الحديث 2231) بنحوه و اخرجه ابن ماجه في الطلاق، باب خيار الامة اذا اعتقت (الحديث 2075). تحفة الاشراف (6048).

31 - باب قَضَاءِ الْحَاكِمِ عَلَى الْغَائِبِ إِذَا عَرَفَهُ .

یہ باب ہے کہ حاکم کا کسی غیر موجود شخص کے خلاف فیصلہ دینا' جبکہ وہ اس غیر موجود شخص سے واقف بھی ہو

5435 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَا يُنْفِقُ عَلَيَّ وَوَلَدِي مَا يَكْفِينِي أَفَآخُذُ مِنْ مَالِهِ وَلَا يَشْعُرُ قَالَ "خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) ہند نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہے وہ مجھ پر اور میرے بچوں پر اتنا خرچ نہیں کرتا' جتنا ہمارے لیے کافی ہو' تو کیا میں اس کے مال میں سے' اس کے علم میں لائے بغیر کچھ حاصل کرلیا کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اتنا حاصل کرلیا کرو' جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لیے مناسب طور پر کافی ہو۔

32 - باب النَّهْيِ عَنْ أَنْ يُقْضَى فِي قَضَاءٍ بِقَضَاءَيْنِ .

ایک ہی فیصلے میں' دو فیصلے کرنے کی ممانعت

5436 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ - وَكَانَ عَامِلًا عَلَى سِجِسْتَانَ - قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَا يَقْضِيَنَّ أَحَدٌ فِي قَضَاءٍ بِقَضَاءَيْنِ وَلَا يَقْضِي أَحَدٌ بَيْنَ خَصْمَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ" .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ جو بجستان کے گورنر تھے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے خط میں لکھا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی شخص ایک فیصلے میں دو فیصلے نہ سنائے اور کوئی بھی شخص دو فریقوں کے درمیان اس وقت فیصلہ نہ دے جب وہ غصے کی حالت میں ہو''۔

5435-اخرجه مسلم في الاقضيه، باب قضية هند (الحديث 7م) و اخرجه النسائي في عشرة النساء من الكبرى، اخذ المراة نفقتها من مال زوجها بغير اذنه و ذكر اختلاف الزهري و هشام في لفظ خبر هند في ذلك (الحديث 309) و اخرجه ابن ماجه في التجارات، باب ما للمراة من مال زوجها (الحديث 2293) . تحفة الاشراف (17261) .

5436-انفرد به النسائي . والحديث عند البخاري في الاحكام، باب هل يقضي القاضي او يفتي و هو غضبان (الحديث 7158) و مسلم في الاقضية، باب كراهة قضاء القاضي و هو غضبان (الحديث 16) و ابي داؤد في الاقضية، باب القاضي يقضي و هو غضبان (الحديث 3589) و الترمذي في الاحكام، باب ما جاء لا يقضي القاضي و هو غضبان (الحديث 1334) و النسائي في آداب القضاة، ذكر ما ينبغي للحاكم ان يجتنبه (الحديث 5421) و ابن ماجه في الاحكام، باب لا يحكم الحاكم و هو غضبان (الحديث 2316) . تحفة الاشراف (11676)

33 - باب مَا يَقْطَعُ الْقَضَاءُ .

یہ باب ہے کہ (حاکم کا) فیصلہ کیا چیز دیتا ہے؟

5437 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَاِنَّمَا اَقْضِي بَيْنَكُمَا عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ اَخِيهِ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ" .

☆☆ سیدہ زینب بنت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ اپنے مقدمات لے کر میرے پاس آتے ہو میں بھی ایک انسان ہوں' ہو سکتا ہے' کوئی شخص اپنا موقف پیش کرنے میں دوسرے کے مقابلے میں تیز ہو تو میں تم دونوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ دے دوں' جو میں نے سنا ہے' تو اگر میں کسی شخص کو اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ دے دوں' تو میں نے اسے جہنم کا ٹکڑا دیا ہو گا''۔

34 - باب الْاَلَدِّ الْخَصِمِ .

یہ باب ہے کہ (جھوٹے دعوے کے بارے میں) جھگڑالو شخص

5438 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شخص (جھوٹے دعوے کے بارے میں) جھگڑالو شخص ہے''۔

35 - باب الْقَضَاءِ فِيمَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ .

یہ باب ہے کہ جس مسئلے میں ثبوت نہ ہوں' اس میں فیصلہ دینا

5439 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي

5437-تقدم (الحديث 5416) .

5438-اخرجه البخاري في المظالم، باب قول الله تعالى (و هو الد الخصام) (الحديث 2457)، و في التفسير ، باب (و هو الد الخصام) (الحديث 4523)، و في الاحكام، باب الالد الخصم (الحديث 7188) . واخرجه مسلم في العلم، باب في الالد الخصم (الحديث 5) واخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة البقرة) (الحديث 2976) . واخرجه النسائي في التفسير سورة البقرة، قوله تعالى و هو الد الخصام (الحديث 56) . تحفة الاشراف (16248) .

بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَابَّةٍ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَضٰى بِهَا بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمی ایک جانور کے بارے میں مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی ثبوت نہیں تھا تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا' دونوں کو نصف نصف دے دیا جائے۔

36 - باب عِظَةِ الْحَاكِمِ عَلَى الْيَمِيْنِ .

یہ باب ہے کہ حاکم کا قسم اُٹھانے کے حوالے سے وعظ و نصیحت کرنا

5440 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَانَتْ جَارِيَتَانِ تَخْرُزَانِ بِالطَّائِفِ فَخَرَجَتْ اِحْدَاهُمَا وَيَدُهَا تَدْمٰى فَزَعَمَتْ اَنَّ صَاحِبَتَهَا اَصَابَتْهَا وَاَنْكَرَتِ الْاُخْرٰى فَكَتَبْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَلَوْ اَنَّ النَّاسَ اُعْطُوْا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ اَمْوَالَ نَاسٍ وَّدِمَاءَهُمْ فَادْعُهَا وَاتْلُ عَلَيْهَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ) حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَةَ فَدَعَوْتُهَا فَتَلَوْتُ عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ بِذٰلِكَ فَسَرَّهُ .

☆☆ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: دو کنیزیں جو طائف میں جوتے بنایا کرتی تھیں' ان میں سے ایک باہر آئی تو اس کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا' اس نے یہ بتایا' دوسری کنیز نے اسے زخمی کیا ہے' جبکہ دوسری کنیز نے اس بات کا انکار کر دیا تو میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں خط لکھا' تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے' جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو اس پر قسم اُٹھانا لازم ہے' اگر لوگوں کو ان کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے (ان کے دعویٰ کے مطابق چیزیں) دی جانے لگیں' تو لوگ دوسروں کے اموال کے بارے میں دعویٰ کرنے لگیں گے' تو تم اس کنیز کو چھوڑ دو اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کرو:

5439- اخرجه ابو داؤد في الاقضية، باب الرجلين يدعيان شيئا و ليست لهما بينة (الحديث 3613 و 3614 و 3615) و اخرجه ابن ماجه في الاحكام، باب الرجلان يدعيان السلعة و ليس بينهما بينة (الحديث 2330) . تحفة الاشراف (9088) .

5440- اخرجه البخاري في التفسير، باب (ان الذين يشترون بعهد الله و ايمانهم ثمنا قليلا اولئك لا خلاق لهم) (الحديث 4552) و اخرجه البخاري في الرهن، باب اذا اختلف الراهن و المرتهن و نحوه، فالبينة على المدعي و اليمين على المدعى عليه (الحديث 2514) و في الشهادات، باب اليمين على المدعى عليه في الاموال و الحدود (الحديث 2668) . و مسلم في الاقضية، باب اليمين على المدعى عليه (الحديث ...) و ابو داؤد في الاقضية، باب في اليمين على المدعى عليه (الحديث 3619) . و الترمذي في الاحكام، باب ما جاء في ان البينة على المدعي و اليمين على المدعى عليه (الحديث 1342) . و اخرجه ابن ماجه في الاحكام، باب البينة على المدعي و اليمين على المدعى عليه (الحديث 2321) . تحفة الاشراف (5792) .

''جو شخص اللہ کے نام کے عہد اور اس کی قسم کے عوض میں' تھوڑی قیمت خرید تے ہیں' ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہو گا''۔

انہوں نے یہ پوری آیت تحریر کی' تو میں نے اس کنیز کو بلایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی' تو اس نے اس بارے میں اعتراف کر لیا۔

بعد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جب یہ بات بتائی گئی' تو وہ اس پر بہت خوش ہوئے۔

37 - باب كَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ .

حاکم کس طرح سے قسم لے گا؟

5441 - اَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِىْ نَعَامَةَ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ - يَعْنِىْ مِنْ اَصْحَابِهٖ - فَقَالَ "مَا اَجْلَسَكُمْ" . قَالُوْا جَلَسْنَا نَدْعُو اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِدِيْنِهٖ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ . قَالَ "اَللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ" . قَالُوْا اَللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ . قَالَ "اَمَا اِنِّىْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهَمَةً لَكُمْ وَاِنَّمَا اَتَانِىْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِىْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِىْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ" .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں. ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک حلقے کے پاس تشریف لائے۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی اپنے اصحاب کے حلقے کے پاس تشریف لائے' تو آپ نے دریافت کیا: تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کی: اللہ تعالٰی نے اپنے دین کی طرف جو ہماری رہنمائی کی ہے اور آپ کے ذریعے جو ہم پر احسان کیا ہے' اس پر ہم اللہ تعالٰی کی حمد بیان کرنے کے لیے اور اللہ تعالٰی سے دعا کرنے کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! تم لوگ کیا صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم سے قسم اس لیے نہیں لی' کہ میں تم پر کوئی الزام لگا رہا ہوں' بلکہ ابھی جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا: کہ اللہ تعالٰی تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کر رہا ہے۔

5442 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "رَاٰى

5441- اخرجه مسلم في الذكر والدعاء و التوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن، وعلى الذكر (الحديث 40) مطولاً و اخرجه الترمذي في الدعاء، باب ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله عزوجل ما لهم من الفضل (الحديث 3379) مطولاً. تحفة الاشراف (11416).

5442- اخرجه البخاري في احاديث الانبياء، باب قول الله (واذكر في الكتاب مريم اذا انتبذت من اهلها) (الحديث 3443) مختصراً. تحفة الاشراف (14223).

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ اَسَرَقْتَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ قَالَ عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ بَصَرِىْ"۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے ایک مرتبہ ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے دریافت کیا: کیا تم نے چوری کی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! اللہ کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے (میں نے چوری نہیں کی)۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور اپنی آنکھوں دیکھی بات کو جھٹلاتا ہوں۔

☆☆ معاذ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مکہ کے راستے میں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تنہا ہونے کا موقع ملا تو میں آپ کے قریب ہو گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پڑھو! میں نے عرض کی: میں کیا پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پڑھو! میں نے عرض کی: میں کیا پڑھوں؟ تو آپ نے پڑھا: قل اعوذ برب الفلق یہاں تک کہ آپ نے اس سورت کو مکمل کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھا: قل اعوذ برب الناس یہاں تک کہ اس سورت کو مکمل کر دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں نے ان دونوں سورتوں سے زیادہ افضل (کلمات کے ذریعے) پناہ نہیں مانگی ہوگی''۔

5445 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَقُودُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فِي غَزْوَةٍ اِذْ قَالَ "يَا عُقْبَةُ قُلْ" . فَاسْتَمَعْتُ ثُمَّ قَالَ "يَا عُقْبَةُ قُلْ" . فَاسْتَمَعْتُ فَقَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ مَا اَقُولُ فَقَالَ "(قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)" . فَقَرَاَ السُّورَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَاَ (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَقَرَاْتُ مَعَهُ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَاَ (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) فَقَرَاْتُ مَعَهُ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ "مَا تَعَوَّذَ بِمِثْلِهِنَّ اَحَدٌ" .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک غزوے کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی نکیل پکڑ کر جا رہا تھا' آپ نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ! تم پڑھو! میں مکمل طور پر آپ کی طرف متوجہ ہو گیا' آپ نے پھر ارشاد فرمایا: اے عقبہ! تم پڑھو! تو میں مکمل طور پر آپ کی طرف متوجہ ہو گیا' تیسری مرتبہ جب آپ نے یہ کلمہ ارشاد فرمایا' تو میں نے عرض کی: میں کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا: قل ھو اللہ احد' آپ نے اس سورت کی تلاوت کی اور اسے مکمل پڑھا' پھر آپ نے سورۃ الفلق کی تلاوت کی' آپ کے ساتھ میں نے بھی اسے پڑھا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کی مکمل تلاوت کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الناس کی تلاوت کی' آپ کے ساتھ میں نے بھی اس کی تلاوت کی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مکمل پڑھ دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی نے ان کی مانند (کلمات کے ذریعے) پناہ نہیں مانگی ہوگی۔

5446 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَسْلَمِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قُلْ" . قُلْتُ وَمَا اَقُولُ قَالَ "(قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)" . فَقَرَاَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ "لَمْ يَتَعَوَّذِ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ اَوْ لَا يَتَعَوَّذُ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ" .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم پڑھو! میں نے عرض کی میں کیا پڑھوں؟ آپ نے پڑھا **قل ھو اللہ احد' قل اعوذ برب الفلق** اور **قل اعوذ برب الناس** 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں (سورتوں کو) مکمل پڑھا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں نے ان کی مانند (کلمات کے ذریعے) پناہ حاصل نہیں کی ہوگی۔

5445-سبق (الحدیث 5446) . تحفة الاشراف (9970) 5446-تقدم (الحدیث 5445)۔

(یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

5447 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَابِسٍ الْجُهَنِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ "يَا ابْنَ عَابِسٍ اَلَا اَدُلُّكَ - اَوْ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ - بِاَفْضَلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُوْنَ" . قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ "(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ" .

☆☆ حضرت ابن عابس جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابن عابس! کیا میں تمہاری رہنمائی نہ کروں! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ کہ پناہ مانگنے والا جن چیزوں کے ذریعے پناہ مانگتا ہے ان میں جو سب سے افضل ہے؟ تو حضرت ابن عابس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس یہ دو سورتیں ہیں۔

5448 - اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ شَهْبَاءُ فَرَكِبَهَا وَاَخَذَ عُقْبَةُ يَقُوْدُهَا بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُقْبَةَ "اقْرَاْ" . قَالَ وَمَا اَقْرَاُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "اقْرَاْ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)" . فَاَعَادَهَا عَلَيَّ حَتّٰى قَرَاْتُهَا فَعَرَفَ اَنِّيْ لَمْ اَفْرَحْ بِهَا جِدًّا قَالَ "لَعَلَّكَ تَهَاوَنْتَ بِهَا" . فَمَا قُمْتَ يَعْنِيْ بِمِثْلِهَا .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے کے طور پر سفید خچر پیش کیا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے' حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھام کر اسے ساتھ لے کر چلنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تلاوت کرو! حضرت عقبہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیا پڑھوں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم تلاوت کرو! حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں کیا پڑھوں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم پڑھو: قل اعوذ برب الفلق' من شرما خلق' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو میرے سامنے دُہرایا تو میں نے بھی انہیں پڑھ لیا' آپ کو اندازہ ہو گیا' میں ان کا علم حاصل کر کے زیادہ خوش نہیں ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم نے انہیں کم سمجھا ہے' حالانکہ مجھے ان کی مانند کوئی کلمات نہیں ملے ہیں۔

5449 - اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ . قَالَ عُقْبَةُ فَاَمَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کے بارے میں دریافت کیا' تو

5447 - انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15523) .

5448 - انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9916) .

5449 - تقدم (951)

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھاتے ہوئے ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی۔

5450 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ بِهِمَا فِىْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی تھی۔

5451 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ الْحَارِثِ - وَهُوَ الْعَلَاءُ - عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى مُعَاوِيَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى السَّفَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا عُقْبَةُ اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا" . فَعَلَّمَنِىْ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) فَلَمْ يَرَنِىْ سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ اِلَىَّ فَقَالَ "يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَاَيْتَ" .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سفر کے دوران میں جانور کو ہانک کر لے جا رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تمہیں دو بہترین سورتوں کی تعلیم نہ دوں' جن کی تلاوت کی جاتی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس سکھائیں تو آپ نے دیکھا کہ ان دونوں کی وجہ سے میں زیادہ مسرور نہیں ہوا' تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے لیے پڑاؤ کیا' تو آپ نے لوگوں کو فجر کی نماز پڑھاتے ہوئے ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عقبہ! اب تمہاری کیا رائے ہے؟

5452 - اَخْبَرَنِىْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِى ابْنُ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ نَقْبٍ مِنْ تِلْكَ النِّقَابِ اِذْ قَالَ "اَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ" . فَاَجْلَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْكَبَ مَرْكَبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ "اَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ" . فَاَشْفَقْتُ اَنْ يَكُوْنَ مَعْصِيَةً فَنَزَلَ وَرَكِبْتُ هُنَيْهَةً وَنَزَلْتُ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ "اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوْرَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُوْرَتَيْنِ قَرَاَ بِهِمَا النَّاسُ" . فَاَقْرَاَنِىْ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ فَقَرَاَ بِهِمَا ثُمَّ مَرَّ بِىْ فَقَالَ "كَيْفَ رَاَيْتَ يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ اقْرَاْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ" .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک گھاٹی میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام پکڑ

5450-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9972) .

5451-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في المعوذتين (الحديث 1462) و اخرجه النسائي في الاستعاذة، (الحديث 5452)، و في عمل اليوم و الليلة، ما يقول اذا نام و اذا قام (الحديث 889) مختصراً . تحفة الاشراف (9946) .

5452-تقدم (الحديث 5451) .

گزر رہا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ! کیا تم سوار نہیں ہو گے؟ تو نبی اکرم ﷺ کے احترام کے پیش نظر مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں آپ کی سواری پر سوار ہو جاؤں' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ! کیا تم سوار نہیں ہو گے؟ تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میں نافرمانی کا مرتکب نہ ہو جاؤں! نبی اکرم ﷺ سواری سے اتر گئے اور پھر میں تھوڑی دیر کے لیے سوار ہو گیا' پھر میں تھوڑی دیر بعد سواری سے اتر گیا اور نبی اکرم ﷺ سوار ہو گئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی دو سورتوں کی تعلیم نہ دوں' جو بہترین دو سورتیں ہیں جن کی لوگ تلاوت کرتے ہیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنی سکھائیں' جب نماز ہوئی تو نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے اور آپ ﷺ نے ان دو سورتوں کی تلاوت کی' پھر میرے پاس سے گزرے اور مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عقبہ بن عامر! اب تمہاری کیا رائے ہے' جب بھی تم سونے لگو اور جب بھی بیدار ہو تو تم ان دونوں سورتوں کی تلاوت کر لیا کرو۔

5453 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "يَا عُقْبَةُ قُلْ" . فَقُلْتُ مَاذَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَنِّى ثُمَّ قَالَ "يَا عُقْبَةُ قُلْ" . قُلْتُ مَاذَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَنِّى فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ ارْدُدْهُ عَلَىَّ فَقَالَ "يَا عُقْبَةُ قُلْ" . قُلْتُ مَاذَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ "(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) فَقَرَاْتُهَا حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى اٰخِرِهَا ثُمَّ قَالَ "قُلْ" . قُلْتُ مَاذَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ)" . فَقَرَاْتُهَا حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى اٰخِرِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ "مَا سَاَلَ سَائِلٌ بِمِثْلِهِمَا وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيْذٌ بِمِثْلِهِمَا" .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پڑھو! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیا پڑھوں؟ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عقبہ! تم پڑھو! پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیا پڑھوں؟ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' میں نے (دل میں دعا کی:) اے اللہ! نبی اکرم ﷺ دوبارہ مجھے مخاطب کریں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ! تم پڑھو! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیا پڑھوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قل اعوذ برب الفلق' میں نے اس سورت کو پڑھ لیا' یہاں تک کہ میں نے اس سورت کو مکمل پڑھ لیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم پڑھو! پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیا پڑھوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قل اعوذ برب الناس' پھر میں نے اس سورت کو بھی مکمل کر لیا' نبی اکرم ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمایا: کسی بھی مانگنے والے نے (ان کلمات کے ذریعے) نہیں مانگا ہو گا اور کسی بھی پناہ مانگنے والے نے ان کلمات ان کی مانند پناہ نہیں مانگی ہو گی۔

5454 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ اَسْلَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِىْ عَلٰى قَدَمِهٖ فَقُلْتُ اَقْرِئْنِىْ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَقْرِئْنِىْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ . فَقَالَ "لَنْ تَقْرَاَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ)" .

5453-انفرد به النسائی . تحفة الاشراف (9927)

5454-تقدم (الحدیث 952) .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ سوار تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ کے قدم مبارک پر رکھا' میں نے عرض کی کہ آپ مجھے سورۂ ھود کی تلاوت کرنا سکھایئے! آپ مجھے سورۂ یوسف کی تلاوت کرنا سکھا دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسی کسی سورت کی تلاوت نہیں کرو گے' جو اللہ کی بارگاہ میں سورۃ الفلق سے زیادہ بلیغ ہو (یا پہنچنے والی ہو)۔

5455 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اُنْزِلَ عَلَيَّ اٰيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ)" . اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہیں' جن کی مانند بھی (کوئی آیت) نہیں دیکھی گئیں' (وہ یہ ہیں:) قل اعوذ برب الفلق (یہ سورت کے آخر تک ہے) اور قل اعوذ برب الناس۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ سورت کے آخر تک ہے''۔

5456 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَدَلٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْرَاْ يَا جَابِرُ" . قُلْتُ وَمَاذَا اَقْرَاُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "اقْرَاْ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ)" . فَقَرَاْتُهُمَا فَقَالَ "اقْرَاْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَاَ بِمِثْلِهِمَا" .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم تلاوت کرو! میں نے عرض کی یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں کیا تلاوت کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تلاوت کرو! قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس' تو میں نے ان دونوں کی تلاوت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان دونوں کی تلاوت کیا کرو' کیونکہ تم ان کی مانند کسی اور چیز کی تلاوت نہیں کرو گے'' (یعنی ان کی تلاوت بہت عظیم ہے)۔

2 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ .

یہ باب ہے کہ ایسے دل سے پناہ مانگنا' جس میں خشوع نہ ہو

5457 - اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ .

5455 تقدم, لحديث 953 .

5456-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3111)

5457-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8846)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ چار چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے: ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو ایسی دعا جو قبول نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو۔

3 - باب الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ .

یہ باب ہے کہ سینے کی آزمائش سے پناہ مانگنا

5458 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ .

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بزدلی کنجوسی سینے کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

4 - باب الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ .

یہ باب ہے کہ سماعت اور بصارت کے شر سے پناہ مانگنا

5459 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ بِلَالُ بْنُ يَحْيٰى اَنَّ شُتَيْرَ بْنَ شَكَلٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِىْ ثُمَّ قَالَ "قُلْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِىْ وَشَرِّ بَصَرِىْ وَشَرِّ لِسَانِىْ وَشَرِّ قَلْبِىْ وَشَرِّ مَنِيِّىْ" . قَالَ حَتّٰى حَفِظْتُهَا قَالَ سَعْدٌ وَّالْمَنِىُّ مَاؤُهٗ .

☆☆ حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مجھے تعوذ کے ایسے کلمات سکھایئے! جن کے ذریعے میں تعوذ پڑھا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور پھر ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو!

"(اے اللہ!) میں اپنی سماعت کے شر سے اپنی بصارت کے شر سے اپنی زبان کے شر سے اپنے دل کے شر سے اپنا مادہ

5458 - اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في الاستعاذة (الحديث 1539) و اخرجه النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من فتنة الدنيا (الحديث 5495 و 5496 و 5497)، و (الحديث 5498) مرسلا. و الاستعاذة من سوء العمر (الحديث 5512)، و في عمل اليوم و الليلة الاستعاذة في دبر الصلوات (الحديث 134 و 135)، و (الحديث 136) مرسلا . و اخرجه ابن ماجه في الدعاء، باب ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 3844) . تحفة الاشراف (10617) .

5459 - اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في الاستعاذة (الحديث 1551) و اخرجه الترمذي في الدعوات، باب 75 (الحديث 3492) و اخرجه النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من شر السمع و البصر (الحديث 5470)، و الاستعاذة من شر البصر (الحديث 5471)، و الاستعاذة من شر الذكر (الحديث 5499) . تحفة الاشراف (4847) .

تولید کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

راوی کہتے ہیں: یہاں تک کہ میں نے ان کلمات کو یاد کرلیا۔

کعب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: روایت میں استعمال ہونے والے لفظ "منی" سے مراد مادہ تولید ہے۔

5 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُبْنِ .

یہ باب ہے کہ بزدلی سے پناہ مانگنا

5460 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِنَّ وَيَقُوْلُهُنَّ "اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ" .

☆☆ مصعب بن سعد اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ ہمیں پانچ کلمات کی تعلیم دیا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ ان کلمات کے ذریعے دعا مانگتے تھے اور ان کلمات کو پڑھا کرتے تھے (وہ یہ ہیں:)

"اے اللہ! میں کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے سٹھیا جانے والی عمر تک لوٹا دیا جائے اور میں دنیا کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

6 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْبُخْلِ .

یہ باب ہے کہ کنجوسی سے پناہ مانگنا

5461 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے: کنجوسی، بزدلی،

5460 اخرجه البخاري في الدعوات ، باب التعوذ من عذاب القبر (الحديث 6365)، باب التعوذ من البخل (الحديث 6370)، باب الاستعاذة من ارذل العمر و من فتنة الدنيا و من فتنة النار (الحديث 6374)، و باب التعوذ من فتنة الدنيا (الحديث 6390) و اخرجه الترمذي في الدعوات، باب في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم و تعوذه دبر كل صلاة (الحديث 3567) و اخرجه النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من فتنة الدنيا (الحديث 5493)، و الاستعاذة من ارذل العمر (الحديث 5511)، و في عمل اليوم و الليلة، الاستعاذة في دبر الصلوات (الحديث 131) تحفة الاشراف (3932)

5461- اخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، الاستعاذة في دبر الصلوات (الحديث 133) . تحفة الاشراف (9490)

بُری عمر، بیٹے کی آزمائش اور قبر کا عذاب۔

5462 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ".

فَحَدَّثْتُ بِهَا مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ.

☆☆ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو ان کلمات کی اسی طرح تعلیم دیا کرتے تھے جس طرح کوئی استاد بچوں کو سبق سکھاتا ہے وہ یہ فرمایا کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگا کرتے تھے (وہ یہ ہیں:)

"(اے اللہ!) میں کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے سٹھیا جانے والی عمر تک لے جایا جائے اور میں دنیا کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت (حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) مصعب کو سنائی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

5463 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں عاجز ہو جانے، کاہلی، کنجوسی، بڑھاپے، قبر کے عذاب، زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

5462 اخرجه الترمذي في الدعوات، باب في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم و تعوذه دبر كل صلاة (الحديث 3567) و اخرجه النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من فتنة الدنيا (الحديث 5494)، و في عمل اليوم و الليلة، الاستعاذة في دبر الصلوات (الحديث 132) و الحديث عند البخاري في الجهاد، باب ما يتعوذ من الجبن (الحديث 2822) . تحفة الاشراف (3910) .

5463-سنائي (الحديث 5474) . تحفة الاشراف (1390) .

7- باب الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْهَمِّ

یہ باب ہے کہ شدید غم سے پناہ مانگنا

5464 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ كَانَ يَقُولُ "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ".

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے کچھ کلمات ایسے تھے جنہیں آپ کبھی ترک نہیں کرتے تھے آپ یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں شدید غم' حزن' عاجز ہو جانے' کاہل ہو جانے' کنجوسی' بزدلی' قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غالب آ جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

5465 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ".

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ وَحَدِيثُ ابْنِ فُضَيْلٍ خَطَأٌ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے کچھ کلمات ایسے تھے جنہیں آپ کبھی ترک نہیں کرتے تھے آپ یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں شدید غم' حزن' عاجز ہو جانے' کاہل ہو جانے' کنجوسی' بزدلی' قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غالب آ جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت درست ہے، اور ابن فضیل کی روایت میں غلطی پائی جاتی ہے

5466 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ".

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کاہلی، بڑھاپے، بزدلی، کنجوسی، دجال کی آزمائش، اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

5464-انفرد به النسائی . تحفة الاشراف (1606) .

5465-اخرجه البخاري في الدعوات، باب الاستعاذة من الجبن و الكسل (الحديث 6369) و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في الاستعاذة (الحديث 1541) و اخرجه الترمذي في الدعوات، باب 71 (الحديث 3484) و اخرجه النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من ضلع الدين (الحديث 5491)، و في الاستعاذة من غلبة الرجال (الحديث 5518) . تحفة الاشراف (1115)

5466-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (606) .

5467 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ "اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ".

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں عاجز ہونے، کاہلی، بڑھاپے، کنجوسی، بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب اور زندگی و موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

8 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْحَزَنِ .

یہ باب ہے کہ حزن سے پناہ مانگنا

5468 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا قَالَ "اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ" .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ شَيْخٌ ضَعِيْفٌ وَّاِنَّمَا اَخْرَجْنَاهُ لِلزِّيَادَةِ فِي الْحَدِيْثِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں شدید غم' حزن' عاجز ہو جانے' کاہل ہو جانے' کنجوسی' بزدلی' قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غالب آ جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: سعید بن سلمہ نامی راوی ضعیف بزرگ ہیں' ہم نے روایت کے الفاظ میں اضافے کے حوالے سے ان سے روایت نقل کر دی ہے۔

9 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ .

یہ باب ہے کہ قرض اور گناہ سے پناہ مانگنا

5469 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَطِيَّةَ - وَكَانَ خَيْرَ

5467-انفرد به النسائي . و الحديث عند البخاري في الجهاد، باب ما يتعوذ من الجبن (الحديث 2823)، في الدعوات، باب التعوذ من فتنة المحيا و الممات (الحديث 6367)؛ و مسلم في الذكر و الدعاء والتوبة و الاستغفار، باب التعوذ من العجز و الكسل و غيره (الحديث 50 و 51) . و اخرجه ابو داود في الصلاة، باب في الاستعاذة (الحديث 1540) . تحفة الاشراف (873)

5468 انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (976)

5469 انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16675)

اَهْلِ زَمَانِه - قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مَا يَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاثَمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَكْثَرَ مَا تَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ "اِنَّهُ مَنْ غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اکثر اوقات قرض اور گناہ سے پناہ مانگا کرتے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس سے اکثر پناہ مانگتے ہیں (اس کی وجہ کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی مقروض ہوتا ہے' تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے' اور وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

10 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ .

یہ باب ہے کہ سماعت اور بصارت کے شر سے پناہ مانگنا

5470 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي بِلَالُ بْنُ يَحْيٰى اَنَّ شُتَيْرَ بْنَ شَكَلٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهِ فَاَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ "قُلْ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنِيِّي" . قَالَ حَتّٰى حَفِظْتُهَا قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِيُّ مَاؤُهُ . خَالَفَهُ وَكِيعٌ فِي لَفْظِهِ .

☆☆ حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مجھے تعوذ کے ایسے کلمات سکھائیے جن کے ذریعے میں پناہ مانگا کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو

"اے اللہ! میں اپنی سماعت کے شر سے' اپنی بصارت کے شر سے' اپنی زبان کے شر سے' اپنے دل کے شر سے اور اپنے مادہ تولید کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

راوی کہتے ہیں: یہاں تک کہ میں نے ان کلمات کو مکمل یاد کرلیا۔

سعد نامی راوی بیان کرتے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ "منی" سے مراد آدمی کا مادہ تولید ہے۔

اس روایت کے الفاظ میں وکیع نامی راوی نے مختلف الفاظ نقل کیے ہیں (جو درج ذیل ہیں)۔

11 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ الْبَصَرِ .

یہ باب ہے کہ بصارت کے شر سے پناہ مانگنا

5471 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً اَنْتَفِعُ بِهِ . قَالَ "قُلِ اللّٰهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ

5470-تقدم (الحديث 5459) . 5471-تقدم (الحديث 5459) .

سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَلِسَانِيْ وَقَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ" . يَعْنِيْ ذَكَرَهُ .

☆☆ شتیر بن شکل بن حمید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیے' جس کے ذریعے میں نفع حاصل کروں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو!

''اے اللہ! تو مجھے میری سماعت' میری بصارت' میرے دل اور میری منی کے شر سے' مجھے عافیت نصیب کر''۔

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد شرمگاہ ہے (یعنی زنا سے بچانا ہے)۔

12 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْكَسَلِ .

یہ باب ہے کہ کاہلی سے پناہ مانگنا

5472 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ - وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ - عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَنِ الدَّجَّالِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ" .

☆☆ حمید بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قبر کے عذاب کے بارے میں اور دجال کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے بتایا' نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کاہلی' بڑھاپے' بزدلی' کنجوسی' دجال کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

13 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْعَجْزِ .

یہ باب ہے کہ عاجز ہو جانے سے پناہ مانگنا

5473 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ لَا اُعَلِّمُكُمْ اِلَّا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا" .

☆☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کیا میں تم لوگوں کو ان کلمات کی تعلیم نہ دوں' جو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تعلیم دیئے تھے' آپ یہ پڑھتے تھے:

5472-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (644) .

5473-اخرجه مسلم في الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب التعوذ من شر ما عمل و من شر ما لم يعمل (الحديث 73) و اخرجه النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من دعاء لا يستجاب (الحديث 5553) . تحفة الاشراف (3668) .

''اے اللہ! میں عاجز ہو جانے' کاہلی' کنجوسی' بزدلی' بڑھاپے' قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اے اللہ تو میرے نفس کو اس کا تقویٰ نصیب کردے اور اس کا بہترین طریقے سے تزکیہ کر تو ہی اس کا نگران اور اس کا آقا ہے' اے اللہ! میں ایسے دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو' ور ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسی دعا سے جو مستجاب نہ ہو (تیری پناہ مانگتا ہوں)''۔

5474 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ"۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں عاجز ہو جانے' کاہلی' کنجوسی' بزدلی' بڑھاپے' قبر کے عذاب' زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

14 - باب الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الذِّلَّةِ ۔

یہ باب ہے کہ ذلت سے پناہ مانگنا

5475 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ" ۔ خَالَفَهُ الْاَوْزَاعِيُّ ۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں فقر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اور قلت اور ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی کے ساتھ زیادتی کروں' یا میرے ساتھ زیادتی کی جائے''۔

اوزاعی نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

5476 - قَالَ اَخْبَرَنِي مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ اَبِي عَمْرٍو - وَهُوَ الْاَوْزَاعِيُّ - قَالَ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَنْ تَظْلِمَ اَوْ تُظْلَمَ"۔

5474-تقدم الحديث (5463) .

5475 اخرجه ابو داود في الصلاة، باب في الاستعاذة (الحديث 1544) و اخرجه النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من الذلة (الحديث 5477) تحفة الاشراف (13385) .

5476-اخرجه النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من القلة (الحديث 5478) . والاستعاذة من الفقر (الحديث 5479) واخرجه ابن ماجه في الدعاء، باب ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 3842) . تحفة الاشراف (12235)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فقر' قلت' ذلت اور یہ کہ تم زیادتی کرو یا تمہارے ساتھ زیادتی کی جائے (ان سب چیزوں سے) اللہ کی پناہ مانگو''۔

5477 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالْفَقْرِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں قلت' غربت' ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں زیادتی کروں یا میرے ساتھ زیادتی کی جائے''۔

15 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْقِلَّةِ .

یہ باب ہے کہ قلت سے پناہ مانگنا

5478 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ - يَعْنِیْ ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ - عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنَ الْقِلَّةِ وَمِنَ الذِّلَّةِ وَاَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ غربت' قلت' ذلت اور یہ کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے (ان سب چیزوں سے) اللہ کی پناہ مانگو''۔

16 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْفَقْرِ .

یہ باب ہے کہ فقر سے پناہ مانگنا

5479 - اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسَى بْنُ شَيْبَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ عِيَاضٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَنْ تَظْلِمَ اَوْ تُظْلَمَ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے فرمایا

''تم لوگ فقر' قلت' ذلت' یہ کہ تم ظلم کرو یا تم پر ظلم کیا جائے (ان سب چیزوں سے) اللہ کی پناہ مانگو''۔

5477 تقدم (الحديث 5475) .

5478 تقدم (الحديث 5476)

5479 تقدم (الحديث 5476) .

5480 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - يَعْنِی الشَّحَّامَ - قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ - يَعْنِی ابْنَ اَبِیْ بَكْرَةَ - اَنَّهٗ كَانَ سَمِعَ وَالِدَهٗ يَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلَاةِ "اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ" . فَجَعَلْتُ اَدْعُوْ بِهِنَّ فَقَالَ يَا بُنَیَّ اَنّٰی عُلِّمْتَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قُلْتُ يَا اَبَتِ سَمِعْتُكَ تَدْعُوْ بِهِنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلَاةِ فَاَخَذْتُهُنَّ عَنْكَ . قَالَ فَالْزَمْهُنَّ يَا بُنَیَّ فَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهِنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلَاةِ .

☆☆ مسلم بن ابوبکرہ بیان کرتے ہیں: وہ اپنے والد کو ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگتے ہوئے سنتے تھے:

''اے اللہ! میں کفر سے' غربت سے' قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے بھی یہ دعا مانگنا شروع کی تو انہوں نے دریافت کیا: اے میرے بیٹے! تم نے یہ کلمات کہاں سے سیکھے ہیں؟ تو میں نے جواب دیا: اباجان! میں نے آپ کو ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ہمراہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے' میں نے انہیں آپ سے سیکھ لیا ہے' انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم انہیں لازم پکڑلو' کیونکہ نبی اکرم ﷺ بھی ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے دعا مانگا کرتے تھے۔

17 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْقَبْرِ .

یہ باب ہے کہ قبر کی آزمائش کے شر سے پناہ مانگنا

5481 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا مَّا يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ "اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَاَنْقِ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا اَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اکثر اوقات ان کلمات کے ذریعے دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں جہنم کی آزمائش سے' جہنم کے عذاب سے' قبر کی آزمائش سے' قبر کے عذاب سے' دجال کی آزمائش کے شر سے' غربت کی آزمائش کے شر سے' خوشحالی کی آزمائش کے شر سے پناہ مانگتا ہوں' اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی کے ذریعے دھودے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک کردے' جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا ہے' تو میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے' جتنا تو نے مشرق اور

5480-تقدم (الحديث 1346) .

5481-انفرد به النسائي - تحفة الاشراف (16856) .

مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے اے اللہ! میں کاہلی' بڑھاپے' گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

18 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ .

یہ باب ہے کہ ایسے نفس سے پناہ مانگنا' جو سیر نہ ہوتا ہو

5482 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَخِيهِ عَبَّادِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں' ایسے علم سے جس سے نفع نہ ہو' ایسے دل سے' جس میں خشوع نہ ہو' ایسے نفس سے' جو سیر نہ ہو' اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو"۔

19 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُوعِ .

یہ باب ہے کہ بھوک سے پناہ مانگنا

5483 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں' کیونکہ وہ بہت بُری حالت ہے' اور خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں' کیونکہ وہ بہت بُری خامی ہے"۔

20 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْخِيَانَةِ .

یہ باب ہے کہ خیانت سے پناہ مانگنا

5484 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَذَكَرَ اٰخَرَ

5482-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في الاستعاذة (الحديث 1548) و اخرجه النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من دعاء لا يسمع (الحديث 5552) و اخرجه ابن ماجه في الدعاء، باب دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 3837) . تحفة الاشراف (13549) .

5483-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في الاستعاذة (الحديث 1547) و اخرجه النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من الخيانة (الحديث 5484) . تحفة الاشراف (13040) .

5484-تقدم (الحديث 5483) .

عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ" .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ یہ بہت بُری حالت ہے اور خیانت سے (پناہ مانگتا ہوں) کیونکہ وہ بہت بُری خامی ہے"۔

21 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ .

یہ باب ہے کہ ناچاقی' نفاق اور بُرے اخلاق سے پناہ مانگنا

5485 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ عَنْ حَفْصٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ" . ثُمَّ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ذریعے دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں ایسے علم سے' جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے' جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے' جو سنی نہ جائے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو' تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے:

"اے اللہ! میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

5486 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا ضُبَارَةُ عَنْ دُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ" .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں ناچاقی' منافقت اور بُرے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

22 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْمَغْرَمِ .

یہ باب ہے کہ قرض سے پناہ مانگنا

5487 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحِمْصِىُّ

5485-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (552) .

5486-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في الاستعاذة (الحديث 1546) . تحفة الاشراف (12314) .

5487-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16458) .

قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ - هُوَ ابْنُ الزُّبَيْرِ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ التَّعَوُّذَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُكْثِرُ التَّعَوُّذَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ فَقَالَ "إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات قرض اور گناہ سے پناہ مانگا کرتے تھے آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ قرض اور گناہ سے بکثرت پناہ مانگتے ہیں (اس کی وجہ کیا ہے؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی مقروض ہو تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

23 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الدَّيْنِ .

یہ باب ہے کہ قرض سے پناہ مانگنا

5488 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَذَكَرَ آخَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ التُّجِيبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْهَيْثَمِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ". قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَعْدِلُ الدَّيْنَ بِالْكُفْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ قرض کو کفر کے برابر قرار دے رہے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

5489 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ". فَقَالَ رَجُلٌ تَعْدِلُ الدَّيْنَ بِالْكُفْرِ قَالَ "نَعَمْ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

ایک صاحب نے عرض کی: کیا آپ قرض کو کفر کے برابر قرار دے رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں!

5488-انفرد به النسائي . و سياتي في الاستعاذة، الاستعاذة من الدين (الحديث 5489) . و الحديث عند النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من شر الكفر (الحديث 5500) . تحفة الاشراف (4064) .

5489-تقدم (الحديث 5488)

24 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ .

قرض کے غلبے سے پناہ مانگنا

5490 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ "اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ہمراہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں قرض کے غلبے دشمن کے غلبے اور دشمن کی شماتت سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

25 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ ضَلَعِ الدَّيْنِ .

یہ باب ہے کہ قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا

5491 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْجَرْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ" .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں شدید غم' حزن' کنجوسی' بزدلی' قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غالب آجانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

26 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى .

یہ باب ہے کہ خوشحالی کی آزمائش کے شر سے پناہ مانگنا

5492 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ" .

5490-انفرد به النسائي . و سياتي في الاستعاذة، الاستعاذة من غلبة العدو (الحديث 5502)، و الاستعاذة من شماتة الاعداء (الحديث 5503) مختصراً . تحفة الاشراف (8866) .

5491-تقدم (الحديث 5465)

5492-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16780) .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے' جہنم کی آزمائش سے' قبر کی آزمائش سے' قبر کے عذاب سے' دجال کی آزمائش کے شر سے' خوشحالی کی آزمائش کے شر سے' سفر کی آزمائش کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اے اللہ! تو میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے ذریعے دھودے' اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے' جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا ہے' اے اللہ! میں سستی' بڑھاپے' قرض اور گناہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

27 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا .

یہ باب ہے کہ دنیا کی آزمائش سے پناہ مانگنا

5493 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُهُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَرْوِيهِنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ" .

☆☆ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد ﷜ نے انہیں کلمات تعلیم دیئے تھے اور انہوں نے یہ کلمات نبی اکرم ﷺ سے روایت کیے تھے:

''اے اللہ! میں کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے سٹھیا جانے والی عمر تک لے جایا جائے اور میں دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

5494 - اَخْبَرَنِىْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَّعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَا كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ" .

☆☆ مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: حضرت سعد ﷜ اپنے بچوں کو ان کلمات کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے' جس طرح کوئی استاد اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے' وہ یہ فرمایا کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے

5493-تقدم (الحديث 5460) .

5494-تقدم (الحديث 5462) .

رہتے ہیں دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے سٹھیا جانے والی عمر تک لے جایا جائے اور میں دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

5495 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ .

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بزدلی کنجوسی بری عمر سینے کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

5496 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ - هُوَ اَبُوْ دَاوُدَ الْمَصَاحِفِيُّ - قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ" .

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے (آپ یہ دعا کرتے تھے:)

''اے اللہ! میں بزدلی کنجوسی بری عمر سینے کی آزمائش قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

5497 - اَخْبَرَنِيْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الشُّحِّ وَالْجُبْنِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ .

☆☆ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کنجوسی، بزدلی سینے کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

5498 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مُرْسَلٌ .

☆☆ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے۔

(امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

5495-تقدم (الحديث 5458) .

5496-تقدم (الحديث 5458) .

5497-تقدم (الحديث 5458) .

5498-تقدم (الحديث 5458) .

28 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ الذَّكَرِ .

یہ باب ہے کہ شرمگاہ کے شر سے پناہ مانگنا

5499 - اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ وَكِیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ یَحْیٰى عَنْ شُتَیْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَنْتَفِعُ بِهٖ . قَالَ "قُلِ اللّٰهُمَّ عَافِنِیْ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَلِسَانِیْ وَقَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ" . یَعْنِیْ ذَكَرَهٗ .

☆☆ شتیر بن شکل بن حمید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جس کے ذریعے میں نفع حاصل کروں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو!

"اے اللہ! تو میری سماعت' میری بصارت' میری زبان' میرے دل اور میری شرمگاہ کے شر سے مجھے عافیت نصیب کر"۔

(راوی کہتے ہیں:) یہاں منی سے مراد شرمگاہ ہے۔

29 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ الْكُفْرِ .

یہ باب ہے کہ کفر کے شر سے پناہ مانگنا

5500 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ غَیْلَانَ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمْحِ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ "اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ" . فَقَالَ رَجُلٌ وَیَعْدِلَانِ قَالَ "نَعَمْ" .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ یہ پڑھا کرتے تھے۔

"اے اللہ! میں کفر اور غربت سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

ایک صاحب نے عرض کی: کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں!

30 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الضَّلَالِ .

یہ باب ہے کہ گمراہی سے پناہ مانگنا

5501 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى

5499-تقدم (الحديث 5459) .　　5500-تقدم (الحديث 5488) .

5501-اخرجه ابو داؤد في الادب، باب ما يقول اذا خرج من بيته (الحديث 5094) و اخرجه الترمذي في الدعوات، باب منه (الحديث 3427) و اخرجه النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من الضلال (الحديث 5554)، و في عمل اليوم والليلة، ما يقول اذا خرج من بيته (الحديث 85 و 86 و 87، و الحديث 88) مرسلاً و اخرجه ابن ماجه في الدعاء، باب ما يدعو به الرجل اذا خرج من بيته (الحديث 3884) تحفة الاشراف (18168)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ "بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ" .

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب اپنے گھر سے تشریف لے جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے میرے پروردگار! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھ سے لغزش سرزد ہو جائے یا میں گمراہ ہو جاؤں یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں جہالت کا مظاہرہ کروں یا میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کیا جائے''۔

31 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ .

یہ باب ہے کہ دشمن کے غلبے سے پناہ مانگنا

5502 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کلمات کے ہمراہ دعا مانگتے تھے:

''اے اللہ! میں قرض کے غلبے سے دشمن کے غلبے سے اور دشمن کی شماتت سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

32 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ .

یہ باب ہے کہ دشمن کی شماتت سے پناہ مانگنا

5503 - اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حُيَيٌّ حَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کلمات کے ذریعے دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں قرض کے غلبے اور دشمن کی شماتت سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

33 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْهَرَمِ .

یہ باب ہے کہ بڑھاپے سے پناہ مانگنا

5504 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ

5502-تقدم (الحديث 5490) .

5503-تقدم (الحديث 5490) .

5504-انفرد به النسائي . تحفة الأشراف (9768)

اِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ "اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْعَجْزِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ" .

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ذریعے دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں کاہلی' بڑھاپے' بزدلی' عاجز ہوجانے' زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

5505 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ" .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ! میں کاہلی' بڑھاپے' قرض' گناہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

34 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ .

یہ باب ہے کہ بُری تقدیر سے پناہ مانگنا

5506 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ هٰذِهِ الثَّلَاثَةِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ . قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ثَلَاثَةٌ فَذَكَرْتُ اَرْبَعَةً لِاَنِّي لَا اَحْفَظُ الْوَاحِدَ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان تین چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے: بدبختی کا سامنا کرنے' دشمن کے خوش ہونے اور بُرے فیصلے (بری تقدیر) اور آزمائش کی مشقت۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: حدیث میں تین چیزوں کا ذکر ہے' میں نے یہاں چار ذکر کردی ہیں' مجھے یہ یاد نہیں ہے' ان میں سے کون سی چیز ہے' جو حدیث میں شامل نہیں ہے۔

5505-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8818) .

5506-اخرجه البخاري في الدعوات، باب التعوذ من جهد البلاء (الحديث 6347)، و في القدر، باب من تعوذ بالله من درك الشقاء و سوء القضاء الحديث (الحديث 6616) واخرجه مسلم في الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب في التعوذ من سوء القضاء و درك الشقاء و غيره (الحديث 53) و اخرجه النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من درك الشقاء (الحديث 5507) . تحفة الاشراف (12557) .

بدبختی سے بچنے کی دعا مانگنے کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلاء کی مشقت سے بدبختی کے پہنچنے سے، بری تقدیر سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اللہ کی پناہ مانگو۔ (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم رقم الحدیث، 989)

بلاء "اس حالت کو کہتے ہیں جس میں انسان امتحان و آزمائش کے تحت کوئی مرحلہ سے دوچار اور فتنہ دین و دنیا کی گھٹنائیوں اور دشواریوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ "جہد" کے معنی ہیں "مشقت و غایت" لہٰذا جہد البلاء و بلاء کی مشقت سے مراد دین و دنیا کی وہ مصیبتیں جن میں انسان مبتلا ہوتا ہے اور وہ نہ صرف ان کو دور کرنے پر قادر نہیں ہوتا بلکہ ان مصیبتوں کے آنے پر بھی صبر نہیں کر سکتا۔ "بری تقدیر" سے مراد وہ چیز ہے جو انسان کے حق میں بری اور ناپسندیدہ ہو، اسی طرح دشمن کی خوشی سے پناہ مانگنے سے مراد یہ ہے کہ دین و دنیا کی کسی بھی ایسی مصیبت میں مبتلا نہ ہونے پائے جس سے دشمن خوش ہوتا ہو۔ بہرکیف اس حدیث میں جن چیزوں سے پناہ مانگنے کے لئے فرمایا جا رہا ہے اس میں غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اس حدیث میں ایک ایسی جامع دعا کی طرف راہنمائی کی گئی ہے جو تمام دینی اور دنیوی مقاصد و مطالب پر حاوی ہے۔

35 - باب الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ .

یہ باب ہے کہ بدبختی کا سامنا کرنے سے پناہ مانگنا

5507 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَعِيذُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بری تقدیر، دشمن کی شماتت، بدبختی کا سامنا کرنے اور آزمائش مشقت سے پناہ مانگتے تھے۔

36 - باب الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُنُوْنِ .

یہ باب ہے کہ جنون سے پناہ مانگنا

5508 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں جنون، جذام، برص اور بُری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

5507- تقدم (الحديث 5506)

5508- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1424)

37 - بَاب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ .

یہ باب ہے کہ جن کی نظر سے پناہ مانگنا

5509 - اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِی نَضْرَةَ عَنْ اَبِی سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسِ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن کی نظر یا انسان کی نظر (لگ جانے) سے پناہ مانگا کرتے تھے جب معوذتین نازل ہوگئیں' تو آپ نے ان دونوں سورتوں کو (نظر سے بچاؤ کے لیے وظیفے کے طور پر) پڑھنا شروع کر دیا' اس کے علاوہ کلمات کو ترک کر دیا۔

38 - بَاب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ الْكِبَرِ .

یہ باب ہے کہ بڑھاپے کے شر سے پناہ مانگنا

5510 - اَخْبَرَنَا مُوسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَانَ يَقُولُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگا کرتے تھے' آپ یہ پڑھتے تھے: "اے اللہ! میں کاہلی' بڑھاپے' بزدلی' کنجوسی' بڑھاپے کی برائی' دجال کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

39 - بَاب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ .

یہ باب ہے کہ سٹھیا جانے والی عمر سے پناہ مانگنا

5511 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِنَّ وَيَقُولُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ" .

5509-اخرجه الترمذي في الطب، باب ما جاء في الرقية بالمعوذتين (الحديث 2058) و اخرجه ابن ماجه في الطب، باب من استرقى من العين (الحديث 3511) تحفة الاشراف (4327) .

5510- تفرد به النسائي . تحفة الاشراف (661)

5511-تقدم (الحديث 5460)

☆☆ مصعب بن سعد اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے ہمیں پانچ کلمات کی تعلیم دی تھی کہ نبی اکرم ﷺ ان کلمات کے ذریعے دعا مانگا کرتے تھے آپ یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے سٹھیا جانے والی عمر تک لے جایا جائے اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

40 - باب الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ .

یہ باب ہے کہ بری عمر سے پناہ مانگنا

5512 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ - يَعْنِىْ اَبَاهُ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بِجَمْعٍ اَلَا اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ" .

☆☆ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج پر گیا' تو میں نے انہیں مزدلفہ میں یہ کہتے ہوئے سنا: یاد رکھنا! نبی اکرم ﷺ پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کنجوسی اور بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں بری عمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں سینے کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

41 - باب الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ .

یہ باب ہے کہ اچھی حالت کے بعد' بری حالت سے پناہ مانگنا

5513 - اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ قَالَ "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سفر پر جاتے تھے' تو یہ دعا کرتے تھے.

''اے اللہ! میں سفر کی شدت' برے حال میں واپسی' اچھی حالت کے بعد بری حالت کا سامنا کرنے' مظلوم کی بددعا'

5512 تقدم (الحديث 5458) .

5513- اخرجه مسلم في الحج، باب ما يقول اذا ركب الى سفر الحج وغيره (الحديث 426 و 427) . و اخرجه الترمذي في الدعوات، باب ما يقول اذا خرج مسافرًا (الحديث 3439) مطولاً . و اخرجه النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من الحور بعد الكور (الحديث 5514)، و الاستعاذة من دعوة المظلوم (الحديث 5515)، و في عمل اليوم و الليلة، ما يقول اذا اراد سفرًا (الحديث 499) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الدعاء، باب ما يدعو به الرجل اذا سافر (الحديث 3888) . تحفة الاشراف (5320) .

گھریامال کے بارے میں کسی بھی بُرے منظر (کا سامنا کرنے) سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

5514 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ قَالَ "اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ"۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جاتے تھے تو آپ یہ دعا مانگتے تھے: "اے اللہ! میں سفر کی مشقت بُری حالت میں واپسی اور اچھی حالت کے بعد بُری حالت کا سامنا کرنے' مظلوم کی بددعا' اپنے اہل خانہ' آل یا اولاد کے بارے میں بُرے منظر (کا سامنا کرنے) سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

42 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ .

یہ باب ہے کہ مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگنا

5515 - اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جاتے تھے' تو آپ سفر کی مشقت' بُری حالت میں واپسی' اچھی حالت کے بعد بُری حالت کا سامنا کرنے' مظلوم کی بددعا اور بُرے منظر (کا سامنا کرنے) سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

مظلوم کی بددعا سے بچنے کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ایک تو باپ کی دعا، دوسری مسافر کی دعا اور تیسری مظلوم کی دعا۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوۃ المصابیح، جلد دوم: رقم الحدیث، 771)

باپ کی دعا کا مطلب یہ ہے کہ باپ اپنی اولاد کے حق میں خواہ دعا کرے یا بددعا دونوں جلد قبول ہو جاتی ہیں اور جب باپ کی دعا قبول ہوتی ہے تو ماں کی دعا بطریق اولیٰ قبول ہوتی ہے اگرچہ یہاں حدیث میں ماں کی دعا کے بارہ میں ذکر نہیں کیا گیا ہے لیکن بات یہی ہے کیونکہ ماں اپنی اولاد کے حق میں باپ کی بہ نسبت زیادہ شفیق ہوتی ہے۔ "مسافر کی دعا" کے بارہ میں دو احتمال ہیں یا تو یہ کہ مسافر کی دعا اس شخص کے حق میں قبول ہوتی ہے جو اس کے ساتھ احسان اور اچھا سلوک کرتا ہے اور اس کی بددعا اس شخص کے حق میں قبول ہوتی ہے جو اسے تکلیف و ایذاء پہنچاتا ہے اور اس کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے، یا پھر یہ کہ مسافر کی دعا مطلق قبول ہوتی ہے خواہ وہ اپنے لئے کرے یا دوسرے کے لئے۔

5514-تقدم (الحديث 5513)

5515-تقدم (الحديث 5513) .

مظلوم کی دعا کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص مظلوم کی مدد کرتا ہے یا اس کو تسلی و تسکین دلاتا ہے اور مظلوم اس کے حق میں دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اسی طرح جو شخص مظلوم پر ظلم کرتا ہے یا جو شخص ظالم کی حمایت و تائید کر کے مظلوم کی ذہنی، روحانی اور جسمانی تکلیف و مصیبت میں اضافہ کرتا ہے اور مظلوم اس شخص کے حق میں بددعا کرتا ہے تو اس کی بددعا قبول ہوتی ہے۔ اسی طرح جو شخص ظالم کی حمایت و تائید کر کے مظلوم کی ذہنی روحانی اور جسمانی تکلیف و مصیبت میں اضافہ کرتا ہے اور مظلوم اس کے حق میں بد دعا کرتا ہے تو اس کی بددعا قبول ہوتی ہے۔

43 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ .

یہ باب ہے کہ بُری حالت میں واپسی سے پناہ مانگنا

5516 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ - وَمَدَّ شُعْبَةُ بِاِصْبَعِهٖ - قَالَ "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہوتے وقت اپنی سواری پر سوار ہوتے تو آپ اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے۔

شعبہ نامی راوی نے اپنی انگلی کو پھیلا کر اشارہ کر کے بتایا (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے:

''اے اللہ! سفر کے دوران تو ہی میرا ساتھی ہے اور میری غیر موجودگی میں میرے گھر والوں اور مال کا تو ہی نگران ہے'

اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور بُری حالت میں واپسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

44 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ جَارِ السَّوْءِ .

یہ باب ہے کہ بُرے پڑوسی سے پناہ مانگنا

5517 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَارِ السَّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ عَنْكَ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رہائشی آبادی میں بُرے پڑوسی سے پناہ مانگو ویرانے کا پڑوسی تو تم سے الگ ہو ہی جاتا ہے''۔

5516 اخرجه الترمذي في الدعوات، باب ما يقول اذا خرج مسافرا (الحديث 3438) مطولا . تحفة الاشراف (14892)

5517-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13054)

45 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ ۔

لوگوں کے غلبہ سے پناہ مانگنا

5518 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي طَلْحَةَ "اِلْتَمِسْ لِي غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي" ۔ فَخَرَجَ بِي اَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَائَهُ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهُ يُكْثِرُ اَنْ يَقُولَ "اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ" ۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے لیے کوئی لڑکا لے کر آؤ' جو میری خدمت کیا کرے' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے ساتھ لے گئے' انہوں نے مجھے اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا' جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں پڑاؤ کرتے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا' میں آپ کو بکثرت یہ کہتے ہوئے سنتا تھا۔

''اے اللہ! میں بڑھاپے' غم' عاجز ہو جانے' کاہلی' کنجوسی' بزدلی' قرض کے غلبے اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

مختلف فتنوں سے ومصائب سے بچنے کی دعا مانگنے کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ رب العزت میں یوں عرض کیا کرتے تھے۔ دعا (اللّٰهم انی اعوذبك من الكسل والهرم والمغرم والمأثم اللّٰهم انی اعوذ بك من عذاب النار وفتنة النار وفتنة القبر وعذاب القبر ومن شر فتنة الغنی ومن شر فتنة الفقر ومن شر فتنة المسيح الدجال اللّٰهم اغسل خطاياى بماء الثلج والبرد ونق قلبی كما ينقى الثوب الابيض من الدنس وباعد بينی وبين خطاياى كما باعدت بين المشرق والمغرب ۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، طاعت میں سستی سے، بڑھاپے کے سبب سے مخبوط الحواس اور اعضاء کے ناکارہ ہونے سے تاوان یا قرض سے اور گناہ سے، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں آگ کے عذاب سے اور عذاب کے فتنہ سے۔ قبر کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے، دولت کے فتنہ سے اور برائی سے، فقر کے فتنہ کی برائی سے اور کانے دجال کے فتنہ سے اے اللہ۔ برف، وراولے کے پانی سے میرے گناہ دھو دے (یعنی طرح طرح مغفرتوں کے ذریعہ مجھے گناہوں سے پاک کر دے۔ جس طرح برف اور اولے کا پانی میل کچیل کو صاف کرتا ہے اور میرے دل کو برے اخلاق اور برے خیالات سے پاک کر دے، جس طرح سفید کپڑا پانی سے صاف کیا جاتا ہے اور میرے گناہوں کے درمیان اسی طرح بعد پیدا کر دے۔ جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان بعد پیدا کیا ہے۔ (بخاری، مسلم مشکوۃ المصابیح، جلد دوم رقم الحدیث، 991)

5518- تقدم، الحديث 5465

پناہ مانگتا ہوں آگ کے عذاب سے" کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میرا شمار ان لوگوں میں ہو جو دوزخی ہیں یعنی کفار۔ اس موقع پر یہ بات جان لینی چاہئے کہ "عذاب الٰہی" میں صرف کفار ہی مبتلا ہوں گے چنانچہ موحدین جو اپنی بدعملیوں کی سزا آخرت میں پائیں گے اسے عذاب نہیں کہا جاتا بلکہ وہ "تادیب" ہے یعنی اگر ان کو دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا اور ایسا عذاب کے لئے نہیں بلکہ تادیب یعنی ان کے گناہوں کو دھونے اور ختم کرنے کے لئے ہوگا۔ "آگ کے فتنہ" سے مراد وہ چیزیں ہیں جو آگ اور قبر کے عذاب کا باعث بنتی ہیں یعنی گناہ و معصیت۔ "قبر کے فتنہ" سے مراد ہے منکر نکیر کے سوالات کا جواب دیتے وقت حواس باختہ ہونا۔ "قبر کے عذاب" سے مراد ہے، فرشتوں کا، ان لوگوں کو لوہے کے گرزوں سے مارنا اور ان کا عذاب میں مبتلا ہونا۔

جو منکر نکیر کے سوالات کا جواب نہ دے سکیں گے۔ "قبر" سے مراد ہے عالم برزخ چاہے وہ قبر ہو یا کچھ اور ہو دولت کے فتنہ سے مراد ہے تکبر و سرکشی کرنا مال و زر حرام ذرائع سے حاصل کرنا اور ان کو گناہ کی جگہ خرچ کرنا اور مال و جاہ پر بے جا فخر کرنا اسی طرح فقر کے فتنے سے مراد ہے۔ دولت مندوں پر حسد کرنا، ان کے مال و زر کی ہوس اور طمع رکھنا، اس چیز پر راضی نہ ہونا جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھ دی ہے یعنی فقر اور اسی قسم کی وہ تمام چیزیں جو صبر و توکل اور قناعت کے منافی ہیں۔ اب آخر میں یہ بات بطور خاص ذہن نشین کر لیجئے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان تمام چیزوں سے پناہ مانگنا اس کے معنی میں نہیں تھا کہ نعوذ باللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں میں مبتلا تھے، یا ان میں مبتلا ہونے کا خوف تھا۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائمی طور پر ان تمام چیزوں سے امن و حفاظت میں رکھا تھا بلکہ ان چیزوں سے پناہ مانگنا تعلیم امت کے طور پر تھا کہ امت کے لوگ ان چیزوں سے پناہ مانگیں اور ان سے بچیں۔

46 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ .

یہ باب ہے کہ دجال کی آزمائش سے پناہ مانگنا

5519 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ وَقَالَ "اِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے عذاب سے اور دجال کی آزمائش سے پناہ مانگا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے

"تمہیں تمہاری قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا"۔

قبروں کی آزمائش اور فتنہ دجال سے بچنے کا بیان

حضرت زید بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ (ایک روز) جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے باغ میں اپنے خچر پر سوار

5519-تقدم (الحديث 2064)

تھے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ اچانک خچر بدک گیا اور قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرا دے، ناگہاں پانچ چھ قبریں نظر آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان قبر والوں کو کوئی جانتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا، "میں جانتا ہوں!" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ کب مرے ہیں؟ (یعنی حالت کفر میں مرے ہیں یا ایمان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوئے ہیں) اس آدمی نے عرض کیا۔ یہ تو شرک کی حالت میں مرے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ امت اپنی قبروں میں آزمائی جاتی ہے (یعنی ان لوگوں پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے) اگر مجھ کو یہ خوف نہ ہوتا کہ تم (مردوں کو) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں ضرور اللہ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تم کو بھی عذاب قبر (کی اس آواز) کو سنا دے جس کو میں سن رہا ہوں، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قبر کے عذاب سے خداہ کی پناہ مانگو۔ صحابہ نے عرض کیا ہم آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہ نے عرض کیا۔ عذاب قبر سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہ نے عرض کیا۔ ہم دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(صحیح مسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد اول: رقم الحدیث، 126)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا احساس وشعور اور اس کی قوت ادراک دنیا کے تمام لوگوں سے بہت زیادہ قوی ہوتی ہے چونکہ اس کے احساس ظاہری و باطنی میں وہ قدرتی طاقت ہوتی ہے جس کی بناء پر وہ اس دنیا سے بھی آگے عالم غیب کی چیزوں کا ادراک کر لیتا ہے اس لئے اس کی ظاہری آنکھوں کے ساتھ ساتھ باطنی آنکھیں بھی اتنی طاقتور ہوتی ہیں کہ وہ غیب کی ان چیزوں کو بھی دیکھ لیتا ہے جسے دیکھنا چاہیں۔ چنانچہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں سفر میں جا رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قبرستان پر ہوا تو وہاں آپ کی چشم بصیرت نے ادراک کر لیا کہ قبروں میں مردوں پر عذاب ہو رہا ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو تلقین کی کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگتے رہیں عذاب قبر کی شدت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ اگر تمہاری آنکھیں اس کا مشاہدہ کر لیں اور تمہارے کان اس کو سن لیں تو تم اپنی عقل و دماغ سے ہاتھ دھو بیٹھو اور تم اس کی شدت وسختی کا محض احساس ہی کر کے بے ہوش ہو جاؤ گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم اس خوف و ہراس کی وجہ سے مردوں کو دفن کرنا بھی چھوڑ دو گے اگر مجھے اس کا خدشہ نہ ہوتا تو میں یقیناً تمہیں اس عذاب کا مشاہدہ بھی کرا دیتا اور تمہیں سنوا بھی دیتا۔

فتنہ مسیح دجال سے بچنے کی دعا مانگنے کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (تشہد کے بعد) یہ دعا مانگتے تھے "اللّٰھم انی اعوذ بك من عذاب القبر و اعوذ بك من فتنة المسیح الدجال واعوذ بك من فتنة المحیا و فتنه الممات اللّٰھم انی اعوذ بك من المأثم و المغرم اے اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور کانے دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی کے فتنوں اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں اے پروردگار! میں تجھ سے گناہوں سے اور قرض سے پناہ چاہتا ہوں۔ (راوی کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سن کر کسی کہنے والے نے کہا کہ" آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرض سے پناہ مانگنا بڑے تعجب کی بات ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو

باتیں بناتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔(صحیح البخاری صحیح مسلم مشکوۃ المصابیح جلد اول رقم حدیث 905)

دجال آخر زمانے میں قیامت کے قریب پیدا ہوگا جو خدائی کا دعویٰ کرے گا اور لوگوں کو اپنے مکروفریب اور شعبدہ بازیوں سے گمراہ کرے گا۔اس کا مفصل ذکر انشاء اللہ مشکوۃ کے آخری ابواب میں آئے گا۔دجال کو مسیح کیوں کہتے ہیں: دجال کو مسیح اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کی ایک آنکھ ملی ہوئی ہوگی یعنی وہ کانا ہوگا چونکہ ممسوح ہوگا اس لئے اس مناسبت سے اسے مسیح کہا جاتا ہے۔ممسوح کا مطلب ہے "تمام بھلائیوں، نیکیوں اور خیر و برکت کی باتوں سے بالکل بعید، نا آشنا اور ایسا کہ جیسے اس پر کبھی ان چیزوں کا سایہ بھی نہ پڑا ہوگا۔" اور ظاہر کہ اتنی بری خصلتوں کا حامل دجال کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے۔؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح کہنے کی وجہ اسی کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب بھی "مسیح" ہے جس کی اصل مسیحا ہے اور مسیحا عبرانی زبان میں "مبارک" کو کہتے ہیں یا یہ کہ مسیح کے معنی ہیں "بہت سیر کرنے والا" چونکہ قرب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں آسمان سے اتارے جائیں گے اور دنیا سے گمراہی و ضلالت اور برائیوں کی جڑ اکھاڑنے اور پھر تمام عالم پر اللہ کے خلیفہ کی حیثیت سے حکمرانی کرنے پر مامور فرمائے جائیں گے اور اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امور مملکت کی دیکھ بھال کرنے اور اللہ کے دین کو عالم میں پھیلانے اور کانے دجال کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے تقریباً پوری دنیا میں پھرنا پڑے گا۔اس لئے اس مناسبت سے مسیح علیہ السلام کا لقب قرار پایا ہے۔بہر حال لفظ مسیح کا اطلاق حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دجال ملعون دونوں پر ہوتا ہے اور دونوں کے درمیان امتیازی فرق یہ ہے کہ جب صرف "مسیح" لکھا اور بولا جاتا ہے تو اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات گرامی مراد لی جاتی ہے اور جب دجال ملعون مراد ہوتا ہے تو لفظ مسیح کو دجال کے ساتھ قید کر دیتے ہیں یعنی "مسیح دجال" لکھتے اور بولتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا میں چھ چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی ہے (۱) عذاب قبر (۲) فتنہ دجال (۳) فتنہ زندگی (۴) فتنہ موت (۵) گناہ (۶) قرض۔یہ چھ چیزیں اپنی ہیبت و ہلاکت اور دینی و دنیاوی خسران و نقصان کے باعث بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ان چیزوں سے اگر اللہ تعالیٰ نے نجات دی اور اپنا فضل و کرم فرما دیا تو دینی و دنیاوی دونوں زندگیاں کامیابی و کامرانی سے اور رحمت و سعادت کی ہم آغوش ہوگی اور اگر خدانخواستہ کہیں کسی بدنصیب کا ان میں سے کسی ایک سے بھی پالا پڑ گیا تو جانئے کہ اس کی دنیا بھی تباہ و برباد ہو جائے گی اور آخرت کی تمام سہولتیں و آسانیاں اور وہاں کی رحمتیں و سعادتیں بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیں گی اور وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مستحق ہوگا اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان چیزوں سے پناہ مانگ کر امت کے لئے تعلیم کا دروازہ کھولا ہے کہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے پروردگار سے ان سخت و ہیبت ناک چیزوں سے پناہ مانگتا رہے تاکہ پروردگار اس کو ان سے محفوظ و مامون رکھے۔عذاب قبر اور فتنہ دجال یہ تو بالکل ظاہر ہیں ان کی کسی فائدہ و توضیح کی ضرورت نہیں ہے البتہ "فتنہ زندگی" یہ ہے کہ صبر و رضا کے فقدان کی وجہ سے زندگی کی مصیبتوں اور بلاؤں میں گرفتار ہو اور نفس ان چیزوں میں مشغول و مستغرق ہو جائے جو راہ ہدایت اور راہ حق سے ہٹا دیتی ہوں اور زندگی کو گمراہیوں و ضلالتوں کی کھائی میں پھینک دیتی ہوں۔" فتنہ موت" کا مطلب یہ ہے کہ شیطان لعین حالت نزع میں اپنے مکروفریب کا جال پھینکنے اور مرنے والے کے دل میں وسواس و شبہات کے بیج بو کر اس کے آخری لمحوں و جن پر دائمی نجات و عذاب کا دارومدار ہے برائی و گمراہی کی بھینٹ چڑھا دے تاکہ اس دنیا سے رخصت ہونے والا خدانخواستہ

ایمان ویقین کے ساتھ نہیں بلکہ کفر وتشکیک کے ساتھ فوت ہو جائے (العیاذ باللہ) اسی طرح منکر ونکیر کے سوالات کی سختی، عذاب قبر کی شدت اور عذاب عقبیٰ میں گرفتاری بھی موت کے فتنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے ہر مسلمان کو محفوظ و مامون رکھے۔ آمین"
لفظ "ماثم" یا تو مصدر ہے یعنی گناہ کرنا، یا اس سے مراد وہ چیز ہے جو گناہ کا باعث ہے۔ بہر حال اس کا مطلب یہ ہے کہ ان گناہوں سے اللہ کی پناہ، جس کے نتیجے میں بندہ عذاب آخرت اور اللہ کی ناراضگی مول لیتا ہے۔ یا ان چیزوں سے اللہ کی پناہ جو گناہ صادر ہونے کا ذریعہ ہیں، یا جن کو اختیار کر کے بندہ راہ راست سے ہٹ جاتا ہے اور ضلالت وگمراہی کی راہ پر پڑ جاتا ہے۔ قرض سے پناہ مانگنے کی وجہ: قرض سے پناہ مانگنے پر ایک صحابی کو تعجب ہوا کہ قرض میں ایسی کونسی برائی ہے جس سے پناہ مانگی جا رہی ہے بلکہ اس سے تو بہت سے ضرورت مندوں کے کام پورے ہوتے ہیں اور دنیاوی حالات میں اس سے بڑی حد تک مدد ملتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قباحت اور برائی کی جس کی بنیادی حقیقت کی طرف توجہ دلائی وہ یقیناً ایسی ہی ہے کہ اس سے پناہ مانگی جانی چاہئے۔ اول تو دنیاوی اعتبار سے بھی کسی کا قرضدار ہونا کوئی اچھی بات نہیں ہے پھر دین وآخرت کا جہاں تک تعلق ہے تو اس کی وجہ سے ایسی چیزوں کا ارتکاب ہوتا ہے جو شریعت کی نظر میں نہ صرف یہ کہ معیوب بلکہ عذاب آخرت کا سبب بنتی ہیں۔ مثلاً جب کوئی آدمی کسی سے قرض مانگنے جاتا ہے تو پہلا مرحلہ یہی ہوتا ہے جب وہ گنہگار ہوتا ہے کیونکہ بسا اوقات قرض مانگنے والا سینکڑوں بہانے تراشتا ہے سیکڑوں غلط سلط باتیں بناتا ہے اور مقصد برآری کے لئے بڑے سے بڑا جھوٹ بولنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا۔ اس کے بعد دوسرا مرحلہ قرض کی ادائیگی کا آتا ہے کہ قرض دار قرض لیتے وقت ایک وقت وعرصہ متعین کرتا ہے جس میں وہ قرض کی ادائیگی کا وعدہ کرتا ہے مگر تجربہ شاہد ہے کہ کوئی ایک آدھ ہی قرضدار ایسا ہوگا جو وقت معینہ پر ادائیگی کر دیتا ہوگا ورنہ اکثر وبیشتر وعدہ خلافی کرتے ہیں اس موقع پر بھی نہ صرف یہ کہ وعدہ خلافی ہوتی ہے بلکہ عدم ادائیگی کے عذر میں ہر طرح کا جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ اس طرح قرضدار وعدہ خلافی اور جھوٹ کا ارتکاب کر کے گناہ گار ہوتا ہے۔ پھر عدم ادائیگی کا یہ عذر ایک دو مرتبہ ہی پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اس کا ایک سلسلہ ہوتا ہے جو بہت دنوں تک چلتا رہتا ہے اس طرح قرضدار مسلسل جھوٹ پر جھوٹ بولتا ہے، ہر مرتبہ وعدہ خلافیاں کرتا ہے اور اس طرح وہ گناہوں کی پوٹ اپنے اوپر لادتا رہتا ہے۔ ظاہر کہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے عذاب اور مواخذہ آخرت کا سبب ہیں اس لئے ایسی غلط چیز سے پناہ مانگی گئی ہے۔

47 - باب الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ .

یہ باب ہے کہ جہنم کے عذاب اور دجال کے شر سے پناہ مانگنا

5520 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ" .

5520 - تفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13914) .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے:

''میں جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' میں قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' میں دجال کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور میں زندگی اور موت کی آزمائش کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

5521 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

فتنہ دجال سے بچنے کے لئے سورہ کہف پڑھنے کا بیان

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورت کہف کی ابتدائی تین آیتیں پڑھے گا وہ دجال کے فتنہ سے بچایا جائے گا۔ امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(مشکوۃ المصابیح جلد دوم رقم الحدیث 657)

ایک حدیث حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جو شخص سورت کہف کی ابتدائی دس آیتیں یاد کرے گا وہ دجال کے فتنہ سے بچایا جائے گا جب کہ یہاں تین آیتوں کو ذکر کیا جا رہا ہے اس حدیث کی تشریح میں اس حدیث کو ذکر کرتے ہوئے ان دونوں حدیثوں میں ایک مطابقت تو اس موقع پر بیان کی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں ایک دوسری وجہ مطابق یہ بھی ہوسکتی ہے کہ پہلے تو دس آیتوں کو یاد کرنے پر مذکورہ بالا خاصیت و برکت کی بشارت دی گئی ہوگی پھر بعد میں از راہ وسعت فضل تین آیتوں کے پڑھنے ہی پر یہ بشارت عطا فرمائی گئی۔

" مسیح " ایک ایسا مشترک نام ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام اور دجال دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ جب یہ لفظ دجال کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس کو فقط دجال کے ساتھ مقید کر دیتے ہیں یعنی " مسیح دجال " کہتے ہیں اور جب حضرت عیسی علیہ السلام کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس لفظ کو مطلق استعمال کرتے ہیں یعنی صرف " مسیح " کہتے ہیں۔ حضرت عیسی علیہ السلام کو مسیح اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ جس اندھے یا کوڑھی اور یا کسی بھی بیمار پر ہاتھ پھیر دیتے تھے وہ چنگا ہو جاتا تھا یا آپ علیہ السلام کا پاؤں چونکہ عام لوگوں کی طرح نہیں تھا بلکہ ہموار اور بے خم تلوے کا تھا اس لئے آپ علیہ السلام کو مسیح کہا جاتا ہے یا یہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام ماں کے پیٹ سے بالکل ممسوح پونچھے پانچھے پیدا ہوئے تھے، پیدائش کے وقت بچے جس آلائش کے ساتھ

5521-تقدم (الحديث 2059) .

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ" .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو زندگی اور موت کی آزمائش سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو دجال کی آزمائش سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو''۔

اموال واولاد کے فتنہ سے بچنے کا بیان

(آیت) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔یعنی یہ بات سمجھ رکھو کہ تمہارے مال واولاد تمہارے لئے فتنہ ہیں۔

فتنہ کے معنی امتحان کے بھی آتے ہیں اور عذاب کے بھی اور ایسی چیزوں کو بھی فتنہ کہا جاتا ہے جو عذاب کا سبب بنیں۔قرآن کریم کی مختلف آیتوں میں ان تینوں معنی کے لئے لفظ فتنہ استعمال ہوا ہے۔یہاں تینوں معنی کی گنجائش ہے بعض اوقات مال واولاد خود بھی انسان کے لئے دنیا ہی میں وبال جان بن جاتے ہیں اور ان کے سبب غفلت ومعصیت میں مبتلا ہو کر سبب عذاب بن جانا تو بالکل ظاہر ہے۔اول یہ کہ مال واولاد کے ذریعہ تمہارا امتحان لینا مقصود ہے کہ یہ چیزیں ہمارے انعامات ہیں۔تم انعام لے کر شکر گزار اور اطاعت شعار بنتے ہو یا ناشکرے اور نافرمان۔

دوسرے اور تیسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ مال اور اولاد کی محبت میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا تو یہی مال واولاد تمہارے لئے عذاب بن جائیں گے۔بعض اوقات تو دنیا ہی میں یہ چیزیں انسان کو سخت مصیبتوں میں مبتلا کر دیتی ہیں اور دنیا ہی میں مال واولاد کو وہ عذاب محسوس کرنے لگتے ہیں ورنہ یہ تو لازمی ہے کہ دنیا میں جو مال اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف کمایا گیا یا خرچ کیا گیا وہ مال ہی آخرت میں اس کے لئے سانپ بچھو اور آگ میں داغ دینے کا ذریعہ بن جائے گا۔جیسا کہ قرآن کریم کی متعدد آیات میں اور بے شمار روایات حدیث میں اس کی تصریحات موجود ہیں۔

اور تیسرے معنی یہ کہ یہ چیزیں سبب عذاب بن جائیں یہ تو ظاہر ہی ہے کہ جب یہ چیزیں اللہ تعالیٰ سے غفلت اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کا سبب بنیں تو عذاب کا سبب بن گئیں۔آخر آیت میں فرمایا (آیت) وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔یعنی یہ بھی سمجھ لو کہ جو شخص اللہ اور رسول کے احکام کی تعمیل میں مال واولاد کی محبت سے مغلوب نہ ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔

اس آیت کا مضمون تو سب مسلمانوں کو عام اور شامل ہے مگر واقعہ اس کے نزول کا اکثر مفسرین کے نزدیک حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا قصہ ہے جو غزوہ بنوقریظہ میں پیش آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے بنوقریظہ کے قلعہ کا پچیس روز تک محاصرہ جاری رکھا جس سے عاجز ہو کر انہوں نے وطن چھوڑ کر ملک شام چلے جانے کی درخواست کی آپ نے ان کی شرارتوں کے پیش نظر اس کو قبول نہیں فرمایا بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ صلح کی صرف یہ صورت ہے کہ سعد بن معاذ تمہارے بارے میں جو کچھ فیصلہ کریں

اس پر راضی ہو جاؤ۔ انہوں نے درخواست کی کہ سعد بن معاذ کے بجائے ابولبابہ کو یہ کام سپرد کر دیا جائے۔ کیونکہ حضرت ابولبابہ کے اہل وعیال اور جائیداد بنوقریظہ میں تھے، ان سے یہ خیال تھا کہ وہ ہمارے معاملہ میں رعایت کریں گے۔ آپ نے ان کی درخواست پر حضرت ابولبابہ کو بھیج دیا۔

بنوقریظہ کے سب مرد وزن ان کے گرد جمع ہو کر رونے لگے اور یہ پوچھا کہ اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اتر آئیں تو کیا ہمارے معاملہ میں وہ کچھ نرمی فرمائیں گے۔ ابولبابہ کو معلوم تھا کہ ان کے معاملہ میں نرمی برتنے کی رائے نہیں ہے۔ انہوں نے کچھ ان لوگوں کی گریہ وزاری سے اور کچھ اپنے اہل وعیال کی محبت سے متاثر ہو کر اپنے گلے پر تلوار کی طرح ہاتھ پھیر کر اشارہ سے بتا دیا کہ ذبح کیے جاؤ گے۔ گویا اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کر دیا۔

مال واولاد کی محبت میں یہ کام کر تو گزرے، مگر فوراً متنبہ ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیانت کی۔ جب وہاں سے واپس ہوئے تو اس درجہ ندامت سوار ہوئی کہ آپ کی خدمت میں لوٹنے کے بجائے سیدھے مسجد میں پہنچے اور مسجد کے ایک ستون کے ساتھ اپنے آپ کو باندھ دیا اور قسم کھائی کہ جب تک میری توبہ قبول نہ ہوگی اسی طرح بندھا رہوں گا چاہے اسی حالت میں موت آ جائے۔ چنانچہ سات روز مکمل اسی طرح بندھے کھڑے رہے ان کی بیوی اور لڑکی نگہداشت کرتی تھیں، انسانی ضرورت کے وقت اور نماز کے وقت کھول دیتی اور فارغ ہونے کے بعد پھر باندھ دیتی تھیں، کھانے پینے کے پاس نہ جاتے تھے یہاں تک کہ غشی طاری ہو جاتی تھی۔

5524 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ يَقُوْلُ "عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے آپ یہ فرمایا کرتے تھے:

"قبر کے عذاب سے جہنم کے عذاب سے زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو"۔

5525 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ". وَكَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.

5524-انفرد به النسائي. و سياتي في الاستعاذة، الاستعاذة من فتنة المحيا (الحديث 5525 و 5526) . و الحديث عند مسلم في الامارة، باب وجوب طاعة الامراء في غير معصية و تحريمها في المعصية (الحديث 33م) تحفة الاشراف (15449)

5525-تقدم (الحديث 5524)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا
''جو شخص میری اطاعت کرتا ہے' وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے' جو میری نافرمانی کرتا ہے' وہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے''۔
(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ قبر کے عذاب سے' جہنم کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کی آزمائش سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

5526 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي عَلْقَمَةَ حَدَّثَنِي اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ قَالَ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ خَمْسٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگو جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کی آزمائش سے''۔

زندگی اور موت کی آزمائش کا بیان

مال و اولاد کی آزمائش: مال اور اولاد ایسی چیزیں ہیں جن سے انسان کا فطری لگاؤ اور محبت ہوتی ہے اور انہیں کے ذریعہ مسلمان کے ایمان کی آزمائش ہوتی ہے اور یہ آزمائش ایسی پرخطر ہوتی ہے کہ انسان کو احساس بھی نہیں ہوتا کہ وہ آزمائش میں پڑا ہوا ہے۔ سابقہ آیت کی طرح یہ آیت بھی اپنے اندر بڑا وسیع مفہوم رکھتی ہے۔ پھر ان میں سے مال کا فتنہ اولاد کے فتنہ سے شدید ہوتا ہے۔ جیسا درج ذیل احادیث میں واضح ہے۔

۱- عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (جو بنی عامر کے حلیف تھے) کہ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہارے محتاج ہونے سے نہیں ڈرتا۔ بلکہ میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر کشادہ کر دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کی گئی تھی۔ پھر تم اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگ جاؤ، تو وہ تمہیں اس طرح ہلاک کر دے جیسے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب شہود الملائکۃ بدرا) نیز کتاب الرقاق، باب ما یحذر من زہرۃ الدنیا والتنافس فیہا)

۲- آپ نے فرمایا: ہر امت کی ایک آزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔ (ترمذی بحوالہ مشکوۃ، کتاب الرقاق، دوسری فصل)

۳- سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو یہ کہتے سنا ہے۔ محتاج مہاجرین دولت مند مہاجرین سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی، ابواب الزہد۔ باب ان فقراء المہاجرین یدخلون الجنۃ قبل اغنیاءھم)

۴- سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو دیکھا کہ وہاں کے

5526- تقدم (الحديث 5524).

لوگوں کی کثرت ہے جو دنیا میں محتاج تھے۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب فضل الفقر)

۵- مال کا فتنہ:۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ (خطبہ ارشاد فرمانے) منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اپنے بعد میں جس بات سے ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ زمین کی برکتیں تم پر کھول دی جائیں گی۔ (تم مالدار ہو جاؤ گے) پھر آپ نے دنیا کی آرائش کا بیان شروع کیا، پہلے ایک بات بیان کی، پھر دوسری۔ اس دوران ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بھلائی سے برائی پیدا ہوگی؟ یہ سن کر آپ خاموش ہو گئے ہم سمجھے کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے اور لوگ ایسے خاموش بیٹھے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ پھر آپ نے اپنے منہ سے پسینہ پونچھا (وحی بند ہوئی) تو آپ نے پوچھا، وہ سائل کہاں ہے جو ابھی پوچھ رہا تھا۔ پھر آپ نے سوال کا جواب دیتے ہوئے تین بار فرمایا: مال و دولت سے بھلائی ہی نہیں ہوتی۔ پھر فرمایا: بھلائی سے تو بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے مگر بہار کے موسم میں جب ہری ہری گھاس پیدا ہوتی ہے (جو ایک نعمت ہے، اس کا زیادہ کھانا) جانور کو یا تو مار ڈالتا ہے یا مرنے کے قریب کر دیتا ہے۔ الا یہ کہ جانور اپنی کوکھیں بھرنے کے بعد دھوپ میں جا کھڑا ہو اور پیشاب کرے پھر اس کے ہضم ہو جانے کے بعد) اور گھاس چرے اور یہ مال و دولت بھی ہرا بھرا اور شیریں ہے اور بہتر مسلمان وہ ہے جو اپنے حق کے مطابق ہی لے پھر اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور یتیموں اور مسکینوں پر خرچ کرے اور جو شخص اپنے حق پر اکتفا نہ کرے اس کی مثال اس کھانے والے کی سی ہے جس کا پیٹ بھرتا ہی نہیں اور یہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔ (بخاری، کتاب الجہاد، باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ)

۶- ابراہیم بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک روز کھانا رکھا گیا۔ تو کہنے لگے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے ان کے کفن کے لیے ایک چادر ملی اور حمزہ یا کسی اور کا نام لے کر کہا کہ وہ شہید ہوئے اور وہ بھی مجھ سے بہتر تھے ان کے کفن کو بھی صرف ایک چادر تھی۔ میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ عیش و آرام کے سامان ہمیں دنیا میں ہی دے دیے جائیں، یہ کہہ کر رونا شروع کر دیا۔ (بخاری، کتاب الجنائز، باب الکفن من جمیع المال)

۷- سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن بہت مال و دولت رکھنے والے ہی زیادہ نادار ہوں گے۔ مگر جسے اللہ نے دولت دی اور اس نے اپنے دائیں سے بائیں سے، آگے سے، پیچھے سے ہر طرف سے دولت کو اللہ کی راہ میں لٹا دیا اور اس مال سے بھلائی کمائی۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب المکثرون ہم المقلون)

۸- آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل سے ڈرتا ہو اس کو دولت مندی کا کوئی خطرہ نہیں۔

(احمد، بحوالہ مشکوۃ، [illegible])

اولاد کے ذریعہ آزمائش کیسے ہوتی ہے؟:۔ اور اولاد کے ذریعہ انسان کی آزمائش کا دائرہ مال کی آزمائش سے زیادہ وسیع ہے۔ اولاد اگر کسی کے ہاں نہ ہو تو بھی یہ ایک آزمائش ہے۔ ایسی صورت میں انسان اور بالخصوص عورتیں شرک جیسے بدترین گناہ پر آمادہ ہو جاتی ہیں اور پیروں فقیروں کے مزاروں اور مقبروں کے طواف کرتی اور ان کی منتیں مانتی ہیں اور اگر کسی کے ہاں زیادہ ہو تو وہ دوسری طرح آزمائش ہوتی ہے۔ کفار مکہ میں جو قتل اولاد کا دستور عام رائج تھا تو اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ ہم انہیں کھلائیں گے کہاں

سے؟ گویا اولاد کے رزق کا اپنے آپ کو ٹھیکیدار سمجھنا اور اللہ پر قطعاً توکل نہ کرنا بھی شرک سے ملتا جلتا اور بعض پہلوؤں میں اس سے بڑھ کر کبیرہ گناہ ہے۔ پھر اولاد کی تربیت کا مرحلہ آتا ہے تو یہ بھی انسان کے لیے بہت بڑی آزمائش کا وقت ہوتا ہے کہ آیا وہ اپنی اولاد کو دینی تربیت دیتا اور دین کی راہ پر چلاتا ہے یا محض ان کے لئے دنیا کمانے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور یہ انسان کی زندگی کا ایسا نازک موڑ ہوتا ہے جس کے اچھے یا برے نتائج خود اس کو اس دنیا میں بھگتنا پڑتے ہیں اور آخرت میں تو ان پر سزا و جزا کا مرتب ہونا ایک یقینی بات ہے۔ پھر اس کے بعد اولاد کی آرزوؤں کی تکمیل کا مرحلہ پھر ان کی شادی اور شادی کے سلسلہ میں رشتہ کے انتخاب کا مرحلہ آتا ہے کہ وہ کس قسم کا رشتہ اپنے بیٹے یا بیٹی کے لیے پسند کرتا ہے اور یہ بھی ایسا مرحلہ ہوتا ہے جس کے نتائج انتہائی دور رس ہوتے ہیں اور ایسے ہی مرحلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنی دینداری کے دعویٰ میں کس حد تک سچا اور مخلص ہے اور اسے اللہ اور اس کے رسول سے کس قدر محبت ہے۔ مختصر یہ کہ اولاد کا فتنہ ایسا فتنہ ہے جس کے ذریعہ انسان کی ہر وقت آزمائش ہوتی رہتی ہے۔

پھر بعض دفعہ مال اور اولاد دونوں کے فتنے ایک فتنہ میں مشترک ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ بعض مسلمانوں نے محض مال اور اولاد کی خاطر مدینہ کی طرف ہجرت نہیں کی تھی۔ حالانکہ اگر وہ چاہتے تو ان میں ہجرت کرنے کی استطاعت موجود تھی۔ ان پر جائیداد اور اولاد کی محبت غالب آ گئی اور انہوں نے کافروں میں رہنا اور ذلت کی زندگی بسر کرنا گوارا کر لیا۔ ایسے مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سخت وعید فرمائی ہے۔

50 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ .

یہ باب ہے کہ موت کی آزمائش سے پناہ مانگنا

5527 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ "قُوْلُوا اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں (یعنی صحابہ کرام کو) اس دعا کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ انہیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے آپ فرماتے تھے کہ تم یہ پڑھا کرو:

''اے اللہ! ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

5528 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي الزِّنَادِ عَنِ

5527 تقدم (الحديث 2062) .

5528-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب ما يستعاذ منه في الصلاة (الحديث 132) و اخرجه النسائي في الاستعاذة الاستعاذة من فتنة المحيا (الحديث 5523)، و الاستعاذة من عذاب الله (الحديث 5531) . تحفة الاشراف (13530 و 13688) .

الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "عُوْذُوْا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ"۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ اللہ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو' زندگی اور موت کی آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگو قبر کے عذاب اور دجال کی آزمائش سے (اللہ کی پناہ مانگو)''۔

51 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

یہ باب ہے کہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

5529 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهِ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ" .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

52 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ .

یہ باب ہے کہ قبر کی آزمائش سے پناہ مانگنا

5530 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيْرٍ الْمُقْرِءُ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهِ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ" .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ سُلَيْمَانُ بْنُ سِنَانٍ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کے دوران یہ کہتے ہوئے سنا ہے

''اے اللہ! میں قبر کی آزمائش سے' دجال کی آزمائش سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس میں غلطی پائی جاتی ہے درست یہ ہے' راوی کا نام سلیمان بن سنان ہے۔

5529-تقدم (الحديث 5523) .

5530-سياتي (الحديث 5535) . تحفة الاشراف (13479) .

53 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ

یہ باب ہے کہ اللہ کے عذاب سے پناہ مانگنا

5531 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو' قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو' زندگی اور موت کی آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگو' دجال کی آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگو''۔

54 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ .

یہ باب ہے کہ جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنا

5532 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَالْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے اور دجال کی آزمائش سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

55 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ .

یہ باب ہے کہ جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنا

5533 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عَنْ يَحْيٰى اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو''۔

5531-تقدم (الحديث 5523)

5532-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب ما يستعاذ منه في الصلاة (الحديث 133) . تحفة الاشراف (13565) .

5533-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب ما يستعاذ منه في الصلاة (الحديث 128) بنحوه . تحفة الاشراف (15388) .

56 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ حَرِّ النَّارِ .

یہ باب ہے کہ جہنم کی گرمی سے پناہ مانگنا

5534 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي حَسَّانَ عَنْ جَسْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَرَبَّ اِسْرَافِيلَ اَعُوذُ بِكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی:

"اے اللہ! اے جبریل' میکائیل کے پروردگار! اے اسرافیل کے پروردگار! میں جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

5535 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سِنَانٍ الْمُزَنِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ "اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ" .

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران یہ کہتے ہوئے سنا:

"اے اللہ! میں قبر کی آزمائش سے' دجال کی آزمائش سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور جہنم کی گرمی سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت درست ہے۔

5536 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ" .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے

"جو شخص تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہے' تو جنت یہ کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے! اور جو شخص تین مرتبہ جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہے' تو جہنم یہ کہتی ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے پناہ عطاء کر دے!"

5534-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17830) .

5535-انفرد به النسائي . و الحديث عند النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من فتنة القبر (الحديث 5530) . تحفة الاشراف (13479) .

5536-اخرجه الترمذي في صفة الجنة، باب ما جاء في صفة انهار الجنة (الحديث 2572) . و اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، من استجار بالله من النار ثلاث مرات و سال الجنة ثلاث مرات (الحديث 110) و اخرجه ابن ماجه في الزهد، باب صفة الجنة (الحديث 4340) . تحفة الاشراف (243) .

57 - باب الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعَ وَذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ فِيهِ

یہ باب ہے کہ آدمی نے جو کچھ کیا ہو اس کے شر سے پناہ مانگنا' اس روایت میں عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

5537 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ سَيِّدَ الْإِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ وَاَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ مُوْقِنًا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ".

خَالَفَهُ الْوَلِيْدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ .

☆☆ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سید الاستغفار یہ ہے' آدمی یہ پڑھے:

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو نے مجھے پیدا کیا ہے' میں تیرا بندہ ہوں' جہاں تک میری استطاعت ہے میں تیرے وعدہ اور تیرے عہد پر قائم رہوں گا' میں نے جو کچھ کیا ہے' اس کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں' میں تیری بارگاہ میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں اور تو نے مجھ پر جو نعمت کی ہے میں تیرے سامنے اس کا بھی اعتراف کرتا ہوں' تو میری مغفرت کر دے' کیونکہ گناہوں کو تیرے علاوہ کوئی بخش نہیں سکتا''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص صبح کے وقت ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے انہیں پڑھ لے' پھر وہ اس دن فوت ہو جائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص شام کے وقت ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے ان کو پڑھ لے اور وہ اس رات فوت ہو جائے' تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

ولید بن ثعلبہ نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے۔

58 - باب الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ مَا عُمِلَ وَذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلٰى هِلَالٍ .

یہ باب ہے کہ آدمی نے جو عمل کیا ہے' اس کے شر سے پناہ مانگنا'

اس روایت میں ہلال سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

5538 - اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ شَيْبَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ

5537-اخرجه البخاري في الدعوات، باب افضل الاستغفار (الحديث 6306)، وباب ما يقول اذا اصبح (الحديث 6323 تحفة الاشراف (4815).

عَبْدَةَ بْنِ اَبِی لُبَابَةَ اَنَّ ابْنَ يِسَافٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَكْثَرَ مَا يَدْعُو بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَدْعُو بِهِ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ" .

★★ ابن یساف بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: نبی ﷺ اپنے وصال سے پہلے اکثر اوقات کون سی دعا مانگا کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا' نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں نے جو عمل کیا ہے' اس کے شر سے اور جو عمل نہیں کیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

5539 - اَخْبَرَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ يِسَافٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَدْعُو بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرَ دُعَائِهِ اَنْ يَّقُوْلَ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ بَعْدُ" .

★★ ابن یساف بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم ﷺ اکثر اوقات کون سی دعا مانگا کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا' نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے جو عمل کیا ہے' اس کے شر سے اور میں نے جو عمل نہیں کیا ہے' اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

5540 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ "اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ" .

★★ فروہ بن نوفل بیان کرتے ہیں: میں نے اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ دریافت کیا' نبی اکرم ﷺ کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا' نبی اکرم ﷺ یہ پڑھا کرتے تھے:

''میں نے جو عمل کیا ہے' اس کے شر سے اور میں نے جو عمل نہیں کیا ہے' اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

5541 - اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ" .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے جو عمل کیا ہے' اس کے شر سے اور میں نے جو عمل نہیں کیا ہے اس کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

5538-انفرد به النسائي . ومياتي في الاستعاذة، الاستعاذة من شر ما عمل و ذكر الاختلاف على هلال (الحديث 5539) . تحفة الاشراف (17679) .

5539-تقدم (الحديث 5538) .

5540-تقدم (الحديث 1306)

5541-تقدم (الحديث 1306) .

59 - بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ .

یہ باب ہے کہ آدمی نے جو عمل نہیں کیا' اس کے شر سے پناہ مانگنا

5542 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ فَقُلْتُ حَدِّثِيْنِيْ بِشَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٖ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ" .

☆☆ فروہ بن نوفل بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ ؓ سے سوال کیا' میں نے کہا کہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جو نبی اکرم ﷺ دعا میں مانگا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے جو عمل کیا ہے' اس کے شر سے اور میں نے جو عمل نہیں کیا ہے' اس کے شر سے' میں تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

5543 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يِسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ اَخْبِرِيْنِيْ بِدُعَاءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٖ . قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ" .

☆☆ فروہ بن نوفل بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ ؓ سے گزارش کی: آپ مجھے اس دعا کے بارے میں بتایئے' جو نبی اکرم ﷺ مانگا کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا' نبی اکرم ﷺ یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں نے جو عمل کیا ہے' اس کے شر سے اور میں نے جو عمل نہیں کیا ہے' اس کے شر سے' میں تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

60 - بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْخَسْفِ .

یہ باب ہے کہ (زمین میں) دھنس جانے سے پناہ مانگنا

5544 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جُبَيْرُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ" . قَالَ جُبَيْرٌ وَهُوَ الْخَسْفُ . قَالَ عُبَادَةُ فَلَا اَدْرِيْ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

5542-تقدم (الحديث 1306) .

5543-تقدم (الحديث 1306) .

5544 اخرجه ابو داؤد في الادب، باب ما يقول اذا اصبح (الحديث 5074) مطولا و اخرجه النسائي في الادب، الاستعاذة من الخسف (الحديث 5545) و في عمل اليوم والليلة، ما يقول اذا امسى (الحديث 566) مطولا . و اخرجه ابن ماجه في الدعاء، باب ما يدعو به الرجل اذا اصبح و اذا امسى (الحديث 3871) مطولا . تحفة الاشراف (6673) .

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَوْلَ جُبَيْرٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:
''اے اللہ! میں تیری عظمت کی پناہ مانگتا ہوں' اس چیز سے کہ میرے ساتھ نیچے کی طرف سے دھوکہ ہو جائے''۔
جبیر نامی راوی بیان کرتے ہیں اس سے مراد زمین میں دھنس جانا ہے۔
عبیدہ نامی راوی کہتے ہیں' میرے علم میں یہ بات نہیں ہے یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں' یا جبیر نامی راوی کے ہیں۔

5545 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ - هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمِ الْفَزَارِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللّٰهُمَّ" . فَذَكَرَ الدُّعَاءَ وَقَالَ فِي اٰخِرِهِ "اَعُوذُ بِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي" . يَعْنِي بِذٰلِكَ الْخَسْفَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:
''اے اللہ! (راوی کہتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے اس دعا کا ذکر کیا ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:)
میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ نیچے کی طرف سے مجھ سے دھوکہ ہو جائے''۔
راوی کہتے ہیں: اس سے مراد زمین میں دھنس جانا ہے۔

61 - باب الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ التَّرَدِّي وَالْهَدْمِ .

یہ باب ہے کہ اوپر سے نیچے گرنے' یا ملبہ کے نیچے آنے سے پناہ مانگنا

5546 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلٰى اَبِي اَيُّوبَ عَنْ اَبِي الْيَسَرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَالْهَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرِيقِ وَاَعُوذُ بِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوذُ بِكَ اَنْ اَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَّاَعُوذُ بِكَ اَنْ اَمُوتَ لَدِيغًا" .

☆☆ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:
''اے اللہ! میں اوپر سے نیچے گر جانے' ملبے کے نیچے آ جانے' ڈوب جانے' جل جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مرنے کے وقت شیطان مجھے مخبوط الحواس کر دے اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں نے مرنے کے وقت تیری راہ سے منہ موڑا ہوا ہو' اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں ڈسنے کی وجہ سے مروں''۔

5545-تقدم (الحديث 5544) .

5546-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في الاستعاذة (الحديث 1552 و 1553) . واخرجه النسائي في الاستعاذة، الاستعاذة من التردي و الهدم (الحديث 5547 و 5548) . تحفة الاشراف (11124) .

5547 - اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِى الْيَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فَيَقُوْلُ "اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالتَّرَدِّى وَالْهَدْمِ وَالْغَمِّ وَالْحَرِيْقِ وَالْغَرَقِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِى الشَّيْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَنْ اُقْتَلَ فِىْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَّاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا".

☆☆ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں بڑھاپے سے' بلندی سے گر کر (مرنے سے) ملبے کے نیچے آ کر (مرنے سے) غم کی وجہ سے' جل کر (مرنے سے)' ڈوب کر (مرنے سے) تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مرنے کے وقت شیطان مجھے مخبوط الحواس کر دے اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے اس حال میں قتل کیا جائے کہ میں تیری راہ میں جہاد کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر جا رہا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی زہریلی چیز کے ڈنگ مارنے کی وجہ سے مر جاؤں''۔

5548 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ صَيْفِيٌّ مَوْلٰى اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِىُّ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ السُّلَمِيِّ هٰكَذَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّى وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرِيْقِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِى الشَّيْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِىْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَّاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا".

☆☆ حضرت ابواسود سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں ملبے کے نیچے آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اوپر سے گرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں ڈوبنے اور جل جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مرنے کے وقت شیطان مجھے مخبوط الحواس کر دے اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جب میں مروں اس وقت میں جہاد کے دوران پیٹھ پھیر کر جا رہا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی زہریلی چیز کے ڈسنے کی وجہ سے مر جاؤں''۔

62 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ بِرِضَاءِ اللّٰهِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

یہ باب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی پناہ مانگنا

5549 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِى الْعَلَاءُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو

5547-تقدم (الحديث 5546)

5548-تقدم (الحديث 5546).

5549-انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (17632).

بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ فِرَاشِيْ فَلَمْ اُصِبْهُ فَضَرَبْتُ بِيَدِيْ عَلٰى رَاْسِ الْفِرَاشِ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ "اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بستر پر تلاش کیا' تو آپ مجھے نہیں ملے' میں نے اپنا ہاتھ بستر پر پھیرا' تو میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے درمیانی حصے پر پڑا' آپ اس وقت سجدے کی حالت میں تھے اور یہ پڑھ رہے تھے:

''میں تیری سزا کے مقابلے میں' تیری معافی' تیری ناراضگی کے مقابلے میں' تیری رضامندی اور تیری ذات کے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

63 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

یہ باب ہے کہ قیامت کے دن' مقام کی تنگی سے پناہ مانگنا

5550 - اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ حَدَّثَهُ وَحَدَّثَنِيْ اَزْهَرُ بْنُ سَعِيْدٍ - يُقَالُ لَهُ الْحَرَازِيُّ شَامِيٌّ عَزِيْزُ الْحَدِيْثِ - عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَّيُسَبِّحُ عَشْرًا وَّيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَّيَقُوْلُ "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ" . وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆ عاصم بن حمید بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے نوافل کے آغاز میں کیا پڑھتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے' جس کے بارے میں' کبھی مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھتے تھے' دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھتے تھے' دس مرتبہ استغفار پڑھتے تھے اور پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میری مغفرت کر دے! مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ! مجھے رزق عطاء کر! مجھے عافیت نصیب کر!''

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن مقام کی تنگی سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

64 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ .

یہ باب ہے کہ ایسی دعا سے پناہ مانگنا' جو قبول نہ ہو

5551 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

5550 تقدم (الحديث 1616)

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ" .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَعِيْدٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ بَلْ سَمِعَهُ مِنْ اَخِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی:

''اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو نفع نہ دے' ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں' جو ڈرتا نہیں ہے' ایسے نفس سے پناہ مانگتا ہوں' جو سیر نہیں ہوتا اور ایسی دعا سے پناہ مانگتا ہوں' جو سنی نہیں جاتی''۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: سعید نامی راوی نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے' بلکہ انہوں نے یہ روایت اپنے بھائی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5552 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى - يَعْنِیْ ابْنَ يَحْيٰى - قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ اَخِيْهِ عَبَّادِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ" .

★★ عباد بن ابوسعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں ایسے علم سے جو نفع نہ دے' ایسے دل سے جو ڈرے نہیں' ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے' جو سنی نہ جائے' (ان سے) تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

65 - باب الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْتَجَابُ .

یہ باب ہے کہ ایسی دعا سے پناہ مانگنا' جو مستجاب نہ ہو

5553 - اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَ اِذَا قِيْلَ لِزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا اُحَدِّثُكُمْ اِلَّا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِهِ وَيَاْمُرُنَا اَنْ نَقُوْلَ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدَعْوَةٍ لَا تُسْتَجَابُ" .

★★ عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں: جب حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ کہا جاتا کہ آپ ہمیں کوئی ایسی

5551-اخرجه ابن ماجه في المقدمة، باب الانتفاع بالعلم و العمل به (الحديث 250) . تحفة الاشراف (13046) .

5552-تقدم (الحديث 5482) .

5553-تقدم (الحديث 5473) .

حدیث سنائیں' جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہو' تو وہ یہ فرمایا کرتے تھے: میں تمہیں وہ حدیث سناؤں گا' جو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بیان کی ہے' اور جس کا آپ نے ہمیں حکم دیا ہے' ہم وہ پڑھا کریں (وہ کلمات یہ ہیں:)

''اے اللہ! میں عاجز ہو جانے' کاہلی' کنجوسی' بزدلی' بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اے اللہ! تو میرے نفس کو اس کا تقویٰ نصیب کر دے اور تو اس کا تزکیہ کر دے' کیونکہ تو ہی سب سے بہتر تزکیہ کرنے والا ہے' تو ہی اس کا نگران اور اس کا آقا ہے' اے اللہ! میں ایسے نفس سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو سیر نہ ہو' اور ایسے دل سے' جو ڈرے نہیں اور ایسے علم سے' جو نفع نہ دے' اور ایسی دعا سے جو مستجاب نہ ہو (ان سب سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں)''۔

5554 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ "بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ" .

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے (میں گھر سے نکل رہا ہوں) اے میرے پروردگار! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں پھسل جاؤں' یا میں گمراہ ہو جاؤں' یا میں ظلم کروں' یا مجھ پر ظلم کیا جائے' یا میں جہالت کا مظاہرہ کروں' یا میرے ساتھ جہالت کا مظاہرہ کیا جائے''۔

5554-تقدم (الحديث 5501) .

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

یہ کتاب مشروبات کے بیان میں ہے

خمر اور شراب کا معنی اور تعریف کا بیان

خمر لغت میں ڈھانپ لینے اور انگوری شراب کو کہتے ہیں۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک صرف خمر حرام قطعی ہے اس کا پینا پلانا، بیچنا، خریدنا اور رکھنا سب حرام قطعی ہے۔ خمر کے علاوہ تین مشروب اور حرام ہیں۔ ایک باذق یعنی انگور کا پکا ہوا شیرہ جو پکنے کے بعد ایک تہائی رہ جائے یا جو پڑے پڑے جوش کھانے لگے اور جھاگ چھوڑ دے۔ دوسرا سکر ہے یعنی تازہ کھجوروں کا کچا شیرہ جب جھاگ چھوڑ دے۔ تیسرا نقیع الزبیب یعنی کشمش کا کچا شیرہ پڑے پڑے جھاگ چھوڑ دے۔

(ردمحتار، ج ۵، ص ۲۸۸،۹۰، داراحیاء بیروت)

لغت میں ہر چیز کے پینے کو شراب کہتے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں شراب ایک خاص مشروب کو کہتے ہیں۔ فتاویٰ عالم گیری میں محیط کے حوالے سے ہے کہ شراب وہ مشروب ہے جو حرام ہے فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام۔ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

شرابی کی سزا اور امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مذہب کا بیان

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک خمر یعنی انگور کی شراب پینے کی حد اسی کوڑے ہے۔ خواہ نشہ آئے یا نہ آئے۔ اور باقی شرابوں میں اگر نشہ آئے تو اسی کوڑے حد ہے۔

عن الحسن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضرب فی الخمر ثمانین ۔ (المصنف ج ۷، ص ۳۷۹، بیروت)

حضرت حسن بصری روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی پر اسی کوڑے مارے۔

عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب بسقتہ خمر فاجلدوہ ثمانین ۔ (شرح المعانی الاثار)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے خمر پی اس کو اسی کوڑے مارو۔

شراب اور جوئے کی حرمت سے متعلق احادیث وآثار کا بیان

(۱) ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، ابوداؤد، ترمذی (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) نسائی، ابویعلی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، النحاس نے الناسخ میں، ابوالشیخ، ابن مردویہ، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) بیہقی اور المقدس میں المختارہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ اے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح اور شافی حکم نازل فرمائیے کیونکہ وہ شراب مال اور عقل (دونوں) کو لے جاتی ہے۔ تو یہ آیت یسئلونک عن الخمر والمیسر نازل ہوئی جو سورۃ بقرہ میں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو

بلایا گیا اور ان پر (یہ آیت) پڑھی گئی۔ انہوں نے (پھر) عرض کیا اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے یئے پڑھی گئی۔ انہوں نے (پھر) عرض کیا اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لئے ایسا واضح اور شافی حکم نازل فرمایئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ لفظ آیت **یایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوٰة و انتم سکاری** جو سورۃ نساء میں ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان فرمادیا۔ جب نماز کھڑی ہو تو نشے والا آدمی نماز کے قریب نہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان پر (یہ آیت) پڑھی گئی۔ انہوں نے پھر) عرض کیا اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لئے کوئی واضح اور شافی بیان نازل فرمایئے۔ تو یہ آیت جو سورۃ مائدہ میں ہے نازل ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان پر یہ آیت پڑھی گئی۔ جب لفظ آیت **فھل انتم منتھون** پر پہنچے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انتھینا انتھینا یعنی ہم رک گئے ہم باز آ گئے۔

(۲) ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ہم شراب پیا کرتے تھے (جب) یہ آیت نازل ہوئی لفظ آیت **یسئلونک عن الخمر والمیسر** (لآیہ) تو ہم نے کہا ہم اس میں سے وہ پیتے ہیں جو ہم کو نفع دیتا ہے (پھر یہ آیت جو) مائدہ میں ہے نازل ہوئی (یعنی) لفظ آیت **انما الخمر والمیسر** (لآیہ) تو ہم نے کہا: اے اللہ ہم (شراب پینے سے) باز آ گئے۔

(۳) الخطیب نے اپنی تاریخ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ جب سورۃ بقرہ نازل ہوئی اور اس میں شراب کے حرام ہونے کا حکم نازل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس سے روک دیا۔

(۴) ابن ابی حاتم نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ خمر کو خمر اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ عمدہ حصہ صاف ہوتا ہے اور اس کا گدلا حصہ گھٹیا ہوتا ہے۔

(۵) ابوعبیدہ بخاری نے ابوداؤد میں، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ میسر قمار یعنی (جوا) ہے۔

(۶) عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم نے مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا میسر جوا ہے اور اس کو میسر اس لئے کہا گیا کیونکہ عربوں کا قول ہے۔ ایسر جزور اس نے اونٹوں کو ذبح کر کے ٹکڑے ٹکڑے کیا یہ تیرے اس حصول کی طرح سے ہے یہ تیرے اس جھول کی طرح ہے۔

(۷) ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور النحاس نے الناسخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس قول لفظ آیت **یسئلونک عن الخمر والمیسر** کے بارے میں روایت کیا کہ میسر جوا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی اپنے مال اور اپنے اہل وعیال کو داؤ پر لگا دیتا تھا ان میں سے جو غالب آ جاتا تھا وہ اس کا مال اور اس کے اہل وعیال لے جاتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول لفظ آیت **قل فیھما اثم کبیر** یعنی اس کے پینے کے وقت جو کچھ دین میں سے نقصان ہوتا ہے (وہ بہت زیادہ ہے) لفظ آیت **ومنافع للناس** یعنی اس بارے میں جوان کو پینے کے وقت اس کی لذت اور فرحت پہنچتی ہے۔ لفظ آیت **واثمھما اکبر من نفعھما** (اور) جو اس میں بڑا گناہ ہوا یہ اس کی لذت اور فرحت سے کہیں زیادہ ہے۔ جب اس کو پینے میں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ

نے نازل فرمایالفظ آیت لا تقربوا الصلاۃ وانتم سکاری تو وہ اس کو نماز کے وقت نہیں پیتے تھے۔ جب عشاء پڑھ لیتے تھے تو پھر اس کو پیتے تھے۔ وہ ظہر کی نماز کو نہ آتے تھے یہاں کہ تک ان سے نشہ نہ چلا جاتا تھا۔ پھر کچھ مسلمانوں نے شراب پی تو ایک دوسرے سے جھگڑنے لگے۔ اور ایسی باتیں کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہ ہوتی تھیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اتار الفظ آیت انما الخمر والمیسر والانصاب (الآیہ) پس شراب کو حرام کر دیا گیا اور اس سے روک دیا گیا۔

(۸) ابن ابی حاتم اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ اس آیت لفظ آیت یسئلونک عن الخمر (کے حکم) کو اس آیت لفظ آیت انما الخمر والمیسر (المائدہ آیت ۹) نے منسوخ کر دیا۔

(۹) عبد بن حمید، ابن جریر نے مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے اس آیت لفظ آیت قل فیھما اثم کبیر کے بارے میں روایت کیا کہ یہ پہلی آیت ہے کہ جس سے شراب کی برائی بیان کی گئی اور لفظ آیت ومنافع للناس سے مراد ہے اس کی قیمت اور (اس سے) جو وہ (لذت) اور سرور پاتے تھے۔

(۱۰) ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ لفظ آیت قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس سے مراد ہے حرام ہونے سے پہلے ان دونوں کے منافع اور حرام ہونے کے بعد ان دونوں کا گناہ۔

واما قولہ تعالیٰ: ویسئلونک ماذا ینفقون، قل العفو

ترجمہ: اور وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کیا خرچ کریں؟ آپ فرما دیجئے جو زائد ہو۔

(۱۱) ابن اسحاق، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ جب اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا تو صحابہ میں سے ایک جماعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا ہم نہیں جانتے یہ نفقہ کیا ہے۔ جیسے ہمارے مالوں میں سے حکم دیا گیا ہم اس میں سے خرچ کریں تو اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) اتاری لفظ آیت ویسئلونک ما ذا ینفقون، قل العفو اور اس سے پہلے ان میں سے ایک شخص (اتنا زیادہ) خرچ کر دیتا تھا یہاں تک کہ (پھر) کوئی چیز نہ پاتا تھا صدقہ کرنے اور کھانے کے لئے تو اس پر صدقہ کیا جاتا تھا۔

(۱۲) ابن ابی حاتم نے ابان سے انہوں نے یحییٰ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ معاذ بن جبل اور ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ دونوں حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے غلام ہیں اور گھر والے ہیں ہم اپنے مالوں میں سے کیا خرچ کریں تو اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) اتاری لفظ آیت ویسئلونک ما ذا ینفقون، قل العفو

(۱۳) ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور النحاس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ لفظ آیت ویسئلونک ما ذا ینفقون میں العفو سے مراد وہ مال ہے جو تمہارے مالوں میں واضح نہ ہو اور یہ حکم زکوۃ کے فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔

(۱۴) امام وکیع، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، النحاس، طبرانی اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ لفظ آیت ویسئلونک ما ذا ینفقون، قل العفو سے مراد وہ مال ہے جو

اپنے اہل وعیال سے بچ جائے اور دوسرے لفظ میں بچا ہوا اہل وعیال (کے اخراجات) میں ہے۔

(۱۵) ابن المنذر نے عطا بن دینار الھذلی رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ عبدالملک بن مروان رحمہ اللہ علیہ نے سعید جبیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور ان سے عفو کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا عفو تین طریقوں پر ہے جیسے گناہوں پر تجاوز کرنا۔ نفقہ میں میانہ روی کرنا اور ان دونوں کا ذکر لفظ آیت ویسئلونك ما ذا ینفقون، قل العفو میں ہے۔ اور لوگوں کے درمیان احسان عفو کرنا۔ اس کا ذکر اس آیت میں ہے الا ان یعفون او یعفوا الذی بیدہ عقدۃ النکاح (البقرہ آیت ۲۳۷)

(۱۶) عبد بن حمید نے حسن رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ قل العفو میں العفو کا حکم دیا تا کہ ایسا نہ ہو کہ مال خرچ کر دے پھر خود تو لوگوں سے سوال کرنے بیٹھ جائے۔

(۱۷) عبد بن حمید نے عطار رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ قل العفو سے مراد ہے الفضل یعنی بچا ہوا (ضرورت سے)

(۱۸) عبد بن حمید نے ابن ابی نجیح سے طاؤس رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ عفو سے مراد ہے ہر چیز سے آسان حصہ پھر راوی نے کہا کہ مجاہد رحمہ اللہ یوں فرمایا کرتے تھے کہ العفو سے مراد فرضی صدقہ (یعنی زکوۃ) ہے۔

(۱۹) ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قل العفو کے بارے میں روایت کیا کہ العفو کے حکم میں کوئی معلوم مقدار فرض نہیں ہے۔ پھر فرمایا لفظ آیت خذ العفو وامر بالعرف (الاعراف آیت ۱۹۹) پھر اس کے بعد مقرر فرائض نازل ہوئے۔

(۲۰) ابن جریر نے سدی رحمہ اللہ علیہ سے قل العفو کے بارے میں روایت کیا کہ اس کو زکوٰۃ نے منسوخ کر دیا۔

(۲۱) بخاری ونسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل صدقہ وہ ہے جو مالداری کو چھوڑ جائے۔ اور اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے، اور تم اخراجات میں ان سے ابتداء کرو جو تمہاری عیال میں ہیں۔ بیوی کہتی ہے۔ یا مجھے کھانا دے یا مجھے طلاق دے دے اور غلام کہتا ہے مجھے کھلاؤ اور مجھ کو عامل بناؤ اور بیٹا کہتا ہے مجھ کو کھلاؤ تو مجھ کو کس کے لئے چھوڑے گا۔

(۲۲) ابن خزیمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے کہ جس سے مالداری باقی رہے۔ اور اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے اور تم اخراجات میں ان سے ابتدا کرو جو تمہاری عیال میں ہیں۔ بیوی کہتی ہے مجھ پر خرچ کر یا مجھ کو طلاق دے دے اور تیرا غلام کہتا ہے مجھ پر خرچ کر یا مجھے بیچ دے اور تیرا بیٹا کہتا ہے کس کی طرف تو مجھ کو سپرد کرتا ہے۔

(۲۳) بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بہتر صدقہ وہ ہے جو اپنی واجبی اور لازمی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اور تم ان لوگوں پر خرچ کرنے کی ابتدا کرو جو تمہاری عیال میں ہوں

(۲۴) ابوداؤد، نسائی، ابن جریر، ابن حبان، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے آپ نے فرمایا!

ذات پر خرچ کر۔ (پھر) اس نے کہا میرے پاس دوسرا دینار بھی ہے۔ آپ نے فرمایا اپنے بیٹے پر خرچ کر۔ (پھر) اس نے کہا میرے پاس (اور) دینار بھی ہے۔ آپ نے فرمایا اپنی بیوی پر خرچ کر (پھر) اس نے کہا میرے پاس (اور) دینار بھی ہے۔ آپ نے فرمایا اپنے خادم پر خرچ کر (پھر) اس نے کہا میرے پاس (اور) دینار بھی ہے آپ نے فرمایا تو اپنے حالات کے اعتبار سے زیادہ سمجھنے والا ہے (جہاں مناسب جانے خرچ کر)۔

(۲۵) ابن سعد، ابوداؤد، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اچانک ایک آدمی آیا دوسرے لفظ میں اُبو حصین سلمی رضی اللہ عنہ آئے۔ (اور) کبوتری کے انڈے کے برابر سونا لے آئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے یہ (سونا) کان میں سے پایا آپ اس کو لے لیجئے۔ یہ صدقہ ہے میں اس کے علاوہ کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض فرمایا پھر وہ آپ کے پیچھے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے اس سے لے کر اتنے زور سے پھینکا۔ اگر وہ اسے لگ جاتا تو زخمی کر دیتا۔ (پھر) آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی نی سب ملکیت لے کر آتا ہے اور کہتا ہے کہ صدقہ ہے۔ پھر لوگوں کا راستہ روک کر بیٹھ جاتا ہے۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنے واجبی اور لازمی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد ہو اور تم ان لوگوں پر خرچ کرنے کی ابتداء کرو جو تمہاری عیال میں ہوں۔

(۲۶) بخاری و مسلم نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور تم ان لوگوں پر خرچ کرنے کی ابتداء کرو جو تمہاری عیال میں ہوں گے اور بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی واجبی اور لازمی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد ہو۔ اور جو شخص اپنے آپ کو سوال سے پاک رکھنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پاک رکھتا ہے۔ اور جو شخص لوگوں سے غنی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کو مستغنی رکھتا ہے۔

(۲۷) مسلم و نسائی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا اپنی ذات سے شروع کر اور اس پر خرچ کر اگر کوئی چیز بچ جائے تو وہ تیرے اہل و عیال کے لئے ہے۔ اگر تیرے اہل سے بھی کوئی چیز بچ جائے تو وہ تیرے رشتہ داروں کے لئے ہے۔ اگر کوئی چیز تیرے رشتہ داروں سے بھی بچ جائے تو وہ اسی طرح اور اسی طرح (دوسرے غریب لوگوں پر خرچ کر)۔

(۲۸) ابو یعلیٰ اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ تین قسم کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ سب سے اونچا ہے۔ اور دینے والے کا ہاتھ اس کے قریب ہے۔ اور مانگنے والے کا ہاتھ نیچے ہے قیامت کے دن تک اور تو سوال کرنے سے اور (دوسروں سے) طلب کرنے سے جہاں تک ہو سکے۔ اگر تو خیر (یعنی مال) دیا گیا تو اس کا تیرے اوپر اظہار ہونا چاہئے۔ اور تو ان لوگوں پر خرچ کرنے کی ابتداء کر جو تیری عیال میں ہیں اور بچے ہوئے مال میں سے کچھ صدقہ اور گزارہ کے لائق روزی پر تم کو ملامت نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹) ابوداؤد، ابن حبان، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کپڑا صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو لوگوں نے کپڑے ڈال دیئے۔ پھر اس آدمی

کو اس میں سے دو کپڑوں کا حکم فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی ترغیب دی۔ وہ آدمی آیا اور اس نے بھی دو کپڑوں میں سے ایک کو رکھ دیا آپ نے اس کو زور سے پکڑا اور فرمایا کہ اپنا کپڑا لے لو۔

(۳۱) ابوداؤد، نسائی، حاکم نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی کے لئے یہ گناہ (اس کی ہلاکت کے لئے) کافی ہے کہ جن لوگوں کا کھلانا اس کے ذمہ ہے۔ انسان ان کو ضائع کردے۔

(۳۲) البزار نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے ہاتھ (یعنی لینے والا) سے بہتر ہے۔ اور تو ان لوگوں پر خرچ کرنے کی ابتداء کر جو تیری عیال میں ہیں۔

اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا

(۳۳) احمد، مسلم، ترمذی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن آدم! اپنے بچے ہوئے مال کا خرچ کردے یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ اگر تو اس کو روکے گا تو تیرے لئے شر ہوگا۔ اور تو ملامت نہیں کیا جائے گا بقدر کفایت روزی پر اور تو ان لوگوں پر خرچ کرنے کی ابتداء کر جو تیری عیال میں ہیں۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(۳۴) ابن عدی اور بیہقی نے الشعب میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عوف کے بیٹے تو مالدار لوگوں میں سے ہے تو ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا مگر آہستہ آہستہ گھسٹتے ہوئے اس لئے تو اللہ تعالیٰ کو قرض دے تاکہ وہ تیرے قدموں کو تیرے لئے آزاد کردے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا چیز قرضہ دوں؟ آپ نے فرمایا بری ہو جا ان سب چیزوں سے جن میں تو نے شام کی ہے (یعنی صدقہ کردے) عرض کیا یا رسول اللہ! کیا سارا مال (صدقہ کردوں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! وہ نکلے اور اس بات کا ارادہ کر رہے تھے۔ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) تشریف لائے اور فرمایا ابن عوف کو حکم کرو کہ مہمان کی مہمان نوازی کرے، مساکین کو کھانا کھلائے، سائل کو عطا کرے اور ان لوگوں پر خرچ کرنے کی ابتداء کرے جو اس کی عیال میں ہیں جب وہ یہ کام کرے گا تو سب کا تزکیہ ہو جائے گا۔ اس مال میں سے جو اس کے پاس ہے۔

(۳۵) بیہقی نے الشعب میں رکب مصری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس نے بغیر کسی کمزوری کے تواضع اختیار کی اور بغیر کسی ذلت اور مسکنت کے عاجزی کا اظہار کیا۔ اور اس مال خرچ کیا جو اس نے گناہ کے ذریعہ نہیں کمایا تھا۔ اور مسکین اور حقیر لوگوں پر رحم کیا۔ اور پاک دامن اور حکمت والوں کے ساتھ میل جول رکھا (اور) خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس نے اپنے نفس میں تواضع اختیار کی اور اس کی کمائی پاکیزہ ہے اور اس کا باطن صحیح ہے۔ اور اس کا ظاہر اچھا ہے۔ اور اپنے شر سے لوگوں کو دور رکھا اور اپنے مال میں سے زائد مال کو خرچ کر دیا۔ اور اپنی باتوں میں فضول باتوں سے رک گیا۔

(۳۶) البزار نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ تو) پورا عمل ہے (پھر) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے صدقہ کے بارے میں پوچھتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عجیب چیز ہے (پھر) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے دل

میں افضل عمل کو یا اس کی خبر کو چھوڑ دیا فرمایا وہ کون سا عمل ہے میں نے عرض کیا وہ روزہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بہتر ہے لیکن ایسا نہیں میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا صدقہ (کروں) آپ نے فرمایا کھجور (پھر) میں نے عرض کیا گر میں یہ نہ کرسکوں فرمایا تو اچھے کلمات (کہو) میں نے عرض کیا اگر میں نہ کرسکوں (پھر) فرمایا تو ارادہ کرتا رہے کہ اپنے اندر خیر میں سے کوئی چیز نہ چھوڑے۔

(۳۷) احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، (ابن ماجہ نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابی اسماء سے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنے ساتھیوں پر اللہ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے ابوقلابہ نے کہا کہ اپنے عیال پر خرچ کرنے کی ابتداء کرے پھر ابوقلابہ نے کہا کون سا آدمی اجر کے لحاظ سے اس آدمی سے بڑا ہوسکتا ہے جو اپنی چھوٹی اولاد پر خرچ کرتا ہے وہ ان کو مانگنے سے بچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ اس کے ساتھ نفع دیتا ہے۔ اور ان کی مدد فرماتا ہے۔

(۳۸) مسلم و نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دینار جو تو نے اللہ کے راستہ میں خرچ کیا اور وہ دینار جو تو نے کسی گردن کو آزاد کرنے میں کرچ کیا اور وہ دینار جو تو نے کسی مسکین پر صدقہ کیا اور وہ دینار جو تو نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔ اس میں سب سے زیادہ اجر وہ دینا ہے جو تو نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔

(۳۹) بیہقی نے شعب الایمان میں جریر رضی رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا۔ مجھے ایسا عمل بتایئے جس مجھے جنت میں داخل کردے اور آگ سے دور کردے آپ نے فرمایا تو (ہمیشہ) انصاف کی بات کہ اور زائد مال کسی کو دے دے اس نے کہا یہ عمل بہت سخت ہے میں اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ ہر وقت انصاف کی باتیں کہوں اور نہ اس بات کی طاقت رکھتا ہوں کہ اپنے زائد مال (دوسروں کو) دے دوں۔ آپ نے (پھر) فرمایا لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ۔ اس نے کہا کہ قسم یہ تو بھی (حکم) سخت ہے آپ نے (پھر) فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں اس نے کہا ہاں اپنے اونٹ اور مشکیزہ کو دیکھ اپنے گھر والوں کو پلا وہ ایک دن چھوڑ کر پیتے ہیں شاید تیرا اونٹ ہلاک نہ ہو جائے اور تیرا مشکیزہ پھٹ نہ جائے یہاں تک کہ تیرے لئے جنت واجب ہو جائے وہ تکبیر کہتے ہوئے چلا گیا پھر وہ بعد میں شہید ہو گیا تھا۔

(۴۰) ابن سعد نے طارق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا آپ خطبہ ارشاد فرمار ہے تھے میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ صدقہ کرو بلاشبہ صدقہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور خرچ کرنا شروع کر ان لوگوں سے جو تیرے عیال میں ہیں۔ (جیسے) تیری ماں، تیرا باپ، تیری بہن، اور تیرا بھائی پھر تیرے قریبی (رشتہ دار) ہیں اور پھر جو تیرے قریبی رشتہ دار ہیں۔

(۴۱) مسلم نے خیثمہ رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک اس کا خزانچی آیا وہ داخل ہو کر جوان کا (غلام) تھا آپ نے (اس سے) پوچھا کیا تو نے غلاموں کی خوراک دیدی اس نے کہا نہیں فرمایا جاؤ اور ان کو کھانا دے دو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے گناہ گار ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ ان سے کھانا روکے جن کا وہ مالک ہے۔

وأما قولہ تعالیٰ: کذلک یبین اللہ لکم الآیت

(۴۲) ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے العظمہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ لفظ آیت کذلك يبين الله لكم الايت لعلكم تتفكرون یعنی تم غور وفکر کرو دنیا میں اور آخرت میں یعنی دنیا کے زائل اور اس کی فنا ہونے کے بارے میں اور آخرت کے آنے اور اس کے باقی رہنے کے بارے میں۔

(۴۳) عبدالرزاق نے قتادہ رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت لعلکم تتفکرون یعنی تم دنیا اور آخرت کے بارے میں غور وفکر کرو پھر فرمایا تاکہ تم جان لو آخرت کی فضیلت کو دنیا پر۔

(۴۴) عبد بن حمید، ابن ابی حاتم نے صعق بن حزان تمیمی رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے سورۃ بقرہ میں سے یہ آیت لعلکم تتفکرون یعنی دنیا میں اور آخرت میں غور وفکر کرو پھر فرمایا اللہ کی قسم جس نے دنیا میں غور کیا اس نے جان لیا کہ دنیا مصیبت کا گھر ہے پھر فنا ہونے کا گھر ہے اور اس نے جان لیا کہ آخرت کی حاجت کے لئے دنیا کی حاجت چھوڑ دیتے ہیں۔ (تفسیر در منثور، سورۃ بقرہ، بیروت)

باب تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ

یہ باب شراب کے حرام ہونے کے بیان میں ہے

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! بے شک شراب، جوا، بت، (جوئے کے) تیر ناپاک ہیں اور شیطان کے عمل کا حصہ ہیں، تو تم ان سے اجتناب کرو، تاکہ تم فلاح حاصل کرلو شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے، جو شراب اور جوئے کے ذریعے ہو اور وہ تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آنے والے ہو''۔

قرآن مجید سے خمر (شراب) کی تحریم کا بیان

اس سے پہلی آیت میں جہاد کا بیان کیا گیا تھا اور عرب میں شراب پینے کا عام رواج تھا اور شراب اور جہاد دونوں ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے کیونکہ شراب کے نشہ میں انسان کو اپنے پرائے کی تمیز نہیں رہتی تو ایسا شخص کافروں سے جہاد کب کرسکتا ہے نیز وہ شراب کے نشہ میں جو کھیلا کرتے تھے اور جیتی ہوئی رقم غریبوں میں تقسیم کرتے تھے اور یہ ظاہر یہ اچھا کام تھا اس لیے صحابہ نے ان دونوں کا حکم معلوم کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر چہ اس میں کچھ لوگوں کا فائدہ ہے لیکن ان کا نقصان زیادہ ہے کیونکہ شراب کے نشہ سے عقل زائل ہو جاتی ہے اور انسان جھوٹ بولتا ہے اور گالم گلوچ کرتا ہے اور جوئے کے ذریعہ دوسروں کا امام ابن جریر طبری اپنی سند

کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

زید بن علی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خمر (شراب) کے متعلق تین آیتیں نازل کی ہیں ایک یہ آیت ہے (شراب پینے سے وقتی جوش اور ہیجان پیدا ہوتا ہے اور جوئے کے ذریعہ آسانی سے جیتی ہوئی رقم حاصل ہوجاتی ہے اور زمانہ جاہلیت میں یہ رقم غرباء پر خیرات کردی جاتی تھی ان فوائد کی بناء لوگوں نے آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اگرچہ ان میں کچھ فائدہ ہے لیکن ان کا نقصان زیادہ ہے) تب لوگوں نے شراب پینے کے معمول کو جاری رکھا حتی کہ دو آدمیوں نے شراب پی کر نماز پڑھی اور نماز میں بدکلامی کی تب یہ آیت نازل ہوئی۔

(آیت) یایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکری حتی تعلموا ماتقولون ۔ (النساء: ۴۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں تم نماز کے قریب نہ جاؤ حتی کہ تم یہ جان لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔

پھر جو لوگ شراب پیتے تھے وہ نماز کے اوقات میں شراب سے اجتناب کرتے تھے حتی کہ ایک دن ابوالقموس نے نشہ کی حالت میں مقتولین بدر کے نوحہ اور مرثیہ میں چند اشعار پڑھے جن میں مقتولین بدر کی تعظیم اور تکریم کی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ خبر پہنچی تو آپ غضب میں گھبرائے ہوئے چادر کو گھسیٹتے ہوئے آئے جب اس نے آپ کو دیکھا تو آپ نے اس کو مارنے کے لئے کوئی چیز اٹھائی اس نے کہا: میں اللہ اور اس کے غضب سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں بہ خدا! میں اب کبھی شراب نہیں پیوں گا تب یہ آیت نازل ہوئی:

(آیت) یایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۔ انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضآء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون ۔ (المائدہ: ۹۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! خمر (شراب) جوا بتوں کے چڑھاووں کی جگہ اور بتوں کے پاس فال نکالنے کے تیر محض ناپاک ہیں ان سے اجتناب کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان کا صرف یہ ارادہ ہے کہ وہ شراب اور جوئے کے سبب سے تمہارے درمیان بغض اور عداوت پیدا کردے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آنے والے ہو؟۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ آیت سنی تو کہا: ہم باز آئے ہم باز آئے۔

(جامع البیان ج ۷ ص ۴۱ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۰۹ھ)

اس آیت میں شراب کی حرمت پر دس دلیلیں ہیں:

(۱) شراب کا ذکر جوئے بتوں کے چڑھاووں کی جگہ اور بتوں کے پاس فال نکالنے کے تیروں کے ساتھ کیا ہے اور یہ سب حرام ہیں۔

(۲) شراب کو رجس (نجس) فرمایا اور ہر نجس چیز حرام ہے۔

(۳) شراب کو شیطانی کام فرمایا اور شیطانی کام حرام ہیں۔

(۴) شراب پینے سے اجتناب کا حکم دیا لہٰذا اس سے اجتناب کرنا فرض ہوا اور جس سے اجتناب فرض ہو اس کا ارتکاب حرام ہے۔

(۵) حصول فلاح کو شراب سے اجتناب پر معلق فرمایا اس لیے اس سے اجتناب فرض اور اس کا ارتکاب حرام ہوا۔

(۶) شراب کے سبب سے شیطان عداوت پیدا کرتا ہے اور عداوت حرام ہے اور حرام کا سبب بھی حرام ہوتا ہے لہٰذا شراب حرام ہوئی۔

(۷) شراب کے سبب سے شیطان بغض پیدا کرتا ہے اور بغض حرام ہے۔

(۸) شراب کی تاثیر سے شیطان اللہ کے ذکر سے روکتا ہے اور اللہ کے ذکر سے روکنا حرام ہے۔

(۹) شراب کی تاثیر سے شیطان نماز سے روکتا ہے اور نماز سے روکنا حرام ہے۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ نے استفہاماً انتہائی بلیغ ممانعت کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم (شراب نوشی سے) باز آنے والے ہو؟

احادیث سے خمر (شراب) کی تحریم کا بیان

امام بخاری روایت کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں خمر (شراب) پی وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زنا کرتے وقت زانی میں ایمان (کامل) نہیں ہوتا اور خمر پیتے وقت شرابی میں ایمان (کامل) نہیں ہوتا اور چوری کرتے وقت چور میں ایمان (کامل) نہیں ہوتا۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۶ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۸۱ھ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبیدہ حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابی بن کعب کو ادھ پکی کھجوروں اور چھوراوں کی شراب پلا رہا تھا کہ ایک آنے والے نے کہا: خمر کو حرام کر دیا گیا تو حضرت ابوطلحہ نے کہا: اے انس! اٹھو اور اس تمام شراب کو انڈیل دو۔

حضرت ابو مالک یا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو زنا ریشم خمر اور آلات موسیقی کو حلال کہیں گے اور عنقریب کچھ لوگ پہاڑ کے دامن میں رہیں گے جب شام کو وہ اپنے جانوروں کا ریوڑ لے کر لوٹیں گے اور ان کے پاس کوئی فقیر اپنی حاجت لے کر آئے گا تو کہیں گے: کل آنا۔ اللہ تعالیٰ پہاڑ گرا کر ان کو ہلاک کر دے گا اور دوسرے لوگوں (زنا شراب اور آلات موسیقی کو حلال کرنے والوں) کو مسخ کر کے قیامت کے دن بندر اور خنزیر بنا دے گا۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۷ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۸۱ھ)

امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر نے دعا کی کہ اے اللہ! خمر کے متعلق شافی حکم بیان فرما تو سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی: (آیت) یسئلونک عن الخمر والمیسر۔ (البقرہ ۲۱۹) عمر نے پھر دعا کی تو یہ آیت نازل ہوئی (آیت) یایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکری (النساء ۴۳) تب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے منادی نے ندا کی کہ کوئی شخص نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جائے عمر نے پھر دعا کی: اے اللہ! خمر کے متعلق شافی حکم نازل فرما تو یہ آیت نازل ہوئی: (آیت) فہل انتم منتھون ۔ (المائدہ ۹۰) حضرت عمر نے کہا ہم باز آ گئے۔

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۱۶۱ مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان، لاہور ۱۴۰۵ ھ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ چیز جو عقل کو ڈھانپ لے وہ خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس شخص نے کسی نشہ آور چیز کو پیا اس کی چالیس دن کی نمازیں ناقص ہو جائیں گی اگر اس نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا اور اگر اس نے چوتھی بار شراب پی تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو طینۃ الخبال سے پلائے۔ پوچھا گیا کہ طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دوزخیوں کی پیپ۔ (سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۱۶۲ مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور ۱۴۰۵ ھ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے خمر پر لعنت فرمائی ہے اور خمر پینے والے پر پلانے والے پر بیچنے والے پر خریدنے والے پر خمر کو (انگوروں سے) نچوڑنے والے پر اس کو بنانے والے پر خمر کو لادنے والے پر اور جس کے پاس لاد کر لائی جائے۔ (سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۱۶۱ مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور ۱۴۰۵ ھ)

امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص خمر پئے اس کو کوڑے مارو اگر وہ چوتھی بار پئے تو اس کو قتل کر دو۔ (جامع ترمذی ص ۲۲۸ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

امام عبدالرزاق روایت کرتے ہیں: حسن بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خمر پینے کی بناء پر اسی کوڑے مارے۔ (المصنف ج ۷ ص ۳۷۹ مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت ۱۳۹۰ ھ)

امام طحاوی روایت کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص خمر پئے اس کو اسی کوڑے مارو۔ (شرح معانی الآثار ج ۲ ص ۹۱ مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور ۱۴۰۴ ھ)

خمر کی تعریف میں ائمہ مذاہب کا نظریہ اور امام ابوحنیفہ کے مؤقف پر دلائل

امام مالک امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور اس کے پینے پر حد واجب ہے خواہ قلیل مقدار میں پئے یا کثیر مقدار میں۔ (الجامع لاحکام القرآن ج ۳ ص ۵۲ مطبوعہ انتشارات ناصر خسرو ایران ۱۳۸۷ ھ)

اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے متعلق شمس الائمہ سرخسی لکھتے ہیں: قرآن مجید نے خمر کو حرام کیا ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک خمر اس کچے شیرے کا نام ہے جو پڑے پڑے جوش کھانے لگے اور جھاگ چھوڑ دے اس کی دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے: (آیت) ارینی اعصر خمرا (یوسف ۳۶) میں نے خمر کو نچوڑ رہا ہوں یعنی انگوروں کو نچوڑ رہا ہوں جو خمر ہو جائیں گے۔

(المبسوط ج ۲۴ ص ۲ مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت ۱۳۹۸ ھ)

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں: امام ابوحنیفہ کے نزدیک صرف خمر حرام قطعی ہے اس کا پینا پلانا بیچنا خریدنا رکھنا سب حرام قطعی ہے خمر کے علاوہ تین مشروب اور حرام ہیں: ایک باذق ہے یعنی انگور کا پکا ہوا شیرہ جو پکنے کے بعد ایک تہائی رہ جائے جو پڑے پڑے جوش کھانے لگے اور جھاگ چھوڑ دے دوسرا سکر ہے یعنی تازہ کھجوروں کا کچا شیرہ جب جھاگ چھوڑ دے تیسرا نقیع الزبیب ہے یعنی

کشمش کا کچا شیرہ جو پڑے پڑے جھاگ چھوڑ دے۔ (ردالمحتار ج ۵ ص ۲۹۰-۲۸۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۷ھ)

ان تینوں مشروبات کی حرمت ظنی ہے اور ان کی نجاست خفیفہ ہے جب کہ نشہ آور مقدار میں پیا جائے اور اس سے کم مقدار میں یہ حرام ہیں نہ نجس۔

علامہ مرغینانی حنفی لکھتے ہیں: خمر کا ایک قطرہ بھی پی لیا جائے تو حد واجب ہوگی اور باقی تین شرابوں کے پینے سے اس وقت حد واجب ہوگی جب نشہ ہو جائے۔ (ہدایہ اخیرین ص ۴۹۵ مطبوعہ شرکت علمیہ ملتان)

امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ خمر تو بعینہ حرام ہے اور باقی نشہ آور مشروب اگر مقدار نشہ میں پیئے جائیں تو وہ بھی حرام ہیں اور اگر اس سے کم مقدار میں پیئے جائیں تو وہ حرام نہیں ہیں اور باقی ائمہ ثلاثہ کے نزدیک جو مشروب نشہ آور ہو وہ خمر ہو یا کوئی اور مشروب خواہ وہ قلیل مقدار میں پیا جائے یا کثیر مقدار میں وہ بہر حال حرام ہے امام ابوحنیفہ کی دلیل یہ حدیث ہے۔

امام ابوحنیفہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا خمر (مطلقاً) حرام کی گئی ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اور ہر مشروب میں سے نشہ آور (مقدار) کو حرام کیا گیا ہے۔ (مسند امام اعظم ص ۲۵۲ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز کراچی)

امام ابو یوسف نے بھی اس حدیث کو امام ابوحنیفہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ (کتاب الآثار ص ۲۲۸)

نئی بوتل میں پرانی شراب کا بیان

علامہ آلوسی بغدادی صاحب روح المعانی نے اس مقام پر تفصیل کے ساتھ لکھا ہے ہمارے زمانہ کے فاسقوں نے نشیلے مشروبات کے لئے طرح طرح کے خوشنما نام اور لقب رکھ لئے ہیں، مثلاً عرق عنبری وغیرہ، لیکن نام بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی، اور نہ حکم شرعی بدلتا ہے نشہ آور چیزیں بہر حال حرام ہیں۔

شراب اور جوئے سے معاشرہ کی تباہی: شراب نوشی کی بدولت آج تک جتنے فسادات ہوئے اور ہو رہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، گالیاں بکوانا، بے حیائی پھیلانا، حرام کاری کی طرف بلانا، دنگے کرانا طرح طرح کی مہلک بیماریاں پیدا کرنا، چوری اور ٹھگی پر آمادہ کرنا، قتل تک نوبت لے آنا، دوستوں اور عزیزوں کے درمیان جوتے چلوانا، یہ سب اسی شراب نوشی کے کارنامے ہیں مزید برآں جوئے کی ہلاکت خیزیاں بھی کچھ کم نہیں قمار بازی نے نہ معلوم کتنے خاندان اور گھرانے تباہ و برباد کر دیئے، فرنگستان کے سب سے بڑے قمار خانہ، مونٹے کارلو (Montecarlu) میں ہر سال بے شمار دولت تلف ہوتی ہے دیوالی کی راتوں میں ہندوستان میں کیا کچھ نہیں ہوتا، پھر جوئے کی جدید ترین شکلوں بیمہ کمپنیوں کے جوئے، گھوڑ دوڑ کے جوئے، لاٹریوں کے جوئے سٹے وغیرہ وغیرہ کہاں تک شمار کرائے جائیں۔

اسلام کا حیرت انگیز کارنامہ: یہ فخر تاریخ میں اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے اپنے ایک اشارہ میں اپنے حدود مملکت سے ام الخبائث کا خاتمہ ہی کر دیا، اور رامت کی نظر میں بحیثیت مجموعی لفظ شرابی اور لفظ جواری کی انتہائی تحقیر اور ذلت کا لقب ٹھہرا دیا۔

سر ولیم میور کی شہادت: سر ولیم اپنے نہیں پرائے ہیں، معتقد نہیں غیر معتقد ہیں اس کے باوجود لکھتے ہیں اسلام فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ ترک مے کشی کرانے میں اسلام کامیاب ہوا ہے، کوئی اور مذہب نہیں ہوا۔ (لائف آف محمد ص ۵۲۱)

5555 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ السُّنِّيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاِمَامُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ قَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا . فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا . فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي النِّسَآءِ (يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى) فَكَانَ مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقَامَ الصَّلَاةَ نَادٰى لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا . فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْمَآئِدَةِ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا بَلَغَ (فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ) قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا .

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لیے ایسا حکم بیان کردے جو شفاء عطا کرنے والا ہو' تو سورہ بقرہ میں موجود آیت نازل ہوئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کے سامنے تلاوت کی گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں شافی حکم نازل کردے' تو سورہ نساء میں موجود یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو' تو نماز کے قریب نہ جاؤ''۔

تو جب نماز کھڑی ہوتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی یہ اعلان کردیتا تھا: کہ تم لوگ نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ آؤ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا' ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی' تو انہوں نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے لیے شراب کے بارے میں شافی بیان نازل کردے۔ تو سورہ مائدہ میں موجود آیت نازل ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی' جب تلاوت کرنے والا اس مقام پر پہنچا ''تو کیا تم باز آنے والے ہو؟''۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہم باز آگئے' ہم باز آگئے۔

شرح

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا .

(النساء، ۴۳)

اس میں چوالیس مسائل ہیں۔

مسئلہ نمبر (۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) یایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکری ۔ اللہ تعالیٰ نے اس

5555 اخرجه ابو داؤد في الاشربة، باب في تحريم الخمر (الحديث 3670) و اخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب و من سورة المائدة (الحديث 3049) تحفة الاشراف (10614).

خطاب کے ساتھ مومنین کو خاص فرمایا، کیونکہ وہ نماز پڑھتے تھے اور انہوں نے شراب پی تھی اور اس نے ان کے ذہن کو ختم کر دیا تھا پس وہ اس خطاب سے خاص کیے گئے، کیونکہ کفار تو نہ ہوش میں نماز پڑھتے تھے، نہ حالت نشہ میں، ابوداود نے حضرت عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے فرمایا: جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لیے واضح حکم بیان فرما، تو سورۃ بقرہ کی آیت (آیت) يسئلونك عن الخمر والميسر ۔ (بقرہ:۲۱۹) نازل ہوئی، فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا ان پر یہ آیت پڑھی گئی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ ہمارے لیے شراب کے متعلق واضح حکم بیان فرما، تو سورۃ نساء کی آیت (آیت) يايها الذين امنوا لا تقربوا الصلوة وانتم سكرى ۔ نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی ندا دیتا تھا جب نماز کھڑی ہوتی تھی کہ خبردار کوئی نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان پر یہ آیت پڑھی گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ ہمارے لیے شراب کے متعلق کوئی شافی حکم بیان فرما، تو یہ آیت نازل ہوئی (آیت) فهل انتم منتهون ۔ (المائدہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رک گئے۔ (جامع ترمذی، کتاب فضائل القرآن باب ومن سورۃ المائدۃ، رقم الحدیث ۵۰۷۲، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، مسند امام احمد، رقم الحدیث ۳۷۸) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ زمانہ جاہلیت کے امر پر تھے حتیٰ کہ انہیں کسی کا حکم دیا گیا یا منع کیا گیا، وہ ابتدائے اسلام میں شراب پیتے تھے حتیٰ کہ (آیت) يسئلونك عن الخمر والميسر قل فيهما اثم كبير ومنافع للناس ۔ (بقرہ:۲۱۹) کا ارشاد نازل ہوا، لوگوں نے کہا: ہم منفعت کے لیے پیتے ہیں گناہ کے لیے نہیں پیتے، پھر ایک شخص نے شراب پی اور آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگا اس نے قل يايها الكافرون اعبد ما تعبدون ۔ پڑھ دیا تو یہ آیت نازل ہوئی (آیت) يايها الذين امنوا لا تقربوا الصلوة وانتم سكرى ۔ لوگوں نے کہا: عین نماز کے علاوہ وقت میں ہم پئیں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ ہم پر شراب کے بارے شافی بیان فرما، تو (آیت) انما يريد الشيطن ۔ (المائدہ:۹۱) کا ارشاد نازل ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: انتهينا انتهينا ۔ ہم رک گئے، ہم رک گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے چکر لگایا اور کہا: خبردار شراب حرام کی گئی ہے، اس کا بیان ان شاء اللہ سورۃ مائدہ میں آئے گا۔

ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا ہمارے لیے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کھانا تیار کیا ہمیں بلایا اور ہمیں شراب پلائی، شراب نے ہمیں مدہوش کر دیا، نماز کا وقت ہوا تو لوگوں نے مجھے آگے کیا، میں نے پڑھا (آیت) قل يايها الكفرون، لا اعبد ما تعبدون ۔ ونحن نعبد ماتعبدون ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (آیت) يايها الذين امنوا لا تقربوا الصلوة وانتم سكرى ۔ (جامع ترمذی کتاب التفسیر جلد ۲ صفحہ ۱۲۷)

ابوعیسیٰ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس آیت کا ماقبل سے اتصال کی وجہ اور مقابل سے ترتیب کی وجہ اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے فرمایا (آیت) واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا ۔ پھر ایمان کے بعد نماز کا ذکر فرمایا جو عبادت کی اصل ہے اسی وجہ سے نماز کو تارک کو قتل کیا جاتا ہے، اور اس کا فرض ساقط نہیں ہوتا، کلام اس کی شروط میں جاری ہوئی جن کے بغیر یہ صحیح نہیں ہوتی۔

مسئلہ نمبر (۲) جمہور علماء اور فقہاء کی ایک جماعت کا یہ کہنا ہے کہ سکر سے مراد شراب کا نشہ ہے مگر ضحاک رضی اللہ عنہ نے کہا: سکر سے مراد نیند کا نشہ اور غلبہ کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اذا نعس احدکم فی الصلاۃ فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فانہ لا یدری لعلہ یستغفر فیسب نفسہ** ۔ (صحیح بخاری، کتاب الوضو جلد ۱ صفحہ ۴۴) جب تم میں سے نماز میں کسی پر نیند کا غلبہ ہو جائے تو اسے سو جانا چاہیے کہ اس سے نیند کا غلبہ دور ہو جائے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ تو استغفار کرنا چاہتا ہو اور وہ اپنے نفس کو (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) گالی دے رہا ہو، عبیدہ سلیمانی نے کہا: (آیت) **وانتم سکری** ۔ کا مطلب ہے جب تم پیشاب کو روکے ہوئے ہو، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے ۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ صفحہ ۴۸) ایک روایت میں جبکہ وہ اپنی رانوں کو ملائے ہوئے ہو ۔ (موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، کتاب قصر الصلوۃ فی سفر صفحہ ۱۴۴)

میں کہتا ہوں: ضحاک رضی اللہ عنہ اور عبیدہ رضی اللہ عنہ کا قول صحیح ہے، کیونکہ نماز سے مطلوب دل کے ساتھ اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہونا ہے اور غیر اللہ کی طرف التفات کو ترک کرنا ہے اور نیند، حقنہ اور بھوک میں جو اس کی توجہ کو مشغول کرتی ہے اور اس کے دل کو اللہ تعالی سے جدا کرتی ہے اور حالت کو تبدیل کرتی ہے اس سے خالی ہوتا ہے ۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شام کو کھانا حاضر ہو اور نماز بھی کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ ۔ (صحیح مسلم، کتاب المساجد، جلد ۱ صفحہ ۲۰۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تشویش پیدا کرنے والی چیز کے زوال کی رعایت فرمائی ہے ۔

جس سے دل متعلق ہوتا ہے حتی کہ وہ اپنے رب کی عبادت کی طرف خالص دل کے ساتھ متوجہ ہو اور نماز میں خشوع کرے، اس آیت میں یہ ارشاد (آیت) **قد افلح المومنون، الذین ھم فی صلاتھم خشعون** ۔ (المومنون) بھی داخل ہے ۔ اس کا بیان آگے آئے گا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالی کا ارشاد ہے (آیت) **یایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکری** ۔ سورۃ مائدہ کی آیت **اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا** ۔ (مائدہ ۶) کے ساتھ منسوخ ہے، اس قول پر انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھیں پھر انہیں ہر حال میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا، یہ تحریم سے پہلے ہے، مجاہد رضی اللہ عنہ نے کہا: شراب کی تحریم کے ساتھ منسوخ ہوئی، اسی طرح عکرمہ اور قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مذکور حدیث کی وجہ سے باب میں یہی صحیح ہے ۔ روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: نماز کھڑی ہو گئی ۔ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے ندا دی: نشہ والا شخص نماز کے قریب نہ جائے ۔ (سنن ابی داود، کتاب الاشربہ، جلد ۲ صفحہ ۱۶۱) یہ نحاس نے ذکر فرمایا ہے، ضحاک رضی اللہ عنہ اور عبیدہ کے قول پر یہ آیت **محکمۃ** ہے، اس میں نسخ نہیں ہے ۔

مسئلہ نمبر (۳) اللہ تعالی کا ارشاد ہے (آیت) **لا تقربوا** جب کہا جاتا ہے: **لا تقرب** (راء کے فتحہ کے ساتھ) تو اس کا معنی ہوتا ہے یہ فعل نہ کر اور جب راء کے ضمہ کے ساتھ ہو تو معنی ہوتا ہے فعل کے قریب نہ جا، یہ حکم تمام امت کے غیر مدہوش لوگوں کے لیے ہے اور رہا نشہ والا، وہ چونکہ نشہ کی وجہ سے عقل ہی نہیں رکھتا تو وہ عقل نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت اس کا مخاطب ہی نہیں ہوتا، وہ اس کی پیروی کا مخاطب ہے جو اس پر واجب ہے اور نشہ کے وقت جو احکام اس نے ضائع کیے جن کا وہ نشہ سے پہلے مکلف تھا ان کا کفارہ دینے کے ساتھ مخاطب ہے ۔

مسئلہ نمبر: (۴) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) الصلوٰۃ۔ یہاں الصلوٰۃ سے کیا مراد ہے؟ علماء کا اس میں اختلاف ہے، ایک طائفہ نے کہا: اس سے مراد عبادت معروفہ ہے۔ (المحرر الوجیز، جلد ۲، صفحہ ۵۷، دار الکتب العلمیہ) یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، اسی وجہ سے فرمایا: (آیت) حتی تعلموا ما تقولون۔ ایک جماعت نے کہا: اس سے مراد نماز کی جگہیں ہیں، یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، مضاف کو حذف کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) حتی تعلموا ما تقولون۔ ایک جماعت نے کہا اس سے مراد نماز کی جگہیں ہیں۔ یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، مضاف کو حذف کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) لهدمت صوامع وبیع وصلوت۔ (الحج ۴۰) اس میں نماز کی جگہوں کو صلاۃ کہا گیا ہے اس تاویل پر دلیل یہ قول ہے، (آیت) ولا جنبا الا عابری سبیل۔ یہ تقاضا کرتا ہے کہ جنبی شخص کے لیے مسجد سے گزرنا جائز ہے نہ اس میں نماز جائز ہے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: (آیت) ولا جنبا الا عابری سبیل۔ سے مراد مسافر ہے جب وہ پانی نہ پائے تو وہ تیمم کرے اور نماز پڑھے، اس کا بیان آگے آئے گا، ایک جماعت نے کہا: الصلاۃ سے نماز اور نماز کی جگہیں دونوں مراد ہیں، کیونکہ وہ مسجد میں نہیں آتے تھے مگر نماز کے لیے اور وہ نماز نہیں پڑھتے تھے مگر اکٹھے ہو کر اور وہ دونوں ایک دوسرے کو لازم ہیں۔

مسئلہ نمبر: (۵) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) وانتم سکری۔ یہ مبتدا خبر ہیں اور تقربوا سے حال ہے، سکری، سکران کی جمع ہے جیسے کسلان کی جمع کسالی ہے، نخعی نے سکری سین کے فتح کے ساتھ فعلی کے وزن پر پڑھا ہے، یہ سکران کی جمع مکسر ہے سکری پر اس کی جمع مکسر بنائی گئی، کیونکہ سکر ایک آفت ہے جو عقل کو لاحق ہوتی ہے پس یہ صرعی کے قائم مقام جاری ہوا اور اس کے باب پر جاری ہوا۔ اعمش نے اسے حبلی کے وزن پر سکری پڑھا ہے اور یہ صفت مفردہ ہے اور جمع کی خبر صفت مفردہ جائز ہے جس طرح جمع کے متعلق خبر واحد کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

السکر یہ صحو کی ضد ہے، کہا جاتا ہے: سکر یسکر سکرا۔ یہ باب حمد یحمد سے ہے، سکرت عین تسکر۔ یعنی اس کی آنکھ حیران ہوئی، اسی سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (آیت) انما سکرت ابصارنا۔ (الحجر: ۱۵) سکرت الشق کا مطلب ہے میں نے اسے بند کر دیا۔

پس نشہ والا شخص اس سے رک جاتا ہے جو عقل کی وجہ سے اس پر ثابت ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر: (۶) اس آیت میں دلیل ہے بلکہ نص ہے کہ ابتداء اسلام میں شراب کا پینا، حلال تھا حتیٰ کہ وہ پینے والے کو نشہ تک پہنچا دیتا، ایک قوم نے کہا: نشہ عقلا حرام ہے اور کسی دین میں یہ مباح نہیں کیا گیا اور انہیں نے السکر کو اس آیت میں نیند پر محمول کیا ہے قفال نے کہا: یہ بھی احتمال ہے کہ ان کے لیے شراب مباح کی گئی تھی، کیونکہ یہ طبیعت میں سخاوت، شجاعت اور حمیت پیدا کرتی ہے۔

میں کہتا ہوں: یہی معنی عربوں کے اشعار میں موجود ہے، حضرت حسان نے کہا۔

ونشربها فتتركنا ملوكا:

ہم شراب پیتے ہیں یہ ہمیں بادشاہ بنا دیتی ہے۔ ہم نے اس معنی کا ارشاد سورۃ بقرہ میں کیا تھا۔ قفال نے کہا جب وہ شراب جو

عقل کو زائل کر دے حتیٰ کہ پینے والا جنون اور غشی کی حد کو پہنچ جائے تو قصداً اس کا پینا مباح نہیں کیا گیا اور اگر بغیر قصد کے اس حد تک پہنچ جائے تو وہ معاف ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ صحیح ہے، اس کا بیان سورۃ المائدہ میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قصہ میں آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ، جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو مسلمان نماز کے اوقات میں شراب سے اجتناب کرتے تھے اور جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو پھر شراب پیتے وہ ہمیشہ اسی معمول پر رہے حتیٰ کہ سورۃ مائدہ میں شراب کی حرمت نازل ہوئی۔ (آیت) فهل انتم منتهون۔ (المائدہ)

مسئلہ نمبر: (۷) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) حتی تعلموا ما تقولون۔ یعنی حتیٰ کہ تم یقین رکھتے ہو کہ اس میں غلطی نہیں ہے اور نشہ والا شخص نہیں جانتا جو وہ کہتا ہے اسی وجہ سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا: نشہ والے شخص کی طلاق لازم نہیں ہوتی۔ (المحرر الوجیز، جلد ۲، صفحہ ۵۷، دار الکتب العلمیہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، طاؤس، عطاء، قاسم اور ربیعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے یہ مروی ہے کہ یہی قول لیث ابن سعد، اسحاق، ابوثور، مزنی رحمۃ اللہ علیہم کا ہے، طحاوی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے فرمایا: علماء کا اجماع ہے کہ معتوہ کی طلاق جائز نہیں اور سکران معتوہ (نیم پاگل) ہے، جس طرح وسواس میں مبتلا شخص وسواس کی وجہ سے معتوہ ہے اور اس میں علماء کا اختلاف نہیں کہ جس نے بھنگ پی اور اس کی عقل ضائع ہوگئی تو اس کی طلاق جائز نہیں اسی طرح شراب کی وجہ سے جو مدہوش ہوگیا اس کا حکم ہے، ایک جماعت نے نشہ والے شخص کی طلاق کو جائز قرار دیا ہے، یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور تابعین کی جماعت سے مروی ہے یہی قول امام ابوحنیفہ، ثوری اور اوزاعی رحمۃ اللہ علیہم کا ہے۔

اس میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مختلف ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے طلاق، زخم میں دیت اور قتل میں قصاص کو لازم کیا ہے اور نکاح اور بیع کا لازم نہیں کیا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نشہ والے شخص کے افعال اور اس کی عقود تمام ثابت ہوں گی جس طرح غیر مدہوش کے ثابت ہوتے ہیں، سوائے ارتداد کے، کیونکہ جب وہ مرتد ہوگا تو اس کی بیوی اس سے جدا نہ ہوگی مگر استحساناً، امام ابو یوسف نے کہا: وہ نشہ کی حالت میں مرتد ہو جائے گا۔ یہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، لیکن اسے نشہ کی حالت میں نہ قتل کیا جائے گا اور نہ اس سے توبہ طلب کی جائے گی۔

امام ابوعبداللہ مازری نے کہا: ہمارے پاس ایک شاذ روایت ہے کہ نشہ والے کی طلاق لازم نہیں ہوتی۔ محمد بن عبدالحکم نے کہا: نشہ والے کی نہ طلاق لازم ہے، نہ آزادی، ابن شاس نے کہا: شیخ ابوالولید نے مخلط کے متعلق اختلاف ذکر کیا ہے جس کے پاس کچھ عقل باقی ہوتی ہے مگر وہ اختلاف پر ضبط کی قدرت نہیں رکھتا وہ کبھی غلط بات کرتا ہے اور کبھی درست بات کرتا ہے۔ فرمایا: نشہ والا وہ ہے جو آسمان اور زمین میں، مرد اور عورت میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وہ تمام افعال اور احوال میں بندوں کے ساتھ معاملات میں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملات میں مجنون کی طرح ہے مگر اس صورت میں جب اس کی نمازوں کا وقت نکل جائے۔

بعض علماء نے فرمایا: اس سے احکام ساقط نہیں ہوتے۔ بخلاف مجنون کے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے نشہ اپنے اوپر خود داخل کیا جس طرح جان بوجھ کر نماز کو ترک کرنے والا ہوتا ہے حتیٰ کہ نماز کا وقت نکل جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: نشہ کی حد، عقل کا اختلال ہے جب اس سے قرآن پڑھایا جائے تو خلط ملط کرے ایسی باتیں کرے جو معروف نہ ہوں تو اسے کوڑے لگائیں جائیں گے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب صحت کی حالت سے اس کی عقل بدل جائے تو وہ نشہ والا ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح مروی ہے، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جب اس کی قرات میں خلط ملط ہو تو وہ نشہ والا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد (آیت) حتی تعلموا ما تقولون ۔ سے استدلال کیا ہے، جب وہ ایسی حالت میں ہو کہ وہ نہ جانتا ہو جو وہ کہہ رہا ہو تو وہ تلویث مسجد کے خوف سے مسجد سے دور رہے اور اس کی نماز صحیح نہ ہوگی اگر وہ نماز پڑھے گا تو اسے پھر قضا کرے گا اور اگر وہ ایسی حالت میں ہو کہ وہ جانتا ہو جو وہ کہہ رہا ہو تو اسے نماز کے لیے لایا جائے گا اور اس کا حکم صحیح کا حکم ہوگا۔

مسئلہ نمبر: (۸) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) ولا جنبا ۔ اس کا عطف، (آیت) حتی تعلموا میں جملہ منصوب کی جگہ پر ہے، یعنی تم نماز نہ پڑھو جب کہ تم جنبی ہو، کہا جاتا ہے: تجنبتم اجنبتم، جنبتم تمام کا ایک معنی ہے، الجنب کے لفظ کی نہ مونث آتی ہے، نہ تثنیہ، نہ جمع، چونکہ یہ مصدر کے وزن پر ہے جیسے بعد اور قرب ہیں، کبھی اس میں تخفیف کرتے ہیں اور کہتے ہیں: جب، ایک قوم نے اس طرح بھی پڑھا ہے، فراء نے کہا، کہا جاتا ہے: جنب الرجل واجنب یہ جنابت سے مشتق ہے بعض علماء نے فرمایا: الجنب کی جمع ایک لغت میں اجناب آئی ہے جیسے عنق واعناق، طنب واطناب اور جس نے واحد کے لیے جانب کہا اس نے جمع میں جناب کہا جیسے راکب کی جمع رکاب۔ اس کا اصل معنی البعد ہے گویا جنبی آدمی ٹپک کر نکلنے والے پانی کی وجہ سے نماز سے دور ہو گیا۔ شاعر نے کہا،

فلا تحرمني نائلا عن جنابه فاني امرء وسط القباب غريب.

رجل جب، مسافر آدمی، الجنابۃ مرد کا عورت سے ملنا۔

مسئلہ نمبر: (۹) جمہور علماء امت فرماتے ہیں: انزال کی وجہ سے یا شرمگاہ کے شرمگاہ میں تجاوز کی وجہ سے آدمی ناپاک ہو جاتا ہے مگر یہ کہ وہ غسل کرے۔ بعض صحابہ سے مروی ہے کہ انزال سے آدمی ناپاک ہوتا ہے۔ کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انما الماء من الماء ۔ (صحیح مسلم، کتاب الحیض، جلد ا صفحہ ۱۵۵) غسل صرف انزال کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے نقل کیا ہے، بخاری میں ابی بن کعب سے مروی ہے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب مرد، عورت سے جماع کرے اور سے انزال نہ ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ اس کو دھودے جو عورت سے مس ہوا ہے پھر وضو کرے اور نماز پڑھے۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے کہا: غسل کرنا احوط ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الغسل، جلد ا صفحہ ۴۳) دوسری صورت ہم نے علماء کے اختلاف کے اظہار کے لیے بیان کی ہے۔ مسلم نے اس کے ہم معنی اپنی صحیح میں حدیث نقل کی ہے اور آخر میں فرمایا: ابو العلاء بن شخیر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض، احادیث کو بعض سے منسوخ کرتے تھے جس طرح قرآن، بعض قرآن کو منسوخ کرتا ہے، ابو اسحاق نے کہا یہ منسوخ ہے۔ ترمذی نے کہا: یہ حکم اسلام کے ابتدائی دور میں تھا پھر منسوخ ہو گیا۔

میں کہتا ہوں، اس مسئلہ پر صحابہ، تابعین اور فقہاء کی ایک جماعت کا نظریہ ہے کہ التقاء ختانین (شرمگاہ کا شرمگاہ میں داخل

ہونے) سے غسل واجب ہو جاتا ہے، پہلے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اختلاف تھا پھر تمام نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس حدیث کی طرف رجوع کیا جو انہوں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے فرمایا: جب مرد اپنی بیوی کی رانوں اور پنڈلیوں کے درمیان بیٹھے اور شرمگاہ، شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الحیض، جلد ا صفحہ ۱۵۶) یہ مسلم نے روایت کی ہے، صحیحین، میں حضرت ابو ہریرہ کی حدیث مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد اپنی بیوی کی رانوں اور پنڈلیوں کے درمیان بیٹھے پھر شرمگاہ کو شرمگاہ میں داخل کر دے تو اس پر غسل واجب ہے۔ مسلم نے یہ زائد نقل کیا ہے اگرچہ اسے انزال نہ بھی ہو۔ ابن قصار نے کہا: تابعین اور بعد والے علماء کا التقاء ختانین (شرمگاہوں کا ملنا) والی حدیث پر عمل میں اجماع ہے، اس کے بعد کہ پہلے لوگوں میں اختلاف تھا، اختلاف کے بعد جب اجماع صحیح ہے تو یہ اختلاف کو ساقط کرنے والا ہوگا، قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم کسی کو نہیں جانتے صحابہ کے اختلاف کے بعد اس نے یہ کہا ہو مگر جو اعمش سے حکایت کیا جاتا ہے پھر اس کے بعد داود اصبہانی سے حکایت ہے اس مسئلہ پر اختلاف کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کو احتلام پر محمول کیا ہے یعنی احتلام میں پانی کے انزال سے پانی کے ساتھ غسل کرنا واجب ہوتا ہے، جب انزال نہ ہو اگرچہ وہ خواب میں دیکھے کہ وہ جماع کر رہا ہے تو اس پر غسل نہیں ہے اس میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر: (۱۰) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) **الا عابری سبیل** ۔ کہا جاتا ہے **عبرت الطریق** یعنی ایک جانب سے دوسری جانب تک راستہ طے کیا، **عبرت النهر عبورا** میں نے نہر کو عبور کیا۔ **هذا عبر النهر** یہ نہر کا کنارہ ہے۔ کہا جاتا ہے، عبر (عین کے ضمہ کے ساتھ) اور **المعبر** کشتی یا پل جس کے ذریعے نہر کو عبور کیا جاتا ہے۔ **هذا عابر السبیل** یعنی راستہ سے گزرنے والا **ناقة عبر اسفار** ۔ ایسی اونٹنی جس پر ہمیشہ سفر کیا جاتا ہے اور اس کے تیز چلنے کی وجہ سے صحراوں اور گرمی کے وقت کو عبور کی جاتا ہے۔

عیرانة سرح الیدین شلة عبر الهواجر کالهزف الخاصب ۔ (المحرر الوجیز، جلد ۲ صفحہ ۵۷ دار الکتب العلمیہ)

اونٹنی تیز رفتار، چاک و چوبند ہے گرمی کے لمحات کو عبور کرنے والی ہے جیسے لمبے پروں والے اور سرخ پنڈلیوں والی ہے۔ عبر القوم، قوم مر گئی۔ اور شاعر نے شعر کہا:

قضاء الله یغلب کل شیء ویلعب بالجزوع وبالصبور
فان نعبر فان لنا لمات وان نغبر فنحن علی نذور

شاعر کہتا ہے: اللہ کی قضا ہر چیز پر غالب ہے جزع فزع کی جائے یا صبر کیا جائے وہ اپنا اثر ضرور دکھاتی ہے، اگر ہم فوت ہو گئے تو ہمارے دوست ہیں اور اگر ہم بچ گئے تو بھی ہمیں ضرور موت آنے والی ہے گویا ہم نے اس کے آنے کی نذر مانی ہوتی ہے۔

مسئلہ نمبر: (۱۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) **الا عابری سبیل** ۔ میں علماء کا اختلاف ہے حضرت علی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن جبیر، مجاہد، اور مجاہد اور حکم رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا (آیت) **الا عابری سبیل** ۔ سے مراد مسافر ہے۔ اور نماز کے قریب جانا کسی کے لیے صحیح نہیں ہے جب کہ وہ جنبی ہو مگر غسل کے بعد مگر مسافر تیمم کرے۔ (المحرر الوجیز، جلد ۲ صفحہ ۵۷ دار الکتب

العلمیہ) یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، کیونکہ عام طور پر حضر میں پانی معدوم نہیں ہوتا اور گھر میں مقیم شخص پانی کے پائے جانے کی وجہ سے غسل کر لیتا ہے اور مسافر جب پانی نہیں پاتا تو تیمم کرتا ہے، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔ اصحاب الرائے نے مسافر جنبی کے بارے میں کہا: جو ایسی مسجد سے گزرتا ہے جس میں پانی کا چشمہ ہے تو وہ پاک مٹی سے تیمم کرے پھر مسجد میں داخل ہو، چشمے سے پانی بھرے پھر مسجد کو پانی سے باہر لے آئے، اور ایک جماعت نے جنبی آدمی کو مسجد میں داخل ہونے پر رخصت دی ہے، اور بعض نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: المومن لیس بنجس، مومن ناپاک نہیں ہے سے دلیل پکڑی ہے، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہم بھی یہی کہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی یہ کہا ہے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، عکرمہ رضی اللہ عنہ اور نخعی رضی اللہ عنہ نے کہا: عابر السبیل سے مراد خطرے والا۔ (البحر رالوجیز، جلد ۲، صفحہ ۵۷ دار الکتب العلمیہ)

جو مسجد سے گزرنے والا ہے، یہ عمرو بن دینار، امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے۔ ایک طائفہ نے کہا: جنبی آدمی مسجد سے نہ گزرے مگر یہ کہ مسجد کے علاوہ کوئی چارہ نہ پائے تو تیمم کرے اور اس میں سے گزر جائے، اسی طرح ثوری، اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے جنبی کے بارے کہا: جب وضو کرے تو مسجد میں بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں، یہ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔ بعض علماء نے آیت کے سبب میں روایت کیا ہے کہ انصار کی ایک قوم تھی جن کے گھروں کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے جب ان میں سے کسی کو جنابت لاحق ہوتی تو وہ مسجد سے گزرنے پر مجبور ہوتے۔ (البحر رالوجیز، جلد ۲، صفحہ ۵۷ دار الکتب العلمیہ)

میں کہتا ہوں: یہ صحیح ہے، اس کی تائید ابوداؤد کی روایت سے ہوتی ہے جو جسرہ بنت دجاجہ سے روایت کی ہے فرماتی ہیں:
میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ ان کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان گھروں کے دروازے مسجد سے ہٹا دو۔ پھر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو لوگوں نے ایسا نہیں کیا تھا اس امید سے کہ ان کے لیے رخصت نازل ہو جائے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: گھروں کے دروازے مسجد سے ہٹا دو میں حیض والی عورت اور جنبی کے لیے مسجد کو حلال نہیں کرتا۔ (سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ جلد ۱، صفحہ ۳۰) اور صحیح مسلم میں ہے: مسجد میں کوئی کھڑکی باقی نہ رہے سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، جلد ۲، صفحہ ۲۷۳) نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا، کیونکہ یہ مسجد کو گزرگاہ بنانے اور اس کو مجبور کرنے کا موجب تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اکرام اور خصوصیت کی خاطر ان کی کھڑکی کی استثناء فرمادی، کیونکہ عام طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جدا جدا نہیں ہوتے تھے، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کسی کے لیے مسجد سے گزرنے اور مسجد میں بیٹھنے کی اجازت نہیں مگر علی بن ابی طالب کو اجازت ہے۔ اس روایت کو عطیہ العوفی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لیے مناسب نہیں اور کسی کے لیے درست نہیں کہ وہ مسجد میں جنبی حالت میں ہو سوائے میرے اور حضرت علی کے۔ ہمارے علماء نے فرمایا اس طرح ہونا جائز ہے، کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد میں تھا جس طرح نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر مسجد میں تھا اگرچہ

کرتے مسجد میں نہ تھے لیکن مسجد سے متصل تھے اوران کے دروازے مسجد میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد میں شمار کیا فرمایا: مسلمان کے لیے مناسب نہیں۔۔۔۔الخ وہ روایت جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد میں تھا ابن شہاب کی روایت ہے جو انہوں نے سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرمایا: ایک شخص نے میرے باپ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے پوچھا کہ ان میں سے کون بہتر ہے، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر ہے اور اس کے پہلو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کے طرف اشارہ کیا مسجد میں ان کے علاوہ کوئی گھر نہیں تھا، آگے حدیث ذکر کی، یہ دونوں حضرات مسجد میں جنبی نہیں ہوتے تھے بلکہ اپنے اپنے گھر میں جنبی ہوتے تھے، ان کے گھر مسجد میں سے تھے کیونکہ ان کے دروازے مسجد میں تھے جب وہ حالت جنابت میں گھروں سے نکلتے تھے تو مسجد کے راستہ سے گزرتے تھے۔ یہ بھی جائز ہے کہ یہ ان دونوں حضرات کی تخصیص ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سی چیزوں کے ساتھ خاص کیا گیا تھا، یہ بھی ہوسکتا ہے آپ کے ساتھ خاص احکام میں سے یہ بھی ہو۔ پھر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خاص کیا ہو پس ان کے لیے وہ رخصت ہو جو دوسروں کے لیے نہ ہو اور اگر ان کے گھروں کے دروازے مسجد میں تھے حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ سب دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سدوا الابواب الا باب علی۔ (جامع ترمذی، کتاب المناقب جلد ۲ صفحہ ۲۱۴) فرمایا کہ ان کا دروازہ مسجد میں رہنے دیں، وہ اپنے گھر میں جنبی ہوتے تھے اور ان کا گھر مسجد میں تھا، رہا یہ قول کہ مسجد میں کسی کا دروازہ نہ رہے سوائے ابوبکر کے دروازہ کے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب مسجد میں کئی دروازے کھلتے تھے اور گھروں کے دروازے مسجد سے باہر تھے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کھڑکیوں کو بند کرنے کا حکم فرمایا لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اکرام کی خاطر اس کو چھوڑ دیا۔ الخوفات، سوراخ اور کھڑکی وغیرہ کو کہتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دروازہ وہ مراد ہے جس سے آپ داخل ہوتے تھے اور نکلتے تھے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کی تفسیر اس طرح بیان کی ہے کہ ان کے علاوہ مسجد میں کوئی دروازہ نہ تھا اگر یہ کہا جائے کہ عطا بن یسار سے ثابت ہے کہ وہ فرماتے تھے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو جنابت لاحق ہوتی تھی وہ وضو کرتے تھے پھر مسجد میں آتے تھے اور اس میں باتیں کرتے تھے، یہ دلیل ہے کہ جنبی آدمی کے لیے مسجد میں ٹھہرنا جائز ہے جب وہ وضو کرے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق کا مذہب بھی یہ ہے جیسے کہ ہم نے ذکر کیا ہے، اس جواب یہ ہے کہ وضو، جنابت کی حدث کو دور نہیں کرتا، ہر جگہ جو عبادت کے لیے متعین کی جاتی ہے وہ نجاست ظاہرہ سے پاک رکھی جاتی ہے مناسب ہوتا ہے کہ وہ شخص اس جگہ داخل نہ ہو جو اس عبادت کے لیے پسندیدہ نہیں اور اس کے لیے اس عبادت سے ملتبس ہونا صحیح نہیں، ان کے منقولہ احوال میں سے غالب یہ ہے کہ وہ گھروں میں غسل کرتے تھے، اگر یہ کہا جائے کہ محدث (بے وضو) کا پھر کیا حکم ہے؟ ہم کہیں گے اس کو وقوع زیادہ ہوتا ہے اور ہر وقت وضو کرنا شاق ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (آیت) ولا جنبا الا عابری سبیل۔ میں وہ ہے جو کفایت کرتا ہے، جب مسجد میں جنبی حالت میں ٹھہرنا جائز نہیں تو یہ زیادہ حق ہے کہ اس کے لیے قرآن کو چھونا اور اس میں قرات کرنا بھی جائز نہ ہو، کیونکہ اس کی زیادہ حرمت ہے۔ اس کا مزید بیان

سورۃ واقعہ میں آئے گا۔

مسئلہ نمبر: (۱۲) ہمارے علماء کے نزدیک قرات قرآن سے جنبی کو روکا جائے گا مگر یہ کہ تھوڑی سی آیات تعوذ کے لیے پڑھی جائیں (تلاوت قرآن کی نیت سے نہ ہوں)

موسی بن عقبہ نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حائض قرآن میں سے کوئی چیز نہ پڑھے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، جلد ۱، صفحہ ۴۹)

اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور دار قطنی نے سفیان عن مسعر وشعبہ عن عمرو بن مرہ عن عبداللہ بن سلمہ عن علی کے سلسلہ سے روایت کی ہے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرات قرآن کسی کو نہیں روکتے تھے مگر یہ کہ وہ جنبی ہوتا، سفیان نے کہا: مجھے شعبہ نے کہا: میں نے اس سے بہتر حدیث بیان نہیں کی، اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے فرمایا: حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبہ عن عمرو بن مرہ، پھر اس کی ہم معنی حدیث روایت کی۔

یہ سند صحیح ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عن عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی حالت میں ہر ایک کو قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ اس حدیث کو دار قطنی نے نقل کیا ہے، عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ابن رواحہ اپنی بیوی کے پہلو میں سوئے ہوئے تھے پھر وہ اپنی اس لونڈی کے پاس گئے جو حجرہ کے ایک کونہ میں تھی پھر اس سے مجامعت کی ان کی عورت گھبرا گئی اس نے اپنے بستر پر نہ پایا، ان کی بیوی اٹھی باہر نکلی تو اسے اپنی لونڈی پر پایا وہ اپنے کمرے میں لوٹ آئی، وہاں سے چھری اٹھائی اور نکل پڑی، اتنی دیر میں حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ فارغ ہو چکے تھے وہ اسے ملے جب کہ وہ چھری اٹھائے ہوئے تھی ابن رواحہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ کیا ہے؟ اگر میں تجھے ایسی حالت میں پاتی جس میں پہلے میں نے تجھے دیکھا تھا تو میں تیرے کندھوں کے درمیان یہ چھری مارتی، ابن رواحہ نے کہا: تو نے مجھے دیکھا تھا؟ اس نے کہا: میں نے تجھے لونڈی پر دیکھا تھا۔

حضرت ابن رواحہ نے کہا: تو نے مجھے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ ہم میں سے کوئی قرآن پڑھے جب کہ وہ جنبی ہو، بیوی نے کہا: تو پڑھ (وہ قرآن نہیں پڑھی ہوئی تھی) حضرت ابن رواحہ نے قرآن کی جگہ یہ اشعار پڑھ دیئے۔

اتانا رسول الله يتلو كتابه كما لاح مشهور من الفجر ساطع

اتى بالهدى بعد العمى فقلوبنا به موقنات ان ما قال واقع

يبيت يجافي جنبه عن فراشه اذا استثقلت بالمشركين المضاجع

ہمارے پاس رسول اللہ تشریف لائے جب کہ وہ کتاب کی تلاوت کرتے تھے جس طرح فجر طلوع ہوتی ہے ہماری گمراہی کے بعد آپ ہدایت لے کر آئے ہمارے دل یقین رکھتے ہیں کہ جو آپ نے فرمایا ہے وہ یقیناً واقع ہونے والا ہے اور وہ اپنے بستر سے جدا ہو کر رات گزارتا ہے جب کہ مشرکین پر بستر بھاری ہوتے ہیں۔

حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی (سمجھ نہ سکی کہ یہ قرآن ہے یا اشعار ہیں) نے کہا: میں اللہ پر ایمان لائی اور میں نے

آنکھ کو جھٹلایا، صبح ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور اپنا رات کا واقعہ ذکر فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں مبارک ظاہر ہوگئیں۔

مسئلہ نمبر: (۱۴) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) حتی تغتسلوا اللہ تعالیٰ نے نماز سے منع فرمایا ہے مگر غسل کرنے کے بعد اور اغتسال کا معنی معقول ہے اور عربوں کے نزدیک اس کا لفظ معلوم ہے اس سے مراد مغسول پر پانی کے ساتھ ہاتھ ملنا ہے اسی وجہ سے عربوں نے اپنے قول غسلت الثوب اور افضت علیه الماء و غمسته فی الماء میں فرق کیا ہے جب یہ ثابت ہوگیا تو جان لے کہ علماء کا جنبی کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ صرف اپنے جسم پر پانی انڈیل دے یا پانی میں غوطہ لگائے اور جسم کو ملے نہیں، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ جسم کو ملے بغیر غسل کافی نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنبی کو اغتسال کا حکم دیا ہے جس طرح وضو کرنے والے کو چہرہ اور ہاتھ دھونے کا حکم دیا ہے اور متوضی کے لیے کوئی چارہ نہیں کہ وہ اپنے ہاتھ پانی کے ساتھ اپنے چہرے اور ہاتھوں پر ملے، اسی طرح جنبی آدمی کا جسم اور اس کا سر متوضی کے چہرہ اور ہاتھوں کے حکم میں ہے، یہ مزنی کا قول ہے اور اس کے کا اختیار ہے، ابوالفرج عمرو بن محمد مالکی نے فرمایا: یہ غسل کے لفظ سے معقول ہے، کیونکہ لغت میں اغتسال باب افتعال ہے اور جس نے اپنے ہاتھوں کو جسم پر نہیں مارا اور جس نے صرف پانی انڈیلا اور ہاتھ کو جسم پر نہیں مارا اور جس نے صرف پانی انڈیلا اور ہاتھ کو جسم پر نہیں مارا تو اہل زبان اسے غسل کرنے والا نہیں کہتے بلکہ اسے پانی کو پانی کو انڈیلنے والا پانی میں غوطہ لگانے والا کہتے ہیں۔ فرمایا: اسی مفہوم پر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آثار مروی ہیں، فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے پس تم اپنے بالوں دھوؤ اور اپنی کھال کو صاف کرو (جامع ترمذی، کتاب الطہارۃ جلد ۱ صفحہ ۱۶) فرمایا: انقاء (صاف کرنا) نہیں ہوتا مگر اس پر پانی گزارنے کے ساتھ جیسے کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: حدیث سے جو استدلال کیا گیا ہے وہ دو اعتبار سے حجت نہیں

(۱) اس کی تاویل میں مخالفت کی گئی ہے سفیان بن عیینہ نے کہا: وانقوا البشرة سے مراد شرمگاہ کو دھونا اور اسے صاف کرنا ہے۔ البشرہ سے مراد شرمگاہ ہے۔ ابن وہب نے کہا: احادیث کی تفسیر میں ابن عیینہ سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

(۲) اس حدیث کو ابوداود نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے اور اس میں فرمایا: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اسی طرح ابن داسہ کی روایت میں ہے اور اللؤلؤی کی روایت جو ان سے مروی ہے اس میں حارث بن وجیہ ضعیف راوی ہے اور اس کی حدیث منکر ہے پس حدیث سے استدلال ساقط ہوا اور صرف زبان (لغت) پر اعتماد باقی رہ گیا جس طرح کہ ہم نے بیان کیا ہے، اور اس کی تائید وہ قول کرتا ہے جو صحیح حدیث میں ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور پیشاب کے پیچھے بہا دیا اور اسے دھویا نہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، جلد ۱ صفحہ ۳۹) یہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے اور اسی طرح ام قیس بنت محصن سے مروی ہے، ان دونوں حدیثوں کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ جمہور علماء اور فقہاء کی ایک جماعت نے جنبی کے لیے بہانا اور پانی میں غوطہ لگانا کافی ہے جب کہ پانی پورے جسم پر پہنچ جائے اگرچہ ہاتھوں سے نہ بھی ملے، کیونکہ حضرت میمونہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

غسل کے متعلق یہی تقاضہ کرتی ہے ان کی احادیث کو ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسم پر پانی بہاتے تھے محمد بن عبدالحکم نے بھی یہی کہا ہے، ابوالفرج نے اس کی طرف رجوع کرلیا تھا اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ روایت کیا ہے فرمایا: ہاتھوں کو غسل میں جسم پر پھیرنے کا حکم دیا، کیونکہ ہوسکتا ہے جو ہاتھوں کو نہیں پھیرتا اس کے جسم کے اس حصہ تک پانی نہ پہنچے جہاں تک پانی پہنچانا واجب تھا۔ ابن عربی نے کہا: تعجب ہے ابوالفرج پر جس نے صاحب مذہب سے روایت کیا ہے کہ ہاتھ ملنے کے بغیر غسل نہیں ہوتا، حالانکہ امام مالک نے یہ نہ کبھی نصاً کہا ہے نہ تخریجاً یہ ابوالفرج کے اوہام میں سے ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نصاً روایت کیا گیا ہے، مروان بن محمد ظاہری نے کہا: جب کہ وہ شامی لوگوں میں ثقہ شخص ہے، فرماتے ہیں میں نے مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے پانی میں غوطہ لگایا جب کہ وہ جنبی تھا اور اس نے وضو نہیں کیا تھا، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کی نماز ہوگئی، ابوعمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس روایت میں ہے کہ اس نے نہ ہاتھ سے جسم کو ملا اور نہ وضو کیا جب کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک غسل جائز ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ غسل جائز نہیں حتیٰ کہ وہ جسم کو ملے انہوں نے چہرے اور ہاتھوں کو دھونے پر قیاس کیا ہے۔ اور جماعت کی حجت یہ ہے کہ جس نے اپنے اوپر پانی انڈیل دیا اس نے غسل کرلیا، عرب کہتے ہیں: بارش نے مجھے غسل دیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا طریقہ بیان فرمایا تو انہوں نے ملنے کا ذکر نہیں فرمایا، اگر ملنا واجب ہوتا تو آپ ترک نہ فرماتے، کیونکہ وہ اللہ کی طرف سے مراد کو بیان کرنے والے ہیں اگر آپ نے جسم کو ملا ہوتا تو آپ سے منقول ہوتا جیسا کہ پانی کے ساتھ بالوں کا خلال کرنا منقول ہے اور سر پر چلو ڈالنا منقول ہے اس کے علاوہ غسل کا طریقہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرنا منقول ہے۔ ابوعمرو نے کہا: اس میں کوئی تعجب نہیں کہ عرب زبان میں ایک دفعہ ملنے، ایک دفعہ پانی انڈیلنے اور ایک دفعہ پانی بہانے سے غسل شمار کیا جاتا ہے جب ایسا ہے تو کوئی مانع نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وضو میں اپنے بندوں کو پانی کے ساتھ اپنے چہروں پر ہاتھوں کو گزارنے کا مکلف کیا ہو اور یہ اس کا غسل ہو اور وہ غسل جنابت اور حیض میں اپنے جسموں پر پانی بہا دینے کا مکلف ہو اور یہ اس کا غسل ہو جو سنت کے مطابق ہو اور لغت سے خارج نہ ہو اور ان دونوں امروں میں سے ہر امر فی نفسہ اصل ہو، ایک کو دوسرے کی طرف لوٹانا واجب نہ ہو، کیونکہ قیاساً اصول کو ایک دوسرے کی طرف نہیں لوٹایا جاتا۔ اس میں علماء امت کا کوئی اختلاف نہیں قیاساً اصول پر فروع کو لوٹایا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر: (۱۴) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث اس کو رد کرتی ہے جو شعبہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب وہ غسل جنابت کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو سات مرتبہ اور اپنی شرمگاہ کو بھی سات مرتبہ دھوتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا نمازیں پچاس فرض تھیں، غسل جنابت سات مرتبہ تھا، کپڑے سے پیشاب کا دھونا سات مرتبہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار سوال کرتے رہے حتیٰ کہ پانچ نمازیں رہ گئیں، غسل جنابت ایک مرتبہ اور کپڑے سے پیشاب کو دھونا بھی ایک مرتبہ رہ گیا۔ (سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ، جلد، صفحہ ۳۳) ابن عبدالبر نے کہا۔ اس حدیث کی سند ابن عمر سے ہے اور اس میں ضعف اور لین ہے۔ اگرچہ ابوداود نے اس کو نقل کیا ہے اور

اس سے پہلے شعبہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما مروی ہے اور شعبہ قوی نہیں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ان دونوں احادیث کورد کرتی ہے۔

مسئلہ نمبر: (۱۵) جو اپنے جسم پر اپنے ہاتھ نہ مار سکتا ہو تو سحنون نے کہا: قریب والا شخص اس کے جسم پر ہاتھ سے یا دہ کپڑے کے ساتھ اس کے جسم کو ملے۔ اور الواضحہ میں ہے جہاں تک اس کے ہاتھ پہنچتے ہوں وہاں تک ہاتھوں کو گزارے پھر پانی بہائے یہاں تک کہ پانی وہاں تک پہنچ جائے جہاں تک اس کے ہاتھ نہیں پہنچے تھے۔

مسئلہ نمبر: (۱۶) جنبی آدمی کا اپنی داڑھی میں خلال کرنا۔ اس میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول مختلف ہے، ابن القاسم نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے فرمایا: یہ اس پر واجب نہیں ہے۔ اشہب نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے اس پر داڑھی کا خلال واجب ہے۔ ابن عبد الحکم نے کہا: ہمارے نزدیک یہ محبوب ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت میں اپنے بالوں کا خلال کرتے تھے اور یہ عام ہے اگر چہ اس میں ظاہر سر کے بالوں کا خلال ہے۔ علماء کے بھی دو قول ہیں، معنی کے اعتبار سے غسل میں پورے جسم کو گھیرنا واجب ہے اور داڑھی کے نیچے کی جلد بھی جسم میں سے ہے پس اس تک پانی کا پہنچانا واجب ہے اور ہاتھ سے اس کو ملنا واجب ہے فرض طہارت صغریٰ میں بالوں کی طرف منتقل ہوا، کیونکہ وہ تخفیف پر مبنی ہے بدل کی نیابت کی ضرورت نہیں اسی وجہ سے خفین پر مسح جائز ہے لیکن غسل میں جائز نہیں، میں کہتا ہوں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول اس کی تائید کرتا ہوں۔

ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔ (جامع ترمذی، کتاب الطہارۃ جلد ا صفحہ ۱۶)

مسئلہ نمبر: (۱۷) ایک قوم نے مبالغہ کیا اور کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو واجب قرار دیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (آیت) حتی تغتسلوا۔ ان علماء نے میں سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ناک اور منہ چہرہ سے ہیں ان کا حکم چہرے کے ظاہر کا حکم ہے جیسے رخسار اور پیشانی ہے جو کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کو ترک کرے گا اور نماز پڑھے گا وہ نماز اعادہ کرے گا جس طرح جو شخص اعضاء کو دھوتے وقت کوئی جگہ دھونے سے چھوڑ دیتا ہے، لیکن وضو میں جو کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو ترک کر دے اس پر اعادہ نہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی علیہ السلام اللہ النانہ جنابت میں فرض ہیں، نہ وضو میں کیونکہ یہ دونوں جگہیں پوشیدہ ہیں پس ان کا دھونا واجب نہیں جس طرح جسم کے اندر کے حصہ کو دھونا واجب نہیں، اسی وجہ سے محمد بن جریر طبری، لیث بن سعد، اوزاعی اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی ایک جماعت نے بھی کہا ہے۔ ابن ابی لیلیٰ، حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہم نے کہا: یہ دونوں وضو اور غسل میں فرض ہیں، یہ اسحاق، امام احمد بن حنبل اور بعض اصحاب داود رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے۔ زہری اور عطا رحمۃ اللہ علیہ سے اس قول کی مثل مروی ہے، امام احمد سے یہ بھی مروی ہے کہ کلی کرنا سنت ہے اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے۔ بعض اصحاب داود نے یہ بھی کہا ہے، اور ان علماء کی حجت جو ان کو واجب نہیں کہتے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر نہیں کیا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واجب کیا ہے اور نہ تمام مسلمانوں کا اس امر پر اتفاق ہے اور فرائض صرف ان صورتوں میں ثابت ہوتے ہیں، اور جنہوں ان دونوں کو واجب کیا، انہوں نے آیت کریمہ اور (آیت) فاغسلوا وجوھکم۔ (المائدہ ۶) سے دلیل پکڑی ہے، جو چیز دھونے میں ایک میں واجب ہوتی ہے دوسرے میں بھی

واجب ہوتی ہے، اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی محفوظ نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو وضو میں یا غسل جنابت میں ترک کیا ہو جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے قولا اور فعلا اس کی مراد کو بیان کرنے والے ہیں اور جنہوں نے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں فرق کیا ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے دلیل پکڑی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل تو کیا لیکن اس کا حکم نہیں دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال مستحب ہیں واجب نہیں مگر دلیل کے ساتھ اور ناک میں پانی ڈالنے کا فعل کیا بھی ہے اور اس کا حکم بھی دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہمیشہ وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

مسئلہ نمبر: (۱۸) ہمارے علماء نے فرمایا: غسل جنابت میں نیت کرنا ضروری ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (آیت) **حتی تغتسلوا** یہ نیت کا تقاضا کرتا ہے۔ یہی قول امام مالک، امام شافعی، امام احمد، اسحٰق، اور ابو ثور رحمۃ اللہ علیہم کا ہے، اسی طرح وضو اور تیمم میں بھی نیت کرنے کا حکم ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: (آیت) **وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین له الدین۔** (البینۃ: ۳) سے تائید حاصل کی ہے اور اخلاص کا مطلب تقرب الی اللہ کی نیت کرنا ہے اور مومن بندوں پر جو اللہ نے فرض کیا ہے اس کی ادائیگی کا اللہ کی رضا کے لیے ارادہ کرنا ہے، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **انما الاعمال بالنیات۔** (صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی، جلد ۱، صفحہ ۲) اور یہ عمل ہے، اوزاعی اور حسن نے کہا: بغیر نیت کے وضو اور تیمم جائز نہیں، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب نے کہا: پانی کے ساتھ جو طہارت حاصل کی جاتی ہے وہ بغیر نیت کی بھی جائز ہے اور تیمم نیت کے ساتھ جائز ہے۔ انہوں نے اس کو نجاست کے ازالہ پر قیاس کیا ہے کہ وہ بالاجماع بغیر نیت کے بدنوں اور کپڑوں سے دور کی جائے تو وہ پاک ہو جاتے ہیں، اس کو ولید بن مسلم نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

مسئلہ نمبر: (۱۹) پانی کی وہ مقدار جس سے غسل کیا جائے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت ایک فرق سے کرتے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب الحیض، جلد ۱، صفحہ ۱۴۸) الفرق را کے سکون اور حرکت کے ساتھ ہے، ابن وہب نے کہا: الفرق لکڑی کا یہ ایک برتن ہے، ابن شہاب کہتے ہیں: اس میں پانچ اقساط آتے تھے، جو بنی امیہ کے اقساط تھے، محمد بن عیسیٰ اعشی رضی اللہ عنہ نے الفرق کی تفسیر تین صاع سے کی ہے اور یہ پانچ اقساط ہیں اور فرمایا: پانچ میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ مد آتے ہیں اور صحیح مسلم میں ہے سفیان نے فرمایا: الفرق، تین صاع ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد کے ساتھ وضو کرتے تھے اور ایک صاع سے لے کر پانچ مد پانی سے غسل کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے پانچ مکاکیک سے غسل کرتے تھے اور ایک مکوک سے وضو کرتے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب الحیض، جلد ۱، صفحہ ۱۴۹) یہ احادیث مخصوص کیل اور وزن کے بغیر پانی کے کم استعمال کے استحباب پر دلالت کرتی ہیں، انسان اتنا پانی استعمال کرے جو اسے کفایت کرے اور زیادہ پانی استعمال نہ کرے، کیونکہ زیادتی میں اسراف ہے اور اسراف مذموم ہے اور الاباضیۃ کا مذہب زیادہ پانی کا استعمال کرنا ہے اور یہ شیطان کی طرف سے ہے۔

مسئلہ نمبر: (۲۰) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) وان كنتم مرضى او على سفر . . . الخ . یہ آیت تیمم ہے یہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے بارے میں نازل ہوئی انہیں جنابت لاحق ہوئی جب کہ وہ زخمی تھے، تو انہیں تیمم کرنے کی رخصت دی گئی، پھر یہ عام لوگوں کے لیے ہوگئی، بعض علماء نے فرمایا: اس کے نزول کا سبب غزوہ المریسیع میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پانی کا نہ ملنا تھا جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار ٹوٹ گیا تھا، اس حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمن بن القاسم رحمۃ اللہ علیہ عن ابیہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سلسلہ سے روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے کتاب التفسیر میں اس آیت کو عنوان بنایا ہے۔ پھر یہ حدیث ذکر کی گئی ہے۔ حدثنا محمد اخبرنا عبدة عن هشام بن عروه عن ابيه عن عائشه قالت هلكت قلادة لاسماء فبعث الله صلى الله عليه وسلم فى طلبها رجالا فحضرت الصلاة وليسوا على وضو ولم ولم يجدوا ماء وصلوا وهم على غير وضو فانزل الله تعالىٰ اية التيمم . (صحیح مسلم، کتاب التفسیر، جلد ۲، صفحہ ۶۵۹) یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا حضرت اسماء کا ہار گم ہوگیا (جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عاریۃ ان سے لیا ہوا تھا) تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے لوگوں کو اس کی تلاش میں بھیجا، نماز کا وقت ہوگیا جب کہ وہ وضو کیے ہوئے نہیں تھے انہوں نے پانی نہ پایا پس انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے آیت التیمم نازل فرمائی۔

میں کہتا ہوں: اس روایت کے ذکر کی جگہ نہیں اس میں ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار تھا، یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کے خلاف ہے۔ نسائی نے علی بن مسہر عن ہشام بن عروہ بن ابیہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے ذکر کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عاریۃ لیا ہوا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں، وہ ہار آہستہ سے ٹوٹ کر گر گیا یہ وہ مقام تھا جس کو الصلصل کہ جاتا تھا، آگے مکمل حدیث ذکر کی، اس روایت میں ہشام سے مروی ہے کہ ہار حضرت اسماء کا تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے عاریۃ لیا ہوا تھا، یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کا بیان ہے، کیونکہ انہوں نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار گر گیا تھا، اور بخاری کی حدیث میں ہے: اسماء کا ہار گم ہوگیا تھا، اس میں ہے کہ اس جگہ کو الصلصل کہا جاتا تھا، ترمذی نے یہ حدیث اس ذکر کی ہے حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان حدثنا ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ انہا سقطت قلادتہا لیلۃ الأبواء فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلین فی طلبہا۔ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار لیلۃ الابواء میں گر گیا آپ نے اس کی تلاش کے لیے دو آدمیوں کو بھیجا، اس روایت کو جو ہشام سے مروی ہے ہار کی نسبت حضرت اسماء کی طرف ہے لیکن حدیث نسائی کی وجہ سے یہ اضافت مستعیر ہے اور مکان کے بارے میں فرمایا: وہ الابواء تھا جیسا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے، لیکن اس میں بغیر شک کے ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں فرمایا: ہم نے وہ اونٹ اٹھایا جس پر میں تھی تو ہم نے ہار اس کے نیچے پایا، بخاری میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہار پایا، ان تمام روایات کا معنی صحیح ہے۔ عقد اور قلادہ کے بارے میں نقل کرنے والوں کا اختلاف نہیں ہے اور نہ جگہ میں اختلاف ہے جو حدیث میں قدح کا باعث ہو اور نہ یہ حدیث کو کمزور کرتا ہے، کیونکہ حدیث سے مقصود اور مراد تیمم کا نزول ہے اور روایات قلادہ (ہار) کے بارے میں ثابت ہیں۔ رہا امام ترمذی کی حدیث میں یہ قول کہ آپ نے دو آدمی اس ہار کی تلاش میں بھیجے،

بعض علماء نے فرمایا ایک اسید بن حضیر تھا، شاید بخاری کی حدیث میں الرجال سے مراد بھی دو شخص ہوں اور انہوں جمع کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہو، کیونکہ جمع کا کم از کم فرد تثنیہ ہے یا ان دو کے پیچھے کسی اور کو بھیجا ہو پس لفظ کا اطلاق صحیح ہے، واللہ اعلم۔

وہ گئے انہوں نے تلاش کیا تو انہیں کوئی چیز نہ ملی جب وہ واپس آئے تو انہوں نے اونٹ کو اٹھایا تو وہ ہار اس کے نیچے سے پالیا۔ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو زخم لگے وہ پھیل گئے پھر وہ جنابت سے دوچار ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تکلیف کا ذکر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی یہ اس کے خلاف نہیں جو ہم نے ذکر کیا ہے کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو غزوات میں زخم لگے تھے جن سے وہ واپس آئے تھے، کیونکہ ان میں جنگ ہوتی تھی تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے شکایت کی اور ہار بھی گم ہوا تھا تو آیت تیمم نازل ہوئی، بعض علماء نے فرمایا اور ہار کا گم ہونا بنی مصطلق کے غزوہ میں تھا یہ اس کے قول کے مخالف نہیں جس نے کہا کہ مریسیع کے غزوہ میں یہ معاملہ پیش آیا تھا کیونکہ یہ ایک ہی غزوہ ہے۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی المصطلق کا غزوہ شعبان ۶ ھ میں لڑا تھا جیسا کہ خلیفہ بن خیاط اور ابو عمرو بن عبداللہ نے کہا ہے اور مدینہ پر حضرت ابوذر غفاری کو مقرر فرمایا تھا بعض علماء نے فرمایا: حضرت نمیلۃ بن عبداللہ اللیثی کو مدینہ پر مقرر فرمایا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا تھا جب کہ وہ حملہ کرنے والے تھے وہ پانی پر تھے جس کو المریسیع کہا جاتا تھا یہ قدید کی طرف سے تھا جو ساحل سے متصل ہے پس آپ نے قتل کر دیا جن کو قتل کر دیا اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنالیا اور اس دن مسلمانوں کا شعار تھا امت امت، بعض علماء نے کہا: بنی مصطلق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جمع ہوئے تھے اور انہوں نے آپ کا ارادہ کیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو آپ ان کی طرف نکلے اور انہیں پانی پر ملے، یہ تیمم کے آغاز اور اس کے سبب میں احادیث وارد ہیں۔ بعض علماء نے فرمایا: سورۃ مائدہ کی آیت تیمم ہے اس کا بیان آگے آئے گا۔ ابو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالی نے آیت تیمم نازل فرمائی اور یہی آیت وضو ہے جو سورۃ المائدہ میں ہے یا وہ آیت جو سورۃ النساء میں ہے ان دو آیتوں کے علاوہ ہیں تیمم ذکر نہیں ہے اور یہ دونوں آیتیں مدنی ہیں۔

مسئلہ نمبر: (۲۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) مرضی۔ مرض سے مراد بدن کا حد اعتدال سے نکل کر، اعوجاج اور شذوذ کی طرف چلا جانا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں زیادہ اور تھوڑا، جب مرض اتنی سخت ہو کہ پانی کی ٹھنڈک کی وجہ سے موت کا اندیشہ ہو یا اس بیماری کی وجہ سے جو اسے لاحق ہے پانی کے استعمال سے موت کا خطرہ ہو یا بعض اعضاء کے ضیاع کا خوف ہو تو بالاجماع تیمم کر سکتا ہے مگر حسن اور عطا سے مروی ہے کہ وہ طہارت حاصل کرے اگرچہ فوت بھی ہو جائے، یہ مردود ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے

(آیت) وما جعل علیکم فی الدین من حرج۔ (الحج ۷۸)

ترجمہ: اور نہیں رکھی اس نے تم پر دین میں کوئی تنگی۔

اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے (آیت) لا تقتلوا انفسکم۔

دارقطنی نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (آیت) وان کنتم مرضی او علی سفر۔ کے تحت روایت کیا ہے کہ جب آدمی کو اللہ کے راستے میں زخم لگے اور پھر وہ جنبی ہو جائے اسے خوف ہو کہ غسل کرے گا تو فوت

ہو جائے گا۔ (سنن دار قطنی، کتاب التیمم، جلد ا، صفحہ ۱۷۷) تو تیمم کر لے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا: تیمم کی مریض کو رخصت کو دی گئی ہے۔

حضرت عمرو بن العاص نے تیمم کیا تھا جب انہیں سردی کی شدت سے ہلاک ہونے کا خوف ہوا تھا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نہ غسل کا حکم دیا تھا اور نہ اعادہ کا حکم دیا تھا، اور اگر مرض تھوڑی ہو مگر اسے پانی کے استعمال سے مرض کے پیدا ہونے یا بڑھنے یا زخم کے آہستہ ٹھیک ہونے کا اندیشہ ہو تو بالاجماع ایسے لوگ بھی تیمم کریں، ابن عطیہ نے کہا: میں نے یہی محفوظ کیا ہے۔

(المحرر الوجیز، جلد ۲، صفحہ ۵۸ دار الکتب العلمیہ)

میں کہتا ہوں: الباجی نے اس میں اختلاف ذکر کیا ہے، قاضی ابوالحسن نے کہا: جیسے صحیح شخص کو نزلہ یا بخار کا اندیشہ ہو اور اسی طرح مریض کو مرض کی زیادتی کا اندیشہ ہو تو پھر جائز ہے۔ یہ قاضی ابوالحسن نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے، ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مریض کے لیے تیمم مباح نہیں ہے مگر جب تلف ہونے کا خوف ہو، کیونکہ مرض کی زیادتی متحقق نہیں ہے، کیونکہ مرض زیادہ ہو جاتی ہے اور کبھی زیادہ نہیں ہوتی یقینی فرض کو مشکوک خوف کی وجہ سے ترک کرنا جائز نہیں۔ ہم نے کہا: آپ کے قول میں تناقض ہے آپ نے کہا: سردی تلف ہونے کا خوف ہو تو تیمم کرلے پس جس طرح تلف سے بچاؤ ضروری ہے، فرمایا: امام شافعی پر تعجب ہے فرماتے ہیں: اگر پانی اپنی قیمت سے ایک حبۃ (دانہ) زائد پر ملے تو اس کا خریدنا لازم نہیں تا کہ مال محفوظ رہے اور اسے تیمم کرنا لازم ہے جب کہ یہاں اسے اپنے بدن پر مرض کا خوف ہے، یہ ان کا ایسا کلام نہیں ہے جس کا سناد درست ہو۔ (احکام القرآن لابن العربی جلد ا، صفحہ ۴۴۴)

میں کہتا ہوں: قشیری ابونصر عبدالرحیم نے اپنی تفسیر میں امام شافعی کا صحیح قول ذکر کیا ہے، وہ مرض جس کے لیے تیمم مباح ہوتا ہے وہ ہے جس میں روح کے فوت ہونے یا بعض اعضاء کے ضائع ہونے کا خوف ہو اگر وہ پانی استعمال کرے، اور اگر مرض کے لمبے ہونے کا خوف ہو تو صحیح قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ہے کہ اس کے لیے تیمم جائز ہے، ابوداؤد اور دار قطنی نے یحییٰ بن ایوب عن یزید بن ابی حبیب عن عمران بن ابی انس عن عبدالرحمن بن جبیر عن عمرو بن العاص کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص نے کہا: مجھے غزوہ ذات السلاسل میں ایک ٹھنڈی رات کو احتلام ہو گیا مجھے ڈر لگا کہ اگر میں غسل کروں گا تو ہلاک ہو جاؤں گا، میں نے تیمم کیا اور اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھا دی، پس انہوں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو رضی اللہ عنہ! تو نے اپنے ساتھیوں کو جنبی حالت میں نماز پڑھا دی ہے۔؟ میں نے غسل نہ کرنے کی وجہ عرض کی اور میں نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ کو یہ فرماتے سنا ہے: (آیت) ولا تقتلوا انفسکم۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بات سن کر مسکرا دیئے اور اسے کچھ بھی نہ فرمایا۔ (سنن دار قطنی، کتاب التیمم جلد ا، صفحہ ۱۷۸) یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ خوف کی حالت میں تیمم مباح ہے اگرچہ یقین نہ بھی ہو، اس میں تیمم پر جنبی اسم کا اطلاق ہے اور اس میں یہ بھی جواز ہے کہ وضو کرنے والوں کو تیمم کرنے والا نماز پڑھا سکتا ہے یہ ہمارے نزدیک دو اقوال میں ایک قول ہے اور یہ صحیح ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موطا میں پڑھا ہے، موت تک اس کو آپ پر پڑھا گیا، دوسرا قول یہ ہے کہ وہ نماز نہ پڑھائے، کیونکہ وہ وضو کرنے والے سے فضیلت میں کم

ہے اور امام کا حکم یہ ہے کہ وہ اعلیٰ مرتبہ ہو، دار قطنی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث سے روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیمم کرنے والا، وضو کرنے والوں کو نماز نہ پڑھائے، اس کی سند ضعیف ہے۔ (سنن دار قطنی، کتاب التیمم جلد ۱، صفحہ ۱۸۵)، ابوداؤد اور دار قطنی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا: ہم ایک سفر میں نکلے ہم میں نے ایک شخص پر پتھر لگا اور اس کا سر زخمی کر دیا پھر اس زخمی کو احتلام ہو گیا اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: کیا تم میرے لیے تیمم میں رخصت دیکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم تیرے لیے رخصت نہیں پاتے جب کہ تو پانی پر قدرت رکھتا ہے، اس شخص نے غسل کیا اور وہ فوت ہو گیا، جب ہم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہم نے آپ کو بتایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے اسے قتل کیا ہے اللہ انہیں قتل کرے۔ انہوں نے کیوں نہ پوچھا جب وہ جانتے نہ تھے؟ جہالت کی شفا سوال ہے، اسے تیمم کرنا کافی تھا اور زخم پر پٹی باندھتا، پھر اس پر مسح کرتا اور اپنے پورے جسم کو دھونا کافی تھا۔

دار قطنی نے کہا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سنت ہے اس کے ساتھ اہل مکہ منفرد ہیں اور اہل جزیرہ نے اسے حاصل کیا اور اس کو عطا عن جابر کے سلسلہ میں زبیر بن خریق کے علاوہ کسی سے روایت نہیں کیا اور وہ قوی نہیں ہے، اوزاعی نے اس کی مخالفت کی ہے، اس نے یہ عطا سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور یہی درست ہے اوزاعی سے مختلف صورتوں میں مروی ہے، بعض نے فرمایا: اوزاعی عن عطاء بعض نے فرمایا: اوزاعی سے مروی ہے کہ مجھے عطا سے یہ خبر پہنچی۔

آخر میں اوزاعی نے عطا سے اور انہوں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا روایت کی ہے اور یہی درست ہے، ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے ابی اور ابو زرعہ سے اس کے متعلق پوچھا تو ان دونوں نے کہا: اس کو ابن ابی العشرین نے اوزاعی سے انہوں نے اسماعیل بن مسلم سے انہوں نے عطا سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، حدیث کو مسند ذکر فرمایا۔ (سنن دار قطنی، کتاب التیمم جلد ۱، صفحہ ۱۹۰) داؤد نے فرمایا: ہر شخص جس پر مریض کا اطلاق ہوتا ہو اس کے لیے تیمم کرنا جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) وان کنتم مرضی ۔ (اگر تم بیمار ہو) ابن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ ایسا قول ہے جس کی مخالفت کی گئی ہے۔ علماء امت کے نزدیک تیمم اس کے لیے جائز ہے جس کو پانی کے استعمال سے موت کا خطرہ ہو یا پانی کا استعمال اسے اذیت دیتا ہو جیسے مجدور اور محصوب شخص اور وہ دوسری بیماریاں جن پر پانی کے استعمال میں خوف ہوتا ہے (۱) جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے گزر چکا ہے۔

مسئلہ نمبر: (۲۲) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) علی سفر ۔ سفر کے سبب تیمم جائز ہے خواہ سفر لمبا ہو یا مختصر ہو جب کہ پانی موجود نہ ہو، ایسے سفر کی کوئی شرط نہیں جس میں نماز قصر کی جاتی ہے، یہ امام مالک اور جمہور علماء کا مذہب ہے۔ ایک قوم نے کہا وہ تیمم نہ کرے مگر اس سفر میں جس میں نماز قصر کی جاتی ہے اور دوسرے علماء نے سفر طاعت کی شرط لگائی ہے یہ تمام اقوال ضعیف ہے۔

مسئلہ نمبر: (۲۳) سفر میں تیمم کے جواز پر علماء کا اجماع ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اور حضر میں علماء کا تیمم کے جواز میں اختلاف ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب کا نظریہ یہ ہے کہ تیمم سفر و حضر میں جائز ہے، یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صحیح مقیم کے لیے تیمم کرنا جائز نہیں مگر یہ کہ اسے تلف ہونے کا اندیشہ

ہو یہی قول طبری کا ہے۔ امام شافعی، لیث اور طبری نے کہا: جب حضر میں پانی نہ ہو اور وقت کے ختم کا خوف بھی ہو تو صحیح اور بیمار تیمم کرے اور نماز پڑھے اور پھر نماز کا اعادہ کرے۔ ابو یوسف اور زفر نے کہا: حضر میں تیمم کرنا جائز نہیں نہ مرض کے لیے، نہ خوف وقت کے لیے، حسن اور عطا نے کہا: مریض تیمم نہ کرے جب وہ پانی پائے اور غیر مریض تیمم کرے اس اختلاف کا سبب آیت کے مفہوم میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام مالک اور ان کے متبعین نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تیمم کی شرط میں مریضوں اور مسافروں کا ذکر کیا ہے کیونکہ اغلب طور پر یہ وہ لوگ ہیں جو پانی نہیں پاتے جب کہ مقیم لوگ اغلب طور پر پانی پاتے ہیں اسی وجہ سے ان پر نص نہیں فرمائی، ہر وہ شخص جو پانی نہ پائے یا پانی کا استعمال اسے مانع ہو یا اسے نماز کے وقت کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو مسافر نص کی وجہ سے تیمم کرے اور مقیم معنی کی وجہ سے تیمم کرے، اسی طرح مریض نص کی وجہ سے تیمم کرے اور صحیح معنی کی وجہ سے تیمم کرے، اسی طرح مریض نص صریح کی وجہ سے تیمم کرے اور صحیح معنی کی وجہ سے، اور جنہوں نے حضر میں تیمم سے منع کیا ہے انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تیمم کی رخصت مریض اور مسافر کے لیے رکھی ہے جس طرح روزہ کا افطار اور نماز کی قصر بیمار اور مسافر کے لیے ہے اور تیمم صرف دو شرطوں کے ساتھ مباح ہے اور وہ مرض اور سفر ہیں صحیح مقیم اس میں داخل نہیں ہے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی شرط سے خارج ہے، رہا حسن اور عطا کا قول وہ پانی کے ہوتے ہوئے تمام لوگوں کو تیمم کرنے سے منع کرتے ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانی نہ ہونے کی شرط لگائی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (آیت) فلم تجدوا ماء فتیمموا ۔ تیمم کسی کے لیے مباح نہیں فرمایا مگر پانی کے نہ ہونے کے وقت، ابو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر جمہور کا قول نہ ہوتا اور مروی اثر نہ ہوتا تو حسن اور عطا کا قول صحیح ہوتا، واللہ اعلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے لیے تیمم جائز فرمایا جب کہ وہ مسافر تھے کیونکہ انہیں اندیشہ تھا کہ پانی سے غسل کریں گے تو ہلاک ہو جائیں گے پس مریض تیمم کا زیادہ مستحق ہے۔

میں کہتا ہوں: حضر میں تیمم کے جواز پر دلیل کتاب وسنت ہے جب کہ نماز کے فوت ہونے کا خوف ہو جب وہ پانی کی طرف جائے۔

کتاب اللہ میں یہ ارشاد ہے: (آیت) او جاء احد منکم من الغائط ۔ یعنی مقیم جب پانی نہ پائے تو تیمم کرے، اس پر قشیری عبدالرحیم نے نص قائم کی انہوں نے کہا: قضا کے وجوب میں نظر قطعی ہے، کیونکہ حضر میں پانی کا عدم نادر عذر ہے اور قضا میں دو قول ہیں۔

میں کہتا ہوں: ہمارے اصحاب نے اس شخص کے بارے میں اسی طرح واضح فرمایا ہے جو حضر میں تیمم کرتا ہے پس کیا جب وہ پانی پائے گا تو وہ نماز کا اعادہ کرے گا؟ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ وہ نماز کا اعادہ نہیں کرے گا اور یہی صحیح ہے، ابن حبیب اور محمد بن عبد الحکم نے فرمایا: وہ اعادہ کرے گا، یہ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک سے روایت کیا ہے اور ولید نے ان سے روایت کیا ہے کہ وہ غسل کرے اگرچہ سورج طلوع بھی ہو جائے۔

ورہی سنت تو اس میں بخاری کی روایت ہے جو انہوں نے ابوالجہیم بن حارث صمۃ انصاری سے روایت کی ہے فرمایا کہ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل کی طرف سے آئے انہیں ایک شخص ملا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ دیوار پر آئے، اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا پھر اسے سلام کا جواب دیا۔ (صحیح بخاری کتاب تیمم جلد ۱ صفحہ ۴۸) اس کو مسلم نے بھی نقل کیا ہے، اس میں بئر کا لفظ نہیں ہے، اس کو دار قطنی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے روایت کیا ہے اس میں ہے ثم رد علی الرجل السلام یعنی پھر اس شخص پر سلام لوٹایا اور فرمایا: مجھے تجھ پر سلام لوٹانے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر میں باوضو نہ تھا۔ (سنن دار قطنی، کتاب التیمم، جلد ۱، صفحہ ۱۷۷)

مسئلہ نمبر: (۲۴) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آیت) او جاء احد منکم من الغائط۔ الغائط۔ کا اصل معنی زمین کی پست جگہ اور اس کی جمع الغیطان یا الاغواط آتی ہے، اسی وجہ سے غوطہ دمشق کہتے ہیں، عرب قضاء حاجت کے لیے پست جگہ کا قصد کرتے تھے تا کہ لوگوں کی نظروں سے چھپ جائیں انسان سے نکلنے والے حدث کو بھی اتصال کی وجہ سے الغائط کہتے ہیں، غاط فی الارض یغوط بولا جاتا ہے زمین میں کوئی چیز غائب ہو جائے، زہری نے اسے الغیط سے مشتق کیا ہے یہ احتمال ہے کہ اس کی اصل الغیط ہو پھر تخفیف کی گئی ہے ہو، اغوط کی واو کو یاء سے بدل دیا گیا، جس طرح لاحول میں لاحیل کہتے ہیں، اور او بمعنی واو ہے یعنی اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو اور تم میں سے کوئی پاخانہ سے آئے تو تیمم کا موجب سبب حدث ہے نہ کہ مرض اور سفر، پس یہ حضر میں تیمم کے جواز کی دلیل ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور او میں صحیح یہ ہے کہ یہ اہل نظر کے نزدیک اپنے معنی میں ہے۔ او کا اپنا معنی ہے اور واو کا اپنا معنی ہے، یہ ان کے نزدیک حذف پر ہے، معنی یہ ہے کہ اگر تم ایسے مرض میں مبتلا ہو جس میں تم پانی کو چھونے پر قدرت نہیں رکھتے یا سفر پر ہو اور پانی نہ پاؤ اور تمہیں پانی کی ضرورت ہو۔

مسئلہ نمبر: (۲۵) الغائط کا لفظ طہارت صغریٰ کو توڑنے والے تمام احداث کو شامل ہے، علماء کا ان احداث کے حصر میں اختلاف ہے، ان کے بارے میں عمدہ قول جو کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ان کی تین اقسام ہیں، ہمارے مذہب میں ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (تفسیر قرطبی، سورۃ نساء، بیروت)

2 - باب ذِكْرِ الشَّرَابِ الَّذِي أُهْرِيقَ بِتَحْرِيمِ الْخَمْرِ .

یہ باب ہے کہ اس مشروب کا تذکرہ جسے شراب کی حرمت کا حکم نازل ہونے پر بہا دیا گیا تھا

5556 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ - عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًّا عَلَى عُمُومَتِي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ . وَأَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمْ أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ فَقَالُوا اكْفَأْهَا . فَكَفَأْتُهَا فَقُلْتُ لأَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ . قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں قبیلے کے لوگوں کو شراب پلا رہا تھا، میں اس وقت کم سن

5556-اخرجه البخاري في الاشربة، باب نزل تحريم الخمر و هي من البسر و التمر (الحديث 5583) . و اخرجه مسلم في الاشربة، باب تحريم الخمر و بيان انها تكون من عصير العنب و من التمر و البسر و الزبيب و غيرها مما يسكر (الحديث 5و6) . تحفة الاشراف (874

تھا میں اپنے چچاؤں کو شراب پلا رہا تھا' اس دوران ایک شخص آیا اور بولا: شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے' میں اس وقت ان لوگوں کے پاس کھڑا ہوا انہیں فضیخ نامی شراب پلا رہا تھا' تو ان لوگوں نے کہا: تم اسے انڈیل دو' تو میں نے اسے انڈیل دیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ کیا ہوتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کچی اور خشک کھجور سے بنائی گئی شراب ہوتی ہے' اس پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے جناب ابوبکر نے کہا۔ اُن دنوں اُن لوگوں کی شراب یہی ہوا کرتی تھی' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان کی بات انکار نہیں کیا۔

5557 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ - يَعْنِيْ ابْنَ الْمُبَارَكِ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ اَسْقِيْ اَبَا طَلْحَةَ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَّاَبَا دُجَانَةَ فِيْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ . فَكَفَأْنَا . قَالَ وَمَا هِيَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الْفَضِيْخُ خَلِيْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ .

قَالَ وَقَالَ اَنَسٌ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَاِنَّ عَامَّةَ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوطلحہ' حضرت ابی بن کعب' حضرت ابودجانہ اور انصار کے کچھ دیگر افراد کو شراب پلا رہا تھا' اس دوران ایک شخص ہمارے پاس آیا اور بولا: نئی خبر یہ ہے' شراب کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا ہے' تو ہم نے اس شراب کو بہا دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان دنوں ان لوگوں کی شراب صرف فضیخ ہوتی تھی' جو کچی اور خشک کھجور کو ملا کر بنائی جاتی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب شراب کو حرام قرار دیا گیا' تو لوگ زیادہ تر فضیخ نامی شراب پیا کرتے تھے۔

5558 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ وَاِنَّهُ لَشَرَابُهُمُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب شراب کو حرام قرار دیا گیا اس وقت لوگوں کا مشروب کچی اور خشک کھجور کے ذریعے تیار کیا جاتا تھا۔

3 - باب اسْتِحْقَاقِ الْخَمْرِ لِشَرَابِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ .

یہ باب ہے کہ کچی اور خشک کھجور کے بنائے ہوئے مشروب پر لفظ "خمر" کا اطلاق کرنا

5559 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ - يَعْنِيْ ابْنَ

5557 اخرجه مسلم في الاشربة، باب تحريم الخمر و بيان انها تكون من عصير العنب و من التمر و البسر و الزبيب و غيرها مما يسكر (الحديث 7) تحفة الاشراف (1190)

5558- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (714) .

5559-انفرد به النسائي . و سياتي في الاشربة، استحقاق الخمر لشراب البسر و التمر (الحديث 5560 و 5561) تحفة الاشراف (583)

عَبْدِ اللّٰهِ - قَالَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ خَمْرٌ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچی اور خشک کھجور (کا مشروب) خمر ہے۔

5560 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ خَمْرٌ . رَفَعَهُ الْاَعْمَشُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچی اور خشک کھجور کا مشروب "خمر" ہے۔

اعمش نے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

5561 - اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ هُوَ الْخَمْرُ" .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کشمش اور خشک کھجور سے بنایا گیا مشروب خمر ہے"۔

شراب سے متعلق مختلف اصطلاحات کا بیان

قاموس میں لکھا ہے کہ خمر اس چیز کو کہتے ہیں جس کے استعمال (یعنی جس کو پینے) سے نشہ و مستی پیدا ہو جائے۔ اور وہ انگور سے شیرے کی صورت میں ہو یا عام کہ وہ انگور کا شیرہ ہو یا کسی چیز کا عرق و کاڑھا وغیرہ ہو، زیادہ صحیح یہی ہے کہ اس کا عام مفہوم مراد لیا جائے) یعنی نشہ لانے والی چیز خواہ وہ انگور کا شیرہ ہو یا کسی دوسری چیز کا شیرہ وغیرہ کیونکہ شراب مدینہ میں حرام ہوئی ہے اور اس زمانہ میں انگور کی شراب کا کوئی وجود نہیں تھا بلکہ وہ کھجور سے بنائی جاتی تھی خمر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ لغت میں "خمر" کے معنی ہیں "ڈھانپنا چھپانا، خلط کرنا" اور چونکہ شراب انسان کی عقل کو ڈھانپ دیتی ہے اور اس کے فہم و شعور کی قوتوں کو خلط و خبط کر دیتی ہے اس لئے اس کو "خمر" کہا گیا۔

نشہ آور چیزوں کی قسمیں

جو چیزیں نشہ پیدا کرتی ہیں ان کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک قسم تو شراب کی ہے جو انگور سے اس طرح بنتی ہے کہ انگور کا عرق نکال کر کسی برتن میں رکھ دیتے ہیں، کچھ دنوں کے بعد وہ گاڑھا ہو جاتا ہے اور اس میں ابال پیدا ہو جاتی ہے اور اس طرح وہ نشہ آور ہو جاتا ہے، صحیح تر اور مختار قول کے مطابق اس میں جھاگ کا پیدا ہونا شرط نہیں ہے اس کو عربی میں "خمر" کہتے ہیں۔

دوسری قسم یہ کہ انگور کے عرق کو قدرے جوش دے کر رکھ دیتے ہیں اس کو عربی میں "باذق" اور فارسی میں "بادہ" کہتے ہیں اور انگور کا وہ عرق جس کو اتنا پکایا جاتا ہے کہ اس کا چوتھائی حصہ جل کر صرف تین چوتھائی حصہ رہ جاتا ہے۔ "طلا" کہلاتا ہے۔ تیسری قسم "نقیع التمر" ہے جس کو "سکر" بھی کہتے ہیں یعنی تر خرما کا وہ شربت جو گاڑھا ہو جائے اور اس میں جھاگ [illegible] ہو۔ چوتھی قسم "نقیع الزبیب" ہے یعنی منقی اور کشمش وغیرہ کا وہ شربت جس میں ابال اور جھاگ پیدا ہو جائے۔

5560 تقدم (الحديث 5559) 5561 تقدم (الحديث 5559)

ان چاروں قسموں میں سے پہلی قسم تو بلا کسی قید کے حرام ہے اور باقی تین قسمیں اس صورت میں باتفاق حرام ہیں جب کہ ان کو جوش دے کر رکھ دیا جائے اور ان میں گاڑھا پن آ جائے کیونکہ اس صورت میں ان چیزوں میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے ہاں اگر ان میں مذکورہ چیزیں نہ پائی جائے تو ان کو حرام نہیں کہیں گے مثلاً کچھ دیر کے لئے پانی میں خرما بھگو کر رکھ دیا جائے یہاں تک کہ وہ پانی شربت کی طرح ہو جائے اور اس میں کسی قسم کا کوئی تغیر واقع نہ ہو تو اس کا پینا درست ہوگا۔ ان کے علاوہ پینے کے چار مشروب اور ہیں جن کا پینا امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک حلال ہے بشرطیکہ ان کو معمولی طور پر اس طرح جوش دیا گیا ان میں نشہ پیدا نہ ہوا ہو اور اگر ان میں نشہ پیدا ہو گیا ہو تو یہ قسمیں بھی حرام ہوں گی، اسی طرح اگر ان کو جوش دیئے بغیر کافی عرصہ کے لئے رکھ دیا گیا ان میں جھاگ پیدا ہو گیا تب بھی ان کا پینا حرام ہوگا، ان چاروں میں سے ایک قسم تو "نبیذ" ہے یعنی وہ مشروب جو خرما سے بنایا گیا ہو اور اس کو اس قدر جوش دیا گیا ہو، اگر اس میں گاڑھا پن بھی آ گیا ہو تو اس کا پینا جائز ہے۔ دوسری قسم "خلیط" ہے یعنی وہ شربت جو خرما اور منقی کو قدرے جوش دے کر ان سے نکالا گیا ہو۔

تیسری قسم: وہ نبیذ ہے جو شہد، گیہوں، جو اور جوار وغیرہ کو پانی میں قدرے جوش دے کر مشروب کی صورت میں بنائی گئی ہو۔ اور چوتھی قسم مثلث یعنی ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ انگور کے عرق کو اتنا پکایا جاتا ہے کہ اس کا دو حصہ خشک ہو جاتا ہے اور ایک حصہ شراب کی شکل میں باقی رہ جاتا ہے۔ ان چاروں چیزوں کے بارے میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کو عبادت کے لئے طاقت حاصل کرنے کی غرض سے پئے تو جائز ہے اور اگر لہو ولعب کے طور پر اور جنسی لذت کے لئے پئے تو حرام ہے لیکن حضرت امام محمد کے نزدیک عبادت کے لئے طاقت حاصل کرنے کی غرض سے بھی ان کا پینا حرام ہے۔

چنانچہ حنفی مسلک میں اہل تحقیق کا فتویٰ حضرت امام محمد ہی کے قول پر ہے، جیسا کہ عینی شرح کنز میں لکھا ہے کہ "حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد اور حنیفہ میں سے حضرت امام محمد کا قول یہ ہے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اور بدمست بنا دیتی ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے خواہ کسی طرح کا نشہ ہو کیونکہ ابن ماجہ اور دار قطنی کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز نشہ آور ہو وہ شراب ہے اور ساری نشہ آور چیزیں حرام ہیں، لہٰذا حنفیہ مسلک میں فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر نشہ آور چیز "شراب" ہے اور حرام ہے خواہ وہ "مشروب" کی صورت میں ہو اور انگور یا کھجور یا منقی یا شہد سے بنے یا گیہوں، جو، باجرہ یا جوار سے بنے اور خواہ وہ کسی درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی وغیرہ یا کوئی گھاس ہو بھنگ وغیرہ اسی طرح وہ ہر مقدار میں حرام ہے خواہ تھوڑی ہو یا بہت ہو، نیز اگر کوئی شخص نشہ کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے تو مفتی بہ قول کے مطابق اس کی طلاق واقع ہو جائے خواہ شراب کا نشہ ہو یا نبیذ وغیرہ کا۔ جیسا کہ اوپر بتایا گیا حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد بن حنبل اور حنفیہ میں سے حضرت امام محمد نیز محدثین کرام کا مسلک یہ ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے خواہ تھوڑی ہو یا بہت ہو اور اگرچہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک وہ مشروب نجس و حرام اور شراب کے حکم میں ہے جب میں ابال، گاڑھا اور جھاگ پیدا ہو گیا ہو، اس کے علاوہ اور چیزیں جب تک کہ ان میں نشہ نہ ہو حرام نہیں ہے۔

لیکن حنفی مسلک کے احتیاط پسند مصنفین کے ہاں فتویٰ حضرت امام محمد ہی کے قول پر ہے جیسا کہ نہایہ، عینی، دیلمی، درمختار

الاشباہ والنظائر، فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ حمادیہ اور شرح مواہب الرحمٰن میں مذکور ہے بلکہ شرح وہبانیہ وغیرہ میں تو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا قول بھی حضرت امام محمد کے مطابق ہی منقول ہے اس صورت میں یہ مسئلہ تمام آئمہ مجتہدین کا متفقہ ہو جاتا ہے، چنانچہ حضرت مولانا عبدالعلی لکھنوی نے ایک استفتاء کے جواب میں تاڑی اور نان پاؤ (ایک قسم کی خمیری روٹی) کی حرمت کو ظاہر کرتے ہوئے اس مسئلہ پر بڑی تحقیق وتفصیل اور وضاحت کے ساتھ لکھا ہے اور تیس چالیس حنفی وشافعی علماء نے اپنی تصدیق کی مہریں ثبت کی ہیں۔نشہ آور چیزوں میں ایک قسم کی بھنگ نشہ لانے والی گھاس اور جڑی بوٹیاں اور افیون ہیں کہ ان کو کھانا پینا بھی حرام ہے کیونکہ یہ چیزیں بھی انسان کی عقل کو تباہ کرتی ہیں اور ذکراللہ ونماز وغیرہ سے باز رکھتی ہیں۔

علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص بھنگ وغیرہ کو حلال جانے وہ زندیق وبدعتی ہے، بلکہ فقیہ نجم الدین زاہدی نے تو ایسے شخص پر کفر کا حکم لگایا ہے اور اس کو قتل کر دینا مباح جانا ہے۔اسی طرح تمباکو بھی حرام ہے جیسا کہ درمختار میں لکھا ہے اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے حقہ نوشی کو مکروہ تنزیہی کہا ہے کیونکہ حقہ پینے والے کے منہ سے پیاز ولہسن کی مانند بدبو ہی نہیں بلکہ اس میں ایک طرح سے دوزخیوں کی مشابہت بھی ہے۔کہ جس طرح دوزخیوں کو منہ سے دھواں نکلے گا اسی طرح حقہ پینے والے کے منہ سے بھی دھواں نکلتا ہے، علاوہ ازیں حقہ نوشی ایک ایسی عادت ہے جس کو سلیم طبع، مکروہ جانتی ہے اور حقہ پینے سے بدن میں بہت زیادہ سستی پیدا ہو جاتی ہے اور بعضوں پر غشی بھی طاری ہوتی ہے اور یہ چیز "مفتر" میں داخل ہے اور ایک روایت کے مطابق جس کو حضرت امام احمد وغیرہ نے نقل کیا ہے۔جو چیز مفتر یعنی سستی پیدا کرنے والی ہو وہ حرام ہے۔

صاحب صراح اور صحاح نے "مفتر" کے معنی سستی پیدا کرنے والا" لکھا ہے اور حضرت امام ابوالقاسم حسین ابن محمد ابن مفضل راغب نے اپنی کتاب "مفردات القرآن" میں "فتر" اور فتور" کے معنی یہ لکھے ہیں کہ "تیزی کے بعد تھم جانا، شدت (چستی) کے بعد نرم (صحت کے کمزور ہو جانا" چنانچہ یہ معنی حقہ پینے والے پر صادق آتے ہیں۔جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ مفتر کے معنی میں" بدن کا گرم ہو جانا" بھی داخل ہے تو یہ شاذ معنی ہے جو اکثر علماء لغت کی تحقیق کے خلاف ہے یا اس سے "اندر کی گرمی" مراد ہے۔بہر حال حقہ نوشی حق تعالیٰ کی رضا وخوشنودی سے بعید ہے کیونکہ حقہ، مسواک کی سنت کے منافی ہے بایں وجہ کہ مسواک منہ کو بدبو سے پاک کرتی ہے جب حقہ منہ کو بدبودار بناتا ہے اور مسواک کے بارے میں یہ حدیث صحاح وغیرہ میں منقول ہے کہ: (سواک مطہرۃ للفم ومرضات للرب)۔"مسواک منہ کی صفائی وپاکیزگی کا ذریعہ اور حق تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کا سبب ہے۔

4 - باب نَهْيِ الْبَيَانِ عَنْ شُرْبِ نَبِيذِ الْخَلِيطَيْنِ الرَّاجِعَةِ اِلٰى بَيَانِ الْبَلَحِ وَالتَّمْرِ .

یہ باب ہے کہ اس باب کے بیان کی ممانعت کہ دو مختلف چیزوں کو ملا کر نبیذ تیار کی جائے

جو اس چیز کی طرف رجوع کرے گی کہ کچی اور خشک کھجور سے ملائی گئی نبیذ (بھی حرام ہے)

5562 — اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْبَلَحِ وَالتَّمْرِ

5562 - اخرجه ابو داؤد في الاشربة، باب الخليطين الحديث 3705 . تحفة الاشراف (15673)

وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ .

☆☆ ابن ابولیلیٰ، نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پکی اور خشک کھجور اور کشمش اور خشک کھجور کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا ہے۔

شرح

حضرت ابوہریرہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شراب ان دو درختوں یعنی انگور اور کھجور سے بنتی ہے۔ (مسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد سوم، رقم الحدیث، 782)

مراد یہ ہے کہ اکثر انہی دو چیزوں سے شراب بنتی ہے، گویا یہاں حصر یعنی یہ ظاہر کرنا مراد نہیں ہے کہ شراب بس انہی دو چیزوں سے بنتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ کل مسکر خمر، یعنی ہر نشہ آور چیز شراب ہے چنانچہ اس ارشاد میں جو عمومیت ہے اس سے بھی یہی واضح ہوتا ہے۔

حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ (ایک دن) حضرت عمر فاروق نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر (کھڑے ہو کر) خطبہ دیا ارشاد فرمایا کہ "شراب کی حرمت نازل ہوگئی ہے اور شراب پانچ چیزوں سے بنتی ہے یعنی انگور سے، کھجور سے، گیہوں سے، جو سے اور شہد سے اور شراب وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔ (بخاری، مشکوۃ المصابیح، جلد سوم، رقم الحدیث، 782)

علماء نے وضاحت کی ہے کہ حضرت عمر نے "اور شراب وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔" کے ذریعہ اس طرف اشارہ کیا کہ شراب کا انحصار انہی پانچ چیزوں میں نہیں ہے بلکہ ان کے علاوہ کسی بھی چیز سے بنا ہوا ہر وہ مشروب، شراب ہے جس میں نشہ ہو اور اس کے پینے سے عقل و شعور پر پردہ پڑ جاتا ہو۔

5 - باب خَلِيطِ الْبَلَحِ وَالزَّهْوِ .

یہ باب ہے کہ پکی اور آدھی پکی کھجور (کو ملا کر نبیذ تیار کرنے کا حکم)

5563 - أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَأَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ وَالزَّهْوُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے دباء، حنتم، مزفت، نقیر اور، پکی اور آدھی پکی کھجور کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا ہے۔

5564 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ

5563-اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 41) و اخرجه النسائي في الاشربة، خليط البلح و الزهو (الحديث 5564) . تحفة الاشراف (5487)

5564-تقدم (الحديث 5563)

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ - وَزَادَ مَرَّةً أُخْرٰى - وَالنَّقِيرِ وَاَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ بِالزَّبِيبِ وَالزَّهْوُ بِالتَّمْرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء مزفت (اور ایک مرتبہ راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) نقیر اور خشک کھجور کو کشمش کے ساتھ ملا کر یا تازہ کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملا کر (نبیذ تیار کرنے سے) منع کیا ہے۔

5565 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ اَبِي اَرْطَاةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھی پکی کھجور اور خشک کھجور، کشمش اور خشک کھجور (کو ملا کر نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا ہے"۔

شرح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پھلوں کو ملا کر بھگونے (یعنی ان کا نبیذ بنانے) سے منع فرمایا اور الگ الگ کر کے بھگونے (اور اس کی نبیذ بنانے) کو جائز رکھا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ جب دو مختلف طرح کے پھل ایک ساتھ بھگوئے جائیں گے تو ایک پر پانی جلد اثر کرے گا۔ اور دوسرے پر دیر سے، نتیجہ یہ ہوگا جو پانی سے جلد تغیر قبول کرے گا اس میں نشہ پیدا ہو جائے گا اور اس کا اثر دوسرے تک پہنچے گا، اس طرح جو نبیذ تیار ہوگی اس میں ایک نشہ آور چیز مخلوط ہو جانے کا قوی امکان ہوگا جس کا امتیاز کرنا ممکن نہیں ہوگا لہٰذا جب اس نبیذ کو پیا جائے گا تو گویا ایک حرام چیز کو پینا لازم آئے گا۔

چنانچہ حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد نے اسی کی بنیاد پر اس حدیث کے ظاہری مفہوم پر عمل کیا ہے اور کہا ہے کہ ایسی نبیذ پینا جو دو پھلوں کو باہم بھگو کر بنائی گئی ہو، حرام ہے خواہ اس میں نشہ ہو یا نشہ نہ ہو لیکن جمہور علماء یہ فرماتے ہیں کہ ایسی نبیذ کا پینا اسی صورت میں حرام ہوگا جب کہ وہ نشہ آور ہو۔

6 - باب خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ .

یہ باب ہے کہ آدھی پکی کھجور اور پکی تر کھجور (کو ملا کر نبیذ تیار کرنے کا حکم)

5566 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَا بَيْنَ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ" .

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5565 انفرد به النسائي تحفة الاشراف (0

''خشک کھجور اور کشمش کو، اور آدھی پکی کھجور اور پکی تر کھجور کو ملا کر (نبیذ تیار نہ کرو)۔

5567 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ - وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيْعًا وَّلَا تَنْبِذُوا الزَّبِيْبَ وَالرُّطَبَ جَمِيْعًا" .

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدھی پکی کھجور اور پکی تر کھجور کو ملا کر نبیذ تیار نہ کرو، اور کشمش اور پکی تر کھجور کو ملا کر نبیذ تیار نہ کرو''۔

7- باب خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالْبُسْرِ .

یہ باب ہے کہ سرخی مائل اور آدھی کچی کھجور (کو ملا کر نبیذ تیار کرنے کا حکم)

5568 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ - هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ - عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ وَاَنْ يُخْلَطَ الزَّهْوُ وَالتَّمْرُ وَالزَّهْوُ وَالْبُسْرُ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ خشک کھجور اور کشمش کو ملا کر، یا سرخی مائل کھجور اور آدھی پکی کھجور کو ملا کر، یا آدھی پکی کھجور اور آدھی پکی کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کی جائے۔

8- باب خَلِيْطِ الْبُسْرِ وَالرُّطَبِ .

یہ باب ہے کہ آدھی کچی کھجور اور پکی تر کھجور کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے کا حکم)

5569 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ .

5566-اخرجه البخاري في الاشربة، باب من رأى ان لا يخلط البسر و التمر اذا كان مسكرًا و ان لا يجعل ادامين في ادام (الحديث 5602)، و اخرجه مسلم في الاشربة، باب كراهة انتباذ التمر و الزبيب مخلوطين (24 و 25 و 26). و اخرجه ابو داؤد في الاشربة، باب في الخليطين (الحديث 3704) و اخرجه النسائي في الاشربة، خليط الرطب و الزبيب (الحديث 5576)، و الترخيص في انتباذ البسر وحده و شربه قبل تغيره في فضيخه (الحديث 5582)، و ترخيصه في الانتباذ في الاسقية التي يلاث على افواهها (الحديث 5583). و اخرجه ابن ماجه في الاشربة، باب النهي عن الخليطين (الحديث 3397). تحفة الاشراف (12107).

5567-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (12137)

5568 انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4290)

5569-اخرجه البخاري في الاشربة، باب من رأى ان لا يخلط البسر و التمر اذا كان مسكرًا و ان لا يجعل ادامين في ادام (الحديث 5601) و اخرجه مسلم في الاشربة، باب كراهة انتباذ التمر و الزبيب مخلوطين (الحديث 18). تحفة الاشراف (2451)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور اور کشمش ملا کر، یا آدھی پکی کھجور اور پکی تر کھجور کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے سے) منع کیا ہے۔

5570 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا بِسْطَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَخْلِطُوا الزَّبِيْبَ وَالتَّمْرَ وَلَا الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ" .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کشمش اور خشک کھجور کو ملا کر، یا آدھی پکی کھجور اور خشک کھجور کو ملا کر (نبیذ تیار نہ کرو)

9 - باب خَلِيْطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ .

یہ باب ہے کہ آدھی پکی کھجور اور خشک کھجور کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے کا حکم)

5571 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا وَّنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے اور آپ نے آدھی پکی کھجور اور خشک کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

5572 - اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَعَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُّخْلَطَا وَعَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُّخْلَطَا وَكَتَبَ اِلٰى اَهْلِ هَجَرَ "اَنْ لَّا تَخْلِطُوا الزَّبِيْبَ وَالتَّمْرَ جَمِيْعًا" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء، حنتم، مزفت، نقیر، آدھی پکی کھجور اور خشک کھجور کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے) یا کشمش اور خشک کھجور کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا ہے۔

آپ نے اہل ہجر کو خط میں لکھا تھا کہ تم لوگ کشمش اور خشک کھجور کو ملا کر (نبیذ تیار نہ کرو)۔

5573 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا حُمَيْدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْبُسْرُ وَحْدَهُ حَرَامٌ وَّمَعَ التَّمْرِ حَرَامٌ .

5570-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2480) .

5571-اخرجه مسلم في الاشربة، باب كراهة انتباذ التمر و الزبيب مخلوطين (الحديث 17) و اخرجه ابو داود في الاشربة، باب في الخليطين (الحديث 3703) و اخرجه الترمذي في الاشربة، باب ما جاء في خليط البسر و التمر (الحديث 18[illegible]) مختصراً و اخرجه ابن ماجه في الاشربة، باب النهي عن الخليطين (الحديث 3395م) . تحفة الاشراف (2478)

5572-اخرجه مسلم في الاشربة، باب كراهة انتباذ التمر و الزبيب مخلوطين (الحديث 27) مختصراً . تحفة الاشراف (5478)

5573-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6046)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: صرف آدھی پکی کھجور (کی نبیذ) حرام ہے اور خشک کھجور کے ساتھ ملا کر (اس کی نبیذ تیار کرنا بھی) حرام ہے۔

10 - باب خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ .

یہ باب ہے کہ خشک کھجور اور کشمش کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے کا حکم)

5574 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ وَعَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور اور کشمش کو ملا کر، اور خشک کھجور اور آدھی پکی کھجور کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا ہے۔

5575 - اَخْبَرَنَا قُرَيْشُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَاوَرْدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَنَهٰى عَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ اَنْ يُنْبَذَا جَمِيعًا .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور اور کشمش کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا ہے، اور آپ نے خشک کھجور اور آدھی پکی کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے بھی منع کیا ہے۔

11 - باب خَلِيطِ الرُّطَبِ وَالزَّبِيبِ .

یہ باب ہے کہ تازہ کھجور اور کشمش کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے کا حکم)

5576 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ وَلَا تَنْبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا" .

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"آدھی پکی کھجور اور تازہ کھجور کو ملا کر نبیذ تیار نہ کرو، اور تازہ کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ تیار نہ کرو"۔

5574-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (5491) ـ

5575-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (2510) ـ

5576-تقدم (الحديث 5566) ـ

12 - باب خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالزَّبِيبِ .

یہ باب ہے کہ آدھی پکی کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ تیار کرنے (کا حکم)

5577 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا وَنَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کشمش اور آدھی پکی کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کی جائے' اور آپ نے اس بات سے بھی منع کیا کہ آدھی پکی کھجور اور تازہ کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کی جائے۔

13 - باب ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا نَهٰى عَنِ الْخَلِيطَيْنِ وَهِيَ لِيَقْوٰى اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ .

یہ باب ہے کہ اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے دو مختلف چیزوں کو ملا کر بنائی گئی نبیذ سے منع کیا گیا ہے

تاکہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر قوت حاصل ہو جائے

5578 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ وِقَاءِ بْنِ اِيَاسٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْمَعَ شَيْئَيْنِ نَبِيذًا يَبْغِي اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ . قَالَ وَسَاَلْتُهُ عَنِ الْفَضِيخِ فَنَهَانِي عَنْهُ قَالَ كَانَ يَكْرَهُ الْمُذَنِّبَ مِنَ الْبُسْرِ مَخَافَةَ اَنْ يَكُونَا شَيْئَيْنِ فَكُنَّا نَقْطَعُهُ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم دو چیزوں کو ملا کر نبیذ تیار کریں کہ ان میں سے ایک دوسری پر غالب آ جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے فضیخ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے اس سے منع کر دیا۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پکی کھجور کے ساتھ بنائی گئی نبیذ کو ناپسند کرتے تھے' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں یہ دو چیزیں نہ ہو جائیں' تو ہم اسے کاٹ دیا کرتے تھے (یعنی وہ کھجور جو دم کی طرف سے پکی ہوتی ہے)

5579 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ قَالَ شَهِدْتُ

5577-اخرجه مسلم في الاشربة، باب كراهة انتباذ التمر و الزبيب مخلوطين (الحديث 19) و اخرجه ابن ماجه في الاشربة، باب النهي عن الخلطين (الحديث 3395) تحفة الاشراف (2916) .

5578-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1583) .

5579-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1711) .

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اُتِیَ بِبُسْرٍ مُّذَنِّبٍ فَجَعَلَ يَقْطَعُهُ مِنْهُ .

☆☆ ابوادریس بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' ان کی خدمت میں ایسی کچی کھجور پیش کی گئی' جو دم کی طرف سے پکی ہوئی تھی' تو وہ اسے کاٹنے لگے۔

5580 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ اَنَسٌ يَّاْمُرُ بِالتَّذْنُوْبِ فَيُقْرَضُ .

☆☆ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ دم کی طرف سے پکی ہوئی کھجور کے بارے میں حکم دیتے تھے تو اسے کاٹ دیا جاتا تھا۔

5581 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُ شَيْئًا قَدْ اَرْطَبَ اِلَّا عَزَلَهُ عَنْ فَضِيْخِهِ .

☆☆ حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: کہ وہ پکی ہوئی تازہ کھجور میں سے کسی کو نہیں چھوڑتے تھے' مگر یہ کہ آدھی پکی ہوئی کھجور سے اسے الگ کر لیتے تھے۔

14 - باب التَّرَخُّصِ فِی انْتِبَاذِ الْبُسْرِ وَحْدَهُ وَشُرْبِهِ قَبْلَ تَغَيُّرِهِ فِی فَضِيْخِهِ .

یہ باب ہے کہ اس بات کی رخصت کہ صرف آدھی پکی کھجور کی نبیذ تیار کی جائے اور اس کے متغیر ہونے سے پہلے ہی اسے پی لیا جائے

5582 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ - قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيْعًا وَّلَا الْبُسْرَ وَالزَّبِيْبَ جَمِيْعًا وَّانْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰی حِدَتِهِ" .

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آدھی پکی اور پکی تر کھجور کو ملا کر (نبیذ تیار نہ کرو) اور آدھی پکی کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ تیار نہ کرو؛ تم ان میں سے ہر ایک کی الگ سے نبیذ تیار کر لو''۔

15 - باب الرُّخْصَةِ فِی الْاِنْتِبَاذِ فِی الْاَسْقِيَةِ الَّتِیْ يُلَاثُ عَلٰی اَفْوَاهِهَا .

یہ باب ہے کہ اس بات کی رخصت کہ ان مشکیزوں میں نبیذ تیار کی جائے' جن کے منہ باندھے گئے ہوں

5580-اخرجه النسائي - تحفة الاشراف (1224)

5581-اخرجه النسائي - تحفة الاشراف (715) .

5582-تقدم (الحديث 5566)

5583 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَخَلِيْطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ "لِتُنْبَذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى حِدَةٍ فِى الْاَسْقِيَةِ الَّتِىْ يُلَاثُ عَلٰى اَفْوَاهِهَا" ۔

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد (حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدھی پکی اور خشک کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کی جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ان میں سے ہر ایک کی نبیذ الگ سے تیار کرلو جو ایسے مشکیزوں میں تیار کی جائے جن کے منہ باندھے گئے ہوں۔

16 - باب التَّرَخُّصِ فِىْ انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَحْدَهٗ .

یہ باب ہے کہ صرف خشک کھجور کی نبیذ تیار کرنے کی رخصت

5584 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِىِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّخْلَطَ بُسْرٌ بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبٌ بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبٌ بِبُسْرٍ وَقَالَ "مَنْ شَرِبَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُ فَرْدًا تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا اَوْ زَبِيْبًا فَرْدًا" .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدھی پکی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملا کر یا کشمش کو خشک کھجور کے ساتھ ملا کر یا کشمش کو آدھی پکی کھجور کے ساتھ ملا کر نبیذ تیار کی جائے'

آپ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جس نے اسے پینا ہو تو وہ ان میں سے ہر ایک کو الگ سے پی لے۔ خشک کھجور کو الگ سے، آدھی پکی کھجور کو الگ سے، اور کشمش کو الگ سے۔

5585 - اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىُّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تَخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ "مَنْ شَرِبَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُ فَرْدًا" .

5583- انفرد به النسائي . و الحديث عند البخاري في الاشربة، باب من راى ان لا يخلط البسر والتمر اذا كان مسكرًا و ان لا يجعل ادامين في ادم (الحديث 5602) و مسلم في الاشربة، باب كراهة انتباذ التمر و الزبيب مخلوطين (الحديث 24 و 25 و 26) و ابي داؤد في الاشربة، باب في الخليطين (الحديث 3704) والنسائي في الاشربة، خلط الزهو و الرطب (الحديث 5582) و ابن ماجه في الاشربة، باب النهي عن الخليطين (الحديث 3397) . تحفة الاشراف (12107) .

5584- اخرجه مسلم في الاشربة، باب كراهة انتباذ التمر و الزبيب مخلوطين (الحديث 22 و 23) . واخرجه النسائي في الاشربة، الرخصة في انتباذ التمر وحده (الحديث 5585)، و الرخصة في انتباذ البسر وحده (الحديث 5587) . تحفة الاشراف (4254) .

5585- تقدم (الحديث 5584) .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ اسْمُهُ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدھی پکی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملا کر یا کشمش کو خشک کھجور کے ساتھ ملا کر یا کشمش کو آدھی پکی کھجور کے ساتھ ملا کر نبیذ تیار کی جائے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جس نے اسے پینا ہو تو وہ ان میں سے ہر ایک کو الگ سے پی لے۔

امام نسائی بیان کرتے ہیں: ابومتوکل نامی راوی کا نام علی بن داؤد ہے۔

17 - باب انْتِبَاذِ الزَّبِيبِ وَحْدَهُ .

یہ باب ہے کہ صرف کشمش کی نبیذ تیار کرنا

5586 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّخْلَطَ الْبُسْرُ وَالزَّبِيْبُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ وَقَالَ "انْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى حِدَةٍ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدھی پکی کھجور اور کشمش کو ملا کر، یا آدھی پکی کھجور اور خشک کھجور کو ملا کر (نبیذ تیار کی جائے)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ان میں سے ہر ایک کی نبیذ الگ سے تیار کرو۔

18 - باب الرُّخْصَةِ فِيْ انْتِبَاذِ الْبُسْرِ وَحْدَهُ .

یہ باب ہے کہ صرف آدھی پکی کھجور کی نبیذ تیار کرنے کی رخصت

5587 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى - يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ - عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَقَالَ "انْتَبِذُوا الزَّبِيْبَ فَرْدًا وَّالتَّمْرَ فَرْدًا وَّالْبُسْرَ فَرْدًا" .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ كَثِيْرٍ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ خشک کھجور اور کشمش یا خشک کھجور اور آدھی پکی کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کی جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کشمش کی نبیذ الگ سے تیار کرو' خشک کھجور کی الگ سے تیار کرو اور آدھی پکی کھجور کی الگ سے

5586-اخرجه مسلم في الاشربة، باب كراهة انتباذ التمر و الزبيب مخلوطين (الحديث 26م) واخرجه ابن ماجه في الاشربة، باب النهي عن الخليطين (الحديث 3396) بنحوه . تحفة الاشراف (14842) .

5587-تقدم (الحديث 5584) .

تیار کرو۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابوکثیر نامی راوی کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے۔

19 - باب تَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا) .

یہ باب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت:

''کھجور اور انگور کے پھل سے، تم لوگ شراب حاصل کرتے ہو اور اچھا رزق حاصل کرتے ہو''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم تمہیں کھجوروں اور انگوروں کے پھلوں سے پلاتے ہیں تم ان سے میٹھے مشروبات تیار کرتے ہو، اور عمدہ رزق، بیشک اس میں عقل والوں کے لیے ضرور نشانی ہے۔ (النحل: ٦٧)

سکر کے لغوی معنی ومفہوم کا بیان

اس آیت میں فرمایا ہے تم ان سے سکر اور رزق حسن تیار کرتے ہو، اب ہم سکر کا معنی بیان کر رہے ہیں۔ امام خلیل بن احمد فراہیدی متوفی ۱۷۵ھ لکھتے ہیں: سکر کا معنی صحو (ہوش میں آنا، نشہ اترنا) کی ضد ہے۔ (کتاب العین ج ۲ ص ۹۷۲)

اور علامہ راغب اصفہانی متوفی ۵۰۲ھ لکھتے ہیں: سکر وہ حالت ہے جو انسان کی عقل پر طاری ہو جاتی ہے، اس کا اکثر استعمال مشروبات میں ہوتا ہے، غضب اور عشق کی وجہ سے جو حالت طاری ہوتی ہے اس کو بھی سکر کہتے ہیں، سکرات الموت بھی اسی سے ماخوذ ہے، قرآن مجید میں ہے:

وجاءت سكرة الموت بالحق . (ق ۱۹) اور موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آ پہنچی۔

اور سکران مشروبات کو کہتے ہیں جن میں سکر (نشہ) ہوتا ہے، قرآن مجید میں ہے:

تتخذون منه سكرا ورزقا حسنا . (النحل ٦٧) تم ان سے نشہ آور مشروبات اور عمدہ رزق بناتے ہو۔

اور سکر کا معنی ہے پانی کو روک لینا، یہ وہ حالت ہے جو انسان کی عقل کے ماؤف ہونے سے پیدا ہوتی ہے، کسی چیز کے بند کر دینے کو بھی سکر کہتے ہیں، قرآن مجید میں ہے:

انما سكرت ابصارنا . (الحجر ۱۵) ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے۔ (المفردات ج ۱ ص ۳۱۱ مطبوعہ مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکہ مکرمہ ۱۴۱۸ھ)

علامہ المبارک بن محمد ابن الاثیر الجزری المتوفی ۶۰۶ھ لکھتے ہیں: سکر اس شراب کو کہتے ہیں جو انگوروں سے نچوڑی جاتی ہے، یہ معنی اس وقت ہے جب کاف پر زبر ہو اگر کاف پر جزم ہو اور سین پر پیش ہو تو اس کا معنی ہے نشہ کی کیفیت، پس نشہ کی وجہ سے شراب کو حرام قرار دیا جاتا ہے نہ کہ نفس نشہ آور مشروب کی وجہ سے پس وہ نشہ آور مشروب کی اس قلیل مقدار کو جائز کہتے ہیں جس سے نشہ نہ ہو، حدیث میں ہے:

حرمت الخمر بعينها والسكر من كل شراب . خمر (انگور کی شراب) کو بعینہا حرام کیا گیا ہے اور ہر مشروب میں

سے نشہ آور کو۔ (کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۴ ص ۱۲۲، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۸ھ)

اور مشہور پہلا معنی ہے یعنی انگور کی شراب اور ایک قول یہ ہے کہ سکر (سین اور کاف پر زبر) کا معنی ہے طعام۔ ازہری نے کہا اہل لغت نے اس کا انکار کیا ہے کہ اہل عرب اس کو نہیں پہچانتے۔ (النہایہ ج ۲ ص ۳۴۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۸ھ)

علامہ محمد بن مکرم بن منظور افریقی متوفی ۷۱۱ھ لکھتے ہیں: سکر صحو کی ضد ہے یعنی نشہ میں ہونا، قرآن مجید میں ہے. **لا تقربوا الصلوة وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون** ۔ (النساء: ۴۳) نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ حتی کہ تم سمجھنے لگو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔

سکرۃ الموت، موت کی شدت کو کہتے ہیں ور سکر خمر (انگور کی شراب) کو بھی کہتے ہیں اور سکر اس شراب کو بھی کہتے ہیں جو کھجوروں اور گھاس وغیرہ سے بنائی جاتی ہے۔ امام ابوحنیفہ نے کہا سکر اس مشروب کو کہتے ہیں جو پانی میں کھجوروں اور گھاس وغیرہ کو ڈال کر بنایا جاتا ہے۔ (نبیذ) مفسرین نے کہا ہے کہ قرآن مجید میں سکر کا لفظ آیا ہے اور اس سے مراد سرکہ ہے لیکن یہ ایسا معنی ہے جس کو اہل لغت نہیں پہچانتے، فراء نے کہا ہے کہ تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا، میں جو سکر کا لفظ ہے اس سے مراد خمر ہے، اور رزق حسن سے مراد کشمش اور چھوارے ہیں اور یہ آیت حرمت خمر سے پہلے نازل ہوئی تھی، الازہری نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ سکر سے مراد ہے جن پھلوں کے مشروب کو حرام قرار دیا گیا ہے اور رزق حسن سے مراد ہے جن پھلوں کے مشروب کو حلال قرار دیا گیا ہے۔ ابن الاعرابی نے کہا سکر کا معنی نبیذ ہے، حدیث میں ہے کہ خمر کو بعینہا حرام کیا گیا ہے اور ہر مشروب میں سے نشہ آور کو۔ (لسان العرب ج ۴ ص ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴ ملخصا مطبوعہ ایران، ۱۴۰۵ھ)۔

سکر کی تفسیر میں مفسرین کی تصریحات کا بیان

امام عبدالرحمن بن علی بن محمد جوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:
سکر کی تفسیر میں تین اقوال ہیں:

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابن عمر اور حسن، سعید بن جبیر، مجاہد، ابراہیم ابن ابی لیلی، الزجاج، ابن قتیبہ اور عمرو بن سفیان نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ سکر وہ ہے جس کے پھلوں کا مشروب حرام ہے، ان مفسرین نے کہا یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب خمر (انگور کی شراب) کا پینا مباح تھا، پھر **فاجتنبوہ** ان سے اجتناب کرو۔ (المائدہ ۹۰) نازل ہوئی تو یہ آیت منسوخ ہوگئی، سعید بن جبیر، مجاہد، شعبی اور نخعی نے اس آیت کے منسوخ ہونے کا قول کیا ہے۔

اس قول کا خلاصہ یہ ہے کہ سکر سے مراد خمر (انگور کی شراب) ہے اور یہ سورت (النحل) مکی ہے اس وقت شراب کا پینا مباح اور بعد میں مدینہ منورہ میں جب سورۃ المائدہ: ۹۰ نازل ہوئی تو خمر کو حرام کر دیا گیا۔

۲۔ حبشہ کی لغت میں سکر کا معنی ہے سرکہ، یہ عوفی کی حضرت ابن عباس سے روایت ہے اور ضحاک نے کہا کہ یمن کی لغت میں سکر کا معنی سرکہ ہے۔

۳۔ ابوعبیدہ نے کہا سکر کا معنی ہے ذائقہ۔ ان آخری دو قولوں کی بنا پر یہ آیت محکم ہے منسوخ نہیں ہے اور رزق حسن سے مراد

ہے ان میں سے جو چیزیں حلال ہیں جیسے کھجور، انگور، کشمش اور سرکہ وغیرہ۔

(زاد المسیر ج ۴ ص ۴۶۴-۴۶۵ مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، ۱۴۰۷ھ)

امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص حنفی متوفی ۳۷۰ھ لکھتے ہیں: جبکہ علماء متقدمین نے سکر کا اطلاق خمر پر بھی کیا ہے اور نبیذ پر بھی اور ان میں سے حرام مشروب پر بھی تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ سکر کا اطلاق ان سب پر کیا جاتا ہے، اور ان کا یہ کہنا کہ خمر کی تحریم سے یہ آیت منسوخ ہوگئی ہے اس کا تقاضا کرتا ہے کہ نبیذ حرام نہیں ہے، پس آیت کے ظاہر سے نبیذ کا حلال ہونا واجب ہے، کیونکہ اس کا نسخ ثابت نہیں ہے، قتادہ نے کہا ہے کہ سکر عجمیوں کی خمر ہے، اور رزق حسن سے مراد ہے جس چیز کو وہ نبیذ اور سرکہ بناتے ہیں، جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اس وقت خمر حرام نہیں ہوئی تھی، خمر اس وقت حرام ہوئی جب المائدہ: ۹۰ نازل ہوئی۔ امام ابو یوسف نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو ان کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو سکر پینے سے منع کریں، امام ابوبکر نے کہا کہ سکر ہمارے نزدیک حرام ہے اور وہ نقیع التمر ہے (نقیع التمر سے مراد ہے کھجوروں کو پانی میں ڈال دیا جائے اور اس پانی میں جھاگ پیدا ہو جائے۔ (احکام القرآن ج ۳ ص ۱۸۵ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور، ۱۴۰۰ھ)

نقیع الزبیب کی تعریف یہ ہے: انگور کے کچے شیرہ کو پانی میں ڈال دیا جائے حتیٰ کہ اس کی مٹھاس پانی میں منتقل ہو جائے خواہ اس میں جھاگ پیدا ہوں یا نہ ہوں۔ (بدائع الصنائع ج ۶ ص ۲۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۸ھ)

علامہ الحصکفی الحنفی متوفی ۱۰۸۸ھ نے نقیع الزبیب کی یہ تعریف کی ہے کہ وہ انگور کا کچا شیرہ ہے، بشرطیکہ جوش دینے کے بعد اس میں جھاگ پیدا ہو جائیں، علامہ شامی نے کہا ہے کہ اولیٰ یہ ہے کہ نقیع التمر والزبیب کہا جائے یعنی کشمش یا چھواروں کو پانی میں ڈال دیا جائے جب ان کو جوش دیا جائے اور یہ گاڑھے ہو جائیں اور ان میں جھاگ پیدا ہو جائیں پھر یہ حرام ہیں ورنہ نہیں۔

(رد المحتار ج ۱۰ ص ۳۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۹ھ)

اس آیت کی تفسیر میں مکمل بصیرت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے خمر، سکر اور نبیذ کی تعریفات سمجھ لی جائیں۔

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک خمر کی تعریف اور اس کا حکم کا بیان

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ہر نشہ آور مشروب خمر ہے اور ہر نشہ آور مشروب کا وہی حکم ہے جو خمر کا حکم ہے، یعنی وہ حرام ہے۔

علامہ عبداللہ بن احمد بن قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ لکھتے ہیں: ہر نشہ آور مشروب حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر ہو، وہ خمر ہے، اور انگور کے شیرہ کی تحریم کا جو حکم ہے وہی اس کا حکم ہے، اور اس کے پینے پر حد لگانا واجب ہے (اور وہ اسی کوڑے ہیں) حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابی بن کعب، حضرت انس اور حضرت عائشہ کا یہی مذہب ہے۔ فقہاء تابعین اور تبع تابعین میں سے عطا، طاؤس، مجاہد، قاسم، قتادہ، عمر بن عبدالعزیز، امام مالک، امام شافعی، ابوثور، ابوعبید اور اسحاق کا یہی مذہب ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور (مشروب) خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔ (سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۶۸۰)

اور حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس (مشروب) کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار (بھی) حرام ہے۔ (سنن ابوداؤد رقم الحدیث ۳۶۸۱)

اور حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ہر نشہ آور حرام ہے اور فرمایا جو مشروب فرق (بارہ کلو) کی مقدار میں نشہ آور ہو اس سے ایک چلو پینا بھی حرام ہے۔ (سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۶۸۷، سنن الترمذی رقم الحدیث ۱۸۶۶) اور حضرت عمر نے فرمایا: خمر کی تحریم نازل ہوئی اور یہ انگور، چھوہارے، شہد، گندم، اور جو سے بنتی ہے اور خمر اس چیز کو کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ لے۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۵۸۱، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۶۶۹، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۸۷۴، السنن الکبری للنسائی، ۶۷۸۳، سنن النسائی رقم الحدیث ۵۵۷۸) نیز اس لیے کہ نشہ آور مشروب انگور کے شیرہ کے مشابہ ہے اور امام احمد نے کہا نشہ آور مشروب پینے کی رخصت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔ (المغنی ج ۳ ص ۱۳۶، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۱۵ھ)

نیز علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں: جو شخص نشہ آور مشروب کو پیے خواہ قلیل یا کثیر اس پر حد واجب ہوگی، کیونکہ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ انگور کا کچا شیرہ پینے پر حد واجب ہوتی ہے اور ہمارے امام (احمد) کا یہ مذہب ہے کہ انگور کا شیرہ اور ہر نشہ آور مشروب کا حکم برابر ہے۔ حسن، عمر بن عبدالعزیز، قتادہ، اوزاعی، امام مالک، اور امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ انگور کے کچے شیرہ کے علاوہ کسی مشروب کے پینے سے اس وقت حد واجب ہوگی جب پینے والے کو نشہ آ جائے، ابووائل، ابراہیم نخعی، اکثر اہل کوفہ اور اصحاب رائے کا یہی مذہب ہے، جس نے تحریم کے اعتقاد کے ساتھ کسی مشروب کو پیا اس پر حد لگائی جائے گی اور جس نے تاویل کے ساتھ کسی مشروب کو پیا اس پر حد نہیں لگائی جائے گی کیونکہ خمر کی تعریف میں اختلاف ہے، پس یہ اس نکاح کے مشابہ ہے جو بغیر ولی کے کیا گیا ہو۔ (المغنی ج ۳ ص ۱۳۶، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۱۵ھ)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک خمر کی تعریف اور اس کا حکم

علامہ علاء الدین بن ابی بکر بن مسعود کاسانی حنفی متوفی ۵۸۷ھ لکھتے ہیں: انگور کے کچے شیرہ میں جب جوش پیدا ہو جائے اور گاڑھا ہو جائے اور اس میں جھاگ آ جائیں تو وہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک خمر ہے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک جب انگور کے کچے شیرے میں جوش آ جائے اور وہ گاڑھا ہو جائے تو وہ خمر ہے خواہ اس میں جھاگ پیدا ہوں یا نہ ہوں۔

(بدائع الصنائع ج ۶ ص ۲۰۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۸ھ)

انگور کے شیرہ کو جب پکایا جائے حتیٰ کہ وہ دو تہائی سے کم اڑ جائے اور صحیح یہ ہے کہ دو تہائی اڑ جائے اور ایک تہائی رہ جائے تو اس کو طلاء کہتے ہیں اور تازہ کھجوروں کو کچے پانی میں ڈالا جائے اور وہ پانی گاڑھا ہو جائے اور اس میں جھاگ پیدا ہو جائے تو اس کو سکر کہتے ہیں، اور کچے پانی میں منقی یا کشمش ڈال دی جائے اور اس میں جوش آ جائے اور جھاگ پیدا ہو جائیں تو اس کو نقیع الزبیب کہتے ہیں، یہ تینوں مشروب بھی حرام ہیں بشرطیکہ یہ تینوں گاڑھے ہوں اور ان میں جوش آ جائے، ورنہ یہ بالاتفاق حرام نہیں ہیں۔ اور ان تینوں مشروبات کی حرمت خمر کی حرمت سے کم ہے اور جو ان کو حلال کہے اس کو کافر نہیں کہا جائے گا، کیونکہ ان کی حرمت اجتہاد سے ثابت ہے۔ (خمر کا ایک قطرہ پینے سے بھی حد واجب ہے اور ان مشروبات کے پینے سے اس وقت حد لگے گی جب نشہ ہو جائے)

ان میں سے چار مشروبات حلال ہیں، نبیذ التمر، اور نبیذ الزبیب یعنی کھجوروں یا کشمش کو پانی میں ڈال کر ہلکا سا جوش دے لیا جائے جبکہ یہ نشہ آور نہ ہوں، اگر اس کو ظن غالب ہو کہ یہ نشہ آور ہیں تو پھر ان کا پینا حرام ہے، کیونکہ ہر نشہ آور مشروب حرام ہے، دوسرا مشروب خلیطان ہے، یعنی چھواروں اور کشمش دونوں کو پانی میں ڈال کر جوش دے لیا جائے اور تیسرا مشروب ہے شہد، گندم جو اور جوار وغیرہ کا نبیذ میں پانی ملا کر رکھا جائے خواہ جوش دیں یا نہ دیں، اور چوتھا مشروب ہے المثلث یعنی انگور کے شیرہ کو پکایا جائے حتیٰ کہ اس کو دو تہائی اڑ جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکابر صحابہ اور اہل بدر مثلاً حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو مسعود ان مشروبات کو حلال قرار دیتے تھے، اسی طرح شعبی اور ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ امام اعظم نے اپنے بعض تلامذہ سے کہا کہ اہل السنۃ والجماعۃ کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ نبیذ کو حرام نہ کہا جائے۔

معراج میں مذکور ہے کہ امام ابوحنیفہ نے کہا اگر مجھے تمام دنیا بھی دی جائے تو میں نبیذ کے حرام ہونے کا فتویٰ نہیں دوں گا کیونکہ اس سے بعض صحابہ کو فاسق قرار دینا لازم آئے گا اور اگر مجھے تمام دنیا بھی دی جائے تو میں نبیذ نہیں پیوں گا کیونکہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، اور یہ امام اعظم کا انتہائی تقویٰ ہے۔ (رد المحتار ج ۱۰ ص ۳۲-۳۰ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۱۹ھ)

اس حدیث کا جواب جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے: امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک خمر کے علاوہ جس مشروب کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار پینا جائز ہے اور امام محمد اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اس کی قلیل مقدار بھی پینا جائز نہیں ہے، ان کی دلیل یہ حدیث ہے:

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی کثیر مقدار نشہ دے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ (سنن الترمذی رقم الحدیث ۱۸۶۵، سنن ابوداؤد رقم الحدیث ۳۶۸۱، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۳۳۹۳، صحیح ابن حبان رقم الحدیث ۱۳۸۵)

علامہ کاسانی متوفی ۵۸۷ھ اس حدیث کے جواب میں لکھتے ہیں: یحییٰ بن معین نے اس حدیث کو رد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ (حافظ زیلعی متوفی ۷۶۲ھ نے کہا ہے: اس حدیث کی سند میں ابوعثمان مجہول ہے، امام دارقطنی نے اس حدیث کی کئی اسانید ذکر کی ہیں اور وہ سب ضعیف ہیں۔ نصب الرایہ ج ۵ ص ۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۶ھ)

دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث ان لوگوں پر محمول ہے جو اس قسم کے مشروبات کو بطور لہو ولعب پئیں۔ (اور جو بدن میں طاقت حاصل کرنے کے لیے ان کو پئیں وہ اس حکم میں داخل نہیں ہیں، (درمختار ورد المحتار ج ۱۰ ص ۳۴ مطبوعہ بیروت ۱۴۱۹ھ)

اور تیسرا جواب ہے کہ جس مشروب کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کا وہ آخری گھونٹ ہے جس سے نشہ پیدا ہوا، اور اس کی قلیل مقدار جو غیر نشہ آور ہے وہ حرام نہیں ہے اور یہ حدیث اس آخری گھونٹ پر محمول ہے۔

(بدائع الصنائع ج ۶ ص ۲۷۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۸ھ)

خمر کا بعینہ حرام ہونا اور باقی مشروبات کا بہ قدر نشہ حرام ہونا

امام ابوحنیفہ جو یہ فرماتے ہیں کہ جس مشروب کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار حرام نہیں ہے ان کے اس قول پر حسب

ذیل احادیث سے استدلال کیا گیا ہے:

حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے، پھر آپ نے مکہ کی دیواروں میں سے ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگائی، پھر آپ نے فرمایا کوئی پینے کی چیز ہے؟ تو آپ کے پاس نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا آپ نے اس کو چکھا، پھر ماتھے پر شکن ڈالی، اور اسکو واپس کر دیا، پھر آل حاطب میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یارسول اللہ! یہ اہل مکہ کا مشروب ہے، پھر آپ نے اس کو لوٹایا اور اس پر پانی ڈالا حتیٰ کہ اس میں جھاگ آ گئے، پھر آپ نے اس کو پیا اور فرمایا خمر تو بعینہ حرام ہے اور ہر مشروب میں سے نشہ آور (مقدار) حرام ہے۔ (کتاب الضعفاء للعقیلی ج ۴ ص ۱۲۲، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۸ھ)

امام نسائی نے بھی اس حدیث کو مختلف سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(السنن الکبریٰ للنسائی، رقم الحدیث ۶۷۸۰، ۶۷۷۸، ۵۱۹۶، ۵۱۹۵، ۵۱۹۴، ۵۱۹۳)

امام طبرانی نے بھی اس حدیث کو متعدد اسانید کے ساتھ حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

(المعجم الکبیر، رقم الحدیث: ۱۲۶۳۳، ۱۲۳۸۹، ۱۰۸۴۱، ۱۰۸۴۰، ۱۰۸۳۹، ۱۰۸۳۷)

ان احادیث کی سندیں ہر چند کہ ضعیف ہیں لیکن تعدد اسانید کی وجہ سے یہ احادیث حسن لغیرہ ہیں اور لائق استدلال ہیں۔

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں مشروب تھا، آپ نے اس کو اپنے منہ کے قریب کیا، پھر اس کو واپس کر دیا، مجلس کے بعض شرکاء نے پوچھا، یارسول اللہ کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا اس کو واپس لاؤ، وہ اس کو واپس لائے، آپ نے پانی منگا کر اس میں پانی ڈالا، پھر اس کو پی لیا، پھر آپ نے فرمایا ان مشروبات میں غور کیا کرو، اگر یہ مشروب جوش مار رہا ہو تو اس کی تیزی کو پانی کے ساتھ توڑ دو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۲۴۲۰۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۶ھ)

ہمام بن الحارث بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس کشمش کا نبیذ لایا گیا، آپ نے اس کو پیا اور ماتھے پر بل ڈالا اور پانی منگایا اس میں پانی ڈالا پھر اس کو پی لیا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث ۲۴۱۹۷)

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس ثقیف کے لوگ آئے، ان کے کھانے کا وقت ہو گیا تو حضرت عمر نے کہا گوشت سے پہلے ثرید (گوشت کے سالن میں روٹی کے ٹکڑے) کھاؤ یہ خلل کی جگہوں کو بھر دیتا ہے، اور جب تمہارے نبیذ میں تیزی ہو تو اس کو پانی سے توڑ دو، اور یہ باتیں کو نہ پلاؤ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث ۲۴۱۹۸)

حضرت عائشہ نے فرمایا اگر تمہارے نبیذ میں تیزی ہو تو اس کی تیزی کو پانی سے توڑ لو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث ۲۴۱۹۹)

حضرت ابوہریرہ نے کہا جس شخص کو اپنی نبیذ کے متعلق شک ہو تو وہ اس میں پانی ڈال لے، اس کا حرام عنصر چلا جائے گا اور حلال باقی رہ جائے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث ۲۴۲۰۱)

نافع بن عبدالحارث بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا ان مشکوں میں سے اس نبیذ کو پیو کیونکہ یہ کمر کو قائم رکھتا ہے اور

کھانے کو ہضم کرتا ہے اور جب تک تمہارے پاس پانی ہے یہ تم پر غالب نہیں آ سکے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث ۲۴۲۰۳)

امام علی بن عمر دار قطنی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور وہ اس کو کھانا کھلائے تو وہ کوئی سوال کیے بغیر اس کا کھانا کھائے اور اگر وہ اس کو مشروب پلائے تو وہ اس مشروب کو پیے اور اگر میں کوئی شبہ ہو تو وہ اس مشروب میں پانی ملا لے۔

(سنن دار قطنی رقم الحدیث: ۴۶۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۷ھ)

حضرت ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس برتن میں نبیذ لایا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لیا پھر ماتھے پر بل ڈال کر اس کو واپس کر دیا، ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے؟ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لیا اور زمزم کے ڈول سے اس میں پانی ڈالا اور فرمایا تمہارا مشروب جوش مار رہا ہو تو اس کی تیزی کو پانی سے توڑ لو۔

(سنن دار قطنی رقم الحدیث: ۴۵۶۱)

مالک بن قعقاع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر سے گاڑھے نبیذ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ کو ایک شخص سے نبیذ کی بو آئی آپ نے پوچھا یہ کیسی بو ہے؟ اس نے کہا یہ نبیذ کی بو ہے، آپ نے فرمایا جاؤ اس میں سے لے کر آؤ، وہ لے کر آیا، آپ نے سر جھکا کر اس کو سونگھا پھر واپس کر دیا وہ شخص کچھ دور جا کر واپس آیا اور پوچھا: آیا یہ حرام ہے یا حلال ہے؟ آپ نے سر جھکا کر دیکھا تو اس کو گاڑھا پایا آپ نے اس میں پانی ڈالا اور پی لیا اور فرمایا جب تمہارے برتنوں میں مشروب جوش مارنے لگے تو اس کے گاڑھے پن کو پانی سے توڑ دو۔

(سنن دار قطنی رقم الحدیث: ۴۶۴۸ مطبوعہ بیروت، ۱۴۱۷ھ)

5588 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَثِيْرٍ ح وَاَنْبَاَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ" . وَقَالَ سُوَيْدٌ فِيْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةُ وَالْعِنَبَةُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شراب ان دو سے بنائی جاتی ہے (یہاں ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے کھجور اور انگور''۔

5589 - اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ

5588-اخرجه مسلم في الاشربة، باب بيان ان جميع ما ينبذ مما يتخذ من النخل و العنب يسمى خمرًا (الحديث 13 و 14 و 15) . و اخرجه ابو داؤد في الاشربة، باب الخمر مما هي (الحديث 3678) و اخرجه الترمذي في الاشربة، باب ما جاء في الحبوب التي يتخذ منها الخمر (الحديث 1875) واخرجه النسائي في الاشربة، تاويل قول الله تعالىٰ (و من ثمرات النخيل و الاعناب تتخذون منه سكرًا و رزقا حسنًا) (الحديث 5589) و اخرجه ابن ماجه في الاشربة، باب ما يكون منه الخمر (الحديث 3378) . تحفة الاشراف (14841) .

5589-تقدم في الاشربة، تاويل قول الله تعالىٰ (و من ثمرات النخيل و الاعناب تتخذون منه سكرًا ورزقا حسنًا) (الحديث 5588) .

الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةُ وَالْعِنَبَةُ ۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شراب ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے کھجور اور انگور''۔

5590 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالَا السُّكْرُ خَمْرٌ ۔

☆☆ ابراہیم نخعی اور امام شعبی فرماتے ہیں: نشہ دینے والی چیز خمر ہے۔

5591 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السُّكْرُ خَمْرٌ ۔

☆☆ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: نشہ دینے والی چیز خمر ہے۔

5592 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ حَبِيْبٍ - وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ عَمْرَةَ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السُّكْرُ خَمْرٌ ۔

☆☆ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: نشہ دینے والی چیز خمر ہے۔

5593 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السُّكْرُ حَرَامٌ وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ حَلَالٌ ۔

☆☆ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: نشہ آور چیز حرام ہے اور اچھا رزق حلال ہے۔

20 - باب ذِكْرِ اَنْوَاعِ الْاَشْيَاءِ الَّتِىْ كَانَتْ مِنْهَا الْخَمْرُ حِيْنَ نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا ۔

یہ باب ہے کہ ان مختلف قسم کی چیزوں کا تذکرہ جن کے ذریعے خمر تیار کی جاتی تھی جب اس کی حرمت کا ذکر نازل ہوا

5594 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ عَلٰى مِنْبَرِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَلَا اِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ وَهِىَ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ ۔

5590- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18423 و 18875) .

5591- انفرد به النسائي . وسياتي في الاشربة، تاويل قول الله تعالى (ومن ثمرات النخيل والاعناب تتخذون منه سكرا ورزقا حسنا) (الحديث 5592 و 5593) . تحفة الاشراف (18686) .

5592- تقدم في الاشربة، تاويل قول الله تعالى (ومن ثمرات النخيل والاعناب تتخذون منه سكرا ورزقا حسنا) (الحديث 5591)

5593- تقدم في الاشربة، تاويل قول الله تعالى (ومن ثمرات النخيل والاعناب تتخذون منه سكرا ورزقا حسنا) (الحديث 5591

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

''اے لوگو! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تھا اس وقت یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی انگور' کھجور' شہد' گندم اور جو، اور خمر ہر اس چیز کو کہتے ہیں' جو عقل پر ڈھانپ لے''۔

5595 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ زَكَرِيَّا وَاَبِیْ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا وَهِیَ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا:

''امابعد! جب خمر کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی انگور' گندم' جو' کھجور اور شہد''۔

5596 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِیْ حَصِيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ التَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ وَالْعِنَبِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خمر پانچ چیزوں سے بنائی جاتی ہے۔ کھجور' گندم' جو' انگور اور شہد۔

21 - باب تَحْرِيْمِ الْاَشْرِبَةِ الْمُسْكِرَةِ مِنَ الْاَثْمَارِ وَالْحُبُوْبِ كَانَتْ عَلٰی اخْتِلَافِ اَجْنَاسِهَا لِشَارِبِيْهَا .

یہ باب ہے کہ ان پھلوں اور دانوں سے بنائے جانے والے نشہ آور مشروبات کے حرام ہونے کا تذکرہ جو پینے والے کے لئے حرام ہوگا، اگرچہ اس کی جنس مختلف ہو

5594-اخرجه البخاري في التفسير، باب انما الخمر و الميسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشيطان (الحديث 4619)، و في الاشربة، باب الخمر من العنب و غيره (الحديث 5581)، و باب ما جاء في ان الخمر ما خامر العقل من الشراب (الحديث 5588 و 5589) و اخرجه مسلم في التفسير، باب في نزول تحريم الخمر (الحديث 32 و 33) مطولًا . و اخرجه ابو داؤد في الاشربة، باب في تحريم الخمر (الحديث 3669) مطولًا . واخرجه الترمذي في الاشربة، باب ما جاء في الحبوب التي يتخذ منها الخمر (الحديث 1874) و اخرجه النسائي في الاشربة، ذكر انواع الاشياء التي كانت منها الخمر حين نزل تحريمها (الحديث 5595)، و (الحديث 5596) عن ابن عمر من قوله و الحديث عند البخاري في الاعتصام بالكتاب و السنة، باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم و حض على اتفاق اهل العلم، و ما اجتمع عليه الحرمان مكة و المدينة و ما كان بهما من مشاهد النبي صلى الله عليه وسلم و المهاجرين و الانصار و مصلى النبي صلى الله عليه وسلم و المنبر والقبر (الحديث 7337) . تحفة الاشراف (10538) .

5595-تقدم (الحديث 5594) .

5596-تقدم (الحديث 5594) .

5597 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَنَا يَنْبِذُوْنَ لَنَا شَرَابًا عَشِيًّا فَاِذَا اَصْبَحْنَا شَرِبْنَا . قَالَ اَنْهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ وَاُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكَ اَنْهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ وَاُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكَ اِنَّ اَهْلَ خَيْبَرَ يَنْتَبِذُوْنَ شَرَابًا مِّنْ كَذَا وَكَذَا وَيُسَمُّوْنَهُ كَذَا وَكَذَا وَهِىَ الْخَمْرُ وَاِنَّ اَهْلَ فَدَكٍ يَنْتَبِذُوْنَ شَرَابًا مِّنْ كَذَا وَكَذَا يُسَمُّوْنَهُ كَذَا وَكَذَا وَهِىَ الْخَمْرُ حَتّٰى عَدَّ اَشْرِبَةً اَرْبَعَةً اَحَدُهَا الْعَسَلُ .

☆☆ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: ہمارے ہاں کے لوگ شام کے وقت نبیذ تیار کرتے ہیں جب صبح ہوتی ہے تو ہم اسے پی لیتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں ہر ایسی نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں خواہ اس کی تھوڑی مقدار نشہ کرے خواہ وہ زیادہ مقدار نشہ کرے اور میں تمہارے خلاف اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے تمہیں ہر ایسی چیز سے منع کر دیا ہے جس کی خواہ تھوڑی مقدار نشہ کرے خواہ زیادہ مقدار نشہ کرے اور میں اللہ تعالیٰ کو تمہارے خلاف اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ اہل خیبر فلاں فلاں چیز کے ذریعے مشروب تیار کرتے تھے اور وہ اسے فلاں فلاں نام دیتے تھے حالانکہ وہ خمر ہوتی تھی اور اہل فدک فلاں فلاں مشروب نبیذ کے طور پر تیار کرتے تھے اس کا انہوں نے یہ نام رکھا ہوا تھا لیکن وہ خمر ہوتی تھی یہاں تک کہ انہوں نے چار قسم کی شرابوں کو شمار کروایا جن میں سے ایک وہ شراب تھی جو شہد کے ذریعے بنائی جاتی تھی۔

22 - باب اِثْبَاتِ اسْمِ الْخَمْرِ لِكُلِّ مُسْكِرٍ مِّنَ الْاَشْرِبَةِ .

یہ باب ہے کہ ہر نشہ آور مشروب کے لئے لفظ "خمر" کے اطلاق کے اثبات کا تذکرہ

5598 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے"۔

5599 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5597-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7436) .

5598-اخرجه مسلم في الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمر و ان كل خمر حرام (الحديث 73) مطولاً و اخرجه ابو داؤد في الاشربة، باب النهي عن المسكر (الحديث 3679) و اخرجه الترمذي في الاشربة، باب ما جاء في شارب الخمر (الحديث 1861) و اخرجه النسائي في الاشربة، اثبات اسم الخمر لكل مسكر و الحديث عند - النسائي في الاشربة، الرواية في المدمنين في الخمر (الحديث 5689 و 5690، الاشربة (الحديث 5599 و 5600 و 5601) . تحفة الاشراف (7516) .

5599-تقدم (الحديث 5598)

"كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ" . قَالَ الْحُسَيْنُ قَالَ أَحْمَدُ وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے"۔

حسین نامی راوی کہتے ہیں: احمد نامی راوی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

5600 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ" .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر نشہ آور چیز خمر ہے"۔

5601 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ" .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے"۔

5602 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ" .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے"۔

23 - باب تَحْرِيمِ كُلِّ شَرَابٍ أَسْكَرَ .

یہ باب ہے کہ ہر نشہ آور مشروب کا حرام ہونا

5603 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ" .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

5600- تقدم (الحديث 5598)

5601- تقدم (الحديث 5598)

5602- انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (8437).

5603- اخرجه الترمذي في الاشربة، [illegible] (الحديث 1864) [illegible] (الحديث 3390) مطولا [illegible]

الاشراف (8584)

"ہر نشہ آور چیز حرام ہے"۔

5604 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ" ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر نشہ آور چیز حرام ہے"۔

5605 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ يُنْبَذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ "وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ" ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ دباء مزفت نقیر یا حنتم میں نبیذ تیار کی جائے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

5606 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ زَبْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَنْبِذُوْا فِی الدُّبَّاءِ وَلَا الْمُزَفَّتِ وَلَا النَّقِيْرِ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ" ۔

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"دباء مزفت نقیر میں نبیذ تیار نہ کرو اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے"۔

5607 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَقُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ" ۔ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر وہ مشروب جو نشہ کردے وہ حرام ہے"۔

قتیبہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

5604-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15111) .

5605-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15008) .

5606-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17470) .

5607-اخرجه البخاري في الوضوء، باب لا يجوز الوضوء بالنبيذ و لا المسكر (الحديث 242)، و في الاشربة، باب الخمر من العسل (الحديث 5585 و 5586) و اخرجه مسلم في الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمر و ان كل خمر حرام (الحديث 67 و 68 و 69) و اخرجه ابو داؤد في الاشربة، باب النهي عن المسكر (الحديث 3682) و اخرجه الترمذي في الاشربة، باب ما جاء كل مسكر حرام (الحديث 1863) و اخرجه النسائي في الاشربة، تحريم كل شراب اسكر (الحديث 5608 و 5609 و 5610) . واخرجه النسائي في الاشربة، باب كل مسكر حرام (الحديث 3386) تحفة الاشراف (17764) .

5608 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَاَنْبَاَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ "كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ حَرَامٌ" . اَللَّفْظُ لِسُوَيْدٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تبع نامی (شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: ہر وہ مشروب' جو نشہ کردے' وہ حرام ہے۔

روایت کے یہ الفاظ سوید نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

5609 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضى اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ "كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَّالْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تبع نامی (شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مشروب' جو نشہ کردے' وہ حرام ہے۔

(راوی کہتے ہیں) تبع' شہد سے (بنائی گئی شراب تھی)

5610 - اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ "كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ" . وَالْبِتْعُ هُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تبع کے بارے میں دریافت کیا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ کردے' وہ حرام ہے۔

تبع' شہد کی نبیذ ہوتی ہے۔

5611 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوْفٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ

5608-تقدم (الحديث 5607) .

5609-تقدم (الحديث 5607) .

5610-تقدم (الحديث 5607) .

5611-اخرجه البخاري في المغازي، باب بعث ابي موسى و معاذ الى اليمن قبل حجة الوداع (الحديث 4343و 4344و 4345) مطولًا، و في الادب ، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (يسروا ولا تعسروا) (الحديث 6124) مطولًا، و في الاحكام، باب امر الوالي اذا وجه اميرين الى موضع ان يتطاوعا ولا يتعاصيا (الحديث 7172) مطولًا و اخرجه مسلم في الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمر و ان كل خمر حرام (الحديث 70 و 71) مطولًا . و اخرجه ابن ماجه في الاشربة، باب كل مسكر حرام (الحديث 3391) . و الحديث عند البخاري في الجهاد، باب ما يكره من التنازع و الاختلاف في الحرب و عقوبة من عصى امامه (الحديث 3038) و مسلم في الجهاد، باب باب الامر بالتيسير وترك التغير (الحديث 7) . وابي داؤد في في الحدود ، باب الحكم فيمن ارتد (الحديث 4356) . تحفة الاشراف (9086) .

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ".

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر نشہ آور چیز حرام ہے"۔

5612 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَمُعَاذٌ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ مُعَاذٌ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا اِلٰى اَرْضٍ كَثِيْرٍ شَرَابُ اَهْلِهَا فَمَا اَشْرَبُ قَالَ "اشْرَبْ وَلَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا".

☆☆ ابوبردہ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ ہمیں ایک ایسی سرزمین کی طرف بھیج رہے ہیں' جہاں کے لوگ شراب بہت پیتے ہیں (وہاں مختلف قسم کے مشروبات پیے جاتے ہیں) تو میں کیا پیوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (جو مرضی مشروب) پیو لیکن ان میں سے کوئی نشہ آور چیز نہ پینا۔

5613 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيْشُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ الْاَيَامِيُّ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ".

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر نشہ آور چیز حرام ہے"

5614 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ السَّدُوْسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّا نَرْكَبُ اَسْفَارًا فَتَبْرُزُ لَنَا الْاَشْرِبَةُ فِى الْاَسْوَاقِ لَا نَدْرِىْ اَوْعِيَتَهَا . فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ . فَذَهَبَ يُعِيْدُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ . فَذَهَبَ يُعِيْدُ فَقَالَ هُوَ مَا اَقُوْلُ لَكَ .

☆☆ عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے ایک شخص نے سوال کیا' ہم سفر کرتے ہیں' ہمارے سامنے بازار میں کچھ ایسے مشروبات آ جاتے ہیں' جن کے برتنوں سے ہم واقف نہیں ہوتے' تو عطاء نے کہا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے' اس شخص نے دوبارہ یہی سوال کیا' تو انہوں نے دوبارہ یہی کہا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے' اس شخص نے پھر یہی سوال کیا' تو انہوں نے کہا: حکم تو وہی ہے' جو میں نے تمہارے سامنے بیان کیا ہے۔

5615 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

5612-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9118) .

5613-سياتي (الحديث 5618) . تحفة الاشراف (9099) .

5614-انفرد به النسائي . تحفه الاشراف (19047) .

5615-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (19307) .

☆☆ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے''۔

5616 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ الْجَزَرِيِّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَا تَشْرَبُوْا مِنَ الطِّلَاءِ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقٰى ثُلُثُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

☆☆ عبدالملک بن طفیل جزری بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے ہمیں خط میں لکھا کہ تم لوگ اس وقت تک طلاء (نام کا مشروب کا) نہ ہو جب تک اس کا دو تہائی حصہ رخصت نہیں ہو جاتا' اور ایک تہائی باقی نہیں رہ جاتا' ویسے ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

5617 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الصَّعْقِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

☆☆ صعق بن حزن بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کی طرف خط میں یہ لکھا تھا: کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

5618 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيْشُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ" .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے''

24 - باب تَفْسِيْرِ الْبِتْعِ وَالْمِزْرِ .

یہ باب ہے کہ بتع (شہد کی بنی ہوئی شراب) مزر (جو کی بنی ہوئی شراب) کی وضاحت

5619 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْاَجْلَحِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِهَا اَشْرِبَةً فَمَا اَشْرَبُ وَمَا اَدَعُ قَالَ "وَمَا هِيَ" . قُلْتُ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ . قَالَ "وَمَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ" . قُلْتُ اَمَّا الْبِتْعُ فَنَبِيْذُ الْعَسَلِ وَاَمَّا الْمِزْرُ فَنَبِيْذُ الذُّرَةِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا فَاِنِّيْ حَرَّمْتُ كُلَّ مُسْكِرٍ" .

5616-انفرد به النسائي، و سياتي في الاشربة، تحريم كل شراب اسكر (الحديث 5617)، وذكر ما يجوز شربه من الطلاء و ما لا يجوز (الحديث 5743) . تحفة الاشراف (19152) .

5617-تقدم (الحديث 5616) .

5618-تقدم (الحديث 5613) .

5619-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9142) .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہاں کچھ مشروبات ہوتے ہیں میں ان میں سے کون سا پی لوں اور کسے ترک کر دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کون سے ہوتے ہیں؟ میں نے عرض کی: ایک بتع ہے اور ایک مزر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: بتع اور مزر کیا ہیں؟ میں نے عرض کی جہاں تک بتع کا تعلق ہے تو وہ شہد سے بنی ہوئی نبیذ ہے اور جہاں تک مزر کا تعلق ہے تو وہ جو کی بنی ہوئی نبیذ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کوئی نشہ آور چیز نہ پینا۔ بے شک میں ہر نشہ آور چیز کو حرام قرار دیتا ہوں۔

5620 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ بِهَا اَشْرِبَةً يُقَالُ لَهَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ "وَمَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ" . قُلْتُ شَرَابٌ يَكُونُ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ يَكُونُ مِنَ الشَّعِيرِ . قَالَ "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ" .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہاں کچھ مشروبات ہوتے ہیں' جنہیں بتع اور مزر کہا جاتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: بتع اور مزر کیا ہیں؟ میں نے عرض کی: یہ ایک مشروب ہے' جو شہد سے تیار کیا جاتا ہے اور مزر کو جَو سے تیار کیا جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

5621 - اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اٰيَةَ الْخَمْرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْمِزْرَ قَالَ "وَمَا الْمِزْرُ" . قَالَ حَبَّةٌ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ . فَقَالَ "تُسْكِرُ" . قَالَ نَعَمْ . قَالَ "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے' خمر کے حکم سے متعلق آیت کا ذکر کیا تو ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مزر کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: مزر کیا ہوتا ہے؟ اس نے عرض کی: یہ جو کے دانے سے بنائی گئی شراب ہے' جو یمن میں بنائی جاتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ نشہ کرتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

5622 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّسُئِلَ فَقِيلَ لَهُ اَفْتِنَا

5620-اخرجه البخاري في المغازي، باب بعث ابي موسى و معاذ الى اليمن قبل حجة الوداع (الحديث 4343) بنحوه . تحفة الاشراف (9095) .

5621-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7107) .

5622-اخرجه البخاري في الاشربة، باب الباذق و من نهى عن كل مسكر من الاشربة (الحديث 5598) مطولًا و اخرجه النسائي في الاشربة، ذكر الاخبار التي اعتل بها من اباح شراب السكر (الحديث 5703) . تحفة الاشراف (5410) .

فِي الْبَاذَقِ . فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذَقَ وَمَا اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ .

☆☆ ابوجویریہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا ان سے سوال کیا گیا: ان سے کہا گیا: آپ ہمیں باذق کے بارے میں کوئی فتویٰ دیجئے تو انہوں نے فرمایا: باذق کے بارے میں حضرت محمد ﷺ پہلے ہی فرما چکے ہیں: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

25 - باب تَحْرِيمِ كُلِّ شَرَابٍ اَسْكَرَ كَثِيرُهُ .

یہ باب ہے کہ ایسی ہر شراب کا حرام ہونا' جس کی زیادہ مقدار نشہ کرے

5623 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ - عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا اَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ" .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کردے' اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے"۔

5624 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا اَسْكَرَ كَثِيرُهُ" .

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"میں تمہیں ایسی تھوڑی چیز سے بھی منع کرتا ہوں' جس کی زیادہ مقدار نشہ کردے"۔

5625 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَلِيلِ مَا اَسْكَرَ كَثِيرُهُ .

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایسی چیز کی تھوڑی مقدار سے بھی منع کیا ہے' جس کی زیادہ مقدار نشہ کردے"۔

5626 - اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ اَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

5623-اخرجه ابن ماجه في الاشربة، باب ما اسكر كثيره فقليله حرام (الحديث 3394) . تحفة الاشراف (8760)

5624-انفرد به النسائي . و سياتي في الاشربة، تحريم كل شراب اسكر كثيره (الحديث 5625) . تحفة الاشراف (3871)

5625-تقدم (الحديث 5624) .

5626- اخرجه ابو داود في الاشربة، باب في النبيذ اذا غلى (الحديث 3716) و اخرجه النسائي في الاشربة، ذكر الاخبار التي اعتل بها من اباح شراب السكر (الحديث 5720) و اخرجه ابن ماجه في الاشربة، باب نبيذ الجر (الحديث 3409) . بنحوه . تحفة الاشراف (12297)

بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهُ بِنَبِيْذٍ صَنَعْتُهُ لَهُ فِیْ دُبَّاءٍ فَجِئْتُهُ بِهٖ فَقَالَ "اَدْنِهٖ" . فَاَدْنَيْتُهُ مِنْهُ فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ "اضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطَ فَاِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ" .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَفِیْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى تَحْرِيْمِ السَّكَرِ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ وَلَيْسَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُخَادِعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ بِتَحْرِيْمِهِمْ اٰخِرَ الشَّرْبَةِ وَتَحْلِيْلِهِمْ مَا تَقَدَّمَهَا الَّذِیْ يُشْرَبُ فِی الْفَرَقِ قَبْلَهَا وَلَا خِلَافَ بَيْنَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ السُّكْرَ بِكُلِّيَّتِهٖ لَا يَحْدُثُ عَلَى الشَّرْبَةِ الْاٰخِرَةِ دُوْنَ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ بَعْدَهَا وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ یاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا' میں نے آپ کی افطاری کے لیے نبیذ تیار کی' میں نے وہ نبیذ "دباء" میں تیار کر لی' میں اسے لے کر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قریب کرو میں نے اسے آپ کے قریب کیا' تو اس میں جھاگ بن چکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اس دیوار پہ پھینک دو' کیونکہ یہ ایک ایسا مشروب ہے' جو وہ شخص پیے گا' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نشہ آور چیز کی تھوڑی اور زیادہ مقدار حرام ہے' یہ مسئلہ اس طرح نہیں ہے' جس طرح وہ لوگ بیان کرتے ہیں: جو اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں کہ آخری گھونٹ حرام ہے اور جو نشہ سے پہلے گھونٹ بھرے گئے تھے وہ حلال ہیں' جو پیالہ آدمی نے اس سے پہلے پیا تھا' حالانکہ اہل علم کے درمیان اس بارے میں اختلاف نہیں ہے کہ نشہ آور چیز مکمل طور پر حرام ہے اور ایسا نہیں ہے کہ نشہ آخری گھونٹ کے بعد ہوتا ہے' پہلے یا دوسرے کے بعد نہیں ہوتا' باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

26 - باب النَّهْيِ عَنْ نَبِيْذِ الْجِعَةِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ مِنَ الشَّعِيْرِ .

یہ باب ہے کہ جعہ نامی نبیذ کی ممانعت' یہ وہ مشروب ہے' جسے جَو سے بنایا جاتا ہے

5627 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوْحَانَ عَنْ عَلِیٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ قَالَ نَهَانِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّیِّ وَالْمِيْثَرَةِ وَالْجِعَةِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے' قسی اور میسرہ (نامی چادریں استعمال کرنے) اور جو کی نبیذ استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

5628 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ - وَهُوَ ابْنُ سُمَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ انْهَنَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

5627-تقدم (الحديث 5183) .

5628-تقدم (الحديث 5183) .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ .

☆☆ مالک بن عمیر بیان کرتے ہیں: صعصعہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! آپ ہمیں بھی ان چیزوں سے منع کر دیں' جن سے اللہ کے رسول نے آپ کو منع کیا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دباء اور حنتم نامی برتن (استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

27 - باب ذِكْرِ مَا كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ .

یہ باب ہے کہ اس چیز کا تذکرہ' جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ تیار کی جاتی تھی

5629 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پتھر کے پیالے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

ذِكْرُ الْاَوْعِيَةِ الَّتِيْ نُهِيَ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِيْهَا دُوْنَ مَا سِوَاهَا مِمَّا لَا تَشْتَدُّ اَشْرِبَتُهَا كَاشْتِدَادِهِ فِيْهَا

یہ باب ہے کہ ان برتنوں کا تذکرہ جن میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا گیا ہے

اوران کے علاوہ کا حکم (یہ نہیں ہے) کیونکہ ان دوسرے برتنوں میں، اس مشروب میں اس طرح کی شدت پیدا نہیں ہوتی جس طرح کی شدت اُن برتنوں میں پیدا ہوتی ہے۔

28 - باب النَّهْيِ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ مُفْرَدًا .

یہ باب ہے کہ گھڑے میں نبیذ تیار کرنے کی ممانعت

5630 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ اَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ . قَالَ طَاوُسٌ وَّاللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ .

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں. ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے میں نبیذ تیار

5629-اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 61) و اخرجه ابن ماجه في الاشربة، باب صفة النبيذ و شربه (الحديث 3400) . تحفة الاشراف (2995)

5630-اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 50م و 51 و 52 و 53) و اخرجه الترمذي في الاشربة، باب ما جاء في نبيذ الجر (الحديث 1867) و اخرجه النسائي في الاشربة، باب النهي عن نبيذ الجر مفردًا (الحديث 5631) . تحفة الاشراف (7098) .

کرنے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

طاؤس بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے خود انہیں یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

5631 – اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَا سَمِعْنَا طَاوُسًا يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ. زَادَ اِبْرَاهِيْمُ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَالدُّبَّاءِ.

☆☆ سلیمان تیمی اور ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: ہم نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں!

ابراہیم نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں "دباء"۔

5632 – اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

5633 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ قُلْتُ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجَرُّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم (میں نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا ہے۔

میں نے دریافت کیا حنتم سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: گھڑا۔

5634 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيْزِ - يَعْنِي ابْنَ اَسِيْدِ الطَّاحِيَّ بَصْرِيٌّ - يَقُوْلُ سُئِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ نَهَانَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ عبدالعزیز طاحی یہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا ہے۔

5635 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

5631-تقدم (الحديث 5630) .

5632-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5814) .

5633-اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 56) . تحفة الاشراف (6670) .

5634-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5273) .

عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ . فَاَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ سَمِعْتُ الْیَوْمَ شَیْئًا عَجِبْتُ مِنْهُ . قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ . قُلْتُ مَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَیْءٍ مِّنْ مَّدَرٍ .

★★ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

(سعید بیان کرتے ہیں:) میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' میں نے کہا: میں نے آج ایک ایسی بات سنی ہے جو مجھے بہت حیران کن لگی ہے' انہوں نے دریافت کیا: وہ کیا بات ہے؟ میں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے صحیح بیان کیا ہے' میں نے دریافت کیا: گھڑے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مٹی سے بنی ہوئی ہر چیز۔

5636 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ رَّجُلٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ . وَشَقَّ عَلَیَّ لَمَّا سَمِعْتُهُ فَاَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ شَیْءٍ فَجَعَلْتُ اُعَظِّمُهُ . قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سُئِلَ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ . فَقَالَ صَدَقَ حَرَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ . قُلْتُ وَمَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَیْءٍ صُنِعَ مِنْ مَّدَرٍ .

★★ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ان سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے' جب میں نے ان کی زبانی یہ بات سنی' تو میں اس پر بڑا پریشان ہوا' میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور میں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا (انہوں نے جو جواب دیا ہے) اسے میں عظیم قرار دیتا ہوں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ میں نے کہا: ان سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا (تو انہوں نے یہ جواب دیا) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک بیان کیا ہے' اللہ کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

میں نے دریافت کیا: گھڑے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہر وہ چیز جو مٹی سے بنائی گئی ہو۔

5635-اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 47) مطولا. و اخرجه ابو داؤد في الاشربة، باب في الاوعية (الحديث 3691) بنحوه. تحفة الاشراف (5649).

5636-انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (5657) .

29 - باب الْجَرِّ الْاَخْضَرِ .

یہ باب ہے کہ سبز گھڑا

5637 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي اَوْفٰى يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ . قُلْتُ فَالْاَبْيَضُ قَالَ لَا اَدْرِيْ .

☆☆ شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابواوفی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔ میں نے دریافت کیا: پھر سفید کا کیا ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

5638 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ وَالْاَبْيَضِ .

☆☆ ابواسحاق شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن اوفی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے سبز اور سفید گھڑے میں (نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا ہے۔

5639 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ حَرَامٌ قَدْ حَدَّثَنَا مَنْ لَمْ يَكْذِبْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَبِيْذِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ .

☆☆ ابورجاء بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے گھڑے میں تیار کی جانے والی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا حرام ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ حرام ہے' کیونکہ ہمیں یہ حدیث ان صاحب نے بیان کی ہے' جنہوں نے غلط بیانی نہیں کی انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے حنتم' دباء' مزفت اور نقیر میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

30 - باب النَّهْيِ عَنْ نَبِيْذِ الدُّبَّاءِ .

یہ باب ہے کہ دباء کی نبیذ کی ممانعت

5640 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ

5637-اخرجه البخاري في الشربة، باب ترخيص النبي صلى الله عليه وسلم في الاوعية و الظروف بعد النهي (الحديث 5596) و اخرجه النسائي في الاشربة، الجر الاخضر (الحديث 5638) . تحفة الاشراف (5166) .

5638-تقدم (الحديث 5637) .

5639-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15549)

5640-انفرد به النسائي . وسياتي في الاشربة، النهي عن نبيذ الدباء (الحديث 5641) . تحفة الاشراف (7106) .

طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء (میں نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا ہے۔

5641 – اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء میں (نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا ہے۔

31 - باب النَّهْيِ عَنْ نَّبِيْذِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ .

یہ باب ہے کہ دباء اور مزفت میں نبیذ تیار کرنے کی ممانعت

5642 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ وَّحَمَّادٍ وَّسُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور مزفت سے منع کیا ہے

5643 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ نے دباء اور مزفت سے منع کیا ہے۔

5644 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ نے دباء اور مزفت سے منع کیا ہے۔

5641-تقدم (الحديث 5640) .

5642-اخرجه البخاري في الاشربة، باب ترخيص النبي صلى الله عليه وسلم في الاوعية و الظروف بعد النهي (الحديث 5596) مطولاً و اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 35 و 36) . تحفة الاشراف (15989 و 15955 و 15936) .

5643-اخرجه البخاري في الاشربة، باب ترخيص النبي صلى الله عليه وسلم في الاوعية و الظروف بعد النهي (الحديث 5594) مطولاً و اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 34) . تحفة الاشراف (10032) .

5644-اخرجه الترمذي في العلل (ج 5/ص 761) . واخرجه ابن ماجه في الاشربة، باب النهي عن نبيذ الاوعية (الحديث 3404) . تحفة الاشراف (9736)

5645 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُنْبَذَ فِيْهِمَا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور مزفت میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

5646 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُنْبَذَ فِيْهِمَا .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور مزفت میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

5647 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْقَرْعِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزفت اور قرع سے منع کیا ہے۔

32 - باب ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ نَبِيْذِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ .

یہ باب ہے کہ دباء، حنتم اور نقیر میں نبیذ تیار کرنے کی ممانعت

5648 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ فَرْوَةَ - يُقَالُ لَهُ ابْنُ كُرْدِيٍّ بَصْرِيٌّ - قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء، حنتم اور نقیر سے منع کیا ہے۔

5649 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم، دباء اور نقیر میں (تیار کیے گئے مشروب کو پینے)

5645- اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 30) . تحفة الاشراف (1524) .

5646- اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 31) . تحفة الاشراف (15150) .

5647- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8221) .

5648- اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 55) . تحفة الاشراف (7082) .

5649- اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 45) . و اخرجه ابن ماجه في الاشربة، باب النهي عن نبيذ الاوعية (الحديث 3403) . تحفة الاشراف (4253) .

سے منع کیا ہے۔

33 - باب النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنتَمِ وَالْمُزَفَّتِ .

یہ باب ہے کہ دباء، حنتم اور مزفت میں نبیذ تیار کرنے کی ممانعت

5650 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنتَمِ وَالْمُزَفَّتِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء، حنتم اور مزفت سے منع کیا ہے۔

5651 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيٰى حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِرَارِ وَالدُّبَّاءِ وَالظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے، دباء اور مزفت والے برتن استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

5652 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَوْنِ بْنِ صَالِحِ الْبَارِقِيِّ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ نَصْرٍ وَّجُمَيْلَةَ بِنْتِ عَبَّادٍ اَنَّهُمَا سَمِعَتَا عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ شَرَابٍ صُنِعَ فِىْ دُبَّاءٍ اَوْ حَنتَمٍ اَوْ مُزَفَّتٍ لَّا يَكُوْنُ زَيْتًا اَوْ خَلًّا .

☆☆ زینب بنت نصر اور جمیلہ بنت عباد بیان کرتی ہیں: ان دونوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے مشروب کو پینے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، جسے دباء، یا حنتم یا مزفت میں تیار کیا گیا ہو اور وہ زیتون کا تیل یا سرکہ نہ ہو۔

شرح

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر شراب (میں نمک و پیاز وغیرہ ڈال کر اس) کا سرکہ بنا لیا جائے تو وہ حلال ہے یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں۔ (مسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد سوم، رقم الحدیث، 788)

حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر شراب، سرکہ میں تبدیل ہو جائے تو اس کو کھانے پینے کے مصرف میں لانا جائز ہوگا خواہ شراب میں کوئی چیز ڈال کر اس کا سرکہ بنا لیا گیا ہو یا اس میں کوئی چیز ڈالے بغیر مثلاً زیادہ دن رکھے رہنے یا دھوپ میں رکھ دینے کی وجہ سے خود بخود اس کا سرکہ بن گیا ہو۔

5650- اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 54) . تحفة الاشراف (7410) .

5651- اخرجه ابن ماجه في الاشربة، باب نبيذ الجر (الحديث 3408) . تحفة الاشراف (15392) .

5652- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17832) .

حضرت امام شافعی یہ فرماتے ہیں کہ اگر شراب میں کوئی چیز ڈال کر اس کا سرکہ بنایا تو وہ حلال نہیں ہے۔ اور اگر کچھ ڈالے بغیر مثلاً دھوپ میں رکھ دینے کی وجہ سے اس کا سرکہ بن گیا ہو تو اس کے بارے میں ان کے دو قول ہیں جس میں سے صحیح قول یہ ہے کہ وہ شراب، شراب نہیں رہے گی بلکہ اس میں پاکی آجائے گی اور اس کو کھانے پینے کے کام میں لانا جائز ہوگا۔ حنفیہ کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اول تو بلا کسی قید کے یہ فرمایا ہے کہ حدیث (نعم الادام الخل) (بہترین سالن، سرکہ ہے) لہٰذا جو چیز بھی سرکہ ہوگی اس کا استعمال حلال ہوگا، دوسرے جب شراب میں سے وہ بری خاصیت نکل گئی جس کی وجہ سے وہ حرام تھی اور اس میں اچھی خاصیت پیدا ہوگئی تو اب وہ ایک مباح چیز کے درجہ میں آگئی لہٰذا اس کا کھانا پینا حلال ہوگا جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے۔

تو اس کے بارے میں حنفیہ کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حلال اس لئے نہیں فرمایا تھا کہ اس وقت شراب کی حرمت نازل ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا اور لوگوں نے بڑی طویل عادت کو ترک کر کے شراب سے منہ موڑا تھا اور یہ ایک فطری بات ہے کہ انسان جس کو ایک طویل عادت کے بعد چھوڑتا ہے اس کی طرف اس کی طبیعت اور خواہش کا میلان کافی عرصہ تک رہتا ہے، لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت شیطان کی مداخلت سے خوف محسوس فرما کر کہ مبادا شیطان لعین کو اپنا حربہ آزمانے کا موقع مل جائے اور اس کے نتیجہ میں لوگ اس چیز کو شراب پینے کا وسیلہ بنالیں، آپ نے اس کو حلال نہیں فرمایا لیکن شراب کی حرمت پر طویل عرصہ گذر جانے اور شراب کی طرف لوگوں کے میلان کے ہلکے سے بھی شائبے کی جڑیں تک اکھڑ جانے کے بعد جب اس قسم کا کوئی خوف نہ رہا اور اس طرح وہ "مصلحت" ختم ہوگئی جس کی بناء اس کو حلال نہ فرمایا گیا تھا تو وہ حرمت زائل ہوگئی اور پھر شراب سے بنے ہوئے سرکہ کو استعمال کرنا بھی حلال ہوگیا۔ علاوہ ازیں صاحب ہدایہ نے ایک روایت بھی نقل کی ہے جس کو بیہقی نے اپنی کتاب معرفت میں حضرت جابر سے بطریق مرفوع نقل کیا ہے کہ: حدیث (خیر خلکم خل خمرکم)۔ (بیہقی) " یعنی تمہارے سرکوں میں بہترین سرکہ وہ ہے۔ جو شراب سے بنا ہو۔

34 - باب ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ .

یہ باب ہے کہ دباء، نقیر، مقیر اور حنتم میں نبیذ تیار کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

5653 - اَخْبَرَنَا قُرَيْشُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء، حنتم، نقیر اور مزفت سے منع کیا ہے۔

5654 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيُّ

5653-انفرد به النسائي . تحفة الأشراف (14361) .

قَالَ لَقِيْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَتْ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوْهُ فِيْمَا يَنْبِذُوْنَ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ .

☆☆ ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں: میری سیدہ عائشہ رٹی ٹھا سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم ملی نیلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ملی نیلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا' جس میں وہ نبیذ تیار کرتے ہیں' تو نبی اکرم ملی نیلم نے انہیں دباء' نقیر' مقیر اور حنتم میں نبیذ تیار کرنے سے منع کر دیا۔

5655 - اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ بِذَاتِهٖ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رٹی ٹھابیان کرتی ہیں: دباء میں بذاتہ (نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا گیا ہے۔

5656 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اِسْحَاقَ - وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ - يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ مُعَاذَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَبِيْذِ النَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ . فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ اِسْحَاقُ وَذَكَرَتْ هُنَيْدَةُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ مُعَاذَةَ وَسَمَّتِ الْجِرَارَ . قُلْتُ لِهُنَيْدَةَ اَنْتِ سَمِعْتِيْهَا سَمَّتِ الْجِرَارَ قَالَتْ نَعَمْ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رٹی ٹھابیان کرتی ہیں: نبی اکرم ملی نیلم نے نقیر' مقیر اور دباء میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

ابن علیہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ اسحاق کہتے ہیں: ہنیدہ نامی خاتون نے سیدہ عائشہ رٹی ٹھا کے حوالے سے معاذہ کی روایت کردہ نقل کے مانند نقل روایت کی ہے اور انہوں نے لفظ جرار (گھڑے) استعمال کیا ہے' میں نے ہنیدہ سے کہا کہ آپ نے خود یہ لفظ ان کی زبانی سنا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5657 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ طَوْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقَيْسِيِّ - بَصْرِيٌّ - قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هُنَيْدَةَ بِنْتِ شَرِيْكِ بْنِ زَبَّانَ قَالَتْ لَقِيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِالْخُرَيْبَةِ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْعَكَرِ فَنَهَتْنِيْ عَنْهُ وَقَالَتِ انْبِذِيْ عَشِيَّةً وَّاشْرَبِيْهِ غُدْوَةً وَّاَوْكِيْ عَلَيْهِ . وَنَهَتْنِيْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ .

☆☆ ہنیدہ بیان کرتی ہیں: میری حضرت عائشہ رٹی ٹھا سے ملاقات خریبہ میں ہوئی' تو میں نے ان سے ''عکر'' یعنی (شراب

5654- اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 37) . تحفة الاشراف (16046) .

5655- اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 38) مطولًا . و اخرجه النسائي في الاشربة، ذكر النهي عن نبيذ الدباء و النقير و المقير و الحنتم (الحديث 5656) مطولًا تحفة الاشراف (17968) .

5656- تقدم (الحديث 5655) .

5657- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17973) .

کی تلچھٹ) کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے مجھے اس سے منع کر دیا۔ انہوں نے فرمایا: تم شام کے وقت نبیذ تیار کرو اور اگلے دن صبح پی لو اور اس کا منہ باندھ کے رکھو اور انہوں نے مجھے دباء نقیر' مزفت اور حنتم سے منع کیا۔

35 - باب الْمُزَفَّتَةِ .

یہ باب ہے کہ مزفت

5658 - اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُخْتَارَ بْنَ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزفت والے (یعنی رال ملے ہوئے) برتنوں کو استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

36 - باب ذِكْرِ الدِّلَالَةِ عَلَى النَّهْيِ لِلْمَوْصُوْفِ مِنَ الْاَوْعِيَةِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهَا كَانَ حَتْمًا لَازِمًا لَا عَلٰى تَاْدِيبٍ .

یہ باب ہے کہ اس بات کی دلالت کا تذکرہ کہ جو ممانعت مخصوص قسم کے برتنوں کے بارے میں ہے

جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے' یہ حتمی اور لازمی طور پر ہے' صرف ادب سکھانے کے لئے نہیں ہے۔

5659 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ حَيَّانَ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان دونوں نے گواہی دے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء' حنتم اور نقیر سے منع کیا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''رسول تمہیں جو دیدے اسے حاصل کر لو اور وہ تمہیں جس سے منع کر دے اس سے باز آ جاؤ''۔

5660 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهَا يُقَالُ

5658-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (1584) ۔

5659-اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 46) مختصرًا و اخرجه ابو داؤد في الاشربة، باب في الاوعية (الحديث 3690) مختصرًا ۔ تحفة الاشراف (5623)

5660-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (5363)

لَهُ اَنَسٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا) قُلْتُ بَلٰى ـ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ (وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ) قُلْتُ بَلٰى ـ قَالَ فَاِنِّىْ اَشْهَدُ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''رسول تمہیں جو دیں، اسے حاصل کرلو اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ''۔

میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے:

''کسی بھی مومن مرد اور کسی بھی مومن عورت کے لئے اس بات کا حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کے بارے میں فیصلہ دے دیں' تو انہیں اس حوالے سے کوئی اختیار ہو''۔

میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں' کہ آپ نے نقیر' مقیر' دباء اور حنتم سے منع کیا ہے۔

37 - باب تَفْسِيْرِ الْاَوْعِيَةِ .

یہ باب ہے کہ برتنوں کی وضاحت

5661 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ حَدِّثْنِىْ بِشَىْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْاَوْعِيَةِ وَفَسِّرْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهُوَ الَّذِىْ تُسَمُّوْنَهُ اَنْتُمُ الْجَرَّةَ وَنَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهُوَ الَّذِىْ تُسَمُّوْنَهُ اَنْتُمُ الْقَرْعَ وَنَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَهِىَ النَّخْلَةُ يَنْقُرُوْنَهَا وَنَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ .

5661- زاذان بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' میں نے کہا: آپ مجھے کسی ایسی حدیث کے بارے میں بتائیے' جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی برتنوں کے بارے میں سنی ہو اور اس کی وضاحت بھی کر دیجئے گا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع کیا ہے۔ یہ وہ چیز ہے جسے تم لوگ گھڑا کہتے ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء سے منع کیا ہے اور یہ وہ چیز ہے جسے تم لوگ قرع کہتے ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیر سے منع کیا ہے یہ کھجور کا تنا ہوتا ہے جسے کھود کر اسے بنایا جاتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزفت سے منع کیا ہے جو کہ مقیر ہے (یعنی جس پر تارکول ملا ہوا ہو)

5661- اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 57) مطولًا و اخرجه الترمذي في الاشربة، باب ما جاء في كراهية ان ينبذ في الدباء و الحنتم و النقير (الحديث 1868) مطولًا . تحفة الاشراف (6716) .

38 - باب الْاِذْنِ فِی الْاِنْتِبَاذِ الَّتِیْ خَصَّهَا بَعْضُ الرِّوَايَاتِ الَّتِیْ اَتَيْنَا عَلٰی ذِكْرِهَا الْاِذْنِ فِيْمَا كَانَ فِی الْاَسْقِيَةِ مِنْهَا .

یہ باب ہے کہ ایسی نبیذ تیار کرنے کی اجازت' جسے بعض روایات نے مخصوص کیا ہے' جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں' اور یہ اجازت ان میں سے مشکیزوں کے بارے میں ہے

5662 - اَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ حِيْنَ قَدِمُوْا عَلَيْهِ عَنِ الدُّبَّاءِ وَعَنِ النَّقِيْرِ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوْبَةِ وَقَالَ "انْتَبِذْ فِیْ سِقَائِكَ وَاَوْكِهِ وَاشْرَبْهُ حُلْوًا" . قَالَ بَعْضُهُمْ ائْذَنْ لِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ مِثْلِ هٰذَا . قَالَ "اِذًا تَجْعَلَهَا مِثْلَ هٰذِهِ" . وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يَصِفُ ذٰلِكَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں دباء' نقیر' مزفت' منہ کٹے ہوئے مشکیزے (میں نبیذ تیار کرنے) سے منع کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مشکیزے میں نبیذ تیار کرو اور اس کا منہ بند کر دو اور پھر اسے اس وقت پیو' جب وہ میٹھی ہو' ان میں سے بعض حضرات نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ جو اس کی مانند ہو (انہوں نے اشارہ کر کے کہا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس کی مانند اُسے بنا لو گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے اس کی صفت بیان کی۔

5663 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً قَالَ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدْ سِقَاءً يُنْبَذُ لَهٗ فِيْهِ نُبِذَ لَهٗ فِیْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے' مزفت' دباء اور نقیر سے منع کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مشکیزہ (نبیذ تیار کرنے کے لئے) نہیں ملتا تھا' تو آپ کے لئے پتھر کے پیالے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

5664 - اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ - يَعْنِی الْاَزْرَقَ - قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ

5662-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14541) .

5663-اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا (الحديث 60) . تحفة الاشراف (2826) .

5664-انفرد به النسائي . و سياتي في الاشربة، الاذن في الانتباذ التي خصها بعض الروايات التي اتينا على ذكرها الاذن فيما كان في الاسقية منها (الحديث 5665) . تحفة الاشراف (2791)

سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ فِيْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ سِقَاءٌ نُبِذَ لَهُ فِيْ تَوْرٍ بِرَامٍ . قَالَ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی' جب مشکیزہ نہیں ہوتا تھا' تو ہم آپ کے لئے پتھر کے پیالے میں نبیذ تیار کر لیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دبا' نقیر اور مزفت سے منع کیا ہے۔

5665 - اَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دبا' نقیر' گھڑے اور مزفت سے منع کیا ہے۔

39 - باب الْاِذْنِ فِي الْجَرِّ خَاصَّةً .

یہ باب ہے کہ بطورِ خاص گھڑے کے بارے میں اجازت

5666 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْجَرِّ غَيْرِ مُزَفَّتٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مزفت شدہ گھڑے میں (نبیذ تیار کرنے) کی اجازت دی ہے۔

40 - باب الْاِذْنِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْهَا .

یہ باب ہے کہ ان میں سے کچھ چیزوں کے بارے میں اجازت

5667 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا وَمَنْ اَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَاشْرَبُوْا وَاتَّقُوْا كُلَّ

5665-تقدم في الاشربة، الاذن في الانباذ التي خصتها بعض الروايات التي اتت على ذكرها الاذن فيما كان في الاسقية منها (الحديث 5664).

5666-اخرجه البخاري في الاشربة، باب ترخيص النبي صلى الله عليه وسلم في الاوعية و الظروف بعد النهي (الحديث 5593) مطولا و اخرجه مسلم في الاشربة، باب النهي عن الانتباذ في المزفت و الدباء و الحنتم و النقير و بيان انه منسوخ و انه اليوم حلال ما لم يصر مسكرا (الحديث 66) مطولا و الحديث عند ابي داؤد في الاشربة، باب في الاوعية (الحديث 3701 و 3702). تحفة الاشراف (7795).

5667-تقدم (الحديث 4442).

مُسْكِرًا".

☆☆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"میں نے تمہیں قربانی کا گوشت (تین کے بعد) استعمال کرنے سے منع کیا تھا۔ اب تم اسے زادِ راہ کے طور پر بھی حاصل کرو اور اسے ذخیرہ بھی کرو اور جو شخص قبرستان جانا چاہتا ہو (وہ وہاں چلا جائے) کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں اور تم (کسی بھی قسم کے برتن میں) مشروب پی لو البتہ تم کوئی نشہ آور چیز نہ پینا"۔

5668 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنِّیْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا".

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پہلے میں نے تمہیں قبرستان کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا اب تم اس کی زیارت کرو میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن کے بعد استعمال کرنے سے منع کیا تھا اب تم جتنا مناسب سمجھو اسے اپنے پاس رکھو اور میں نے تمہیں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا تھا سوائے اس کے جو مشکیزے میں تیار کی گئی ہو تو اب تم ہر قسم کے مشکیزے میں پی سکتے ہو۔ البتہ تم کوئی نشہ آور چیز نہ پینا"۔

5669 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى بْنِ مَعْدَانَ الْحَرَّانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنِّیْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلْتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوْا مِنْهَا مَا شِئْتُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِی الْاَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوْا فِیْ اَیِّ وِعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا".

☆☆ ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پہلے میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا' قبرستان کی زیارت کرنے سے' اب تم اس کی زیارت کر سکتے ہو کیونکہ اس کی زیارت بھلائی میں اضافہ ہی کرے گی اور میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا۔ اب تم جتنا چاہو اتنے عرصے تک اسے کھا سکتے ہو اور میں نے تمہیں کچھ مخصوص برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا' اب تم جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو' البتہ کسی نشہ آور چیز کو نہ پینا"۔

5668-تقدم (الحديث 2031) .

5669-تقدم (الحديث 2031) .

5670 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَوْعِيَةِ فَانْتَبِذُوْا فِيْمَا بَدَا لَكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَكُلَّ مُسْكِرٍ" .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''پہلے میں نے تمہیں کچھ مخصوص برتنوں سے منع کیا تھا' اب تم جس میں مناسب سمجھو نبیذ تیار کرو' البتہ ہر نشہ آور چیز سے بچنا''۔

5671 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ - مَرْوَزِيٌّ - قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُبَيْدٍ الْكِنْدِيُّ - خُرَاسَانِيٌّ - قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَسِيْرُ اِذْ حَلَّ بِقَوْمٍ فَسَمِعَ لَهُمْ لَغَطًا فَقَالَ "مَا هٰذَا الصَّوْتُ" . قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَهُمْ شَرَابٌ يَشْرَبُوْنَهُ . فَبَعَثَ اِلَى الْقَوْمِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ "فِيْ اَيِّ شَيْءٍ تَنْتَبِذُوْنَ" . قَالُوْا نَنْتَبِذُ فِي النَّقِيْرِ وَالدُّبَّاءِ وَلَيْسَ لَنَا ظُرُوْفٌ . فَقَالَ "لَا تَشْرَبُوْا اِلَّا فِيْمَا اَوْكَيْتُمْ عَلَيْهِ" . قَالَ فَلَبِثَ بِذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَلْبَثَ ثُمَّ رَجَعَ عَلَيْهِمْ فَاِذَا هُمْ قَدْ اَصَابَهُمْ وَبَاءٌ وَاصْفَرُّوْا . قَالَ "مَا لِيْ اَرَاكُمْ قَدْ هَلَكْتُمْ" . قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرْضُنَا وَبِيئَةٌ وَحَرَّمْتَ عَلَيْنَا اِلَّا مَا اَوْكَيْنَا عَلَيْهِ . قَالَ "اشْرَبُوْا وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ" .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ اسی دوران آپ کا گزر کسی آبادی کے پاس سے ہوا۔ آپ نے وہاں لوگوں کے شور و غوغا کی آواز سنی' تو دریافت کیا: یہ آوازیں کس وجہ سے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں نے کوئی مخصوص مشروب استعمال کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بلوایا تو آپ نے دریافت کیا: تم لوگ کس چیز میں نبیذ تیار کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نقیر اور دباء میں نبیذ تیار کرتے ہیں' ہمارے پاس اور برتن نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صرف وہ مشروب پیو' جسے تم نے بند منہ والے (مشکیزے میں) تیار کیا ہو۔

راوی کہتے ہیں: پھر کچھ عرصہ گزر گیا' جتنا اللہ کو منظور تھا' اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر وہاں سے گزر ہوا' تو ان لوگوں کو وباء نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا اور ان کے رنگ زرد ہو چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں تم لوگ خاصے کمزور ہو چکے ہو؟ ان لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری سرزمین وبائی زمین ہے اور آپ نے ہمارے لیے بند منہ والے مشکیزے کے علاوہ ہر طرح کا مشروب حرام قرار دے دیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم (جس طرح کے برتن میں چاہو) پیو' البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

5670- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1973) .

5671- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1991) .

5672 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَهٰى عَنِ الظُّرُوْفِ شَكَتِ الْاَنْصَارُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَلَا اِذًا".

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص برتنوں سے منع کر دیا' تو انصار نے یہ شکایت کی انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس مشکیزے نہیں ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (پھر یہ ممانعت) نہیں ہے۔

41 - باب مَنْزِلَةِ الْخَمْرِ.

یہ باب ہے کہ شراب کی حیثیت

5673 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی اس رات آپ کی خدمت میں دو پیالے پیش کیے گئے۔ ایک شراب کا تھا اور ایک دودھ کا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو دیکھا' پھر آپ نے دودھ کو حاصل کر لیا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کی خدمت میں گزارش کی' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے مخصوص ہے' جس نے آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی' اگر آپ شراب حاصل کر لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

5674 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ خَالِدٍ - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ حَفْصٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَشْرَبُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا".

☆☆ ابن محیریز' ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور وہ اس کا نام دوسرا رکھیں گے''۔

42 - باب ذِكْرِ الرِّوَايَاتِ الْمُغَلَّظَاتِ فِيْ شُرْبِ الْخَمْرِ

یہ باب ہے کہ ان روایات کا تذکرہ جن میں شراب پینے کی شدید حرمت کا تذکرہ ہے

5672-اخرجه البخاري في الاشربة، باب ترخيص النبي صلى الله عليه وسلم في الاوعية و الظروف بعد النهي (الحديث 5592) و اخرجه ابو داؤد في الاشربة، باب في الاوعية (الحديث 3699) و اخرجه الترمذي في الاشربة، باب ما جاء في الرخصة ان ينبذ في الظروف (الحديث 1870) . تحفة الاشراف (2240) .

5673-اخرجه البخاري في التفسير، باب (اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام) (الحديث 4709) و اخرجه مسلم في الاشربة، باب جواز شرب اللبن (الحديث 92) . و الحديث عند البخاري في الاشربة، باب شرب اللبن (الحديث 5603) . تحفة الاشراف (13323)

5675 - اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ شَارِبُهَا حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زنا کرنے والا' زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا' شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا' چوری کرنے والا' چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' ڈاکہ ڈالنے والا' ڈاکہ ڈالتے ہوئے مومن نہیں رہتا' جبکہ لوگ اس کی طرف دیکھ بھی رہے ہوں' جب وہ ڈاکہ ڈال رہا ہو''۔

5676 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كُلُّهُمْ حَدَّثُوْنِي عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَّرْفَعُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زنا کرنے والا' زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' چوری کرنے والا' چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا' شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا' اور ڈاکہ ڈالنے والا شخص' جب وہ کسی قیمتی چیز پر ڈاکہ ڈال رہا ہو اور مسلمان اس کی طرف دیکھ رہے ہوں' تو وہ اس وقت مومن نہیں رہتا''۔

5677 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي نُعْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَنَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوْهُ".

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابونعم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے یہ بات نقل کی

5674- انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (15617) .

5675- اخرجه البخاري في المظالم، باب النهي بغير اذن صاحبه (الحديث 2475)، و في الحدود، باب ما يحذر من الحدود (الحديث 6772) و اخرجه مسلم في الايمان، باب بيان نقصان الايمان بالمعاصي و نفيه عن المتلبس بالمعصية على ارادة نفي كماله (الحديث 101 و 102) و اخرجه النسائي في الاشربة، ذكر الروايات المغلظات في شرب الخمر (الحديث 5676) و اخرجه ابن ماجه في الفتن، باب النهي عن النهبة (الحديث 3936) تحفة الاشراف (13191 و 14863) .

5676 تقدم (الحديث 5675) .

5677 انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (4301)

ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شراب پئے' اسے کوڑے لگاؤ' پھر اگر وہ پئے پھر کوڑے لگاؤ' پھر اگر وہ پئے پھر کوڑے لگاؤ' پھر وہ اگر پئے' تو اسے کوڑے لگاؤ' پھر وہ اگر پئے' تو اسے قتل کر دو''۔

5678 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ". ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ "فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نشہ کرلے' تو اسے کوڑے لگاؤ۔ پھر اگر وہ نشہ کرے' تو اسے کوڑے لگاؤ' پھر اگر وہ نشہ کرے تو اسے کوڑے لگاؤ' پھر آپ نے چوتھی مرتبہ ارشاد فرمایا: پھر تم اس کی گردن اڑا دو''۔

5679 - اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ وَّائِلٍ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوْسٰى عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِي شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِيَةَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بارے میں کوئی فرق نہیں کرتا کہ میں نے شراب پی ہو' یا میں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اس ستون کی عبادت کی ہو (یعنی شراب بت پرستی جتنا بڑا جرم ہے)

43 - باب ذِكْرِ الرِّوَايَةِ الْمُبَيِّنَةِ عَنْ صَلَوَاتِ شَارِبِ الْخَمْرِ.

یہ باب ہے کہ ان روایات کا تذکرہ جن میں شراب پینے والے شخص کی نمازوں کا حکم بیان کیا گیا ہے

5680 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عُثْمَانُ بْنُ حِصْنِ بْنِ عَلَّاقٍ - دِمَشْقِيٌّ - قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْمٍ اَنَّ ابْنَ الدَّيْلَمِيِّ رَكِبَ يَطْلُبُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ ابْنُ الدَّيْلَمِيِّ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ شَاْنَ الْخَمْرِ بِشَيْءٍ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِي فَيَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا".

☆☆ عروہ بن رویم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ابن دیلمی سوار ہوئے وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی تلاش میں تھے ابن

5678-اخرجه ابو داؤد في الحدود، باب اذا تتابع في شرب الخمر (الحديث 4484) . واخرجه ابن ماجه في الحدود، باب من شرب الخمر مرارًا (الحديث 2572) . تحفة الاشراف (14948) .

5679-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9132) .

5680-اخرجه النسائي في الاشربة، توبة شارب الخمر (الحديث 5686) مطولًا و اخرجه ابن ماجه في الاشربة، باب من شرب الخمر لم تقبل له صلاة (الحديث 3377) مطولًا . تحفة الاشراف (8843) .

دیلمی کہتے ہیں: میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کہا: اے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما! کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب کے بارے میں کوئی چیز بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کا جو بھی شخص شراب پیئے گا' تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا''۔

5681 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ - يَعْنِىْ ابْنَ خَلِيْفَةَ - عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ الْقَاضِى اِذَا اَكَلَ الْهَدِيَّةَ فَقَدْ اَكَلَ السُّحْتَ وَاِذَا قَبِلَ الرِّشْوَةَ بَلَغَتْ بِهِ الْكُفْرَ . وَقَالَ مَسْرُوْقٌ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَدْ كَفَرَ وَكُفْرُهُ اَنْ لَيْسَ لَهُ صَلَاةٌ .

☆☆ حکم بن عتیبہ، ابووائل کے حوالے سے مسروق کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''جب قاضی تحفہ لے تو وہ حرام کھاتا ہے اور جب وہ رشوت قبول کرتا ہے تو وہ اس کے ذریعے کفر تک پہنچ جاتا ہے''۔

مسروق کہتے ہیں: جو شخص شراب پیتا ہے' وہ کفر کرتا ہے اور اس کا کفر یہ ہے کہ اس کی نماز نہیں ہوتی۔

44 - باب ذِكْرِ الْاَثَامِ الْمُتَوَلِّدَةِ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ مِنْ تَرْكِ الصَّلَوَاتِ وَمِنْ قَتْلِ النَّفْسِ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَمِنْ وُقُوْعٍ عَلَى الْمَحَارِمِ .

یہ باب ہے کہ ان گناہوں کا تذکرہ جو شراب پینے کی صورت میں جنم لیتے ہیں' جس میں نماز کو ترک کرنا اور کسی کو ناحق طور پر قتل کرنا اور حرام کا ارتکاب کرنا شامل ہے

5682 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ اِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ تَعَبَّدَ فَعَلِقَتْهُ امْرَاَةٌ غَوِيَّةٌ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ جَارِيَتَهَا فَقَالَتْ لَهُ اِنَّا نَدْعُوْكَ لِلشَّهَادَةِ فَانْطَلَقَ مَعَ جَارِيَتِهَا فَطَفِقَتْ كُلَّمَا دَخَلَ بَابًا اَغْلَقَتْهُ دُوْنَهُ حَتّٰى اَفْضٰى اِلَى امْرَاَةٍ وَضِيْئَةٍ عِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِيَةُ خَمْرٍ فَقَالَتْ اِنِّىْ وَاللّٰهِ مَا دَعَوْتُكَ لِلشَّهَادَةِ وَلٰكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقَعَ عَلَىَّ اَوْ تَشْرَبَ مِنْ هٰذِهِ الْخَمْرَةِ كَاْسًا اَوْ تَقْتُلَ هٰذَا الْغُلَامَ .

قَالَ فَاسْقِيْنِىْ مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ كَاْسًا فَسَقَتْهُ كَاْسًا . قَالَ زِيْدُوْنِىْ فَلَمْ يَرِمْ حَتّٰى وَقَعَ عَلَيْهَا وَقَتَلَ النَّفْسَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ الْاِيْمَانُ وَاِدْمَانُ الْخَمْرِ اِلَّا لَيُوْشِكُ اَنْ يُخْرِجَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ .

☆☆ ابوبکر بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

5681-انفرد بہ النسائی . تحفۃ الاشراف (19433) .

5682-انفرد بہ النسائی، و النسائی فی الاشربۃ، ذکر الاثام المولدۃ عن شرب الخمر من ترک الصلوات و من قتل النفس التی حرم اللہ و من وقوع علی المحارم، الحدیث 5683) . تحفۃ الاشراف (9822)

شراب سے بچو' کیونکہ یہ تمام گناہوں کی جڑ ہے' تم سے پہلے کے زمانے میں جو لوگ گزر چکے ہیں' ان میں ایک عبادت گزار شخص تھا' ایک فاحشہ عورت اس کی محبت میں گرفتار ہوگئی' اس عورت نے اپنی کنیز کو اس کی طرف بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ ہم گواہی کے سلسلے میں تمہیں دعوت دیتے ہیں' وہ نیک شخص اس کنیز کے ساتھ چلا گیا۔ جب اس نے ایک دروازہ کھولا' تو کنیز نے اس کے پیچھے سے دروازہ بند کر دیا' یہاں تک کہ وہ نیک شخص اس خوبصورت عورت تک پہنچ گیا' اس عورت کے پاس ایک بچہ بھی موجود تھا اور شراب کا برتن بھی تھا' اس عورت نے کہا' اللہ کی قسم! میں نے تمہیں گواہی دینے کے لئے نہیں بلایا' بلکہ میں نے تمہیں اس لیے بلایا ہے' یا تو تم میری خواہش پوری کر دو' یا شراب پی لو' یا اس بچے کو قتل کر دو' تو اس نیک شخص نے کہا: مجھے شراب پلا دو۔ اس عورت نے اسے ایک پیالہ پلا دیا۔ اس نے کہا: مجھے اور پلاؤ' اس کی یہی حالت رہی' یہاں تک کہ اس شخص نے اس عورت کے ساتھ گناہ بھی کر لیا اور بچے کو قتل بھی کر دیا۔

5683 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ - عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُوْلُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ فَاِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِّمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ يَتَعَبَّدُ وَيَعْتَزِلُ النَّاسَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ وَالْاِيْمَانُ اَبَدًا اِلَّا يُوْشِكُ اَحَدُهُمَا اَنْ يُّخْرِجَ صَاحِبَهُ.

★★ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تم شراب سے بچو! اللہ کی قسم! ایمان اور مستقل شراب نوشی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اس بات کا امکان موجود ہے کہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو باہر نکال دے۔

ایک روایت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ منقول ہیں: شراب سے بچو' کیونکہ یہ تمام گناہوں کی جڑ ہے' تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں' ان میں سے ایک شخص تھا' جو عبادت گزار تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا' اس کے بعد حسب سابق واقعہ بیان کیا گیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم شراب سے بچو' اللہ کی قسم! شراب اور ایمان اکٹھے نہیں رہ سکتے اور اس بات کا امکان موجود ہے کہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو نکال دے۔

5684 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْعَلَاءِ - وَهُوَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ - عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَنْتَشِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ مَادَامَ فِيْ جَوْفِهِ اَوْ عُرُوْقِهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَّاِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَّاِنِ انْتَشَى لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَّاِنْ مَاتَ فِيْهَا مَاتَ كَافِرًا. خَالَفَهُ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"جو شخص شراب پیے اور اسے نشہ نہ ہو' تو اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوگی' جب تک وہ شراب اس کے پیٹ میں یا اس

5683 - تقدم في الاشربة ذكر الآثام المتولدة عن شرب الخمر من ترك الصلوات و من قتل النفس التي حرم الله و من وقوع على المحارم (الحديث 5682) .

[illegible] (7401)

کی رگوں میں موجود رہے گی اگر وہ مرجائیگا' تو وہ کافر ہونے کے عالم میں مرے گا' اور اگر اسے نشہ ہوگیا' تو پھر اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی' اگر وہ اس دوران مرگیا' تو کافر ہونے کے عالم میں مرے گا۔

یزید بن ابوزیاد نے اس کے برخلاف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)

5685 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ يَزِيْدَ ح وَاَنْبَاَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَعَلَهَا فِیْ بَطْنِهٖ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً سَبْعًا اِنْ مَاتَ فِيْهَا" . وَقَالَ ابْنُ اٰدَمَ "فِيْهِنَّ مَاتَ كَافِرًا فَاِنْ اَذْهَبَتْ عَقْلَهٗ عَنْ شَیْءٍ مِّنَ الْفَرَائِضِ" . وَقَالَ ابْنُ اٰدَمَ "الْقُرْاٰنِ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اِنْ مَاتَ فِيْهَا" . وَقَالَ ابْنُ اٰدَمَ "فِيْهِنَّ مَاتَ كَافِرًا" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص شراب پیئے اور اسے اپنے پیٹ میں ڈال لے' تو اللہ تعالیٰ سات دن تک اس کی نماز کو قبول نہیں کرے گا' اگر وہ اس دوران مرگیا (یہاں ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) ان دنوں میں مرگیا' تو وہ کافر ہونے کے عالم میں مرے گا اور اگر اس کی عقل فرائض کے حوالے سے کسی چیز سے رخصت ہوگئی (یہاں ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) قرآن کے حوالے سے رخصت ہوگئی' تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی' اگر وہ اس دوران مرگیا (تو ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) تو وہ اس دوران کافر ہونے کے عالم میں مرے گا''۔

45 - باب تَوْبَةِ شَارِبِ الْخَمْرِ .

یہ باب ہے کہ شراب پینے والے کا توبہ کرنا

5686 - اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ ح وَاَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو - وَهُوَ الْاَوْزَاعِیُّ - عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ فِیْ حَائِطٍ لَهٗ بِالطَّائِفِ يُقَالُ لَهُ الْوَهْطُ وَهُوَ مُخَاصِرٌ فَتًى مِّنْ قُرَيْشٍ يُزَنُّ ذٰلِكَ الْفَتٰى بِشُرْبِ الْخَمْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ شَرْبَةً لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ تَوْبَةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ تُقْبَلْ تَوْبَتُهٗ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ

5685-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8921) .

5686-اخرجه ابن ماجه في الاشربة، باب من شرب الخمر لم تقبل له صلاة (الحديث 3377) . والحديث عند النسائي في الاشربة، ذكر الرواية المبينة عن صلوات شارب الخمر (الحديث 5680) . تحفة الاشراف (8843)

اَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" . اللَّفْظُ لِعَمْرٍو .

☆☆ عبداللہ بن دیلمی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اس وقت طائف میں اپنے ایک باغ میں موجود تھے' جس کا نام وہط تھا۔ انہوں نے قریش کے ایک نوجوان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر چل رہے تھے۔ اس نوجوان پر یہ الزام عائد کیا گیا تھا کہ اس نے شراب پی ہوئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایک مرتبہ شراب پی لے' تو چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی' پھر اگر وہ توبہ کر لے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا' اگر وہ پھر ایسا ہی کرتا ہے' تو چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی' پھر اگر اس نے توبہ کر لی' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا' پھر اگر اس نے اسی طرح کیا' تو چالیس دن تک اس کی توبہ نہیں ہوگی' اگر اس نے توبہ کر لی' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا' پھر اگر اس نے یہ عمل کیا' تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اسے قیامت کے دن طینۃ الخبال پلائے۔

روایت کے یہ الفاظ عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ کے نقل کردہ ہیں: طینۃ الخبال

5687 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَّالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں شراب پئے اور پھر اس سے توبہ نہ کرے' تو وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا''۔

46 - باب الرِّوَايَةِ فِي الْمُدْمِنِيْنَ فِي الْخَمْرِ .

یہ باب ہے کہ باقاعدگی سے شراب پینے والوں کے بارے میں روایت

5688 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ نُبَيْطٍ عَنْ جَابَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَّلَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جو احسان جتانے والا ہو' یا والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو' یا باقاعدگی سے شراب پینے والا ہو''۔

5687-اخرجه البخاري في الاشربة، باب قول الله تعالى (انما الخمر و الميسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون) (الحديث 5575) و اخرجه مسلم في الاشربة، باب عقوبة من شرب الخمر اذا لم يتب منها بمنعه اياها في الآخرة (الحديث 76 و 77) . تحفة الاشراف (8359) .

5688-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8612)

5689 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ" .

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں شراب پیئے اور مرجائے اور وہ باقاعدگی سے اسے پیتا رہا ہو اور اس نے اس سے توبہ نہ کی ہو تو وہ آخرت میں اسے نہیں پئے گا''۔

5690 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا میں شراب پئے اور اسی عالم میں مرجائے کہ وہ باقاعدگی سے اسے پیتا ہو تو وہ آخرت میں اسے نہیں پئے گا''۔

5691 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيٰى عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ مَنْ مَاتَ مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ نُضِحَ فِي وَجْهِهٖ بِالْحَمِيْمِ حِيْنَ يُفَارِقُ الدُّنْيَا .

☆☆ ضحاک بیان کرتے ہیں: جو شخص باقاعدگی سے شراب پیتے ہوئے مرجائے تو جب وہ دنیا سے جدا ہوگا' تو اس کے منہ پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائیگا۔

47 - باب تَغْرِيْبِ شَارِبِ الْخَمْرِ .

یہ باب ہے کہ شراب پینے والے کو جلاوطن کردینا

5692 - اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ غَرَّبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَبِيْعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ فِي الْخَمْرِ اِلٰى خَيْبَرَ فَلَحِقَ بِهِرَقْلَ فَتَنَصَّرَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا اُغَرِّبُ بَعْدَهٗ مُسْلِمًا .

5689-اخرجه مسلم في الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمر وان كل خمر حرام (الحديث 73) مطولاً و اخرجه ابو داود في الاشربة، باب النهي عن المسكر (الحديث 3679) مطولاً و اخرجه الترمذي في الاشربة، باب ما جاء في شارب الخمر (الحديث 1861) مطولاً و اخرجه النسائي في الاشربة، الرواية في المدمنين في الخمر (الحديث 5690) و الحديث عند النسائي في الاشربة اثبات اسم الخمر لكل مسكر من الاشربة (الحديث 5598 و 5599 و 5600 و 5601) . تحفة الاشراف (7516)

5690 تقدم (الحديث 5689)

5691 تفرد به النسائي تحفة الاشراف (18823)

5692 انفرد به النسائي تحفة الاشراف (10453)

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ربیعہ بن امیہ کو شراب پینے کی وجہ سے خیبر کی طرف جلاوطن کر دیا تھا' وہ ہرقل سے جا کر مل گیا اور عیسائی ہو گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج کے بعد میں کسی مسلمان کو جلا وطن نہیں کروں گا۔

48 - باب ذِكْرِ الْاَخْبَارِ الَّتِيْ اعْتَلَّ بِهَا مَنْ اَبَاحَ شَرَابَ الْمُسْكِرِ .

یہ باب ہے کہ ان روایات کا تذکرہ' جن کے ذریعے اس شخص نے استدلال کیا ہے جس نے نشہ آور چیز پینے کو مباح قرار دیا ہے

5693 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اشْرَبُوْا فِي الظُّرُوْفِ وَلَا تَسْكَرُوْا" .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ غَلِطَ فِيْهِ اَبُو الْاَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ لَا نَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا تَابَعَهُ عَلَيْهِ مِنْ اَصْحَابِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَسِمَاكٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَكَانَ يَقْبَلُ التَّلْقِيْنَ . قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ اَبُو الْاَحْوَصِ يُخْطِءُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ . خَالَفَهُ شَرِيْكٌ فِيْ اِسْنَادِهِ وَفِيْ لَفْظِهِ .

☆☆ حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"برتنوں میں پی لو البتہ نشے کی حد تک نہ پہنچو"۔

امام نسائی بیان کرتے ہیں: یہ روایت منکر ہے' اس میں ابواحوص سلام بن سلیم نامی راوی نے غلطی کی ہے' ہمیں نہیں معلوم کہ سماک بن حرب کے شاگردوں میں سے کسی نے اس حوالے سے اس کی متابعت کی ہو اور سماک نامی راوی بھی قوی نہیں ہے' وہ تلقین کو قبول کرتا تھا۔

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: ابواحوص نامی راوی نے اس روایت میں غلطی کی ہے' شریک نے اس روایت کی سند اور اس کے الفاظ میں اس کے برخلاف نقل کیا ہے (جو درج ذیل ہے)

5694 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ . خَالَفَهُ اَبُوْ

5693- تفرد به النسائی . و سیاتی فی الاشربة، ذکر الاخبار التی اعتل بها من اباح شراب المسکر (الحدیث 5695) . تحفة الاشراف (11723)

5694- اخرجه مسلم فی الجنائز، باب استئذان النبی صلی الله علیه وسلم ربه عزوجل فی زیارة قبر امه (الحدیث 106 م) مطولاً و فی الاضاحی باب بیان ما کان من النهی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث فی اول الاسلام و بیان نسخه و اباحته الی متی شاء (الحدیث 37م) مطولاً، و فی الاشربة، باب النهی عن الانتباذ فی المزفت و الدباء و الحنتم و النقیر و بیان انه منسوخ و انه الیوم حلال ما لم یصر مسکرا (الحدیث 64) و اخرجه الترمذی فی الاشربة، باب ما جاء فی الرخصة ان ینبذ فی الظروف (الحدیث 1869) و اخرجه ابن ماجه فی الاشربة باب ما رخص فیه من ذلک (الحدیث 3405) . و الحدیث عند الترمذی فی الجنائز باب ما جاء فی الرخصة فی زیارة القبور (الحدیث 1054) و فی الاضاحی باب ما جاء فی الرخصة فی اکلها بعد ثلاث (الحدیث 1510) . تحفة الاشراف (1932) .

عَوَانَةَ .

☆☆ ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے دباء ٔحنتم 'نقیر اور مزفت سے منع کیا ہے۔

ابوعوانہ نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے (جو درج ذیل ہے)

5695 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَجَّاجٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قُرْصَافَةَ - امْرَاَةٌ مِّنْهُمْ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْرَبُوْا وَلَا تَسْكَرُوْا .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَيْضًا غَيْرُ ثَابِتٍ وَّقُرْصَافَةُ هٰذِهٖ لَا نَدْرِيْ مَنْ هِيَ وَالْمَشْهُوْرُ عَنْ عَائِشَةَ خِلَافُ مَا رَوَتْ عَنْهَا قُرْصَافَةُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''تم شراب پیو اور نشے کی حد تک نہ پہنچو''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت بھی ثابت شدہ نہیں ہے' کیونکہ قرصافہ نامی خاتون کے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ یہ کون ہے؟ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مشہور طور پر قرصافہ کے برخلاف منقول ہے۔

5696 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ قُدَامَةَ الْعَامِرِيِّ اَنَّ جَسْرَةَ بِنْتَ دَجَاجَةَ الْعَامِرِيَّةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ سَاَلَهَا اُنَاسٌ كُلُّهُمْ يَسْاَلُ عَنِ النَّبِيْذِ يَقُوْلُ نَنْبِذُ التَّمْرَ غُدْوَةً وَّنَشْرَبُهٗ عَشِيًّا وَّنَنْبِذُهٗ عَشِيًّا وَّنَشْرَبُهٗ غُدْوَةً . قَالَتْ لَا اُحِلُّ مُسْكِرًا وَّاِنْ كَانَ خُبْزًا وَّاِنْ كَانَتْ مَاءً . قَالَتْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کچھ لوگوں نے ان سے دریافت کیا' انہوں نے ان سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے یہ بتایا: ہم کھجور کی نبیذ صبح کے وقت تیار کرتے ہیں اور شام کے وقت پی لیتے ہیں' یا شام کے وقت تیار کرتے ہیں' تو صبح کے وقت پی لیتے ہیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں کسی نشہ آور چیز کو حلال قرار نہیں دیتی' خواہ وہ روٹی ہی کیوں نہ ہو' یا وہ پانی ہی کیوں نہ ہو۔ یہ بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

5697 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَتْنَا كَرِيْمَةُ بِنْتُ هَمَّامٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقُوْلُ نُهِيتُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ نُهِيتُمْ عَنِ الْحَنْتَمِ نُهِيتُمْ عَنِ الْمُزَفَّتِ . ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَتْ اِيَّاكُنَّ وَالْجَرَّ الْاَخْضَرَ وَاِنْ اَسْكَرَكُنَّ مَاءُ حُبِّكُنَّ فَلَا تَشْرَبْنَهٗ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تم لوگوں کو دباء سے منع کیا گیا ہے' تم لوگوں کو حنتم سے منع کیا گیا ہے۔ تم لوگوں کو مزفت سے منع کیا گیا ہے۔ پھر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خواتین کی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا: تم سبز گھڑا استعمال کرنے سے بچو'

5695-تقدم (الحديث 5693) .

5696-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17831) .

5697-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17960) .

اور اگر تمہارے مٹکے کا پانی بھی تمہیں نشہ کردے تو تم اسے بھی نہ پیو۔

5698 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي وَالِدَتِي عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ ۔

وَاعْتَلُّوْا بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے مختلف مشروبات کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نشہ آور چیز سے منع کرتے تھے۔

ان لوگوں نے عبداللہ بن شداد کی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کردہ روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔ (جو درج ذیل ہے)

5699 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ يَذْكُرُهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ ۔ ابْنُ شُبْرُمَةَ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ ۔

☆☆ عبداللہ بن شداد' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''شراب کی تھوڑی اور زیادہ مقدار کو حرام قرار دیا گیا ہے اور ہر قسم کے مشروب سے نشے کو (حرام قرار دیا گیا ہے)''

ابن شبرمہ نامی راوی نے یہ روایت عبداللہ بن شداد سے نہیں سنی ہے۔

5700 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الثِّقَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ ۔ خَالَفَهُ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: شراب کو بھی بعینہ حرام قرار دیا گیا ہے' خواہ اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ ہو اور ہر مشروب سے نشے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

ابوعون محمد بن عبیداللہ ثقفی نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے (جو درج ذیل ہے)

5701 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ح وَاَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِي عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

5698-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17974) .

5699-انفرد به النسائي و سائي في الاشربة، ذكر الاخبار التي اعتل بها من اباح شراب السكر (الحديث 5700 و 5701 و 5702) تحفة الاشراف (5789) .

5700-تقدم (الحديث 5699) .

5701-تقدم (الحديث 5699) .

شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ . لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْحَكَمِ قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: شراب کو بھی بعینہ حرام قرار دیا گیا ہے خواہ اس کی مقدار تھوڑی ہو یا زیادہ ہو اور ہر ایسے مشروب سے منع کیا گیا ہے جو نشہ کر دے۔

ابن حکم نامی راوی نے اس کی تھوڑی یا زیادہ مقدار کے الفاظ کا ذکر نہیں کیا۔

5702 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ ذَرِيْحٍ عَنْ اَبِىْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَمَا اَسْكَرَ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ شُبْرُمَةَ وَهُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ كَانَ يُدَلِّسُ وَلَيْسَ فِىْ حَدِيْثِهٖ ذِكْرُ السَّمَاعِ مِنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ وَرِوَايَةُ اَبِىْ عَوْنٍ اَشْبَهُ بِمَا رَوَاهُ الثِّقَاتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''شراب کی تھوڑی اور زیادہ مقدار کو اور ہر ایسے مشروب کو جو نشہ کر دے حرام قرار دیا گیا ہے''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ سے منقول روایت کے حوالے سے یہ روایت درست ہونے کے زیادہ لائق ہے جبکہ ہشیم بن بشیر نامی راوی تدلیس کیا کرتا تھا اس کی روایت میں ابن بشرمہ سے سماع کا تذکرہ نہیں ہے اور ابوعون کی نقل کردہ روایت ان روایات سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے جو ثقہ راویوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

5703 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِىِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلَى الْكَعْبَةِ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذَقَ وَمَا اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ . قَالَ اَنَا اَوَّلُ الْعَرَبِ سَاَلَهٗ .

☆☆ ابوجویریہ جرمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا وہ اس وقت خانہ کعبہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان سے باذق سے (مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: باذق (کا مسئلہ سا منے آنے سے پہلے) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (دنیا) تشریف لے گئے' (یا باذق کے بارے میں پہلے ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ فیصلہ دے چکے ہیں) کہ جو چیز نشہ کر دے' وہ حرام ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں وہ پہلا عرب شخص تھا جنہوں نے ان سے (باذق کے بارے میں) دریافت کیا تھا۔

5704 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَالنَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحَكَمِ يُحَدِّثُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُحَرِّمَ - اِنْ كَانَ مُحَرِّمًا مَا

5702-تقدم (الحديث 5699)

5703-تقدم (الحديث [illegible])

5704-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (632[illegible])

حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ - فَلْيُحَرِّمِ النَّبِيذَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو شخص اس بات کو پسند کرے وہ اس چیز کو حرام قرار دے اگر وہ اس چیز کو حرام قرار دینے والا ہو جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے' تو وہ نبیذ کو بھی حرام قرار دے''۔

5705 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّي امْرُؤٌ مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ وَاِنَّ اَرْضَنَا اَرْضٌ بَارِدَةٌ وَاِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا نَشْرَبُهُ مِنَ الزَّبِيبِ وَالْعِنَبِ وَغَيْرِهِ وَقَدْ اُشْكِلَ عَلَيَّ . فَذَكَرَ لَهُ ضُرُوبًا مِنَ الْاَشْرِبَةِ فَاَكْثَرَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ لَمْ يَفْهَمْهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ قَدْ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ اجْتَنِبْ مَا اَسْكَرَ مِنْ تَمْرٍ اَوْ زَبِيبٍ اَوْ غَيْرِهِ .

☆☆ عیینہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں خراسان سے تعلق رکھنے والا شخص ہوں' ہمارا علاقہ ٹھنڈا ہے' ہم وہاں ایک مشروب تیار کرتے ہیں' جسے ہم کشمش اور انگور وغیرہ سے تیار کرتے ہیں (راوی کہتے ہیں:) یہاں مجھے کچھ الفاظ کے بارے میں شک ہے' اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے مختلف طرح کے مشروبات کا ذکر کیا اور کئی مشروبات کا ذکر کیا' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس کا سوال پوری طرح سمجھ نہیں پائے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: تم نے میرے سامنے کئی چیزوں کا ذکر کر دیا ہے' تم ہر اس چیز سے اجتناب کرو' جو نشہ کرتی ہے' خواہ وہ کھجور کے ذریعے بنائی گئی ہو' یا کشمش کے ذریعے بنائی گئی ہو' یا کسی بھی چیز کے ذریعے بنائی گئی ہو۔

5706 - اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيذُ الْبُسْرِ بَحْتًا لَا يَحِلُّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدھی پکی کھجور کی نبیذ جبکہ وہ خالص ہو تو وہ حلال نہیں ہے۔

5707 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْاَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَنَهٰى عَنْهُ . قُلْتُ يَا اَبَا عَبَّاسٍ اِنِّي اَنْتَبِذُ فِي جَرَّةٍ خَضْرَاءَ نَبِيذًا حُلْوًا فَاَشْرَبُ مِنْهُ فَيُقَرْقِرُ بَطْنِي . قَالَ لَا تَشْرَبْ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ .

☆☆ ابو جمرہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کے فرائض سرانجام دیتا تھا' ایک مرتبہ ایک خاتون ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے ان سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اسے منع کر دیا۔ میں نے کہا: اے ابو عباس! میں بھی سبز گھڑے میں نبیذ تیار کرتا ہوں' جو میٹھی ہوتی ہے' تو میں اسے پی لیتا ہوں' وہ

5705-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5815) .

5706-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5442) .

5707-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6534) .

میرے پیٹ میں ریح پیدا کرتی ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اسے نہ پیو اگر چہ وہ شہد سے زیادہ میٹھی ہو۔

5708 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ - وَهُوَ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ - قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ نَصْرٌ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ جَدَّةً لِيْ تَنْبِذُ نَبِيْذًا فِيْ جَرٍّ اَشْرَبُهُ حُلْوًا اِنْ اَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ خَشِيْتُ اَنْ اَفْتَضِحَ . فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ لَيْسَ بِالْخَزَايَا وَلَا النَّادِمِيْنَ" . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِنَّا لَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي اَشْهُرِ الْحُرُمِ فَحَدِّثْنَا بِاَمْرٍ اِنْ عَمِلْنَا بِهٖ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُوْ بِهٖ مَنْ وَّرَائَنَا . قَالَ "اٰمُرُكُمْ بِثَلَاثٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اٰمُرُكُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ" . قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ . قَالَ "شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامُ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ" .

☆☆ ابوجمرہ نصر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا، میری دادی اماں ایک گھڑے میں نبیذ تیار کرتی ہیں جسے میں پیتا ہوں وہ بہت میٹھی ہوتی ہے اگر میں اسے زیادہ پی لوں اور لوگوں کے پاس آ کر بیٹھوں تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ مجھے رسوائی کا شکار ہونا پڑے (یعنی مجھے نشہ ہو جائے) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اس وفد کو ایسی خوش آمدید جو رسوائی اور شرمندگی کے بغیر ہو ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے اور آپ کے درمیان مشرکین رہتے ہیں اس لیے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں آپ ہمیں ایسی چیز کے بارے میں بیان کیجئے کہ جب ہم اس پر عمل کر لیں تو ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کو بھی اس کی دعوت دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں تین چیزوں کی ہدایت کرتا ہوں اور تمہیں چار چیزوں سے منع کرتا ہوں میں تمہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی ہدایت کرتا ہوں کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے مراد کیا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے نماز قائم کرنا زکوٰۃ ادا کرنا اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کرنا اور میں تمہیں چار چیزوں سے منع کرتا ہوں اس نبیذ سے جو دبا یا نقیر یا حنتم یا مزفت میں تیار کی جاتی ہے۔

5709 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ هَبَّانَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ اِنَّ لِيْ جُرَيْرَةً اَنْتَبِذُ فِيْهَا حَتّٰى اِذَا غَلٰى وَسَكَنَ شَرِبْتُهُ . قَالَ مُذْ كَمْ هٰذَا شَرَابُكَ قُلْتُ مُذْ عِشْرُوْنَ سَنَةً اَوْ قَالَ مُذْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً . قَالَ طَالَمَا تَرَوَّتْ عُرُوْقُكَ مِنَ الْخَبَثِ . وَمِمَّا اعْتَلُّوْا بِهٖ حَدِيْثُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ .

5708-تقدم (الحديث 5046) .

5709-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6334) .

☆☆ قیس بن ہنان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کرتے ہوئے کہا: میرا ایک گھڑا ہے جس میں نبیذ تیار کرتا ہوں' یہاں تک کہ جب وہ جوش میں آ کر پرسکون ہو جائے' تو میں اسے پی لیتا ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کتنے عرصے سے یہ مشروب پی رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: تقریباً بیس سال سے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) چالیس سال سے' تو انہوں نے فرمایا: اتنے طویل عرصے سے تمہاری رگیں ایک خبیث چیز سے سیراب ہو رہی ہیں۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) ان لوگوں نے عبدالملک بن نافع کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت سے بھی استدلال کیا ہے (جو درج ذیل ہے:)

5710 - اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا الْعَوَّامُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَاَيْتُ رَجُلًا جَآءَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ نَبِيْذٌ وَّهُوَ عِنْدَ الرُّكْنِ وَدَفَعَ اِلَيْهِ الْقَدَحَ فَرَفَعَهُ اِلٰى فِيْهِ فَوَجَدَهُ شَدِيْدًا فَرَدَّهُ عَلٰى صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ "عَلَيَّ بِالرَّجُلِ" . فَاُتِيَ بِهِ فَاَخَذَ مِنْهُ الْقَدَحَ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَصَبَّهُ فِيْهِ فَرَفَعَهُ اِلٰى فِيْهِ فَقَطَّبَ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ اَيْضًا فَصَبَّهُ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ "اِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ هٰذِهِ الْاَوْعِيَةُ فَاكْسِرُوْا مُتُوْنَهَا بِالْمَآءِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو دیکھا' وہ ایک پیالے میں نبیذ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس موجود تھے' اس نے وہ پیالہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے منہ کی طرف بلند کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں جوش نظر آیا۔

حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حرام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس لے کے آؤ' اس شخص کو لایا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پیالہ لیا پھر آپ نے پانی منگوایا پھر آپ نے اس میں پانی ڈالا پھر آپ نے اس پیالے کو اپنے منہ کی طرف بلند کیا۔ آپ کے چہرے سے ناراضگی کے آثار ظاہر ہوئے۔ آپ نے پھر پانی منگوایا اس میں پانی ڈالا پھر آپ نے فرمایا: جب تم پرانے برتنوں میں موجود مشروب گاڑھے ہو جائیں' تو ان کے گاڑھے پن کو پانی کے ذریعے ختم کر دو۔

5711 - وَاَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ نَافِعٍ لَيْسَ بِالْمَشْهُوْرِ وَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ وَالْمَشْهُوْرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافُ حِكَايَتِهِ .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

5710-اخرجه النسائي في السنن ... ذكر الاخبار التي اعتل بها من اباح شراب السكر (الحديث 5711) . تحفة الاشراف (7303)

5711-تقدم (الحديث 5710)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن نافع نامی راوی مشہور نہیں' اور اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے برعکس منقول ہے (جو درج ذیل ہے)

5712 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَیْءٍ يَنِشُّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے ان سے مشروبات کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: ہر اس چیز سے اجتناب کرو جس میں جوش آ چکا ہو (یعنی جو نشہ پیدا کر دے)

5713 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَیْءٍ يَنِشُّ .

☆☆ زید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کچھ مشروبات کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم ہر اس چیز سے اجتناب کرو جس میں جھاگ آ چکا ہو (یعنی جو نشہ آور ہو)

5714 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْمُسْكِرُ قَلِيْلُهٗ وَكَثِيْرُهٗ حَرَامٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نشہ آور چیز تھوڑی یا زیادہ مقدار میں حرام ہے۔

5715 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے"۔

5716 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ شَيْئًا - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ - يَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "حَرَّمَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ" .

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

5712-انفرد به النسائي . و سيأتي في الاشربة، ذكر الاخبار التي اعتل بها من اباح شراب السكر (الحديث 5713) تحفة الاشراف (6742) .

5713-تقدم (الحديث 5712) .

5714-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7437)

5715-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8397) .

5716-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7019)

''اللہ تعالیٰ نے خمر کو حرام قرار دیا ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے''۔

5717 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُوْرِيَّ - قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ".

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰؤُلَاءِ اَهْلُ الثَّبْتِ وَالْعَدَالَةِ مَشْهُوْرُوْنَ بِصِحَّةِ النَّقْلِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ لَا يَقُوْمُ مَقَامَ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ وَلَوْ عَاضَدَهُ مِنْ اَشْكَالِهٖ جَمَاعَةٌ وَّبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ تمام راوی ثبت ہیں اور عدالت کے ساتھ متصف ہیں' اور نقل کے اعتبار سے یہ روایات مشہور ہیں' جبکہ عبدالملک نامی راوی ان میں سے کسی ایک کی جگہ بھی کھڑا نہیں ہوسکتا' اگرچہ اس جیسے لوگوں کی ایک جماعت اس کو تقویت دے' تو بھی اس کی روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا' باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل ہوتی ہے۔

5718 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ السَّعِيْدِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ رُقَيَّةُ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ كُنْتُ فِيْ حَجْرِ ابْنِ عُمَرَ فَكَانَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيْبُ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْغَدِ ثُمَّ يُجَفَّفُ الزَّبِيْبُ وَيُلْقٰى عَلَيْهِ زَبِيْبٌ اٰخَرُ وَيُجْعَلُ فِيْهِ مَاءٌ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ الْغَدِ طَرَحَهُ.

وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو.

☆☆ رقیہ بنت عمرو بن سعید بیان کرتی ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زیر پرورش لڑکی تھی۔ ان کے لیے کشمش کو پانی میں بھگو دیا جاتا تھا۔ اگلے روز وہ اسے پی لیتے تھے' پھر کشمش کو خشک کرلیا جاتا تھا' اس میں دوسری کشمش ڈالی جاتی تھی' اس میں پانی ڈال دیا جاتا تھا' تو وہ اسے اگلے روز بھی پی لیتے تھے یہاں تک کہ جب اس سے اگلا دن آ جاتا تھا' تو وہ اس کشمش کو پھینک دیتے تھے

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) ان لوگوں نے حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ (درج ذیل روایت) سے بھی استدلال کیا ہے۔

5719 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَطِشَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ فَاسْتَسْقٰى فَاُتِيَ بِنَبِيْذٍ مِّنَ السِّقَايَةِ فَشَمَّهُ فَقَطَّبَ فَقَالَ "عَلَيَّ بِذَنُوْبٍ مِّنْ زَمْزَمَ". فَصَبَّ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ رَجُلٌ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ

5717-تقدم (الحديث 5603)

5718-انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (8602)

5719-انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (9980)

اللّٰهِ قَالَ "لَا" . وَهٰذَا خَبَرٌ ضَعِيفٌ لِاَنَّ يَحْيَى بْنَ يَمَانٍ انْفَرَدَ بِهِ دُوْنَ اَصْحَابِ سُفْيَانَ وَيَحْيَى بْنُ يَمَانٍ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ لِسُوْءِ حِفْظِهِ وَكَثْرَةِ خَطَئِهِ .

☆☆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خانہ کعبہ کے اردگرد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس محسوس ہوئی' آپ نے پینے کے لئے کچھ طلب کیا' تو آپ کے لئے مشکیزے میں سے نبیذ لائی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سونگھا' تو آپ کے چہرے پر ناگواری کے آثار نمایاں ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس زمزم کے پانی کا ڈول لے کے آؤ' آپ نے وہ پانی اس مشکیزے میں نڈیلا۔ پھر آپ نے اس نبیذ کو پی لیا۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا جی نہیں!

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت ضعیف ہے' کیونکہ یحییٰ بن یمان نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔ سفیان کے دیگر شاگردوں نے اسے نقل نہیں کیا اور یحییٰ بن یمان نامی راوی سے استدلال نہیں کیا جا سکتا' کیونکہ اس کا حافظہ بھی خراب ہے اور وہ غلطیاں بھی بکثرت کرتا ہے۔

5720 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حِصْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ فِي بَعْضِ الْاَيَّامِ الَّتِي كَانَ يَصُوْمُهَا فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهُ بِنَبِيْذٍ صَنَعْتُهُ فِي دُبَّاءٍ فَلَمَّا كَانَ الْمَسَاءُ جِئْتُهُ اَحْمِلُهَا اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَصُوْمُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَكَ بِهٰذَا النَّبِيْذِ . فَقَالَ "اَدْنِهِ مِنِّي يَا اَبَا هُرَيْرَةَ" . فَرَفَعْتُهُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ "خُذْ هٰذِهِ فَاضْرِبْ بِهَا الْحَائِطَ فَاِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ" . وَمِمَّا احْتَجُّوْا بِهِ فِعْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات یاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن روزہ رکھا ہوا تھا۔ میں نے آپ کی افطاری کے لئے نبیذ تیار کی' میں نے وہ نبیذ دباء میں تیار کی' جب شام کا وقت ہوا' میں اسے اٹھا کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے پتہ چلا ہے کہ آج آپ نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو میں نے آپ کی افطاری کے لئے یہ نبیذ تیار کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! اسے میرے قریب کرو' میں نے اسے آپ کی طرف کیا تو وہ گاڑھی ہو چکی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پکڑو اور اسے دیوار پر پھینک دو' کیونکہ یہ اس شخص کا مشروب ہے' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) ان لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فعل سے بھی استدلال کیا ہے (جو درج ذیل روایات میں مذکور ہے)

5721 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ - اِمَامٌ لَنَا وَكَانَ مِنْ

5720-تقدم (الحديث 5226) .

5721-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10660) .

اَسْنَانِ الْحَسَنِ - عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا خَشِیْتُمْ مِنْ نَّبِیْذٍ شِدَّتَهٗ فَاكْسِرُوْهُ بِالْمَآءِ - قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ - مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّشْتَدَّ .

☆☆ ابورافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جب تمہیں نبیذ کے گاڑھے ہونے کا اندیشہ ہو تو تم اس کے گاڑھے پن کو پانی کے ذریعے ختم کردو۔

عبداللہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس کے گاڑھا ہونے سے پہلے ایسا کرو۔

5722 - اَخْبَرَنَا زَكَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ تَلَقَّتْ ثَقِیْفٌ عُمَرَ بِشَرَابٍ فَدَعَا بِهٖ فَلَمَّا قَرَّبَهٗ اِلٰی فِیْهِ كَرِهَهٗ فَدَعَا بِهٖ فَكَسَرَهٗ بِالْمَآءِ فَقَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوْا .

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ثقیف نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مشروب پیش کیا۔ آپ نے اسے لیا جب آپ نے اسے منہ کے قریب کیا' تو اسے ناپسند کیا۔ پھر آپ نے پانی منگوایا' پھر پانی کے ذریعے اس کی شدت کو کم کیا اور فرمایا: تم لوگ اس طرح کرلیا کرو۔

5723 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ } قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ { عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ كَانَ النَّبِیْذُ الَّذِیْ یَشْرَبُهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ خُلِّلَ . وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی صِحَّةِ هٰذَا حَدِیْثُ السَّائِبِ .

☆☆ عتبہ بن فرقد بیان کرتے ہیں: وہ نبیذ جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیا کرتے تھے' وہ سرکہ بن چکی ہوتی تھی۔

اس بات کے صحیح ہونے پر سائب کی نقل کردہ روایت دلالت کرتی ہے (جو درج ذیل ہے)

5724 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ اِنِّیْ وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِیْحَ شَرَابٍ فَزَعَمَ اَنَّهٗ شَرَابُ الطِّلَاءِ وَاَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَاِنْ كَانَ مُسْكِرًا جَلَدْتُهٗ فَجَلَدَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الْحَدَّ تَامًّا .

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس تشریف لائے' انہوں نے فرمایا مجھے فلاں شخص سے شراب کی بو آئی ہے' وہ شخص یہ کہتا ہے۔ کہ اس نے طلاء پیا ہے' میں اس چیز کے بارے میں تحقیق کروں گا کہ اس نے کیا پیا ہے؟ اگر تو وہ نشہ آور چیز ہوئی' تو میں اسے کوڑے لگواؤں گا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے مکمل حد کے کوڑے لگوائے۔

5722-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (10452) .

5723-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (10603) .

5724-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (10443)

49 - باب ذِكْرِ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِشَارِبِ الْمُسْكِرِ مِنَ الذُّلِّ وَالْهَوَانِ وَاَلِيمِ الْعَذَابِ

یہ باب ہے کہ اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے شراب پینے والے کے لئے کس طرح کی ذلت' بے عزتی اور دردناک عذاب تیار کیا ہے

5725 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلاً مِنْ جَيْشَانَ - وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ - قَدِمَ فَسَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَمُسْكِرٌ هُوَ" . قَالَ نَعَمْ . قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَهِدَ لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ" . قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ "عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ قَالَ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ" .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ یمن کے علاقے جیشان کا ایک شخص آیا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مشروب کے بارے میں دریافت کیا' جو ان کے علاقے میں پیا جاتا ہے' اور وہ "جو" سے بنایا جاتا ہے' جس کا نام مزر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ نشہ کرتا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے' بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ طے کیا ہے کہ جو شخص نشہ آور چیز پیئے گا' اللہ تعالیٰ اسے طینۃ خبال پلائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! طینۃ خبال کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم کا پسینہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اہل (جہنم کے خون اور پیپ وغیرہ کا) نچوڑ۔

50 - باب الْحَثِّ عَلٰى تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

یہ باب ہے کہ مشتبہ چیزوں کو ترک کرنے کی ترغیب

5726 – اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اِنَّ الْحَلاَلَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَاِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُورًا مُشْتَبِهَاتٍ" . وَرُبَّمَا قَالَ "وَاِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُورًا مُشْتَبِهَةً وَسَاَضْرِبُ فِي ذٰلِكَ مَثَلاً اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَمٰى حِمًى وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَا حَرَّمَ وَاِنَّهُ مَنْ يَرْعَ حَوْلَ الْحِمٰى يُوشِكُ اَنْ يُخَالِطَ الْحِمٰى" . وَرُبَّمَا قَالَ "يُوشِكُ اَنْ يَرْتَعَ وَاِنَّ مَنْ خَالَطَ الرِّيبَةَ يُوشِكُ اَنْ يَجْسُرَ" .

5725- اخرجه مسلم في الاشربة، باب بيان كل مسكر خمر و ان كل خمر حرام (الحديث 72) . تحفة الاشراف (2891) .

5726- تقدم (الحديث 4465)

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''بے شک حلال واضح ہے' بے شک حرام واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ امور ہیں' جو مشتبہ ہیں (بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) ان کے درمیان مشتبہ امور ہیں' میں تمہارے سامنے اس کی ایک مثال بیان کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ کو چراگاہ قرار دیا ہے' تو اللہ تعالیٰ کی مخصوص چراگاہ وہ ہے' جسے اس نے حرام قرار دیا ہے' تو جو شخص چراگاہ کے اردگرد بکریاں چراتا ہے' اس بات کا امکان موجود ہے کہ وہ بکریاں چراگاہ کے اندر داخل ہو جائیں (یہاں ایک لفظ راوی نے مختلف نقل کیا ہے) تو جو شخص مشکوک چیز کے ساتھ میل جول رکھتا ہے' وہ عنقریب اسے عبور کر کے (حرام کی طرف) جا سکتا ہے۔

5727 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِی الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا حَفِظْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْهُ "دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰی مَا لَا يَرِيْبُكَ".

☆☆ ابوحوراء سعدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی کون سی چیز یاد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی یہ بات یاد ہے:
''تم اس چیز کو چھوڑ دو' جو تمہیں شک میں مبتلا کرتی ہو' اور اس چیز کو اختیار کرو' جو تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی ہے''۔

51 - باب الْكَرَاهِيَةِ فِیْ بَيْعِ الزَّبِيْبِ لِمَنْ يَّتَّخِذُهٗ نَبِيْذًا

یہ باب ہے کہ ایسے شخص کو کشمش فروخت کرنے کا مکروہ ہونا' جو اس کی نبیذ تیار کرے گا

5728 - اَخْبَرَنَا الْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ - هُوَ بَاوَرْدِيٌّ - قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّبِيْعَ الزَّبِيْبَ لِمَنْ يَّتَّخِذُهٗ نَبِيْذًا.

☆☆ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اس چیز کو ناپسند کرتے تھے کہ ایسے شخص کو کشمش فروخت کی جائے' جو اس کی نبیذ تیار کرے گا۔

52 - باب الْكَرَاهِيَةِ فِیْ بَيْعِ الْعَصِيْرِ

یہ باب ہے کہ انگور کا رس فروخت کرنے کا مکروہ ہونا

5729 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ لِسَعْدٍ كُرُوْمٌ وَّاَعْنَابٌ كَثِيْرَةٌ وَّكَانَ لَهٗ فِيْهَا اَمِيْنٌ فَحَمَلَتْ عِنَبًا كَثِيْرًا فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنِّیْ اَخَافُ عَلَی الْاَعْنَابِ الضَّيْعَةَ فَاِنْ

5727- اخرجه الترمذی فی صفة القيامة، باب 60 - (الحديث 2518) مطولاً . تحفة الاشراف (3405) .

5728- انفرد به النسائی . تحفة الاشراف (18839) .

5729- انفرد به النسائی . تحفة الاشراف (3942) .

رَاَيْتَ اَنْ اَعْصُرَهُ عَصَرْتُهُ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَعْدٌ اِذَا جَاءَكَ كِتَابِيْ هٰذَا فَاعْتَزِلْ ضَيْعَتِيْ فَوَاللّٰهِ لَا اٰتَمِنُكَ عَلٰى شَيْءٍ بَعْدَهُ اَبَدًا . فَعَزَلَهُ عَنْ ضَيْعَتِهٖ .

☆☆ مصعب بن سعد یہ بیان کرتے ہیں: (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کی بیلیں تھیں اور انگور تھے جو بہت زیادہ تھے ان کا ایک نائب تھا (جو ان کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا) ایک مرتبہ ان کی پیداوار بہت زیادہ ہوئی تو اس نائب نے انہیں خط میں لکھا کہ مجھے انگوروں کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں ان کا رس نکال لیتا ہوں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے خط میں لکھا: کہ جب تمہارا خط میرے پاس آئے تو تم میری جاگیر سے الگ ہو جانا۔ اللہ کی قسم! آج کے بعد میں تمہیں کسی بھی چیز کے بارے میں اپنا نائب نہیں بناؤں گا۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی اراضی سے الگ کر دیا۔

5730 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ بِعْهُ عَصِيْرًا مِمَّنْ يَتَّخِذُهُ طِلَاءً وَلَا يَتَّخِذُهُ خَمْرًا .

☆☆ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: تم یہ اسے فروخت کرو جو اس کا طلاء بنائے اس کی شراب نہ بنائے۔

53 - باب ذِكْرِ مَا يَجُوْزُ شُرْبُهُ مِنَ الطِّلَاءِ وَمَا لَا يَجُوْزُ

یہ باب ہے کہ طلاء میں سے کون سے مشروب کو پینا جائز ہے اور کس کو پینا جائز نہیں ہے؟

5731 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نُبَاتَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى بَعْضِ عُمَّالِهٖ اَنِ ارْزُقِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الطِّلَاءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ .

☆☆ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اہلکاروں کو یہ خط لکھا کہ مسلمانوں کو طلاء میں سے ان کا رزق استعمال کرنے دو جبکہ اس کا دو تہائی حصہ ختم ہو جائے اور ایک تہائی حصہ باقی ہو۔

5732 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ قَرَاْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهَا قَدِمَتْ عَلَيَّ عِيْرٌ مِنَ الشَّامِ تَحْمِلُ شَرَابًا غَلِيْظًا اَسْوَدَ كَطِلَاءِ الْاِبِلِ وَاِنِّيْ سَاَلْتُهُمْ عَلٰى كَمْ يَطْبُخُوْنَهٗ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّهُمْ يَطْبُخُوْنَهٗ عَلَى الثُّلُثَيْنِ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ الْاَخْبَثَانِ ثُلُثٌ بِبَغْيِهٖ وَثُلُثٌ بِرِيْحِهٖ فَمُرْ مَنْ قِبَلَكَ يَشْرَبُوْنَهٗ .

☆☆ عامر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا جو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام لکھا تھا جس میں یہ تحریر تھا:

5730- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (19305) .

5731- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10461) .

5732- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10478) .

''امابعد! میرے پاس شام سے ایک قافلہ آیا' جو ایک گاڑھا سیاہ مشروب لے کے آئے ہیں' جس طرح اونٹوں کے جسم پر ملنے وال طلاء ہوتا ہے' میں نے ان سے دریافت کیا: تم نے اسے کتنا پکایا ہے؟ تو انہوں نے مجھے بتایا: کہ انہوں نے اسے دو تہائی حصے تک پکایا' کہ دو تہائی خبیث حصہ رخصت ہو جائے' اس میں سے ایک تہائی میں نشہ ہوتا ہے اور ایک تہائی میں بو ہوتی ہے' تو تم اپنے علاقے کے لوگوں کو اسے پینے کی اجازت دے دو۔

5733 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْخَطْمِيَّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَّا بَعْدُ فَاطْبُخُوْا شَرَابَكُمْ حَتّٰى يَذْهَبَ مِنْهُ نَصِيْبُ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّ لَهُ اثْنَيْنِ وَلَكُمْ وَاحِدٌ .

☆☆ عبداللہ بن یزید خطمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط میں لکھا:

''امابعد! تم اپنے مشروب کو پکاؤ' یہاں تک کہ اس میں سے شیطان کا حصہ رخصت ہو جائے' اور اس کے دو حصے ہوتے ہیں اور تمہارا ایک حصہ ہوگا''۔

5734 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْزُقُ النَّاسَ الطِّلَاءَ يَقَعُ فِيْهِ الذُّبَابُ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ .

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو طلاء دیا کرتے تھے' جس میں اگر مکھی گر جاتی تو اس میں سے باہر نہیں نکل سکتی تھی۔

5735 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدًا مَا الشَّرَابُ الَّذِىْ اَحَلَّهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الَّذِىْ يُطْبَخُ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقٰى ثُلُثُهُ .

☆☆ داؤد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید سے دریافت کیا: وہ کون سا مشروب ہے؟ جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حلال قرار دیا تھا' تو انہوں نے جواب دیا: وہ جسے اتنا پکایا جائے کہ اس کا دو تہائی حصہ ختم ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔

5736 - اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَشْرَبُ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ .

☆☆ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ وہ مشروب پیا کرتے تھے' جس کا دو تہائی حصہ ختم ہو چکا ہو اور ایک تہائی باقی رہ گیا ہو۔

5737 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ

5733-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10588) .

5734-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10151) .

5735-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18701) .

5736-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10936) .

حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّهٗ كَانَ يَشْرَبُ مِنَ الطِّلَاءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِیَ ثُلُثُهٗ ۔

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایسا طلاء پیا کرتے تھے جس کا دوتہائی حصہ ختم ہو چکا ہو اور ایک تہائی باقی رہ گیا ہو۔

5738 – اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسَاَلَهٗ اَعْرَابِیٌّ عَنْ شَرَابٍ يُطْبَخُ عَلَی النِّصْفِ فَقَالَ لَا حَتّٰی يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَی الثُّلُثُ ۔

5738-یعلی بن عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب کو سنا: ایک دیہاتی نے ان سے ایسے مشروب کے بارے میں دریافت کیا' جسے نصف پکالیا گیا ہو تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! جب تک اس کا دوتہائی حصہ ختم نہیں ہو جاتا' اور ایک تہائی باقی نہیں رہ جاتا' اس وقت تک اسے پینا جائز نہیں ہوگا۔

5739 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِذَا طُبِخَ الطِّلَاءُ عَلَی الثُّلُثِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ ۔

☆☆ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب طلاء کو ایک تہائی حصے تک پکالیا جائے' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی پکانے کے بعد ایک تہائی حصہ باقی رہ گیا ہو)

5740 – اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الطِّلَاءِ الْمُنَصَّفِ فَقَالَ لَا تَشْرَبْهُ ۔

☆☆ ابورجاء بیان کرتے ہیں: میں نے حسن سے ایسے طلاء کے بارے میں دریافت کیا' جس کا نصف حصہ ختم ہو چکا ہو' تو انہوں نے فرمایا: تم اسے نہ پیو۔

5741 – اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَمَّا يُطْبَخُ مِنَ الْعَصِيْرِ قَالَ مَا تَطْبُخُهٗ حَتّٰی يَذْهَبَ الثُّلُثَانِ وَيَبْقَی الثُّلُثُ ۔

☆☆ بشیر بن مہاجر بیان کرتے ہیں: میں نے حسن سے ایسے شیرے کے بارے میں دریافت کیا' جسے پکایا جاتا ہو' تو انہوں نے فرمایا: جسے تم اتنا پکاؤ کہ اس کا دوتہائی حصہ ختم ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے (اسے تم پی سکتے) ہو۔

5742 – اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ

5737-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9027) .

5738-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18758) .

5739-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18754) .

5740-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18552) .

5741-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18503) .

5742-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (237) .

سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ نُوْحًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازَعَهُ الشَّيْطٰنُ فِىْ عُوْدِ الْكَرْمِ فَقَالَ هٰذَا لِىْ وَقَالَ هٰذَا لِىْ فَاصْطَلَحَا عَلٰى اَنَّ لِنُوْحٍ ثُلُثَهَا وَلِلشَّيْطٰنِ ثُلُثَيْهَا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ شیطان نے انگور کی بیل کے بارے میں جھگڑا کیا' تو اس نے کہا: یہ میرا حصہ ہے' اور انہوں نے کہا: یہ میرا حصہ ہے پھران دونوں نے اس بات کو طے کیا کہ حضرت نوح علیہ السلام کا ایک تہائی حصہ ہوگا اور شیطان کا دو تہائی حصہ ہوگا۔

5743 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ طُفَيْلٍ الْجَزَرِيِّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنْ لَا تَشْرَبُوْا مِنَ الطِّلَاءِ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقٰى ثُلُثُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

☆☆ عبدالملک بن طفیل جزری بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے ہمیں خط میں لکھا کہ ایسے طلاء کو نہ پیو جب تک اس کا دو تہائی حصہ ختم نہیں ہو جاتا' اور ایک تہائی حصہ باقی نہیں رہ جاتا' ویسے ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

5744 - اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ بُرْدٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

☆☆ مکحول رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

54 - باب مَا يَجُوْزُ شُرْبُهُ مِنَ الْعَصِيْرِ وَمَا لَا يَجُوْزُ

یہ باب ہے کہ کون سے رس کو پینا جائز ہے اور کس کو پینا جائز نہیں ہے؟

5745 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ يَعْفُوْرٍ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِىْ ثَابِتٍ الثَّعْلَبِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنِ الْعَصِيْرِ فَقَالَ اشْرَبْهُ مَا كَانَ طَرِيًّا . قَالَ اِنِّىْ طَبَخْتُ شَرَابًا وَّفِىْ نَفْسِىْ مِنْهُ . قَالَ اَكُنْتَ شَارِبَهُ قَبْلَ اَنْ تَطْبُخَهُ قَالَ لَا . قَالَ فَاِنَّ النَّارَ لَا تُحِلُّ شَيْئًا قَدْ حَرُمَ .

☆☆ ابوثابت ثعلبی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے رس کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم اسے پی لو جب تک یہ تازہ ہو' اس نے کہا: اگر میں اس کے مشروب کو پکاؤں' تو مجھے اس کی وجہ سے کچھ محسوس ہوتا ہے (کہ کہیں مجھے نشہ نہ ہو جائے) تو انہوں نے فرمایا: کیا تم اسے پکانے سے پہلے ہی پینے والے تھے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں تو انہوں نے فرمایا: آگ کسی حرام چیز کو حلال نہیں کرتی ہے۔

5746 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا تُحِلُّ النَّارُ شَيْئًا وَّلَا تُحَرِّمُهُ . قَالَ ثُمَّ فَسَّرَ لِىْ قَوْلَهُ لَا تُحِلُّ شَيْئًا لِقَوْلِهِمْ فِى الطِّلَاءِ وَلَا تُحَرِّمُهُ .

5743-تقدم (الحديث 5616) .

5744-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (19460) .

5745-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5369) .

5746-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5932) .

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ کی قسم! آگ کسی چیز کو حلال نہیں کرتی اور نہ ہی کسی چیز کو حرام کرتی ہے۔ پھر انہوں نے ہمارے سامنے اپنے اس قول کی وضاحت کی: کہ آگ اس چیز کو حلال نہیں کرتی' جسے لوگ طلاء کہتے ہیں' اور نہ ہی اسے حرام کرتی ہے۔

باب الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

یہ باب ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا

5747 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اشْرَبِ الْعَصِيْرَ مَا لَمْ يُزْبِدْ .

☆☆ ابن شہاب' سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کرتے ہیں: انگور کا رس پی لو جب تک اس میں جھاگ نہ آئے۔

5748 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْعَصِيْرِ قَالَ اشْرَبْهُ حَتّٰى يَغْلِىَ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ .

☆☆ ہشام اسدی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے رس کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم اسے پی لو جب تک وہ جوش نہ مارے اور متغیر نہ ہو جائے۔

5749 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِى الْعَصِيْرِ قَالَ اشْرَبْهُ حَتّٰى يَغْلِىَ .

☆☆ عطاء اس کے بارے میں یہ کہتے ہیں: کہ تم اسے پی لو جب تک اسے جوش نہیں آ جاتا۔

5750 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اشْرَبْهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا اَنْ يَغْلِىَ .

☆☆ امام شعبی فرماتے ہیں: تم تین دن تک اسے پی لو البتہ اگر اس میں جوش آ جائے (تو پھر نہیں پی سکتے)

باب ذِكْرِ مَا يَجُوْزُ شُرْبُهُ مِنَ الْاَنْبِذَةِ وَمَا لَا يَجُوْزُ .

یہ باب ہے کہ کون سی نبیذ کا پینا جائز ہے اور کس کا پینا جائز نہیں ہے؟

5751 - اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِى الْاَوْزَاعِىُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِىِّ عَنْ اَبِيْهِ فَيْرُوْزَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

5747-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18744) .

5748-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18424) .

5749-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (19055) .

5750 انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18858) .

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَصْحَابُ كَرْمٍ وَّقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَحْرِيْمَ الْخَمْرِ فَمَاذَا نَصْنَعُ قَالَ "تَتَّخِذُوْنَهٗ زَبِيْبًا" . قُلْتُ فَنَصْنَعُ بِالزَّبِيْبِ مَاذَا قَالَ "تَنْقَعُوْنَهٗ عَلٰى غَدَائِكُمْ وَتَشْرَبُوْنَهٗ عَلٰى عَشَائِكُمْ وَتَنْقَعُوْنَهٗ عَلٰى عَشَائِكُمْ وَتَشْرَبُوْنَهٗ عَلٰى غَدَائِكُمْ" . قُلْتُ اَفَلَا نُؤَخِّرُهٗ حَتّٰى يَشْتَدَّ قَالَ "لَا تَجْعَلُوْهُ فِي الْقُلَلِ وَاجْعَلُوْهُ فِي الشِّنَانِ فَاِنَّهٗ اِنْ تَاَخَّرَ صَارَ خَلًّا" .

☆☆ عبداللہ بن دیلمی اپنے والد حضرت فیروز رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم انگوروں کے باغات کے مالک ہیں' اللہ تعالیٰ نے خمر کی حرمت کا حکم نازل کر دیا ہے' تو اب ہم کیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی کشمش بنالو۔ میں نے عرض کی: ہم کشمش کا کیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم صبح کے وقت بھگودو اور شام کے وقت پی لو۔ یا شام کے وقت پانی میں بھگودو اور صبح کے وقت پی لو۔ میں نے عرض کی: کیا ہم اسے اتنا موخر نہ کر دیں کہ وہ گاڑھا ہو جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے گھڑوں میں نہ بناؤ' تم اسے مشکیزے میں بناؤ اور اگر اس میں تاخیر ہوگئی' تو وہ سرکہ بن جائے گا۔

5752 - اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ عُمَيْرِ بْنُ النَّحَّاسِ عَنْ ضَمْرَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا اَعْنَابًا فَمَاذَا نَصْنَعُ بِهَا قَالَ "زَبِّبُوْهَا" . قُلْنَا فَمَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيْبِ قَالَ "انْبِذُوْهُ عَلٰى غَدَائِكُمْ وَاشْرَبُوْهُ عَلٰى عَشَائِكُمْ وَانْبِذُوْهُ عَلٰى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوْهُ عَلٰى غَدَائِكُمْ وَانْبِذُوْهُ فِي الشِّنَانِ وَلَا تَنْبِذُوْهُ فِي الْقِلَالِ فَاِنَّهٗ اِنْ تَاَخَّرَ صَارَ خَلًّا" .

☆☆ ابن دیلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے انگوروں کے باغات ہیں ہم ان کا کیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی کشمش بنالو' ہم نے عرض کی: ہم کشمش کا کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: تم صبح کے وقت اس کی نبیذ تیار کرو اور شام کے وقت اسے پی لو' یا شام کے وقت اس کی نبیذ تیار کرو اور صبح کے وقت اسے پی لو' اور تم مشکیزے میں نبیذ تیار کرنا' گھڑے میں نہ کرنا' کیونکہ اگر مشکیزے میں اس میں تاخیر بھی ہوگئی' تو وہ سرکہ بن جائے گا۔ (شراب نہیں) بنے گی۔

5753 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطِيْعٌ عَنْ اَبِيْ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشْرَبُهٗ مِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ فَاِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ فَاِنْ بَقِيَ فِي الْاِنَاءِ شَيْءٌ لَمْ يَشْرَبُوْهُ اُهْرِيْقَ .

5751-اخرجه ابو داؤد في الاشربة، باب في صفة النبيذ (الحديث 3710) واخرجه النسائي في الاشربة، ذكر ما يجوز شربه من الانبذة وما لا يجوز (الحديث 5752) . تحفة الاشراف (11062) .

5752-تقدم (الحديث 5751) .

5753-اخرجه مسلم في الاشربة، باب اباحة النبيذ الذي لم يشتد و لم يصر مسكرًا (الحديث 79 و 80 و 81 و 82 و 83) واخرجه ابو داؤد في الاشربة، باب في صفة النبيذ (الحديث 3713) . واخرجه النسائي في الاشربة، ذكر ما يجوز شربه من الانبذة و ما لا يجوز (الحديث 5754 و 5755) واخرجه ابن ماجه في الاشربة، باب صفة النبيذ و شربه (الحديث 3399) . تحفة الاشراف (6548) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ تیار کی جاتی تھی' تو آپ اگلے دن اور اس سے اگلے دن اسے پی لیتے تھے' جب تیسرے دن کی شام ہوتی تھی' تو اگر برتن میں ابھی کوئی چیز باقی رہ گئی ہوتی تھی' تو آپ اسے نہیں پیتے تھے' اسے بہا دیا جاتا تھا۔

5754 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْبَهْرَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کشمش کو پانی میں بھگو دیا جاتا تھا' تو آپ اس دن' اس سے اگلے دن' اور اس سے بھی اگلے دن تک اسے پی لیتے تھے۔

5755 - اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ نَبِيذُ الزَّبِيبِ مِنَ اللَّيْلِ فَيَجْعَلُهُ فِى سِقَاءٍ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَاِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ الثَّالِثَةِ سَقَاهُ اَوْ شَرِبَهُ فَاِنْ اَصْبَحَ مِنْهُ شَىْءٌ اَهْرَاقَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کے وقت کشمش کی نبیذ تیار کی جاتی تھی آپ اسے مشکیزے میں ڈلوا دیتے تھے۔ پھر آپ اس دن' اس سے اگلے دن' اور اس سے اگلے دن اسے پی لیتے تھے جب تیسرے دن کا آخری حصہ آتا تھا' تو آپ اسے کسی کو پلا دیتے تھے' یا خود پی لیتے تھے' اگر اس سے اگلی صبح تک' اس میں سے کچھ باقی بچ جاتا' تو آپ اسے بہا دیتے۔

5756 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِى سِقَاءِ الزَّبِيبِ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَيُنْبَذُ لَهُ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وَكَانَ يَغْسِلُ الْاَسْقِيَةَ وَلَا يَجْعَلُ فِيهَا دُرْدِيًّا وَّلَا شَيْئًا . قَالَ نَافِعٌ فَكُنَّا نَشْرَبُهُ مِثْلَ الْعَسَلِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے لئے مشکیزے میں کشمش کی نبیذ تیار کی جاتی تھی' اگر وہ صبح کے وقت تیار کی جاتی تھی' تو وہ رات کے وقت اسے پی لیتے تھے' اور اگر شام کے وقت تیار کی جاتی تھی' تو وہ صبح کے وقت اسے پی لیتے تھے پھر وہ مشکیزے کو دھوتے تھے' اور اس میں کوئی تلچھٹ بھی باقی نہیں رہنے دیتے تھے' اور چیز باقی نہیں رہنے دیتے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: ہم اسے شہد کی طرح پیا کرتے تھے۔

5757 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ بَسَّامٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيذِ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ

5754-تقدم (الحديث 5753) .

5755-تقدم (الحديث 5753) .

5756-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7938) .

حُسَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُنْبَذُ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وَّيُنْبَذُ لَهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ مِنَ اللَّيْلِ .

☆☆ بسام بیان کرتے ہیں: میں نے امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے جواب دیا: امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے لئے رات کے وقت نبیذ تیار کی جاتی' تو وہ اگلے دن صبح اسے پی لیتے تھے' اور اگر صبح کے وقت تیار کی جاتی تھی' تو وہ رات کے وقت اسے پی لیتے تھے۔

5758 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ سُئِلَ عَنِ النَّبِيْذِ قَالَ انْتَبِذْ عَشِيًّا وَّاشْرَبْهُ غُدْوَةً .

☆☆ عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان کو سنا' ان سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: تم شام کے وقت نبیذ تیار کرواور (اگلے دن) صبح کے وقت اسے پی لو۔

5759 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَسْاَلُهُ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَحَدَّثَهَا عَنِ النَّضْرِ ابْنِهِ اَنَّهٗ كَانَ يُنْبَذُ فِيْ جَرٍّ يُنْبَذُ غُدْوَةً وَّيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً .

☆☆ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: اُمّ فضل نامی خاتون نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور ان سے گھڑے میں تیار کی جانیوالی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے اس خاتون کو اپنے صاحبزادے نضر کے بارے میں بتایا کہ وہ گھڑے میں نبیذ تیار کرتا ہے' جسے صبح کے وقت تیار کیا جاتا ہے اور وہ شام کے وقت اسے پی لیتے ہیں۔

5760 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّجْعَلَ نَطَلَ النَّبِيْذِ فِي النَّبِيْذِ لِيَشْتَدَّ بِالنَّطَلِ .

☆☆ سعید بن مسیب کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے' وہ نبیذ کی تلچھٹ کو نبیذ میں ڈال دیں' تا کہ اس کے ذریعے وہ گاڑھی ہو جائے۔

5761 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ فِي النَّبِيْذِ خَمْرُهٗ دُرْدِيُّهٗ .

☆☆ سعید بن مسیب کے بارے میں یہ بات منقول ہے: نبیذ کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی تلچھٹ میں نشہ ہوتا ہے۔

5757-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (19135) .

5758-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18773) .

5759-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1722) .

5760-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18724) .

5761-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18702) .

5762 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْخَمْرُ لِاَنَّهَا تُرِكَتْ حَتّٰى مَضٰى صَفْوُهَا وَبَقِيَ كَدَرُهَا . وَكَانَ يَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ يُنْبَذُ عَلٰى عَكَرٍ .

☆☆ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: خمر کو خمر کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ اسے چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی صفائی ختم ہو جاتی ہے اور اس کا گدلا پن باقی رہ جاتا ہے۔

سعید اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کسی بھی قسم کی نبیذ کی تلچھٹ کو استعمال کیا جائے۔

باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي النَّبِيْذِ

نبیذ کے بارے میں ابراہیم پر ہونے والے اختلافات کا تذکرہ

5763 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ مَنْ شَرِبَ شَرَابًا فَسَكِرَ مِنْهُ لَمْ يَصْلُحْ لَهُ اَنْ يَعُوْدَ فِيْهِ .

☆☆ ابراہیم فرماتے ہیں: لوگ یہ سمجھتے تھے کہ جو شخص کوئی ایسا مشروب پئے جس سے اسے نشہ ہو جائے تو اب اس کے لئے دوبارہ اسے پینا درست نہیں ہوگا۔

5764 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِنَبِيْذِ الْبُخْتُجِ .

☆☆ ابراہیم فرماتے ہیں: آگ پر پکی ہوئی چیز کی نبیذ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

5765 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ مِسْكِيْنٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اِنَّا نَاْخُذُ دُرْدِيَّ الْخَمْرِ اَوِ الطِّلَاءِ فَنُنَظِّفُهُ ثُمَّ نَنْقَعُ فِيْهِ الزَّبِيْبَ ثَلَاثًا ثُمَّ نُصَفِّيْهِ ثُمَّ نَدَعُهُ حَتّٰى يَبْلُغَ فَنَشْرَبُهُ قَالَ يُكْرَهُ .

☆☆ ابومسکین بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم سے سوال کیا میں نے کہا: ہم شراب پر طلاء کی تلچھٹ کو حاصل کرتے ہیں' پھر ہم اسے صاف کرتے ہیں' پھر ہم اس میں تین دن تک کشمش کو بھگو کے رکھتے ہیں' پھر ہم اسے صاف کرتے ہیں' پھر ہم اسے چھوڑ دیتے ہیں' یہاں تک کہ وہ گاڑھی ہو جاتی ہے' تو ہم اسے پی لیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: یہ مکروہ ہے۔

5762-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18723) .

5763-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18425) .

5764-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18426) .

5765-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18427)

نبیذ تمر سے متعلق حکم کا بیان

5766 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ شَدَّدَ النَّاسُ فِي النَّبِيذِ وَرَخَّصَ فِيهِ .

☆☆ ابن شبرمہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ابراہیم پر رحم کرے لوگوں نے نبیذ کے بارے میں سختی کی اور انہوں نے اس کے بارے میں رخصت دی۔

5767 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي اُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ مَا وَجَدْتُ الرُّخْصَةَ فِي الْمُسْكِرِ عَنْ اَحَدٍ صَحِيحًا اِلَّا عَنْ اِبْرَاهِيمَ .

☆☆ ابواسامہ بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک کو یہ کہتے ہوئے سنا: کسی بھی شخص سے نبیذ کے بارے میں رخصت دینے کا حکم میں نے مستند طور پر نہیں پایا صرف ابراہیم کے حوالے سے پایا ہے۔

شرح

نبیذ تمر" کی شکل یہ ہوتی ہے کہ چھوارے پانی میں ڈال دیئے جاتے ہیں اور انہوں چند روز تک اسی طرح پانی میں رہنے دیا جاتا ہے جس کے بعد دونوں کا شربت سا بن جاتا ہے اور اس میں ایک قسم کی تیزی بھی آ جاتی ہے، یہ شربت جب تک تیز و تند نہیں ہوتا حلال رہتا ہے چنانچہ منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ نبیذ تمر بنایا جاتا تھا۔ نبیذ تمر سے وضو کرنا مختلف فیہ ہے، چنانچہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر وضو کے لئے خاص پانی نہ ملے تو نبیذ تمر سے وضو کیا جا سکتا ہے اس کی موجودگی میں تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ علیہ اس مسلک سے اختلاف کرتے ہیں۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کی دلیل یہی مذکورہ حدیث ہے یہ حدیث چونکہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کے مسلک کے خلاف ہے اس لئے شوافع اس حدیث کو ضعیف ثابت کرتے ہیں چنانچہ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ بھی یہی بات کہہ رہے ہیں کہ حدیث کے راوی ابوزید غیر معروف ہیں اس لئے ان کی روایت کردہ حدیث پر کسی مسلک کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی، امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ دوسری چیز یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما لیلۃ الجن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں تھے۔ اس کی شہادت میں وہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ علیہ کی ایک روایت پیش کر رہے ہیں جو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ جب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس رات میں ہونا ہی ثابت نہیں ہے تو ابوزید کی یہ روایت یقیناً صحیح نہیں ہو سکتی۔ لیکن جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ علیہ کا مسلک برحق ہے کیونکہ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ کا یہ کہنا ابوزید مجہول راوی ہیں حدیث کی حیثیت پر کچھ اثر انداز نہیں ہوتا اس لئے کہ حدیث کے راویوں کے غیر معروف ہونے کا دعویٰ دوسرے طریقوں سے غلط ثابت ہو جاتا ہے۔

5766-انفرد به النسائي . تحفة الأشراف (18428) . 5767-انفرد به النسائي . تحفة الأشراف (18429) .

دوسرا اعتراض یہ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں تھے، بالکل غلط ہے، کیونکہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی موجودگی دیگر روایتوں سے بھی تحقیق کے ساتھ ثابت ہے چنانچہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شب میں جنات کو سلام کی دعوت اور قرآن کی تعلیمات بتانے میں مشغول ہوئے تو اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کو ایک جگہ بٹھا دیا اور ان کے اردگرد لکیر کھینچ کر ایک دائرہ بنایا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ اس دائرے سے باہر نہ نکلیں۔

حضرت علقمہ رحمہ اللہ علیہ کی روایت کی صحت میں کوئی کلام نہیں ہے مگر اس کا مطلب حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی موجودگی کا سرے سے انکار نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات سے ہم کلام تھے اس وقت حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہ تھے، یا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جنات کے پاس تشریف لے جا رہے تھے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں تھے بلکہ آخر شب میں جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی۔

5768 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُسَامَةَ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَطْلَبَ لِلْعِلْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الشَّامَاتِ وَمِصْرَ وَالْيَمَنَ وَالْحِجَازَ .

☆☆ ابو اسامہ کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں پایا' جو عبداللہ بن مبارک سے زیادہ علم کو طلب کرنے والا ہو۔ انہوں نے شام' مصر' یمن اور حجاز سے علم حاصل کیا۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ حافظِ حدیث ہیں، اونچے درجے کے محدثین میں آپ کا شمار ہوتا ہے، شیخ الاسلام ہیں، فخر المجاہدین اور قدوۃ الزاہدین ہیں، آپ کے اساتذہ میں سلیمان تیمی اور امام عاصم رحمہما اللہ جیسے جلیل القدر حضرات ہیں اور آپ کی شاگردی عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ، یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ، ابوبکر بن ابی شیبہ رحمہم اللہ جیسے اکابر محدثین وائمہ جرح وتعدیل نے اختیار کی ہے، احادیث کے اندر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو امیر المومنین فی الحدیث کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور مسلم شریف اور بخاری شریف کے راویوں میں ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ: ۱/)

آپ رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شاگرد رشید ہیں اور ان کے عقیدت مندوں میں ہیں آپ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام برائی سے لے تو میں اس کو گوارا نہیں کر سکتا کہ میں اس کو اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھوں اور مجھے یہ بات بھی پسند نہیں کہ میں اس کے ساتھ بیٹھوں، مجھے خوف ہوتا ہے کہ کہیں اللہ پاک کی طرف سے کوئی آیہ من آیات اللہ نہ نازل ہو جائے اور میں بھی اسی کے ساتھ ہو جاؤں، اللہ کی قسم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ متقی تھے، اپنی زبان کی حفاظت بری باتوں سے کیا کرتے تھے، آپ کی مجلس بہتر ہوا کرتی تھی اور آپ بہت زیادہ حلیم وبردبار تھے۔ (سیر اعلام النبلاء: ۰۰/۰۰۔ اخبار ابی حنیفہ واصحابہ)

5768-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18941) .

نیز فرماتے ہیں کہ جب کسی مسئلہ پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ متفق ہو جائیں تو چاہئے کہ آدمی اس کو قبول کرلے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں ایک شخص امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طعن و تشنیع کر رہا تھا تو آپ نے کہا خاموش ہو جاو! اگر تم امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ لیتے تو زبردست عقلمند اور ذی ہوش پاتے، ابوسلیمان جرجانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرمارہے تھے کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اللہ پاک سے زیادہ ڈرتے تھے اور میں کسی کو نہیں دیکھا جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ عقلمند ہو۔ (الانتقاء)

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اپنی رائے سے دین کی بابت کچھ کہنا مناسب ہوتا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس مرتبہ کے ہیں کہ ان کو اپنی رائے سے کہنا مناسب ہونا چاہئے، وہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی مسئلہ میں کوئی حدیث نہ مل سکے اور رائے کی ضرورت پڑے تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمھم اللہ کی رائے کی طرف رجوع کیا جائے گا؛ لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان میں سب سے اچھے ہیں، سب سے زیادہ باریک بیں ہیں، علم فقہ میں ان سب سے زیادہ غوطہ زن ہیں اور ان تینوں میں زیادہ فقیہ ہیں۔

خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمہما اللہ سے میری دستگیری نہ کی ہوتی تو میں عام لوگوں کی طرح ہوتا؛ اگر ہم رسول اللہ اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا اثر نہ پائیں تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہمارے نزدیک ایسا ہی ہے جیسے رسول اللہ کا اثر، صمیری، منصور بن ہشام سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھے، ایک آدمی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی برائی بیان کرنے لگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: برا ہو تمہارا! کیا تم ایسے آدمی کی برائی بیان کرتے ہو جس نے چالیس سال تک پانچوں نمازیں ایک ہی وضوء سے ادا کی، جو سارا قرآن کریم دو رکعتوں میں پڑھتا تھا؛ نیز یہ کہ جو کچھ علمِ فقہ ہے وہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی سے سیکھا ہے، ایک مرتبہ آپ حدیث بیان کررہے تھے طلبہ لکھ رہے تھے؛ اسی درمیان فرمانے لگے:

"حَدَّثَنِیْ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ"۔

کسی نے کہا: "آپ کس کو مراد لے رہے ہیں"۔ آپ نے جواب دیا: "امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو جو علم کے مخزن ہیں"۔ یہ سن کر بعض طلبہ نے حدیث لکھنا بند کردیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ تھوڑی دیر خاموش رہے، اس کے بعد فرمایا:

"اے لوگو! آپ لوگ کتنے بے ادب ہیں، ائمہ کرام کے مراتب سے کس قدر ناواقف ہیں، علم اور اہلِ علم سے آپ لوگوں کی معرفت کتنی کم ہے، کوئی بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر اقتداء کے لائق نہیں، اس لیے کہ وہ امام تھے، متقی تھے، صاف و بے داغ تھے، پرہیزگار تھے، عالم تھے، فقیہ تھے؛ انہوں نے علم کو بصیرت، فہم وفراست اور تقویٰ کے ذریعہ اس طرح کھول کر بیان کیا؛ جیسے کہ کسی اور نے نہیں کیا۔ (تذکرۃ النعمان،۱۵۰)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اُن کے تذکرے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اُمت مسلمہ کے امام، مجاہدین

کے سردار حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بھی اُنہی شخصیات میں سے ہیں. یہ بات اُمت کے ایک اور امام حضرت نووی رحمۃ اللہ علیہ ان الفاظ میں سمجھاتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ وہ شخصیت ہیں جن کی امامت اور جلالت پر اُمت کا اتفاق ہے. وہ ایسے شخص ہیں جن کے تذکرے سے رحمت نازل ہوتی ہے. اور جن سے محبت پر مغفرت کی اُمید کی جاتی ہے۔

(تہذیب ۲۰۱۰)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ خود بہت بڑے آدمی ہیں. انہوں نے ماشاءاللہ بہت پرنور کتابیں لکھی ہیں. آپ نے اُن کی کتاب ریاض الصالحین تو ضرور دیکھی ہوگی. امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ایک رات چراغ کی روشنی میں لکھ رہے تھے. اچانک وہ چراغ بجھ گیا تو اللہ تعالی نے اُن کی انگلیوں میں روشنی ظاہر فرمادی. اور وہ کافی دیر تک اپنی انگلیوں کی روشنی میں لکھتے رہے. یہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے. واقعی بالکل سچ فرمایا. آپ انشا اللہ آج ہی اس کا تجربہ کرلیں گے. مجھے اصل میں تو حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا جہاد بیان کرنا ہے. وہ اُمت کے کامیاب ترین مجاہدین میں سے تھے. اور اُن کے جہاد کو دیکھ کر مجاہدین اپنے جہاد کو درست اور مقبول بنا سکتے ہیں. مگر اُن کے جہاد سے پہلے اُن کی زندگی کے کچھ دیگر حالات عرض کئے جاتے ہیں. تاکہ آپ سب حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور مقام سے کسی قدر واقف ہوجائیں. اُن کے خاندان کے بارے میں چند باتیں گزشتہ کالم میں عرض کردی گئیں تھیں. آج اُن کی کچھ دیگر صفات کو بیان کیا جارہا ہے. آپ حیران ہوں گے کہ جب اُمت مسلمہ کے بڑے مجاہدین کا تذکرہ لکھا جاتا ہے تو ان میں حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ پہلی صف میں نظر آتے ہیں. اور جب صوفیا کرام کا تذکرہ لکھا جاتا ہے تو اس میں بھی حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ پہلی صف میں موجود ہوتے ہیں. حضرت ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں اُن کا تذکرہ بڑے صوفیا کرام میں فرمایا ہے. اسی طرح جب اُمت مسلمہ کے فقہا، حفاظ اور محدثین کا تذکرہ آتا ہے تو اس میں بھی حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ پہلی صف میں شمار کئے جاتے ہیں. آپ اپنی عمر کے ابتدائی زمانے کچھ غفلت میں پڑ گئے تھے. بڑے رئیس زادے تھے پیسے نے اثر دکھایا تو لہو ولعب میں مشغول ہوگئے. مگر جب عمر بیس سال کی ہوئی تو اللہ تعالی نے آپ پر توبہ، محبت، معرفت، علم اور جہاد کا دروازہ کھول دیا. آپ کی توبہ کا واقعہ بھی بہت عجیب ہے جو انشاء اللہ اگلی کسی مجلس میں عرض کیا جائے گا. آج ملاحظہ فرمائیے حیات ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ بکھرے اوراق۔

مثالی سخاوت

آپ بڑے مالدار تھے. وراثت میں کافی مال ملا تھا اور تجارت بھی کرتے تھے تاکہ فقرا پر خرچ کریں، مجاہدین کو کھلائیں پلائیں اور طلبہ حدیث کی خدمت کریں، حج کریں. اور لوگوں کو حج کروائیں اور جہاد میں اپنا اور اپنے رفقا کا خرچہ برداشت کریں. ایک بار مشہور تارک الدنیا بزرگ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے ارشاد فرمایا: اگر آپ اور آپ جیسے لوگ نہ ہوتے تو میں تجارت نہ کرتا. (تہذیب التہذیب)

یعنی آپ جیسے لوگ دنیا چھوڑ کر عبادت اور دین کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں. میں آپ کی خدمت کرنے کے لئے تجارت

کرتا ہوں. اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے مال میں خوب برکت عطا فرمائی تھی. وہ خیر کے کاموں میں خرچ کرتے جاتے تھے اور اُن کا مال اور بڑھتا جاتا تھا. تھوڑا سا اندازہ لگائیں کہ ہر سال فقرا کرام پر ایک لاکھ درہم خرچ کرتے تھے.

ایک سال جہاد پر جاتے اور سارا خرچہ خود کرتے اور دوسرے سال حج پر جاتے تب بھی اپنا اور اپنے رفقا کا خرچہ خود اٹھاتے.

جہاد میں مال غنیمت بھی نہیں لیتے تھے اور حج پر اپنے رفقا کو اچھے کھانے کھلاتے اور گھر والوں کے لئے سامان بھی خرید کر دیتے تھے.

کبھی اکیلے کھانا نہیں کھاتے تھے، ہمیشہ علما طلبہ اور دیگر مہمانوں کو بلاتے اور بڑے بڑے دستر خوان بچھا کر انہیں کھانا کھلاتے. اور طرح طرح کے فالودے، بنوا کر انہیں پیش کرتے. انہیں اپنے والد محترم کی وراثت میں سے جو چھ لاکھ درہم ملے ان میں سے بھی. چار لاکھ ساٹھ ہزار درہم خیر کے کاموں میں خرچ کر دیئے. بے شک خیر کے کاموں میں سخاوت. اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے. بہت ہی عظیم نعمت.

حُسنِ اخلاق

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ حُسنِ اخلاق میں اپنی مثال آپ تھے. اُن کے اخلاق بناوٹی نہیں تھے کہ. لوگوں میں شہرت اور عزت حاصل کرنے کے لئے ہوں. بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی فطرت اور خصلت ہی ایسی بنائی تھی کہ ماشاللہ حُسنِ اخلاق کا پیکر نظر آتے تھے. اور پھر امانتدار اور متقی والدین کی تربیت نے بھی خوب رنگ جمایا. مشہور محدث حضرت اسماعیل بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

روئے زمین پر عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ جیسا (اُن کے زمانے میں) کوئی نہیں ہے. اور میرے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ نے خیر کی جتنی بھی عادتیں اور خصلتیں پیدا فرمائی ہیں. اُن سب سے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو حصہ عطا فرمایا ہے.

(سیر اعلام النبلاء)

حضرت نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں. میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ. عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ میں سے کون افضل ہے؟. فرمایا عبداللہ بن مبارک!. میں نے عرض کیا لوگ آپ کی یہ بات نہیں مانتے. ارشاد فرمایا لوگوں نے قریب سے نہیں دیکھا. ورنہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ جیسا کوئی نہیں ہے.

(تہذیب الاسماء)

حضرت عبداللہ بن مبارک (رح). اتنے بلند مقام کے باوجود تواضع اختیار فرماتے تھے. اپنی گردن پر لکڑیاں لادتے. اور ننگے پاؤں بازار سے چیز خرید لاتے. اور حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگوں کے سامنے کسی کو مسئلہ بتانا بے ادبی سمجھتے تھے. ایک بار کسی نے پوچھا کہ. حضرت! تواضع کسے کہتے ہیں؟. ارشاد فرمایا مالداروں کے سامنے تکبر کرنا. اللہ اکبر کبیرا. یعنی انسان مال اور دنیا کے لالچ میں اپنے نفس کو ذلیل نہ کرے. آپ سے پوچھا گیا کہ تکبر کسے کہتے ہیں؟. ارشاد فرمایا لوگوں کو حقیر سمجھنا.

مثالی تقویٰ

عبادت اور تقویٰ کے معاملے میں عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ تعالیٰ کا بہت فضل تھا. جہاد میں نکل کر ساری ساری

رات عبادت کرنا۔ مجاہدین کے لشکر کی پہرے داری کرنا۔ سفر کے دوران اپنے کجاوے میں نفل نماز کا مسلسل اہتمام کرنا۔ راتوں کو اپنے رفقا کو سُلا کر خود چھپ کر نماز ادا کرنا۔ سفر کے دوران اپنے رفقا کو قیمتی حلوے کھلانا اور خود روزے سے رہنا۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اتنا رونا کہ داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ اور پھر اپنے تقوے اور عبادت کو لوگوں سے چھپانا۔ حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے اتنا اونچا مقام اُن کی مخفی عبادت کی وجہ سے عطا فرمایا ہے۔ اور خود حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ تم میں سے جو اللہ تعالیٰ سے جتنا ڈرتا ہے وہ اتنا بڑا عالم ہے۔ آپ جب بغداد تشریف لائے تو وہاں کے حکمران کچھ ظالم تھے۔ آپ کو شبہ ہوا کہ میرا اس شہر میں قیام کرنا ٹھیک ہے یا نہیں؟۔ چنانچہ آپ روزانہ ایک دینار صدقہ کرتے تھے۔ تا کہ اس شہر میں قیام کا جو گناہ ہے اُس کا کفارہ ہو جائے۔ ایک بار آپ نے ملکِ شام میں ایک شخص سے اُس کا قلم عاریۃً لیا اور اُسے واپس کرنا بھول گئے اور خراسان تشریف لے گئے۔ خراسان پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یاد آیا تو۔ صرف قلم واپس لوٹانے کے لئے شام کا سفر فرمایا۔ سفرِ وفات میں آپ کو ستو پینے کی رغبت ہوئی۔ رفقا نے ستو تلاش کیا تو وہ صرف ایک آدمی کے پاس تھا جو بادشاہ کے ہاں ملازم تھا۔ رفقا نے آپ کو صورتحال بتائی تو آپ نے لینے سے منع فرما دیا۔ اور ستو پئے بغیر اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ جی ہاں وہ شخص نے جس نے ساری زندگی لوگوں کو طرح طرح کے کھانے کھلائے اور مشروبات پلائے۔ وہ اپنی زندگی کی آخری گھڑیوں میں ستو بھی نہ پی سکا۔ اسے کہتے ہیں امانت اور اسے کہتے ہیں تقویٰ کہ کسی حال میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کے خوف سے غافل نہ ہو۔ اور نہ ہی کسی مجبوری کا بہانہ بنا کر مشتبہ چیزوں میں منہ مارے۔

سبحان اللہ!۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات دیکھیے۔ اُمت کا امام، فخر المجاہدین، تارک الدنیا لوگوں کے قائد۔ سخی، بہادر، باحیا، عفیف، متقی، بہادر، جانباز، بہترین گھڑسوار۔ اور زمانے کے مایہ ناز محدّث۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔

سرکاری عہدوں سے پرہیز

اُس زمانے کے حکام ہمارے دور کے حکمرانوں سے بہت نیک، متقی اور غیرت مند تھے۔ وہ جہاد کے لئے خود بھی نکلتے تھے اور اسلامی لشکروں کو بھی دور دراز علاقوں میں جہاد پر بھیجتے تھے۔ مگر اس کے باوجود حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ۔ ان حکام سے دور رہے اور انہوں نے سرکاری عہدے قبول نہ کرنے میں۔ اپنے محبوب استاذ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل پیروی کی۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات پر تعریف کرتے تھے کہ انہوں نے قاضی القضاۃ کے عہدے کو ٹھکرایا۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ متقی کوئی نہیں دیکھا انہیں کوڑوں اور اموال کے ذریعہ آزمایا گیا۔ (تاریخ بغداد للخطیب)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ حکمرانوں سے دور دور رہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں لوگوں کے دلوں پر حکومت عطا فرما دی۔ ایک بار خلیفہ ہارون الرشید رقہ شہر میں تھے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں تشریف لے آئے تو لوگ اُن کی زیارت کے لئے ٹوٹ پڑے۔ زیارت کرنے والوں کا اتنا مجمع تھا کہ لوگوں کے جوتے ٹوٹ گئے اور فضا غبار سے بھر گئی۔ ہارون الرشید کی ایک باندی نے خلیفہ کے محل کے بُرج سے یہ منظر دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟۔ اُسے بتایا گیا کہ خراسان کے ایک عالم

جن کا نام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ ہے رقہ تشریف لائے ہیں۔ وہ کہنے لگی۔ اللہ کی قسم بادشاہت تو یہ ہے۔ اس کے مقابلے میں ہارون الرشید کی بادشاہت کیا ہے کہ لوگوں کو پولیس کے ذریعہ جمع کیا جاتا ہے۔

فقراوالی موت

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال جہاد سے واپسی پر حالت سفر میں ہوا۔ جب موت کا وقت قریب آیا تو اپنے آزاد کردہ غلام نصر سے فرمایا۔ میرا سر مٹی پر رکھ دو۔ غلام رونے لگا۔ ارشاد فرمایا کیوں روتے ہو؟ وہ کہنے لگا مجھے یہ بات رُلا رہی ہے کہ آپ کیسی ناز و نعمت والی زندگی میں تھے اور اب فقیری اور مسافری کی حالت میں اس دنیا سے جا رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا: چپ ہو جاؤ میں نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ۔ مجھے اغنیاوالی زندگی اور فقراوالی موت عطا فرمائے۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اب مجھے کلمے کی تلقین کرتے رہو، کوئی اور بات نہ کرو۔ (ابن عساکر)

جہاد سب سے افضل عمل

مشہور عابد اور محدث حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: آپ نے کس عمل کو افضل پایا؟۔ ارشاد فرمایا وہی عمل جس میں لگا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا یعنی رباط اور جہاد۔ ارشاد فرمایا جی ہاں۔ میں نے عرض کیا آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟۔ ارشاد فرمایا، میرے رب نے مجھے پکی مغفرت عطا فرما دی اور میرے ساتھ حور عین نے گفتگو کی۔ (صفۃ الصفوۃ)

اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے۔ ہم سب مسلمانوں کو بھی اُن جیسی مبارک صفات نصیب فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین

حضرت عبداللہ بن مبارک اور قابل [illegible]

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا ایک غلام تھا۔ وہ ہر روز دن کو آپ کی خدمت بجا لاتا اور رات کے وقت کہیں چلا جاتا۔ ایک دن حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کہ تم رات کو کہاں چلے جایا کرتے ہو؟ غلام نے جواب دیا یا حضرت! یہ راز ہے آپ اس سے پردہ نہ اٹھائیں۔ میں اس رازداری کے بدلے میں ہر روز آپ کو ایک دینار دیا کروں گا۔ چنانچہ وہ غلام اپنے وعدے کے مطابق ہر روز ایک دینار لا کر حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو دیتا رہا۔ لوگوں میں یہ بات مشہور ہوگئی تھی کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا غلام رات کے وقت چوری کرتا ہے اور اپنی چوری کی کمائی سے ہر روز ایک دینار حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو دے دیتا ہے۔

اس بات سے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو بڑا دکھ ہوا، چنانچہ ایک رات حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اس غلام کے تعاقب میں نکلے۔ وہ غلام رات کے اندھیرے میں ایک قبرستان میں پہنچا۔ ایک قبر کو تھوڑا سا کھولا اور اس کے اندر داخل ہوگیا۔ ایک بوریا اس نے زیب تن کیا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوگیا۔ فجر کی اذان تک وہ عبادت کرتا رہا۔ اس کے بعد وہ باہر نکلا۔ قبر کے منہ کو بند کیا اور مسجد میں جا کر فجر کی نماز میں مشغول ہوگیا۔ پھر اس نے دعا مانگی یا اللہ! رات تیری بارگاہ میں

گزری، صبح میرا مجازی مالک مجھ سے ایک دینار طلب کرے گا، میری مفلسی کا سرمایہ تو تُو ہی ہے۔

وہ غلام نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگ رہا تھا کہ اچانک نور کا ایک شعلہ نمودار ہوا اور اس غلام کے ہاتھ پر ایک دینار پڑا ہوا تھا۔ اس کے بعد غلام اٹھا اور مسجد سے باہر کی طرف چل دیا۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ یہ واقعہ دیکھ کر بے حال ہو گئے۔ اسی وقت غلام کے پیچھے بھاگے۔ قریب پہنچ کر اسے اپنے سینے سے لگایا، اس کے سر کو چوما اور فرمانے لگے۔ میرے جیسے ہزاروں مالک تمہاری غلامی پر قربان ہوں۔ کاش کہ تم مالک ہوتے اور میں غلام ہوتا۔ غلام نے یہ بات سنی تو ان سے اپنا چہرہ آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا۔ اے اللہ! میرا بھید ظاہر ہو گیا ہے۔ مجھے اب سکون نہیں رہے گا مخلوق مجھے تنگ کرے گی۔ اے اللہ! مجھے اس فتنہ سے محفوظ رکھ اور مجھے دنیا سے اٹھا لے۔ ابھی اس کا سر حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی بغل میں ہی تھا کہ اس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اسی بوریے میں ان کو کفنایا، دفن کرنے کے بعد چند دن تک فاتحہ خوانی بھی کرتے رہے۔ پھر رات کو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی تھے۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے عبداللہ! تم نے ہمارے دوست کو بوریے میں کفنایا اور قبر میں دفن کر دیا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ تم اس سے بہتر اہتمام کے ساتھ دفن کرتے۔

باب ذِكْرِ الْأَشْرِبَةِ الْمُبَاحَةِ

باب مباح مشروبات کا تذکرہ

5769 – اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدَحٌ مِّنْ عَيْدَانٍ فَقَالَتْ سَقَيْتُ فِيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ الشَّرَابِ الْمَآءَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَالنَّبِيْذَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا ایک پیالہ تھا' جو لکڑی سے بنا ہوا تھا' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کا مشروب پلایا۔ پانی بھی' شہد بھی' دودھ بھی اور نبیذ بھی۔

5770 – اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَ اشْرَبِ الْمَآءَ وَاشْرَبِ الْعَسَلَ وَاشْرَبِ السَّوِيْقَ وَاشْرَبِ اللَّبَنَ الَّذِىْ نُجِعْتَ بِهٖ . فَعَاوَدْتُهٗ فَقَالَ الْخَمْرَ تُرِيْدُ الْخَمْرَ تُرِيْدُ .

☆☆ سعید بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم پانی پیو' شہد پیو' ستو پیو' دودھ پیو جو تمہیں خوراک دی گئی ہے۔ میں نے دوبارہ ان سے سوال کیا تو

5769-انفرد بہ النسائی ۔ تحفۃ الاشراف (18327)

5770-انفرد بہ النسائی ۔ تحفۃ الاشراف (58)

انہوں نے فرمایا: تم شراب پینا چاہتے ہو؟ تم شراب پینا چاہتے ہو۔

5771 - اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَحْدَثَ النَّاسُ اَشْرِبَةً مَا اَدْرِيْ مَا هِيَ فَمَا لِيْ شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً اَوْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اِلَّا الْمَاءُ وَالسَّوِيْقُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيْذَ .

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے کئی نئے مشروب بنا لیے مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں؟ تقریباً بیس سال سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) شاید چالیس سال سے میں تو صرف پانی یا ستو پیتا ہوں۔

البتہ راوی نے نبیذ کا ذکر نہیں کیا۔

5772 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبِيْدَةَ قَالَ اَحْدَثَ النَّاسُ اَشْرِبَةً مَا اَدْرِيْ مَا هِيَ وَمَا لِيْ شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً اِلَّا الْمَاءُ وَاللَّبَنُ وَالْعَسَلُ .

★★ عبیدہ فرماتے ہیں: لوگوں نے کتنے ہی مشروبات بنا لیے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں؟ میں تو بیس سال سے صرف پانی یا دودھ یا شہد پی رہا ہوں۔

شہد کے فوائد کا بیان

ثم کلی من کلی الثمرات فاسلکی سبل ربك ذللا پھر ہر قسم (یعنی ہر ضروری اور مناسب قسم) کے پھلوں کو چوس اور پھر اپنے رب کے راستوں پر چل جو آسان ہیں۔

الثَّمَرَات میں الف لام جنسی ہے اور لفظ کُلِّ استغراقی نہیں ہے بلکہ ہر مرغوب اور مناسب پھل مراد ہے۔ یعنی ہر قسم کے مناسب پسندیدہ اور میسر آ جانے والے پھلوں کا عرق چوس لے خواہ میٹھے ہوں یا کڑوے۔

سُبُلَ رَبِّكِ یعنی ان راستوں پر چل کر شہد تیار کر جو تیرے رب نے تجھے بتا دیئے ہیں اور فطری طور پر تجھے سکھا دیئے ہیں اور جب دور دور کے پھلوں کا رس چوس کر اپنے گھر کو لوٹے تو اپنے رب کے بتائے ہوئے راستوں پر لوٹنا راستہ نہ بھول جانا۔ یا یہ مطلب ہے کہ اللہ کے بتائے ہوئے ایسے راستوں پر چلنا کہ تیرے پیٹ کے اندر پھلوں اور پھولوں سے چوسا ہوا عرق شہد بن جائے۔

ذُلُلاً یعنی وہ راستے اللہ نے تیرے لئے آسان کر دیئے ہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ اللہ کے حکم کی اطاعت میں لگی رہنا اور حکم کے زیر اثر راستوں پر چلنا۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ مکھیوں کے سردار تمام مکھیوں کو ساتھ لے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل ہو جاتے ہیں اور سب مکھیوں کا ایک بادشاہ ہوتا ہے جس کو یعسوب کہا جاتا ہے۔ جب وہ کہیں سے چل دیتا ہے تو سب مکھیاں چل دیتی ہیں اور جہاں کہیں وہ رک جاتا ہے تو سب ٹھہر جاتی ہیں۔

یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه اس کے پیٹ میں سے ایک پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ یعنی سرخ بھی ہوتا ہے سفید بھی زرد بھی اور سبز بھی۔

5771-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9408) .

5772-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (19000) .

فیہ شفآء للناس کہ اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔ مجاہد نے فِیۡہِ کی ضمیر قرآن کی طرف راجع کی ہے یعنی قرآن میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔ لیکن آیت کی رفتار بتا رہی ہے کہ شہد کی طرف ضمیر راجع ہے یعنی شہد میں شفاء ہے۔ یعنی بعض امراض کے لئے بعض حالات میں شہد کے اندر شفاء ہے۔ شِفَآءٌ نکرہ ہے۔ کلام موجب ہے اسلئے تعمیم فی الجملہ ہے یعنی بعض امراض کے بعض حالات میں شفاء ہے۔

ایک شبہ بعض حالات میں امراض کے لئے شفاء تو ہر چیز میں ہے یہاں تک کہ زہر میں بھی بعض امراض کے لئے شفاء ہے شہد ہی کی کیا خصوصیت ہے؟

حضرت ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو شفاؤں کو اختیار کرو شہد اور قرآن (اوّل میں شفائے جسمانی ہے اور دوسرے میں شفائے اخلاقی وروحانی) رواہ ابن ماجۃ والحاکم بسند صحیح۔ یہ حدیث بتا رہی ہے کہ شہد میں شفاء

غالب ہے

بغوی نے حضرت ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ شہد ہر مرض کی شفاء ہے اور دلوں کی بیماریوں کی قرآن شفاء ہے۔ غالبًا حضرت ابن مسعود نے حدیث مرفوع (مذکورۂ بالا) سے ہر مرض کی شفاء ہونے کا مفہوم سمجھ لیا اسی لئے شہد کو ہر مرض کی شفاء قرار دیا۔

بیضاوی نے لکھا ہے کہ بعض امراض کے لئے تو شہد تنہا شفاء ہے اکثر بلغمی امراض میں مفید ہے اور بعض امراض کے علاج میں دوسری دواؤں کے ساتھ ملا کر شہد مفید صحت ہے۔ ہر معجون کا جزء اعظم شہد ہوتا ہے۔

صحیحین میں حضرت ابو سعید خدری کی روایت سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے بھائی کو اسہال کی شکایت ہے۔ فرمایا: شہد پلاؤ۔ حسب الحکم اس شخص نے شہد پلایا (کچھ فائدہ نہ ہوا) وہ پھر خدمت گرامی میں حاضر ہوا اور عرض کیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنے بھائی کو شہد پلایا تھا مگر شہد سے اسہال میں اور اضافہ ہوگیا۔ فرمایا: اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا۔ اس نے جا کر پھر شہد پلایا اور مریض اچھا ہوگیا۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ (پیٹ کے) بعض امراض کے لئے تنہا شہد شفاء ہے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ خلوص اور حسن نیت سے جو شخص تنہا شہد کا استعمال کرے گا اللہ اس کو شفاء دے گا خواہ کوئی مرض ہو۔ کذا قال السیوطی۔

(صحیح بات یہ ہے کہ ہر قسم کے شہد کا ہر مرض کے لئے شفاء ہونا نہ قرآن میں مذکور ہے نہ حدیث میں۔ ہر فصل کے شہد کی خاصیت جدا ہوتی ہے۔ کس قسم کے پھلوں اور پھولوں کے عرق سے شہد تیار ہوا ہے اس کا لحاظ بھی موسم کے مطابق ضروری ہے۔ شہد کے علاوہ کوئی شفاء بخش دوا ایسی نہیں کہ ہر قسم کے پھلوں اور پھولوں کا خلاصہ کھنچ کر اس میں آ گیا ہو۔ ہر دوا کا ایک خاص مزاج اور خاصیت ہے۔ شہد ہی ایک ایسی چیز ہے جو فصل کے اختلاف اور پھلوں پھولوں کے تنوع کے لحاظ سے اپنے اندر مختلف خاصیات رکھتا ہے پس شہد کا ہر مرض کے لئے شفاء ہونا بجائے خود صحیح ہے۔ لیکن مرض کی نوعیت کے لحاظ سے شہد کی نوعیت اور جن پھلوں اور پھولوں سے شہد بنا ہو ان کی دریافت لازم ہے۔ پھر شہد کے طریق استعمال اور مقدار استعمال کا بھی بڑا فرق ہے۔ اگر طریق استعمال اور مقدار ضروری کا علم نہ ہو تو اس سے شہد کے شفاء بخش ہونے کی نفی نہیں کی جا سکتی۔ ہر شہد ایک کیفیت کا بھی حامل نہیں ہوتا کسی میں

گرمی زیادہ ہوتی ہے کسی میں کم۔ بعض شہد فالج لقوہ اور بڑے بڑے اعصابی امراض میں بہت مفید ہوتے ہیں اور بعض کم مفید اور بعض بالکل فائدہ نہیں دیتے۔ اسہال کو روکنے کے لئے بھی شہد مفید ہوتا ہے اور جاری کرنے کے لئے بھی۔ فاسد مادہ کو باہر نکال کر پھینک دیتا ہے اور فاسد غذائی مادہ کو نکال کر پھینکنے کے بعد قبض بھی کر دیتا ہے۔ غرض شہد مقوی بھی ہے مفرح بھی۔ اچھی غذا بھی ہے اور عمدہ دوا بھی۔ جو اور جتنے فوائد شہد کے اندر ہیں وہ دنیا کی کسی چیز کے اندر نہیں ہیں۔ حقیقت میں شہد مجمع الاضداد ہے)۔

ان فی ذلک لایة لقوم یتفکرون اس میں بھی ان لوگوں کے لئے (اللہ کی قدرت حکمت اور وحدانیت والوہیت کی) بڑی دلیل ہے جو غور کرتے ہیں۔ جو شخص مکھیوں کی اس صنعتی مہارت اور عجیب پرحکمت نظم پر غور کرے گا اس کو صاف نظر آ جائے گا کہ یہ سب کار فرمائی اور اعجوبہ زائی در پردہ کسی قادر حکیم کی ہے وہی مکھیوں کے دل میں یہ تدبیریں ڈالتا اور ترکیبیں بتاتا ہے۔

دودھ اور شہد پینے کا بیان

5773 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ لِاَهْلِ الْكُوْفَةِ فِي النَّبِيْذِ فِتْنَةٌ يَرْبُوْ فِيْهَا الصَّغِيْرُ وَيَهْرَمُ فِيْهَا الْكَبِيْرُ قَالَ وَكَانَ اِذَا كَانَ فِيْهِمْ عُرْسٌ كَانَ طَلْحَةُ وَزُبَيْدٌ يَسْقِيَانِ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ . فَقِيْلَ لِطَلْحَةَ اَلَا تَسْقِيْهِمُ النَّبِيْذَ قَالَ اِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَسْكَرَ مُسْلِمٌ فِيْ سَبَبِيْ .

☆☆ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ سے فرمایا: نبیذ میں آزمائش ہے اس میں چھوٹا بڑا ہو جاتا ہے اور بڑا بوڑھا ہو جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: جب لوگوں میں کسی کی شادی ہوتی تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو دودھ اور شہد پلایا کرتے تھے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ انہیں نبیذ کیوں نہیں پلاتے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میری وجہ سے کسی مسلمان کو نشہ ہو جائے۔

5774 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ قَالَ كَانَ ابْنُ شُبْرُمَةَ لَا يَشْرَبُ اِلَّا الْمَآءَ وَاللَّبَنَ .

☆☆ جریر بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ صرف پانی اور دودھ پیا کرتے تھے۔

شفاء دینے والی دو چیزوں کا بیان

۱۲- سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ دو شفاء دینے والی چیز تم لازمی پکڑو شہد اور قرآن۔

۱۳- ابن ماجہ، ابن مردویہ، حاکم اور بیہقی نے شعب میں (حاکم نے صحیح بھی کہا) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو دو شفاء دینے والی چیزوں کو شہد اور قرآن۔

۱۴- بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں میں شفاء ہے پچھنے لگانے کے لئے ایک بار کو نچنا یا شہد چینا یا آگ سے داغ دینا اور میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔

5773- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18849) .

5774- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18910) .

۱۵- احمد، بخاری، مسلم اور ابن مردویہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بھائی کو اسہال کی شکایت ہے آپ نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ اس نے اس کو شہد پلایا پھر آیا اور کہنے لگا کہ اسہال اور زیادہ ہو گیا آپ نے فرمایا: جاؤ اس کو شہد پلاؤ اس نے پھر شہد پلایا پھر آیا اور کہنے لگا اسہال اور زیادہ ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ کہا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے جاؤ اور اس کو (پھر) شہد پلاؤ وہ گیا اور (پھر) شہد پلایا تو وہ اچھا ہو گیا۔

۱۶- ابن ماجہ، ابن السنی اور بیہقی نے شعب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہر ماہ کی تین صبح کو شہد چاٹ لیا اس کو کوئی بڑی مصیبت نہ پہنچے گی۔

۱۷- بیہقی نے شعب میں نقل کیا کہ عامر بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا میں ایک آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا سخت بخار کی وجہ سے جو مجھ کو تھا تا کہ آپ دوا یا شفا لے آئے تو آپ نے شہد کی ایک کپی میری طرف بھیج دی۔

۱۸- حمید بن زنجویہ نے نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر تکلیف کے لئے شہد استعمال فرماتے تھے حتیٰ کہ پھوڑے پر بھی شہد لگا دیتے تھے ہم نے ان سے کہا آپ پھوڑے کا علاج بھی شہد سے کرتے ہیں؟ فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتے (آیت) فیه شفآء للناس۔

۱۹- احمد اور نسائی نے معاویہ بن خدیج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی چیز میں شفا ہے (تو ان طریقوں سے ہے) پچھنے لگانے کے لئے ایک بار کو نچنے کو یا شہد پینے کو یا آگ سے داغنے کو اور میں داغ دینا پسند نہیں کرتا۔

۲۰- ابن ابی شیبہ نے حشرم الجری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ نیزوں سے کھیل کرنے والے عامر بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (کسی) کو بھیجا کہ آپ سے سوال کرے اس بیماری کی شفاء اور دوا کا جو ان کو لگی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف شہد کی ایک کپی بھیج دی۔

۲۱- ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ مومن کی مثال کھجور کی طرح ہے پاکیزہ چیز کھاتا ہے اور پاکیزہ رکھتا ہے۔

۲۲- ابن ابی شیبہ نے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چیونٹی اور شہد کی مکھی کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

۲۳- طبرانی نے اوسط میں سند حسن کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے میٹھی اور کڑوی میں سے کھاتی ہے پھر وہ سارے کا سارا شہد ہوتا ہے۔

۲۴- حاکم نے (اور اس کو صحیح بھی کہا) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ فحش کو اور بتکلف فحش گوئی کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے اور برے پڑوسی کو اور قطع رحمی کو بھی پھر فرمایا مومن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے (کھیتوں میں

چرتی ہے پاکیزہ چیز کھاتی ہے پھر (اپنے چھتے) پر بیٹھ جاتی ہے پس تو اسے نہ اذیت دے اور نہ اس کو توڑ۔

۲۵-طبرانی نے سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چیونٹی کو شہد کی مکھی کو ھد ھد کو لٹورے کو اور مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

۲۶-خطیب نے تاریخ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چیونٹی شہد کی مکھی ھد ھد اور لٹورا کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

۲۷-ابویعلیٰ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکھی چالیس دن زندہ رہتی ہے سوائے شہد کی مکھی کے سب مکھیاں دوزخ میں جائیں گی۔

شہد کی مکھی دوزخ میں نہیں جائے گی

۲۸-عبدالرزاق نے مصنف میں مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے عبید بن عمیر یا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مکھی دوزخ میں جائے گی سوائے شہد کی مکھی کے اور اس کے مارنے سے منع فرمایا۔

۲۹-حکیم ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مکھیاں دوزخ میں جائیں گی سوائے شہد کی مکھی کے۔

۳۰-ابن جریر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ (آیت) ومنکم من یرد الی ارذل العمر میں ارذل العمر سے مراد پچھتر سال ہے۔

۳۱-ابن ابی حاتم نے سدی رحمۃ اللہ علیہ سے (آیت) ومنکم من یرد الی ارذل العمر کے بارے میں فرمایا کہ ارذل العمر سے مراد ہے خوف۔

۳۲-سعید بن منصور ابن ابی شیبہ ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے وہ نکمی عمر کی طرف نہیں لوٹایا جاتا تو پھر یہ (آیت) لکی لا یعلم بعد علم شیئا پڑھی۔

۳۳-ابن ابی شیبہ نے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ عالم کی عقل بڑھاپے کی وجہ سے فاسد نہیں ہوتی۔

۳۴-ابن ابی شیبہ نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کیا کہ یہ بات کہی جاتی تھی کہ لوگوں میں عقل کے لحاظ سے باقی رہنے والے قرآن کو پڑھنے والے ہیں۔

۳۵-بخاری اور ابن مردویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرماتے تھے۔

اعوذ بك من البخل والكسل وارذل العمر و عذاب القبر وفتنة الدجال وفتنة المحيا وفتنة الممات ۔:۔

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں آپ سے کنجوسی سے سستی سے نکمی عمر سے قبر کے عذاب سے دجال سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔

۳۶-ابن مردویہ ابن مسعود رضی اللہ عنہنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے تھے:

اعوذ باللہ میں دعاء لا یسمع ومن قلب لا یخشع ومن علم لا ینفع ومن نفس لا یشبع:

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ایسی دعا سے جو نہ سنی جائے ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسی جان سے جو سیر نہ ہو۔

اللّٰھم انی اعوذ بك من الجوع فانه بئس الضجیع ومن الخیانة فانها بئست الطانة .

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں بھوک سے کیونکہ برا ساتھی ہے (اور پناہ مانگتا ہوں) خیانت سے کیونکہ وہ برا دوست ہے۔

اعوذ بك من والكسل والهرم والبخل والجبن واوعوذبك ان ارد الى وارذل العمر وعوذبك من فتنة الدجال و عذاب القبر .

ترجمہ: اور میں پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور بوڑھاپے سے کنجوسی سے اور بزدلی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں کہ میں نکمی عمر کی طرف لوٹا دیا جاؤں اور میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں دجال کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔

۳۷-ابن مردویہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے تھے:

اللّٰهم انی اعوذ بك من البخل والجبن اوعوذبك ان ارد الى ارذل العمر واعوذبك من فتنة الدجال و عذاب القبر:

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں کنجوسی اور آپ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور آپ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں نکمی عمر کی طرف لوٹا دیا جاؤں اور آپ سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور آپ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

بچوں کے اعمال صالحہ کا اجر والدین کو ملتا ہے

۳۸-ابن مردویہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ بالغ ہونے سے پہلے تک جو وہ کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کے والد یا والدین کے اعمال نامے میں درج کر دیا جاتا ہے اور اگر وہ کوئی برا عمل کرتا ہے تو نہ اس پر لکھا جاتا ہے اور نہ اس کے والدین پر اور جب وہ بالغ ہو جاتا ہے تو اس پر قلم جاری ہو جاتا ہے (یعنی اس کے اعمال اچھے یا برے اس کے اپنے اعمال نامے میں لکھنا شروع ہو جاتے ہیں) تو وہ فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ رہیں وہ اس کی حفاظت بھی کرتے ہیں اور اس کو درست جانب چلانے کی کوشش کرتے ہیں جب وہ چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تین مصیبتوں سے امن دے دیتے ہیں جنون سے جذام سے اور برص سے اور جب وہ پچاس برس کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں دگنی کر دیتے ہیں اور جب وہ ساٹھ برس کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف رجوع کی توفیق دے دیتے ہیں اس حالت میں جس کو وہ پسند فرماتے ہیں اور جب وہ ستر برس کو پہنچ جاتا ہے تو آسمان والے اس سے محبت فرماتے ہیں اور جب وہ نوے سال کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول

فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا نام اسیر اللہ (یعنی اللہ کا قیدی) ہوتا ہے اس کی زمین میں اور جب نکمی عمر کو پہنچ جاتا ہے لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا تو اللہ تعالیٰ (اس کے نامہ اعمال میں) وہ نیک اعمال لکھ دیتے ہیں جو وہ اپنی صحت (کے زمانہ) میں کرتا تھا اور اگر وہ کوئی برا عمل کرتا تھا تو اس پر نہیں لکھا جاتا۔ (تفسیر در منثور، سورہ نحل، بیروت)

دودھ پینے کا بیان

حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے جانور کا دودھ اس کی اجازت یعنی اس کے حکم و رضا کے بغیر نہ دوہے کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کر سکتا ہے کہ کوئی شخص اس کے خزانہ یعنی اس کے غلہ کو گودام میں آئے اور اس کا خزانہ گودام کھول دے یہاں تک کہ اس کا غلہ اٹھا لیا جائے اسی طرح جان لو کہ دوسروں کے جانوروں کے تھن ان کی غذائی ضرورت یعنی دودھ کی حفاظت کرتے ہیں۔ (مسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد سوم: رقم الحدیث، 163)

جانوروں کے تھن کو غلہ وغیرہ کے گودام سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جس طرح تم اپنے غلوں کو گوداموں میں بھر کر محفوظ رکھتے ہو اسی طرح دوسرے لوگوں کے جانور اپنے تھنوں میں اپنے مالک کی غذائی ضرورت یعنی دودھ کو محفوظ رکھتے ہیں لہٰذا جس طرح تم اس بات کو کبھی بھی پسند و گوارا نہیں کر سکتے کہ کوئی دوسرا شخص تمہارے گوداموں اور تمہارے خزانوں کو غیر محفوظ بن کر وہاں سے غلہ یا دوسری محفوظ اشیاء نکال لے اسی طرح تمہارا یہ فعل بھی جانوروں کے مالکوں کو کیسے گوارہ ہو سکتا ہے کہ تم ان جانوروں کے تھنوں سے دودھ نکال لو۔ حاصل یہ کہ تم دوسروں کے مال پر بری نگاہ نہ ڈالو اور دوسروں کے حقوق کو غصب نہ کرو تا کہ کوئی دوسرا تمہارے مال کو غصب نہ کرے۔ اور جس طرح تم اپنا مال غصب کیا جانا گوارہ نہیں کر سکتے اسی طرح کسی دوسرے کا مال خود غصب کرنا بھی گوارہ نہ کرو۔

شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ اکثر علماء نے اس ارشاد گرامی پر عمل کرتے ہوئے یہ فتویٰ دیا ہے کہ کسی کے جانور کا دودھ مالک کی اجازت کے بغیر دوہنا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص بھوک سے بے حال ہو رہا ہو تو اس کے لئے اتنی اجازت ہے کہ وہ بقدر ضرورت کسی کے جانور کا دودھ پی لے مگر پھر اس کی قیمت ادا کرے۔ اگر اس کے پاس موجود ہو تو اسی وقت یہ قیمت دیدے ورنہ بعد میں جب بھی قادر ہو قیمت کی ادائیگی کر دے۔ ایک واقعہ اور حضرت انس کہتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ مطہرہ (یعنی حضرت عائشہ) کے ہاں قیام فرماتے کہ ازواج مطہرات میں سے کسی نے (یعنی حضرت زینب یا حضرت صفیہ اور یا حضرت ام سلمہ نے) ایک رکابی بھیجی جس میں کھانے کی کوئی چیز تھی اسے دیکھتے ہی ان زوجہ مطہرہ نے کہ جن کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام فرماتے (یعنی حضرت عائشہ نے) خادم کے ہاتھ پر اس طرح مارا کہ وہ رکابی گر پڑی اور ٹوٹ گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکابی کے وہ ٹوٹے ہوئے ٹکڑے اکٹھا کئے اور پھر ان ٹکڑوں میں کھانے کی وہ چیز جمع کی جو رکابی میں تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری ماں کو غیرت آ گئی تھی بہرکیف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر خادم کو روکے رکھا یہاں تک کہ جن زوجہ مطہرہ کے گھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام فرماتے (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) ان کے ہاں سے دوسری رکابی مہیا کی گئی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی خادم کے ذریعہ ان زوجہ مطہرہ کے ہاں کہ جن کے ہاں رکابی ٹوٹ گئی تھی وہ صحیح وسالم رکابی بھیج دی اور وہ ٹوٹی

ہوئی رکابی ان زوجہ مطہرہ کے گھر رکھ لی جنہوں نے اس رکابی کو توڑا تھا۔ (بخاری)

تشریح: خادم غلام کو بھی کہتے ہیں اور لونڈی کو بھی چنانچہ یہاں خادم سے مراد لونڈی ہی ہے۔

کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں لونڈی ہی وہ رکابی اور اس میں کھانے کی کوئی چیز لے کر آئی تھی۔ جب وہ رکابی گر کر ٹوٹ گئی اور اس میں سے کھانے کی وہ چیز بھی زمین پر گر گئی جو اس رکابی میں تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف رکابی کے ٹکڑوں کو اکٹھا کیا بلکہ کھانے کی اس چیز کو بھی نہایت احتیاط کے ساتھ جمع کیا اس فعل سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال تحمل انتہائی تواضع اور ازواج مطہرات کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش مزاجی اور عفو درگزر کے عالی جذبات ہی کا اظہار نہیں ہوتا بلکہ یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی نعمت کی بہت زیادہ تعظیم کرتے تھے۔

تمہاری ماں کو غیرت آ گئی تھی یہ دراصل اس واقعہ کو سننے پڑھنے والوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب عام ہے اس ارشا کے ذریعہ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے عذر بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو یہ اضطراری فعل صادر ہوا وہ درحقیقت اس غیرت کی بناء پر تھا جو ہر عورت کی جبلت وسرشت میں داخل ہے کہ کوئی بھی عورت خواہ وہ کتنے ہی اونچے مقام پر کیوں فائز ہو اپنی سوکن کے تیئں مخصوص رقیبانہ اور رشک آمیز جذبات واحساسات سے عاری نہیں ہو سکتی اور نہ کسی بھی عورت کے بس کی یہ بات ہے کہ وہ اپنی طبیعت اور اپنے نفس کو اس طبعی اور جبلی جذبہ سے محفوظ رکھ لے۔

اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تا کہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فعل کو برائی پر محمول نہ کریں بلکہ یہ جان لیں کہ ان سے یہ فعل بتقاضائے بشریت سرزد ہو گیا تھا جس میں ان کے مقصد وارادے یا کسی برائی کا قطعاً کوئی دخل نہیں تھا۔

قاضی نے لکھا ہے کہ اس حدیث کو اس باب میں نقل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ رکابی توڑ دینا ایک طرح کا غصب تھا کیونکہ اس سے ایک دوسرے کا مال تلف ہوا اگرچہ اس کا سبب خواہ کچھ ہی رہا ہو۔ یا پھر یہ کہ کھانے کی جو چیز بھیجی گئی تھی وہ تو تحفہ کے طور پر تھی لیکن جس رکابی میں وہ چیز بھیجی گئی تھی وہ بطریق عاریت کے تھی اس لئے اس مناسبت سے یہ حدیث اس باب میں ذکر کی گئی ہے۔

شرح سنن نسائی جلد ششم کے اختتامی کلمات کا بیان

الحمد للہ! آج 21 ربیع الاول شریف 1437ھ بہ مطابق 2 جنوری 2016ء کو شرح سنن نسائی کی چھٹی اور آخری جلد مکمل ہو گئی ہے۔ یاد رہے شرح سنن نسائی کا آغاز مئی کے مہینے سے ہوا تھا۔ جس کا مکمل دورانیہ تقریباً آٹھ ماہ بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو میرے لئے، والدین، اساتذہ، قارئین اور ناشر وکاتب سب کے لئے بخشش کا باعث بنائے۔ آمین۔

محمد لیاقت علی رضوی حنفی

(مورخہ ۲،۰۱،۲۰۱۶ء)

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat